کلام
حضرت خواجہ غلام فریدؒ

پروفیسر حمید اللہ شاہ ہاشمی

سیل پوائنٹ
شیخ محمد بشیر اینڈ سنز
اردو بازار لاہور

Scanned with CamScanner

قطب العارفین حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ چشتی نظامی

Scanned with CamScanner

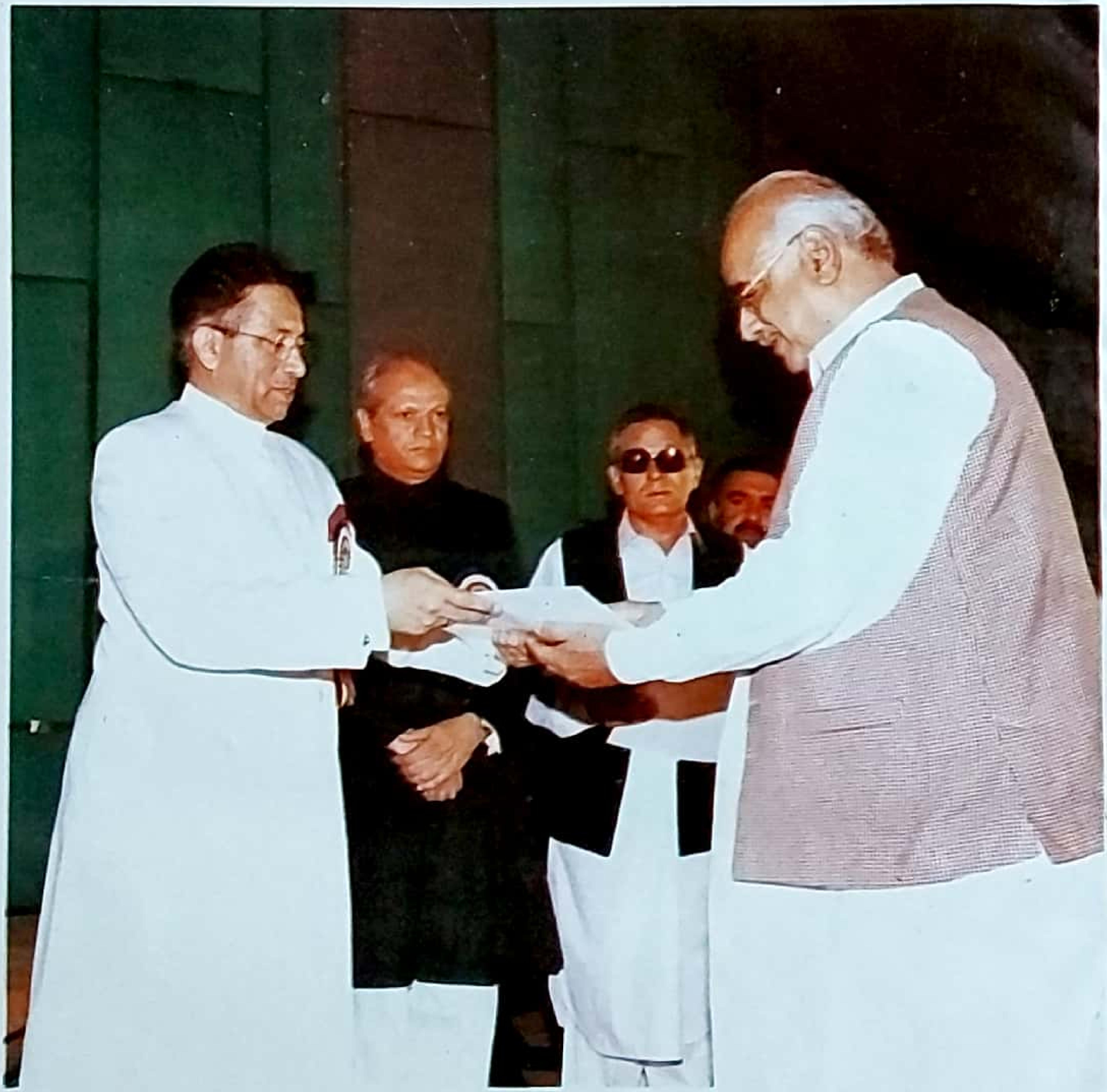

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف پروفیسر حمید اللہ شاہ ہاشمی کو سیرت ایوارڈ 2000ء دے رہے ہیں

Scanned with CamScanner

شبیہ مبارک قطب العارفین حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ چشتی نظامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلام
حضرت خواجہ غلام فرید

شبیہ مبارک قطب العارفین حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ چشتی نظامی

نواب الحاج سر صادق محمد خان صاحب

دستخط

حضرت خواجہ غلام فرید

Scanned with CamScanner

کلام

حضرت خواجہ غلام فریدؒ

متن، اردو ترجمہ اور مشکل الفاظ کے معنی

از

پروفیسر حمید اللہ شاہ ہاشمی

باہتمام

مکتبہ دانیال، لاہور

سیل پوائنٹ: شیخ محمد بشیر اینڈ سنز اردو بازار، لاہور- 7660736

Scanned with CamScanner

مکتبہ
دانیال
لاہور

©

سن اشاعت 2001ء

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

محمد ابوبکر صدیق و
محمد عثمان شیخ
نے ندیم یونس پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر
مکتبہ دانیال لاہور سے شائع کی

قیمت

بلا جلد 250/-
مجلد 375/-

انتساب

اپنے والدین کے نام

جن کی یاد میں آنکھیں

نم ہو جاتی ہیں

کیا حال سناواں دل دا

Scanned with CamScanner

تعارف

حضرت خواجہ غلام فرید ؒ ایک زبردست روحانی شخصیت اور جامع کمالات تھے۔ ان کی شخصیت متنوع صفات کی حامل تھی۔ وہ ایک معروف شاعر، جید عالم دین اور صاحب حال صوفی تھے انہوں نے جہاں روحانی اور اخلاقی تربیت سے ایک زمانے کو فیض یاب فرمایا وہاں پنجابی / سرائیکی زبان کے صوفیانہ ادب کو نہ صرف نیا آہنگ بخشا بلکہ اس کے موضوعات کے تنوع بھی دیا اس کے ذخیرہ سے معتدبہ اضافہ بھی کیا۔ وہ ایک ایسے صاحب حال صوفی تھے جو مجاہدے اور ریاضت کی آگ میں تپ کر نکلے تھے۔ عشق حقیقی اور عشق مجازی کے رمز آشنا تھے۔ فن موسیقی سے بہرہ یاب تھے۔ آپ سلسلہ چشتیہ کی نشاۃ ثانیہ کی ایک اہم کڑی تھے۔

خواجہ غلام فرید کئی زبانیں جانتے تھے جن میں اردو، سرائیکی، پنجابی، فارسی، سندھی، ہندی اور پوربی زبانوں میں آپ کی شاعری ملتی ہے۔ ان زبانوں کے علاوہ خواجہ غلام فرید نے اردو اور سرائیکی شاعری میں عربی تراکیب و الفاظ کا استعمال بھی کیا ہے، اسی بنا پر آپ کو "ہفت زبان" کہا جاتا ہے۔ حضرت علامہ اقبال ؒ نے ان کی شاعری پر اظہار رائے کرتے ہوئے فرمایا تھا: "افسوس کہ خواجہ صاحب کی شاعری ایک علاقے تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ ان کا کلام ایک گہرے مطالعہ کا محتاج ہے۔ مجھے اس میں بین الاقوامی حیثیت اور اہمیت کے عناصر نظر آتے ہیں" علامہ اقبال ؒ کا یہ قول خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق مشہور اور زبان زد عوام و خواص ہے کہ "جس قوم میں فرید اور اس کی شاعری موجود ہے۔ اس قوم میں عشق و محبت کا موجود نہ ہونا تعجب انگیز ہے۔"

خواجہ غلام فرید ؒ نے مثنوی گوئی کی قدیم روش سے ہٹ کر سرائیکی زبان کی شاعری کو فارسی نظم کے اتباع میں جملہ خیالات و جذبات کے اظہار کا ذریعہ بنایا اور اس میں وہ تمام مضامین داخل کئے جو دیگر عالمی زبانوں کی شاعری کا طرۂ امتیاز ہو سکتے تھے۔ اس غرض کے لئے انہوں نے اپنی زبان کی مشہور صنف سخن "کافی" کو منتخب کیا جس میں ہندی کے گیت اور اردو فارسی کی غزل، مثلث اور مستزاد وغیرہ سب کی گنجائش تھی۔

خواجہ غلام فرید ؒ کا اسلوب بیان نہایت پختہ ہے وہ ایک صناع کی مانند الفاظ کو نگینوں کی طرح جڑتے تھے۔ ان کی کافیوں میں ہیئت اور موضوع کا ایسا لطیف امتزاج ہوا ہے کہ ان پر ترشے ہوئے ہیروں کا گمان ہوتا ہے۔ وہ نہایت شستہ اور مترنم ترکیبیں لاتے ہیں۔ انداز بیان کی بے ساختگی نے خلوص جذبہ کے ساتھ مل کر کافیوں میں بے پناہ تاثیر کا جادو جگایا ہے۔ جس والہانہ ازخود رفتگی سے خواجہ فرید ؒ نے درد فراق، جنون عشق، حسرت و حرماں اور وارفتگی کے جذبات کی ترجمانی کی ہے اس کے پیش نظر کافیوں کا شمار دنیا کی عظیم ترین عشقیہ نظموں میں کیا جاسکتا ہے۔

کلام فریدؒ

1- مثنوی معدن عشق معروف بہ کافیاں:

خواجہ صاحبؒ کا کلام "مثنوی معدن عشق" کے نام سے ان کی زندگی میں ہی شائع ہو گیا تھا۔ یہ 1884ء مطابق 1301ھ میں گلزار محمدی پریس لکھنؤ سے شائع ہوا تھا۔ اس کے پبلشر خیر محمد تاجر کتب ملتان تھے جن کو اس کلام کے شائع کرنے کی اجازت خود خواجہ صاحبؒ نے دی تھی۔ یہ کتاب 96 صفحات کی ہے۔ صفحہ نمبر5 سے لے کر91 تک خواجہ فریدؒ کی 131 کافیاں ردیف وار درج کی گئی ہیں۔ صفحہ نمبر91 سے 94 تک مرتب مولوی نجم الدین کی پانچ کافیاں بھی دی گئی ہیں۔ صفحہ نمبر95 پر پبلشر کی جانب سے "اطلاع ضروری" کی عنوان سے کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت کتاب کے حقوق "حضرت خواجہ غلام فریدؒ صاحب سجادہ نشین سکنہ چاچڑاں شریف علاقہ ریاست بہاولپور" کی جانب سے پبلشر کو دیئے جانے کا اعلان چھپا ہوا ہے۔ صفحہ نمبر96 پر حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے اردو خط کا متن درج کیا گیا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنی جملہ تالیفات اور تصانیف کا کاپی رائٹ یعنی حق تصنیف مولوی خیر محمد ولد مولوی غوث بخش تاجر کتب ملتان کو ملک کیا گیا ہے۔ اس خط پر "المرقوم 8 ماہ ذیقعد 1299ھ" درج ہے۔ اسی صفحہ پر بائیں حاشیئے کے ساتھ ماہ جون 1881ء آڑا کر کے لکھا گیا ہے اور اختتام خط پر دائیں کونے میں 13 اکتوبر 1882ء اور اس کے عین سامنے بائیں کونے میں "گلزار محمدی پریس لکھنؤ" لکھا ہوا ہے۔

2- کافیاں:

ڈاکٹر سی شیکل نے خواجہ فریدؒ کی 22 کافیوں پر مشتمل ایک قدیم ایڈیشن بنام "کافیاں" کا ذکر کیا ہے جو 1882ء میں قیصری پریس بریلی سے ملتان کے کتب فروش میاں خیر محمد کے لئے طبع ہوا۔ اس ایڈیشن کا حوالہ ڈاکٹر شیکل نے اپنی کتاب "ففٹی پوئمز آف خواجہ فرید" میں دیا ہے۔

3- اسرار فریدی معروف بہ دیوان فریدی:

خواجہ غلام فریدؒ کی کافیوں کا یہ پہلا مجموعہ 1902ء میں جلال پور پیروالہ ضلع ملتان کے تاجران کتب مولوی حکیم خدا بخش و غوث بخش صاحبان نے بہاول پریس لاہور سے طبع کرا کے شائع کیا تھا۔ سر ورق پر کتاب کا نام "اسرار فریدی معروف بہ دیوان فریدی" اور سن اشاعت 1320ھ درج ہے۔ سرورق کے اندرونی جانب "نقل اجازت نامہ دوامی عطیہ حضرت خواجہ محمد بخش صاحب سجادہ نشین چاچڑاں شریف' ریاست بہاولپور" مورخہ 9 ماہ جمادی الاول 1320ھ شائع کیا گیا ہے۔ اگلے صفحہ پر کتاب کا نام "اسرار فریدی یعنی دیوان مجموعہ کافیاں فریدی" لکھا گیا ہے۔ سن ہجری 1320ھ اور سن عیسوی 1902ء تحریر ہے۔ کتاب کا سائز 18x23/8 ہے اور صفحات 244 ہیں۔

4- دیوان فرید:

دیوان فرید کو مرتب کرنے اور اس کی شرح لکھنے کی پہلی سنجیدہ کوشش دبیر الملک مولانا عزیز الرحمن نے کی تھی۔

Scanned with CamScanner

"دیوان فرید" کا پہلا ایڈیشن 1944ء میں امیر بہاول پور سر صادق محمد خان خامس کے ایماپر شائع کیا گیا۔ امیر آف بہاول پور نے اپنے کتب خانے کے لائبریرین دبیر الملک مولانا عزیز الرحمٰن کو اس کام کے لئے منتخب کیا۔ "دیوان فرید" کی ترتیب، ترجمہ اور تشریح کے مختلف مراحل مولانا نے ہی طے کئے اور یہ قابل قدر کام کر دکھلایا۔ "دیوان فرید" کا یہ متن، لغات اور ترجمہ آج تک معتبر اور مستند تسلیم کیا جاتا ہے۔ "کلام فرید" کی تیاری میں ہم نے مولانا عزیز الرحمٰن عزیز کے مرتبہ نسخے کو بنیاد بنایا ہے کیونکہ اب تک شائع ہونے والے ایڈیشنوں میں صحت متن کے اعتبار سے مقابلتاً یہی نسخہ بہتر ہے۔ بڑی کاوش اور احتیاط کے باوجود اس گراں قدر تالیف میں بھی کتاب اور معانی کی متعدد اغلاط موجود ہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اس کتاب کے مابعد کے ایڈیشن چھاپنے والوں نے بھی ان اغلاط کی درستی کی طرف توجہ نہ دی اور دیوان ابتدائی پلیٹوں پر جوں کا توں چھپتا رہا۔

دیوان فرید مرتبہ عزیز الرحمٰن صاحب میں 272 کافیاں دی گئی ہیں لیکن کافی نمبر 145 کو "نیں" کی ردیف کے اضافے سے دوسری مرتبہ درج کیا گیا ہے جب کہ یہ کافی پہلے ہی نمبر61 پر آچکی ہے۔ فاضل مؤلف نے اس پر خود بھی یہ نوٹ لکھ دیا ہے کہ یہ کافی اکثر مطبوعہ اور قلمی نسخوں میں نہیں پائی گئی، چنانچہ ہمارے پاس جو قلمی نسخے ہیں ان میں بھی یہ کافی صرف نمبر61 پر درج ہے۔ اس لحاظ سے کل کافیوں کی صحیح تعداد 271 بنتی ہے۔

کتاب کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتب کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے:

(i) دیوان فرید--- از مولانا نور احمد فریدی (ii) پیام فرید--- از ڈاکٹر مہر عبدالحق (iii) کلام خواجہ فرید--- از صدیق طاہر (iv) دیوان فرید--- از قیس فریدی (v) دیوان فرید--- از جاوید چانڈیو

خواجہ فرید کا کلام سراپا انتخاب ہے۔

یہ بات کافی عرصے سے محسوس کی جا رہی تھی کہ "کلام فرید" کے ظاہری اور معنوی محاسن پر مزید غور و فکر کر کے اس عارفانہ کلام کو سہل، سادہ اور غیر مرصع زبان میں شائع کیا جائے تاکہ عام لوگ بھی طویل اور لایعنی تشریحات میں الجھنے کی بجائے پیغامات فرید کو سیدھے سادے ترجمے کے ذریعے پا سکیں۔ انہی مقاصد کو سامنے رکھ کر "ہم کلام فرید" کو شائع کر رہے ہیں۔ کہ خواجہ فرید کے آفاقی پیغام کو عام آدمی تک پہنچایا جا سکے۔

Scanned with CamScanner

فہرست

- تعارف
- کلام فرید
- خواجہ غلام فرید کی حیات و تعلیمات 1
- خواجہ غلام فرید کی صوفیانہ شاعری 12

کافیاں

- اج سانولڑے موکلایا 25
- انحد مُرلی شور مچایا 27
- بن دلبر شکل جہان آیا 30
- تھئی تابع خلقت سبھ 32
- تیڈے نیناں تیر چلایا 35
- چوڑا اناڈے جیسلمیر دا 37
- حسن فتح سب مظہر ذاتی 38
- درد اندر دی پیڑ 40
- ساڈا دوست دلیندا 42
- ساڈے نال سدا توں وس پیا 43
- پنل دل گھڑ ڈو سدھایا 46
- ست سانول سجن سدھایا 46
- عشق لگا گھر ڈو سریا 49
- کوئی ماہنوں آئمیں یار دا 50
- کیا حال سناواں دل دا 51
- مارو مٹھل دل مکھڑا چھپایا 53
- مان مہیندا چاک 54
- مساگ ملیندی دا 56
- نام اللہ دے پاندھیڑا 57
- وہ وہ سوہنے دا ور تارا 60
- کر کے سخت نمانی 63
- اتھائیں مٹھڑی جان بلب 64
- سن سمجھ اے زاہد جاہد توں 65
- قسم خدا دی قسم نبی دی 73
- پیا عشق اساڈی آن سنگت 75
- میڈا مٹھرا ماہنوں کاک جا 77
- پنل تھیوں پاندھی یارا 79
- یار بروچل کان 81
- بٹھ گھت کوڑ نکمڑے 84
- حسن ازل دا تھیا اظہار 85
- سن دو سہیلی سگھڑ سیانی 88
- یار کوں کر مسجود 91
- اساں کنوں دل چایو وے یار 92
- پردیس ڈھوں دیداں 94
- بن دلبر آہیں کر کر 95

Scanned with CamScanner

- پنل چھڈ کے کیچ سدھایوں 97
- بولا۔نیسر کس نوں پانواں 99
- بپے ڈکھ گل وچ جمدے یار 102
- پیڑپرانی ہیشم کیتا 104
- بیشک جاناں بیشک جاناں 107
- توں باجھ تھئے سنج 109
- جتھ تھلڑا جتھ دربوں ہے یار 111
- چوریوں جاریوں استغفار 114
- جیون ڈینہ اڈھائی ووْیار 116
- دل درروں ہن ہاری وو یار 119
- ڈکھ تھئے بانہہ بیلی وو یار 121
- رتھ دھمیں دھمیں ٹور 123
- سیاہیڑا نہ مار نیناں دے تیر 125
- سدا جی بھلے 127
- سمنبھ سنجانی غیر نہ جانی 129
- سمجھ فریدا برہوں بھوں سرزور 133
- سوہنے یار پنل دا 134
- کہاں پاؤں کہاں پاؤں یار 135
- متاں من ماندہ تھیوے 137
- نہ کر بے پرواہی وو یار 139
- نہ کر کیچ وںجن دی 141
- نینہ اولڑی چوٹک لائی 142
- ول کیہیں ڈکھڑے 144
- وے توں سانولا 145
- ہر صورت وچ آوے یار 149
- وطن بیگانے دل نہیں آوناں 150
- لج لوئی کیں اتار یندوس 154
- آہن قلندر روز و شب 156
- اسانوں رہن نہ ڈیندی 158
- ماڈی دلڑی اڑی 159
- ماڈی دلڑی اڑی 160
- میکوں کلھڑا چھوڑتے 161
- آنون دی کر گئی سانول 163
- بندرابن میں کھیلے ہوری 166
- ڈیس سہا سانول اجکل 168
- ذاتاً فعلاً کل شے باطل 169
- سٹ سک غیر خدا دی 171
- سن یار پرانی پیڑ دو 172
- کیچ گیوں یار برو چل 174
- کیوں تو فرد تے جزو سڈانویں 176
- مل مینوالا مل مینوال 178
- میں تاں تیکوں منتاں کردی 179
- یار سپاہیڑا آوس ماڈرے کول 181
- دستوں پیر مغاں دے 183
- ڈکھڑیں کارن جائی ھم 185
- سے سے سول سیاپے 187
- نینہ اولڑا او کھالایم 188
- ہر صورت وچ دیدار ڈٹھم 190

اپرم بید بتاواں! 193
اج زیور پئے ٹھندے ہن 195
اج شہریاں شغذف بھاندے ہن 197
اساں سو بدمست قلندر رہوں 199
آمل اجکل سوہناں سائیں 201
آمل مارو ماڑ رو 203
اے حسن حقیقی نور ازل! 204
اے ریت سکھی ہئ کیں کنوں 210
بری بیزار ہن ذاتوں صفاتوں 212
بن یار سانول بیا کو نہیں 214
بیٹھی رو رو عمر نبھایاں 216
بیرنگ زاول دے کیتے 218
تتی رو رو واٹ نہاراں 219
تتی نینھ دے پندھ اڑانگے نیں 221
جند سولاں دے وات نیں 223
جیں رمز راول جی بجھی 225
درسن بن اکھیاں ترس رہیاں 227
دل عشق مچائی اگ سائیں 228
دل مست محو خیال ہے 230
ڈکھاں سولاں کیتم کک سائیں 232
ڈکھ ڈھیر سکھ داویر ہے 234
ڈکھڑے پکھڑے آیم 236
ڈکھے ڈینھ فرقت دے 237
ڈکھے عشق دے ڈکھے گھاٹے 239
ڈھولن تیڈی سک ڈھیر ھم 241
ڈینھاں راتیں سنجھ صباحیں 242
ڈینھ رات ڈکھاں وچ 245
رت رو رو سرباہ رنگانو ویاں 247
رت روندیں عمر نبھیساں 248
روندی سنج صباحیں 250
روہی لگی ہے سانونی 251
ساری عمر گزاریم 255
سانون مینگھ ملہاراں 257
سجن توں بن 259
سکھ ریت روش 261
سٹریں ہوت سدھانے 262
سوہنیاں رمزاں تیریاں 265
سینہ محض لویراں 266
عشق اولڑی چال 268
عشق بھلایاں 270
گزریا وقت 273
کلہڑی رول ملہیر کیوں 274
گوڑھیاں اکھیاں 276
کون کرم نروار 277
گھاٹے عشق دے 278
ماہی باجھ کللیاں 280
آمل ماہی 281
میڈا عشق وی توں 283

Scanned with CamScanner

- میڈا یار گیا پردیس — 286
- ناصح ناہی ناتھی مانع — 288
- نینہ لایم کارن سکھ — 290
- وچ روہی وے رہندیاں — 292
- ویسوں سنجھ صباحیں — 294
- ویندیں دل کیچ ڈوں — 295
- ہر جا ذات پنل ہے صوفی — 297
- ہر جا ذات پنل جی — 298
- ہکو راز ڈٹھم ہر گالھ کنوں — 300
- ہن دل بدلایم — 301
- ہن عشق ونجایم — 303
- ہن کیتم برہوں — 305
- ہن وطن بیگانے — 307
- ہے صدقے گھولے — 309
- تم بے شک اصل جہان کے ہو — 310
- ڈٹھڑی یار بھلائی — 313
- کر یار اساں ول — 314
- کیں پایا باجھ فقیراں — 315
- نینہ نبھایا — 317
- ہر دل جو دلدار! — 319
- پریں اج نہ گیوسے — 320
- تھیواں صدقے صدقے — 322
- ہے عشق دا جلوہ — 324
- آپ ہو تم جیندیں کے — 326
- آپے یار محبت — 329
- آپے کیتوئی یار وے — 331
- اج بن موں — 335
- اج پہلوں سیج — 337
- اج ڈوڑی سک — 339
- اج رنگ رخ تے — 341
- اج فال فراق — 343
- اج کل اکھ — 345
- اج مانگ مہینے ① — 347
- اج مانگھ مہینے ② — 349
- آچنوں رل یار پیہلوں — 352
- اج ویڑھا پیا بھاندا — 357
- اجھو مارو ملیو — 359
- الف ہکو ہم — 359
- اللہ میلے ول — 362
- اَلْیَومَ بَصَر حدید وے — 364
- اتھ دردمنداں — 365
- اے عشق نہیں — 369
- آئے مست ڈیہاڑے — 371
- اتے ناز ادا — 373
- بٹھ تکھیانہ — 376
- برہوں پیوسے — 378
- بن یار مٹھل — 379
- بھان وسایا — 381

Scanned with CamScanner

- بے صورت صورت 384
- پٹی پیت وے 387
- پردیسی یارا 393
- پر وحشت سنجڑی 394
- پل پل سول 395
- پرانی پیڑ 397
- پورب للہاوے 400
- تانگھ پنل دل 402
- تا عشق بھوں 404
- تتے نینہ 406
- توں بن حضرت یار 407
- توں بن موت بھلی 409
- توں بن میندا 411
- تیرا نینھ نبھیساں 412
- تیرے بناں سانول 415
- ٹوبھا بنواڑے 416
- ٹوبھا کھٹاڑے ① 418
- ٹوبھا کھٹاڑے ② 420
- جڈاں جایم 422
- جگ وہم خیال 425
- جندڑی اُچاکے 427
- جوبڑ جوڑوں 429
- جو سی توں پوتھی 430
- چوڑے بیڑے 432
- درد پئے دل 434
- ولڑی دردوں 435
- ولڑی نمانی 436
- ولیاں تے دیداں 437
- دلے دارم 439
- دل دم دم دردوں 441
- دم مست قلندر 443
- دن رین دل 445
- دل نوں مار منجھایم 447
- ڈٹھا عشق عیاں 448
- ڈکھ سینے تے 450
- ڈکھی دلڑی 452
- ڈینہہ راتیں عشق 454
- رانجھن انگ 456
- رانجھن ماہی 458
- روندیں عمر 461
- روندیں عمر نبھائی 463
- روہی وٹھڑی 464
- ساڈی دل 466
- ساون بوندڑیاں 467
- سب سرا اسرار 469
- سب صورت وچ ① 471
- سب صورت وچ ② 473
- سجن سدا سیاں 475

Scanned with CamScanner

سسی کرہوں قطار 477
سک ساڑے 479
سک سولیں 481
سکھی کرلیو 483
سکھ سمن 484
سون سگن 486
سوہناں نَحنُ اَقرَب 488
سوہنے یار باجھوں 489
سیجھ سہاوم بیلی 491
شہ رانجھا البیلا ① 493
شہ رانجھا البیلا ② 495
صبح صادق خاں 496
عشق انوکھڑی پیڑ 498
عشق اولڑی پیڑ 500
عشق چلائے تیر 503
غمزے کردے جنگ 505
کاں کو کو کر کر 507
گزر گئی گزران 509
کرن نظارے تیز نظر 511
کس دھرتی سے 512
کل غیر کنوں جی 514
کہیں ڈکھڑی لایم 515
کیا تھیا جو تیڈی 517
کیا ڈکھڑا نینہ 520
گیا رول راول 522
کیا ریت پریت 524
کیا عشق اڑاہ 526
گیوں رول کلھڑی 527
مٹھڑی ولڑی 530
نیڑا لاون 532
نیناں نہیں رہندے 536
نین نرالے نیر 539
وسووی اکھیاں 539
وصل ہجر یکساں 541
ول وس وسا 543
وہ حضرت عشق مجازی 544
وہ وہ دلبردی 547
ہک دم ہجر نہ 549
ہکو الف مینوں 550
ہک ہے ہک ہے 552
ہن میں رانجھن ہوی 554
ہے عرب شریف 556
یاد آون یار دے 558
یار کراڑا حال دے 559
ڈوہڑے 561

خواجہ غلام فریدؒ کی حیات و تعلیمات

نام و نسب اور وطن:

آپ کا نام غلام فرید اور خوشید عالم تاریخی نام ہے۔ آپ کا نام مشہور صوفی فرید الدین گنج شکرؒ کے نام پر رکھا گیا۔ والد گرامی کا نام نامی خواجہ خدا بخشؒ ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت عمرفاروق رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔

ان کے جدا اعلی مالک بن یحییٰ عرب سے ترک وطن کر کے سندھ آ گئے تھے۔ ان کی اولاد میں سے حضرت شیخ حسین ٹھٹھ (سندھ) میں مقیم ہوئے۔ ان کے صاجزادے مخدوم محمد زکریا مغل شہنشاہ جہانگیر عادل کے عہد میں موضع منگلوٹ (ملتان) میں آباد ہوئے اور ان کا خاندان تین پشتوں تک یہیں مقیم رہا۔ خواجہ غلام فریدؒ کے پردادا حضرت مخدوم محمد شریفؒ نے، جو ایک جلیل القدر بزرگ تھے، موضع یارا والی میں رہائش اختیار کی۔ وہاں کا رئیس مٹھن خان بلوچ آپ کا مرید تھا۔ اس نے آپ کی خواہش پر ہی مٹھن کوٹ شہر آباد کیا۔ حضرت مخدوم یہیں منتقل ہو گئے۔ ان کے دو صاجزادے تھے، خواجہ محمد عاقلؒ اور خواجہ نور محمدؒ۔ انہوں نے سلسلۂ چشتیہ کے مشہور بزرگ خواجہ فخرالدین دہلوی کے خلیفہ خواجہ نور محمد مہاروی کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ والد بزرگوار کے بعد خواجہ محمد عاقل اور ان کے بعد ان کے صاجزادے میاں احمد علی اور ان کے بعد حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے والد میاں خدا بخشؒ (م 1269ھ) ان کے جانشین بنے۔ یہ مرجع خلائق بزرگ تھے۔ انہیں اتباع شریعت کا بڑا خیال رہتا تھا۔ ان کے فرائض تو درکنار کبھی کوئی سنت و مستحب بھی ترک نہیں ہوا۔ یہ گرد و نواح میں سکھوں کی شورشوں اور مسلمانوں پر ان کے ظلم و ستم کی بناء پر مٹھن کوٹ (ضلع راجن پور) سے چاچڑاں شریف (بہاولپور) آگئے۔ یاں بہاولپور کے والی نواب صادق محمد خان اول آپ کے مرید بنے۔

سندھ میں آباد ہونے کے بعد ان کا خاندان "کوریجہ" کہلانے لگا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ کے خاندان کے ساتھ "کوریجہ" کیوں استعمال ہوا۔ اس کی وضاحت اسی خاندان کے خواجہ طاہر محمود کوریجہ نے "خواجہ فرید اور ان کا خاندان" نامی کتاب میں کی ہے۔ انہوں نے خود اپنے خاندان کے ایک بزرگ حضرت شیخ کور بن شیخ پریا اول کے نام سے کوریجہ کے لفظ کی نسبت ٹھہرائی ہے۔ لفظ کوریجہ سے مراد حضرت شیخ کور کی اولاد ہے۔ یہ نام فوراً عوام کی زبان پر آ گیا۔ چنانچہ اس بزرگ کی اولاد نے بھی اس لفظ کو اپنے لئے ایک اعزاز سمجھ کے اپنے ساتھ لگا لیا، تفصیل یوں ہے۔

حضرت شیخ پریا بن شیخ حسین کی والدہ مکرانی تھیں اس لئے پیار سے وہ انہیں "پریا" کہا کرتی تھی۔ مکرانی تہذیب ویسے بھی اس گھرانہ میں سرایت کر چکی تھی اس لئے یہی عرف عام زیادہ مشہور ہوا۔ یہ سلسلہ ایسا چلا کہ اس کے اثرات کئی پشتوں تک قائم رہے۔ ان کے صاجزادے کا نام بھی مکرانی زبانوں میں "کور" تجویز ہوا۔ حضرت شیخ کور بن حضرت شیخ پریا بہت ہی صاحب جاہ و جلال بزرگ اور انہیں قبول عام کی ایسی سند ملی کہ ان کی اولاد آگے چل کر کورجو (سندھی تلفظ)

کورجہ (مکرانی تلفظ) کوریجہ (سرائیکی تلفظ) کے لقب سے مشہور ہو گئی۔ ان کی جلالت فکر اور رفعت علم کی وجہ سے ان کی اولاد نے اس لقب کو اعزاز سمجھ کر ہمیشہ کے لئے اپنے سینے سے لگالیا۔ (1)

ولادت باسعادت:

خواجہ فرید کی زبانی "مقابیس المجالس" میں تاریخ ولادت کا ذکر یوں آیا ہے: "فرمایا کہ میری ولادت روز سہ شنبہ (منگل) ماہ ذی الحجہ کے آخری عشرہ اور ماہ پوہ کے پہلے عشرہ میں ساعت مشتری سے قبل طلوع آفتاب ہوئی۔ اگرچہ طلوع آفتاب سے پہلے ساعت مشتری تھا اور میری ولادت بھی اسی ساعت میں ہوئی لیکن یوم کا حاکم مریخ تھا اسی وجہ سے کہ طلوع آفتاب کے بعد ساعت مریخ تھی--- لفظ "خورشید عالم" (1261ھ) سے میری تاریخ ولادت نکلتی ہے۔"

کتابوں میں عام طور پر مروج تاریخ پیدائش 26 ذیقعد درج ہے۔ جبکہ 26 ذیقعد کو جمعرات کا دن تھا۔ جدید تحقیق کے مطابق خواجہ فرید 17 ذیقعد بروز منگل 1261ھ بمطابق 17 نومبر 1845ء کو چاچڑاں شریف بہاولپور میں پیدا ہوئے۔

تعلیم و تربیت:

حضرت خواجہ غلام فرید ؒ آٹھ سال کی عمر کو پہنچے تو آپ کے والد کا انتقال ہو گیا۔ والدہ ماجدہ پہلے ہی فوت ہو چکی تھیں۔ اس وقت آپ قرآن مجید حفظ کر چکے تھے۔ والد گرامی کے بعد آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے بڑے بھائی مولانا غلام فخرالدین ؒ نے فرمائی جو بلند پایہ عالم اور درویش تھے۔ خواجہ صاحب نے ان کی سرپرستی میں تفسیر، حدیث، فقہ اور دیگر متداول علوم و فنون حاصل کئے۔ آپ نے عربی، فارسی، اردو، ہندی، سندھی اور مارواڑی زبانیں بھی سیکھیں۔

علمی وجاہت:

ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل کے بعد حضرت خواجہ غلام فرید ؒ رشد و ہدایت کے کام میں مصروف ہو گئے۔ آپ ایک متبحر عالم دین اور عارف باللہ تھے۔ غیر معمولی حافظے کے مالک تھے۔

حضرت خواجہ صاحب علمی جستجو اور تحقیق میں بہت شغف رکھتے تھے، تاریخ و تصوف کے حوالوں اور روایتوں کو محققانہ انداز سے پرکھتے تھے۔ چنانچہ آپ کی کتب تذکرہ اور ملفوظات مثلاً رسالہ فریدیہ، ملفوظات خواجہ غلام فرید، مقابیس المجالس مناقب فریدی اور ارشادات فریدی اس پر بھرپور روشنی ڈالتی ہیں۔

حج:

1292ھ / 1875ء میں آپ حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئے۔ مشہور ہے کہ آپ نے اپنے ساتھ ایک سو سے زائد افراد کو اپنے خرچ پر حج کرایا۔ حج سے قبل آپ کبار اولیاء کرام ؒ کے مزارات پر حاضر ہوئے اور بلاد اسلامیہ کے ممتاز علما سے اکتساب فیض کیا۔

---

(1) خواجہ فرید اور ان کا خاندان ص 79-80

Scanned with CamScanner

بیعت:

حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے تیرہ سال کی عمر میں اپنے برادر بزرگ حضرت مولانا فخرالدینؒ (م 1288ھ) کے دست حق پرست پر بیعت کی اور تربیت پا کر خلافت حاصل کی۔ 27 سال کی عمر میں برادر بزرگ اور مرشد حضرت مولانا فخرالدینؒ کی وفات کے بعد سجادہ نشین بنے۔ اس موقع پر نواب صادق محمد خان عباسی نے آپ کی دستار بندی کی رسم ادا کی۔ آپ کی درسگاہ میں شائقین علوم کا ہروقت تانتا بندھا رہنے لگا۔ خواجہ صاحب کو اپنے مرشد سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی۔ آپ کی کافیوں میں جابجا اس کا اظہار ہوتا ہے مثلاً فرماتے ہیں ؎

فخر الدین مٹھل دے عشقوں دم دم پیڑ سوائی

دل فرید دے لوٹن کیتے بنیا فخر الدین

دوسری جگہ فرماتے ہیں ؎

چشماں فخرالدین مٹھل دیاں تن من کیتا چور
گھول گھتاں میں فخر جہاں توں جنت حور قصور

اے بیکار فرید نبھایا لوہے وانگ بھوں بے مایا
فخر پئے دی صحبت آیا تھیا ہمسایہ پارس داڑی

ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

فخر جہاں قبول کیتوسے واقف کل اسرار تھیوسے
ہر جا نُور جمال ڈٹھوسے مخفی راز تھئے اظہار

فخر جہاں ہک ریت سمجھائی ارضی تھیا یک بار سمائی
ظلمت بن گئی نُور و نُور

فخرالدین مٹھل دے شوقوں دم دم نکلم دود

حسن پرستی گھاٹ اساڈی راز حقائق بات اساڈی
رمز حقیقی جھات اساڈی فخر جہاں ایہا ریت سکھائی

اپنی ایک مشہور کافی:

بن دلبر شکل جہاں آیا . ہر صورت عین عیاں آیا

میں خواجہ فرید نے انبیاء اور شہدا کا ذکر بڑی عقیدت سے کیا وہاں بھی خواجہ فرید اپنے مرشد فخر الدین کا ذکر اس انداز میں کرتے ہیں ؎

کتھے حسن حسین شہید بنے کتھے مرشد فخر جہاں آیا

میثاقوں تا روز حشر دے جود وجود نثار فقر دے
دولت محبت فخر الدین

فخر الدین سے عقیدت و محبت کا اظہار صرف سرائیکی کلام میں ہی نہیں ہے بلکہ اردو شاعری میں بھی جا بجا ملتا ہے' چند مثالیں یہ ہیں:

میں ہوں سگ آستانہ فخر جہاں کا شیروں سے فوق مرتبہ ہے میری شان کا

بیان کس طرح ہو گا مجھ سے شان فخر عالم کا کہ بعد از انبیاء وہ فخر ہے اولاد آدم کا

فخر یہ کہ میں فخر دو جہاں کا ہوں غلام اور نہ ننگ سے مطلب ہے نہیں نام سے کام

خواجہ غلام فخرالدین کے ہاتھ پر بیعت کرلیکے بعد انہی کی سرپرستی میں دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے مراحل طے کئے۔ حدیث' تفسیر' فقہ اور دیگر علوم میں دسترس حاصل کی اور اسکے بعد انکے ہمراہ درس و تدریس میں مصروف ہو گئے۔

سلسلۂ طریقت:

آپ چشتی سلسلے کی نظامی شاخ سے تعلق رکھتے تھے اور آپ کا سلسلۂ طریقت اٹھارہ واسطوں سے حضرت نظام الدین اولیاءؒ تک یوں منتہی ہوتا ہے:

(1) خواجہ غلام فریدؒ (2) خواجہ فخرالدینؒ (3) خواجہ خدا بخشؒ (4) میاں احمد علیؒ (5) قاضی محمد عاقلؒ (6) مولانا نور محمد مہاراں شریفؒ (7) مولانا فخرالدین فخر جہاں دہلوی (8) خواجہ نظام الدین اورنگ آبادیؒ (9) شاہ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ (10) شیخ یحییٰ مدنی گجراتیؒ (11) شیخ محمد چشتی گجراتیؒ (12) شیخ حسن محمد گجراتیؒ (13) شیخ جمال الدین جمن گجراتیؒ (14) شیخ محمود راجن گجراتیؒ (15) شیخ علم الدین گجراتیؒ (16) شیخ سراج الدین گجراتیؒ (17) شیخ کمال الدین علامہؒ (18) شیخ نصیرالدین چراغ دہلوی (19) خواجہ نظام الدین اولیاءؒ۔

رسم بسم اللہ:

جب خواجہ فرید کی عمر ساڑھے تین سال کی ہوئی تو آپ کی والدنے خواجہ تاج محمود سے جو کہ آپ کے چچا تھے آپ

Scanned with CamScanner

کی رسم بسم اللہ خوانی کرائی۔ خواجہ صاحب کے بڑے بھائی مولانا فخرالدین نے کہا کہ غلام فرید کی ختنہ اور رسم بسم اللہ ایک ساتھ ہی ہو جائیں۔

آپ کی رسم بسم اللہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جب آپکے چچا خواجہ تاج محمود نے رسم ادا کرتے ہوئے کہا "آکھ غلام فرید الف" آپ نے اسی طرح یہ الفاظ دہرائے کہ "آکھ غلام فرید الف" چچا نے پھر وہی الفاظ دہرائے آپ نے جب دوسری تیسری مرتبہ بھی وہی الفاظ دہرائے تو خواجہ تاج محمود پر وجد طاری ہو گیا اور وہ زانو پر ہاتھ مار کر خود بھی وہی فقرہ دہرانے لگے۔ حاضرین محفل نے اس فقرے کی بناوٹ پر غور کیا تو انہیں پتہ چلا کہ یہ ایک موزوں مصرع ہے۔ خواجہ خدا بخش کے کہنے پر قوالوں نے یہ مصرع قوالی کی صورت میں پیش کرنا شروع کر دیا۔ حاضرین محفل پر کافی دیر رقت طاری رہی۔

صوفی شعراء کی تفسیر میں الف سے مراد اللہ ہوتا ہے۔ خواجہ صاحب کی ایک کافی جس کا مصرعہ یہ ہے:

ہکو الف ہم بس وے میاں جی ہور کہانی مول نہ بھائی

اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتی ہے اس میں خواجہ صاحب نے "الف" سے اپنی قدیم دل گرفتگی کو بڑے ذوق و شوق کے ساتھ بیان کیا ہے۔

خواجہ غلام فرید بچپن سے ہی ذہین تھے چنانچہ آٹھ برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ مقابیس المجالس کے مطابق:

"مجھے قرآن حکیم میاں جی صدر الدین نے شروع کرایا لیکن ان کی وفات کے بعد میاں جی محمد بخش نے ختم کرایا۔" (1)

قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد عربی اور فارسی تعلیم کے علاوہ درس نظامی کی تکمیل بھی کی۔ اسی دوران والی ریاست بہاولپور نواب صادق محمد خان آپ کے بھائی سے آپ کو لے کر تعلیم و تربیت کی غرض سے شاہی محل احمد پور شرقیہ لے گئے آپ کے ساتھ آپ کے ماموں ملک غلام محمد اور استاد مولانا قائم الدین بھی گئے۔ شیکل نے ان کی مختلف علوم کی تحصیل کے متعلق بھی لکھا ہے:

"He received his formal education from several teachers in the Holy Quran from Miyan Sadr- ud- Din and Miyan Muhamman Bakhsh Khoja in works of poetry from Maulavi Khwaja Hafiz, Miyan Ahmad yar khoja and Miyan Barkhurdar Muttaqi and in Arabic instructionl books from Maulavi Qaim- ud- Din" (2)

---

(1) مقابیس المجالس، ص 74

(2) "The Teachings of Khwaja Farid" by C. Shackle, p-6, 7; Bazme Saqafat, Multan 1978

آپ کو ہر موضوع اور مسئلے پر اس قدر عبور حاصل تھا کہ کسی بھی موضوع پر گھنٹوں بغیر کسی تیاری کے بڑی فصیح و بلیغ گفتگو فرماتے۔

خواجہ صاحب کی خدمت میں لوگ دور دور سے بیعت کرنے آتے جن میں دیار عرب اور دیگر ممالک بھی شامل ہیں اس طرح آپ کے سلسلہ نظامیہ چشتیہ میں غیر معمولی وسعت پیدا ہوگئی۔ آپ خاص طور پر غریب لوگوں کو جلدی بیعت سے سرفراز فرماتے جبکہ امیرلوگوں کو بیعت کرنے سے پہلے اچھی طرح پرکھتے تھے۔ ان کے رسالہ "فوائد فریدیہ" اور عقیدت مندوں کے جمع کردہ ملفوظات "مقابیس المجالس' مناقب فریدی اور ارشادات فریدی" وغیرہ سے ان کی علمی بصیرت کا پتہ چلتا ہے۔

حج کے موقع پر عام طور سے لوگ درود سلام اور عبادات میں اس قدر مشغول ہوتے ہیں کہ بہت سی چیزیں ان کے مشاہدے میں نہیں آتیں لیکن خواجہ صاحب کی حس مشاہدہ اس قدر تیز تھی کہ انہوں نے اس موقع پر بھی اس سے بھرپور کام لیا اور کعبہ مشہود کے اطراف و جوانب اور دیگر تفصیلات و جزئیات کا مشاہدہ بنظر عمیق کیا چنانچہ حرم کعبہ کی اکتالیس دروازوں کا مشاہدہ کرکے یہ انکشاف کیا کہ ہر دروازہ کسی نہ کسی شیخ اور صوفی کا مسکن رہا ہے۔

سیر و سیاحت:

خواجہ فرید سیر و سیاحت کے بھی بے حد شوقین تھے۔ آپ نے کئی شہروں میں اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری دی اور کئی بزرگانِ دین سے ملاقات کی۔

مطالعہ کتب:

بہت سے کتابوں کے مطالعے' ہندوستان کے مختلف شہروں کی سیاحت اور سفرحج کی بدولت آپ کی معلومات میں بھی کافی اضافہ ہوا تھا۔ مقابیس المجالس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ آپ کی معلومات خاصی وسیع تھیں مثلاً ایک دفعہ قدیم شہروں کا ذکر ہو رہا تھا تو آپ نے فرمایا: "شہرڈیراور زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تعمیر ہوا۔ شہر جیسلمیر(جو اب بھارت میں ہے) بھی عرصہ آٹھ سو سال ہوئے تعمیر ہوا تھا۔ پگل بھی قدیم شہر ہے۔"

خواجہ صاحب کی تاریخی اور جغرافیائی معلومات اتنی وسیع تھیں کہ اکثر موقعوں پر فی البدیہہ گفتگو کرتے تھے کہ دوسرے علماء و مشائخ حیران رہ جاتے۔ پھر موقع بہ موقع دنیا کی مختلف اقوام' مذاہب اور جگہوں کے بارے میں تفصیل سے بتاتے' اس سے آپ کی ذہانت اور وسعت مطالعہ کا پتہ چلتا ہے۔

خواجہ فرید کی اس قدر معلومات کا سبب وسعت مطالعہ ہے انہوں نے دنیا کے بڑے بڑے علماء کرام اور مختلف مذاہب کی کتابوں کو پڑھ رکھا تھا نہ صرف پڑھا تھا بلکہ انہیں حافظے میں محفوظ بھی رکھا تھا اس لئے موقع بہ موقع جہاں کہیں جس قسم کی بات ہو رہی ہوتی خواجہ فرید اسی مناسبت سے کتب کا حوالہ دے کر بات کو ٹھوس اور مدلل انداز میں پیش کرتے۔ آپ کی مجالس میں بے شمار مسائل زیر بحث رہتے اور حضرت خواجہ غلام فرید ان موضوعات پر نہایت قابلیت سے گفتگو فرماتے آپ کی مجلسوں میں دینی و دنیاوی' شرعی' تاریخی ہر قسم کے مسائل زیر بحث آتے اور آپ اپنے علم و فضل کی

Scanned with CamScanner

بدولت کسی موضوع کو تشنہ نہ رہنے دیتے۔ آپ کی محافل جن کا ذکر مولوی رکن الدین نے "مقابیس المجالس" کی صورت میں محفوظ کر رکھا ہے۔ اس بات کا ثبوت ہیں کہ آپ کتنے وسیع المطالعہ شخص تھے۔ علمائے اکابر کا ذکر ہوتا۔ خواجہ فرید ان کی کتابوں اور ان کے نظریات کے حوالے سے بات کرتے جن علماء صوفیا اور مفکرین کا ذکر ان کے یہاں ملتا ہے ان میں منصور حلاج، ابن العربی، عبدالکریم، الجیلی، یونانی فیلسوف، افلاطون، ارسطو، امام غزالی، عبدالرحمان، معین الدین اجمیری، قطب الدین بختیار کاکی اور فرید الدین گنج شکرؒ وغیرہ خاص طور قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کی مجلسوں کے حوالے سے بہت سی کتابوں کا ذکر بھی ملتا ہے جنہیں پڑھ کر آپ لوگوں کو مسائل بتاتے یا انہیں ان کتابوں کے متعلق بتایا کرتے۔ یہ کتابیں زیادہ تر تصوف کے موضوع پر ہیں جن میں سے چند کتابوں کے نام یہ ہیں: دلیل العارفین، خزینۃ الاصفیاء، مراۃ الاسرار، اخبار الاخیار، اقتباس الانوار، نفحات الانس، سوار السبیل، شرح گلشن راز (مثنوی)، کلمۃ الحق، مصباح الہدایہ، کتاب تحریۃ النظام مراۃ العارفین، کتاب ہدایہ، سراجی، فتوح الغیب، کشف المحجوب، انسان کامل، انوار الرحمان، کتاب مطلع العلوم وغیرہ۔

آپ صرف کتابیں پڑھتے ہی نہیں تھے بلکہ انہیں جمع بھی کرتے تھے۔ آپ کے پاس ایک ذاتی کتب خانہ تھا جو صدیوں پہلے آپ کے آباؤ اجداد نے قائم کیا تھا اور اس میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔ اس میں مطبوعہ اور قلمی نسخے بہت زیادہ تھے۔ خواجہ فرید نے اس کی حفاظت کے لئے خصوصی انتظامات کر رکھے تھے۔

لاجواب حافظہ:

کتابیں جمع کرنے کے شغف کے ساتھ ان کے مطالعے کا بھی بے حد شوق تھا۔ ان کا حافظہ اتنا اچھا تھا کہ انہیں ہمیشہ یاد رہتا تھا کہ کون سا مسئلہ کس کتاب میں بیان ہوا ہے یا کہاں سے مستند حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ کتاب کا صفحہ دیکھ کر بتا دیتے تھے کہ یہ کونسی کتاب ہے اور اس کا مصنف کون ہے مثلاً علماء نے ایک کتاب کا قلمی نسخہ پیش کیا جس کے ابتدائی اور آخری صفحات غائب تھے اس لئے پتہ نہیں چلتا تھا کہ یہ کون سی کتاب ہے۔ آپ نے اندرونی صفحات کو دیکھ کر فرمایا کہ "یہ مولانا جمالی کی سیرالعارفین ہے۔" کثرت مطالعہ کے باعث نہ صرف کتاب کو پہچان لیتے بلکہ اس خوبی نے آپ میں محققانہ صلاحیت بھی پیدا کر دی جو کہ ایک بڑے عالم کی خصوصیت ہے۔ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہرگز نہیں ہوتا جو کسی بات یا کسی قول کو کتاب سے پڑھ کر اندھی عقیدت کی وجہ سے جوں کا توں قبول کر لیتے ہیں اگر آپ کو اس بارے میں ذرا بھی شک ہو جاتا تو آپ اصل کے کھوج میں لگ جاتے۔

باعمل صوفی:

خواجہ فرید کا شمار باعمل صوفیوں میں ہوتا ہے آپ لوگوں کو جو نصیحت فرماتے تھے خود بھی اس پر عمل پیرا ہوتے۔ آپ بہترین اخلاق و عادات کے مالک تھے۔ سنت نبوی پر چلنا آپ کا شعار تھا غیر شرعی اور فضول رسموں اور توہمات سے آپ نفرت کرتے تھے۔ نہ صرف خود ان سے دور رہتے بلکہ دوسروں کو بھی ایسی باتوں سے بچنے کی تلقین کرتے۔ آپ اہل ظاہر کی طرح شریعت کے پابند بھی تھے اور اہل باطن کی طرح خود پر پابندیاں بھی لگا رکھی تھیں۔ آپ شریعت و طریقت

دونوں کے قائل تھے۔

آپ ہر نفع و نقصان کو خدا کی طرف سے منسوب کرتے تھے خواجہ صاحب کی اسی عادت نے ان میں دنیاوی لذتوں سے بے نیازی پیدا کر دی تھی۔ اسی لئے آپ دولت اور دنیاوی آسائشوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ آپ کے پاس جو کچھ آتا آپ اسے جمع کرنے کی بجائے فوراً مستحقین میں تقسیم فرما دیتے۔ سخاوت کا مادہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ کبھی دولت جمع کرنے کو اہمیت نہ دی۔ ساری عمر نواب بہاولپور سے ایک روپیہ تک نہ لیا نہ ہی کسی قسم کی زمین اور جاگیر قبول کی۔ آپ کے بڑے بھائی خواجہ فخرالدین نے نواب بہاولپور کی طرف سے جاگیر قبول کی تھی لیکن ان کی وفات کے بعد آپ نے اس زمین میں سے کچھ نہ لیا بلکہ جو کچھ جمع تھا وہ سارا مستحقین میں تقسیم فرما دیا۔ آپ گھر میں کچھ رکھنا گناہ سمجھتے تھے۔ جو کچھ نذرانے کے طور پر لاتے آپ اسے لوگوں میں بانٹ دیتے۔ آپ نے علماء کے لئے ماہوار تنخواہ مقرر کر رکھی تھی اور ان کی شادی کے موقع پر انہیں ایک جوڑا اور طلائی نتھ عطا فرماتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ نے لنگر قائم کر رکھا تھا آپ کے ہاں ہر وقت دس پندرہ امیر اور معتبر اشخاص ہوتے اور ان کے علاوہ سینکڑوں مرید اور طالب علم جمع رہتے جو آپ کے لنگر سے کھانا کھاتے تھے۔

سماع اور موسیقی:

خواجہ فرید سلسلہ چشتیہ سے منسلک ہونے کی وجہ سے سماع اور موسیقی کے دلدادہ تھے۔ ان کے ملفوظات میں جابجا سماع کے بارے میں اظہار خیال ملتا ہے۔ انہوں نے سماع کو ہر لحاظ سے روا اور جائز تصور کیا ہے البتہ سماع کے لئے مخصوص ماحول، مخصوص آداب اور چند ایک شرائط کی پابندی ضروری قرار دی ہے۔ سماع کے جواز اور آداب وغیرہ کے سلسلے میں یہاں ہم چند باتوں کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں مثلاً "فوائد فریدیہ" کے مطابق سلسلہ چشتیہ میں سماع پوری طرح متعارف ہے اور تمام مشائخ عظام سماع سنتے رہے۔ کسی کو اس سے انکار کی توفیق نہیں ہوئی۔ سماع اللہ کی عظیم نعمت ہے بلکہ بعض اولیائے اکرام نے سماع سنتے سنتے اپنی جان دے دی۔ جن میں حضرت ابو سعید خراز، حضرت ابو الحسن نوری، ابو الحسن دراج، حضرت ذوالنون مصری، حضرت ابوبکر شبلی، حضرت قطب الدین بختیار اوشی اور شیخ عبدالعزیز ناگوری قابل ذکر ہیں۔

اسی کتاب میں آگے چل کر سماع کے جواز کی مزید تشریح کی گئی ہے کہ سماع نہ تو پوری طرح حرام ہے نہ حلال بلکہ اس کی حرمت کا دارومدار عشق پر ہے۔ یعنی اگر عشق سچا ہے اور خدا اس کے رسول ﷺ یا شیخ کے ساتھ ہے تو پھر حلال بلکہ واجب ہے بعض صورتوں میں یہ حرام ہے جبکہ بعض حالتوں میں مباح اس سلسلے میں ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ:

"جہاں تک سماع کا تعلق ہے فی حد ذاتہ یعنی اپنی ذات سے پاک و حلال ہے جس سماع کو حرام کہا گیا ہے وہ حرام چیزوں کے شامل ہونے سے حرام ہوا ہے۔ مثلاً جب دولت مند لوگ سماع سنتے ہیں تو شراب کو بھی شامل کر لیتے ہیں اور ہنسی مذاق اور بے ہودہ باتوں سے پرہیز نہیں کرتے۔ اس کے علاوہ مجلس سماع میں عورتوں اور بے ریش لڑکوں کے شامل ہونے سے بھی سماع ناجائز ہو جاتا ہے اگر غیر شرع چیزیں نہ ہوں تو سماع حلال ہے چونکہ مشائخ عظام اپنی مجالس میں ان چیزوں کو شامل نہیں ہونے دیتے لہذا ان کا سماع اپنی اصل حالت پر آجاتا ہے یعنی جائز ہو جاتا ہے۔"

Scanned with CamScanner

"مقابیس المجالس" جلد پنجم میں سماع کے حلال ہونے کا جواز پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "سماع حلال ہے کیونکہ سماع بالا حالتہ (بذات خود) حرام ہونے کے متعلق کوئی قطعی یا ظنی دلیل قائم نہیں ہوئی جن احادیث میں سماع کے حرام ہونے کا حکم وارد ہوا ہے وہ بالعوض ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ عیش و عشرت کی مجلس منعقد کرتے تھے جس میں شراب اور لہو و لعب و مباشرت تک شامل کرتے تھے چنانچہ جب قرآن مجید میں شراب حرام ہونے کے احکام وارد ہوئے تو ان مجالس میں سماع سمیت تمام چیزوں کی بالعوض حرمت وارد ہو گئی۔ لہٰذا سماع کی حرمت کا انحصار اس کی وضع و ہیئت پر ہے جس کا اوپر ذکر ہوا۔ اگر مجلس سماع میں شراب' لہو و لعب وغیرہ ہو تو بے شک یہ سماع حرام ہے۔ بذات خود نہیں بلکہ بالعوض حرام ہے لیکن اگر مجلس سماع حرام چیزوں سے خالی ہے پھر جبکہ صوفیاء کرام کی مجالس سماع ہوں تو اس قسم کا سماع حلا ہے قطعاً حرام نہیں نہ بالاصل نہ بالعوض۔"

"فوائد فریدیہ" میں آداب سماع کے عنوان سے تین آداب مقرر فرمائے گئے ہیں۔ پہلا یہ کہ کھانے پینے اور نماز کے وقت سماع نہیں ہونا چاہئے دوسرے جب کوئی جگہ ناپاک ہو یا وہاں ایسی چیز موجود ہو جس کی طرف دل متوجہ ہو جائے تیسرا اور آخری یہ کہ جہاں کوئی منکر سماع موجود ہو۔ "فوائد فریدیہ" ہی میں ان تین آداب کے علاوہ سات دیگر آداب کا بھی ذکر موجود ہے۔ ان میں اہم یہ ہیں کہ سماع کے شروع میں کچھ سورتوں کا ورد کیا جائے سماع کے شرکا باوضو ہوں۔ نشست کا انداز صلوٰۃ کے قاعدے جیسا ہو توجہ اشعار پر ہونی چاہئے۔ مطربان کو کوئی لالچ نہ ہو جس بیت پر وجد آئے اس کا تکرار کیا جائے اور سماع کے خاتمے کے وقت پھر اسی طرح سورتوں کا ورد کیا جائے۔

خواجہ غلام فرید عرس کے دنوں کے علاوہ بھی قوالی سنتے تھے۔ خصوصاً چاشت کے وقت کبھی کبھی عشاء کے وقت بھی شوق فرماتے تھے۔ برکت نامی خاص قوال تھا جس سے آپ قوالی سنتے تھے وہ آپ کی کافیوں کو بھی قوالی کی صورت میں گاتا۔ خواجہ فرید کے ملفوظات میں اکثر جگہ اس کا ذکر ملتا ہے بحیثیت صوفی خواجہ صاحب سماع میں دلچسپی لیتے تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ بحیثیت ایک شاعر ایک عاشق صادق اور ایک ذوق جمال رکھنے والے فرد کی حیثیت سے موسیقی اور رقص میں بھی گہری دلچسپی لیتے تھے۔ چنانچہ ان کے ملفوظات سے ایسے بہت سے شواہد ملتے ہیں کہ وہ موسیقی اور رقص سے نہ صرف واقف تھے بلکہ ان کے اسرار و رموز سے بھی پوری طرح آگاہ تھے۔ رقص آپ کے نزدیک وجد میں آجانے کے بعد کی کیفیت ہے۔ جب دل پر قابو نہیں رہتا مقابیس المجالس میں تحریر ہے کہ "کسی نے عرض کیا کہ حضور یہ وجد و رقص اور جنبش کیا چیز ہے اور کس چیز سے پیدا ہوتی ہے فرمایا پہلے جنبش دل کو ہوتی ہے اس کے بعد بدن کو ہوتی ہے۔ اگر دل کو جنبش کم ہے تو اس کا ضبط کرنا آسان ہوتا ہے اس وقت رقص کی نوبت نہیں آتی جب جنبش کا دل پر غلبہ ہو جاتا ہے تو اس کا روکنا ناممکن ہو جاتا ہے اس سے رقص وجود میں آتا ہے۔"

موسیقی اور راگ:

اسی طرح موسیقی اور راگ و نغمہ کے اثر اور اسرار و رموز سے بھی آپ اچھی طرح واقف تھے راگ کے مؤثر ہونے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

"راگ کی طرح دنیا میں کوئی چیز مؤثر نہیں ہے۔ شرط یہ ہے کہ پیر کی ذات مبارک موجود ہو۔"

راگ کی مختلف قسموں کی بارے میں آپ کی معلومات خاصی وسیع تھیں مقابیس المجالس کے مطابق "آپ نے سرود اور راگوں کی تعریف کی اور فرمایا کہ اصول راگ جو ہندوستان میں مروج ہیں چھ ہیں: اول بھیرمی' دوم سری' سوم میگھ' چہارم ہنڈو' پنجم مال کوس' ششم دیپک' چنانچہ تمام راگنیاں ان چھ راگوں سے نکلی ہیں۔ فرمایا کہ اہل ہند کے یہ راگ منزل (نازل شدہ) ہیں وہ راگ تمام رشیوں اور اوتاروں پر جو پیغمبر ہیں حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف نازل ہوئے ہیں چنانچہ وید میں جو ایک نازل شدہ اور آسمانی کتاب ہے' راگ اور رقص کے نزول کا ذکر آیا ہے۔"

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ کتاب "مطلع العلوم" میں تمام راگوں کا ذکر بڑی تفصیل سے کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اپنی بعض کافیوں کی دھنیں بھی انہوں نے خود رکھوائی تھی۔

فن شاعری:

آپ نے اپنی زبان میں نئے بنئے اوزان اور نئی نئی بحریں ایجاد فرمائیں جو قبل ازیں رائج نہیں تھیں اور ان کو رواج دیا۔ سندھی اور ہندی بحور و اوزان کو بھی آپ نے اپنانے کی کوشش فرمائی اور اس میں بہت حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ غرض علم عروض سے پورے واقف ہی نہیں تھے بلکہ اس کا علم میں اضافہ و ایجاد کا باعث ہوئے۔

دیگر علوم:

رقص و موسیقی اور فن شاعری کے علاوہ خواجہ غلام فرید علم جفر' علم نجوم اور تاریخ نکالنے کے فن سے بھی بخوبی واقف تھے۔ تاریخ نکالنے کے فن کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ میں نے جتنی تاریخیں نکالی ہیں ان میں سے کچھ الہامی ہیں اور کچھ طبعی ہیں۔

روہی میں قیام:

خواجہ صاحب کے تمام سوانح نگار اس بات پر متفق ہیں کہ انہوں نے اٹھارہ سال روہی (چولستان) کے صحرا میں زہد و ریاضت میں گزارے۔ روہی کا ذکر خواجہ صاحب کے کلام میں بڑے ذوق و شوق سے پایا جاتا ہے۔ وہ یہاں کے پودوں' جڑی بوٹیوں' صحرائی پھولوں' برسات کے مناظر اور مقامی باشندوں کی مصروفیات کو اس محبت اور اشتیاق سے بیان کرتے ہیں کہ قاری ان کے خلوص کا قائل ہوئے بغیر نہیں رہتا اور یہ ایک منفرد چیز ہے۔

خواجہ فرید کو روہی کے "کرڑ کنڈے" انہیں سنبل و ریحان سے عزیز تر تھے۔ روہی ان کی شاعری کا مرکز و محور ہے۔ وہ قدم قدم پر روہی کے چپے چپے کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ انہوں نے روہی کو شہرت دوام بخشی ہے۔

عائلی زندگی:

خواجہ صاحبؒ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی بیوی سے ایک بیٹا (خواجہ محمد بخش المعروف نازک کریم) اور ایک بیٹی پیدا

ہوئے۔ دوسری بیوی سے جن سے (کہا جاتا ہے کہ) ان کی شادی روہی میں عشق و محبت کے نتیجے میں ہوئی تھی۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی (یہ شادی روہی میں فیروزہ کے قریب ایک لاڑ خاندان میں ہوئی۔ لعلو لاڑ کا ذکر آپ کی کافیوں میں بھی آتا ہے) یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ نے ایک شادی ملتان میں بھی کی تھی۔ آپ نے اپنی اولاد کی پرورش اور تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔

وفات:

آپ کی وفات 6 ربیع الثانی 1319ھ مطابق 23 جولائی 1901ء چہار شنبہ کو ہوئی۔ آپ کو مٹھن کوٹ میں سپرد خاک کیا گیا۔

مقابیس المجالس میں تاریخ وفات بوقت مغرب 7 ربیع الثانی 1319ھ بروز جمعرات بمطابق 24 جولائی 1901ء بیان کی گئی ہے۔ خواجہ طاہر محمود کوریجہ نے 6 ربیع الثانی 1319ھ بمطابق 24 مئی 1901ء تاریخ وفات لکھی ہے جبکہ لوح مزار پر 5 ربیع الثانی 1319ھ لکھی ہوئی ہے۔ جو لوگ بوقت مغرب کو 6 ربیع الثانی شمار کرتے ہیں انہیں جولائی کی 23 تاریخ لکھنی چاہئے اور جو اسے شب 7 ربیع الثانی شمار کرتے ہیں انہیں جولائی کی 24 تاریخ لکھنی چاہئے۔

سیرت و کردار:

خواجہ غلام فرید ؒ کی شخصیت بڑی پر وقار اور پہلودار تھی۔ وہ علمی جستجو اور تحقیق کے بہت دلدادہ تھے۔ تاریخ و تصوف کے مسائل میں بالخصوص حوالوں اور روائیتوں کو محققانہ نظر سے پرکھتے تھے۔ خواجہ غلام فرید ؒ کے آئینہ اخلاق میں استغناء، توکل، تقویٰ، درگزر، محبت، عشق، حب الٰہی، حب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، توحید اور دنیا کی بے ثباتی کا وصف نمایاں ہے۔ آپ انتہائی نرم طبیعت کے مالک تھے۔ آپ کی شخصیت پروقار اور ہمہ گیر تھی۔ آپ فراخ دل، وسیع المشرب، خوش خلق، نفاست پسند، اور خوش ذوق تھے۔ لباس اور خوراک کے بارے میں اعتدال پسند تھے۔ اتباع شریعت اور حسن اخلاق کے پیکر تھے۔ اپنے زمانے کی رسوم غیر شرعیہ سے بیزار تھے۔ ان پر اظہار افسوس کرتے۔ احکام شریعت کی وہ سختی سے پابندی کرتے تھے۔ بدعتوں اور غیر اسلامی رسوم کے شدید مخالف تھے۔

حضرت خواجہ صاحب ؒ ظاہری عبادات نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی پابندی پر بہت زور دیتے تھے۔ اس کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کا پرچار بھی بڑھ چڑھ کر کرتے تھے۔ کیونکہ سلسلۂ چشتیہ میں کسی کے دل کو ٹوٹنے سے بچانا سو (100) حج کے برابر ہے۔ آپ سنت نبوی ﷺ کے بڑے پابند تھے۔ کسی کی دلآزاری نہیں کرتے تھے۔ آپ اکثر فارسی کا یہ شعر پڑھتے تھے ؎

مباش درپئے آزار ہرچہ خواہی کن
کہ در شریعت ما غیرازیں گناہے نیست

حضرت خواجہ غلام فرید ؒ اپنے سیرت و کردار اور کاروبار دعوت و ارشاد کی وسعت اشاعت کے لحاظ سے برصغیر کے صوفیاء و عرفاء کے مابین ایسے مقام پر نظر آتے ہیں کہ جہاں مردم چیدہ و برگزیدہ ہی کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔ بیسویں صدی کے

Scanned with CamScanner

آغاز میں جب کہ اسلام سیاسی طور پر زوال پذیر تھا۔ حضرت خواجہ ایسی شخصیتوں کا پیدا ہونا فیضان نبوت کے معجزات سے کم نہیں ہے۔ وہ بے حد فراخ دل، وسیع المشرب، خوش خلق، نفاست پسند اور خوش ذوق تھے لیکن لباس اور خوراک کے معاملے میں حد اعتدال کے ملحوظ رکھتے تھے۔

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی صوفیانہ شاعری

سرائیکی اور پنجابی شاعری کی ابتدا صوفیانہ مضامین سے ہوئی۔ لہٰذا پنجابی ادب میں صوفیانہ شاعری کو بڑا مقام حاصل ہے۔ یہ سیدھی سادی زبان میں کی گئی ہے۔ صوفیاء نے اپنے گرد و پیش کی زندگی کو اظہار بیان کا موضوع بنایا ہے۔ انہوں نے اپنے روحانی تجربات کو عام فہم اور سیدھے سادے اسلوب میں بیان کیا اور فرقہ پرستی، مذہبی و قومی تعصبات اور نسلی و معاشرتی امتیازات سے بالا تر ہونے کی دعوت دی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے کلام میں غیر معمولی تاثیر ہوئی ہے۔ وہ فکر سخن میں ارادی طور پر مشغول نہیں ہوتے تھے بلکہ تحریک ہوتی تو اشعار خود بخود موزوں ہوتے رہتے۔ چنانچہ بیشتر کافیاں ایک ہی نشست میں کہی گئیں اور ان میں ترمیم و اضافے کی ضرورت بہت کم محسوس کی گئی۔ ان میں جو جذبہ بے اختیار اور خلوص والہانہ نہ جھلکتا ہے وہ بھی اسی کا شاہد ہے۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ، حضرت شاہ حسین قادریؒ، حضرت وارث شاہؒ، حضرت علی حیدرؒ اور حضرت خواجہ غلام فرید مٹھن کوٹی نے اپنے عارفانہ کلام سے پنجابی شاعری میں ایک بیش بہا خزانے کا اضافہ کیا۔ ان کی محبت اور سوز سے معمور کافیاں زخمی روحوں کے لئے مرہم بنتی ہیں۔

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی شاعری فطرت پر مبنی ہے۔ ان کے کلام میں تصوف و عرفان کے ساتھ ساتھ لذت، کیفیت، سادگی، دل نشینی اور اثر آفرینی کا حسین امتزاج ہے۔ انہوں نے اپنے پیشرو اردو، فارسی کے شعراء کے کلام کا گہرا مطالعہ کیا اور اس سے استفادہ کیا۔ ان کی شاعری میں فارسی شعراء کے علاوہ مقامی زبانوں کے شعراء شاہ عبداللطیف بھٹائی، سچل سرمستؒ، بلھے شاہ قادریؒ، شاہ حسین قادریؒ، علی حیدر ملتانیؒ، مولوی لطف علیؒ کی شاعری کے اثرات بھی نمایاں نظر آتے ہیں، لیکن آپ کا انداز بیان جدت پسند اور جان دار ہے۔ آپ نے ان سب کے درمیان اپنا الگ اور منفرد اسلوب اختیار کیا تھا۔ نظریہ وحدت الوجود ان کی شاعری میں رچا بسا ہے۔

وحدت الوجود:

1- خواجہ غلام فرید وحدت الوجود یا ہمہ اوست کے قائل تھے۔ وہ ذات احد کو ذات باری کا مترادف مانتے تھے۔ ان کا استدلال یہ تھا کہ صفات باری، ذات باری سے الگ نہیں ہیں، عالم صفات سے ظہور پذیر ہوا ہے۔ اس لئے عالم بھی ذات باری سے الگ نہیں ہے۔ کثرت غیر حقیقی نہیں حقیقی وجود ایک ہے اور وہ ذات حق ہے۔ وہ اس نظریہ میں ابن العربیؒ اور منصور حلاجؒ کے پیروکار تھے۔ چنانچہ فوائد فریدیہ میں لکھتے ہیں: اللہ تعالےٰ ایک ہستی مطلق ہے اور وجود محض کا نام ہے جس کا انحصار اور تشکل کچھ نہیں اور وہ ہستی مطلق جملہ موجودات میں جاری و

ساری ہے۔ پس جمیع موجودات بحیثیت وجود عین باری ہے اور بحیثیت تعین غیر باری ہیں۔ پس غیریت اعتباری ہے۔ دراصل "ہمہ اوست" ان کے نزدیک خارجی مظاہر کی کثرت کے پردے میں ایک حقیقت واحدہ ہے اور وہی لائق توجہ ہے۔ وہ "ہمہ اوست" کو عقیدۂ توحید سے الگ نہیں رکھتے اور نہ کثرت کی کشش میں الجھ کر وحدت کو بھولتے ہیں عربی اور فارسی زبان سے واقفیت اور جید عالم ہونے کی وجہ سے آپ نے ابن العربی" کے نظریہ ہمہ اوست کا زور دار مگر حکیمانہ انداز سے پرچار کیا جو بلھے شاہ قادری" کے اسلوب سے منفرد اور پُروقار تھا اور علمی اندازان کی مزید خوبی ہے مثلاً ؎

گمراہی سب زہد عبادت شاہد مستی عین ہدایت
جس جا کیتا عشق ظہور
نُور حقیقی گھونگھٹ کھولے اٹھ گئے اوہلے بھج پئے بھولے
ہر جا ایمن' ہر جا طور
فخر جہاں ہک ریت سو جھائی ارضی تھیا یک بار سمائی
ظلمت بن گئی نُور و نُور
نیت فرید نماز شہودی ہر شے میں ہے رمز وجودی
سٹ ملوانے جو مذکورہ

ان کا نظریہ وحدت الوجود ان کی شاعری کی روح بن گیا ہے۔ ان کی شاعری کا نچوڑ یہ ہے کہ اللہ اول اللہ آخر۔ وہی ابتدا وہی انتہا۔ وحدت الوجود کے علاوہ ربی عشق کی کسک بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔ یہی عشق آگے چل کر شریعت' طریقت اور حقیقت کی منزلیں طے کرتا نظر آتا ہے۔

2- عشق رسول ﷺ : خواجہ صاحب جب نعت سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھتے ہیں تو ہمیں نور الدین عبدالرحمٰن جامی" یاد آجاتے ہیں۔ وجودی انداز میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر فرماتے ہیں ؎

وادیاں راہ مدینے والیاں ساگی باغ بہشتی چالیاں
ہر ہر آن سدا خوشحالیاں سکھ سہرے ڈکھ ماندے ہن
عرب شریف دا ملک عجائب جتھاں عربی ڈھول پیا وسدا
دلڑی عربی یار پکارے' جیویں آواز جرس دا
رہندا دلبر میم دے اوہلے لک چھپ بھیت نہ ڈسدا
عرض ضرور منظور کرے چا' فرید عاجز بیکس دا

3- عشق حقیقی: آپ اپنی بعض کافیوں میں عشق کو حقیقت علیاء کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ ہمہ اوست کی طرح اس میں بھی ابن العربی" کا اثر موجود ہے۔ ان کے نزدیک عشق کے بغیر معرفت حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ عشق انسان کو حقیقی

سکون مہیا کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

سن سمجھ رے زاہد جاہد توں ہن عشق دے ایہہ کلمات عجب
ہے گال عجب ہے حال عجب ہے چال عجب ہے گھات عجب
لٹی دلڑی دی فریاد عجب مٹھیاں اکھیاں دی برسات عجب
ہر آن احد ڈوں دھیان دھرو ہے بیشک دین ایمان ایہو
دل نال فرید دا وعظ سنو سو بات دی ہے اک بات عجب

4- نیا اسلوب: فنی لحاظ سے بھی آپ نے کافی کو نیا اسلوب دیا ہے۔ آپ کے مضامین میں روانی ہے آپ کی کافیوں میں ہندی گیتوں کی شیرینی، لوچ اور اردو فارسی غزل کا تغزل اور فکری گہرائی کا امتزاج ہے۔ انہوں نے اردو اور فارسی شاعری کی دیگر اصناف سخن سے بھی استفادہ کیا ہے۔

5- سوز، تڑپ: آپ کے کلام میں سوز اور تڑپ کمال پر ہے۔ فطری مناظر کی عکاسی مصورانہ انداز سے کی گئی ہے۔ علامتیں، تشبیہیں اور استعارے روایتی عشقیہ داستانوں سے ماخوذ ہیں ؎

سانول پنل دل گھر ڈوسدھایا تن مونجھ ماریا سرسول تایا
ڈونگر ڈراون دکھڑے ستاون ڈینہیں بلائیں کر ٹول آون
بن ڈھول سکڑے سوہڑے نہ بھاون گھر بار دسدا سارا پرایا
برہوں بلائیں نج صباحیں دم دم آہیں نکلن دھائیں
سچ فرید نہ بھاندی یارا لگڑی چوٹ اندر وچ

جس طرح حضرت شاہ حسین قادریؒ اور حضرت بلھے شاہ قادریؒ نے شاعری میں رانجھے اور رانجھن کی کوک، کوک کے دکھ اور درد کا پرچار کیا ہے۔ اسی طرح خواجہ غلام فریدؒ چاک اور سسی پنوں کا ذکر کرتے ہیں تو دل پر ویرانی کا احساس طاری ہو جاتا ہے۔

6- مختلف زبانوں کے الفاظ: آپ کے کلام میں مختلف زبانوں کے الفاظ، استعارات، اصطلاحات اور تلمیحات کا بلا تکلف استعمال پایا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ اپنی کافیوں میں آیات قرآنی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ فارسی، ہندی، اردو، سندھی حتیٰ کہ سنسکرت ادبیات سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ کے کلام میں اخلاقی شاعری کا وافر حصہ موجود ہے۔

7- نئی تراکیب: انہوں نے سرائیکی زبان کے دامن کو نئی اور اچھوتی ترکیبوں، پر اثر محاوروں اور نادر الفاظ سے مالا مال کر دیا ہے۔ انہیں الفاظ کی بندش اور استعمال پر مکمل دسترس حاصل تھی۔ مثال کے طور پر "سک" پنجابی / سرائیکی زبان کا ایک عام لفظ ہے جس کے معنی "شدت سے چاہنا" ہیں۔ سکن مصدر بھی ہے اور اس سے کئی افعال بھی بنائے جاتے ہیں لیکن خواجہ فرید کا کمال یہ ہے کہ اس نے اس سے "سکیتا" اسم صفت بنالیا ہے اور اسے آنکھوں کے ساتھ ملا کر ایک نئی

ترکیب "نین سیکتے" وضع کرلی ہے جس کا کوئی جواب نہیں۔ "نین سیکتے" کے معنی ہے' وہ آنکھیں جو انتظار یار اور شوق دیدار کے لئے ترس رہی ہوں۔

پیر ہواڑاں' کھوج بہ پاواں رو رو کرڑ کنڈا گل لاواں
نین سیکتے زار نزار

اسی طرح "وطن" اور "پیاس" دو الگ الگ لفظ ہیں لیکن ان دونوں کو ملا کر ایک نئی ترکیب "وطن پیاساں" بنا لی گئی تو زبان کہیں کی کہیں پہنچ گئی۔ حب وطن کے مفہوم سے بھی ایک قدم آگے یعنی غریب الوطن۔

وطن پیاساں چاپاں خنکیاں خوشیاں ڈسکیاں موبنجھاں مسکیاں

ہر وقت خوشبو سے مہکنے کو مشک لپیٹی کشتہ الم کے لئے درداں دی ماری ترہک کے لئے سیاپڑا سوختہ بخت کے لئے بخت سڑی' تتی محبوب کے لئے مارو متھل' ڈھولن' یار چیتا گورے رنگ کے لئے بھورل جانی پردیسی محبوب کے لئے یار بروچل محبوب شیریں و ملیح کے لئے سانول مٹھڑا جیسے الفاظ کوئی غیر معمولی انسان ہی تخلیق کر سکتا ہے۔ ان کے علاوہ انہوں نے استعاروں اور علامتوں کو ایک نیا رنگ و روپ دیا ہے مثلاً "مسی" کو ایک جذبے' جستجو اور ایک تحریک کا نام دیا ہے۔ دریا کو ہستی وجود اور رکاوٹ کی علامت قرار دیا ہے۔ "پنل" سے کہیں حسن ازل اور کہیں پیغمبر اسلام ﷺ مراد لیا ہے۔ "روہی" سے بے رنگ و بو علاقہ اور "ماڑ" سے مراد غمکدہ عشق ہے۔ "ملیر" سے مراد فردوس اور "کیچ" سے مراد دیار حبیب۔

8- حکمرانوں کے لئے درس: آپ کے کلام میں حکمرانوں کے لئے بھی ایک درس پایا جاتا ہے۔ آپ کے کلام میں ایک قصیدہ نواب صادق محمد خاں رابع والی بہاولپور کی شان میں موجود ہے۔ اس وقت ریاست بہاولپور میں انگریزی پریذیڈنسی کا نظام رائج تھا۔ نواب صاحب باقاعدہ مسند نشین نہ ہوئے تھے۔ خواجہ صاحب کو یہ صورت حال پسند نہ تھی۔ انہوں نے اس قصیدے میں انگریزی طرز حکومت سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے صحت بخش خیالات پیش کئے ہیں تاکہ آئندہ آنے والے حکمران ان کی روشنی میں اپنے لئے بہتر راہ عمل متعین کرسکیں ؎

اپنے ملک کوں آپ وساتوں
پٹ انگریزی تھانے

آپ علمی دنیا کی بے عملی پر طنز کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

دل تیرا جے نال نہیں تیرے کاہنوں پڑھیں نمازاں
پڑھیا علم تے عمل نہ کیتا کس کم تیریاں وعظاں
نہ گھر نہ گھر والا ڈٹھا' کدھیاں دیں نیازاں
غلام فرید پتہ نہ لگی جدوں چڑی آئی ہتھ بازاں

نوٹ: حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے اردو میں بھی اشعار کہے ہیں۔ اردو کا دیوان الگ طبع ہو چکا ہے ان میں سے بطور

نمونہ چند شعر درج ذیل ہیں ؎

بت کے ہر راز کو میں راز خدا کا سمجھا
اس کے دشنام کو اعجاز مسیحا سمجھا
عشق بازی میں مرا مرتبہ ایسا ہے فرید
قیس بھی مجھ کو گرو، آپ کو چیلا سمجھا

تبصرہ:

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی صوفیانہ شاعری اپنے مضامین و عناصر جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اور اپنے منفرد و جاذب اسلوب کی بناء پر نیز اس بناء پر کہ اس میں الہام اور صوفیانہ واردات کے عنصر کا غلبہ اور موسیقیت کی کشش، اثر آفرینی اور وجد آوری ہر خورد کلاں، عام و خاص پڑھے لکھے اور ان پڑھ آدمی کو اپنے رو میں بہا لے جاتی ہے۔ نہایت منفرد اور بلند مقام رکھتی ہے۔ اس شاعری کو عارفانہ کلام میں بھی ایک بلند مرتبہ حاصل ہے اور اسے شاعری کی اس قسم میں بھی ایک برتر مرتبہ دیا جا سکتا ہے جسے تحریکی، دعوتی یا تبلیغی شاعری کہا جاتا ہے یعنی وہ شاعری جس کا مقصد آدم گری اور انسان سازی ہے اور اسی نسبت سے وہ پیغمبری کی میراث کی امین ہوتی ہے جیسا کہ علامہ اقبالؒ کہتے ہیں ؎

شعر را مقصود اگر آدم گریست
شاعری ہم وارث پیغمبر یست

خواجہ غلام فریدؒ کی شاعری میں راہ عشق کی صعوبتوں، اہل دنیا کی مخاصمت، وصل کی تڑپ، فراق کی سوز اور درد کی لذت کو نہایت بلیغ اور دلگداز پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ عشق میں خلوص، وفا، استقلال اور سخت کوشی کی کیفیت کو واضح کرنے کے لئے مقامی لوک کہانیوں کے کردار (سسی پنوں، ہیر رانجھا، اور سوہنی میوال) کو علامتوں کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح پنوں کے وطن کیچ اور رانجھے کے وطن تخت ہزارہ کو منزل مراد اور تھل اور روہی کو راہ عشق کی صعوبتوں کی علامت گردانا ہے۔

شخصیت کا مقام:

آپ کی شخصیت کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ آپ عالم تھے، صوفی، شاعر یا تاریخ دان۔ آپ کہیں ایک مصلح کے روپ میں نظر آتے ہیں اور کہیں ایک سیاح جس نے ہر تہذیب و ثقافت اور مختلف النوع افراد و اقوام کا بچشم خود مطالعہ و مشاہدہ کیا ہے۔ وسعت نظر کا کمال یہ ہے کہ ان کی ہر بات پہ اپنی بات کا گمان ہوتا ہے۔ شیخ وقت کی حیثیت میں شریعت و طریقت کے مسائل سلجھاتے۔ ان کو جنید و بایزید کی روحیں تحسین کرتی نظر آتی ہیں۔ چولستان کی منظر کشی کرتے ہیں تو میر و دبیر "جائے استاد خالی است" کہہ اٹھتے ہیں۔

خواجہ فرید کی شاعری کے مختلف روپ

تصوف:

خواجہ فریدؒ کی شاعری کے کئی رنگ ہیں۔ ایک رنگ وہ ہے جس میں تصوف، مسلک طریقت، رشد و ہدایت، انسان دوستی اور اخلاق کا انمول خزانہ موجود ہے اس کو حقیقت کا رنگ بھی کہا جا سکتا ہے۔ اسی بنا پر خواجہ صاحب کو "صوفی شاعر" تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن اس شاعری میں خواجہ صاحب کا رویہ تنگ نظر مُلا یا خشک زاہد کا نہیں بلکہ ایک وسیع المشرب، انسان دوست اور قول و فعل میں یک رنگ انسان کا ہے۔ انہوں نے شریعت، طریقت اور روحانیت کو سماجی زندگی سے ماورا تصور نہیں کیا بلکہ ان کو ہم رنگ بنا دیا۔

چشتیہ صوفیاء کی طرح خواجہ غلام فریدؒ بھی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی وحدت الوجود کے شارح ہیں۔ اپنی کافیوں میں جب وہ حقیقت کا بیان حقیقت ہی کے رنگ میں کرتے ہیں تو وہ خالصتاً وحدت وجود کے عارفانہ مضامین بیان کرتے ہیں لیکن جب وہ حقیقت کا بیان مجاز کے شاعرانہ پیرائے میں کرتے ہیں تو وہ سندھی محبت کا اظہار کیا ہے۔ شاہ لطیف بھٹائی اور خواجہ غلام فریدؒ کی شاعری میں سسی (روح) اپنے اپنے پنل (محبوب ازلی) کی جستجو میں حیران اور اس کے وصال میں کوشاں ہے۔ خواجہ غلام فریدؒ نے جو کافیاں برج بھاشا میں لکھی ہیں ان میں کرشن بھگتوں کا پیرایہ بیان اختیار کیا ہے۔ ایک کافی میں فرماتے ہیں:

اج بن موں برج راج بنسری بجائی ۔۔۔ بنسری بجائی اگم گیت اگائی
کونج موں بھلی کرشن سے کھیلوں ہوری ۔۔۔ پریم نیم کی گلال کو اڑائی
من مینہ سادھ سدھ دا لکھ لاگ رہو ۔۔۔ مہاں گھٹ دھٹ پٹ جوت ہیں جگائی
کاشی متھرا پراگ برہم وشنو مہیش ۔۔۔ سب ہی اپنے بھیس کیوں بدیس جائی

خواجہ غلام فریدؒ کی مشہور کافی ہے ؎

میڈا عشق وی تو میڈا یار وی توں
میڈا دین وی توں ایمان وی توں

اس میں فرماتے ہیں ؎

میڈا سانول متھڑا شام سلونا
من موہن جانان وی توں

شام اور من موہن کرشن کے نام ہیں۔ لفظ کرشن کا لغوی معنی ہے کالا، کیونکہ وہ سانولے رنگ کا تھا۔ چنانچہ اسی بناء پر اسے سانولا، سانول اور سلونا بھی کہتے ہیں۔ سانول محبوب کے معنی ہیں خواجہ نے کثرت سے استعمال کیا ہے مثلاً ؎

سانول آویں نا ترساویں ۔۔۔ موسم چیتر بہاری دو یار

اسی طرح شام سلونا بھی محبوب ہی کے مفہوم میں برتا ہے ؎

مدتاں پچھے شام سلونے جھوک نوں آن وسائے

سسی اور پنوں کے قصے میں روح اور محبوب ازلی کی باہمی کشش، وصال، جدائی اور دوبارہ وصال کی تمثیل واضح صورت میں موجود تھی جسے شاہ لطیف بھٹائی اور خواجہ غلام فریدؒ نے اپنی عارفانہ شاعری کا موضوع بنایا۔ خواجہ غلام فریدؒ کے یہاں پنل محبوب ازلی بن کر نمودار ہوا۔

پنل ہے مسجود ولیں دا دن ایمان دی بات نیں

(دلوں کا مسجود پنل ہے دین ایمان وہی ہے)

سوہنے یار پنل دا ہر جا عین ظہور

اول آخر ظاہر باطن اسدا جان ظہور

آپ بنے سلطان جہاں دا آپ بنے مزدور

تھی مشتاق پھرے وچ غم دے واصل تھی مہجور

تھی معشوق دلیں لٹ نیوے جان کرے رنجور

ظاہر ہے کہ اس کافی میں پنل سے مراد پنوں بلوچ نہیں بلکہ محبوب ازلی ہے جس کی تجلیوں سے کائنات کا ذرہ ذرہ دمک رہا ہے۔

ہرجا ذات پنل دا صوفی سمجھ سجان

"اے صوفی اچھی طرح جان لے ہر جگہ محبوب حقیقی کا جلوہ ہے۔"

پنل کی طرح کہیں کہیں رانجھا بھی محبوب ازلی کا مثیل بن جاتا ہے۔

ہر ہرجا وچ رانجھن ماہی آیا نال صفات کماہی

سب سر انہد مُرلی واہی رمز حقایق چولے

"محبوب ازلی ہر جگہ پوری صفات کے ساتھ موجود ہے۔ سب کے سامنے انہد (نغمہ بے آواز) کی مُرلی بجا کر حقائق کے راز کھولتا ہے۔" سسی اور ہیر روحوں کی مثیل ہیں جو محبوب ازلی کی جستجو میں سرگرداں ہیں ؎

کل شے وچہ کل شی ڈیٹھیوسے ہمہ اوست دا درس کیتوسے

برکت صحبت پیراں پی کہ بادہ وحدت کوں

حسن فرید کئی گھر لوٹے روندیاں پھر دیاں جنگل بوٹے

سے سیاں لکھ ہیراں ڈیکھو عشق دی شدت کوں

خواجہ غلام فریدؒ نے دوسرے وجودی شعراء کی طرح حقیقت کے رنگ میں وحدت وجود کا مضمون کثرت و تواتر سے بیان کیا ہے۔ اس ضمن میں وہ اکابر مشائخ محی الدین، ابن عربی، بایزید بسطامی، منصور حلاج وغیرہ سے عقیدت اور شیفتگی کا

Scanned with CamScanner

اظہار کرتے ہیں۔ ایک کافی میں شیخ اکبر کو اپنا استاد کہا ہے ؎

بٹھ گھت کوڑ نکمڑے ہک حق کوں کر یاد
تھی کر کھلا رت یوں تے کر دیں دھانہ فریاد
باجھوں احد حقیقی محض خراب آباد
حسن مجازی کوڑا ہے فانی برباد
کتھ مجنون کتھ لیلےٰ کتھ شیریں فرہاد
کل شیٔ غیر خدا دی ہالک بے بنیاد
باجھ محبت ذاتی کوجھا شور فساد
مرشد فخر جہاں نے کیتم اے ارشاد
عارف ابن العربی ساڈا ہے استاد
سمجھو فرید ہمیشہ رہو غیروں آزاد
ٹھپ فقہ اصول عقائد نوں رکھ ملت ابن العربی دی

فقہ اصول اور عقائد کی کتابوں کو بند کر کے رکھ دے اور ابن العربی کا مسلک توحید وجودی اختیار کر۔

کبھی جوش میں آکر ملامتیہ کی ہم نوائی کرتے ہیں اور بایزید بسطامی اور منصور حلاج کی پیروی کا دم بھرتے ہیں ؎

عاشق مست مدام ملامی کہہ سبحانی بن بسطامی
آکھ انا الحق تھی منصور

کٹھ ملاؤں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

ملوانے دے وعظ نہ بھانے بے شک ساڈا دین ایمانے
ابن العربی دی دستور
ملاں ویری سخت ڈسیندے بے شک ہیں استاد دلیندے
ابن العربی تے منصور
ملاں مارن سخت ستاون بھڑے راز دا بھید نہ پاون
بے بس شہدے ہن معذور
نیت فرید نماز شہودی ہر شے میں ہے رمز وجودی
سٹ ملوانے جو مذکور
گمراہی سب زہد عبادت شاہد مستی عین ہدایت
جس جا کیتا عشق ظہور

ان کے خیال میں وحدت وجود پر عقیدہ رکھنا ہی اصل وحدانیت ہے جو شخص غیر حق کو حقیقی مانتا ہے ان کے عقیدے میں وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے ؎

سب صورت وچ ذات نجانی حق باجھوں ہیو غیر نہ جانی
نہ کوئی آدم نہ کوئی شیطاں بن گئی اے کل کوڑ کہانی
باجھ خدا دے محض خیالے دل نہ کر غیریت ہانی
مطلب وحدت ہے ہر چالوں سک نہ رکھ پئے پاسے تانی

وحدت حقیقی ہے کثرت غیر حقیقی ہے ؎

ہر صورت وچہ یار کوں جانیں غیر نہیں موجود
سمجھ اعداد کو سمجھیں واحد کثرت ہے مفقود

اصل بات تو یہی ہے کہ دوئی سے چھٹکارا پا کر عشق کا دامن تھام لیا جائے ؎

درد فرید ہمیشہ ہووے سارے پاپ دوئی دے دھو دے
رہندی تانگ تے تان پھونچاں پریم نگر وچ
کیوں توں فروتے جزو سڈا ویں توں کلی توں کل
باغ بہشت دا توں ہیں مالک خود بلبل خود گل
عرش دی تینڈا فرش دی تینڈا توں عالی ان مل

ہمہ اوست ہی صداقت ہے۔ باقی سب جھوٹ ہے ؎

جو کچھ ہے ظاہر بر ملا جاناں کویں میں ماسوا
مرشد محقق وچ وجا ہمہ اوست ڈا ڈترا سبق
ایہو فکر ہے ایہو گالہہ ہے ایہو وجد ہے ایہو حال ہے
ایہو ذوق دم دم نال ہے ایہو سچ ہے بیا سمجھ ہے نحق

محبوب حقیقی بھیس بدل بدل کر جلوہ فرما ہوتا ہے ؎

ہر صورت وچ آوے یار کر کے ناز ادا لکھ وار
ہک جا روپ سنگھار ڈکھاوے ہک جا عاشق بن بن آوے
ہر مظہر وچہ آپ سماوے اپنا آپ کرے دیدار
کڈیں شہانہ حکم چلاوے کڈیں گدا مسکیں سڈاوے
اوسدا بھید کوئی نہ پاوے بدمست پھرن سرشار

روح روز الست سے محبوب ازلی پر فدا ہو چکی ہے۔ یہ عشق کوئی آج کی بات نہیں ہے ؎

گالھ نہیں اج کل دی منجڑی روز ازل دی مٹھڑی
بے نشاں سجن دے کیتے نام نشان گنویوسے

عشق حقیقی ہی ہادی طریقت اور مرشد کامل ہے ؎

عشق ہے ڈکھڑے دل دی شادی عشق ہے رہبر مرشد ہادی
عشق ہے ساڈا پیر جیں کل راز سمجھایا

"عشق دلوں کی راحت ہے۔ عشق ہی رہبر ہے اور عشق ہی مرشد و ہادی ہے اور عشق ہمارا پیر ہے جس نے سب بھید سمجھا دیئے ہیں۔" عشق لیت و لعل کا قائل نہیں ہے نہ فکر و فہم اس کے راستے میں حائل ہو سکتا ہے۔ یہ تو کامل سپردگی اور تسلیم کا نام ہے ؎

پیش کیتا جیں فہم فکر کوں لیت و لعل دی ارکھر کوں
کر کر شکر نہ ڈترس سر کوں عشق دی رہ وچ بھس پیا

عشق علم و عمل کی نفی کر دیتا ہے۔

جڈاں عشق فرید استاد تھیا سب علم و عمل برباد تھیا
پر حضرت دل آباد تھیا سو وجد کنوں لکھ حال کنوں
بن دلبر شکل جہان آیا ہر صورت عین عیاں آیا
حسن ازل دی چال عجیبے طرح لطیفے طراز غریبے
آپ ہی عاشق آپ رقیبے تھی دلبر جگ موہیں سارا

عشقیہ شاعری:

خواجہ غلام فریدؒ کے سوانح نگار بتاتے ہیں کہ انہوں نے عشق مجازی کا زخم کھایا تھا۔ چنانچہ وہ ہجر کی سوزناکی اور دل برشتگی کے مضامین اس والہانہ جوش و خروش سے بیان کرتے ہیں کہ جنہیں پڑھ کر درد مند دلوں کے داغ سلگ اٹھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہجر و فراق کی شاعری ہی اصل عشقیہ شاعری ہے۔

خواجہ غلام فریدؒ کی عشقیہ شاعری جنون محبت، درد فراق اور والہانہ از خود رفتگی کی شاعری ہے۔ ان کی کافیوں میں سسی کے غم والم کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ سسی محبوب پنوں کی جدائی میں نالہ کناں ہے اور اس کی تلاش میں دیوانہ وار صحرا میں سرگرداں ہے۔ سسی اور پنوں کا قصہ مختصراً یہ ہے کہ سسی سیوان کے راجہ کے گھر پیدا ہوئی۔ خوبصورتی کے باعث اس کا نام سسی (لغوی معنی چاند) رکھا گیا۔ جوتشیوں نے اس کی جنم پتری تیار کی تو بتایا گیا کہ لڑکی بڑی ہو کر باپ کو رسوا کرے گی اور خود بھی مصائب کا شکار ہو گی۔ راجہ نے حکم دیا کہ نومولود بچی کو ہلاک کر دیا جائے۔ محل والیوں نے ننھی کو ایک صندوق میں لٹایا۔ اس میں سونے کے گہنے اور بہت سا روپیہ رکھ کر صندوق کو دریا میں بہا دیا۔ اس صندوق کو بھنبور کے ایک دھوبی نے دریا سے نکالا۔ دھوبی لاولد تھا اس لئے اس نے اور اس کی بیوی نے بڑے لاڈ اور چاؤ سے بچی کو پالا۔

صندوق میں سے جو دولت ملی تھی اس سے دھوبی خوشحال ہو گیا اور چین سے زندگی بسر کرنے لگا' سسی جوان ہوئی تو "فتنہ شہر ہمداں" ثابت ہوئی۔ اس کے حسن و جمال کے چرچے دور دور ہونے لگے۔ سسی نے کیچ کے رہنے والے ایک ہوت بلوچ پنوں نامی کی شجاعت اور وجاہت کا حال سنا تو غائبانہ اسے دل دے بیٹھی۔ ادھر پنوں نے سسی کے حسن کا شہرہ سنا اپنے قافلے کے ساتھ بھنبور آیا۔ سسی کو دیکھتے ہی ہزار جان سے اس پر فریفتہ ہو گیا۔ اور اپنے باپ کے منع کرنے کے باوجود اس سے نکاح کر لیا۔ اس پر اس کا باپ سخت برافروختہ ہوا۔ اس نے اپنے بیٹوں اور چاکروں کو حکم دیا کہ بھنبور جائیں اور کسی نہ کسی حیلے سے پنوں کو ساتھ لے آئیں۔ ان لوگوں نے دھوبی کے گھر قیام کیا اور دھوکے سے پنوں کو نشہ آور دارو پلا دی۔ پنوں بے ہوش ہو گیا تو اس کے بھائیوں نے رات کی تاریکی میں اسے اونٹ پر رکھا اور بھاگم بھاگ کیچ کی راہ لی۔ صبح سویرے سسی' پنوں کو غائب پا کر غم و الم سے نڈھال ہو گئی۔ وہ جان گئی کہ پنوں کے بھائی اسے زبردستی پکڑ لے گئے ہیں۔ پنوں کی جدائی سسی کے لئے سوہان روح سے کم نہ تھی۔ وہ دیوانہ وار اس کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی لیکن کیچ کے راستے میں میلوں تک بے آب و گیاہ ریگستان پھیلا ہوا تھا۔ سسی جھلتی ہوئی ریت میں بھٹکتی پھری اور عذاب ناک مصائب جھیلنے کے بعد شاہ بلاول کے قریب جان بحق ہوئی۔ اسے وہیں دفن کر دیا گیا۔ پنوں کو سسی کی المناک موت کا علم ہوا تو وہ افتاں و خیزاں اس کی قبر پر آیا۔ قبر شق ہو گئی اور وہ اس میں سما گیا۔ اس دردناک المیے کے حوالے سے خواجہ غلام فرید" نے جنون عشق اور سوز فراق کی ترجمانی نہایت موثر پیرائے میں کی ہے اور واماندگی شوق' حسرت ناکام اور محرومی عشق کے مضامین نہایت جوش و خروش سے مسلسل و مربوط انداز میں باندھے ہیں اس لئے ان کی کافیوں کا اثر تلوار کی کاٹ کی طرح بھرپور ہوتا ہے اور انہیں پڑھ کر دلوں میں بے اختیار شورش ہوتی ہے۔

مناظر کی تصویر کشی:

خواجہ فرید" کی شاعری کا تیسرا رنگ فطرت اور معاشرے کے مناظر کی تصویر کشی اور ان سے حسن اور رومان کا ہے۔ خواجہ صاحب" نے جس ماحول میں پرورش پائی وہ ماحول روہی کا ہے جہاں بیلوں' کیکر' ٹنڈمنڈ' درخت' سائے' خاموش' پرندے' سائیں سائیں کرتی ہوائیں' دور تک پھیلے ہوئے کھیت' رت بدلتے موسم' مناظر اور کیفیات کا تغیر پایا جاتا ہے۔ خواجہ صاحب کی شاعری میں روہی ایک ایسا صحرا ہے جو عاشقانہ شاعری کے لئے زبردست محرک بنتا ہے۔ عشق و جنوں اور صحرا کا تعلق صدیوں سے ہے۔ خواجہ فرید" کی شاعری میں روہی کا حوالہ وحشت اور دیوانگی سے بڑھ کر حسن اور دلکشی کا بنتا ہے یہی وجہ ہے کہ خواجہ فرید" روہی کے حسین منظر سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور یہ مناظر ان کے لئے زبردست تخلیق تجربہ کا سبب بنتے ہیں۔

تڈرے چیکن گیرے گھوکن جرکھاں ترکھاں لُونبڑ کوکن
گوہیں شوکن سانھے پھوکن نانگیں دی شوں شوں ہے یار
سوھنیاں ٹھیریاں ٹبڑے ٹھبڑے نازو والے گگڑ وٹڑے
بایں ٹوبھے پاڑے گھٹڑے ڈھٹڑیں ڈوکھڑاوں ہے یار

روہی محض بشارت ورسوں مرسوں بھرسوں مول نہ ڈرسوں
بیدرداں دی ولڑی ترسوں ڈینہہ راتیں گھوں موں ہے یار
سندھڑے رھن نہ ڈینڈیاں لگڑیاں تانگھاں پل پل
روہی مینگھ ملہاڑاں کھمدیاں کھمٹیاں اجکل
لانے پھوگ فرید دے درد ولیں دے درمل
روہی وٹھڑی مینگھ ملہاراں بوٹے بوٹے تھیاں گلزاراں
شالا موڑم دوست ملہاراں بھاگ سہاگ دی موسم آئیم

خواجہ فرید کو انہی مناظر میں ایک ایسا معاشرہ دکھائی دیتا ہے جو اپنے سامنے تہذیبی اور ارضی تناظر لے کر نمودار ہوتا ہے۔ مُیاں بلوتی جٹیاں، رل مل پیلوں چنتی سہیلیاں، جھمر ڈالتی الھڑ دوشیزائیں، بھیڑ بکریاں لیلے اور گائیں چراتے ہوئے چرواہے اور چرواہیاں، تھل مارو کی مسافتیں طے کرتی سسی پھر ویرانے، بیابان چولستان قطار در قطار کرہوں، ٹبے، یہ سب حوالے ایک مخصوص تہذیب اور کلچر کو ظاہر کرتے ہیں۔

وچ روہی دے رھندیاں نازک نازو جٹیاں
راتیں کرن شکار ولیں دا ڈینہاں ولوڑن مٹیاں
چھیڑن بھیڈاں بکریاں گائیں لیلے گابے کٹیاں
کئی مسکین مسافر پھاتے چور کیتونے ترٹیاں
آ چنوں رل یار پیلوں پکیاں نی دے
کئی بگڑیاں، کئی ساویاں پیلیاں کئی بھوریاں کئی پھکڑیاں پیلیاں کئی ادویاں گلنار کٹویاں رتیاں نی دے

جاں ڈیکھاں جھڑ مینہ کن من کوں روداں کرکر یاد سجن کوں
اکھیاں بلکن منہ ڈیکھن کوں گل لانون کوں پھٹکن باہیں

رومانی رویوں کا اظہار:

خواجہ فرید کا چوتھا رنگ رومانی رویوں کا اظہار ہے یعنی ایک نئی دنیا کی تلاش، روایت سے بغاوت، وفور جذبات، فکر و خیال کی آزادی، منفرد ہونے کا جذبہ اور حسن سے لطف اندوز اور متمع ہونے کی تمنا اور خواہش ہے۔

تھیاں سرسبز فرید دیاں جھوکاں سبھوں خنکی چائی سوکاں
نند نمانیو کھیر، مولا ماڑ دسایا
سانول آویں نہ ترسانویں موسم چیتر بہاری وو یار
گھر گھر تھئی گلزاری وو یار

سانوں ڈینہہ سہاگ دے ہر دم مینگھ ملہار
تھیاں سرسبز فرید دیا جھوکاں مہروں سبز تھیاں دل سوکاں
بخیس واگ ولائی دو یار

ساون آیا' روہی وٹھڑی' بار تھئی گلزار

روہی سے لگاؤ:

خواجہ فرید" کے روہی کی لامحدود وسعتوں' چولستان کی ویرانیوں اور بنجر زمینوں کی بے آباد بستیوں کو یہ دیکھ کر بھی امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔ خواجہ صاحب سے پہلے روہی کے ساتھ وحشت اور ویرانی کا خیال آیا کرتا تھا لیکن انہوں نے روہی کی محبت کو اپنی شاعری کا موضوع بنا کر روہی کو ایک ادب پرور اور رومان نواز جگہ بنا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس علاقے کے لوگ اپنی ویرانیوں اور محرومیوں سے نفرت کرنے کی بجائے اس سرزمین کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے روہی میں بارش کا تصور شامل کرکے وہ رومانیت پیدا کی ہے جو پہاڑی علاقوں میں برفباری اور پُرسکون سمندر میں کشتی رانی سے پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ روہی رشک جنت کا نظارہ پیش کرتی ہے۔

روہی وٹھڑی مینگھ ملہاراں بُوٹے بُوٹے تھیاں گلزاراں
شالا موڑم دوست مہاراں بھاگ سہاگ دا موسم آیم

خواجہ فرید کے دل سے بار بار یہ دعا نکلتی ہے کہ روہی سدا آباد رہے' سرسبز و شاداب ہو اور اس کی جھوکیں شاداں و فرحاں ہوں۔

ایہا روہی یار ملاوڑی ہے شالا ہووے ہر دم ساوڑی ہے

کافیاں خواجہ غلام فریدؒ

کافی 1

یہ کافی آپ نے حج بیت اللہ شریف سے وداع ہوتے ہوئے 1292ھ میں تحریر فرمائی تھی۔ اس میں فراق کعبہ اور مناقب قبلہ کا بیان شدت احساسات سے کیا گیا ہے۔ آخر میں دوبارہ زیارت کی تمنا بھی کی گئی ہے۔

(1) اَج سانوَلڑے مُکلایا سِر بار ڈُکھاں دا چایا

حل لغات: سانوَلڑا: سانول کی تصغیر ہے بمعنی ملیح محبوب (وہ محبوب جس کا رنگ ملیح ہو)' اسے کعبہ کے سیاہ غلاف سے نسبت ہے۔ مُکلایا: موکل بمعنی چھُٹی' چھُٹی لی' رخصت ہوا' وداع کی نسبت کعبہ شریف کی طرف صرف تعظیماً ہے ورنہ وداع ہونے والے تو خود حضرت خواجہ ہیں۔ بار: بھار' بوجھ۔ ڈُکھاں دا: دکھوں کا۔ چایا: اٹھایا۔

ترجمہ: آج محبوب ملیح (سانولے رنگ کا محبوب) یعنی بیت اللہ مجھ سے جدا ہو رہا ہے جس کے سبب میرے سر نے دکھ درد کا بوجھ اٹھایا ہے۔ (میرے سر پر رنج و غم کا بوجھ آن پڑا ہے۔)

(2) اے قِبلۂ اَقدس عالی ہَر عیب کنوں ہے خالی
اِتھ عَبد عُبید سوالی جَیں جو منگیاں سو پایا

حل لغات: اے: یہ۔ اَقدس: سب سے زیادہ مقدس' پاک' عالی: بلند (اشارہ قبلہ اول بیت اللہ کی طرف ہے)۔ کنوں: سے۔ عبد: بندہ' غلام۔ اتھ: یہاں۔ عُبید: عبد کی تصغیر۔ عبد عبید: چھوٹے بڑے لوگ' ہر قسم کے لوگ۔ سوالی: سائل۔ جیں: جس نے۔ منگیا: مانگا۔ پایا: حاصل کیا۔

ترجمہ: یہ نہایت مُقدّس قبلہ ہے' ہر عیب سے خالی ہے۔ یہاں پر ہر چھوٹا بڑا سوالی بن کر آتا ہے اور جس نے جو مانگا وہی پایا۔ یعنی جو کچھ کوئی مانگتا ہے وہ حاصل کر لیتا ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اُجِیبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ "میں دعا مانگنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں' جب وہ مجھے بلائے۔" اس شعر میں اسی آیت کریمہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کعبۃ اللہ میں جو کچھ مانگو گے' وہ مل جائے گا۔

(3) وَہ اَمن اللہ مُعظّم وَہ حَرم اللہ مُحرّم
وَہ بَیتُ اللہ مُکرّم ہے رحمت دا سرمایا

حل لغات: وَہ: حرف استعجاب' کلمہ تحسین' کیا خوب! سبحان اللہ' واہ واہ۔ امن اللہ: اللہ تعالیٰ کے امن کی جگہ۔ مُعظّم: بہت بڑا قابل تعظیم' بہت عظمت' قابل عزت۔ حرم اللہ: اللہ تعالیٰ کا گھر' کعبے کے ارد گرد کا علاقہ۔ مُحرّم: حرمت والا' جس میں لڑائی

Scanned with CamScanner

جھگڑا حرام ہو' قابل تعظیم۔ بیت اللہ: خانہ خدا۔

ترجمہ: واہ سبحان اللہ! کعبہ قابل عزت اور اللہ تعالیٰ کے امن کی جگہ ہے۔ واہ! کیا ہی قابل تعظیم اللہ تعالیٰ کا حرم پاک ہے۔ اللہ کا مکرم گھر ہے بلاشبہ یہاں ہر وقت رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔ سبحان اللہ! کتنا بابرکت اور باعظمت مقام ہے۔ یہ رحمت کا سرمایہ ہے۔

تشریح: یہ دنیا میں بقول باری تعالیٰ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ آمِنًا "جو کعبتہ اللہ میں داخل ہو گیا وہ امن میں آگیا۔" کوئی شخص خواہ کتنا بڑا مجرم کیوں نہ ہو حرم میں آجائے تو کوئی اس پر انگلی تک نہیں اٹھا سکتا۔ اس کی زیارت اور طواف سے انسان کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

(4) اے نُور سیاہ مجسّم ہے عین سواد الاعظم
تھیا بے شک آ من بے غم جو حرَم احاطے آیا

حل لغات: اے: یہ۔ نُور: روشنی' انوار و تجلیات۔ مجسّم: جسم رکھنے والا۔ عین: آنکھ' سب سے اعلیٰ چیز' سرچشمہ۔ نور سیاہ مجسّم: وہ نور جو سیاہ غلاف میں مستور ہے جیسے آنکھ کی پتلی میں نور پوشیدہ ہے ویسے بیت اللہ بھی سیاہ ہونے کے باوجود انوارِ الٰہی کا مرکز ہے۔ سواد الاعظم: مکہ مکرمہ' بڑا شہر' مسلمانان عالم کا مرکز' عظیم مرکز' دنیا بھر کے مسلمانوں کا عظیم ترین مرکز (بیت اللہ)' کثیر تعداد' بڑی جماعت۔ تھیا: ہوا۔ آمن: امن میں آنے والا' امن پانے والا۔

ترجمہ: یہ مجسّم نور سیاہ ہے (بالکل صحیح) سب سے اعلیٰ سواد اعظم ہے۔ یہ خود بہت بڑی جماعت ہے اور جو بھی حرم مبارک کے احاطہ کے اندر آگیا وہ ہر خطرے اور غم و آلام سے محفوظ ہو گیا۔ بے شک امن پانے والا اور بے غم ہو گیا۔

نوٹ: نور سیاہ مجسم' سواد اعظم اور عین کے الفاظ کا انتخاب غور طلب ہے۔ ان تراکیب کی جتنی بھی داد دی جائے کم ہے۔

(5) کر یاد حریم حرَم کوُں رکھ پیش پُرانے غم کوُں
دِل آکھے کھانواں سَم کوُں ہے جیوَنڑ کوُڑ اَجایا

حل لغات: حریم: احاطہ' چار دیواری۔ حرَم: صحن' بیت اللہ۔ کوُں: کو۔ پرانے: دیرینہ' پُرانے۔ سَم: زہر۔ جیوَنڑ: جینا۔ کوُڑ: جھوٹ۔ اَجایا: بے کار' بے سود' بے فائدہ۔

ترجمہ: حرم شریف کو یاد کر کے سب بھولے بسرے غم یاد آ رہے ہیں۔ اب دل یہی چاہتا ہے کہ زہر کھالوں۔ کیونکہ اب (محبوب کے بغیر) زندگی جھوٹی اور محض بیکار ہے' جینا بے کار ہے اور فریب معلوم ہوتا ہے۔

(6) ہُنڑ واگاں وَطن وَلایاں لکھ مُونجھ مُنجھاریاں آیاں
دِل ۔ پَجڑیاں[۲] پِتیاں لایاں دَل میلیں بارِ خدایا

(۲) سجڑیاں ۔۔۔ (اسرار فریدی)

حلِ لغات: ہُن: اَب۔ واگاں: جمع واگ (باگ)۔ ولایاں: پھیری ہیں، واپس موڑلیں۔ لکھ: لاکھ۔ مُونجھ: اُداسی، غم، ملال، دکھ۔ بِچڑیاں: سچیاں کی تصغیر، سچی۔ پِتیاں: محبتیں۔ لائیاں: لگائیں۔ پیت: محبت۔ وَل: پھر، دوبارہ۔ میلیں: تم ملا دینا۔

ترجمہ: اب ہم نے سفر کی باگ دُور وطن کی طرف پھیرلی ہے۔ (اس مقدّس سرزمین کو چھوڑنے پر) لاکھوں اداسیاں اور غمگینیاں آگئی ہیں۔ دل نے سچی محبت لگالی ہے۔ اے خدا ہمیں دوبارہ زیارت نصیب فرمانا۔ (اے خدا ہمیں پھر ملانا)۔

(7) دِل دِلبر کِیتے سِکّے گھر شہر بازار نہ ٹِکّے
وَنج کھوسوں طوف دے دِھکّے وَل جے کر بخت بِھڑایا

حلِ لغات: کِیتے: کے لئے۔ سِکّے: سک، تمنا، آس، آرزومند، خواہش، متمنی۔ نہ ٹِکّے: نہ ٹھہرے، آرام، رُکے۔ ونج: جاکر۔ کھوسوں: کھائیں گے۔ طوف: طواف، کعبہ کے گرد گھومنا۔ وَل: پھر، دوبارہ۔ جے کر: اگر۔ بخت بھڑایا: بخت نے یاوری کی۔

ترجمہ: دلبر کے لئے دل بہت آرزومند ہے۔ اسے گھر، شہر، بازار کہیں بھی قرار نہیں۔ اگر بخت نے یاوری کی تو ایک بار پھر بیت اللہ میں آکر طواف کے دھکے ضرور کھائیں گے۔

(8) بِن یار فرید نجرساں[1] رَت رو رو آہیں کرساں[2]
غم کھا کھا اوڑِک مرساں ڈُکھ ڈُکھڑیں[3] جیڑا تایا

حلِ لغات: نجرساں: غم میں گھلنا، زار و نزار ہو جانا۔ رَت: لہو، خون۔ اوڑک: آخر، آخرکار۔ جیڑا: جی کی تصغیر، بدن، جسم، دل۔ تایا: تاوَ دیا، جلا دیا۔ ڈکھ ڈکھڑیں: درد و اندوہ نے۔

ترجمہ: اے فرید! محبوب کے بغیر اس کے غم میں گھل گھل کر مرجاؤں گی۔ خون کے آنسو رووں گی۔ غم کھا کھا کر آخر مر جاؤں گی۔ کیونکہ درد و اندوہ نے جی جلا دیا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 2

(1) اَنہد مُرلی شور مچایا

حلِ لغات: اَنہد: اس گونج کا نام جو دو چیزوں کے ٹکرانے سے پیدا ہوتی بلکہ ازل سے اس کائنات میں اپنے آپ ہی مسلسل جاری و ساری ہے۔ جو انہد کی سُر پالیتا ہے وہ اللہ لوک بن جاتا ہے۔ یعنی کائنات میں ایک آوازِ مسلسل گونج رہی ہے جس کو اللہ کے پیاروں کے سوا کوئی نہیں سُن سکتا۔ (یہ سنسکرت کا لفظ ہے)، نغمہ لاہوتی۔ مُرلی: بانسری، بین، ایک قسم کا باجا، نَے۔ مچایا: برپا کیا۔

---

(1) نہ جرساں (اسرارِ فریدی) (2) آہیں بھرساں "دیوانِ فرید" از مولانا نور احمد خاں فریدی
(3) ڈُکھنے "دیوانِ فرید" از قیس فریدی

Scanned with CamScanner

ترجمہ: اَنہدَ کی بانسری نے شور برپا کر دیا ہے۔ (شور مچا رکھا ہے)۔

نوٹ: یہ کیفیاتِ تصوّف میں سے وہ کیفیت ہے جس میں سالک یعنی صاحب کیفیت کے کانوں میں ایک خاص قسم کا شور سنائی دیتا ہے۔ اس کیفیت کے طاری ہونے پر بہت سے مقامات و اسرار کھل جاتے ہیں۔

(2) گرُ نے پُورے بید بتائے عقل فِکر سب فہم گُمائے
مَدہوشی وِچ ہوش سکھائے سارا سفر عروج سجھایا

حلِ لغات: گرُ: گرُو، پیر و مُرشد، شیخ طریقت۔ بید: بھید۔ فہم: سمجھ۔ گُمائے: گم کر دیئے۔ مدہوشی: حالت سکر، نفی ذات، فنا۔ عروج: ترقی۔ سجھایا: واضح کر دیا، روشن کیا۔

ترجمہ: میرے مرشد نے مجھے راز کی تمام باتیں بتا دی ہیں جس سے میرا عقل، فکر اور فہم سب گُم ہو گیا ہے۔ اس نے مدہوشی میں ہوش سکھایا، عروج کے تمام سفر کو واضح کر دیا۔ یعنی میرے شیخ طریقت نے مجھے تمام اسرار و رموز اور انوارِ تجلّیات کا مشاہدہ کرا کے فنافی اللہ کے مقام پر پہنچا دیا۔

(3) وحدت عین عیان ڈِٹھوسے ڈُمس حقیقی سمجھ لیوے
مخفی کُل اِظہار تھیوسے ہر گُن گیان دے گیت نوں پایا

حلِ لغات: وحدت: ایک ماننا، یہاں مراد توحید وجودی ہے۔ عین عیان: بالکل ظاہر۔ ڈِٹھوسے: ہم نے دیکھا۔ ڈُمس حقیقی: نام و نشان تک مٹ جانا، غیرت کا مٹ جانا اور نظر میں ایک ہی ایک رہ جانا، نفی عین۔ لیوسے: ہم نے لیا۔ مخفی: پوشیدہ۔ اظہار: ظاہر۔ تھیوسے: ہو گئے۔ گیان: علم، علم عرفان۔ گُن: نیکی۔ گیت: راستہ یا طریقہ۔ گُن گیان: صفت کا علم۔

ترجمہ: ہم نے وحدت کو صاف ظاہر دیکھ لیا اور حقیقی فنا (کے مفہوم کو بھی) سمجھ لیا۔ کل پوشیدہ باتیں ہم پر ظاہر ہو گئیں اور ہر قسم کے علم و ہنر کی باتوں کا ہمیں پتہ چل گیا۔ (ہر صفت کے علم کے گیت کو ہم نے پالیا)۔

(4) تھیئے واضح مشہوُد دقائق تھیئے لائح انوار حقائق
ظاہر گجھ سب گجھ دے لائق قُرب تے بُعد دا فرق اُٹھایا

حلِ لغات: مشہوُد: مشاہدہ میں آ جانے والے، عالم شہود میں آئے ہوئے۔ دقائق: جمع دقیقہ، باریک نُکتے، راز کی باتیں۔ تھیئے: ہوئے۔ لائح: چمکیلے، واضح، روشن۔ حقائق: جمع حقیقت۔ گجھ: مخفی، چھپی ہوئی بات۔ قُرب: قریب ہونا۔ بُعد: دُور ہونا۔ ظاہر گجھ: ظاہر اور پوشیدہ۔ گجھ دے لائق: سمجھنے کے لائق ہے، بوجھنے کے قابل ہے۔

ترجمہ: راز کی باتیں جو نہایت باریک ہوتی ہیں، یہاں مشاہدہ میں آگئیں، واضح ہو گئیں (مخفی راز ظاہر ہو گئے)۔ حقیقتوں کے نور (اور زیادہ) روشن ہو گئے۔ (اس کائنات کی) ہر ظاہر اور ہر پوشیدہ چیز سمجھنے کے لائق ہے۔ قُرب اور بعد کا فرق اٹھ گیا۔ (دور و نزدیک کا فرق مٹ گیا)۔

(5) بنسی خُوب بتایاں باتاں گجھڑے راز اَنوکھیاں گھاتاں

گُم تھیاں کُوڑیاں ذات صِفاتاں لِمَنِ الْمُلْکَ دا دَورہ آیا

حل لغات: بنسی: بانسری۔ بتائیاں: بتائیں۔ بھیڑے: پوشیدہ' چھپے ہوئے' مخفی۔ انوکھیاں: انوکھی' عجیب' نئی نئی۔ کُوڑیاں: جمع کُوڑی' جھوٹی' غلط۔ لِمَنِ الْمُلْکَ الْیَوْمُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارُ: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے "بتاؤ آج یہ ملک کس کا ہے؟" تو جواب ہوگا' صرف ایک خدا کا جو سب پر غالب ہے۔

ترجمہ: انہد کی بانسری نے خوب باتیں بتائیں پوشیدہ راز اور انوکھی گھاتیں اس نے بجھا دیں۔ تمام جھوٹی ذاتیں اور صفتیں غائب ہو گئیں اور وہ دور آگیا ہے جب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ "آج ملک کس کا ہے؟" اور جواب میں صرف یہی کہا جا سکے گا' ایک خدا کا جو سب پر غالب ہے۔ (لمن الملک کا وقت آگیا) یعنی ہر طرف اسی کا تسلط اور غلبہ دکھائی دینے لگا۔

(6) خُمر طُھوروں پی پیانے رتھیوسے عاشق مست یگانے
بھُل گئے صوم صلوٰۃ دوگانے رِندی مشرب سانگ رَسایا

حل لغات: خُمر طھور: پاک شراب جو بہشت میں ملے گی۔ پیانہ: پیالہ۔ رتھیوسے: ہم ہو گئے۔ یگانہ: بے مثال' بے نظیر۔ صوم: روزہ۔ صلوٰۃ: نماز۔ مشرب: مسلک' طریقہ۔ سانگ رسایا: سوانگ رچایا' شکل اختیار کی۔ سانگ: سوانگ' کوئی صورت اختیار کرنا۔ رسایا: اختیار کیا۔

ترجمہ: پاکیزہ شراب کے پیانے پی کر ہم ایک مست اور بے مثال عاشق بن گئے ہیں۔ نماز روزے کا ہوش تک نہیں رہا۔ (ہمیں صوم صلوٰۃ اور دوگانے بھی بھول گئے) اور ہم نے رندی مسلک کا سوانگ رچا لیا ہے۔

(7) جانٹے کون گنوار مُقلّد وَہ وَہ رِیت مقدّس جیّد
تھی مطلق بے قید موحد سبھ صُورت وچ آپ سمایا

حل لغات: گنوار: جاہل۔ مقلّد: اندھی پیروی کرنے والا' تقلید کرنے والا' تقلید کے معنی ہیں بے دلیل پیروی کرنا۔ وَہ وَہ: سبحان اللہ۔ رِیت: رسم' راہ' طریقت۔ جیّد: خوب' خالص' کھری' مضبوط۔ مطلق: بالکل آزاد۔ مُوحّد: توحید پر ایمان رکھنے والا۔

ترجمہ: یہ جاہل لوگ جو اندھی پیروی کرتے ہوئے دوسروں کے پیچھے لگ جاتے ہیں' وہ اس پاکیزہ اور کھری روش (راہ طریقت) کو کیونکر سمجھ سکتے ہیں۔ یہ وہ مقام ہے جہاں موحد سالک تمام قیود سے آزاد ہو کر مطلق بے قید ذات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اسے ہر صورت میں حُسنِ ازل کا جلوہ نظر آتا ہے۔ (اے توحید میں یقین رکھنے والے! وہ مطلقاً آزاد ہو کر خود ہی ہر صورت میں سمایا ہوا ہے۔)

(8) جب رِیک رَمز ملی توحیدوں دِل آزاد ڈِٹھم تقلیدوں
تھی کر فَرد' فرید' فریدوں سِرّی رُوحی وَعظ سُنایا

حل لغات: رمز: اشارہ' بھید۔ توحید: خدا کو ایک جاننا۔ تقلیدوں: دوسروں کی پیروی کرنے سے۔ تقلید: پیروی کرنا' یہاں مراد اپنے مشاہدہ کے خلاف صرف کتابی علم پر دارومدار رکھنا۔ فرد: تنہا' اکیلا ہونا' یگانہ بن کر۔ فریدوں: اللہ تعالیٰ کی ذات' اس یگانہ

اور یکتا کے متعلق۔ سرّی روحی: میرا راز میری روح ہے' اس سے مراد توحید وجودی کا وعظ ہے۔

ترجمہ: جب مجھے توحید سے ایک رمز مل گئی تو میرا دل دوسروں کے عقائد اور پیروی سے آزاد ہو گیا۔ پھر (غلام) فرید سے جب فرد فرید (فنا فی اللہ) ہو گیا تو وہ سرّی روحی کا وعظ سنانے لگ گیا۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 3

(1) بَنْ دِلبر شکل جہان آیا ہر صُورت عَین عیان آیا

حل لغات: دِلبر: محبُوب۔ عیان: ظاہر۔ عین عیان: ظاہر ظہُور۔

ترجمہ: میرا محبوب دنیا جہان کی شکل اختیار کر کے ہر صورت میں بالکل ظاہر ہو کر آیا ہے۔

(2) کِتھے آدمؑ کِتھے شیثؑ نبی کِتھے نُوحؑ کِتھے طُوفان آیا

حل لغات: کِتھے: کہیں' کسی جگہ۔

ترجمہ: کہیں آدمؑ کا ظہور ہوا اور کہیں شیثؑ نبی کا' کہیں نوحؑ اور کہیں ان کا طوفان (بن کر) آیا۔

(3) کِتھے ابراہیم خلیلؑ نبی کِتھے یوسفؑ وچ کنعان آیا

حل لغات: وچ: میں' اندر۔

ترجمہ: کہیں حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ بن کر تشریف لائے اور کہیں کنعان کے اندر حضرت یوسف علیہ السلام آئے۔

(4) کِتھے عیسیٰؑ تے الیاسؑ نبی کِتھے لچھمن رام تے کان[1] آیا

(5) کِتھے زکریاؑ کِتھے یحییٰ ہے کِتھے مُوسیٰؑ بن عمران آیا

ترجمہ: کہیں عیسیٰؑ اور الیاسؑ نبی پیدا ہوئے اور کہیں لچھمن' رام اور کاہن (کرشن) آئے۔ کہیں زکریاؑ اور یحییٰؑ ہیں اور کہیں حضرت موسیٰؑ بن عمران آئے۔

(6) بوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ رکتھاں کِتھے اسد اللہؓ ذیشان آیا

(7) کِتھے حَسنؓ حسینؓ شہید بنّے کِتھے مُرشد فخرِ جہانؒ آیا

حل لغات: اسدُ اللہ: شیرِ خدا' مراد حضرت علی المرتضیٰؓ۔ ذیشان: شان والا' صاحب شان و شوکت۔ بنّے: بنے۔ فخرِ جہان: حضرت خواجہ کے بڑے بھائی اور پیرِ طریقت بھی ہیں۔

ترجمہ: کہیں حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ اور کہیں صاحب شان اسد اللہ الغالب حضرت علی المرتضیٰؓ تشریف لائے۔

---

(1) کاہن

کہیں حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ شہید ہوئے اور کہیں پیرِ طریقت خواجہ فخر جہان علیہ الرحمتہ صاحب آئے۔

(8) کتھے احمد ﷺ شاہ رسولاں دا — محبوب سبھے مقبولاں دا
استاد نفوس عقولاں دا — سلطاناں سر سلطان آیا

حل لغات: نفوس: نفس کی جمع، مراد روح۔ عقول: عقل کی جمع، فلسفے اور تصوف کی اصطلاح میں عقل سے وہ نوری مخلوق مراد ہے جسے شرع کی اصطلاح میں مَلک یا فرشتہ کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ سبھے: تمام، سب۔

ترجمہ: کہیں حضرت رسولِ کریم احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ تمام رسولوں کے سلطان، تمام مقبولوں کے محبوب، تمام ارواح اور ملائکہ کا معلّم اور بادشاہوں کے شہنشاہ بن کر تشریف لائے۔

(9) تنزیل کتھاں جبرئیلؑ کتھاں — تورات زبور، انجیل کتھاں
آیات کتھاں ترتیل کتھاں — حق باطل دا فرقان آیا

حل لغات: تنزیل: کلام الٰہی کا نازل ہونا، قرآن اُترنا، وحی۔ آیات: جمع آیات کی، قرآن مجید کا ایک فقرہ۔ ترتیل: قرآن کریم کو صحیح اور خوش الحانی سے پڑھنا، قرأت۔ فرقان: فرق کرنے والا قرآن مجید۔

ترجمہ: کہیں نزولِ وحی، کہیں جبرائیلؑ، کہیں توریت، زبور اور انجیل ہے، کہیں آیات ہیں کہیں ان کی تلاوت ہو رہی ہے۔ کہیں حق اور باطل میں فرق کرنے والا (قرآن) آیا۔

(10) کُل وچ کل شےؔ ظاہر ہے — سوہنا ظاہر عین مظاہر ہے
کتھے ناز نیاز دا ماہر ہے — کتھے درد کتھے درمان آیا

ل "کل شے وچ کل شے ظاہر ہے" اسرارِ فریدی

حل لغات: مظاہر: مظہر کی جمع، مشاہدہ۔ سوہنا: خوبصورت، محبوب۔ درمان: علاج۔ کُل شے: ذات اُلوہیّت۔

ترجمہ: کل کے اندر ہر چیز ظاہر ہے۔ حسین محبوب ظاہر اور عین اظہار کرنے والا ہے۔ کہیں ناز و نیاز کا ماہر ہے، کہیں درد ہے اور کہیں دوا بن کر آتا ہے۔

نوٹ: ہر شے میں اُلوہیّت کی شان موجود ہے اور اللہ تعالیٰ تمام مظاہر کے پردے میں خود ظاہر ہے۔ ھُوَ الْبَاطِن اس کی شان ہے۔ کہیں نیاز کی شکل میں اور کہیں ناز کے انداز میں نظر آتا ہے۔

(11) کتھے ریت پریت دا ویس کرے — کتھے عاشق تھی پردیس پھرے
کھلے گل وچ مارو کیس دھرے — لٹ دھاری تھی مستان آیا

حل لغات: ریت: رسم۔ ریت پریت: رسم محبت۔ ویس: لباس، پوشاک۔ پردیس: مسافری، غریب الوطنی، دیس کی ضد۔ کھلے: کھلے ہوئے، پریشان بال۔ گل وچ: گردن میں، گلے میں۔ مارو کیس: قاتل زلفیں۔ لٹ دھاری: لمبے بال، ہندوؤں میں

Scanned with CamScanner

ایک فرقہ جو اپنے بال نہیں منڈواتا۔ تھی: بن کر۔ مستان: مست فقیر (جب عرفان وحدت حاصل ہو جاتا ہے تو نگاہ شوق میں رسم و رواج اور محبت کے بھیس میں بھی یار کا جلوہ نظر آتا ہے۔)

ترجمہ: کہیں رسم و رواج اور محبت کا بھیس اختیار کرتا ہے۔ کہیں عاشق بن کر پردیس میں پھرتا رہتا ہے۔ کہیں گلے میں قاتل زلفیں کھلی چھوڑ کر پھرتا ہے اور کہیں لمبے لمبے بال رکھنے والا فقیر بن کر سامنے آتا ہے۔

(12) کتھے پنڈت جوسی جوگی ہے کتھے سامی تے کتھے بھوگی ہے
کتھے مصر براگی روگی ہے کتھے بید بیاس گیان آیا

حل لغات: پنڈت: ہندو مذہبی عالم۔ جوسی: جوتشی، فال نکالنے اور ستاروں کا علم جاننے والا۔ جوگی: ہندو فقیر جو گیروا لباس پہن کر تارک الدنیا ہو جاتے ہیں اور اپنی زندگی کو ریاضت کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ سامی: سُوامی کا مخفف ہے، قابل احترام۔ بھوگی: دنیا دار، زندہ دل، عیش و عشرت کرنے والا۔ مصر: حکیم۔ براگی: تارک الدنیا، علاج کرنے والا۔ روگی: بیمار، صاحب درد، ہندو فقیر اپنے آپ کو سخت ریاضت میں مبتلا کرتے ہیں مثلاً کچھ عرصہ کے لئے زندہ درگور ہونا، کئی دنوں کا مسلسل روزہ رکھنا، سانس بند کرنا وغیرہ۔ بید بیاس: وید ویاس، ویدوں کا عالم۔ گیان: علم۔

ترجمہ: کہیں پنڈت، جوتشی اور جوگی ہے، کہیں سوامی اور کہیں عیاش دنیادار ہے، کہیں حکیم، تارک الدنیا اور بیمار ہے اور کہیں ویدوں کے عالم کی صورت میں نظر آتا ہے اور کہیں علم (بن کر) آتا ہے۔

(13) خاموش فرید اِسرار کنُوں چُپ بیہوُدہ گفتار کنُوں
پر غافِل نہ تھی یار کنُوں اِیہو لا رَیبی فرمان آیا

حل لغات: اسرار: جمع سر بمعنی راز۔ کنُوں: سے۔ اِیہو: یہی۔ ناں تھی: نہ ہو۔ لاریبی فرمان: فرمانِ خداوندی، وہ فرمان جس میں کوئی شک نہ کیا جاسکے، بغیر شک و شبہ کے۔

ترجمہ: اے فریدؒ! ان راز کی باتوں پر خاموشی اختیار کرو (جو بات لوگوں کی سمجھ سے باہر ہے، اس کا اظہار فضول ہے) اس بیہودہ گفتار سے چپ ہو جا مگر اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو جانا کہ خدا کا فرمان یہی ہے۔ (اللہ کی یاد میں مصروف رہ، ہمیں یہی حکم ملا ہے۔)

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 4

(1)

تھیٔ تابع خلقت سَب تاں وی کیا تھی پیا ہَئی گُم رتھیوںٹ مطلب

حل لغات: تھیٔ: ہو گئی، ہوئی۔ تابع: فرمانبردار۔ تاں: تو۔ وی: بھی۔ تھی پیا: ہو گیا۔ ہَئی: ہے۔ گُم تھیون: گُم ہو جانا، یعنی اپنے

نفس امارہ کو مار کر ذات باری کی محبت میں گمُ ہو جانا۔
ترجمہ: اگر ساری خلقت بھی (تمہارے) تابع ہو گئی ہے تو بھی کیا ہوا؟ اصل مقصد تو گم ہو جانا ہے یعنی اپنے آپ کو مٹا دینا ہے۔

(2) تیڈا رُشد ارشاد وی تُو نے وَنج پہنتا عجم عَرب
تاں وی کیا تھی پیا ہئی گم تھیوݨ مطلب

حل لغات: رشد: نیکی، زہد۔ ارشاد: پیری مریدی، دوسروں کو ہدایت کرنا۔ رُشد ارشاد: نیکی کی تلقین و ہدایت۔ وَنج پہنتا: جا پہنچا۔

ترجمہ: اگر تمہارے زہد و ہدایت کا چرچا عرب و عجم تک جا پہنچا ہے تو بھی کیا ہوا؟ اصل مطلب تو فنا فی الذات ہونا ہے۔

(3) پَڑھ پَڑھ بید پُران صحائف بیا سِکھیوں عِلم آدب
تاں وی کیا تھی پیا ہٹی گم تھیوݨ مطلب

حل لغات: بید: وید، ہندوؤں کی متبرک کتابیں (رگ وید، سام وید، یجُر وید، اتھر وید)۔ پُران: ہندوؤں کی مذہبی متبرک کتابیں۔ صحائف: جمع صحیفہ کی، آسمانی کتابیں تورات، انجیل، زبور، قرآن مجید۔ بیا: دوسرا۔ سکھیوں: تم سیکھتے رہے۔

ترجمہ: اگر تم نے وید، پُران اور آسمانی صحیفے پڑھ پڑھ کر علم ادب بھی سیکھ لیا تو کیا ہو گیا؟ (یہ کوئی بڑا کارنامہ نہیں ہے) اصل مقصد تو اپنے آپ کو اس کی ذات میں گمُ کر دینا ہے۔

(4) سارے جگ تے حکم چلانویں پاشاہی دا مَنصَب
تاں وی کیا تھی پیا ہُئی گم تھیوݨ مطلب

حل لغات: جگ: جہان، عالم۔ حکم چلانویں: حکمرانی کرتا ہے۔ پا: پاکر۔ منصب: مرتبہ۔

ترجمہ: اگر شاہی کا مرتبہ حاصل کر کے تُو نے ساری دنیا پر حکمرانی کی بھی تو کیا ہوا، اصل مقصد تو اپنے آپ کو اصل ذات میں فنا کر دینا ہے۔

(5) دُنیا دے وچ عزت پایو رَہیوں عقبیٰ نال طرب
تاں وی کیا تھی پیا ہئی گمُ تھیوݨ مطلب

حل لغات: عقبیٰ: آخرت۔ طَرب: خوشی۔

ترجمہ: اگر تم نے دنیا میں عزت پائی اور آخرت میں تم مسرّت سے گئے، تو پھر کیا ہو گیا؟ یہ تو تمہارا فرض تھا جو تم نے ادا کیا کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔ اصل مقصد تو اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا ہو جانا ہے۔

(6) زُہد عبادَت عادَت تیڈی بیا کیتو کشف کسب

تاں وی کیا تھی پیا ہئی گم تھیوݨ مطلب

حل لغات: بیا: دوسرا۔ کشف: پردے کا اُٹھ جانا' امورِ غیبیہ سے آگاہی حاصل کرنا۔ کسب: محنت سے حاصل کرنا۔

ترجمہ: زُہد اور عبادت کو تو نے معمولات میں شامل کر لیا ہے اور لگاتار ریاضتوں سے کشف کی قوت بھی پیدا کر لی ہے۔ تو بھی کیا ہوا؟ اصل مقصد تو اپنے آپ کو اس کی ذات میں گم کر دینا ہے۔

نوٹ: یہ بند مولانا عزیز الرحمٰن کے نسخے میں نہیں ہے' "اسرارِ فریدی" میں ہے۔

(7) سُنّی پاک تے حنفی مذہب رکھیو صُوفی دا مشرب
تاں وی کیا تھی پیا ہئی گم تھیوݨ مطلب

ترجمہ: اگر تُو نے پاک سُنّی حنفی مذہب اختیار کیا اور صوفیانہ مسلک بھی رکھا تب بھی کیا ہوا؟ اصل مقصد تو فنا فی الذات ہونا ہے۔

(8) وِچ آثار' افعال' صفاتیں جے یار رِگدوہی لبھ
تاں وی کیا تھی پیا ہئی گم تھیوݨ مطلب

حل لغات: آثار: جمع اَثر کی' نشانیاں۔ افعال: جمع فعل کی' کام' کاروبار۔ صفات: جمع صفت کی' اوصاف۔ جے: اگر۔ رگدوہی لبھ: تو نے پالیا' تو نے حاصل کر لیا۔ لبھ: پایا' گم شدہ چیز کو پالینا۔

ترجمہ: اگر تم نے اوصاف و افعال اور نشانیوں میں یار کو پالیا ہے تو کیا ہو گیا؟ اصل مقصد تو فنا فی الذات ہونا ہے۔

(9) غوثی قطبی رتبہ پا تُو تھیُوں شیخ شیوخ لَقب
تاں وی کیا تھی پیا ہئی گم تھیوݨ مطلب

حل لغات: غوث: فریاد سُن کر مدد کرنے والا' صوفیانہ اصطلاح میں ایک بڑا عُہدہ جو عالمِ مثال میں خدائی کاروبار چلانے کے لئے (ایک خاص خِطّے کے لئے) ذمّہ دار اولیاء اللہ کو دیا جاتا ہے۔ قُطب: ولایت اور بزرگی کا ایک مرتبہ' وہ ولی اللہ جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی ملک کا انتظام سپرد ہو۔ قطبی: قطب والا' قطب کا۔ شیخ: ہر عالمِ دین یا ولی کا لقب۔

ترجمہ: اگر تم غوث اور قطب کے مرتبہ پر بھی پہنچ گئے اور تم شیخ الشیوخ کے لقب والے ہو گئے. تو بھی کیا ہو گیا؟ اصل بات تو فنا فی اللہ کا مقام ہے۔

(10) شِعر فریدؒ تیڈا وَنج ہلیا ہند ماڑ ڈکھݨ پُورب
تاں وی کیا تھی پیا رہئی گم تھیوݨ مطلب

حل لغات: ہلیا: مشہور ہوا' شائع ہوا۔ ماڑ: علاقہ مارواڑ جیسلمیر راجپوتانہ۔

ترجمہ: اے فرید! اگر تمہارے شعر ہند' ماڑ اور دکھن پُورب میں مشہور ہو گئے تو بھی کیا ہوا؟ (یہ تو عارضی شہرت ہے)

Scanned with CamScanner

اصل مقصد تو فنا فی الذات ہونا ہے۔

نوٹ: یعنی اگر کچھ بننا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو گم کرو۔ مدعا یہ ہے کہ دنیا کی تمام کروفر، شان و شوکت اور عیش و طرب بے معنی بے کار ہے۔ اصل مقصود حق کی تلاش ہونا چاہئے۔ اگر انسان اپنی حقیقت کو پالے تو اسے حق کا پتہ چل سکتا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 5

اس کافی میں خواجہ صاحب نے حُسنِ حقیقی کو رنگِ مجاز میں پیش کیا ہے۔

(1) تیڈے نیناں تیر چلایا تیڈیاں رَمزاں شور مچایا

حلِ لغات: نَین: آنکھ۔ رَمز: اشارے کنائے، غمزے۔

ترجمہ: اے محبوب! تیری آنکھوں نے تیر چلائے اور تیرے اشاروں نے شور برپا کر دیا۔

(2) الست ہزار مَرایا لکھ عاشق مار گنوایا

حلِ لغات: الست: عشق کی مستی میں ڈوبے ہوئے۔ مار گنوایا: مروا کر ضائع کئے۔

ترجمہ: ہزاروں مست اور لاکھوں عشاق کو مروا کر گنوا دیا۔ تیری خاطر مارے گئے۔

(3) ابراہیم اڑاہ آڑایو بار برہوں سِر چایا

حلِ لغات: اڑاہ: آگ کا ڈھیر، چرخہ، الاؤ۔ اڑایو: تُو نے پھنسایا۔ برہوں: ہجر و فراق، عشق و محبت۔ چایا: اٹھالیا۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تم نے آگ میں جھونک دیا (جس نے) تیری محبت (عشق) کا بوجھ اپنے سر پر اٹھالیا تھا۔

(4) صابرؑ دے تن کیڑے بجھے مُوسیٰؑ طُور جَلایا

حلِ لغات: صابر: حضرت ایوب علیہ السلام۔ تَن: بدن۔ بجھے: پیچھے پڑ گئے۔ طُور: ایک مشہور پہاڑ کا نام جس پر حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے شرفِ کلام حاصل ہوا تھا۔

ترجمہ: حضرت ایوب صابر علیہ السلام کے بدن میں کیڑے پڑ گئے اور حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کو (جلوہ کی خاطر) پہاڑ طور پر بلایا اور اس پہاڑ کو اپنی تجلّی سے جلا ڈالا۔

(5) زکریاؑ کلوَتر چرایو یحییٰ گھوٹ کُہایا

حلِ لغات: کلوَتر: آری، آرہ۔ چرائیو: چروا ڈالا۔ گھوٹ: دُولہا۔ کُہایا: ذبح کرایا۔

ترجمہ: حضرت زکریا علیہ السلام کو تُو نے آرے سے چروا دیا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو عین شباب میں ذبح کرا دیا۔

(6) یُونس پیٹ مچھّی دے پایو نوحؑ طُوفان لڑھایا

حلِ لغات: مچھی: مچھلی۔ پایو: ڈالا۔ لڑھایا: بہایا۔

ترجمہ: تم نے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا اور حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان میں ڈالا گیا۔

(7) شاہ حسنؓ کوں شہر مدینے زہر دا جام پلایا

ترجمہ: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو مدینہ شہر میں تم نے زہر کا پیالہ پلوا دیا۔

(8) کربلا وچ تیغ چلا کر ایڑھا کیس کرایا

حلِ لغات: ایڑھا: اتنا بڑا، اہم۔ کیس کرایا: حادثہ برپا کرا دیا۔

ترجمہ: میدان کربلا میں تلواریں چلوا کر تم نے ایک بہت بڑا حادثہ برپا کرا دیا۔

(9) شمسؒ الحق دی کھل لہوایو[1] سرمدؒ سر کپوایا

(1) "کھلایو"--- اسرارِ فریدی

حلِ لغات: کھل: کھال، پوست۔ لہوایو: تُو نے اُتروائی۔ کپوایا: کٹوایا۔

ترجمہ: تُو نے شمس الحق کی کھال اتروائی اور سرمدؒ (سرمست) کا سر کٹوا دیا۔

(10) شاہ منصُور چڑھایو سولی مستی سانگ رَسایا

حلِ لغات: سولی: دار۔ سانگ رسایا: سوانگ رچایا، تماشا دکھلایا۔ منصور: حسین ابن منصور حلاج نے انا الحق کا نعرہ لگایا، اس کی پاداش میں اسے سولی پر لٹکایا گیا۔

ترجمہ: حسین بن منصُور حلاج کو سولی (دار) پر چڑھا کر مستی کا سوانگ رچایا۔

(11) مجنوں کارنڑ لیلیٰ ہو کر سَو سَو ناز ڈِکھایا

حلِ لغات: کارنڑ: خاطر۔ ڈِکھایا: دکھایا۔

ترجمہ: مجنوں کی خاطر لیلیٰ کے بھیس میں سینکڑوں ناز دکھائے۔

(12) خسرو تے فرہاد دی خاطر[1] شیریں نام دَھرایا

(1) "دے کارن"--- اسرار فریدی

ترجمہ: خسرو اور فرہاد کی خاطر شیریں نام رکھوالیا۔

(13) دَرد دا بار اٹھایا ہر ہِک اپنا وقت رنبھایا

(14) کر قربان فرید سر اپنڑا تیڈڑا وارا آیا

ترجمہ: ہر ایک (عاشق) نے درد کا بوجھ اُٹھا کر اپنا وقت گزار دیا۔ اے فرید! اب تُو بھی اپنا سر قربان کر دے کیونکہ اب تمہاری باری آگئی ہے۔

☆ ━━ ☆ ━━ ☆

کافی 6

(1) چُوڑا آنا ڈے جیسلمیر دا سُوہا رنگاڈے خاص اجمیر دا

حلِ لغات: جیسلمیر: راجپوتانہ (بھارت) کا شہر' ریاست جیسلمیر کا دارالخلافہ جہاں چُوڑے عمدہ بنتے ہیں۔ آناڈے: منگا دے' لادے۔ سوہا: شادی کا رنگین کپڑا' سرخ رنگ کا عروسی دوپٹہ۔ رنگاڈے: رنگوا دے۔ اجمیر: مشہور شہر جہاں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کا مزار ہے۔

ترجمہ: مجھے جیسلمیر کا چوڑا (چوڑیاں) منگوا دے اور اجمیر شریف سے سُوہا (رنگین دوپٹہ' سلاری) رنگوا دے۔

تشریح: جیسلمیر کے چُوڑے بہت عمدہ بنتے ہیں اور مارواڑی عورتیں اسے شوق سے پہنتی ہیں۔ ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ جیسلمیر کے علاقے کا سوز و گداز بڑا مشہور ہے۔ مومَل اور مینَدھر کے عشق نے اس علاقے کو سوز و گداز بخشا ہے۔ مومل میندھرا سندھ کے علاقے کی مشہور رومانی داستان ہے۔ اس داستان کی ہیروئن کا نام مومل تھا۔

خواجہ صاحب کا چُوڑا اور سُوہا دونوں عشق و محبت کا ہے۔

(2) ہووے اصلی خاص مڑیچہ نہ نقلی وَل پھیر دا

حلِ لغات: مڑیچہ: مارواڑی۔ وَل: پیچ' بَل۔ پھیر: چکر۔ وَل پھیر: بناوٹی چکر (دھوکا)۔

ترجمہ: اصلی اور خالص مارواڑی ہو' نقلی ہرگز نہ ہو۔

(3) جلدی آوے نہ چِر لاوے کم نہیں اتھ دیر دا

حلِ لغات: چِر: دیر۔ اِتھ: یہاں۔

ترجمہ: (میری فرمائش) جلدی منگائی جائے۔ اس میں دیر نہ لگے۔ یہ کام دیر سے کرنے کا نہیں۔

(4) بِرہوں دا چُوڑا پریت دا سُوہا کاک ندی دے گھیر دا

حلِ لغات: برہوں: فراق' ہجر' جدائی۔ پریت: محبت' عشق۔ کاک ندی: اک برساتی ندی جو جیسلمیر سے گزرتی تھی۔ مومَل کے محلات اسی کے کنارے پر واقع تھے۔ مومل مینندھر کے رومان سے اس ندی کا بڑا تعلق ہے۔ گھیر: محیط' وسعت۔

ترجمہ: چُوڑا ہجر و فراق کا ہو اور سُوہا (رنگین دوپٹہ) محبت کا ہو۔ یہ دونوں کاک ندی (بحرِ محبت) کی وسعت سے تعلق رکھتے ہوں یعنی دونوں میں کاک کی محبت رَسی بَسی ہو۔

(5) بِچھُوا بیکانیری گھنساں سجڑے کھبڑے پیر دا

حلِ لغات: بچھوا: پازیب' پاؤں میں پہننے کا زیور' ایک ہتھیار (خنجر' کٹاری) کا نام۔ گھنساں: لوں گی۔ سجڑے کھبڑے: دائیں بائیں۔ پیر: پاؤں۔

ترجمہ: دائیں بائیں پاؤں کے لئے بیکانیری (ساخت کی) پازیب لوں گی۔

(6) ہِجھوں پَیساں یا ٹھمکیساں تھورا چیساں ڈیر دا

حل لغات: ریجھوں: شوق سے، آسانی، عمدگی۔ پِیساں: پہنوں گی۔ پا ٹھمکیساں: سج دھج سے سجاؤں گی، ناز کروں گی۔ تھورا: احسان، منت۔ چیساں: اٹھاؤں گی۔ ڈیر دا: دیور کا۔

ترجمہ: یہ زیور اور دوپٹہ بڑے شوق و ذوق سے پہنوں گی، خُوب سجاؤں گی اور زیب و زینب حاصل کروں گی۔ اس کے لئے مجھے اپنے دیور کا احسان ہی کیوں نہ اٹھانا پڑے۔ (دیور کا احسان اٹھاؤں گی)۔

(7) یار فرید منیندِم آکھے کیا غم بے دے وَیر دا

حل لغات: منیندم: مانتا ہے، میرا حُکم بجالاتا ہے۔ بےؔ: دوسرا، غیر، کوئی اور۔ وَیر: دشمنی، عداوت۔

ترجمہ: اے فرید! جب یار میرا کہنا مان لیتا ہے تو پھر دوسروں کی دشمنی کا کوئی غم نہیں ہے۔

☆——☆——☆

کافی 7

(1) حُسن قُبحُ سب مظہر ذاتی ہر رنگ میں بیرنگ پیارا

حل لغات: حُسن: خوبصورتی، اچھائی، خوبی۔ قُبح: برائی، ناخوبی، بدصورتی۔ مظہر: طریق اظہار۔

ترجمہ: نیکی اور بدی (حسین اور بدصُورت) سب اُسی ذات کے مظاہر ہیں اور ہر رنگ میں اس بیرنگ محبوب کی ذات جلوہ فرما ہے۔

(2) نَحنُ اَقرَبُ رَاز اَنوکھا وَھُوَ مَعَکُم رلمیا ہوکا

سمجھ سُنجانُو عالِم لوکا ہے ہر رُوپ میں عَین نظارا

حل لغات: نَحنُ اَقرَبُ: پوری آیت یوں ہے: نَحنُ اَقرَبُ اِلَیہِ مِن حَبلِ الوَرِید ”ہم انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔“ وَھُوَ مَعَکُم: پوری آیت یوں ہے: وَھُوَ مَعَکُم اَینَمَا کُنتُم ”یعنی خدا تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو۔“ انوکھا: عجیب۔ ہوکا: ڈھنڈورا، منادی۔ سُنجانُو: پہچانو، معلوم کرو۔ لوکا: اے لوگو، الف خطاب کا ہے۔

ترجمہ: نحن اقرب کا راز انوکھا ہے۔ وھو معکم کی مُنادی بھی ہو چکی ہے۔ اے دنیا کے لوگو اس بات کو اچھی طرح سمجھو اور پہچان لو کہ ہر صورت میں عین اُسی کا جلوہ ہے۔ یعنی ذات الٰہی ہر جگہ موجود ہے۔

(3) وَ فِی اَنفُسِکُم سِرِّ الٰہی لَو دُلِّیتُم فاش گواہی

ہر صورت وچ رانجھن ماہی کِیتا ناز دا ڈھنگ نیارا

حل لغات: وَ فِی اَنفُسِکُم: پوری آیت یوں ہے: وَ فِی اَنفُسِکُم اَفَلا تُبصِرُونَ۔ ذاتِ الٰہی تمہارے اندر موجود ہے کیا تم دیکھ نہیں سکتے؟ لَو دُلِّیتُم: یہ حدیث شریف یوں ہے: لَو دَلّیِ حَبلٌ لَعَلَی اللّٰہِ ھَبَطَ یعنی اگر رسی نیچے لٹکائی جائے تو وہ اللہ پر ہی جا پڑے گی یعنی ذات الٰہی ہر جگہ اوپر نیچے موجود ہے۔ مولانا جامیؒ نے کیا خوب کہا ہے ؎

جامی از چاہ طبیعت بدر آنائینی
سرِ لَوۡدَ لِیّ حَبۡلٌ لعلی اللّٰہ ھبط

رانجھن: محبوب مراد ذات الٰہی۔ ماہی: محبوب۔ ڈھنگ: طریقہ۔ نیارا: نرالا' عجیب۔

ترجمہ: وفی انفسکم کا معاملہ ایک رازِ الٰہی ہے اور لَوۡدَلّی حَبۡلٌ کی حدیث شریف صاف گواہی دے رہی ہے کہ ہر صورت میں محبوب ہی محبوب ہے اور اس کے ناز و ادا کے ڈھنگ عجیب ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ موجوداتِ عالم سے ظاہر ہے۔ اگر دیکھنے والی آنکھ ہو تو اس کا جلوہ ہر جگہ نظر آتا ہے۔

(4) حُسن ازل دی چال عجیبے طرح لطیفے' طرز غریبے
آپ ہے عاشق آپ رقیبے تھی دِلبر جگ موہیس سارا

حل لغات: طرح: ادا۔ غریب: انوکھی۔ جگ: جہان' عالم۔ موہیس: موہ لیا' فریفتہ کر لیا۔ رقیب: دشمن' محبوب کا دوسرا چاہنے والا۔

ترجمہ: حُسن ازل کی چال عجیب ہے۔ اس کی ادا لطیف اور اس کا طور طریقہ انوکھا ہے۔ وہ خود ہی عاشق اور خود ہی رقیب ہے اور خود ہی دلبر بن کر کل جہان کو اس نے موہ لیا ہے۔

تشریح: حُسنِ ازل کے ڈھنگ عجیب ہیں۔ ایسے عمدہ طریقے اور ایسے انداز سے اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے کہ ہر کسی کا محبوب بن کر تمام دنیا کو اپنا شیدا بنا لیا ہے۔ آپ ہی عاشق اور آپ ہی معشوق ہے اور پھر خود ہی رقیبانہ رنگ میں نظر آتا ہے۔

(5) کِتھ مطرب کِتھ تان ترانے[1] کِتھ عابد کِتھ نفل دو گانے[2]
کِتھ صُوفی کِتھ مست یگانے[3] کِتھ رنداں میں کرے اُتارا

(1) ترانہ (2) دوگانہ (3) یگانہ --- "اسرارِ فریدی"

حل لغات: مطرب: مُغنّی' گانے والا۔ یگانہ: منفرد' یکتا۔ نفل: ایسی نماز جو فرض' سنت اور مستحب نہ ہو۔ دوگانہ: دو رکعتوں والی نماز۔ اُتارا: بھیس بدل کر ظاہر ہونا' نمونہ' عکس۔

ترجمہ: وہ کہیں مُغنّی کی شکل میں اور کہیں تان ترانے میں رُوپ دکھاتا ہے۔ کہیں عابد بن کر نوافل اور دوگانے پڑھتا نظر آتا ہے کہیں صُوفی مَست اَلَست دکھائی دیتا ہے اور کہیں اس کا جلوہ رِندوں میں ظاہر ہوتا ہے۔

(6) کیا افلاک عقُول عناصر کیا متکلم' غائب' حاضر
سب جا نُورِ حقیقی' ظاہر کون فرید فقیر وِچارا

حل لغات: افلاک: فلک کی جمع بمعنی آسمان۔ عقول: عقل کی جمع' اس میں انسان اور ملائکہ دونوں شامل ہیں۔ عناصر: عنصر کی

جمع، ان کی تعداد چار (آگ، پانی، ہوا، مٹی) ہے۔ متکلّم: بولنے والا، کلام کرنے والا۔ غائب: جو موجود نہ ہو۔ حاضر: موجود مخاطب۔ وِچارہ: بے چارہ۔

ترجمہ: آسمان، فرشتے، عناصرِ اربع، متکلّم، غائب اور حاضر ہر چیز میں وہ نُورِ حقیقی ظاہر ہے۔ فریدؔ غریب بے چارہ کون ہے۔ (جو اس کی صفات کو بیان کر سکے۔)

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 8

(1) درد اندر دی پیڑ ڈاڈھا سخت ستایا ‏ ‏ ‏ ہجر فراق دے تیر دل نوں مار مُنجھایا

حل لغات: درد اندر: درد دل، سینے کے درد۔ دی: کی۔ پیڑ: درد، تکلیف۔ ڈاڈھا: سخت، زیادہ۔ منجھایا: اداس کر دیا، ملول کر دیا، غمگین کیا۔

ترجمہ: دردِ دل کی تکلیف نے بہت زیادہ سختی سے پریشان کر رکھا ہے۔ ہجر و فراق کے تیروں نے دل کو غمگین اور اُداس کر رکھا ہے۔ (دل کو ملول و رنجیدہ کر دیا ہے۔)

(2) عِشق ہے دُکھڑے دِل دی شادی ‏ ‏ ‏ عشق ہے رہبر مُرشد ہادی

عِشق ہے ساڈا پیر جیں کُل راز سُجھایا

حل لغات: دُکھڑے دل: دُکھی دل، درد رسیدہ دل۔ جیں: جس نے۔ سجھایا: دکھلایا، واضح کیا، آگاہ کیا۔

ترجمہ: عشق دُکھے ہوئے دل کی خوشی ہے اور عشق ہی ہمارا رہبر، مُرشد اور ہادی ہے اور عشق ہی ہمارا پیر ہے جس نے سب راز حل کر دیئے ہیں۔

(3) اے دل مٹھڑی گندڑی مندڑی ‏ ‏ ‏ جانوں لا دی برہوں دی بندڑی

ازلوں تانگھ دا تیر جانی جوڑ چُبھایا

حل لغات: اے: یہ۔ مٹھڑی: فریب خوردہ، دل باختہ، برباد، بدبخت۔ گندڑی: گندی کی تصغیر ہے، خراب حال۔ مندڑی: بُری۔ جانوں لادی: پیدائشی، پیدا ہونے کے وقت سے۔ برہوں دی: عشق کی۔ بندڑی: بندہ کی تصغیر ہے، خادمہ، بندی، کنیز۔ اَزلوں: اَزل سے۔ تانگھ: انتظار و چاہت۔ جانی: محبوب۔ جوڑ: خوب اچھی طرح سے۔ چُبھایا: چبھویا، پیوست کیا، لگایا، مارا۔

ترجمہ: یہ ستم رسیدہ دل کی یوم پیدائش سے ہی محبت کی ادنیٰ کنیز ہے۔ میرے محبوب نے روزِ ازل ہی سے انتظار کا تیر چبھو دیا تھا۔

(4) ناز تبسّم گھُھڑے ہاسے ‏ ‏ ‏ چالے پیچ فریب دلاسے

حسن دے چار آمیر جنہاں چو گوٹھ نوایا

حل لغات: گھمڑے ہاسے: درپردہ (پوشیدہ) ہنسی مذاق۔ چالے: چالاکیاں: پیچ: پیچیدہ چالیں۔ فریب دلاسے: طفل تسلی' عیارانہ تسلیاں۔ چو گوٹھ: چاروں کونے' چار دانگ عالم۔ نوایا: جھکایا' مطیع کیا۔

ترجمہ: ناز' تبسم' درپردہ مذاق اور جھوٹی تسلیاں' یہ حسن کے چار امیر ہیں جنہوں نے چار دانگ عالم کو مطیع و فرمانبردار بنا رکھا ہے۔

(5) وٹھڑی پالی سدا متوالی مینہ وسراند تے والی آلی

روہی رشک ملیر وینداا بخت ولایا

حل لغات: وٹھڑی: مینہ برسا۔ پالی: میدان' چراگاہیں۔ وسراند: مینہ برسا ہوا' بارش برسنے کے بعد کی کیفیت۔ والی: ریت۔ آلی: گیلی' نم' تر۔ ملیر: ایک پُرفضا مقام جو کراچی سے پندرہ میل شمال کی طرف واقع ہے۔ یہاں کا پانی عمدہ اور صحت بخش ہے۔ اسی بنا پر خواجہ صاحب کے محبوب مرید نواب صادق محمد خاں فرمانروائے بہاولپور نے یہاں اپنے لئے عالی شان ایوان اور محل تعمیر کرائے تھے۔ یہاں ملیر سے مراد بہشت ہے۔ (یاد رہے کہ ملیر ضلع سانگھڑ کی ایک بستی کا نام بھی ہے جہاں کی ماروی تھی)۔ ملیر کا علاقہ۔ اس لفظ سے کسی خاص مقام مراد لینا یا اسے جغرافیائی مقام سمجھنا محض قیاس آرائی ہے۔ خواجہ صاحب نے ہر جگہ اس لفظ سے محبوب کے رہنے کی جگہ' مسرتوں کا مقام آباد و شاد علاقہ اور ایسی جائے قرار مراد لی ہے جہاں سکون و راحت اور امن و امان اور خوشحالی کا دور دورہ ہو۔ یہ لفظ خواجہ صاحب کا یوٹوپیا ہے۔ وینداا: جاتا ہوا۔ ولایا: لوٹایا' واپس کیا۔

ترجمہ: روہی کے چٹیل میدان بارش کے پانی سے بھر گئے۔ بارش برسنے سے ریت بھی بھیگ گئی ہے اور ریگستان رشک فردوس ہو رہا ہے۔ ریگزار رشک ملیر بن گئے ہیں جس کی تازگی کے باعث گیا ہوا بخت بھی لوٹ آیا ہے۔ یعنی بارش سے یہ علاقہ سرسبز اور شاداب ہو جائے گا۔

(6) تھیاں سرسبز فرید دیاں جھوکاں سبھوں خنکی چائی سوکاں

نند نہ مانون کھیر مولیٰ ماڑ وَسایا

حل لغات: تھیاں: ہو گئیں۔ جھوکاں: جمع جھوک کی' ریگستان میں مختصر آبادیاں۔ سبھوں: از خود' اپنے ذوق دروں سے مجبور ہو کر۔ خنکی چائی: تروتازگی حاصل کی۔ سوکاں: سوک کی جمع' جلے سڑے ہوئے خشک پودے۔ نند: ظرف شیر' گائے بھینسوں کے تھن۔ مانون: نہیں سماتے۔ کھیر: دودھ۔ ماڑ وسایا: مارواڑ کا ریگستانی علاقہ آباد کیا۔

ترجمہ: فرید کے مسکن شاداب اور سرسبز ہو گئے ہیں۔ سوکھے سڑے پودوں میں پھر زندگی کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔ شیردار مویشیوں کے تھنوں میں دودھ نہیں سماتا۔ (شکر ہے) خدا تعالیٰ نے ملک ماڑ (ریگستان) کو آباد کر دیا ہے۔

Scanned with CamScanner

☆——☆——☆

کافی 9

یہ کافی قبلۂ عالم حضرت خواجہ نُور محمدؒ صاحب مہاروی علیہ الرحمتہ کی شان میں ہے جو خواجہ غلام فرید علیہ الرحمتہ کے جد امجد خواجہ محمد عاقل علیہ الرحمتہ کے پیر و مُرشد تھے۔

(1) ساڈا دوست دِلیں دا، نُور محمدؒ خواجہ ڈھولا یار پِچَھیں دا، نُور محمدؒ خواجہ

حلِ لغات: ساڈا: ہمارا۔ دِلیں دا: دلوں کا۔ ڈھولا: محبوب۔ پچھیندا: چہیتا۔

ترجمہ: خواجہ نُور محمدؒ ہمارے دِلوں کا دوست اور ہمارا محبوب اور چہیتا دوست ہے۔

(2) ساری سَاڈی شَرم بھرم دا تیڈے گَل وِچ لاجا

حلِ لغات: بھرم: اعتماد، قدر، توقیر۔ شرم بھرم: عزت و آبرو۔ لاجا: لاج، احترام، خیال۔ گل: گلے۔

ترجمہ: ہماری شرم اور توقیر کی لاج آپ کے گلے میں ہے۔ (آپ کے ہاتھ میں ہے۔)

(3) عرب وی تیڈی عجم وی تیڈی سندھ پنجاب دا راجا

ترجمہ: عرب بھی تمہارا ہے، عجم بھی تمہارا ہے تو سندھ اور پنجاب کا راجہ ہے۔ (عرب و عجم تیرے ہی حلقۂ بگوش ہیں۔)

(4) زمین زَمن وِچ وَجدا گجدا فیض تیڈے دا وَاجا

حلِ لغات: وجدا: بجتا ہے۔ گجدا: گرجتا ہے (دھوم مچی ہوئی ہے)۔ وَاجا: باجا۔

ترجمہ: تیرے فیض کا باجا سارے زمانے اور روئے زمین پر بج رہا ہے۔

(5) قدم تیڈے وچ نوں مَن بھاگم انگنڑ میرے پَوں پاجا

حلِ لغات: نوں مَنڑ: نُو من یعنی بہت، نوں من بھاگ محاورہ ہے، بے حد سعادت۔ بھاگ: خوش قسمتی، بخت۔ انگن: آنگن، صحن خانہ۔ پوں: پیر، پاؤں۔ پاجا: ڈال جا، قدم رکھ۔

ترجمہ: تیرے قدموں میں بے حد سعادت ہے اس لئے میرے صحنِ خانہ میں بھی ایک دفعہ قدم رنجہ فرمائیے۔

(6) دِلبر جانی، یوسف ثانی موہن مُکھ ڈِکھلا جا

حلِ لغات: مُکھ: چہرہ۔ موہن: خوبصورت، دلکش۔ ڈِکھلا جا: دکھا جاؤ۔

ترجمہ: اے دل کو چھین کر لے جانے والے محبوب، اے یوسف ثانی! مجھے بھی اپنا خوبصورت چہرہ دکھا۔

(7) نوشہ شہر مہار دا بَنڑا رِسکدی کوُں گل لاجا

حلِ لغات: نوشہ: دولہا۔ بَنڑا: دولہا۔ رِسکدی: منتظر، ترستی۔ گل لاجا: گلے لگا لے۔

ترجمہ: اے شہر مہار کے دولہا' آؤ اور اس چاہنے والی کو اپنے گلے سے لگالو۔

(8) نین فرید دے درس پیاسے آ جا نہ ترسا جا

حل لغات: درس: چہرا' زیارت۔ درس پیاسے: درشن کے پیاسے' تشنۂ دیدار۔ نین: آنکھیں۔

ترجمہ: فرید کی آنکھیں دیدار کی پیاسی ہیں۔ اے حضور! اب تو آجائیے اور زیادہ نہ ترسائیے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 10

(1) ساڈے نال سدا توں وس پیا وس ہس رس دِل کھس پیا

حل لغات: وس: صیغہ امر' آباد رہو۔ ہس رس: ہنسی خوشی۔ کھس: چھینتے رہو' لوٹتے رہو۔

ترجمہ: تم ہمیشہ ہمارے ساتھ آباد رہو' بستے ہنستے رہو اور گھل مل کر دل چھینتے رہو۔

(2) سِر وچ درد' دماغ خماری تُتلے رَرتڑے' ہنجڑوں جاری
جیڑے جھورا' دِل آزاری تَن سُولاں دے وَس پیا

حل لغات: تُتلے: گوشہ چشم۔ رَرتڑے: سُرخ' خون آلودہ۔ ہنجڑوں: آنسو۔ جیڑا: جی کی تصغیر ہے' دل۔ جھورا: غم و اندوہ' تفکرات' زار و نزار۔ آزاری: دُکھی' آزردہ۔ سُولاں دے: درد و کرب کے۔ وَس: بس میں' اختیار میں۔

ترجمہ: سر میں درد ہے' دماغ خمار آلودہ ہے۔ گوشہ ہائے چشم سرخ ہیں' آنسو جاری ہیں' دل میں تفکرات کا ہجوم ہے۔ دِل آزردہ ہے' جسم درد و کرب کے بس میں ہے۔

(3) بے پت دی بے پتڑی یاری ظُلم آندھاری بے نرواری
پہلوں لُٹ لُٹوا دِل ساری پچھے چوری نس پیا

حل لغات: بے پت: بے اعتبار۔ بے پتڑی: بے اعتباری۔ بے نرواری: بے انصافی۔ لُٹ لُٹوا: لوٹ مچا کر۔ پچھے: پیچھے۔ نس پیا: بھاگ گیا۔

ترجمہ: بے اعتبار آدمی کی دوستی بھی بے اعتبار ہوتی ہے۔ اس کے ہاں سراسر ظلم' بے انصافی اور اندھیر گردی ہے۔ پہلے دل کو لوٹ کر پھر چوری چھپ کر بھاگ گیا۔

نوٹ: مولانا عزیز الرحمن کے مطبوعہ "دیوان فرید" میں "دل لٹ لیو" ہے۔

(4) ہجر سوا کوئی سُود نہ پاتُم چوٹیاں کُھتّم حال ونجاتُم
منتاں کیتُم' سیس نِواتُم سَک گھڑبندیں کھس پیا

حل لغات: سُود: فائدہ، نفع۔ پایم: میں نے پایا۔ چوٹیاں: سر کے بال، چوٹی کی جمع۔ کھُتّم: میں نے نوچ ڈالیں۔ ونجائم: میں نے گنوا دیا، میں نے تباہ کیا۔ کیتم: میں نے کیں۔ سیس: سر۔ نوائم: میں نے جھکا دیا۔ نک: ناک۔ گھرڑیندیں: رگڑتے رگڑتے۔ گھس پیا: گھس گیا۔

ترجمہ: میں نے ہجر کے سوا کوئی نفع نہیں پایا۔ بال نوچ کر حال خراب کر لیا، منتیں کیں، سر جھکایا اور سجدے کرتے کرتے ناک گھس گئی۔

(5) پیش کیتا جیں فہم فکر کوں | لیت لعل دی اِرکھر کوں
کر کر شُکر نہ ڈِترس سر کوں | عشق دی رہ وِچ بھَس پیا

حل لغات: جیں: جس نے۔ لیت لعل: شک و شبہ، اگر مگر۔ اِرکھر: چھیڑ چھاڑ، گڑبڑ۔ ڈِترس: دیا۔ بھَس پیا: ہمت ہار دی، ناکام رہا (فِکر کو متحرک الاوسط استعمال کیا گیا ہے)۔

ترجمہ: جس نے بھی فہم و فکر کو سامنے رکھا یا سوچ بچار کی چھیڑ چھاڑ میں پڑ گیا اور جس نے شکر گزاری سے اپنا سر قربان نہ کیا، وہ عشق کی راہ میں ہمت ہار کر منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔

(6) لانڑے پھوگ فریدؔ سوہیساں | سٹ گھر بار تے بار. وَسیساں
کرڑی تے ونج جھوکاں لیساں | اج کل ٹوبھا وَس پیا

حل لغات: لاناں اور پھوگ: ریگستان کے خودرو پودے۔ سوہیساں: زینت، زیب۔ سٹ: چھوڑ کر، پھینک کر۔ بار: ویرانے، جنگل۔ وسیساں: آباد کروں گی / گا۔ کرڑی: کریر کے جنگل۔ ونج: جا کر۔ جھوکاں: عارضی مکان۔ لیساں: لگاؤں گی، بناؤں گی۔ ٹوبھا: تالاب، ریگستان کے ان چھوٹے چھوٹے نشیبوں کو جو بارش کے پانی سے بھر جاتے ہیں اور عرصہ تک فائدہ پہنچاتے ہیں۔ خانہ بدوش چرواہے مال مویشی لے کر انہی کے گرد ڈیرے ڈال دیتے ہیں۔

ترجمہ: اے فریدؔ! اب میں لانڑے اور پھوگ کو زینت دوں گی۔ گھر بار چھوڑ کر اب جنگل کو آباد کروں گی اور کرڑے میں ڈیرے لگاؤں گی۔ اس لئے کہ آج کل ٹوبھا (تالاب) بارش کے پانی سے بھرا ہوا ہے اور آباد ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 11

(1) سانوِل پُنّل وَل گھر ڈو سِدھایا | تن مُونجھ ماریا سر سُول تایا

حل لغات: سانوِل: سانولے رنگ والا محبوب۔ پُنّل: سسّی کا محبوب پنوں المعروف پنّل خان بلوچ۔ وَل: پھر، دوبارہ۔ ڈو: طرف، جانب۔ سدھایا: روانہ ہوا، رخصت ہوا۔ مُونجھ: غم، اُداسی نے۔ سُول: درد۔ تایا: جلایا، تپایا، گرم کیا۔

ترجمہ: محبوب ملیح پھر گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ تن بدن کو اُداسیوں نے مار دیا اور سر کو مصائب نے جلا ڈالا۔

(2) ڈونگر ڈراون ڈکھڑے ستاون ڈینئیں بلائیں کر ٹول آون
بن ڈھول سکڑے سوڑے نہ بھاون گھر بار ڈسدا سارا پرایا

(1) "سورہے"--- اسرار فریدی

حل لغات: ڈونگر: پہاڑ' دشوار گزار پہاڑی راستے- ڈینئیں: جمع ڈین' آدم خور بلا- ٹول: گروہ' مجمع- سکڑے: سکے کی تصغیر' رشتہ دار- سوڑے: بالکل قریبی رشتہ دار- بھاون: بھائیں- ڈِسدا: دکھائی دیتا ہے-

ترجمہ: پہاڑ ڈراتے ہیں' دکھ درد ستاتے ہیں' ڈائنیں اور بلائیں ہجوم بنا کر آجاتی ہیں- محبوب کے بغیر رشتہ دار اور عزیز و اقارب اچھے نہیں لگتے- سارا گھربار پرایا معلوم ہوتا ہے-

(3) مُٹھڑی موئی نوں خوشیاں نہ بھلڑیاں ڈوڑے ڈوڑاپے تانگھاں اَوڑیاں
جانی اویڑا' پتیاں کللڑیاں ہے ہے آڑایا اکھیاں اجایا

حل لغات: مُٹھڑی: بدبخت' مصیبت زدہ' قسمت کی ماری- موئی: مُردہ- نہ بھلڑیاں: راس نہ آئیں- ڈوڑے: دوگنے- ڈوڑاپے: مشکلات' تکلیفیں' دکھ- تانگھاں: جمع تانگھ' انتظار- اَوڑیاں: عجیب' حیران کن- جانی: محبوب- اویڑا: بے ڈھب' سخت مزاج' انوکھا- کللڑیاں: غیر معقول' پیچیدہ' بے طور' مشکل- اڑایا: اڑاون مصدر سے' اڑایا' پھنسایا- اجایا: بے سود' بے فائدہ' بے کار' فضول-

ترجمہ: اس بدبخت بے جان کو خوشیاں راس نہ آئیں- اب دگنی مشکلات اور سخت انتظار کے مصائب جھیل رہی ہوں- ایک طرف محبوب بے پرواہ ہے' دوسری طرف یہ محبت بھی غیر متوازن ہے- ہائے افسوس! ان آنکھوں نے بیکار مجھے پھنسا دیا ہے-

(4) تحفے ڈُکھاں دے غم دیاں سوغاتاں کیچوں سسّی ڈو آیاں براتاں
برہوں براتاں اوکھڑیاں گھاتاں جیڑا ہنیرڑے رنیرڑا نبھایا

حل لغات: سوغاتاں: سوغاتیں- کیچوں: کیچ سے' محبوب کے وطن سے- ڈو: کی طرف- براتاں: براتیں' نذرانے' تحائف- اوکھڑیاں: مشکل- گھاتاں: جمع گھات (تاک)- ہنیرڑے: جھنجھوڑے- رنیرڑا: عشق' محبت- نبھایا: گزارہ کیا- (نہ بھایا' نہ بھانے والا' غیر پسندیدہ' مشکل)

ترجمہ: دکھوں کے تحفے اور غم کی سوغاتیں سسّی کی طرف کیچ سے یہی تحائف آئے ہیں- ہجر و فراق کی برات' بہت مشکل گھاتیں ہیں- مشکل منزلوں نے اگرچہ جی کو خوب جھنجھوڑا ہے مگر ہم نے محبت کا دامن نہیں چھوڑا اور ہر حالت میں گزارہ کیا ہے-

(5) گزرے وِہانے جوبن دے مانڑے سہرے کُمانڑے اُجڑے ٹکانڑے
جھُردی جھُرانے ڈھولن نہ جانڑے دلڑی مُسایا بے وَس رُلایا

(آ) "وِسرے"--- مثنوی مولانا عشق

حل لغات: وہانڈے: گزرے ہوئے۔ مانڈے: فخر و ناز' غرور۔ کمانڈے: کملا گئے' پژمردہ ہو گئے۔ ٹکانڈے: مسکن' ٹھکانے' گھر۔ جھُردی: سوچ میں غرق رہنا۔ جھُرانڈے: ڈراؤنے افکار۔ ڈھولن: محبوب۔ مُسایا: غمگین کیا' آزردہ کیا' تکلیف میں پھنسایا۔ رُلایا: آوارہ و سرگرداں کیا' بے سود پھیرایا۔ بے وس: بے بس۔

ترجمہ: جوبن کے غرور اور گھمنڈ گزر گئے' سہرے کُملا گئے اور ٹھکانے ویران ہو گئے' ہر وقت سوچ بچار میں غرق رہتی ہوں اور محبوب جانتا ہی نہیں۔ دل نے مجھے بہت افسردہ بنا دیا ہے اور بے بس کر کے آوارہ کر دیا ہے۔

(6) آساں اُمیداں ساڑیاں پچالیاں   اصلوں بروچل پیتاں نہ پالیاں
مارُو مِہر دیاں دِیداں نہ بھالیاں   آیم فریدا سختی دا سایا

حل لغات: ساڑیاں: ساڑن مصدر سے جلانا۔ پچالیاں: پچالن مصدر سے جلانا' بھسم کرنا۔ اصلوں: بالکل۔ بروچل: بروچ سے ہے جو بلوچ کا مترادف ہے' "ل" پیار کے طور پر ہے۔ بروچل: باہر سے آنے والا' پردیسی۔ مجازاً پنوں جو باہر سے یعنی کیچ سے بھنبھور میں آیا تھا۔ یہ لفظ مجازاً نہیں بلکہ حقیقتاً بلوچ (پنوں) کے لئے استعمال ہوا ہے۔ پیتاں نہ پالیاں: محبت نہ نبھائی۔ مارُو: محبوب' اس کے معنی حسین و جمیل (ماہرو) بھی ہیں۔ مارو: مارنے والا' ظالم معشوق۔ دِیداں: جمع دید کی' نظر' آنکھ' نگاہ۔ بھالیاں: بھالن مصدر سے آنکھ کھولی' دیکھا۔ آیم: مجھ پر آیا۔ سایا: سایہ۔

ترجمہ: تمام توقعات اور امیدیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ یار نے بالکل پیت نہ پالی اور ظالم نے مہر و محبت کی نظر سے نہ دیکھا۔ اے فرید! مجھ پر سختی کا سایہ آگیا۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 12

(1) سَٹ سَانْوَل سجنْڑ سدھایا   سِر سُنجڑے سُول سَتایا

حل لغات: سَٹ: پھینک کر' چھوڑ کر۔ سَانْول سجن: محبوب ملیح۔ سدھایا: چلا گیا۔ سنجڑے: منحوس' بدبخت۔ سُول: درد و اندوہ' درد و غم۔

ترجمہ: محبوب ملیح مجھے چھوڑ کر روانہ ہو گیا اور مجھ بدبخت کو درد و اندوہ نے ستایا ہے۔

(2) تپڑی کلہڑی تپڑی مَلڑی   سانگ ہجر دی رَلڑی
جندڑی جَلڑی دِلڑی گلڑی   لگڑی آگ کُلڑی
پیڑ آولڑی رتیڑے گھلڑی   پَل پَل پُور پرایا

حل لغات: تپڑی: یہ لفظ دو دفعہ استعمال ہوا ہے۔ پہلے لفظ "تپڑی" کا مطلب تپی ہوئی' جلی ہوئی یعنی سوختہ ہے۔

دوسرے لفظ "تتیڑی" کا مطلب پھٹی پرانی چٹائی ہے۔ سانگ: نیزہ، بھالا۔ جندڑی، جلڑی، دلڑی، گلڑی: میں "ڑی" لاحقہ کے طور پر تصغیر کے لئے استعمال ہوا ہے یعنی جان جل گئی اور دل برباد ہو گیا۔ کلڑی: دشوار، مشکل، بے ڈھب۔ پیڑ: درد۔ اولڑی: انوکھی۔ نیہڑے: عشق، محبت (نینہ کی تصغیر)۔ گھلڑی: بھیجی۔ پل پل: لحہ بہ لحہ۔ تیور: ٹھیس، درد، صدمہ۔ پرایا: دوسرے لوگوں کا، غیروں کا۔

ترجمہ: میں اکیلی (سوز عشق میں) تڑپ رہی ہوں اور بوریا (چٹائی) پر پڑی ہوئی ہوں۔ ہجر و فراق کے تیر نے زخمی کر دیا ہے۔ جان جل گئی اور دل کباب ہو گیا ہے۔ یہ عشق کی آگ بے ڈھب لگی ہوئی ہے۔ عشق کا بھیجا ہوا یہ عجیب درد ہے جس کی وجہ سے دم بدم غیروں کا درد کھائے جا رہا ہے۔

(3) پربت رولے جھکڑ جھولے غم دے سانگ سنگولے
سوز سمولے، یار نہ کولے جیڑا جل بل کولے
بختی گولے مجھم نہ اولے دم دم روگ سوایا

حل لغات: پربت: پہاڑ۔ رولے: جمع رولا، آوارہ گردی۔ جھکڑ: تند و تیز ہوا، گرم ہواؤں کی آندھی۔ جھولے: جھونکے۔ سانگ: نیزے۔ سنگولے: چھوٹے نیزے، برچھیاں۔ سوز: جلن۔ سمولے: جمع ہوئے۔ جیڑا: دل۔ کولے: نزدیک، کوئلہ۔ گولے: تلاش کرے۔ مجھم: مجھے نہیں سوجھتا۔ اولے: اوٹ، جائے پناہ، بچاؤ کی جگہ۔ روگ: بیماری۔ سوایا: زیادہ سے زیادہ۔

ترجمہ: پہاڑوں میں آوارہ پھرنا، تند و تیز ہواؤں کی (سختیاں) جھیلنا درپیش ہے۔ غموں کے تیر اور نیزے لگ رہے ہیں۔ سوز (جلن) جمع ہو رہا ہے۔ محبوب قریب نہیں ہے، جی جل کر کوئلہ ہو گیا ہے۔ بدبختی (مصیبت) میری تلاش میں ہے اور مجھے کوئی جائے پناہ (اوٹ) نہیں مل رہی اور روگ (بیماری) دم بدم بڑھ رہا ہے۔

(4) نیں باری متاری ہاری کاری مونجھ منجھاری
درداں ماری کرم نہ کاری الٹا تروڑم یاری
انگ آزاری اکھیاں جاری جو لکھیا سو پایا

حل لغات: نیں: نہر، پہاڑی ندی۔ باری: گہری اور تیز رفتار۔ متاری: تیرنا نہ جاننے والی۔ ہاری: ہمت ہار گئی۔ کاری: جان لیوا، علاج، مداوا، تدارک۔ مونجھ منجھاری: اداسی اور دلگیری۔ کرم: میرا کرے۔ تروڑم: مجھ سے توڑتا ہے، مجھ سے ترکِ تعلق کرتا ہے۔ انگ: جسم کے اعضاء۔ آزاری: مبتلائے آزار۔ جاری: رواں۔ لکھیا: نوشتہ تقدیر، قسمت کا لکھا۔ سو: وہی۔ پایا: ملا۔

ترجمہ: ندی گہری اور تیز رفتار ہے۔ میں تیرنا نہیں جانتی اس لئے ہمت ہار گئی ہوں۔ اداسی اور دلگیری (کی ضرب) کاری لگی ہوئی ہے۔ مجھ درد رسیدہ سے کوئی ہمدردی نہیں کرتا الٹا محبوب ترک تعلق پر آمادہ ہے۔ ہر عضو میں آزار ہے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ قسمت کا لکھا پیش آ رہا ہے۔ (جو بھی نوشتۂ تقدیر تھا وہ ہمیں مل گیا ہے۔)

(5) ڈونگر کالے پیریں چھالے تتڑی واقع گھالے

اکھاں نَالے سوز پچالے زخم جگر دے آلے
پریت نہ پالے' کردا چالے فکر فراق مُنجھایا

(1) اکھیاں--- اسرار فریدی

حل لغات: ڈونگر: پہاڑ' کوہ' دشوار گزار پہاڑی راستے۔ کالے: طویل' دور تک جانے والے۔ گھالے: جھیلے' گزارے' بسر کئے۔ پچالے: جلائے' جھلس دے۔ آلے: تروتازہ' سرسبز' ہرے۔ چالے: فریب' دھوکا' چالاکی۔ پالے: وفا کرے۔ مُنجھایا: اُداس کیا' افسردہ کیا۔

ترجمہ: دشوار گزار پہاڑی راستے بہت طویل ہیں اور پاؤں میں چھالے پڑ گئے ہیں۔ یہ بدبخت سختیاں جھیل رہی ہے۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں' سوز نے جلا ڈالا ہے' جگر کے زخم ہرے ہیں' محبوب وفا نہیں کر رہا بلکہ چالبازیاں کرتا ہے۔ جدائی کے فکر نے غمگین کر دیا ہے۔

(6) خوشیاں کھَسدا بھیت نہ ڈَسدا وَل وَل ڈھولن نَسدا
نیڑے وَسدا سب کوئی ہَسدا جھیڑا جھگڑا سَس دا
ڈوڑا ڈُکھڑا جی بے وَس دا دلڑی مفت اڑایا

حل لغات: کھَسدا: چھینتا۔ ڈسدا: بتلاتا۔ وَل وَل: باربار' ہر مرتبہ۔ ڈھولن: محبوب۔ نسدا: بھاگتا۔ نیڑے وسدا: نزدیک بسنے والا' ہمسایہ۔ ہسدا: ہنستا ہے۔ جھیڑا: فساد' لڑائی۔ سَس: ساس۔ ڈوڑا: دگنا۔ ڈکھڑا: دُکھ۔ بے وس: بے بس۔

ترجمہ: وہ خوشیاں چھین کر دل کی بات نہیں بتاتا اور بار بار بھاگ جاتا ہے۔ جو بھی ہمارے گردوپیش آباد ہیں' اس کی باتوں پر ہنستے ہیں (تمسخر اڑاتے ہیں)۔ ساس کا جھگڑا اور فساد بے بس جی کے لئے دوہرے دُکھ کا باعث ہے (دوہرا عذاب ہے)۔ دل نے مفت لا کر پھنسا دیا ہے۔

(7) روہ گھنیرڑے راہ اَویڑے وَسدا یار پَریڑے
اَمڑی جھیڑے وِیر نہیڑے سَس ننان کھہیڑے
آ وَڑ ویہڑے چھوڑ بکھیڑے سَٹ گھَت شور اَجایا

حل لغات: روہ: پہاڑ۔ گھنیرڑے: بے شمار' بکثرت' بہت۔ اَویڑے: مشکل' پیچیدہ۔ پریڑے: دور۔ اَمڑی: والدہ۔ جھیڑے: جھگڑے۔ وِیر: بھائی۔ نہیڑے: دِق کرے' جھنجھوڑے۔ ننانْ: نند۔ کھہیڑے: طعنے دے' لڑائی پر اکسائے۔ آوڑ: آجاؤ۔ بکھیڑے: جھگڑے۔ سٹ گھت: پھینک دے۔ اَجایا: بے سود' فضول۔

ترجمہ: گنجان پہاڑ ہیں' پیچیدہ راستے ہیں' محبوب دُور رہتا ہے۔ ماں اور بھائی جھگڑتے رہتے ہیں۔ ساس اور نندیں طعنے دیتی ہیں۔ اے محبوب! اب تمام بکھیڑے چھوڑ دے اور میرے آنگن میں آ جا اور فضول شور شرابے کو دُور پھینک دے۔
:مفت کا شور و غوغا جانے دو۔)

Scanned with CamScanner

(8) رِکلن آہیں، سَنجھ صَباحیں ہوں دُھکھیندا بھاہیں
لگڑیاں چاہیں، رُجُھن نہ واہیں رُلدی بیلے کاہیں
سُنجڑیاں جھوکاں اُجڑیاں جاہیں یار فرید نہ آیا

حل لغات: سنج صَباحیں: صبح و شام۔ دھکھیندا: سلگاتا ہے۔ بھاہیں: آگ۔ چاہیں: جمع چاہ، چاہت، محبت، شوق۔ واہیں: تدبیریں، کوششیں۔ بیلے: جمع بیلہ، جنگل، بن۔ کاہیں: کاہ، سرکنڈے، کانوں کا جنگل۔ سنجڑیاں: سنسان، ویران۔ جھوکاں: جمع جھوک کی، آبادی، رہنے کی جگہ۔ جاہیں: مکانات، سکنی، جگہ، جاہ کی جمع۔

ترجمہ: صبح و شام آہیں نکلتی ہیں۔ عشق سوز کی آگ کو بھڑکا رہا ہے۔ محبت ہو گئی ہے، اب کوئی پناہ نہیں سوجھتی۔ سرکنڈوں کے جنگل میں آوارہ پھرتی ہوں۔ گھر ویران ہو گئے اور مکانات اُجڑ گئے مگر اے فرید! یار ابھی تک نہیں آیا۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 13

(1) عِشق لگا گھر وِسریا زَر وِسری وَر وِسریا

حل لغات: وِسریا: بھول گیا۔ وَر: خاوند، شوہر۔

ترجمہ: عشق لگتے ہی گھر بُھول گیا۔ زَر اور شوہر بھول گئے۔

(2) گُزرے ناز حُسن دے مانڑے زیور، تریور وِسریا

حل لغات: مانڑے: غرُور۔ تریور: سہ پارچہ خلعت، دوپٹہ، کُرتا، شلوار کے مجموعے کو تریور کہتے ہیں۔

ترجمہ: ناز و انداز اور حُسن کا غرُور ختم ہو گیا۔ زیور و لباس وغیرہ بھول گئے۔

(3) وِسرے کجلے سُرخی[1] مینڈیاں بُولا، بَینسر وِسریا

(1) "سرخیاں"--- اسرار فریدی

حل لغات: کجلہ: کاجل۔ مینڈی: مہندی۔ بُولا، بینسر: ناک کے زیورات۔

ترجمہ: کاجل، سُرخی اور مہندی یاد نہیں رہی۔ زیورات کا پہننا بھی بھول گیا ہے۔

(4) درد اندیشے دِل دی مُوڑی رِیا کل جوہر وِسریا

حل لغات: مُوڑی: سرمایہ، دولت۔ ریا: اور۔ جوہر: ہُنر۔

ترجمہ: دل کا سرمایہ صرف رنج و الم ہی رہ گیا ہے اور باقی تمام ہنر بھول گئے ہیں۔

(5) دَیر، کِنشت، دُوارہ، مندر مسجد، مَنبر وِسریا

حل لغات: دَیر: بتکدہ، آتش کدہ- کِنشت: کلیسا- دوارہ، مندر: ہندوؤں کی عبادت گاہیں- مِنبر: مسجد میں خطیب کے بیٹھنے کی کرسی-

ترجمہ: آتش کدہ، کلیسا، دوارہ، مندر، مسجد اور منبر سب بھُول بھلا گئے ہیں-

(6) ہک دے سانگے ہکدی سَوں ہے خیَر بھُلی، شَر وِسریا

حل لغات: سانگے: خاطر، باعث، وجہ، تعلق- سَوں: قسم- بھُلی: بھول گئی-

ترجمہ: مجھے ایک (خدا) کی قسم ہے کہ ایک ہی محبوب کی خاطر خیر اور شرّ(نیکی بدی) سب بھول چکے ہیں-

(7) ہَر ویلے ہَر یاد آسانوں ہور اماں ہر وسریا

حل لغات: ہرویلے: ہروقت، تمام وقت- ہَر: خدا تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے- ہَر: ہَر شے- ہور: دوسرا، اور-

ترجمہ: خدا ہمیں ہروقت یاد ہے- اے مادرِ مہربان اور باقی ہر شے بھول گئے-

(8) وَیساں کیچ فریدؔ نہ مُڑساں سُنج بَر دا ڈَر وِسریا

حل لغات: ویساں: جاؤں گی- کیچ: سَسّی کے محبوب پُنوں کا وطن، یہاں محبوب کا وطن مُراد ہے- نہ مُڑساں: واپس نہیں آؤں گی- سُنج بر: غیر آباد (ویرانہ)

ترجمہ: فریدؔ! میں محبوب کے وطن کیچ کی طرف ضرور جاؤں گی اور ہرگز واپس نہیں آؤں گی (کیونکہ اب تو مجھے) ویرانوں اور بیابانوں کا خوف بھی جاتا رہا ہے-

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 14

(1) کوئی ماہنوں آئیمں یار دا ساتھی کھڑا سینہڑا ڈیندا

حل لغات: ماہنوں: (سندھی) آدمی، یہاں پر قاصد مُراد ہے- آئیمں: آیا ہے- سینہڑا: پیغام- ڈیندا: دیتا ہے-

ترجمہ: شاید محبوب کا کوئی قاصد آیا ہے جو کھڑا پیغام دے رہا ہے-

(2) عِشق نہیں ہے تیر بَلا دا ظُلمیں چوٹ چلیندا

حلّ لغات: ظُلمیں چوٹ: سخت (ظالمانہ) چوٹ- چلیندا: چلاتا ہے-

ترجمہ: یہ عشق نہیں ہے بلکہ مصیبت کا تیر ہے جو ظالمانہ چوٹ چلاتا ہے-

(3) ناز ادا کجھ کرے نہ ٹالا حُکمیں برہوں پھیندا

حلّ لغات: ٹالا: ٹل جانا، باز رہنا- حُکمیں: حکماً- پھیندا: ہمارے پیچھے لگاتا ہے- اکساتا، بھڑکاتا ہے-

ترجمہ: (محبوب کے) ناز و ادا ذرا بھر بھی نہیں ٹلتے بلکہ حکم دے دے کر فراق کو ہمارے پیچھے لگا دیا ہے-

Scanned with CamScanner

(4) رَمز رمُوز تے گجھڑے ہاسے سب کجھ دَرد بجھیندا

حل لغات: رَمز رمُوز: پوشیدہ راز اور اشارے کنایے۔ گجھڑے: پوشیدہ۔ ہاسے: ہنسی' مذاق کی باتیں۔ تے: حرف عطف بمعنی اور۔ بجھیندا: بجھا دیتا ہے۔

ترجمہ: اشارے کنایے اور درپردہ مذاق' یہ سب چیزیں ایسی ہیں جن کو دردِ عشق بجھا دیتا ہے (واضح کر دیتا ہے)۔

(5) سوز فراق تے دَرد اندیشے تَن مَن پھُوک جلیندا

حل لغات: پھُوک: پھونک۔ جلیندا: جلاتا ہے۔

ترجمہ: سوز فراق اور درد و اندوہ تَن بدَن اور دِل کو پھونک کر جلا دیتے ہیں۔

(6) ہرگز سُول نہ سَہندی دِلڑی یار اے بار سہیندا

حل لغات: سُول: تکالیف۔ سَہندی: سہتی۔ سہیندا: برداشت کر رہا ہے' برداشت کرانے کو مجبور کر رہا ہے۔

ترجمہ: دل ہرگز یہ تکلیفیں نہیں برداشت کر سکتا' دوست ہی یہ بوجھ برداشت کرا رہا ہے۔

(7) ہجر فرید کیتی دل زخمی دوست نہ مرہم لیندا

ترجمہ: اے فرید! ہجر نے دل کو زخمی کر دیا ہے مگر دوست مرہم تک نہیں لگاتا۔

☆——☆——☆

کافی 15

(1) کیا حالِ سنانواں دِل دا کوئی محرم راز نہ مِل دا

حل لغات: سنانواں: سناؤں۔ محرم راز: واقف راز۔ نہ مل دا: نہیں ملتا۔

ترجمہ: دل کا حال کیا سناؤں کہ کوئی محرم راز ہی نہیں ملتا۔

(2) مُنہ دُھوڑ مِٹی سرِ پائیم سارا ننگ نموز ونجائیم
کوئی پُچھن نہ ویڑھے آئیم ہتھوں اُلٹا عَالم کِھلدا

حل لغات: دُھوڑ: دُھول' گرد' خاک۔ پائیم: میں نے ڈالی۔ نموز: ننگ و ناموس۔ ونجائیم: میں نے ضائع کیا۔ پُچھن: پوچھنے۔ ویڑھا: آنگن' صحن خانہ۔ ہتھوں: بلکہ الٹا۔ کِھلدا: ہنستا' تمسخر اڑاتا ہے۔

ترجمہ: میں نے مُنہ پر دُھول اور سر میں مٹی ڈال لی ہے۔ اپنا ننگ و ناموس (عزت و وقار) تک کو گنوا دیا ہے۔ کوئی بھی مجھے پوچھنے (ہمدردی کرنے کے لئے) میرے گھر (آنگن) تک نہیں آیا ہے بلکہ الٹا دنیا ہنس رہی ہے۔

(3) آیا بار برہوں سر بَاری لگی ہو ہو شہر خواری

روندیں عمر گزاریم ساری نہ پایم ڈس منزل دا

حل لغات: باربرہوں: عشق کا بوجھ- باری: بھاری- ہو ہو: بدنامی' رسوائی- شہر خواری: رسوائی' بازار' بری شہرت- ڈس: پتہ' سراغ' نشان-

ترجمہ: ہجر کا بھاری بوجھ سر پر آپڑا ہے- شہر بھر میں بدنامی ہو رہی ہے- میں نے ساری عمر اسی طرح رو رو کر گزار دی لیکن مجھے منزل کا کوئی سراغ نہیں ملا-

(4) دل یار کیتے کرلاوے تڑپھاوے' تے غم کھاوے
دکھ پاوے سول نبھاوے ایہو طور تیڈے بیدل دا

حل لغات: کرلاوے: کراہنا' چیخنا- تڑپھاوے: تڑپے یا تڑپائے- نبھاوے: نبھائے- ایہو: یہی- طور: طریقہ- بیدل: دل باختہ-

ترجمہ: دل یار کے لئے کراہتا' تڑپتا اور غم کھاتا ہے- دکھ اٹھاتا اور مصائب برداشت کرتا ہے- اب تیرے بیدل عاشق کا یہی حال رہتا ہے-

(5) کئی سہنس طبیب کماون سے پڑیاں جھول پلاون
رمیڈے دل دا بھید نہ پاون پووے فرق نہیں ہک رتل دا

حل لغات: سہنس: سینکڑوں' بے شمار' کئی- کماون: علاج میں مصروف ہیں- سے: سینکڑے' کئی- جھول پلاون: گھول گھول کر پلائیں- پووے: پڑے- فرق: افاقہ- ہک رتل دا: ایک تل کے برابر-

ترجمہ: سینکڑوں طبیب علاج معالجے میں مصروف ہیں- سینکڑوں پڑیاں گھول گھول کر پلا رہے ہیں- لیکن میرے دل کا بھید کسی کو بھی معلوم نہیں- اسی لئے ان دواؤں سے مجھے رتی بھر افاقہ نہیں ہوا ہے-

(6) پنوں ہوت نہ کھڑ مکلایا چھڈ کلہڑی کیچ سدھایا
سوہنے جان پچھان رلایا کوڑا عذر نبھایم گھلدا

حل لغات: پنوں: سسی کا محبوب- ہوت: پنوں کی ذات ہوت بلوچ تھی' مراد محبوب- مکلایا: وداع کیا' رخصت لی- چھڈ: چھوڑ- کلہڑی: اکیلی' تن تنہا- سدھایا: روانہ ہو پڑا- جان پچھان: جان بوجھ کر- رلایا: آوارہ و سرگردان کیا- کوڑا: جھوٹا- عذر: بہانہ- گھل: نیند' غفلت' اونگھ-

ترجمہ: میرے محبوب پنوں ہوت نے ذرا رک کر بھی مجھے الوداع نہ کیا اور مجھے اکیلا چھوڑ کر کیچ کو روانہ ہو گیا- میرے محبوب نے جان بوجھ کر مجھے برباد کیا- میں نے محبوب کو بے قصور ٹھہرانے کی خاطر نیند کا جھوٹا عذر بنالیا اور اس افسانے کو نبھا رہی ہوں- (پنوں سسی کو سوتا ہوا چھوڑ کر چلا گیا تھا)-

(7) سن لیلیٰ دھانہہ پکارے تیڈا مجنوں زار نزارے

سوہنا یار تو نڑے ہکوارے کڈیں چا پردہ محمل دا

حل لغات: دھانہہ: فریاد- زار نزارے: زار و نزار ہے- تونڑے: اگرچہ، پھر بھی- کڈیں: کبھی، کسی وقت- چا: اٹھا-

ترجمہ: اے لیلیٰ! ذرا اس چیخ و پکار کو سُن، تیرا مجنوں (دیوانہ) بہت خراب حال ہے- اے حسین محبوب! کبھی ایک بار تو اپنے محمل کا پردہ اُٹھا دے-

(8) دِل پریم نگر ڈوں تانگھے جتھاں پینڈے سخت اَڑانگے

نہ راہ فریدؔ نہ لانگھے ہے پَندھ بہوں مشکل دا

حل لغات: پریم نگر: محبت کی بستی- ڈوں: طرف- تانگھے: انتظار کرتا ہے، کھنچا جائے- پینڈے: سفر- اڑانگے: دشوار، تکلیف دہ، مشکل- لانگھے: گزرگاہ، راستہ- پندھ: مسافت، سفر، راہ منزل- بہوں: بہت-

ترجمہ: دل پریم نگر (پریت نگر) کے لئے بیتاب ہے- اس کا راستہ بہت کٹھن اور مشکل ہے- اے فریدؔ! نہ اِدھر کوئی مخصوص راہ ہے نہ گزرگاہ ہے- وہ مسافت بہت دشواری کی ہے-

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 16

(1) مارُو مِٹھل وَل مُکھڑا چھُپایا ڈُکھڑیں ڈُکھایا دردیں مُنجھایا

حل لغات: مارُو: ظالم- مِٹھل: شیریں ادا محبوب- وَل: پھر- ڈُکھڑیں: دُکھوں نے- ڈُکھایا: آزردہ کیا- مُنجھایا: اداس کر دیا-

ترجمہ: ظالم محبوب نے چہرہ پھر چھپا لیا- ہمیں غموں نے بہت دُکھ دیا اور دردوں نے اُداس کر دیا-

(2) تانگھیں تپایا، مُونجھیں مَنایا سُولیں ستایا، رَنیڑے ہرایا

حل لغات: تانگھیں: انتظاروں نے- تپایا: گرم کیا، افسردہ کیا- مُونجھیں: اداسیوں نے- مسایا: غمگین کیا، آزردہ کیا، فریب دیا، دھوکے میں رکھا- نیڑے: عشق، محبت-

ترجمہ: محبوب کے انتظار میں دل کو آگ لگی ہوئی ہے- اُداسیوں نے افسردہ کر دیا، اضطراب نے ستایا اور محبت نے جیتی ہوئی بازی ہرا دی-

(3) آتنڑ نہ بھانواں سینگیں رُوایا دُھوتیں دا ویڑھا ڈھولنڑ پرایا

حل لغات: آتنڑ: عورتوں کے چرخہ کاتنے کی جگہ- سینگیں: ہم عمروں نے- دُھوتیں: جمع دھوتی بمعنی چغل خور، عیب جُو، عیار-

ترجمہ: ہم نشینوں کو میں بھاتی نہیں، سہیلیاں مجھے رلاتی رہتی ہیں- محلّہ (سارے کا سارا) چغل خوروں کا ہے- یہاں تک کہ محبوب بھی اپنا نہیں رہا- (وہ بھی اوروں کے فریب میں آگیا ہے)-

Scanned with CamScanner

(4) سُنجڑی سَسّی کوں جبلیں رُلایا ہے ہے پُنّل وَل پھیرا نہ پایا

حل لغات: سُنجڑی: نامراد' بدبخت' سونی۔ جَبَل: پہاڑ۔ ہے ہے: حروفِ تاسف۔ پھیرا نہ پایا: اِدھر کا رُخ نہ کیا۔

ترجمہ: نامراد سسّی کو پہاڑوں میں آوارہ پھرایا اور افسوس محبوب پنّل نے پھر اِدھر کا رُخ بھی نہ کیا۔

(5) پُوری پرائیں دِلڑی نُوں تایا پیڑیں پُرانی سُکھڑا ونجایا

حل لغات: پُور: تفکرات۔ تایا: تپایا۔ پیڑ: درد' تکلیف۔ سُکھڑا: سکھ کی تصغیر۔ ونجایا: گُم کر دیا' کھو دیا۔

ترجمہ: پرائے تفکرات نے دل کو تپا دیا' پُرانی تکلیفوں نے آرام کھو دیا۔

(6) خوشیاں وِہاٹیاں سانول سِدھایا گُل گیا فریدا جوبن اَجایا

حل لغات: وہاٹیاں: گزر گئیں۔ سدھایا: چلا گیا۔ گل گیا: ضائع ہوا۔ اجایا: مفت میں ضائع ہو گیا۔

ترجمہ: خوشیاں بیت گئیں اور محبوب چلا گیا۔ اے فریدؔ! میرا جوبن مفت میں ضائع ہو گیا ہے۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 17

(1) مان مہیندا چاک اَساڈے مَن بھاوندا

حل لغات: مانڑ: باعث فخر۔ مہیں: بھینس۔ چاک: چرواہا۔ اَساڈے مَن: ہمارے دل کو۔ بھاوندا: بھاتا ہے' پسند آتا ہے۔

ترجمہ: بھینسوں کا فخر اور مان (البیلا) چرواہا (رانجھا) ہمارے دل کو بہت بھاتا ہے (پسند آتا ہے)۔

(2) ہر دَم ہوئیں کولے میڈے کر رکھاں دل پاک
وَتّاں گلکڑی پاؤندا

حل لغات: کولے: نزدیک' پاس۔ دل پاک: ایک زیور کا نام جو گلے میں پہنا جاتا ہے اور ہر وقت دل پر جھُولتا رہتا ہے۔ اس میں آیات قرآنی لکھی ہوئی ہوتی ہیں' دل کے قریب رہنے والا۔ گلکڑی: گلے ملنا' بغل گیر ہونا۔ وتاں پاوندا: پہنے پھروں۔

ترجمہ: تم ہمیشہ میرے پاس ہی رہ جاؤ۔ تجھے "دل پاک" کی طرح سینے سے لگائے رکھوں اور حلقہ گردن کر کے گلے لگاتا پھروں۔ (دوسرے معنی: اس امید پر کہ شاید محبوب بغل گیر ہو جائے۔ میں نے اپنے دل کو پاک کر رکھا ہے۔)

(3) راتیں روندیں پٹدیں کھپدیں[2] پھٹ گئی ہم باکھ[3]
کیوں گل نہیں لاوندا

حل لغات: روندیں پٹدیں: روتے پیٹتے۔ کھپدیں: غم کھاتے۔ پھٹ گئی ہم باکھ: پَو پھٹنا' صبح صادق کا ظاہر ہونا' سورج

[1] پرائیں: (مثنوی معدنِ عشق) (۲) "تپدیں"--- اسرار فریدی (۳) "گئی ہم پرہ باکھ"--- دیوان فرید از نور احمد فریدی

طلوع ہونے سے پہلے کی شعاع، صبح کی سفیدی۔ گل نہیں لاوندا: گلے نہیں لگاتا۔

ترجمہ: راتوں کو روتے پیٹتے اور غم کھاتے صبح ہو گئی ہے مگر محبوب گلے کیوں نہیں لگاتا۔

(4) سانوݨ ہجوں مینگھ ملہاراں آئی رِلن دی مُد ساکھ

نیڑا جیڑا تاوندا

حل لغات: سانوݨ: ساون کا مہینہ، بارشوں کا مہینہ۔ ہجوں: خوشی سے۔ مینگھ: برسات، بادل، موسیقی کے ایک راگ کا نام ہے، جو برسات میں گیا جاتا ہے۔ ملہاراں: بادلوں کا گھر کر آنا، ملہار کا راگ کا نام بھی ہے جو برسات کے موسم میں گایا جاتا ہے۔ رلن دی مُد: وصال کا موسم۔ مد: مدت، وقت۔ ساکھ: اچھی شہرت، نئے موسم کا آغاز، وقت، موسم۔ نیڑا: عشق۔ جیڑا: جی۔ تاوندا: تنگ کرتا، گرم کرتا۔

ترجمہ: ساون آیا اور اس کے ساتھ ہی موسم ابر آلود ہو گیا۔ دوستوں سے ملاقاتوں کے دن آگئے ہیں۔ عشق دل کو اور زیادہ جلا رہا ہے۔

(5) دَردُوں ٹھڈریاں آہیں[1] کڈھدی رو رو ڈیواں باک

ڈُکھڑا انگ نہ ماوندا

(1) "ساہیں"--- دیوانِ فرید مترجم عزیز الرحمٰن

حل لغات: دَردُوں: درد سے۔ ٹھڈریاں آہیں: ٹھنڈی آہیں۔ کڈھدی: نکال رہی ہوں۔ ڈیواں: دیتی ہوں۔ باک: فریاد، رونے کی دردناک آواز، چیخ۔ نہ ماوندا: نہیں سماتا۔

ترجمہ: درد و کرب سے ٹھنڈی آہیں بھر رہی ہوں۔ رو رو کر دردناک چیخ نکالتی ہوں۔ دُکھ درد میرے تن بدن کی برداشت سے باہر ہو گئے ہیں۔

(6) نال فریدؔ دے سچ نہ کیتو آنوݨ دی گیوں آکھ

سوہݨا وَل نہیں آوندا

حل لغات: کیتو: تم نے کیا۔ آنوݨ دی: آنے کی (بات)۔ گیوں آکھ: تم کہہ کر گئے تھے۔

ترجمہ: اے دوست! تو نے فریدؔ کے ساتھ سچی بات نہیں کی۔ تم واپس آنے کا کہہ گئے تھے لیکن اے محبوب حسین! تم واپس نہیں آئے۔

☆ —— ☆ —— ☆

Scanned with CamScanner

کافی 18

(1) مُساگ مَلیندی دا گزر گیا ڈِینہہ سارا
سِنگار کریندی دا گزر گیا ڈِینہہ سارا

حل لغات: مُساگ: اخروٹ کے درخت کے چھلکے (چھال) جنہیں دانتوں اور ہونٹوں پر ملتے ہیں تو دانت صاف اور ہونٹ رنگین ہو جاتے ہیں- ملیندی: ملنے والی کا- ڈینہہ: دن (مُساگ ملنا اور سنگار کرنا محاورہ ہے)- گزر گیا: بے کار، خالی گزر گیا-

ترجمہ: (محبوب کی آمد کی خوشی میں) مسی لگاتے اور سنگار کرتے ہوئے سارا دن گزر گیا (مگر یار نہ آیا) اور یہ سارا دن بیکار گزر گیا-

(2) کجلہ پائیم سُرخی لائیم کیتمُ یار وسارا

حل لغات: کجلہ: کاجل: پائیم: میں نے ڈالا، لگایا- لائیم: میں نے لگائی- کیتم یار: یار نے کر دیا- وسارا: فراموش، بھلا دیا-

ترجمہ: میں نے کاجل لگایا، میں نے ہونٹوں پر سرخی لگائی لیکن یار نے بھلا دیا اور وہ نہ آیا-

(3) کانگ اُڈیندیں عُمر وہانی آیا نہ یار پیارا

حل لغات: کانگ: کوّا- اڈیندیں: اڑاتے ہوئے- وہانی: بسر ہوئی، گزر گئی-

ترجمہ: کوّے اُڑاتے اُڑاتے میری عمر بیت گئی مگر وہ پیارا محبوب نہ آیا-

(4) روہ ڈُونگر تے جنگل بیلے رو لیوم شوق آوارہ

(1) "بیلا"--- دیوان فرید از عزیز الرحمٰن

حل لغات: روہ: پہاڑ- ڈونگر: دشوار گزار پہاڑی راستے- بیلے: جنگل- رولیوم: مجھے آوارہ پھرایا، رُلایا-

ترجمہ: محبوب کی تلاش نے مجھے پہاڑوں، دشوار گزار راستوں اور جنگلوں میں آوارہ بھٹکائے رکھا-

(5) ہِکدم عیش دی سیجھ نہ مانیم بخت نہ ڈِتڑم وارہ

حل لغات: ہکدم: لمحہ بھر بھی- سیجھ: سیج، آرام دہ بستر- مانیم: استعمال کیا، استفادہ کیا- نہ ڈتڑم وارا: بخت نے یاوری کی، باری نہ آنے دی، موقع نہ دیا-

ترجمہ: ایک لمحہ بھی میں نے عیش و سکون کی سیج سے فائدہ نہ اٹھایا، میری تقدیر نے مجھے یہ موقع ہی نہ دیا-

(6) پڑھ بِسم اللہ گھولیم سرکوں چاتم عشق اِجارا

حل لغات: گھولیم: میں نے قربان کر دیا- چاتم: میں نے اٹھایا- اِجارا: ذمہ داری، ٹھیکہ-

ترجمہ: بسم اللہ پڑھ کر (اللہ کا نام لے کر) میں نے سر قربان کر دیا اور عشق کی پوری ذمہ داری سنبھال لی (عشق کا ٹھیکہ لے لیا)-

Scanned with CamScanner

(7) رانجھݨ میڈا میں رانجھݨ دی روز ازل دا کارا

حل لغات: کارا: طے پانا، فیصلہ، مقدّر، کام۔

ترجمہ: روزِ ازل سے یہ بات طے ہو چکی ہے کہ رانجھݨ (محبوب) میرا ہے اور میں رانجھݨ (محبوب) کی ہوں۔

(8) ہجر فریدؔ اَلنْبی لائی جَل گیوم مُفت وچارا

حل لغات: اَلنْبی: شعلہ، آگ۔ لائی: لگائی۔ جل گیوم: میں جل گیا۔ وچارا: بے چارا۔

ترجمہ: اے فریدؔ! ہجر نے میرے دل میں ایسی آگ بھڑکائی کہ میں بے چارا مفت میں جل گیا۔

☆ ▬ ☆ ▬ ☆

کافی 19

(1) نام اللہ دے پانْدھیڑا میڈا لے سنیہڑا جا

حل لغات: پاندھیڑا: مسافر، پیغام بر۔ سنیہڑا: پیغام، سندیسہ۔

ترجمہ: اے مسافر (راہرو منزل)! خدا کے نام پر میرا یہ پیغام لے جا۔

(2) آکھیں بٹھ گھت دَروہ پریت کوُں یار، نہ وٹڑا لا

حل لغات: بٹھ گھت: بھاڑ میں ڈال، چھوڑ دے۔ دَروہ: دھوکہ، فریب۔ پریت: محبّت۔ وٹڑا: بٹہ، بدنامی۔

ترجمہ: میرے محبوب کو کہنا کہ دھوکہ بازی چھوڑ دے اور سچی محبت کو دھبہ نہ لگائے (بدنام نہ کرے)۔

(3) جِیویں جِیویں کنڈھ ڈے گیا ہیں اُونْویں مُنْہ ڈے آ

حل لغات: جِیویں: اس مصرع میں یہ لفظ دو دفعہ آیا ہے، پہلا "جیویں" دعائیہ ہے یعنی خدا کرے کہ زندہ رہو اور دوسرے "جیویں" کے معنی ہیں: جس طرح، جیسے۔ کنڈھ: پشت، پیٹھ۔ مُنہ ڈے آ: منہ دکھا۔ اُونْویں: ویسے ہی۔

ترجمہ: جیتے رہو! جیسے تم پیٹھ پھیر کر چلے گئے تھے، اب ویسے ہی آکر منہ دکھاؤ۔

(4) ہَے ہَے ظالِم نِیّت مُرادِیٔ تھولے کھوٹ کما،

حل لغات: نیّت مرادیٔ: یہ جُملہ اس وقت استعمال ہوتا ہے، جب کوئی کسی کے سلوک سے تنگ آجاتا ہے تو کہتا ہے جیسی تیری نیّت ہے ویسے ہی تجھے مراد ملے گی۔ تھولے: تھوڑے۔ کھوٹ کما: فریب کر، دھوکہ دے۔

ترجمہ: ہائے ظالم! تمہیں نیت کا پھل ملے گا (اس لئے بہتر ہے کہ) تھوڑے فریب کر۔

(5) چالِیں پیچ فریبیں والی ڈھولن رِیت وَٹا

حل لغات: چالیں: طور طریقے۔ پیچ: مکر، پیچیدگی کی باتیں۔ فریبیں والی: فریبوں والی۔ ڈھولݨ: محبوب۔ رِیت: رسم، عادت۔

وٹا: تبدیل کر' بدل ڈال۔

ترجمہ: اے محبوب مکر اور فریب کی تمہاری چالیں ہیں' یہ طور طریقے بدل دے (یہ رویہ بدل دے)۔

(6) کر کے سنگت سانگ بیگانے بیٹھوں مَن پرچا

حلِ لغات: سنگت: دوستی۔ سانگ: صحبت۔ مَن پرچا: دل کو بہلانا' دل کو جھوٹی تسلی دینا۔

ترجمہ: غیروں کے ساتھ دوستی لگا کر تو نے اپنا من پرچا لیا ہے۔ (اپنے دل کو خوش کر لیا)۔

(7) ربیاہے کون کہیں دا' توں ہی ساڈے بار اٹھا

حلِ لغات: بیا: اور۔ کہیں دا: کسی کا۔ ساڈے: ہمارے۔ بار: بوجھ' ذمہ داریاں۔

ترجمہ: دوسرا کون کسی کا ہوتا ہے' اب تو ہی ہمارے بوجھ اٹھا۔

(8) سَس نناناں مارم طعنے مہنٹیں ڈیوم ما!

حلِ لغات: سَس: ساس۔ نناناں: نندیں۔ مہنٹیں: طعنے' برا بھلا کہنا۔ ما: ماں۔

ترجمہ: ساس اور نندیں مجھے طعنے دیتی ہیں اور ماں بُرا بھلا کہتی ہے (ملامت کرتی ہے)۔

(9) آکر ماہی دیدیں دیرے دِل وِچ جھوکاں لا

حلِ لغات: ماہی: میرا چاند' محبوب۔ دیدیں: آنکھوں میں۔ دیرے: ٹھکانے۔ جھوکاں لا: اپنی قیام گاہ بنا' گھر بنا۔

ترجمہ: اے محبوب! آجاؤ اور میری آنکھوں میں ڈیرہ ڈال دو (آنکھوں میں بسیرا کرو) اور دل میں اپنی بستی آباد کرو۔

(10) ناں کڈھ گاریں' ناں ڈے مندڑے وَاتوں سمجھ آلا

حلِ لغات: گاریں کڈھنٹ: گالیاں دینا' بُرا بھلا کہنا۔ مندڑے: مندے کی تصغیر ہے گالیاں' بدکلامی۔ وَاتوں: منہ سے۔ آلا: بات کر۔

ترجمہ: مجھے نہ گالیاں دے اور نہ بدکلامی سے بات کر اور منہ سنبھال کر بات کر۔

(11) یاری لایو' لا نہ جاتو محض نہ آیو ڈا

حلِ لغات: یاری لایو: دوستی کی۔ لا نہ جاتو: نباہ نہ سکے۔ نہ آیو ڈا: طریقہ نہ آیا۔ محض: بالکل۔

ترجمہ: اے محبوب! یاری تو تم نے لگا لی مگر یاری لگانے کے طریقے سے بالکل ناواقف ہو اس لئے یاری نہ نبھا سکے۔

(12) جھور جھرانٹے جند دا جوکھوں ڈِتڑس ماس سُکا

حلِ لغات: جھور جھرانٹے: فکر اندیشے۔ جند: جان۔ جوکھوں: خطرات۔ ڈِتڑس: دیا ہے۔ ماس: گوشت۔ سُکا: سکھا۔

ترجمہ: تفکرات اور اندیشے عذاب جان ہیں۔ انہوں نے میرے بدن کا گوشت سُکھا کر رکھ دیا ہے۔

(13) ڈِٹھڑے باجھوں کیویں جتراں برہوں لگا ہُڈتا

حلِ لغات: ڈٹھڑے باجھوں: دیکھے بغیر۔ کیویں: کس طرح۔ جتراں: زندہ رہ سکوں' سکون حاصل کروں' صبر کروں۔ ہُڈتا: ایسی

Scanned with CamScanner

گرمی جو ہڈی کے اندر داخل ہو جائے۔ (ہڈ: ہڈی۔ تا: تپش)

ترجمہ: تمہیں دیکھے بغیر کیسے زندہ رہوں۔ ہجر کی گرمی تو ہڈیوں تک پہنچ گئی ہے۔

(14) سکھڑیں نہ ڈے یار الانبھے کر کجھ کانٹ حیا

حلّ لغات: سکھڑیں: خالی، خواہ مخواہ۔ الانبھے: طعنے، گلے، شکوے۔ کجھ کان: کچھ تو، کسی قدر، تھوڑا بہت۔

ترجمہ: اے دوست، کچھ تو شرم کر، یہ مفت کے طعنے تو اب نہ دے۔

(15) سوہنٹی نال نبھاوے ہر کوئی کوجھی نال نبھا

حلّ لغات: سوہنی: حسین، خوبصورت۔ نبھاوے: بسر کرے۔ کوجھی: بدصورت۔

ترجمہ: حسین و خوبصورت کے ساتھ تو ہر کوئی نباہ کر لیتا ہے۔ کمال تو یہ ہے کہ بدصورت کے ساتھ نباہ کر کے دکھاؤ۔

(16) جلدی آنویں، نہ چر لانویں ساہ تے نہم وِسا

حلّ لغات: چر: دیر۔ ساہ: سانس، زندگی۔ نہم: مجھے نہیں ہے۔ وِسا: اعتبار، بھروسہ۔

ترجمہ: اے محبوب! جلدی آنا اور دیر مت لگانا کیونکہ مجھے زندگی پر کوئی اعتبار نہیں ہے۔

(17) ڈے کر ساڈی بانہہ سِراندی سُوہے سیجھ سُہا

(1) بعض نسخوں میں "سوہی سیج" لکھا گیا ہے جس کا مطلب سرخ گداز بستر ہے جو شب عروسی میں بچھایا جاتا ہے۔

حلّ لغات: بانہہ: بازو۔ سِراندی: سر کے نیچے۔ سُوہے سیجھ: رنگین سیج، عروسی۔ سُہا: زینت بخش۔

ترجمہ: میرے بازو کو سر کے نیچے رکھ کر عروسی رنگین سیج کو زینت بخشو۔

(18) تیں کن سانول دِلڑی آپے آ وِچم سر چا

حلّ لغات: تیں کن: تیرے پاس۔ آپے: خودبخود، آپ سے آپ۔ وِچم: میں نے بیچی ہے۔ سرچا: سر پر اٹھا کر۔

ترجمہ: اے محبوب! میں خود ہی اپنا دل اپنے سر پر اٹھا کر تیرے پاس آ کر بیچ دیا ہے۔

(19) بے ٹھائی گزران نہ بھلّی بٹھ پیا کوڑ نبھا

حلّ لغات: بے ٹھائی: بے اتفاقی، ناچاقی (ٹھا، اتفاق، مرضی، خوشی)۔ بھلّی: اچھی۔ بٹھ پیا: بھاڑ میں جائے۔ کوڑ نبھا: جھوٹا نباہ، جھوٹی گزر بسر۔

ترجمہ: نااتفاقی اور مخالفت کی گزران اچھی نہیں ہے۔ بھاڑ میں جائے ایسی جھوٹی گزر بسر۔ (جھوٹے نباہ کو بھاڑ میں ڈال دینا چاہئے۔)

(20) چاڑھیں توڑ نہ راہ وِچ رولیں رکھنٹا یاد وفا

حلّ لغات: توڑ چاڑھیں: آخری منزل تک ساتھ دینا، انجام تک پہنچانا۔ نہ رولیں: راستے میں چھوڑ نہ دینا (رلانا)۔

ترجمہ: اے محبوب! آخری منزل تک میرا ساتھ دینا، راستے میں نہ رلانا اور وفا کو یاد رکھنا۔

(21) انگن فریدَ دے بھُورل جانی رہجوُں آپوُں پا

حلّ لغات: اَنگن: آنگن- بھُورل جانی: بھُورے رنگ کا محبوب، محبوبِ حسین- پَوں پا: قدم رکھ-

ترجمہ: فریدَ کے آنگن میں اے محبوب حسین! آکر قدم رکھ۔ (اور اپنے حُسن کی جھلک دکھا۔)

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 20

(1) وہَ وَہ سوہنڑے دا وَرتارا ہر صُورت وچ کرے اوتارا

رِہک جا چاوے عِشق اِجارا بئی جا ڈیوے حُسن اُدھارا

حل لغات: سوہنڑا: خوبصورت، محبوب- واہ واہ: کیا عجیب ہے- ورتارا: برتاؤ، سلوک، رویہ- اوتارا: جلوہ آرائی، نزول، عکس نزولی- اِجارا: ٹھیکہ- بئی جا: دوسری جگہ- اُدھارا: قرض-

ترجمہ: سبحان اللہ! محبوب کا برتاؤ بھی کیا عجیب ہے کہ ہر صورت میں اُس کا جلوہ موجود ہے۔ اگر کہیں اس نے عشق کو ٹھیکہ پر لے رکھا ہے تو کہیں اپنا حسن کسی حسین کو ادھار دے دیا ہے۔

(2) او مالک مَیں ادنیٰ سگ دا ہر صُورت وچ مِٹھڑا لگدا

مَیں کیا، موہ لیوس مَن جگ دا ماریُس ہر جا ناز نقارا

حل لغات: ادنیٰ: کمتر، کمترین- مِٹھڑا: میٹھا، شیریں- لگدا: لگتا ہے- موہ لیُس: موہ لیا، فریفتہ کرلیا- جگ دا: دنیا جہان کا- ماریُس: اس نے مارا-

ترجمہ: وہ مالک ہے اور میں اس کا ادنیٰ سگِ دَر ہوں۔ وہ ہر صُورت اور شکل میں میٹھا لگتا ہے۔ ایک میں ہی نہیں جس کا اس نے دل موہ لیا ہے بلکہ سارا جگ ہے (جسے اس نے گرویدہ بنالیا ہے) اور ہر جگہ اس نے اپنے ناز کا ڈنکا بجا رکھا ہے۔

(3) میں بے آس، اُمید دا مانڑاں ہرکس ناکس دے مَن بھانڑاں

دوست اَویڑا یار ایانڑاں ہر ہک دل کوں لگے پیارا

حلّ لغات: بے آس: ناامید- مانا: فخر، عزت، غرُور، سہارا۔ مَن بھانا: من کو بھایا ہوا، دل پسند- اَویڑا: بے ڈھب، جھگڑالو، بدمزاج- ایانڑاں: بھولا، نادان، بے سمجھ، کم سِن-

ترجمہ: (میرا محبوب) مجھ ناامید اور مایوس کا مان اور فخر ہے۔ وہ ہرکس و ناکس کے دل کو بھایا ہوا ہے۔ یہ سخت مزاج، بے ڈھب اور بھولا ہونے کے باوجود ہر ایک دل کو پیارا لگتا ہے۔

(4) جو میں وانگ بُجھارت بُجھدا سوتھیا واقف ساری گُجھ دا

ہرگز دخل نہیں، کہیں کجھ دا   جانڑ نظارا یار دا سارا

حلّ لغات: وانگ: مانند، طرح، مثل۔ میں وانگ: میری طرح۔ بُجھارت: پہیلی۔ بُجھدا: بوجھتا ہے، معلوم کر لیتا ہے۔ سو: وہی۔ تھیا: ہوا۔ گُجھ: مخفی بھید، پوشیدہ راز۔ جانڑ: معلوم کر، سمجھ، جان لے۔

ترجمہ: جو شخص میری طرح اس پہیلی کو حل کر لیتا ہے وہی سارے راز اسرار کا واقف ہو جاتا ہے (تمام سربستہ رازوں سے آگاہ ہو جاتا ہے)۔ یہاں ہرگز کسی شخص یا چیز کا دخل نہیں۔ ہر جگہ اسی محبوبِ حقیقی ہی کا جلوہ سمجھو۔

(5) چرن گرُو دے سِیس نِوائیں   جو آکھے چُم اَکھیاں چائیں

جُہد جہاد دا بار اُٹھائیں   قرُب کمال ہٹی مطلب بارا

حلّ لغات: چرَن: قدم۔ سِیس: سر۔ گرُو: مُرشد، پیر، ہادی۔ نوائیں: جھکانا۔ چُم اَکھیاں چائیں: چوم کر آنکھوں پر اٹھا لینا۔ جہد جہاد: کوشش، محنت، مشقت۔ بارا: بھاری، بڑا، اصل، وزنی۔

ترجمہ: مُرشد کے قدموں میں سر جھکا دینا، جو کچھ وہ کہے چوم کر آنکھوں پر اٹھا لینا۔ سر توڑ کوشش اور مشقت کا بوجھ اٹھا لینا، تمہارا سب سے بڑا (وزنی) مقصد تو کمال و قرُب ہے۔

(6) تھی گرُ پیر دا چیلا سَچّا   نہ ہو قدم ہٹا کر کچّا

برہوں کڑاہ چڑھیا مَچ مَچّا   جَل بَل مار اَنَا دا نعرہ

حلّ لغات: گرُپیر: پیر و مرشد۔ چیلا: پیروکار، مرید۔ کچّا: خام، ناکام، بے اعتماد۔ برہوں: عشق و فراق۔ مچ مچا: آگ بھڑک اٹھی، شعلہ زن۔ جَل بَل: جل بھُن کر۔ اَنَا: انا الحق۔

ترجمہ: پیر و مرشد کا سچا پیروکار بن جا۔ (محبت کی راہ میں) قدم پیچھے ہٹا کر کچّا اور ناکام نہ ہو۔ (اس منزل میں تو) محبت کا کڑاہ چڑھا ہوا ہے۔ آگ بھی بھڑک رہی ہے۔ (اس کڑاہ میں کود جا) اور جل بل کر انا (خودی) کا نعرہ لگا دے۔

(7) جو کوئی رکھسی اے گُن چارے   جوراتی جَگ جوگ جگارے

وَنج خوش وسّی شام دوارے   رہسی جنم جگت سوں نیارا

حلّ لغات: رکھسی: رکھے گا۔ گُن: وصف، صفت، نیکی۔ جوراتی: ضبطِ نفس۔ جَگ: سخاوت، یگ۔ جوگ: یوگ، عبادت، ریاضت، مراقبہ، مَن کے دھیان میں مصروفیت۔ جگارے: شب بیداری۔ شام دوارے: کرشن جی کے دوارے، مراد محبوب کا آستانہ۔ جَنم جگت: پیدائش کی دنیا۔ سُوں: سے۔ نیارا: بے نیاز، علیحدہ۔

ترجمہ: جو شخص ان چار صفات، ضبطِ نفس، جود و سخا، عبادت و ریاضت اور شب بیداری سے متصف ہو گا۔ وہ محبوب کے آستان میں جا کر خوشیوں سے ہم کنار ہو گا اور اس پیدائشوں کی دُنیا سے بے نیاز ہو جائے گا۔ (دنیاوی جھگڑوں سے بے نیاز ہو جائے گا۔)

(8) جگرت سپنس سکوپت تُریا   تیڈی سیر دے سانگے جُڑیا

جنیدا پیر سنجانوں تھڑیا پھر سی تھی چو گوٹھ آوارا

(1) بعض نسخوں میں "ستوپت" بھی ہے۔

حل لغات: جگرت: عالم بیداری، رات کا جاگنا۔ سپنس: عالمِ خواب۔ سکوپت: عالم ارواح، خواب نشین۔ سیر: تماشا، مشاہدہ۔ سانگے: کی خاطر، کے لئے۔ جڑیا: بنایا گیا ہے۔ جنیدا: جس کا۔ سنجاݨوں: پہچاننے سے۔ تھڑیا: بھٹک گیا۔ پھرسی: پھرے گا۔ چوگوٹھ: چاروں طرف۔

ترجمہ: (عالمِ دُنیا، عالمِ مِثال، عالمِ اِرواح، عالم بے رنگی) عالم بیداری اور عالم خواب جو راہِ حق پر گامزن ہیں یعنی کائنات اور اس کی لاتناہی وسعتیں، یہ سب تمہارے مشاہدے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ (تمام منظر تیری ہی سیر اور عبرت کے لئے بنائے گئے ہیں) جس کا پاؤں پہچان سے لغزش کھا گیا۔ وہ اس جہان میں مارا مارا پھرتا رہے گا اور کسی مُراد کو نہ پہنچے گا (مقصد حاصل نہیں کر سکے گا)۔

(9) تُوں ایہہ سمجھ سنجاݨ نہ چھوڑیں نرگن سرگن وچ جا جوڑیں
اپݨے آپ توں مونہہ نہ موڑیں سَب ہے رُوپ سرُوپ تمہارا

حل لغات: سمجھ سنجاݨ: معرفت، علم عرفان، عقل و ادراک۔ نرگن: بغیر صفات کے۔ سرگن: صفات کے ساتھ۔ رُوپ: چہرہ۔ سروپ: عمدہ روپ، اچھا چہرہ۔ تمارا: تمہارا۔

ترجمہ: کسی حالت میں بھی عقل و عرفان کا دامن نہ چھوڑنا۔ یہ سمجھنا کہ یہ ساری کائنات اور موجودات اللہ تعالیٰ تو نہیں ہیں مگر اللہ تعالیٰ سے الگ بھی نہیں ہیں۔ (اللہ تعالیٰ کو بغیر صفات کے اور بمعہ صفات کے سمجھنا)۔ اپنے آپ سے مُنہ نہ موڑنا، دنیا و مافیہا سب تیرے لئے ہے اور سب سے اچھا رُوپ تمہارا رُوپ ہے۔ (دنیا میں جو کچھ ہے سب تیرے لئے ہے)۔

نوٹ: بعض نسخوں میں اس بند کا پہلا مصرع یوں ہے: "تُوہیں سمجھ، سمجھ نہ چھوڑیں" اس کا مطلب ہے کہ تُو جس کی تلاش میں سرگرداں ہے وہ خود تُو ہے۔ خوب جان لے اور اس حقیقت کو فراموش نہ کرنا۔

(10) چاروں بید بدانت پُکارن اوم برم نارائن دَھارن
آتم اُوتم سُروپ سدھارن دویت فریدؔ ہے جھوٹا لارا

حلّ لغات: بید: وید (رگ وید، یجر وید، شام وید، اتھر وید)۔ بدانت: ویدانت، ہندو فلسفہ الہیات۔ اوم: خالق کائنات، قادرِ مطلق۔ برہم: برہما، مالکِ کُل۔ نارائن: برہما جی، او تار۔ دھارن: رُوپ اختیار کریں، روپ میں جلوہ دکھانے والا۔ آتم: رُوح۔ اُتم: سب سے اعلیٰ۔ سُروپ: اچھا رُوپ، خوبصورت۔ سدھارن: سمجھیں۔ دویت: شرک، کسی دوسرے کو خدا کا شریک بنانا، دُوئی۔ لارا: ٹال مٹول، فریب۔

ترجمہ: چاروں وید اور شاستر پکار کر کہہ رہے ہیں کہ وہ ذات! خواہ اوم، برہما اور نارائن کی شکل و صورت میں ظہور

کرے یا روح الارواح کا لباس زیبِ تن کرے، یہ سب اُسی کے مظاہر ہیں۔ اے فریدؔ، ان اشکال کو متعدد خدا ظاہر کرنا لوگوں کو دھوکہ دینا ہے۔ (شرک اور دُوئی سب غلط راستے ہیں)۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 21

(1) ہَے ہَے یار بروچل رِتی تِل ترس نہ کیتا

حل لغات: ہَے ہَے: حروفِ تاسف، ہائے افسوس۔ بروچل: بلوچ کی تصغیر جو پیار سے بولا جاتا ہے، مجازاً یہ لفظ "مَسّی" کے محبوب "پُنّوں" کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مُراد محبوب، معشوق۔ رِتی تِل: ایک تِل کے برابر، ایک ذرہ۔

ترجمہ: ہائے افسوس! محبوب نے (مجھ پر) ذرا بھی رحم نہ کھایا۔

(2) کرکے سخت نمانڑی اپنے نال نہ نیتا

حل لغات: نمانڑی: بے چاری، بے بس۔ نال: ہمراہ، ساتھ۔ نیتا: لے گیا۔

ترجمہ: مجھے سخت بے بس بنا کر (چلا گیا) اور اپنے ساتھ نہ لے گیا۔

(3) ہجر پیالہ اَزلوں میں مُٹھڑی لو پیتا

حل لغات: اَزلوں: ازل سے، ابتدا سے۔ مُٹھڑی: بدبخت نے۔ لو پیتا: گھول کر پی لیا۔

ترجمہ: روزِ ازل ہی سے میں بدبخت نے ہجر کا پیالہ گھول کر پی لیا۔

(4) جَیں ڈینہہ سجنڑ سدھائے ڈُکھ آیا سُکھ ربیتا

حل لغات: جَیں ڈینہہ: جس دن سے، جب سے۔ سِدھائے: روانہ ہوئے، چلے گئے۔ بیتا: گزر گیا، ختم ہو گیا۔

ترجمہ: جس دِن سے محبوب چلا گیا ہے (اُسی دن) دُکھ آ گئے اور سکھ چلے گئے۔

(5) سُول کُلَلڑا، کوجھا لُوں لُوں رگ رگ سیتا

حل لغات: سُول: درد، تکلیف، دردِ شکم۔ کُلَلڑا: بے ڈھب، بگڑا ہوا۔ کوجھا: بدنما، بدوضع۔ لُوں لُوں: بال بال، ہر ایک رُواں، مسام۔ سیتا: سیون مصدر سے سیا ہوا، سِل گیا۔

ترجمہ: بے ڈھنگا اور خوفناک درد روئیں روئیں اور رگ رگ میں سِلا ہوا ہے۔

(6) اصلوں محض وِساریُس لا کر پرم پلیتا

حل لغات: اصلوں: بالکل۔ محض: کلیتاً۔ وِساریس: اس نے بھلا دیا۔ پرم: محبت، عشق۔ پلیتا: بتی، فتیلہ۔

ترجمہ: محبُوب نے اپنی محبت کا فتیلہ لگا کر مجھے بالکل بھلا دیا ہے۔

(7) روہ فرید لتاڑاں شالا کھا مِم چیتا

حل لغات: روہ: پہاڑ- لتاڑاں: روندنا، کچلنا، پامال کرنا- شالا: خدا کرے- کھاوم: مجھے کھا جائے-

ترجمہ: اے فرید! اب میں پہاڑ روندتی پھرتی ہوں- خدا کرے مجھے چیتا کھا جائے (تاکہ درد سے نجات حاصل ہو)-

☆ ━━ ☆ ━━ ☆

کافی 22

(1) اِتھاں میں مُٹھڑی نِت[1] جان بَلَب او تاں خوش وَسدا وچ مُلک عَرَب

(1) بعض نسخوں میں نت کی بجائے "جند" درج ہے-

حل لغات: اِتھاں: اس جگہ، یہاں- مُٹھڑی: بدنصیب، بدقسمت- نِت: ہمیشہ- جاں بَلَب: لب پر جان آئی ہوئی، حالتِ نزع میں- او: وہ- تاں: تو- وَسدا: آباد ہے، بستا ہے-

ترجمہ: میں بدنصیب تو یہاں جاں بلب پڑی ہوں اور وہ میرا محبوب تو عرب کے ملک میں خوشیوں اور مُسرتوں میں آباد ہے-

(2) ہر ویلے یار دی تانگھ لگی سُنّج سینے سِک دی سانگ لگی
ڈُکھی دلڑی دے ہتھ ٹانگ لگی تھئے رِل رِل سُول سمولے سَب

حل لغات: ویلے: وقت، ہر دم- تانگھ: انتظار- سُنّج: ویران، غیر آباد، برباد شدہ، خالی- سِک: چاہت، انتظار، شوق- سانگ: برچھی: ٹانگ: نشان منزل، منزلِ مقصود، دریا کا دوسرا کنارہ- رِل رِل: مِل جُل کر- سُول: درد و غم- سمولے: اکٹھے، جمع، یکجا-

ترجمہ: ہر وقت یار کا انتظار ہے- ویران سینے میں چاہت (انتظار) کا نیزہ (برچھا) لگا ہوا ہے- دُکھے ہوئے دل کو یہی ڈھارس لگی ہے کہ اس میں تمام درد و الم اکٹھے ہو کر جمع ہو گئے ہیں-

(3) تَتّی تھی جوگن چودھار پھراں ہِنْد، سِنْدھ، پنجاب تے ماڑ پھراں
سُنّج بَر تے شہر بازار پھراں متاں یار مِلم کہیں سانگ سَبَب

حل لغات: تتّی: سوختہ جگر- چودھار: چاروں طرف- ماڑ: مارواڑ- سُنّج بَر: ویرانے، سنسان، بیابان- متاں: شاید، ممکن ہے- مِلم: مجھے ملے- سانگ: حیلہ، طریقہ-

ترجمہ: میں سوختہ جان جوگن بن کر چاروں طرف آوارہ پھر رہی ہوں- کبھی ہندوستان، سندھ، پنجاب اور مارواڑ میں پریشان پھرتی ہوں- کبھی شہروں کے بازاروں میں ڈھونڈتی ہوں کہ شاید کسی بہانے محبوب مل جائے-

(4) جیں ڈِینہہ دا نینھ دے شِینہہ پھٹیا لگی نیش ڈُکھاندی، عیش گھٹیا

سَب جوبن جوش محروش گھٹیا   سُکھ سَڑ گئے مر گئی طرح طرب

حل لغات: جَیں ڈینہہ: جس دن سے۔ ینھ: عشق۔ شِینھ: شیر۔ بھَٹیا: زخمی کیا۔ پیش: نشتر، ڈنگ، دانت، ناخن۔ گھٹیا: گھٹ گیا، کم ہوا۔ ہٹیا: ہٹ گیا، پرے ہو گیا۔ سَڑ گئے: جل گئے۔ طرح طرب: اندازِ مُسرّت، خوشی کے طریقے، خوشیوں کی صحبتیں۔

ترجمہ: جس دن سے مجھے عشق کے شیر نے زخمی کیا ہے، دکھوں کا نشتر (سینے) پیوست ہو گیا ہے۔ سکھ چین ختم ہو گئے ہیں۔ نہ جوانی رہی ہے نہ اس کا جوش و خروش۔ راحتیں جل گئی ہیں اور خوشیوں کے طور طریقے رخصت ہو گئے ہیں۔

(5) توڑے دِھکڑے دھوڑے کھانڈڑی ہاں   تیڈے نام توں مُفت وِکانڈڑی ہاں

تیڈی باندیاں دی میں باندڑی ہاں   ہے دَر دِیاں کُتیاں نال اَدب

حل لغات: توڑے: اگرچہ۔ دِھکڑے: دھکے۔ دھوڑے: ٹھوکریں۔ کھانڈڑی: کھاتی۔ تیڈے نام توں: تیرے نام پر۔ وکانڈڑی: بکتی۔ باندیاں دی باندڑی: باندیوں کی باندی، کنیزوں کی کنیز۔ دَر: دروازہ۔ کُتیاں: کتیا ہوں۔ نال اَدب: بصد احترام۔

ترجمہ: اگرچہ تیری محبت کی راہ میں دھکے اور ٹھوکریں کھا رہی ہوں (پھر بھی) تیرے نام پر مفت بک جاتی ہوں۔ میں تو تمہاری کنیزوں کی بھی کنیز ہوں بلکہ تیرے دَر کے کُتوں کا بھی ادب کرتی ہوں۔

(6) واہ سوہنْاں ڈھولنْ یار سجنْ   واہ سانوَل ہوت حجاز وطن

آ ڈیکھ فرید دا بیت حُزن   ہِم روز ازل دی تانگھ طلب

حل لغات: واہ: واہ سبحان اللہ، کلمہ تحسین۔ سوہنْا: خوبصورت۔ ڈھولن: محبوب۔ یار سجن: دلی دوست۔ سانوَل: سانولے رنگ کا محبوب۔ ہوت: پنُوں، محبوب۔ بیتِ حُزن: غم کا گھر۔ حجاز وطن: عرب کا باشی۔ تانگھ طلب: انتظار اور آرزو۔

ترجمہ: واہ سبحان اللہ، اے حسین محبوب، اے جگری دوست، اے حجاز کی مقدس زمین کو اپنی سکونت کا شرف بخشنے والے محبوب رب العالمین! ذرا آ کر فریدؒ کے غمکدہ کو بھی دیکھو۔ اسے تو روز ازل سے ہی تمہاری آرزو اور تمہارا انتظار ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 23

(1) سُنْ سمجھ رے زاہد جاہد توں   ہن عِشق دے اے کلمات عجب

حل لغات: زاہد: پرہیزگار، تارک الدنیا۔ جاہد: جہاد کرنے والا۔ ہن: ہیں۔

ترجمہ: اے زاہد جاہد انسان! سُن اور سمجھ کہ یہ عشق کی باتیں عجیب ہیں۔

(2) ہے گالھ عجب، ہے حَال عجب   ہے چَال عجب ہے گھات عجب

حل لغات: گالھ: بات۔ حال: دل کی کیفیت۔ چال: ایک حالت سے دوسری حالت بدلنا، طریق عمل۔ گھات: انتظار کی جگہ،

مین گاہ۔

ترجمہ: یہ بات بھی عجیب ہے۔ اس کے حال و سرود بھی عجیب۔ عشق کے طور طریقے بھی عجیب ہیں۔ اس کی منازل بھی عجیب ہیں۔

(3) ہے ذوق عجب ہے شوق عجب ہے عین عجب ہے بین عجب

حل لغات: ذوق: لطف، حظ۔ شوق: خواہش، آرزو، تمنا، رغبت، طبیعت کا میلان۔ عین: ذات حق میں محو ہو جانا، لذت وصال پانا، بقاباللہ کے مقام میں پہنچنا، ذات حق تعالیٰ کے ساتھ اتحاد۔ بین: فراق، جدائی۔

ترجمہ: عشق میں ذوق اور شوق کے مراحل بھی عجیب ہیں۔ اس کی کیفیتِ وصل و فراق بھی عجیب ہیں (کیا خوب ہیں)۔

(4) ہے ذکر عجب ہے فکر عجب ہے نفی عجب اثبات عجب

حل لغات: ذِکر: یاد کرنا، یادِ الٰہی۔ فِکر: سوچنا، غور کرنا۔ نفی: انکار۔ اثبات: اقرار، کلمۂ طیبہ مرکب ہے نفی اور اثبات سے۔ (نفی "لَا اِلٰہَ" اثبات "اِلَّا اللّٰہُ")

ترجمہ: عشقِ الٰہی میں ذکر و فکر بھی عجیب ہے اور نفی اثبات بھی۔ (معبود کی نفی کرنا یا انکار کرنا اور پھر انکار کے بعد اقرار کرنا بھی عجیب ہے)۔

(5) کُل تانگھ طلب مفقود کرن بَھ صُورت حق مسجُود کرن

حل لغات: تانگھ: انتظار، تمنا۔ طلب: چاہت۔ مفقود: گُم۔

ترجمہ: دنیا کی کل خواہشات ترک کر دیتے ہیں، جملہ اشکال میں ذاتِ الٰہی کا پرتو دیکھ کر سر جھکا لیتے ہیں۔

(6) تھی باذِل ترک وجُود کرن رسک صوم صلوٰۃ، زکوٰۃ عجب

حل لغات: باذِل: سخی، خرچ کرنے والا۔ ترکِ وجود: وجود کا ترک کرنا، فنافی اللہ ہونا۔

ترجمہ: سخاوت کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنے وجود کو بھی ترک کر دیتے ہیں (وہ اپنا سب کچھ قربان کر کے فنافی الذت ہو گئے۔) ساتھ ہی نماز، روزے اور زکوٰۃ وغیرہ ارکان کی پابندی کی خواہش بھی عجیب ہے۔

(7) حکمات عجب، شبہات عجب درجات عجب، درکات عجب

حل لغات: حکمات: محکم اصُول۔ شبہات: شکُوک۔ درجات: ارتقائی مدارج، مدارج فقر، منازل یا حصص بہشت۔ درکات: تنزّل، دوزخ کے طبقات۔

ترجمہ: اس کے محکم اصُول بھی عجیب ہیں اور محکم اصولوں کے خلاف جو شبہات دل میں پیدا ہو جاتے ہیں، وہ بھی عجیب ہیں۔ (اس راستہ میں عجب نکتے بھی سوجھتے ہیں اور شبہات سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے) راہِ عشق کی منازل طے کرتے ہوئے جو ترقیاں اور تنزلیاں ہوتی ہیں، وہ بھی عجیب ہیں۔ (کہیں بہشت کے درجے ہیں اور کہیں دوزخ کے طبقات ہیں۔)

(8) آیات عجب، طاعات عجب طاغوت تے لات منات عجب

حلِ لغات: آیات: آیت کی جمع' نشانیاں- طاعات: طاعت کی جمع' فرمانبرداریاں- طاغوت' لات' منات: عربوں کے قدیم اصنام' بتوں کے نام-

ترجمہ: ذات باری تعالیٰ کے حق ہونے کے جو واضح دلائل موجود ہیں' وہ بھی عجیب ہیں اور جن اطاعتوں کا حکم دیا گیا ہے وہ بھی کیا خوب ہیں اور پھر راہ راست سے بھٹکانے والی قوتیں اور انسانی ذہن کے تراشے ہوئے بت طاغوت اور لات و منات بھی عجیب ہیں-

(9) ہِک ذاتوں سہنس ذوات عجب ۔ ۔ ۔ رِاسماء ' افعال ' صفات عجب

حلِ لغات: سہنس: بے شمار' سینکڑوں-رِاسماء: جمع اسم- افعال: جمع فعل- صفات: جمع صفت

ترجمہ: ایک ذات سے بے شمار ذاتوں کا ظہور میں آنا بھی عجیب ہے اور پھر ان کے نام' کردار اور صفات بھی خوب ہیں-

(10) خوش خِضر دے فلسفیات عجب ۔ ۔ ۔ ظُلمات تے آبِ حیات عجب

حلِ لغات: ظلمات: بحرِ ظلمات جہاں آبِ حیات کا چشمہ ہے- حضرت خضرؑ سکندر کو وہاں تک لے گئے تھے-

ترجمہ: خوش نصیب جناب خضرؑ کے فلسفے بھی عجیب ہیں اور بحرِ ظلمات و آب حیات بھی عجیب چیزیں ہیں- حضرتِ خضرؑ کا فلسفہ (آبِ حیات تک لے جاکر سکندر کو اس کے کیف و سرود سے محروم رکھا جائے-) عجیب دکھائی دیتا ہے-

(11) ٹھَپ رِفقہ اصُول عقائد نوں ۔ ۔ ۔ رَکھ مِلّت ابن العربی دی

حلِ لغات: ٹھَپ: بند کر دے- رِفقہ: قرآن کے ذریعہ قانون سازی- اصُول: وہ علم جس میں کتاب' سنت' اجماع اور قیاس سے احکام شریعت تیار کئے جائیں- ابن العربی: فلسفے کا بڑا عالم- شیخ اکبر: ایک امام صوفی- مصنف: "فتوحات مکیہ"

ترجمہ: فِقہ' اصُول اور عقائد کی کتابوں کو بند کر کے رکھ دے- شیخ محی الدین ابن العربی کی مِلّت کو اختیار کر لے- (ابن العربی کا مسلک توحید وجودی اختیار کر-)

(12) ہے دِلڑی غیروں پاک تری ۔ ۔ ۔ رِمصباح عجب مشکوٰۃ عجب

حلِ لغات: مصباح: مصباح اور مشکوٰۃ احادیث کی کتابیں ہیں- لغت میں ان کا ترجمہ' چراغ' فانوس اور شمع ہے-

ترجمہ: تیرا دل غیر سے پاک ہے- مصباح اور مشکوٰۃ عجیب ہیں- (بلاشبہ چراغِ ہدایت ہیں-)

(13) حرکات عجب سکنات عجب ۔ ۔ ۔ اشغال عُجب اوقات عجب

حلِ لغات: اشغال: جمع شغل کی' اصطلاح صوفیہ میں ایک مرحلہ کا نام ہے- حرکات' سکنات' اشغال اور اقاتِ تصوف کی اصطلاحات ہیں-

ترجمہ: ریاضت میں حرکات' سکنات' اشغال اور اوقات بھی عجب ہیں- (راہِ عشق میں قدم بڑھانا پھر رُک جانا اور توقف کرنا بھی عجب ہے- اس کے شغل اشغال اور لمحات و واقعات بھی عجیب ہیں-)

(14) اوراد عجب دعوات عجب ۔ ۔ ۔ ساعات عجب ڈینہہ رات عجب

Scanned with CamScanner

حل لغات: اوراد: ورد کی جمع' وظیفے۔ دعوات: دعائیں۔ ساعات: جمع ساعت' آن

ترجمہ: راہ سلوک کی عبادات میں وظیفے اور دعائیں بھی عجیب ہیں۔ اس کے اوقات اور دن رات بھی خوب ہیں۔

(15) لا یُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ عجب لَا یَجْحِہُ الْاَشْکَالُ عجب

حل لغات: لَا یُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ: آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں۔ لا یجحہ الاشکال: شکلیں اسے چھپا نہیں سکتیں۔

ترجمہ: یہ عجیب ہے کہ آنکھیں اس کا ادراک نہیں کرسکتیں۔ اور اشکال اسے چھپا نہیں سکتیں۔

(16) ہے بحر عجب ہے لہر عجب ہے نہر عجب قطرات عجب

حل لغات: بحر: سمندر۔ لہر: موج۔ نہر: دریا' نہر۔

ترجمہ: بحر' نہر اور قطرات عجیب ہیں۔ دنیائے نباتات کی کس پُرلطف ذریعے سے آبیاری کی جا رہی ہے۔ یہ سب تحیر انگیز ہے۔

(17) آفات عَجَب خدشات عجب صَدمات عَجَب ' حَسرات عجب

حل لغات: خدشات: خدشات کی جمع۔ حسرات: حسرت کی جمع۔ آفات: بلائیں' آفت کی جمع۔ صدمات: صدمہ کی جمع۔

ترجمہ: آفتاب' خدشات' صدمات اور حسرتیں عجیب ہیں۔ (جو سالک کو سلسلہ ریاضت میں رکاوٹ بن کر پیش آتی ہیں۔)

(18) واہ جَذْبَتُہ مَن جَذبات عجب راحات عجب لذات عجب

حل لغات: راحات: راحت کی جمع۔ لذات: لذت کی جمع۔

ترجمہ: دیگر جذبات کے علاوہ باری تعالیٰ کی محبت کے جذبات کا پیدا کرنا بھی عجیب چیز ہے اور پھر اس راہ میں راحات اور لذات کا تو کیا کہنا۔ وہ بھی خوب ہیں۔

(19) ناسُوت عجب مَلکُوت عجب جبرُوت عجب لَاہُوت عجب

حل لغات: ناسوت: یہ خاکی دینا۔ ملکوت: فرشتوں کی دنیا۔ جبروت: اللہ تعالیٰ کا حکم و اقتدار۔ لاہوت: جہاں سوائے اللہ کے اور کچھ بھی نہیں۔

ترجمہ: ناسوت' ملکوت' جبروت اور لاہوت عجیب ہیں۔ یہ چاروں علیحدہ علیحدہ عالم ہیں۔

(20) تلبیس عجب تانیس عجب تقدیس عجب سطوات عجب

حل لغات: تقدیس: تقدس' پاکیزگی۔ تلبیس: اپنے آپ کو کسی لباس میں ظاہر کرنا' دھوکہ دینا' سچائی چھپانا۔ تانیس: اُنس حاصل کرنا۔ سطوت: جمع سطوۃ رعب داب۔

ترجمہ: دنیا میں دوستی کے پردہ میں دھوکہ اور منافقت بھی عجب ہے اور پھر پاکیزگی کے ساتھ رعب حکومت بھی خوب ہے۔ اس کا دوسرا ترجمہ یہ ہے۔ ذات وحدت کا وحدت سے کثرت کے لباس میں ظہور فرمانا بھی خوب ہے اور تانیس'

تقدیس اور سطوات بھی خوب ہیں۔

(21) اوہام عجب ابہام عجب اعلام عجب الہام عجب

حل لغات: اوہام: وہم کی جمع۔ ابہام: شیطانی وسوسہ' شک و شبہ۔ اعلام: آگاہی' واردات ابتدائی۔ الہام: دل میں کسی بات کا آجانا۔

ترجمہ: اوہام' ابہام' اعلام' الہام یہ تمام کیفیات عجب ہیں۔

(22) ھمزات عجب خطرات عجب لمحات عجب شطحات عجب

حل لغات: ہمزات: وسوسے۔ شطحات: وہ الفاظ جو وجد جذبہ کی حالت میں غیر شرعی الفاظ مونہہ سے نکل جاتے ہیں۔ لمحات: جمع لمحہ۔ آنکھ کے جھپکنے تک کا عرصہ۔

ترجمہ: ہمزات' خطرات' لمحات' شطحات بھی سلوک کے عجیب خطرات ہیں۔

(23) ہے قُرب عجب ہے بُعد عجب ہے وصل عجب ہے فصل عجب

حل لغات: قرب: نزدیکی۔ بُعد: دوری۔ وصل: مل جانا' فصل: جدا ہو جانا۔

ترجمہ: کیفیات وجدانی میں ایک عجیب قرب اور عجیب بُعد ہے۔ وصل بھی ہے اور فصل بھی۔

(24) ہے قہرحجاب عقاب عجب ہے لُطف نجَات سُبات عجب

حل لغات: حجاب: پردہ' قہر' غصہ۔ عقاب: تکلیف عذاب۔ سزا۔ سبات: مقام ریاضت۔ ہلکی نیند اور مستی' کیفیت درویشی' خمار' ہستی۔

ترجمہ: قہر' حجاب اور عقاب بھی عجیب ہیں اور نجات و سبات کا لطف بھی عجیب ہے۔

(25) اَبدال عجب اوتاد عجب اقطاب عجب افراد عجب

حل لغات: ابدال' اوتاد' اقطاب' افراد: تصوف کے مدارج اور صوفیائے کرام کی روحانی کمالات کے منازل ہیں۔ ابدال: وہ اولیاء جن کی تعداد ہمیشہ برابر رہتی ہے۔ اوتاد: وہ اولیاء جن کی تعداد ہمیشہ چار رہتی ہے۔ اقطاب: قطب کی جمع' وہ اولیاء جو مختلف ممالک کا انتظام چلاتے ہیں۔

ترجمہ: ابدال' اوتاد' اقطاب اور افراد کے درجات اور مراتب انسانی بھی عجیب ہیں۔

(26) تحقیق عجب تصدیق عجب تقلید عدول ثقات عجب

حل لغات: ثقات: جمع ثقہ' معتبر' قابل اعتماد۔ تقلید: پیروی کرنا۔ عدول: نافرمانی کرنا' روگردانی' غیر مقلد

ترجمہ: "تحقیق اور تصدیق' بھی عجیب ہیں اور تقلید' عدول اور ثقات بھی عجیب ہیں۔"

(27) ہے قلب عجب ہے سِرّ عجب ہے نفس عجب ہے رُوح عجب

حل لغات: قلب: دل انسانی وجود کا مرکز۔ سر: بھید' راز۔ نفس: زندگی کا سانس' فرد۔ روح: روح بلاجسم جوہر۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: قلب عجیب ہے اور سر بھی عجیب ہے۔ نفس اور روح کا تعلق بھی عجیب ہے۔

(28) ہے حَرم عجب احرام عجب حجاج عجب عَرفات عجب

حل لغات: حرم: کعبہ۔ احرام: ایک ہی چادر پر مشتمل وہ لباس جو حج کے لئے مخصوص ہے۔ عرفات: میدان عرفات جہاں حجاج جمع ہوتے ہیں۔ حجاج: جمع حاج کی۔

ترجمہ: حرم، احرام، حجاج اور عرفات بھی عجیب ہیں۔ ہر ایک کا باہمی ربط بھی عجیب ہے۔

(29) جَبریل عجب تنزیل عجب ترتیل عجب تعمیل عجب

حل لغات: ترتیل: قرآن کا پڑھنا۔ تنزیل: قرآن مجید کا اترنا۔ تعمیل: احکام الٰہی کی پابندی۔ جبرائیلؑ: حضرت جبرائیل علیہ السلام جن کے ذریعے قرآن مجید نازل ہوا۔

ترجمہ: حضرت جبرائیل علیہ السلام اور پھر ان کے ذریعے قرآن کا نازل ہونا، قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے احکام کی پابندی یہ تمام باتیں عجیب ہیں۔

(30) ہے ظہر عجب تفسیر عجب ہے بطن تے تاویلات عجب

حل لغات: ظہر: ظاہری معنے۔ تفسیر: مکمل مفاہیم بیان کرنا۔ بطن: اندرونی معنے۔ تاویل: آخری نتیجہ، اصل مفہوم۔

ترجمہ: قرآن کے ظاہر اور اس کی تفسیر باطن اور اس کی تاویلات بھی عجیب ہیں۔ قرآن کے ظاہری معنی بھی ہیں اور باطنی بھی۔

(31) ہے کبر تے فخر غرُور عجب ہے نَار عجب ہے نُور عجب

حل لغات: طور: وادی سینا کا ایک پہاڑ جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے پروردگار سے ملاقات کیا کرتے تھے۔

ترجمہ: کبر، فخر اور غرور عجیب ہیں اور نار و نور کا بھی عجیب امتیاز ہے۔

(32) ہے نخل عجب ہے طوُر عجب ہے موسیٰؑ تے میقات عجب

حل لغات: نخل: کوہ طور کا وہ درخت جس پر اللہ تعالیٰ کا جلوہ ظاہر ہوا تھا۔ میقات: وعدہ، مقام مقررہ جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عزت مکالمہ مقررہ اوقات پر ملا کرتی تھی۔ بعض نے اس کے معنی اوقات ملاقات لئے ہیں۔

ترجمہ: نخل اور طور بھی عجیب ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خدا سے ہم کلام ہونے کے مقررہ اوقات بھی عجیب ہیں۔

(33) آغاز عجب انجام عجب ہے شام عجب پربھات عجب

حل لغات: پربھات: علی الصبح

ترجمہ: کائنات کا آغاز اور انجام بھی عجیب ہیں۔ شام اور صبح بھی عجیب ہیں۔

(34) ہے شمس تے مدا نظلُ عجب ہے عکس عجب ذرات عجب

حل لغات: مدالظل: سایہ کا لمبا ہونا۔
ترجمہ: سورج اور اس کے سایہ کا لمبا ہونا بھی عجیب ہے اور اس کا عکس اور ذرے کی چمک بھی عجیب ہے۔ (شعاعوں کا عکس اور ذرات کا ان کو واپس کرنا کتنا حیران کن ہے۔)

(35) ہے طرح قیام قعود عجب ہے وضع رکوع سجود عجب

حل لغات: وضع: بناوٹ' طریقہ۔ رکوع: جھکنا۔ سجود: سجدہ کرنا۔ قیام: کھڑا ہونا۔ قعود: بیٹھنا' اصطلاح نماز میں سجدوں کے بعد بیٹھ کر عبادت کرنے کو قعود کہتے ہیں۔
ترجمہ: عبادت میں قیام و قعود کا طریقہ بھی عجیب ہے اور رکوع و سجود کی وضع قطع بھی کیا خوب ہے۔

(36) ہے شفع عجب ہے وتر عجب ارکان عجب رکعات عجب

حل لغات: ارکان: جمع رکن۔ شفع سے مراد کائنات کی کثرت دوگانہ' جفت۔ وتر: سے مراد خدا واحد ہے۔ وحدت۔
ترجمہ: شفع (جفت) وتر (طاق) ارکان اور رکعات بھی کیا خوب ہیں۔ (کائنات میں کثرت اور تنوع اور پھر ان سب کے درمیان وحدت بھی عجیب ہے۔ نماز کے ارکان اور اس کی رکعتیں بھی کیا خوب ہیں۔)

(37) نفقات عجب صدقات عجب خیرات عجب حسنات عجب

حل لغات: نفقات: خرچ۔ حسنات: خوبیاں' نیکیاں۔
ترجمہ: مال و زر کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا' صدقات' خیرات اور حسنات کی صورت میں دولت مستحقین میں تقسیم کرنا ایک عجیب کیفیت ہے۔

(38) ہے دنیا اصل احاد عجب ہے دین الوف مآت عجب

حل لغات: احاد: جمع احد۔ اکائی: ایک۔ الوف: جمع الف' ہزاروں۔ مآت: جمع مائۃ' سینکڑوں' سو۔
ترجمہ: دنیا کی بنیاد اکائی پر بھی خوب ہے اور مذاہب ومسالک کا سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں ہونا بھی عجیب ہے۔

(39) ہے دوزخ طبقات[1] عجب ہے جنت سبع صفات عجب

حل لغات: سبع صفات: سات صفتوں والی بہشت یعنی جنت الفردوس۔ نعیم' عدن' دارالسلام' دارالخلد جنت الماویٰ علیون۔ طبقات: طبقہ کی جمع۔
ترجمہ: دوزخ کے طبقات اور سات صفتوں والی بہشت بھی عجیب ہے۔

(1) بعض نسخوں میں طبقات کی جگہ "طبیعات" درج ہے۔ جو طبعی کی جمع ہے یعنی طبیعات کو دوزخ سے تشبیہ دی ہے۔

(40) عصیان عجب عصات عجب ابرار تے باقیات عجب

حل لغات: عصیان: گناہ۔ عصات: جمع عاصی گنہگار۔ ابرار: نیک لوگ۔ باقیات: سے والباقیات الصالحات کی

طرف اشارہ ہے۔ وہ تین چیزیں جو مرنے کے بعد باقی رہتی ہیں۔ نیک اولاد۔ صدقہ جاریہ اور رفاہ عامہ کے کام۔

ترجمہ: عصیان، عصات، ابرار، باقیات، ایک طرف عاصی اور ان کے گناہ اور دوسری طرف نیک لوگ اور ان کی نیکیاں عجیب ہیں۔

(41) واللیل ہے رمزبطون عجب والقلم عجب ہے نون عجب

حل لغات: واللیل، ن والقلم: قرآن مجید کی سورتیں ہیں۔ بطون: بطن کے جمع، پوشیدہ معانی۔

ترجمہ: واللیل رمزبطون والقلم نون قرآنی سورتوں کے مخفی رموز عجیب معانی اور مطالب رکھتے ہیں۔

(42) والتین تے والزّیتون عجب والشّمس تے والصّافات عجب ۔

حل لغات: والتین، والزیتون، الشمس، والصافات: قرآن مجید کی سورتیں ہیں۔

ترجمہ: والتین، والزیتون، والشمس، والصافات، کے معانی اور مطالب بھی عجیب ہیں۔ (خداوند تعالیٰ کا انجیر، زیتون، سورج اور فرشتوں کی قسم کھانا بھی خوب ہے۔)

(43) مَن این الیٰ این است عجب ماالحاصل فی البین است عجب

حل لغات: من این: کہاں سے۔ الی این: کہاں تک۔ ماالحاصل: کیا حاصل ہوا؟

ترجمہ: من این الی این، ماالحاصل فی البین میں عجیب اسرار و رموز ہیں۔ (کہاں سے آئے کس طرف سفر فرمایا؟ اور پھر اس انتقال مکانیت سے کیا حاصل ہوا؟ یہ اظہار عجیب اسرار ہیں۔)

(44) من علم الیٰ العین است عجب اِسرار و رموز نکات عجب

حل لغات: من علم سے مراد علم الیقین ہے۔ الیٰ العین: عین الیقین۔ اسرار: سر کی جمع، راز۔ رموز: رمز کی جمع۔ نکات: نکتہ کی جمع۔

ترجمہ: علم الیقین سے عین الیقین اور عین الیقین سے حق الیقین کے مدارج بھی بھی خوب ہیں۔

(45) گھر بار ڈِسے بَرباراساں گئے وسر سبھو کم کاراساں

حل لغات: ڈسے: نظر آئے۔ بربار: جنگل صحرا۔ گئے وسر: بھول گئے۔ کم کار: کاروبار

ترجمہ: اپنا گھر بار ہمیں جنگل اور صحرا نظر آتا ہے۔ ہم سب کاروبار بھول چکے ہیں۔

(46) لاچار تے زارنزاراساں واہ ڈتری برہوں بَرات عجب

حل لغات: ڈتڑی: دی۔ برہوں: عشق۔ برات: انعام۔

ترجمہ: ہم لاچار اور زار زار ہو چکے ہیں۔ واہ عشق نے ہمیں کیا عجیب انعامات دیئے ہیں۔

(47) ہِک پاسوں ناز نواز عجب بےٗ پاسوں عجز نیاز عجب

حل لغات: ہک پاسوں: ایک طرف سے۔ بےٗ پاسوں: دوسری طرف سے۔

ترجمہ: ایک طرف سے عجیب ناز و انداز ہوتے ہیں اور دوسری جانب سے عجیب نیاز اور انکسار کا اظہار ہوتا ہے۔

(48) ہے سوز عجب ہے ساز عجب ہے گھنڈ عجب ہے جھات عجب

حل لغات: گھنڈ: منہ پر کپڑا ڈالنا۔ نقاب، گھونگٹ۔ جھات: جھلک۔

ترجمہ: عشق کا سوز و ساز بھی عجیب ہے اور حجاب کے ساتھ دیدار کی جھلک بھی خوب ہے۔

(49) واہ عالم حُسن آباد عجب وچ سوہنْیاں دا بیداد عجب

حل لغات: عالم: جہان دنیا۔ حسن آباد: جو حسن سے معمور ہے۔ بیداد: ظلم۔

ترجمہ: یہ حسینوں کی دنیا بھی عجیب ہے اور اس میں رہ کر جوانان جہاں جو ظلم کرتے ہیں۔ وہ بھی عجب ہے۔

(1) وہ--- اسرار فریدی

(50) لُٹی دلڑی دی فریاد عجب مُٹھیاں اکھیاں دی برسات عجب

حل لغات: لٹی دلڑی: دل غارت شدہ۔ مٹھی: ستم رسیدہ۔ بدبخت، محروم

ترجمہ: اور پھر لٹے ہوئے دل کی پکار بھی عجیب ہے اور تباہ حال آنکھوں کے گریہ کا منظر بھی عجیب ہوتا ہے۔

(51) ہر آن احد ڈوں دھیان دھرو ہے بے شک دین ایمان ایہو

حل لغات: آن: لمحے، لحظہ۔ ڈوں: کی طرف۔ دھیان دھرو: توجہ دو۔

ترجمہ: ہر وقت احد کی طرف دھیان رکھو۔ بے شک یہی دین اور ایمان ہے۔

(52) دل نال فریدؔ دا وعظ سُنْو سو بات دی ہے ہک بات عجب

ترجمہ: فرید کا یہ وعظ دل سے (توجہ سے) سنو، اس کی ایک بات سو بات کے برابر ہے۔ (اہم ہے اور عجیب ہے۔)

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 24

(1) قسم خُدا دی قَسم نبیؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) دی عِشق ہے چیز لذیذ عجیب

حل لغات: لذیذ: لذت دار، خوش آئند۔

ترجمہ: مجھے خدا تعالیٰ اور اس کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم ہے۔ (میں سچ کہتا ہوں) کہ عشق ایک نہایت عجیب اور لذیذ چیز ہے۔

(2) نفسی خلط ہے توں غالب پر مایوس نہ تھیویں طالب
پیرِ مُغاں ہے خاص طبیب

حل لغات: تونے: اگرچہ۔ خلط: جذبہ' مواد۔ غالب: زبردست۔ مایوس: ناامید۔ پیرمغاں: میخانہ کا مہتمم مراد مرشد۔

ترجمہ: اے سالک اگرچہ انسان پر خواہشات نفسانی کا جذبہ غالب ہے پھر بھی مایوس ہونے کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ مرشد (ایسے تمام امراض) کا خاص طور پر ماہر طبیب اور معالج ہے۔

(3) لکھ لکھ سُول ہزاراں ڈُکھڑے سَو سَو شکر جو آیم پکھڑے

بیشک ضرب حبیب زبیب

حل لغات: سُول: درد۔ ڈُکھڑے: دکھ۔ آیم پکھڑے: میرے حصے میں آئے۔ ضرب حبیب زبیب: دوست کی مار میٹھی (خوشگوار) ہوتی ہے۔

ترجمہ: (محبت میں) اگرچہ لاکھوں درد اور ہزاروں دکھ ہیں مگر میں سو سو (سجدہ شکر) بجالاتا ہوں کہ یہ درد و رنج میرے حصے میں آئے ہیں۔ بلاشبہ دوست کی مار بھی خوشگوار ہوتی ہے۔

(4) عمر نبھایم سَڑدیں ڈُکھدیں تپدیں کھپدیں ڈکھدیں جھکدیں

پلڑے پُیم نصیب یُصیب

حل لغات: نبھایم: میں نے بسر کی' گزار دی۔ سڑدیں: جل کر۔ دکھدیں: سلگتے ہوئے۔ تپدیں: تپش میں۔ کھپدیں: آہ و بکا کرتے' واویلا کرتے۔ ڈکھدیں: دردوں کی تکلیف اٹھاتے ہوئے۔ جھکدیں: سختیاں برداشت کرکے۔ نصیب یصیب: جو نصیب مجھے ملنا تھا۔ پورا مقولہ یہ ہے: النصیب یصیب ولو کان تحت الجبلین: یعنی جو چیز مقدر میں لکھی جا چکی ہے وہ مل کر رہتی ہے۔ خواہ وہ دو پہاڑوں کے نیچے کیوں نہ دبی پڑی ہو۔

ترجمہ: میں نے تمام عمر سوز عشق میں جل جل اور سلگ سلگ کر تپش پریشانی درد و غم میں گزار دی ہے' یہی میرا نصیب اور مقدر تھا جو مجھے مل کر رہا۔

(5) تھی اَنْ سُونہاں مُنہ نہ لاوے جے مُلک ڈیکھاں گھونگٹ پاوے

تونے وَسدم سخت قریب

حل لغات: ان سونہاں: ناواقف' اجنبی۔ منہ نہ لاوے: منہ نہیں لگاتا (محاورہ ہے)۔ لک ڈیکھاں: چھپ کر دیکھوں پوشیدہ دیکھوں۔ تونے: اگرچہ' خواہ۔ وسدم: میرے پاس آباد ہے۔

ترجمہ: اس کی سرد مہری کا یہ عالم ہے کہ ناواقف ہو کر منہ تک نہیں لگاتا اگر چھپ کر دیکھنے کی کوشش کرتی ہوں تو وہ پردہ کرلیتا ہے اگرچہ وہ بہت ہی قریب رہتا ہے۔ (لیکن ملتا نہیں۔)

(6) ہر دم اُس دی پیاس ایسے میں لوہا او مقناطیسے

اِن القلب الیہ ینیب

حل لغات: ایس اے: امید' انتظار کش۔ رحمت: دعائیں دینا۔ ان القلب الیہ ینیب: تحقیق دل اسی کی طرف رجوع

کرتا ہے۔

ترجمہ: ہر وقت اس کی طلب اور انتظار ہے اور لوہے کی طرح اس مقناطیس کی طرف کھنچا جا رہا ہوں۔ سچ ہے تحقیق دل اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

(7) سِرِّ مکتُوم معّما جیّد دُنیا توں خود چُنیا سیّدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
ذوق نماز نِساء تے طیب

حل لغات: سر مکتوم: راز پنہاں' جید مضبوط۔ چنیا: چنا' منتخب کیا۔ ذوق نماز: نماز کی لذت' لطف عبادت۔ نساء: عورت۔ طیب: خوشبو۔

ترجمہ: یہ ایک راز مخفی تھا اور بڑی مضبوط پہیلی تھی۔ جس کو دنیا میں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی پسند فرمایا یعنی نماز' عورت اور خوشبو۔

(8) میں مسکین فریدؔ نماناں دُھوتا پاڑا یار ایاناں
سو سو ویڑھے وسم رقیب

حل لغات: دھوتا: چغل خور' عیار۔ پاڑا: محلّہ' ہمسائے' ایاناں' بھولا بھالا کمسن۔ ویڑھے: ویڑھا' محلّہ' صحن خانہ۔ رقیب: دشمن' مخالف' اصل میں ایک معشوق کے دو عاشق آپس میں رقیب کہلاتے ہیں۔

ترجمہ: مَیں مسکین فریدؔ بے سہارا ہوں اور ہمسائے چغل خور اور سخت عیار ہیں۔ محبوب خود بھولا بھالا اور نادان ہے اور محلے میں سو سو دشمن (رقیب) آباد ہیں۔ بڑی مشکلات سے واسطہ پڑا ہوا ہے۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 25

(1) پِیا عشق اساڈی آن سنگت گئی شَدمَد زیر زَبر دی ہُجت

حل لغات: پیا: پڑا۔ اساڈی: ہماری۔ سنگت: ساتھ ہمراہی ہمسفر دوستی۔ ہجت: تقطیع عربی قاعدہ جب پڑھا جاتا ہے تو شدمد' زبر اور حرکات کی علیحدہ علیحدہ مشق کرائی جاتی ہے۔ اس مشق کی تقطیع کو ہجت کہتے ہیں۔ اردو قاعدہ میں بھی شد' مد' زیر' زبر کی تختی پڑھائی جاتی ہے۔

ترجمہ: (جب سے) عشق نے ہماری (محبت اختیار کی) ہے۔ شد' مد' زیر' زبر کے اسباق و علوم رخصت ہو گئے ہیں۔

(2) سَب وِسرے عِلم علُوم اَساں کُل بھُل گئے رسم رسُوم اَساں
ہے باقی دَردی دُھوم اَساں ہَئی برہوں دی یاد رہیوسے گت

حل لغات: اساں: ہم کو۔ دھوم: چرچا۔ اژدھام: ہجوم، کثرت۔ گت: سر، آواز، طرح۔ بئی: اس کے علاوہ دوسری۔
ترجمہ: ہم تمام علوم اور رسم و رسوم کو فراموش کر چکے ہیں۔ باقی صرف درد کا ہجوم ہے یا برہوں (عشق) کی گت یاد رہ گئی ہے۔

(3) اِنہاں جُوٹھیاں غیراں وَیریاں توں   اِنہاں کُوڑیاں کھیڑیاں بھیڑیاں توں
اِنہیں کوجیھاں گیڑیاں پیڑیاں توں   ہر ویلے یار کھنم ڈت پت

حل لغات: انہاں: ان حرف اشارہ۔ جوٹھیاں: جوٹھے کی جمع، کاذب، جھوٹے۔ وبریاں: وبری کی جمع، دشمن۔ توں: سے
کوڑیاں، جمع کوڑے کی، جھوٹا۔ کھیڑیاں: جمع کھیڑے، مراد دشمن۔ بھیڑیاں: جمع بھیڑے، بدبخت۔ نالائق کوجھیاں: جمع کوجھے، بدصورت۔ گیڑیاں: گیڑی کی جمع، جھگڑالو، فسادی۔ پیڑیاں: تابع مہل گیڑیاں کا ہے۔ ہرویلے: ہروقت۔ کھنم: مجھ سے لیتا ہے۔ ڈت پت: اعتماد، ساکھ، بیزاری، صفائی۔
ترجمہ: میرا محبوب مجھ سے ہروقت ان جھوٹے دشمنوں اور غیروں سے ان بدباطن کھیڑوں (حاسدوں) سے اور ان کریہہ المنظر جھگڑا کرنے والوں سے میرے متعلق صفائی لیتا رہتا ہے۔ (پوچھ گچھ کرتا رہتا ہے۔)

(4) کر صَبر تے شُکر شکایت تے   رَکھ آس اُمید عنایت تے
پئے فخر دی فقرولایت تے   ڈینہہ راتیں دلڑی ڈیوم مَت

حل لغات: مت: نصیحت، ہدایت۔ دلڑی: دل۔ ڈیوم: مجھے دیں۔
ترجمہ: دل مجھے دن رات یہ ہدایت کرتا رہتا ہے کہ اگر کوئی شکایت پیدا ہو تو صبر اور شکر کیا کر اور عنایت الٰہی پر بھروسہ کر کے اپنے محبوب حضرت فخرجہاں علیہ الرحمتہ کے فقر اور ولایت سے برکت حاصل کر۔

(5) مُٹھی کلڑیں شہر دِکھوئیں دی   تتی ملک ملامت ڈوہیں دی
سُنجی روہی راوے روہیں دی   ڈتی خلعت یار بروچل جت

حل لغات: کلڑیں: گلے شکوے۔ دکھوے: گلے۔ ڈوہیں: جمع ڈوہ، الزام۔ روہ: جنگل، صحرا، بیابان۔ بروچل: بلوچ مراد معشوق، محبوب۔ جت: اونٹ چرانے والا، شتربان مراد پنوں، معشوق بے پرواہ۔
ترجمہ: میرے بے پرواہ محبوب نے مجھے شہر کی بدنامی گلے شکوے ملک کی ملامت اور الزام کی خلعت دی ہے اور جنگل صحراء اور ریگستان کی آوارگی تحفہ کے طور پر دی ہے۔

(6) منت کھاواں ڈکھڑیں توں سُمک لت   ہاں! آکھن نیڑا لیسیں وت
کڈیں ووے توئے تے کڈیں کرن ہٹ ہٹ   ڈے دڑکے خوب پنیڑن ست

(1) "ہت ہت"۔۔۔ اسرار فریدی

حل لغات: سُمک: مکالت، لات۔ نیڑا لیسیں وت: پھر محبت کرو گے۔ ووے توئے: تو تو، میں میں، سخت کلامی۔ ہٹ ہٹ:

دور دور۔ دڑکے: دھمکیاں۔ پنٹیرن: نچوڑتے ہیں۔ ست: طاقت، رس۔

ترجمہ: میں ہمیشہ دکھوں اور دردوں کی لاتیں اور مکّے کھاتی ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ کیا پھر بھی محبت کرو گے۔ (اسی بحث میں کبھی کبھی، تُو تُو، مَیں مَیں، اور کبھی ہٹ ہٹ تک نوبت بھی آ جاتی ہے۔ غرض یہ دُکھ ہر طرح کی دھمکیاں دے کر میرے جسم کا رَس نچوڑ لیتے ہیں۔

(7) سَٹ کلہڑی یار فرید گیا ایہوحال نمانڑی نال تھیا
فریاد کراں کر یاد پیا ہتھ مَل مَل بیٹھی رووداں رَت

حل لغات: سَٹ کلہڑی: تنہا چھوڑ کر۔ نمانڑی: بے نوا، بے کس، غم زدہ۔ رَت رووداں: خون کے آنسو بہا رہی ہوں۔ پیا: دوست، محبوب۔

ترجمہ: اے فرید محبوب مجھے اکیلی چھوڑ کر چلا گیا۔ مجھ غم زدہ (بے کس) پر یہ حال گزرا ہے محبوب کو یاد کر کے فریاد کرتی ہوں اور کفِ افسوس مل مل کر خون کے آنسو بہاتی رہی ہوں۔

☆ ▬▬ ☆ ▬▬ ☆

کافی 26

نوٹ: اس کافی میں خواجہ صاحب نے سندھ کی مشہور حسینہ مومل اور اس کے محبوب میندھرا کے جذبات کا ذکر کیا ہے۔ یہ دونوں یک جان دو قالب تھے۔ شکوک نے ان کے درمیان دیوار کھڑی کر دی۔ دونوں عشق کی آگ میں جل کر ختم ہو گئے۔

(1) میڈا مِٹھڑا ماہنوں کاک جا شالا راݨاں اینڈم راتہ

حل لغات: ماہنوں: شخص انسان (یہ لفظ سندھی زبان کا ہے۔) مِٹھڑا ماہنوں: میٹھا (پیارا) محبوب۔ کاک جا: کاک کے رہنے والا۔ جا: حرفِ اضافت ہے۔ کاک: ایک ندی کا نام ہے۔ راݨاں: رائے، رانا، مومل رانا۔ حرف اعزازی، مراد محبوب۔ اینڈم: صیغہ متکلم، میرے پاس آئے۔

ترجمہ: خدا کرے کاک کا باشندہ میرا پیارا محبوب آج رات میرے پاس آ جائے۔

(2) تیڈی سِک دے کاݨ سُتی ہَم سومل کوں گِھن سات

حل لغات: سِک: چاہت، انتظار۔ کاݨ: واسطے، لئے باعث، کی خاطر۔ ستی ہم: صیغہ متکلم، ماضی مصدر سمن سے، میں سوئی تھی۔ سومل: مومل کی بہن۔ گِھن: لے، لے کر۔ گِھن سات: ساتھ لے کر، ہمراہ لے کر۔

ترجمہ: میں تیری چاہت میں (اپنی بہن) سومل کو اپنے ساتھ لے کر سوئی تھی۔ (تمہیں خواہ مخواہ کی بدگمانی ہو گئی اور تم غیر مرد سمجھ کر واپس لوٹ گئے۔)

Scanned with CamScanner

(3) پھیر سوہائیں جنیدیں ماڑیاں توڑیں ڈینہہ چھ سات

حل لغات: سوہائیں: تو آباد کرے، زینت بنیں۔ ماڑیاں: جمع ماڑی، بالاخانہ۔ ماڑیاں: مومل کے محل کا نام ہے۔ مومل کی ماڑی مشہور ہے۔ توڑیں: خواہ، چاہے۔

ترجمہ: اے محبوب! میری زندگی میں ایک مرتبہ ان ماڑیوں کو آ کر زینت بخشو خواہ چھ سات دن کے لئے ہی سہی۔

(4) سچ ڈس جو کجھ کیتی ایہا ماڑ دی رہئی مرجات

حل لغات: ڈس: ڈسن مصدر سے امر کا صیغہ بتلا، بتا۔ کیتی: تو نے کیا ہے۔ جو سلوک تو نے کیا ہے۔ ماڑ: ملک ماڑوار کا نام بطور اختصار ماڑ مشہور ہے۔ معشوق کا وطن مراد ہے، مومل اور میندہرا کے عشق و محبت کا واقعہ ماڑ کی سرزمین میں ہوا۔ مرجات: رسم مدارات، مروت۔

ترجمہ: اے محبوب! جو کچھ تو نے میرے ساتھ کیا ہے۔ سچ بتلا کہ ملک ماڑ میں عشاق اور محبت کرنے والوں کے ساتھ یونہی بے پرواہی اور بے اعتنائی کا سلوک کیا جاتا ہے۔ (کیا یہ مارواڑ کا خلق و مروت ہے۔)

(5) کاک کندھن تے رل مل مانوں ساونڑ دی برسات

حل لغات: کاک کندھن: کاک ندی کے کنارے۔ کندھن: کندھی، کنارہ، لب جو۔ رل مل: مل جل کر۔ اکٹھے مانوں: اکٹھے مل کر۔ بسر کریں: لطف اٹھائیں، گزاریں۔

ترجمہ: اے محبوب آ ہم مل جل کر کاک ندی کے کنارے ساون کی برسات سے لطف اندوز ہوں۔

(6) کہیں وٹڑی ویہہ گیوہاں تے دل نہ پایو جھات

حل لغات: کہیں: کون سی۔ وٹڑی: وٹا کی تصغیر، پتھر، سنگ، بٹا۔ ویہہ گیو: بہ گئی، چل گئی، چیر گئی۔ ہاں: دل، سینہ۔ ہاں تے: دل پر۔ جھات پایو: جھانکا۔

ترجمہ: تیرے دل میں کیا بدگمانی پیدا ہوئی ہے کہ تو نے پھر اپنی شکل تک نہیں دکھائی یعنی اس طرف جھانکنے تک کو پسند نہیں کیا۔

(7) غم دا حال سُنانواں کیویں سو ڈُکھ تے ہِک وات

حل لغات: سناواں: صیغہ متکلم میں سناؤں۔ کیویں: کیسے، کس طرح، کیونکر۔ وات: منہ، دہن، زبان۔

ترجمہ: میں اپنے غم و درد کا حال (قصہ) کیونکر سناؤں (یہ ایک ایسی لمبی داستان ہے) کہ 100 دکھ یعنی بے شمار واقعات غم و درد کے ہیں اور ان کے بیان کرنے کے لئے صرف ایک زبان ہے یہ کیونکر ممکن ہے ایک زبان سے بے شمار دردوں کی کیفیت ساری سنائی جا سکے۔

(8) کانگل! کھنڈیاں چُوریاں ڈیساں کر کئی مِلّنڑ دی بات

حل لغات: کانگل: کوا۔ کھنڈ: چینی، کھانڈ۔ چوری: مشہور کھانے کی مرکب شے جو روٹی کو گھی اور کھانڈ میں ملا کر بناتے

Scanned with CamScanner

ہیں، مالیدہ۔

ترجمہ: اے کوے! تو دوست کے ملنے کی کوئی بات سنا۔ میں تجھے کھانڈ کی چوری کھلاؤں گی۔ (مشہور توہمات میں سے یہ بھی ایک دستور ہے کہ کسی آنے والے شخص کے انتظار میں لوگ کوے کی آواز کائیں کائیں سے تفاول لیتے ہیں۔)

(9) پیت پُٹھے نِت درد کشالے واہ ڈاتے دی ڈِات

حل لغات: پُٹھے: بھیجے، روانہ کئے۔ نت: ہمیشہ۔ ڈاتا: داتا، سخی، دینے والا، انعام بخش کرنے والا۔ ڈات: بخشش، انعام، دانا، عنایت، تحفہ۔

ترجمہ: محبت ہمیشہ درد و اندوہ (کے تحفے) بھیجتی رہتی ہے۔ سبحان اللہ داتا کا دان (انعام) بھی کیسا عجیب ہے۔

(10) ڈِینہہ گھنے رو راتیں . رَکیتم راتیں گئی پربھات

حل لغات: ڈینھ: دن، یوم۔ گھنے: بہت، بکثرت، کافی۔ پربھات: صبح، سویرا۔

ترجمہ: (محبت اور فراق یار میں) میں نے بہت سے دن رو رو کر رات کر دیئے اور بہت سی راتوں کو روتے روتے صبح کر دیا۔

(11) مُونجھ مَلال فرِیدؔ مِلیو سے اَزلُوں برِھُوں برات

حل لغات: مونجھ: اُداسی، غم، فکر۔ ملیو سے: ہمیں ملے۔ ازلوں: ازل سے۔

ترجمہ: اے فرید ہم کو روز ازل سے عشق نے غم اور ملال ہی کی برات یا تحفہ عطا فرمایا یعنی عشق میں ہمیں رنج و غم کے سوا کچھ نہیں ملا۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 27

(1) پُنل تھیوں پاندھی یارا چھُڈ کے کلہڑی بَروچ
ہر دَم وَتاں درماندی یارا تَئیں سَئیں روگ اندر وچ

حل لغات: پنل: پنوں سسی کا محبوب جو سسی کو سوتا ہوا چھوڑ کر جبراً کھینچ لے جایا گیا تھا۔ تھیوں: تم ہوئے۔ پاندھی: مسافر، سفر کرنے والا۔ چھڈ کے: چھوڑ کر۔ کلہڑی: اکیلی۔ بر: صحرا، جنگل، بیابان۔

ترجمہ: اے میرے محبوب تو مجھے جنگل میں اکیلی چھوڑ کر سفر کو چلا گیا ہے اور تیرے فراق میں ہمیشہ زار و نزار پھرتی ہوں اور میرے دل میں سینکڑوں دکھ درد ہیں۔

(2) رِپیت نہ پالی رِردے والی تُول رنھالی رُولیس خالی

دِل دردوں کُرلاندی یارا مُونہہ پلڑو گھر گھروچ

حل لغات: پیت نہ پالی: وفا کی محبت کو پوری طرح نہ نبھایا۔ سرداوالی: سر کا مالک' مراد محبوب۔ تول نہالی: تول بستر عروسی کی رضائی' نہالی بستر کا ایک حصہ تو شک' گدا۔ رولیس خالی: اسے خالی چھوڑ گیا' ایک نسخہ میں "رہ گئی خالی" بھی درج ہے۔ اس کی معنی بھی چسپاں ہو سکتے ہیں "یعنی" تول نہالی محبوب کے بغیر خالی رہ گئی۔ دردوں: دردکنوں' درد سے' درد کے باعث۔ کرلاندی: کرلانا مصدر سے کراہنا' آہ و زاری کرنا' چیخنا' چلاتی ہے۔ منہ پلڑو: ماتم کے وقت عورتیں مونہہ پر دوپٹے کا آنچل یا پلہ ڈال کر بین کرتی ہیں اور روتی ہیں۔ اسے مونہہ پلڑا پانا کہتے ہیں۔

ترجمہ: محبوب نے محبت کا عہد پورا نہ کیا اور میرا بستر شب عروسی خالی پڑا رہا اور تلپٹ ہو گیا' اے یار میں دل کے درد کی وجہ سے کراہ رہی ہوں اور گھر گھر میں ماتم کی سی کیفیت ہے منہ پر کپڑا ڈال کر روتی پھرتی ہوں۔

(3) رکھدی آس اُمید ہزاراں آخر ہک ڈینہہ موڑ مہاراں
ہُوت تھیسم(1) آکاندھی یارا نیسم توڑ قبر وچ

(1) "تھیسم"--- اسرار فریدی

حل لغات: رکھدی: رکھتی ہوں۔ موڑ مہاراں: مہاریں پھیر کر مہار اونٹ کی چلانے کی رسّی' مطلب سواری کا رخ پھیر کر واپس آجائے گا' آخر ایک دن واپس آئے گا۔ ہوت: پنوں بلوچ کی ذات ہوت بلوچ تھی' مراد محبوب۔ تھیسم: تھیوݨ مصدر سے میرا ہو گا۔ آ تھیسم: آ کر میرا ہو گا۔ کاندھی: کندھا دینے والا' میّت کے جنازے کو کندھا دے کر اُٹھانے والے کو کاندھی کہتے ہیں۔ نیسم: مصدر نیوݨ سے مجھے لے جائے گا۔ توڑ: آخر' انتہا۔ قبر: متحرک الاوسط غلط انعام ہے۔ مشہور ہے' مزار' لحد' گور۔

ترجمہ: مجھے ہزاروں امیدیں ہیں کہ آخر کار ایک نہ ایک دن میرا محبوب اپنے اونٹ کا رخ پھیر کر ضرور آئے گا اور میرے جنازے کو کندھا دے کو قبر تک لے جائے گا۔

(4) سُول دے سہرے سوزدے گانے مُونجھ دے ہار ڈُکھاں دے گہنے
دَردی بانھ سِراندی یارا وَسدی یاس نگر وچ

حل لغات: سُول: درد' کانٹے۔ مونجھ: اداسی۔ بانھ: بازو۔ دردی بانھ: درد اندوہ کا بازو۔ سراندی: سرہانے۔ وسدی: آباد ہوں' رہتی ہوں۔ یاس نگر: مقام ناامیدی' مایوسی کا شہر۔ گانے: شادی کے موقعہ پر دولہا کی کلائی میں جو رنگین تاگا رشتہ باندھا جاتا ہے' اس کو گانا کہتے ہیں۔

ترجمہ: (میرے سامان عروسی کیا ہیں) درد کے سہرے سوز دروں کے گانے ہیں۔ بے تابی اور اضطراب کے ہار اور دکھوں کے زیور ہیں اور (بجائے دوست کے بازو کے) اپنی درد رسیدہ بازو سر کے نیچے ہے اور اس حالت میں ناامیدی کے شہر میں پڑی ہوں۔

(5) رینّھ اَویڑا، دشمن ویڑہا ما پیو رَکھم بکھیڑا جھیڑا

کیا بَردی کیا باندی یارا کردیاں ٹوک ٹبرَوِچ

حل لغات: ماپیو: ماں، باپ، والدین۔ نینھ: عشق۔ اویڑا: پیچیدہ۔ ویڑھا: صحن، محلّہ۔ بکھیڑا: مخالفت، جھگڑا۔ جھیڑا: لڑائی، فساد جھگڑا۔ بردی: خادمہ، لونڈی۔ باندی: کنیز، نوکرانی۔ ٹوک: مزاحمت، مخول، طعنے مہنے، طعنہ زنی۔ ٹبر: گھر، کنبہ، خاندان۔

ترجمہ: اس بے ڈھب عشق کے باعث محلّہ دشمن بن گیا ہے۔ ماں باپ مجھ سے ہر وقت لڑتے جھگڑے رہتے ہیں۔ گھر کی خادمائیں اور باندیاں تک گھر بھر میں مذاق کرتی ہیں۔

(6) مارُو تھَل دے ڈُکھڑے گھاٹے گَپ، کھَڈ، کھڑبن، کھوب، گپاٹے

رات ڈِیہناں تڑپھاندی یارا رُلدی روہ ڈونگر رِوچ

حل لغات: مارو: قاتل، خونخوار۔ تھل: ریگستان روہی۔ ڈوکھڑے گھاٹے: شدید غم و اندوہ، گھاٹیاں، درد و رنج۔ گپ: کیچڑ، دلدل۔ کھڈ: کھڈے، کھڈا۔ کھڑبن: ناہموار زمین جس میں چلنا دشوار ہو، گیلی زمین میں مویشیوں کے کھروں سے بنے ہوئے گڑھے۔ کھوب: وہ نرم یا ریت زمین جس میں انسان کے پاؤں دھنس جائیں، پریشان کن راستہ۔ گپاٹے: تکلیف دہ راستے میں پھرنا، چکر لگانا۔

ترجمہ: مارو تھل کے دشوار گزار راستوں میں جہاں دلدل، کھڈے ناہموار زمین اور سخت تکلیف دہ رہ گزر ہیں۔ میں رات دن پریشان ہو کر تڑپتی رہتی ہوں اور بے تاب ہو کر کوہستانوں اور بیابانوں میں آوارہ و سرگرداں پھرتی ہوں۔

(7) برھُوں بلائیں سَنجھ صَباحیں دَم دَم آہیں نِکلن دَھائیں

سیجھ فریدؔ نہ بھاندی یارا لگڑی چوٹ اندر رِوچ

حل لغات: سنجھ: شام۔ آہیں: جمع آہ، ٹھنڈے سانس۔ دھائیں: جمع دھانہہ کی، فریادیں۔ سیجھ: سیج۔ بھاندی: بھاتی۔ لگڑی: لگی۔ اندر روچ: سینے میں۔

ترجمہ: اے فریدؔ! محبت اور ہجر و فراق کی بلائیں صبح شام (مجھے تکلیف دے رہی ہیں) ہر دم آہیں بھرتی ہوں اور دل سے درد بھری فریاد نکلتی ہے حتیٰ کہ سیج کے نرم گداز بستر بھی اچھے نہیں لگتے، دل پر یا سینے میں سخت چوٹ لگی ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 28

(1) یار بروچل کانڑ رُلدی روہ ڈونگر رِوچ

لائیٹس جُڑ کر بانڑ دلڑی، جان رجگر رِوچ

حل لغات: بروچل: بلوچ، پنوں، پردیسی۔ ڈونگر یا ڈنگر: پیچیدہ پہاڑی راستے۔ کان: واسطے کے لئے۔ رلدی: رلن مصدر سے آوارہ۔ لائیس: لان مصدر سے اس نے لگایا۔ جڑ کر: تیار ہو کر، تاک کر، پوری طاقت سے۔ بان: تیر۔

ترجمہ: میں محبوب (بروچل) کے (فراق) میں ریگستان اور کوہستان میں آوارہ و سرگرداں پھر رہی ہوں۔ اس نے میرے دل، جان اور جگر میں جوڑ کر (تاک کر) محبت کا تیر مارا ہے۔

(2) سینگیاں سرتیاں کنتھ رِجھایا اپنڑے اپنڑے ڈھول کُوں پایا
میکُوں میڈڑے ماݨ رولیا سُنجڑے بَر رِوچ

حل لغات: سینگیاں سرتیاں: ہمراز، سہیلیاں، ہم عمر سہیلیاں۔ کنتھ: محبوب، شوہر، دوست۔ رجھایا: رجھاون مصدر سے راضی کیا، خوش کیا، دلجوئی کی۔ ڈھول: مراد محبوب، معشوق۔ مان: ناز، فخر، گھمنڈ۔ رولیا: آوارہ کیا۔ سنجڑے: ویران۔ بروچ: ویرانوں میں۔

ترجمہ: میری سہیلیوں نے تو اپنے پیارے محبوب کو خوش کر کے اس کا وصال حاصل کر لیا ہے مگر مجھے میرے محبوب نے سنسان بیابان میں رلا کر آوارہ کر دیا۔

(3) یار نہ پاواں بار اُٹھاواں نیر وَہانواں گاوݨ گانواں
رکھ رکھ ویݨ دی واݨ ہر کُوچے گھر گھر رِوچ

حل لغات: نیر: آنسو۔ گاون: گانے۔ گانواں: میں گاتی ہوں۔ ویݨ: بین، ماتم، نوحہ۔ وان: طرز، لے، سر۔

ترجمہ: محبوب کو نہ پا کر طرح طرح کے (مصائب اور) بوجھ برداشت کر رہی ہوں اور آنسو بہاتی پھرتی ہوں اور کوچے کوچے گھر گھر میں ماتمی لے میں بین کے گانے گا رہی ہوں۔

(4) ریت تَتی بیا ڈوکھڑے گھاٹے کُھڑ بݨ کھوب گپاٹے گھاٹے
سَٹ گیا چاݨ پچھاݨ کانی مار اندر رِوچ

حل لغات: تتی: گرم تپی ہوئی۔ گھاٹے: گنجان، تنگ راستے۔ کھڑبن: کھوب۔ گپاٹے گھاٹے: بکثرت منزل راستے۔ سٹ گیا: سٹن مصدر سے پھینک گیا، چھوڑ گیا۔ جان پچھان: جان پہچان، واقف۔ کانی: تیر۔

ترجمہ: ایک ریت گرم ہے دوسرے گھاٹیاں بہت دشوار گزار ہیں۔ میرے دل میں اپنی محبت کا تیر مار کر محبوب محرم راز مجھے گرم ریت اور دشوار و گنجان گھاٹیوں ناہموار راہ، دلدل اور سخت مشکلات میں اکیلا چھوڑ کر ایسا چلا گیا گویا کہ میری اس سے کبھی جان پہچان بھی نہیں تھی۔ دوسرا ترجمہ یوں ہو سکتا ہے کہ جان بوجھ کر اکیلی چھوڑ کر رخصت ہو گیا۔

نوٹ: سسی پنوں کے قصے کی طرف تلمیح اور اشارہ ہے۔

(5) حُسن حقیقی نُورِ حجازی کھیڈے ناز نیاز دی بازی
صدقوں سمجھ سُنجاݨ آیا کوٹ شہر رِوچ

حل لغات: حسن حقیقی: خاص حسن ازل۔ نور حجازی: نور حجازی سے مقصود ذات حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ کھیڈے: کھیلے۔ بازی: کھیل۔ سنجان: پہنچا' صیغہ امر ہے' معلوم کر' یقین کر۔ کوٹ: مراد کوٹ مٹھن شریف۔

ترجمہ: اے سالک سچے دل سے یہ یقین کر لے کہ محبوب کردگار یعنی وہ حسن حقیقی سے متصف اور جو نور حجازی ہے یعنی نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم جس کو ذات الٰہی سے ناز و نیاز کا مرتبہ حاصل ہے انہی کا جلوہ میرے مرشد اپنے بھائی اور مرشد فخر جہاں علیہ الرحمتہ میں بھی نمایاں ہے جو کوٹ مٹھن شریف میں جلوہ فرما ہے۔

(6) راہ اَوکڑے اوکھیاں گھاٹیاں چُبھدے کُکرے کنڈرے کاٹھیاں
مارِم سُول وَڈان آئیم ظُلم قہر وِچ

حل لغات: اوکڑے: ادلے' پیچیدہ۔ راہ اوکڑے: دشوار گزار راستے' الٹے راہ۔ اوکھیاں: جمع اوکھی کی' مشکل' دشوار۔ چبھدے: چبھن مصدر سے چبھنا۔ ککرے: کنکرے' چھوٹے چھوٹے کنکر۔ کنڈرے: کانٹے' خار۔ کاٹھیاں: جمع کاٹھی کی لکڑی۔ مارم: مجھ کو مارتے ہیں۔ وڈان: لوہے کا بھاری ہتھوڑا' ہتھوڑا۔

ترجمہ: دشوار گزار راستہ گنجان پیچیدہ گھاٹیاں' جن میں (مجھے) کنکر کانٹے اور لکڑیاں چبھتی ہیں۔ اس پر خار راستہ کے علاوہ درد مجھے ہتھوڑے مارتا ہے تو اس عشق کے ہاتھوں ظلم اور قہر کی لپیٹ میں آ گئی ہوں۔

(7) پہلے ڈِینْہہ دی قِسمت پُٹھڑی جَمدے ویلے اَمڑی مُٹھڑی
ڈِتڑا ڈوکھ دا ڈاٹ لوڑھیس برہوں بحر وِچ

حل لغات: ڈینھ: دن۔ پٹھڑی: الٹی۔ جمدے ویلے: پیدا ہونے کے وقت۔ اَمڑی: ماں' والدہ۔ مٹھڑی: بد قسمت آزردہ۔ ڈتڑا: ڈیون مصدر سے دیا (پلایا)۔ ڈاٹ: وہ گھٹی (خوراک) جو بچوں کو پیدائش کے وقت دی جاتی ہے۔ لوڑھیس: لوڑھن مصدر سے بہانا' اس نے بہا دیا۔

ترجمہ: میری قسمت تو روز ازل سے الٹی تھی کیونکہ پیدا ہوتے ہی بد نصیب ماں نے ڈکھوں کی گھٹی پلا کر عشق محبت کے سمندر میں بہا دیا۔

(8) درد فریدؔ ہمیشہ ہووے سارے پاپ دوئی دے دھووے
رہندی تانگھ تے تانڑ پہنچاں پریم نگر وچ

حل لغات: ہمیشہ ہووے: کلمہ دعائیہ' ہمیشہ زندہ رہے۔ پاپ: گناہ' غلاظت۔ دھووے: دھو دے' پاک کر دے' صاف کر دے۔ تانگھ: انتظار بخشش۔ تان: لگاتار مسلسل انتظار۔ تانڑ اور تراڑ: ہم معنی اور مترادف مستعمل ہوتے ہیں مسلسل انتظار کے معنوں میں۔ پہنچاں: میں پہنچوں۔

ترجمہ: خدا کرے اے فرید! یہ درد تو دوئی کی تمام الائشیں صاف کر دیتا ہے۔ اس بات کی انتظار اور کشش رہتی ہے کہ محبت کے شہر میں پہنچ جاؤں۔

نوٹ: اس کافی میں شہر' قہراور بحر کو متحرک اولاسط استعمال کیا گیا ہے جو بلحاظ لغت صحیح نہیں لیکن زیرِ استعمال اور غلط العام کے زمرے میں آ جاتے ہیں۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 29

(1) بُٹھ گھت کوُڑ نکمڑے ہک حق کوُں کر یاد

حل لغات: بُٹھ گھت: بٹھ معنی بھٹی' بھاڑ۔ گھت گھتن مصدر سے امر کا صیغہ ڈال۔ بٹھ گھت: بھاڑ میں ڈال' ترک کر دے' چھوڑ دے۔ کوڑ: جھوٹ۔ نکمڑے: نکمے کی تصغیر ہے' ناکارہ' فضول۔ ہک: ایک' واحد۔

ترجمہ: نکمے' بے کار جھوٹ اور فریب چھوڑ دے صرف ایک واحد خدا کو (ہر وقت) یاد کر۔

(2) تھی کر گہلا رَت پُوں تے کر دیں دَھانہہ فریاد!

حل لغات: گہلا: دیوانہ' پاگل۔ رَت: لہو' خون۔ پوں: پیپ۔ دھانہہ: فریاد کا مترادف ہے' آہ و زاری' شور و شیون۔

ترجمہ: خون اور پیپ (گندے مواد یعنی انسان کے حُسن پر دیوانہ) ہو کر فریاد کرتا ہے۔ (کچھ سوچ اور سمجھ کیا یہ چیزیں اور فانی انسان دل لگانے کے قابل ہیں۔)

(3) باجُھوں اَحَد حقیقی محض خراب آباد!

حل لغات: باجھوں: سوائے' بغیر۔

ترجمہ: ذاتِ پاک واحد بے ہمتا کی محبت کے بغیر (تمام عالم) محض خراب آباد (ویران اور فضول) ہے۔

(4) حُسن مجازی کوڑا(1) ہے فانی برباد!

(1) "جھوٹا"--- اسرار فریدی

حل لغات: حُسن مجازی: حقیقت کے سوا کسی دوسری چیز عنصر یا انسان سے محبّت کو عشق مجازی کہتے ہیں۔ کوڑا: جھوٹا۔

ترجمہ: حُسن مجازی جھوٹا' فانی اور برباد ہونے والا ہے۔ (اس سے دل لگانا نادانی ہے۔)

(5) کِتھ مجنوں کِتھ لیلیٰ کِتھ شیریں فرہاد!

حل لغات: کِتھ: کہاں ہے' کس جگہ؟

ترجمہ: اے انسان دیکھ لیلیٰ مجنوں اور شیریں فرہاد (جن کے عشق و محبّت کے افسانے زبان زد خواص و عام ہیں۔) اب کہاں ہیں۔

(6) کُل شے غیر خُدا دی ہالک ہے بُنیاد!

حل لغات: ہالک: ہلاک ہونے والی' فانی

ترجمہ: خدا کے سوا ہر شے ہلاک ہونے والی اور بے بنیاد ہے۔

(7) باجھ محبّت ذاتی کوجھا شور فساد

حلِ لغات: کوجھا: بدصورت، بدنما، بدشکل۔

ترجمہ: ذات باری کی محبت کے سوا تمام شور و فساد بدنما اور بدصورت ہے۔

(8) مُرشد فخرِ جہاںؒ نے رکیتُم اے رارشاد!

حلِ لغات: مُرشد: پیر، ہادی۔ رکیتُم: مجھے کیا۔ یعنے مُرشد نے مجھے یہ اِرشاد کیا ہے۔

ترجمہ: میرے پیرو مرشد حضرت فخرِ جہاں علیہ الرحمتہ نے مجھے یہی ارشاد فرمایا ہے (کہ سوائے حقیقی عشق و محبّت کے مجاز کی طرف متوجہ نہ ہو۔) عشق ذات کے سوا باقی سب فساد ہے۔

(9) عارف رابنُ العَرَبیؒ ساڈا ہے اُستاد

حلِ لغات: عارف: صاحب عرفان، خدا کے پہنچانے والا۔ ابنُ العَرَبی: حضرت محی الدین ابن العربی کی کنیت ہے جو صُوفیائے کرام میں نہایت بلند پایہ اور فلسفہ روحانیات کے امام گزرے ہیں۔

ترجمہ: (پیر فخرِ جہاں علیہ الرحمتہ کے علاوہ) عارف باللہ حضرت محی الدین ابن العربی ان کا بھی یہی فرمان ہے۔ ہمارے استاد ہیں، ان کا بھی یہی فرمان ہے۔

(10) سمجھ فرِید ہمیشہ رہو[1] غیروں آزاد

(1) "رہے"--- مثنوی معدن عشق

حلِ لغات: رہو: رہن مصدر سے صیغہ امر ہے، رہ۔

ترجمہ: اے فرِیدؔ! ہمیشہ یہی ارشاد مرشد اور سبق اُستاد زیر نظر رکھ کر سمجھ لے اور غیر کے خیال سے آزاد رہ۔ (محبّت کے لائق صرف وہی ذات ہے جو حیّ و قیّوم اور غیرفانی ہے۔)

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 30

(1) حُسن ازل دا تھیا اِظہار اَحدوں ویس وٹا تھی احمد ﷺ

حلِ لغات: حُسن ازل: مراد باری تعالیٰ، معبودِ حقیقی۔ اِظہار: ظاہر ہونا۔ ویس: بھیس۔ پوشاک: لباس۔ وٹا: بدل کر، لباس تبدیل کرکے۔ احدوں: احد سے۔

ترجمہ: ذاتِ الٰہی کے مظاہر اور حُسن ازل کے نور کی شعاعیں ظاہر ہوئی ہیں جو ذات پاک احمد ﷺ کے بھیس میں دنیا کی تعلیم و ہدایت کے لئے مبعوث ہوئی ہیں۔ حُسنِ ازل کا اظہار ہوا۔ احد سے بھیس بدل کر احمد ہو گیا۔

Scanned with CamScanner

(2) سلب ثبوت جتھاں مسلُوبے اُتھ نہ طالب نہ مطلُوبے
ہے لَا یُدرِکہُ الاَبصَار بیحد مُطلق، مُطلق بیحد

حل لغات: سلب ثبوت: کائنات کی دو صورتیں سالبہ اور مثبتہ، علم تصوف کی اصطلاحات میں ہیں۔ مسلوبے: سلب شدہ، بے بقاء فانی۔ طالب: طلب کرنے والا، عاشق۔ مطلوب: جس کی طلب ہو محبوب معشوق لَا یُدرِکہُ الاَبصَار: قرآن پاک کی آیت لَا یُدرِکہُ الاَبصَارُ وَھُوَ یُدرِکُ الاَبصَار کا ایک حصہ ہے۔ ذاتِ باری کی صفت ہے کہ اس کو انسانی مجازی نگاہیں نہیں دیکھ سکتیں۔ بے مطلق: اطلاق انسانی سے بعید ترین اور مطلق بیحد۔ فلسفہ الہیات کی خاص اصطلاحات ہیں۔

ترجمہ: حقیقت حُسنِ ازل کا مقام اس قدر بلند اور ادراک انسانی سے اس قدر ارفع و اعلیٰ ہے کہ وہاں اثبات و نفی ثبوت، عدم ثبوت، طالب مطلوب کی جگہ نہیں ہے۔ یہ نسبتیں نفس و اثبات کی اور عاشق و معشوق کے تمام رشتے وہاں تک نہیں پہنچ سکتے اور سب مجازی دنیا میں رہ جاتے ہیں۔ ذات احدیت تو ادراک بصر سے ماورا اور بلند تر ہے۔ جس کو بے حد مطلق اور مطلق بے حد کہا ہے یعنی وہ حد اطلاق سے بہت دور ہے اور کسی چیز کا اس پر اطلاق ہو نہیں ہو سکتا۔

(3) غیب الغیب دے دیسوں آیا شہر شہادت ڈیرا لایا
اَحدیّت دا گھنڈ اُتار تھیا اطلاقوں محض مقیّد

حل لغات: غیب الغیب: پوشیدہ اسرار کا، پوشیدہ وطن۔ عالمِ لاھُوت: جو کن فیکون سے بھی پیشتر ازل سے دائم و قائم ہے وہ انسانی علم و عقل کے سامنے غیب الغیب تصور کیا جا سکتا ہے۔ دیس: وطن۔ شہادت: عالم شہود میں، ظاہر ہونا۔ ڈیرا: مسکن، گھر۔ احدیت: یکتائی مراد ذات باری۔ گھنڈ: برقعہ، نقاب، پردہ۔ اطلاق: مصدر ہے مطلق اسی مصدر سے نکلا ہوا ہے۔ مطلق ہونے سے، آزاد بے قید ہونے۔ مقید: بند، قید، مطلق کی ضد۔ محض: صرف۔

ترجمہ: (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شان مبارک میں ہے) غیب الغیب کے دیس (وطن) سے شہادت شہود کے منظرِ عام میں آکر قیام کیا ہے اور ذاتِ باری تعالیٰ کے اسرار قدرت اور رموزِ فطرت کا حجاب اُتار کر ذاتِ مطلق کے مظاہر حُسنِ حقیقی کو ظاہر کیا ہے اور محض مقیّد کے قیودّ سے آگاہ کیا ہے۔

(4) حق باطل سب حق ہے حق ہے پَر اے راز بہوں مغلق ہے
یار ہے یار ہے یار ہے یار سوہنڑا کوجھا نیک اَتے بد

حل لغات: حق: سچا، صحیح۔ باطل: غلط۔ پَر: مگر لیکن، صرف شرط۔ بہوں: بہت، زیادہ۔ مغلق: باریک، مشکل حل ہونے والا، نازک، پیچیدہ، اُلجھا ہوا۔ سوہنا، کوجھا: حسین اور بد صورت۔

ترجمہ: حق ہو یا باطل، سب حق ہے لیکن یہ راز ہر شخص کے سمجھنے کا نہیں ہے۔ بہت نازک اور باریک ہے ورنہ ہر خوبصورت اور بد شکل، نیک اور بُرے میں اسی کا جلوہ ظاہر ہے۔

Scanned with CamScanner

(5) او دلبر بے چون و چگونہ ناہین جیندا مثل نمونہ
رتسدا ہے بے شک تقرار دنیا' عقبیٰ مجلّا مُشہد

حل لغات: بے چون و چگونہ: بے مثال' بے نظیر' وہ ذات برحق جس کے متعلق چون و چگونہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا یعنی ذات باری جو بے چون و بے چگون ہے۔ جیندا: بمعنے جس' دا بمعنے کا' جس کا۔ تسدا: اُسی کا۔ تقرار: اگر تکرّار ہے تو اس کے معنی مکرر' دوبارہ کے ہوتے ہیں اگر تقرار ہو تو شرح اور تفصیل کے معنوں میں لیا جا سکتا ہے۔

ترجمہ: (ذاتِ باری تعالیٰ کی صفات ہیں۔) وہ بے چون و بے چگون محبوب حقیقی' جس کی کوئی نظیر اور مثال نہیں ہے نہ اس کا کوئی نمونہ ہے' یکتا و بے ہمتا ذات ہی کا ہر شے میں جلوہ ہے۔ دنیا میں یا آخرت میں مجلّا ہو روشن صاف ظاہر یا مشہد' ہر جگہ اُس کی قدرت کے مناظر اور اس کے وجود کے دلائل موجود ہیں۔

(6) گئی تقلید آئی تحقیقے تھے واضح مکشوف دقیقے
فاش مبیّن کُل اسرار برزخ[1] زیر زبر شد مد

(1) "اسرار فریدی" میں یہ مصرعہ یوں ہے: "برزخ زیر زبر تے شد مد"

حل لغات: تقلید: گلے میں زنجیر پہننے کو تقلید کہتے ہیں اور مذہباً تقلید کے معنی کسی امام کا پیرو ہونا۔ تحقیق: عقل و حواس کے ذریعہ کسی چیز کی اصلیت حقیقت معلوم کرنا۔ واضح: ظاہر۔ مکشوف: کھلے ہوئے۔ دقیقے: باریک مسائل۔ فاش: علانیہ' ظاہر۔ مبین: ظاہر' صاف کھلے ہوئے۔ اسرار جمع سر کی' راز' پوشیدہ حقیقت' مخفی حالات۔ برزخ: ایک مقام درجاتی۔ عام برزخ: قبر اور قیامت کا درمیانی حصہ یعنی وہ کڑی جس کے ایک طرف دنیا اور دوسری طرف قیامت ہے۔ زیر زبر: بائیں زانو کے سرے لا کا شروع کرنا اور الله دائیں کندھے تک پہنچانا اول کو زیر اور ثانی کو زبر کہتے ہیں۔ شد مد: لا اله کی مد اور الا الله کی شد۔

ترجمہ: تقلید کا زمانہ ختم ہو گیا۔ اب تحقیق کا وقت آ گیا ہے۔ اب حقیقت کے اسرار دقیقی اور باریکیاں بالکل واضح ہو گئی ہیں۔ یہاں تک کہ حرکات زیر زبر اور مد و شد اور حروف کے ہیر پھیر سے جو تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں وہ بھی بالکل ظاہر ہو گئی ہیں اور جس قدر مشکلات اور باریکیاں حائل تھیں وہ سب حل ہو گئی ہیں اور تمام اسرار کائنات ظاہر ہو گئے ہیں۔ زیر' زبر' شد مد کا راز کھل گیا ہے۔ ہر پستی و بلندی سختی و نرمی' دوزخ و بہشت کے مناظر میں ذات حق کا جلوہ صاف نظر آتا ہے۔

(7) کیتا ازلی لطف ظہورا تُوں تُوں شُکر ملیا گُر پورا
تھیا دل کوں تسکین قرار ہوئے خطرات شکوک سبھے رَدّ

حل لغات: ازلی: یوم ازل کا۔ ظہور: اظہار' انکشاف۔ گر: گرو' مُرشد۔ خطرات: جمع خطرہ۔ شکوک: جمع شک۔

ترجمہ: لطفِ ازل یعنی حقیقت ازلی کا نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مسعود میں آشکار ہوا اور سلسلہ وار ہمارے مرشد تک پہنچا۔ خُدا کا تُوں تُوں شکر ہے کہ اسی نے ذریعہ مُرشدِ کامل نے پوری طرح مطمئن کر کے دل کو تسکین و قرار بخشا

Scanned with CamScanner

اور تمام خطرات اور شکوک دور ہو گئے۔

(8) پیرِ مُغاں مسجود جُتوسے فرض فریدؔ نماز رُنتوسے
رُکیتا مَن کر مَنؔ اقرار ہے خود اصل حقیقی مقصد

حل لغات: پیرمغاں: لغت میں میخانہ کے مالک کو کہتے ہیں۔ یہاں پیرو مرشد حضرت خواجہ فخر جہاں صاحب علیہ الرحمتہ مراد ہیں۔ مسجُود: جس کو سجدہ کیا جائے۔ یہاں مراد مرکز توجہ، مُرشد اور پیر کو ہی عرفانیات کا منبع قرار دیا ہے۔ اس معنی میں ان کو مسجود کہا ہے۔ مَن: پہلا من ماننے، تسلیم کرنے اعتقاد مستحکم کرنے کے معنی میں ہے اور دوسرا من دل کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ جتوسے: ہم نے جانا۔ نتوسے: ہم نے نیت باندھ لی۔

ترجمہ: پیرِمُغاں (حضرت فخرِ جہاں علیہ الرحمتہ) مُرشد کو ہم نے مرکز توجہ اور منبع کمالات روحانی مانا ہے۔ اے فریدؔ! اسی کی طرف اور اس کی ہدایت پر عمل کرنا اپنا فرض عین یعنی نماز فرض سمجھ کر اس میں مصروف رہے۔ اسی تصور اور اعتقاد کو یقین کر کے دل نے درست مان لیا اور اقرار کر لیا ہے اور یہی انسان کی روحانی زندگی کا صحیح مقصد ہے اور اصل (بنیاد) روحانیات ہے۔

☆ ━━ ☆ ━━ ☆

کافی 31

(1) سُنڑ وو سَہیلی سُگھڑ سیانڑی برہوں دے پَندھڑے سخت بعید

حل لغات: سُگھڑ: سلیقہ شعار، صفائی پسند۔ سیانڑی: دانا، عقل مند، سمجھ دار۔ پندھڑے: جمع پندھ کی، سفر، فاصلہ۔ بعید: دُور، لمبا۔

ترجمہ: اے سلیقہ منداور دانا سہیلی سن لے (ذہن نشین کر لے) کہ عشق و محبت کے سفر بہت لمبے اور طویل ہیں۔

(2) ناں کل میکوں تیغ قضادی ناتقدیر دے رتیر وغا دی
رکیتم دوست دی رِدید شہید

حل لغات: کل: خبر، اطلاع۔ میکوں: مجھ کو، مجھے۔ تیغ قضا: قضا کی تلوار۔ وغا: جنگ، لڑائی۔ کیتم: مجھے کیا۔ دید: نگاہ، نظر۔

ترجمہ: نہ مجھے تیغ قضا کی خبر ہے نہ تقدیر کے تیر کا پتہ ہے، مجھے تو صرف محبوب کی نگاہ نے شہید کر دیا ہے۔

(3) جے ڈِینھ بھلڑے متروی بھلڑے رقسمت جوڑے جوڑ کلکڑے
یار رشدید تے بخت عنید

حل لغات: پہلا مصرع جو ایک ضرب المثل ہے، کے معنی یہ ہیں کہ اگر قسمت اچھی ہے تو تمام زمانہ اور دوست بھی اچھے

Scanned with CamScanner

ہوتے ہیں۔ بھلڑے: بھلے' اچھے۔ متر: دوست' ساتھی' یار۔ جوڑے: بنا دیئے' بنائے۔ جوڑ: اتفاق' حالات۔ کلڑے: اصل کللّے ہے' بے لَل' بے قاعدہ' بے ڈھنگا' بے ڈھب۔ شدید: سخت۔ عنید: عناد رکھنے والا' دشمن' کینہ پرور۔

ترجمہ: اگر دن اچھے ہوں تو یار دوست بھی اچھے ہوتے ہیں مگر قسمت نے تمام معاملہ الٹ کر دیا ہے اور ایسے جوڑ بہم پہنچائے ہیں کہ ایک طرف تو دوست محبوب الھڑ اور سخت طبع واقع ہوا ہے اور دوسری طرف بخت نارسا میرا مخالف اور دشمن ہے یعنی میرے تو دن بھی بھلے نہیں اور متر بھی بھلے نہیں ہیں۔

(4) رووَنْ پِٹَّنْ کُوں سمجھُوں شادی مُنج بَرْ' جھر' جھنگ ڈِسم آبادی

عشرہ مُحرّم ساڈڑی عید

حل لغات: رووَنْ: رونا' زاری کرنا۔ پٹن: واویلا کرنا' پیٹنا۔ مُنج: غیر آباد' ویران مقام۔ بر: جنگل۔ جھر: گنجان جنگل۔ جھنگ: جنگل۔ ڈسم: مجھے نظر آتا ہے' معلوم ہوتا ہے۔ عشرہ محرم: اسلامی سال کا پہلا مہینہ محرم کہلاتا ہے۔ اس کے پہلے دس دن سیدالشہید حضرت امام حسین علیہ السلام کے کربلا کے میدان میں معہ اپنے رفقا کے شہید ہونے کے تاریخی واقعہ کو عام مسلمان یاد کرتے ہیں اور طرح طرح کے غم و رنج میں دس دن تک مبتلا رہتے ہیں۔ عید: خوشی کا دن مسلمانوں کے مسرت کا تہوار مُسرت اور شادی کا زمانہ۔

ترجمہ: مجھے تو رونے اور آہ و زاری کرنے سے ہر وقت کام ہے۔ یہی میری شادی ہے اور ویرانے جنگل اور بھیانک بیابان مجھے آباد معلوم ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ عشرہ محرم کے رونے پیٹنے کو بھی ہم عید سمجھتے ہیں۔ ہماری عید میں بھی عشرہ محرم کی سی غمگینیاں اور اداسیاں ہیں۔) انتہائے غم کی عید ہے۔

(ش5) سَو سَو چھانگاں لکھ لکھ چھیڑو وُٹھڑے دی وَوہ ڈیون پندھیڑو

روہی تھئی آباد جَدید

حل لغات: چھانگاں: جمع چھانگ کی ہے' ریوڑ' مویشیوں کے گلے کی قطاریں۔ چھیڑو: چرواہے' گوالے' گڈریئے۔ وٹھڑے: برسے ہوئے مینہ' بارش باراں۔ ووہ: خبر' اطلاع آثار (نشان)۔ پندھیڑو: پندھ سے' پندھ سفر کرنے والے' راہی' مسافر' راہ گیر۔ روہی: ریگستان۔ تھئی: ہوئی۔ جدید: نئے سرے سے۔

ترجمہ: سینکڑوں' مویشی اور لاکھوں انہیں چرانے والے ہیں۔ مسافر بھی یہی خبر آ سناتے ہیں کہ روہی میں بارش ہو گئی ہے اور تھل نئے سرے سے شاداب ہو چکا ہے۔ (از سرِ نو آباد ہو چکا ہے۔) جا بجا سینکڑوں مویشیوں کے گلے چرا رہے ہیں اور لاکھوں چرواہے اپنے مال کے ساتھ مست پھر رہے ہیں اور باران رحمت کی خوشخبریاں' ریگستان کی طرف سے آنے والے مسافروں سے مل رہی ہیں۔ ریگستان بارش کے فیضان سے نئے سبزہ زاروں کی وجہ سے آباد اور شاداب ہے (مگر میں خستہ دل عاشق بدستور غم زدہ ہوں۔)

(6) رجنّد اسیرے[1] جور و جفا[2] دی ڈلڑی قیدی کرب[3] و بلا دی

[1] اسیرہے: اسرارِ فریدی [2] جور جفا: اسرارِ فریدی [3] کربلا: اسرارِ فریدی

ڈسم رقیب یزید پلید

حل لغات: جند: جان زندگی۔ اسیر: قیدی۔ جوروجفا: ظلم و ستم۔ کرب و بلا: (کلف سختی) کربلا اس میدان کا نام ہے۔ جس میں حضرت سیّدالشہدا اور ان کے ہمراہی رفیقوں کی شہادت کا واقعہ 60ھ کو پیش آیا۔ اس لفظ کو کرب و بلا سے مرکب سمجھ کر تکلیف اور سختی کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ڈسم: مجھے نظر آتا ہے۔ رقیب: دشمن حاسد، محبوب کے ایک عاشق جانباز کو اس کا دوسرا عاشق مخالف اور دشمن نظر آتا ہے کیونکہ یہ دونوں ایک ہی مقصد کے در پے ہوتے ہیں یعنی دونو محبوب کو اپنانا چاہتے ہیں۔ دونوں کا باہم رشک اور حسد ایک قدرتی بات ہے۔ اس دوسرے عاشق یعنی مخالف کو رقیب کہتے ہیں۔ یزید پلید: یزید بن معاویہ بنو اُمیّہ کا وہ خلیفہ جس کے عہد میں واقعہ کربلا واقع ہوا اور حضرت سید الشہدا امام حسین علیہ السلام کی شہادت ہوئی کرب و بلا عشرہ محرم وغیرہ کے تناسب سے یہ ذکر فصاحت کی جان بن گیا ہے۔

ترجمہ: میری جان کو جورو جفا نے قید کر رکھا ہے۔ دل کربلا میں قیدی بنا ہوا ہے۔ رقیب مجھے یزید پلید کی طرح ملعون نظر آتا ہے اور دل کرب و بلا میں قیدی بنا ہوا ہے۔ دل اسیر غم و اندوہ ہے اگر رقیب سے مراد نفس امارّہ یا شیطان لعین بھی قرار دیا جائے تو وہ بھی حقیقت اور عرفان سے باز رکھنے والے ہیں۔ ان کو حضرت نے یزید پلید سے تشبیہ دی ہے۔ اس بند کی فصاحت و بلاغت لاجواب ہے۔

(7) سَٹ خرقہ بُٹھ گھت سجّادہ جامۂ جاں شوپاک بہ بادہ

کر دم پیر مُغاں تاکید

حل لغات: سٹ: پھینک دے۔ خرقہ: لباس فقیری، چغہ، خلعت ولایت۔ بُٹھ گھت: بھاڑ میں ڈال، جلا دے، ضائع کر دے۔ جامہ جاں: دل کا کپڑا دل کو کپڑا تصور کیا گیا ہے جس پر گناہ کے سیاہ داغ اور دھبے پڑتے ہیں۔ شو: دھو ڈال۔ بادہ: جام شراب عشقِ حقیقی کا شغل، محبّتِ ازلی کی چمک، شراب محبت پی کر جان سے ہاتھ دھو ڈال، سر قربان کر دے دوسرا اور تیسرا مصرعہ فارسی میں لکھ کر شاعر نے بند میں بلاغت پیدا کر دی ہے۔

ترجمہ: مجھے مرشد کریم نے تاکید فرمائی ہے کہ اور درویشی کے لباس کو اتار کر پھینک دے۔ جانماز (مصلیٰ) کو آگ میں ڈال دے اور شرابِ محبت سے جان کے لباس کو اچھی پاک صاف کر دے۔

(8) سانْوَل یار دے نازِ نگہ دے مارو چال تے خال سیہ دے

تھیوسے مفت فرید خرید

حل لغات: سانْوَل یار: محبوب ملیح۔ مارو چال: مار ڈالنے والی چال قاتل چال۔ خال سیہ: تل۔ سیاہ خال۔ تھیوسے: ہم ہوئے۔

ترجمہ: فرید تو سانْوَل محبوب کی نگہ ناز کا، اس کی قاتل چال کا اور سیاہ خال کے ہاتھوں مفت بکا ہوا ہے۔ یعنی ہمارا دل محبوب کی نگاہ رفتار اور خال پر مفت بک گیا۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 32

(1) یار کوں کر مسجُود چھڈ ڈے بیُو معبود

حل لغات: مسجود: مرکز توجہ' وہ ہستی جس کو سجدہ کیا جائے۔ چھڈ: چھوڑ دے' ترک کر دے۔ بیُو: دوسرا اور غیر۔ معبود: ذات بے ہمتا جس کی عبادت کی جائے جس کی پرستش کی جائے۔

ترجمہ: محبوب حقیقی کو ہی سجدہ کر اور باقی تمام معبود چھوڑ دے۔

(2) ہر صُورت وچ یار کوں جاݨیں غیر نہیں موجُود

حل لغات: موجود: وجود والا۔ جاݨیں: جان لینا۔

ترجمہ: ہر صورت محبوب حقیقی کو دیکھ' غیر کا کوئی وجود نہیں۔

(3) سبھ اعداد کوں سمجھیں واحِد کثرت ہے مفقُود

حل لغات: اعداد: جمع عدد کی ہندسہ' شمار۔ واحد: ایک' تنہا' ذات باری تعالیٰ سے مراد ہے۔ کثرت: ایک سے زیادہ جمع۔ مفقود: ناموجود' کھویا ہوا' غیر موجود کی ضد ہے۔

ترجمہ: ایک ہی وجود سب موجودات میں جلوہ گر ہے۔ کثرت عدم محض ہے۔ تمام لاتعداد چیزوں کو اسی ایک کی یکتاہی کا مظہر سمجھ' وحدت الوجود حقیقی کا جلوہ کارفرما ہے کیونکہ اس کے سوا تمام عالم میں کوئی اور موجود نہیں ہے۔ ہر شے کو فنا ہے' صرف اسی کی ذات باقی ہے' کثرت کا تو وجود اور بقا بالکل نہیں تو بھی اسی احد اور واحد کی طرف روحانی اور دلی توجہ مصروف رکھ۔

(4) فخر الدّینؒ مِٹھل دے شوقوں دَم دَم نکلم دُود

حل لغات: فخرالدین: حضرت کے بڑے بھائی اور مرشد' رہنما کا نام۔ دود: دھواں۔ مٹھل: پیارا' میٹھا دوست' محبوب۔

ترجمہ: محبوب شیریں ادا حضرت ہادی اور پیر مرشد فخرالدین کے شوق میں ہر دم میرے دل سے آہوں کا دھواں نکلتا ہے۔

(5) وصل فریدؔ کوں حاصل ہویا جَب ہو رگیا نابُود

حل لغات: وصل: دوست کا وصال' بارگاہ الٰہی تک رسائی ہونا' عرفان نفس۔ نابود: نہ ہونا' فنا فی اللہ ہونا۔

ترجمہ: فرید کو اس وقت وصال دوست حاصل ہوا۔ جب وہ محویت اور محبت کی راہ میں فنا فی اللہ ہو گیا (کھو گیا) یعنی اپنی خودی کو کھو کر اور پندار کا لباس اتار کر جب وہ آپے میں نہ رہا۔ تب اس کو کمال حاصل ہوا۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 33

(1) اَساں کنوں رِدل چایووے یار! جَاپے رکتھاں ونج لایو

حل لغات: اَساں کنوں: ہم سے۔ چایو: تو نے اٹھایا۔ دل چایو: یعنی دل کو اٹھایا' محبت ختم کر دی۔ جَاپے: خدا جانے' نامعلوم' معلوم ہوتا ہے۔ ونج: جاکر۔ لایو: تو نے لگایا۔

ترجمہ: اے دوست! تو نے ہم سے راہ و رسم محبت ترک کر دی۔ (دل اٹھا لیا) خدا معلوم اب تو نے کہاں جا کر دل لگایا ہے۔

(2) یار بروچل کیچ داوالی کیتو حال کنوں بے حالی

پربت روہ رُلایو وے یار!

حل لغات: بروچل: (بلوچ ہوت بلوچ پنوں کی ذات تھی) محبوب' معشوق۔ کیچ: پنوں کا وطن ہے' کیچ مکران جغرافیہ کے مشہور مقامات میں مراد وطن معشوق۔ بے حالی: یائے معروف زائد' ضرورت قافیہ سے شامل فرمائی ہے' بے حال' خستہ۔ حال کنوں بے حال: (محاورہ ہے) بدل حال۔ پربت: پہاڑ' رُلایو: تم نے مجھے پھرایا۔

ترجمہ: اے کیچ کے بادشاہ محبوب! (پنل) تو نے مجھے اپنا شیدا بنا کر خستہ و زار کر دیا ہے اور ریت کے صحرا و کوہستان میں آوارہ و سرگرداں کر کے پھرایا۔

(3) مُلک مَلیر لتَونی جھوکاں مَیں کلہڑی وچ اوپریاں لوکاں

ہک رَتی ترَس نہ آیووے یار!

حل لغات: ملیر: سندھ کا ایک نہایت سرسبز و شاداب تفریحی مقام۔ لتونی: تو نے لگائیں۔ جھوکاں: روہی کے رہنے والے لوگ اپنے مال مویشی کے چراگاہ اور پانی کا موقعہ دیکھ کر جہاں عارضی قیام گاہ بناتے ہیں اس کو جھوک کہتے ہیں۔ جھوکاں لتونی: جھوک لگانا' قیام کرنا۔ کلہڑی: اکیلی' تنہا۔ اوپریاں: اجنبی' غیر' ناآشنا' ناواقف لوگ۔ ہک تل: یعنی ایک تل کے برابر' تل جتنا' تھوڑا سا ذرہ بھر۔ ترس: رحم۔

ترجمہ: اے محبوب! مجھے اجنبی اور ناآشنا لوگوں میں اکیلا چھوڑ کر آپ نے ملک ملیر میں مسکن اختیار کر لیا ہے۔ میری حالت زار پر آپ کو ذرہ بھر بھی رحم نہ آیا۔ (تمہیں ایک تل کے برابر بھی ترس نہ آیا۔)

(4) مَیں کملی کیا جاتاں رِنینہ کوُں ظلمی نَہرَ تے قہری شِینہ کوُں

آپے دِید اَڑایو وے یار!

حل لغات: کملی: نادان' بھولی' دیوانی۔ نینہ: محبت عشق۔ ظلمی نہر: ظالم بھیڑیا۔ قہری شینہ: غضب ناک شیر۔ دید: نگاہ' آنکھ۔ اڑایو: اٹکا لیا۔ دید اڑایو: نگاہ اور دل کو چھین لیا۔ عشق میں پھنسایا۔

ترجمہ: میں نادان عشق و محبت کے ظالم بھیڑیئے اور غضب ناک شیر کو کب جانتی تھی تو نے اے دوست خود ہی مجھے محبت میں پھنسا دیا۔

(5) آپے اپناں سُوہاں رکیتو کرہوں قطاریو' نال نہ رنیتو
کیں دُھوتی برمایو وے یار!

حل لغات: آپے: خود بخود' آپ ہی۔ سوہاں: واقف' شناسا' جان پہچان۔ کرہوں: اونٹ۔ قطاریو: اونٹوں کو سلسلہ وار جوڑ کر ایک قطار میں رکھنا' سفر کی روانگی کے وقت اونٹ قطارے جاتے ہیں۔ نال: ہمراہ' ہمرکاب۔ نال نہ نیتو: مجھے ہمراہ نہ لے گئے۔ کیں: استفساریہ کس نے۔ دھوتی: چغل خور' بدخواہ' دشمن' رقیب۔ برمایو: ورغلایا' بھڑکایا۔

ترجمہ: اے محبوب! تو خود ہی مجھے اپنا واقف بنایا تھا' کسی چغل خور کی بات یقین کر کے سفر کو جاتے ہوئے جب اپنے اونٹ کو قطار میں شامل کیا تو مجھے ہمراہ بھی نہ لے گئے۔ (کس چغل خور نے تمہیں میرے خلاف بھڑکایا۔)

(6) یار مُٹھی کوں ڈِتڑو رولا ساڑیو' رکیتو' کیری کولا
تتڑی کوں کیوں تایو وے یار!

حل لغات: مٹھی: بدنصیب۔ ساڑیو: جلایو' تو نے جلایا۔ کیری: راکھ' خاکستر۔ کولا: کوئلہ۔ تایو: گرم کیا' تپایا۔ (تو نے تپایا)
رولا: سرگردانی' چکر' آوارگی۔

ترجمہ: اے دوست! تو نے بدنصیب کو بے کسی میں آوارہ اور برباد کر دیا' جلا کر راکھ اور کوئلہ کر دیا' میں تو پہلے ہی سوختہ جان تھی تو نے اور زیادہ جلایا اور برباد کر دیا۔

(7) آپے شہر بھنبھور ڈوآیوں یاری لا کر چھوڑ سدھایوں
مُفتا کُوڑ کمایو وے یار!

حل لغات: شہر بھنبھور: سسی کے وطن کا نام جہاں پنوں خود بخود آ گیا تھا۔ سدھایوں: تو رخصت ہو گیا' روانہ ہو گیا۔ مفتا: مفت میں' بے قیمت۔ کوڑ کماون: جھوٹ استعمال کرن' جھوٹی تسلی دینا' دھوکہ دینا۔

ترجمہ: اے دوست! تو خود ہی تو شہر بھنبھور میں آیا تھا۔ مجھے اپنا عاشق بنایا پھر چھوڑ کر واپس چلا گیا تو نے مفت جھوٹ کمایا' دغابازی کی۔

(8) یار فرید کڈاں سنبھلیسی رہجوں سڈ کر کول بلھیسی
جے وَت بخت بھڑایو وے یار!

حل لغات: کڈاں: کب' کس دن۔ سنبھلیسی: سنبھالے گا' یاد فرمائے گا' خبر گیری کرے گا۔ رہجوں: خوشی سے' از خود۔ سڈ کر: بلا کر۔ کول: نزدیک' قریب۔ بلھیسی: بٹھلائے گا۔ جے: اگر' صرف شرط۔ وت: پھر اگر۔ بخت بھڑایو: بخت نے یاوری کی۔ (بخت نے ساتھ دیا۔)

ترجمہ: اے فرید وہ دن کب آئے گا جب مجھے محبوب یاد کرے گا اگر میرے بخت نے یاوری کی تو دوست خوشی سے (جذبہ شوق سے مجبور ہو کر) مجھے اپنے پاس بلا کر بٹھائے گا۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 34

(1) پردیس ڈَہوں ویداں اُڑیاں وے یار! ساڈیاں وطن کنوں دلیں سڑیاں وے یار!

حل لغات: پردیس: غربت، بے وطنی۔ ڈہوں: طرف۔ ویداں: نظریں، آنکھیں۔ اڑیاں: لگی ہوئی ہیں۔ ویداں اڑیاں: محبت پیدا ہوئی۔ کنوں: سے۔ سڑیاں: جل گئیں۔

ترجمہ: اے دوست! ہماری نگاہیں (وطن سے دور) پردیس میں جا اڑی ہیں اور وطن سے دل جل گیا ہے۔ (ہم وطن سے بیزار ہو گئے ہیں۔)

(2) خبر نہیں انہاں کملیاں لُوکاں تیغاں تیز برہوں دیاں نوکاں
درد منداں سر کھڑیاں وے یار!

حل لغات: کملیاں: نادان، دیوانہ، بے عقل، بھولے بھالے۔ درد منداں سر: درد مندوں کے سر پر۔ کھڑیاں: تلی کھڑی ہیں۔

ترجمہ: اے دوست! ان بے عقل لوگوں کو اتنی بھی خبر نہیں ہے کہ درد مند عشاق کے سر پر محبت اور ہجرو فراق کی تیز تلواروں کی نوکیں (پھل) تنے ہوئی ہر وقت تیار رہتی ہیں۔

(3) جے تَئیں موت کریسم ٹالا ڈیکھاں نال اِکھیں دے شالا
شہر اِرَم شہ پریاں وے یار!

حل لغات: جے تئیں: جب تک۔ کریسم ٹالا: ٹلی رہے گی، مجھے چھوڑ جاتی رہے گی۔ شالا: خدا کرے۔ شہرارم: قوم عاد کے زمانے کا مشہور شہر۔ شداد بن عاد کی تعمیر کردہ جنت، مراد محبوب کا خوبصورت شہر۔ شہ پریاں: پریوں کا بادشاہ، عالی مقام حسینائیں۔

ترجمہ: اے دوست! جب تک موت نہیں آتی (یعنی ٹلی رہتی ہے) خدا کرے کہ ان آنکھوں سے محبوب کا وطن شہرارم اور محبوب (شاہ پری، پریوں کے بادشاہ) کو دیکھ لوں۔

(4) ڈیکھ کے چالیں یار سجن دیاں نازخراماں مَن موہن دیاں
کبکاں روہیں وڑیاں وے یار

حل لغات: چالیں: رفتار، طرز رفتار۔ ناز خراماں: خرام ناز۔ من موہن: پیارا محبوب۔ روہیں وڑیاں: پہاڑوں میں گھس گئی ہیں یعنی شرم سے روہ میں جا چھپی ہیں۔ کبکاں: جمع کبک کی، بٹیر۔

ترجمہ: اے دوست! میرے محبوب دل نواز کے خرم ناز کو دیکھ کر کبکیں شرمندہ ہو کو پہاڑوں میں جا چھپی ہیں۔

(5) مَیں جیھاں تیڈیاں سَو سٹھ سہیلیاں ناز پنیناں راج گہیلیاں

تھیاں دیوانیاں چریاں وے یار!

حل لغات: مَیں جیھاں: میری، مانند، میرے جیسی۔ ناز پنیناں: ناز پروردہ۔ پرورش پانا: پروان چڑھنا۔ راج گہیلیاں: ملک کی پہیتیاں، بخت ور۔ چریاں: جمع چری، سندھی، لغت، دیوانی، پاگل۔

ترجمہ: میرے جیسی اور بھی تیری سو ساٹھ (بے شمار) سہیلیاں جو ناز پروردہ اور ملک کی مالک ہیں۔ (حکومت کے نشے میں مست حسینائیں) تجھ پر شیدا اور تیری دیوانیاں ہیں۔

کُسنی چائم، نیہڑا لائم (6) جنڈڑی مُفت فریدؔ گوائم

رُنبھ گیاں سُکھ دیاں گھڑیاں وے یار

حل لغات: کسنی: بختی، شومئی قسمت۔ نیہڑا: عشق، محبت۔ گنوایم: میں نے، ضائع کی، برباد کی۔ نبھ گیاں: گزر گئیں۔

ترجمہ: اے فرید (بدبختی کا زور ہوا کہ) میں نے محبت لگا کر اپنی زندگی مفت میں برباد کر دی ہے۔ اب تو سکھ چین کا وقت بھی گزر گیا ہے۔

☆——☆——☆

کافی 35

(1) بِن دلبر آہیں کر کر کئی راتیں ڈِتم سحر کر

حل لغات: بن: بغیر۔ ڈِتم: میں نے دیئے۔

ترجمہ: میں نے محبوب کی جدائی میں کئی راتیں آہیں بھر بھر کر صبح میں بدل دیں۔

(2) روہ روہی راوے رُلدی نت قدم قدم تے بھُلدی

کڈیں تھک بہندی کڈیں جُلدی ہُنْ سانول یار وہِر کر

حل لغات: روہ: پہاڑ۔ روہی: ریگزار۔ راوے: سخت پتھریلی زمین۔ رُلدی: آوارہ ہوں، ماری ماری پھرتی ہوں۔ نت: ہمیشہ، ہردم، ہروقت۔ کڈیں: کڈاہیں، بمعنی کبھی۔ تھک بہندی: تھک کر بیٹھ جاتی ہوں۔ جلدی: چلتی ہوں، چل پڑتی ہوں۔ ہن: اب۔ وہر کر: جلدی پہنچ، میری خبر لے، مدد کر۔

ترجمہ: اے محبوب! میں تیرے لئے صحرا و بیابانوں میں ماری ماری پھر رہی ہوں۔ کئی دفعہ قدم قدم پر راستہ بھول جاتی ہوں۔ اسی پریشانی میں پھرتے پھرتے کبھی تھک کر بیٹھ جاتی ہوں اور کبھی پھر سے تازہ دم ہو کر چل پڑتی ہوں۔ میری اس حالت زار پر رحم کر اب تو جلدی پہنچ، میری خبر لے اور مدد کر۔

(3) ڈُوکھی ڈُکھڑے سَنج صباحیں ڈُونگھے ڈونگر کوجھیاں جاہیں
رِجتھ ممیّاں غول بلائیں رِچھ راخس بھجدے ڈَر کر

حل لغات: سَنج: شام۔ صباح: صبح سویرا۔ ڈونگھی: گہرے۔ ممیاں: جمع ممی کی خونخوار، آدم خور، ڈائن۔ غول: وحشی، درندہ جنگل کی ڈراونی اور خونخوار، رچھ، ریچھ۔ راخس: صحیح سنسکرت کا لفظ راکس یا راکھشش ہے، دیو، خوفناک مخلوق، آدم خور۔

ترجمہ: دکھیا (عاشق) کو صبح و شام تکلیفوں اور مصیبتوں کا سامنا ہے۔ ایسی خراب جگہ اور دشوار گزار غاروں میں گزر کرنا پڑتا ہے۔ جہاں سے بلائیں، دیو، غول بیابانی، ریچھ اور درندے بھی ڈر کر بھاگ جاتے ہیں اور وہاں ٹھہر نہیں سکتے۔

(4) بِن عاشق اہلِ وفا دے بِن شائق ذوق لقا دے
بِن صاحب صدق[1] و صفا دے اِتھ آوے کون گزر کر

(1) "صدق صفا"--- اسرار فریدی

حل لغات: اہلِ وفا: صاحب وفا، وفاشعار۔ شائق: مشتاق، چاہنے والا۔ ذوق لقا: لذت دیدار۔ اِتھ: یہاں۔

ترجمہ: ایسے دشوار گزار مقامات میں سوائے وفادار عشاق، لذت دیدار کے خواہش مند اور اصحاب صدق و صفا کے اور کون یہ منازل طے کر سکتا ہے۔ یہ ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے۔

(5) لَڈ رنیتو جھوک پریرے دِل دَرداں لائم ڈیرے
ڈِسے روٹی ہاں دے بیرے پیواں پانی خُون جگر کر

حل لغات: لَڈ: کوچ کر کے۔ رنیتو: تو لے گیا۔ پریرے: پرے، دور۔ ڈِسے: نظر آئے۔ ہاں دے بیرے: دل کے ٹکڑے۔ پیواں: میں پیتی ہوں۔

ترجمہ: اے محبوب تو نے یہاں سے کوچ کر کے دور جا کر ڈیرے لگا لئے ہیں۔ (دور جا کر سکونت اختیار کر لی ہے۔) اور میرے دل میں دکھ درد نے ڈیرے ڈال دیئے ہیں۔ میرے لئے دل کے ٹکڑے میری روٹی ہے اور خون جگر پانی ہے۔ (روٹی کے ٹکڑے دل دکھائی دیتی ہے اور پانی کو خون جگر سمجھ کر پیتی ہوں۔)

(6) تھے کنڈڑے تُول نہالی گھر ڈیوم ڈَین ڈکھالی
دَل ہوت دلیندا والی آ! سینے ساڈے گھر کر

حل لغات: تُول: دولائی رضائی۔ کنڈڑے: چھوٹے کانٹے، خار۔ نہالی: توشک۔ ڈَین: ڈائن، چڑیل۔ ڈکھالی: جھلک۔ دلیں دا: دلوں کا۔

ترجمہ: اے ہوت محبوب دل نواز (تیری جدائی میں) عروسی کے بستر رضائی و توشک کانٹے معلوم ہوتے ہیں اور گھر بھی چڑیل کی طرح خونخوار نظر آتا ہے تو اے دل کے والی پھر آ کر میرے سینے میں سما جا تاکہ میری مصیبتیں اور تکلیفیں دور ہو جائیں۔

(7) گیوں وَیری کیچ سفر کر جی جالیو' ظلم قہر کر
بکھُ بکھُدیں وَیساں مر کر تھل ماروُگور قبُر کر

حل لغات: ویری: دشمن۔ مخالف جی: دل' جگر۔ جالیو: تو نے جلایا۔ بکھ بکھدیں: غم و اندوہ میں مبتلا رہتے۔ تھل مارو: صحرائے لق و دق' قاتل صحراء' جلتا ریگستان۔

ترجمہ: میرے محبوب! تو کیچ کی طرف چلا گیا ہے۔ جہاں میرے دشمن اور رقیب رہتے ہیں اور میرے دل کو ظلم و قہر کی آگ میں جلا دیا ہے۔ میرے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ گھل گھل کر مرجاؤں اور تھل مارو میں میری قبر ہو۔

(8) سوہنٹا یار فریدؔ ڈوں آوے گَل لاوے سیجھ سُہاوے
آ! اُجڑی جھوک وَساوَے ہے! ٹھڈڑی آہ' اَثر کر

حل لغات: سیجھ سہاوے: بستر کی سیج کو زیب و زینت بخشے۔ گل لاوے: گلے سے لگائے۔ اجڑی: برباد شدہ ویران۔ وساوے: بسائے' آباد کرے۔ ہے: اے حرف ندا' افسوس۔ ٹھڈڑی آہ: ٹھنڈی آہ' آہ سرد۔

ترجمہ: اے نالہ شب اور اے آہ سرد' تو اتنا اثر دکھا خدا کرے کہ محبوب خوش لقا' فرید کے ہاں آ جائے۔ اسے گلے سے لگائے' سیج کو زینت بخشے اور اجڑی ہوئی جھوک (ویرانہ مسکن عاشق) کو آباد کرے۔

☆ ―― ☆ ―― ☆

کافی 36

(1) پُنَل چھُڈ کے کیچ سدھایوں ڈِلڑی نِماݨی ہے زار نزار

حل لغات: سدھایوں: تو رخصت ہوا' تم چلے گئے۔ نمانی: بے سہارا' بے چاری' غم ناک' مسکین۔

ترجمہ: (سسی اپنے محبوب پنوں کے کیچ واپس لے جائے جانے کے بعد صحرائے بے آب و گیاہ میں کہہ رہی ہے) اے محبوب! پنل تو کوچ کر کے کیچ کو چلا گیا' میرا مسکین دل تیری جدائی میں سخت بے چین ہے۔

(2) یَاس پَیاس ۔ نصیب اساڈے ناں کوئی ٹوبھے نہ کوئی تاڈے
نہ راہ ڈِسدِم کرہوں قطار

حل لغات: یاس: ناامیدی۔ ٹوبھے: ٹوبھا' جوہڑ ریگستان کے اس چھوٹے سے نشیب کو کہتے ہیں۔ جہاں بارش کا پانی جمع ہو

جاتا ہے، انسان اور مویشی اس کا پانی پیتے ہیں۔ تاڑا: ریگستانی جائے قیام، عارضی قیام گاہ۔ کرہوں قطار: انٹوں کی قطار۔

ترجمہ: یاس اور پیاس (دیدار یار کی تشنگی) ہماری قسمت میں لکھی ہے۔ ایسے لق و دق صحرا میں ہوں جہاں نہ کوئی پانی کا ٹوبھا ہے، نہ ٹھہرنے کا کوئی تاڑا (مقام) نہ کوئی (کہیں نکل جانے کا راستہ ہے نہ اونٹوں کی قطاروں کے سراغ نظر آتے ہیں۔ جن کو دیکھ کر میں محبوب کا سراغ لگا سکوں۔

(3) دَرد گھنیرے ڈُکھ ہزاراں سُول تتی کوں تارمتاراں

برہوں پھیندا روز آزار

حل لغات: گھنیرے: گھنے، بہت زیادہ۔ سول: درد، غم و اندوہ۔ تارمتاراں: ایسا گہرا پانی جس سے گزرنا محال ہو۔ پھیندا: تعاقب میں بھیجتا ہے، بھڑکاتا ہے۔

ترجمہ: عاشق کے لئے درد اور غم پہلے ہی بے شمار اور بے حد ہیں اور غم و اندوہ کا پانی سر سے گزر گیا ہے پھر اس پر فراق یار روزانہ اور زیادہ اضافہ کر رہا ہے اور میں سخت تکلیف میں ہوں۔

(4) سَٹ کرہ شاہی تھیساں باندی ٹھیک سوہیساں ریت غماندی

کیجو کرسن لوگ ویار

حل لغات: سَٹ کر: پھینک کر، چھوڑ کر۔ باندی: کنیز، خادمہ، نوکر۔ سوہیساں: سوہاونگی، نبھاؤں گی۔ کیجو: اگرچہ، باوجودیکہ۔ ویار: ملامت، بدگوئی، گلہ۔

ترجمہ: میں اپنے شاہی کروفر (شان و شوکت) کو ترک کر کے محبوب کے فراق میں کنیزوں کی طرح غم و ازلم کی زندگی خوب گزاروں گی۔ غم عشق کی روایات کو زندہ رکھوں گی اور لوگوں کی ملامت کی کچھ پروا نہ کروں گی۔

(5) سیجھ نہ بھانوم پئی تڑپھانواں تارے گِن گِن رات نبھانواں

نہ کوئی ساتھی نہ غمخوار

حل لغات: نہ بھانوم: نہیں بھاتی۔ تڑپھاواں: تڑپتی ہوں۔ نبھاواں: نبھاؤں، گزاروں۔

ترجمہ: فراق محبوب میں مجھے سیج (پھولوں کا بستر) اچھی نہیں لگتی۔ اکیلی تڑپتی ہوں اور ستارے گن گن کر رات گزارتی ہوں نہ کوئی ساتھی ہے نہ کوئی ہمدرد ہے۔

(6) ماپیو وَیڑھے[1] مُول نہ بھاندے مینٹھیں ڈیوم بردے باندے

سینگیاں سرتیاں کر دیاں[2] عار

حل لغات: مول: بالکل، قطعاً۔ مینٹھیں: طعنے۔ بردے: غلام۔ باندے: بردے کا مترادف، نوکر، ملازم، غلام۔ سینگیاں سرتیاں: ہم عمر، سہیلیاں، مل کر رہنے والیاں۔ عار: نفرت، قطع تعلق۔

---

[1] ویڑھے: اسرار فریدی: ویری: دیوان فرید مرتبہ عزیز الرحمٰن، [2] کردے: دیوان فرید مرتبہ عزیز الرحمٰن

ترجمہ: ماں باپ اور گھر بار مجھے بالکل نہیں بھاتے، نوکر چاکر اور غلام طعنے مارتے ہیں اور الزام لگاتے ہیں اور ساتھ ہم عمر کھیلنے والی سہیلیاں بھی اب مجھ سے نفرت کرنے لگی ہیں۔

(7)۔ جَیں تَن لگڑی سوئی تَن جاتے غیر فرید نہ رمز پچھاتے

جانم سوہناں دِلبریار

حل لغات: جَیں تن لگڑی سوئی تن جاتے: محاورہ ہے جس کے معنی ہیں۔ جس کے سر پر مصیبت آتی ہے، وہی خوب جانتا ہے، دوسرے کو کیا معلوم، ضرب المثل جس تن لاگے سوتن جانے۔ جانم یار: میرا یار جانے۔

ترجمہ: اے فرید جس شخص کو تکلیف پہنچتی ہے وہی جانتا ہے کہ کیا کیفیت ہے کوئی غیر اس راز کو نہیں سمجھ سکتا۔ میرا خوش ادا محبوب ہی اس کو جانتا ہے کہ اس کے فراق میں مجھ پر کیا گزر رہی ہے۔ (بیت رہی ہے۔)

☆——☆——☆

کافی 37

(1) بُولا بَینسر کِس نُوں پاواں ڈھولݨ کیتم نامنظور

حل لغات: بُولا اور بینسر: دونوں ناک میں پہننے کے زیور ہیں۔ کِس نوں: کے معنی "یہاں کس لئے، کیوں" کے ہیں۔ کیتم: اُنے مجھے کیا۔

ترجمہ: محبوب نے تو مجھے منظور کردیا ہے۔ اب ہار سنگار کی کیا ضرورت ہے۔ کس لئے بولا اور بینسر پہنوں؟

(2) کِتھ نوں بَنیاں مانگھ بناواں کجلا پاتواں سُرخی لاتواں

یار تی دا وَسدا دور

حل لغات: کتھ نوں: کس لئے، کیوں۔ بِنیاں: ماتھے کا زیور۔ مانگھ: مانگ، سر کے بال جب دونوں کانوں کی طرف چھوڑے جائیں تو بالوں کے جدا ہونے سے ایک سفید خط سر کے وسط میں نمایاں ہوتا ہے اس کو مانگ کہتے ہیں۔ اس کو سیندھ بھی کہتے ہیں۔ مانگ بنانا: مانگ میں سُرخ رنگ بھرنا۔ کجلا: کاجل۔ سرخی: سُرخ رنگ جس سے ہونٹوں پر رنگ چڑھایا جاتا ہے۔ وَسدا: بستا ہے، آباد ہے، مقیم ہے۔

ترجمہ: مجھ بد بخت کا محبوب تو دور رہتا ہے، میں کس لئے بیناں پہنوں اور مانگ بناؤں کاجل آنکھ میں لگاؤں اور سُرخی ہونٹوں پر ملوں۔

(3) پیت پُرانی کملا رکیتا عِشق اَولڑا لُوں لُوں رِسیتا

پوون کلڑے پل پل پُور

حل لغات: پیت: محبت، عشق۔ کملا: دیوانہ، پاگل۔ اولڑا: بے ڈھب، بے طریقہ۔ لُوں لُوں: بال بال۔ سیتا: سلا ہوا۔ کلڑے: مشکل افزا، بے طور سے۔ پُور: دورہ۔

ترجمہ: مجھے محبوب کی پُرانی محبت اور دوستی نے دیوانہ بنا رکھا ہے اور عشق میری رگ رگ اور نَس نَس میں رچا ہوا ہے۔ بار بار اور رہ رہ کر سخت پیچیدہ دورے پڑ رہے ہیں۔

نوٹ: پیت پرانی سے ازل کے عہد الست کی طرف اشارہ ہے۔

(4) طرز نیاز اَساڈی مُوڑی قبلہ قدمیں یار دی دُھوڑی
حُسن ازل دی چال غرُور

حل لغات: طرز: طریق۔ مُوڑی: سرمایہ۔ دُھوڑی: غبار، خاک راہ۔

ترجمہ: ہمارا سرمایہ تو نیاز مندی اور خاکساری ہے ہم تو محبوب کے غبار راہ کو بھی مرکز توجہ اور قبلہ سمجھتے ہیں اور حُسن ازل کی بے نیازی اور پُرغرور چال پر قربان ہیں۔

(5) سَینگیاں سرتیاں سیجھ وچھانون بانْہہ چُوڑیلی وَر گَل لانوِن
ہِک مَیں مُفت رہی مہجُور

حل لغات: سینگیاں: ہم عمر۔ سرتیاں: سہیلیاں۔ سیجھ وچھانون: سیج بچھا دیں۔ بانْہہ: بازو۔ بانہہ چوڑیلی: وہ بازو جو چوڑے سے آراستہ ہو، چوڑا عام طور پر ہاتھی دانت کا ہوتا ہے۔ ور: محبوب، شوہر، خاوند۔ گل لاون: گلے لگا دیں۔ مہجور: ہجران زدہ، فراق کی مصیبت میں مبتلا۔

نوٹ: "اسرارِ فریدی" میں "وچھانون" کی بجائے "سہاون" ہے۔

ترجمہ: ایک میں ہی مفت میں (خوامخواہ) فراق کی مصیبت میں مبتلا ہوں ورنہ میری تمام ہم عمر سہیلیاں اپنے محبوب کے ساتھ سیج بچھا کر وصل سے سرشار ہیں اور اپنی چوڑے والی بانہیں خاوندوں کے گلے میں ڈال کر خوش ہیں اور عیش منا رہی ہیں۔

(6) وادئ اِیمن تھَل دے چارے جتھاں بروچل کرہوں قطارے
ٹکڑے ٹبڑے ہن کوہ طُور

حل لغات: وادئ ایمن: وادی سینا جس میں کوہ طور واقع ہے۔ جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلیمی حاصل ہوا تھا۔ تھل: میدان ریگستان، صحرا۔ چارے: راستے، پگ ڈنڈیاں۔ جتھاں: جہاں، جس جگہ، جس موقعہ پر۔ بروچل: بلوچ، محبوب۔ کرہوں: اونٹ۔ قطارے: قطار میں کھڑا کرتا ہے۔ اونٹ پر روانہ سفر ہوتا ہے۔ کوہ طور: وہ پہاڑ جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف دیدار الٰہی ہوا تھا۔ ٹکڑے ٹبڑے: زرد رنگ کے ٹیلے۔

ترجمہ: ریگستان کے وہ راستے جہاں میرا محبوب اونٹوں کی قطاریں بنا کر سفر کی تیاری میں مصروف ہوتا ہے۔ میرے لئے

وادیِ ایمن ہیں اور اس راستہ کے کنکر، پتھر، ٹیلے اور ٹبے بھی کوہ طور کی طرح قابل احترام نظر آتے ہیں۔

(7) مُلّاں مارِن سخت ستاوِن گُھڑے راز دا بھیت نہ پاوِن

بے وَس شودے رہِن معذُور

حل لغات: مُلّاں: زاہد، خشک مولوی، رموز محبت سے ناواقف علماء۔ مارن: مارتے ہیں، بے وجہ اعتراض کرتے ہیں۔ گُھڑے راز: مخفی اسرار حقیقت کی پوشیدہ رموز۔ بھیت: بھید، راز، مخفی۔ بے وس: بے بس۔ شودے: عاجز، غریب، نابلد، بے چارے۔

ترجمہ: ظاہر بین مُلا مارتے ہیں اور تنگ کر کے ستاتے ہیں۔ بے چارے، بے بس، ناواقف حقیقت سے ناآشنا اور معذور ہیں انہیں حقیقت کے اسرار مخفی کا بھید معلوم نہیں ہے۔

(8) مُلوانے دے وعظ نہ بھانے بے شک ساڈا دین ایمانے

ابن العَربی دی[1] دستُور

(1) "دی" کی بجائے "دا" زیادہ موزوں ہے۔

حل لغات: ملوانے: مُلا، ظاہر پر فتویٰ صادر کرنے والے علما۔ وعظ: نصیحت، پند۔ نہ بھانے: نہیں بھاتے، پسند نہیں آتے۔ ابن العربی: حضرت محی الدین ابن العربی، صوفیائے کرام کے ایک مشہور فلاسفر اور تصوف کی مشہور کتابوں کے مصنف، صوفیوں کا امام اور شیخ۔ دستور: طریقہ، مسلک۔

ترجمہ: ہمیں مُلاؤں کے وعظ پسند نہیں آتے۔ ان کے پند و نصائح ہمیں پسند نہیں۔) ہم تو حضرت ابن العربی کے دستور اور طریقہ کے پیروکار ہیں اور انہیں کا مسلک ہمارا دین ایمان ہے۔ ملا کے وعظ اچھے نہیں لگتے۔ ہمارا دین تو ابن العربی کا مسلک ہے۔

(9) عاشق مست مدام ملامی کہہ سُبحانی بَنْ بسطامی

آکھ انا الحق تھی منصُور

حل لغات: مدام: ہمیشہ۔ ملامی: زیر ملامت۔ سبحانی: حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کے قول کا تذکرہ ہے۔ مقام اعلیٰ پر اپنے آپ فائز سمجھ کر آپ کا قول تھا: "سبحانی ما اعظم شانی" یعنی سبحان اللہ میرا مرتبہ کتنا بلند ہے۔ میں پاک ہوں، میری شان بہت بلند ہے۔ انا الحق: حضرت منصور حلاج کا وہ خلافِ شریعت قول جس کی بنا پر آپ سولی پر چڑھائے گئے تھے۔ ان شعروں میں ہمہ اوست کے معتقدِ اعلیٰ صوفیوں کے نام اور مختصراً اشارات مسلک بیان فرماتے ہیں۔

ترجمہ: عاشق تو ہمیشہ ملامت کا نشانہ بنا کرتے ہیں۔ حضرت بایزید بسطامی کی طرح سبحانی کا کلمہ کہہ کر بایزید بسطامی بن جا اور انا الحق کہہ کر منصور کا درجہ حاصل کر لے۔

یعنی عاشق تو ہمیشہ زیر ملامت رہتے ہیں۔ اے سالک تو سبحانی کہہ کر خود بسطامی ہو جا اور انا الحق کہہ کر منصور کے

درجہ پہنچ جا۔

(10) حُسن پرستی عین عبادت شاہد مستی صرف سعادت
غیبت غفلت محض حضور

حل لغات: حُسن پرستی، شاہد مستی، غیبت اور غفلت: سالکان راہ طریقت کے مختلف حالات ہیں۔ حضرت نے اس بند میں ان حالات کو بھی محض حضوری اور مقصد رسی کا ذریعہ بتلایا ہے۔

ترجمہ: سالک کے لئے ظاہر حُسن پرستی بھی عین عبادت ہے اور شاہدان بازاری کے ساتھ شغل مستی بھی دلیل سعادت ہے، سالک غافل ہو یا غیر حاضر اور غائب ہو۔ وہ بھی خالص حضوری رہتا ہے ان کی غیبت غفلت بھی حضوری کے مترادف ہے یعنی ظاہری اور مجازی عشق کے مرحلے بھی حقیقی حُسن کے حضور میں رسائی کا ذریعہ بنتے ہیں۔

(11) ریت فریدؔ دی پُٹھڑی ساری رہندا صوم صلوٰتوں عاری
رندی مشرب ہے مشہور

حل لغات: ریت: رسم، طریق عبادت۔ پُٹھڑی: الٹی۔ عاری: معذور، آزاد، جو پابند نہ ہو۔ رند: شراب نوش مست۔ مشرب: مسلک، طریقہ۔

ترجمہ: فرید کا حال کیا پوچھتے ہو۔ اس کی سب ریتیں رسمیں الٹی ہیں۔ وہ صوم صلوٰۃ، نماز، روزہ سے بھی عاری اور آزاد رہتا ہے۔ اس کا مشرب تو رندی ہے۔

☆——☆——☆

کافی 38

(1) پئے دُکھ، گل وِچ جمدے یار ناڑہ گیو سے کہیں کم دے یار

حل لغات: پئے: پڑے۔ گل: گلے، گردن۔ جمدے: پیدا ہوتے ہی۔ ناڑہ گیوسے: نہ رہ گئے۔

ترجمہ: پیدا ہوتے ہی دکھ درد ہمارے گلے کا ہار ہو گئے ہیں۔ اے دوست! یہی وجہ ہے کہ ہم کسی کام کے نہیں رہ گئے۔

(2) باغ بہار اُجاڑ کیتو سے ہار سنگار وسار ڈتو سے
دولت دنیا وار تھیو سے نوکر تیڈڑے دَم دے یار

حل لغات: اُجاڑ: ویرانہ، برباد۔ کیتو سے: ہم نے کیا۔ وسار ڈتو سے: بھلا دیا، فراموش کر دیا۔

ترجمہ: اے محبوب! ہم نے باغ و بہار کو اجاڑ دیا اور ہار سنگار کو بھلا دیا۔ اپنی دولت اور دنیا تجھ پر صدقے کر دی۔ صرف تیرے ہی نوکر بن گئے ہیں۔

Scanned with CamScanner

(3) شرم شعور اساں توں رُٹھڑے ننگ نموز دے سانگتے ترٹڑے
گھولے، صدقے کیتے مٹھڑے آسرے، بھیم، بھرم دے یار

حل لغات: شعور: عقلمندی، سمجھ۔ رٹھڑے: روٹھے، ناراض ہو گئے۔ نموز: ناموس، عزت، شرم۔ سانگے: رشتے، تعلقات۔ آسرے: جمع آسرا کی، سہارا، تکیہ، بھروسا۔ بھیم: خوف، دہشت، عبرت۔ بھرم: ساکھ، پت، عزت۔ ترٹڑے: ٹوٹ گئے۔ گھولے: قربان۔

ترجمہ: عشق و محبت کی وجہ سے شرم اور عقل ہم سے روٹھ گئے ہیں اور ننگ و ناموس کے رشتے بھی ٹوٹ گئے۔ عزت اور ساکھ کے بھروسے ختم ہو گئے۔ سب کچھ تیری محبت پر قربان کر دیا۔

(4) ہِک ویلے زنّار دھرم دے ہِک ویلے احرام حرم دے
ناں پابند ہوں دین جرم دے بندڑے عشق دے غم دے یار

حل لغات: ہِک ویلے: ایک وقت میں۔ زنّار: ہندو ایک رشتہ گلے میں بطور ایک مذہبی رسم کے ڈالتے ہیں جس کو وہ متبرک خیال کرتے ہیں۔ دھرم: مذہب، ایمان۔ جرم: ملت، مذہب غالباً جنم کا بگڑا ہوا لفظ ہے جو پیدائشی مذہب کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترجمہ: ہم تو صرف محبت کے غلام اور خادم ہیں۔ کبھی حرم میں احرام باندھ کر مصروف کار ہوتے ہیں اور کبھی گلے میں ہنود کی طرح زنار پہن کر اسی غم میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ ہمارے عشق کے مراحل ہیں۔ ہم کسی خاص مسلک اور طریق کے پابند نہیں ہے۔

(5) ڈیکھو چال انوکھی پٹھڑی کئی دنج پہونتی کئی مرہٹڑی
ناز تیڈے دی راند نہ کھٹڑی گزرے وہ آدم دے یار

حل لغات: انوکھی: عجیب۔ پٹھڑی: مٹھی، الٹی۔ پہونتی: منزل مقصود پر جا پہنچی۔ ہٹڑی: تھکی ماندہ ہوئی۔ راند: کھیل، مشغلہ۔ کھٹڑی: گھٹی، کم ہوئی۔

ترجمہ: محبت کے طریق عجیب اور الٹے ہیں۔ (اس دشوار گزار راستہ میں) کئی خوش قسمت تو (منزل مقصود تک) جا پہنچے اور کئی (راستہ میں) تھک ہار کر مر گئے مگر اے عشق تیرا کھیل کہیں نہ بگڑا اور یہ مشغلہ کبھی کم نہ ہوا۔ پیدائش آدم سے اب تک ہزاروں سال گزر چکے ہیں اور عجیب عجیب انسان آئے اور گزر چکے ہیں۔

(6) لانے پھوگ اساڑے مانے ٹبڑے، ٹھبڑے، ڈہر، ٹکانے
ڈسدے سکڑے کھتیر کمانے ساگی باغ ارم دے یار

حل لغات: لانے: ریگستان کے وہ پودے جن سے کھار بنائی جاتی ہے۔ پھوگ: یہ بھی ریگستان کے چھوٹے درختوں میں سے ہے۔ جس کو اونٹ رغبت سے کھاتے ہیں۔ ٹبڑے: ٹبے، ٹیلے۔ ٹھبڑے: بھٹ، مسلسل اور لمبے ریت کے ٹیلے۔ ڈہر:

ریگستان کے درمیانی چٹیل میدان۔ کھیتر: کھیت' سبزہ زار' ریگستانی گڑیوں اور متیروں کے کھیت کے لئے خاص کر یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے۔ ساگی: بعینہٖ' اصلی صورت میں بالکل وہی۔ باغ ارم: جنت' بہشت اور فردوس۔

ترجمہ: (عشق کے جنوں اور وحشت میں ہمارے بسیرے' ریگستان میں ہی ہیں چنانچہ) روہی کے بوٹے لانے اور پھوگ ہمارے لئے مایہ ناز ہیں اور ٹبے' ٹیلے' بھٹ اور ڈھیر ہمارے مسکن ہیں' سوکھے ہوئے اور کملائے ہوئے کھیت ہم کو اصلی باغ بہشت جیسا لطف دیتے ہیں۔ (دکھائی دیتے ہیں)

(7) یار فریدؔ رلم گھر اندر پانواں بھاگ سہاگوں زیور
کھانون رہبوں بولے بنیر لچکے کل سر سمدے یار

حل لغات: رلم: مجھے ملے' وصال نصیب ہو۔ بھاگ: بخت بیدار' خوش قسمتی۔ سہاگ: عروسی لباس' شادی کے موقعہ کی آرائش۔ لچکے: لچکنا' ہوا ہے' نازو انداز کے حرکات سے ہلنا۔ سرسم: باقاعدہ' نفاست سے' مسرت سے۔

ترجمہ: اے فریدؔ! اگر محبوب دلنواز مجھے اپنے گھر میں مل جائے تو میں خوشی اور سہاگ کے زیور پہنوں اور میرے بولے بنیر' باقاعدگی' خوشی اور مسرت کے ساتھ لچک لچک کر رونق بڑھائیں' زینت کا باعث بنیں۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 39

(1) پیڑ پرانی بیشم کیتا نال نہ رنیتم سانول یار

حل لغات: پیڑ: درد۔ پرانی: پرانی' دیرینہ۔ بیشم: بے بس' پریشان بدحواس۔ نال: ہمراہ' ساتھ۔

ترجمہ: سانولا محبوب ملیح چونکہ مجھے ساتھ نہیں لے گیا۔ اس نے مجھے روز الست کا پرانا درد تازہ ہو گیا ہے اور اس لئے مجھے بے بس اور بدحواس کر دیا ہے۔

(2) پنل یار کوں جا بھرمیونے زورا زوری پکڑ رنتونے
پیونے شالا رب دی مار

حل لغات: پنل: پنوں سسی کا محبوب۔ نتونے: لے گئے۔ پیونے: ان پر پڑے۔ بھرمیونے یا بھرمیونے: اکسایا' ورغلایا۔ شالا رب دی مار پیوے: خدا کرے کہ ان پر خدا کی مار اور غضب نازل ہو۔ زورا زوری: جبراً۔

ترجمہ: میرے محبوب پنوں کو (اس کے ورثاء) ورغلا کر اور زبردستی پکڑ کر (کھینچ) لے گئے' ان پر خدا کی مار ہو۔

(3) پیر ہواڑاں کھوج نہ پانواں رو رو کرکر کنڈا گل لاواں
نین سکیتے زار نزار

حل لغات: پیر: پاؤں' سراغ پا۔ ہواراں: تلاش کرتی ہوں' پیرہوارن خاص محاورہ ہے' سراغ براری کرنا۔ کھوج: سراغ نشان' علامت۔ کرڑ اور کنڈا: دونوں ریگستان کے درخت ہیں۔ کرڑ کو کرینہ بھی کہتے ہیں اور کنڈے کو جنڈ بھی کہتے ہیں۔
سِکیتے: مشتاق' سک والے' شوق بھرے۔

ترجمہ: محبوب کے چلے جانے کے بعد اس کا سراغ تلاش کرتی ہوں مگر کوئی پتہ نہیں ملتا (غم و فراق کی ماری) رود کر ریگستان کے درخت کرڑ اور کنڈے کو گلے لگا کر روتی ہوں اور اس حالت میں شوق سے بھری ہوئی آنکھیں نڈھال اور بے نور ہو گئی ہیں۔

(4) تھی راہی تھَل مارو جُلساں لانڈھی تے لَس بیلہ رُلُساں
سونج بر' بار' کیتم گھر بار

(1) "بیلے"--- اسرار فریدی

حل لغات: راہی: راہ رو' مسافر۔ تھَل مارو: قاتل صحرا' مار ڈالنے والا تھل۔ جلساں: چلوں گی۔ لَس بیلہ: صوبہ بلوچستان کا ایک مقام' (قاتل صحرا)۔ لانڈھی: کراچی کا مضافاتی مقام۔

ترجمہ: میں پیدل مسافر بن کر تھل مارو (قاتل صحرا) چلوں گی۔ لانڈھی اور لس بیلہ میں آوارہ پھروں گی کیونکہ فراق یار میں' میں نے ویرانوں جنگلوں اور بیابانوں کو اپنا گھر بنا لیا۔

(5) پانی مول نہ مٹھڑے کھارے ناں کجھ پلڑے نا کوئی چارے
ناں رَہ ڈسدِم شترُ سوار

حل لغات: مول نہ مٹھڑے: بالکل محض میٹھے نہیں۔ کھارے کھاری پانی' نمکین۔ پلڑے: بارشی پانی (پلہڑ)' زادراہ۔ چارے: راستے' پگ ڈنڈیاں' ریگستان میں جانوروں کے گزر جانے کے بعد کے نشانات۔ چارہ کی جمع بھی ہو سکتی ہے۔ اس صورت میں چارہ کار ہے۔

ترجمہ: ریگستان میں پانی نہ کھارا ملتا ہے نہ میٹھا اور میرے پاس نہ کوئی زاد راہ ہے' نہ کوئی بارشی پانی ہے اور نہ کوئی راستہ میں راہ گیر شتر سوار ہی دکھائی دیتا ہے جس سے کوئی مدد حاصل کر سکوں۔

(6) وِسریاں رُنگ رنگیلیاں جائیں باغ بغوچڑے ٹھڈریاں چھائیں
سہرے گانے گہنے ہار

حل لغات: وسریاں: بھول گئیں۔ بغُوچڑے: باغ کی تصغیر' باغیچے۔ ٹھڈریاں: ٹھنڈی' سرد۔ چھائیں: چھاں کی جمع' چھاؤں' سایہ۔ گانا: عروسی بند' سرخ رنگ کا تاگہ جو شادی کے وقت دلہا کی دائیں کلائی پر باندھا جاتا ہے۔

ترجمہ: میں اپنے رنگین اور خوبصورت مسکن باغ باغیچے اور ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھ کر لطف حاصل کرنے کے تمام حالات بھلا دیئے ہیں اور عروس کے تمام سامان سہرے' گانے گہنے اور ہار بھی فراموش ہو چکے ہیں۔

(7) نازک شوخ مزاج (نگاہ) انوہاں یاری لا کر تھیوں اَنْ سوہاں
کیڈے گل گئے قول و قرار

حل لغات: انوہاں: بے پرواہ' چنچل۔ تھیوں: تم ہوئے۔ اَنْ سوہاں: ناواقف' اجنبی۔ گل گئے: گل گئے' تلف ہو گئے۔ کیڈے: کدھر' کہاں۔

ترجمہ: اے محبوب دلنواز نازک' شوخ مزاج اور بے پرواہ' اب تو اپنی محبت میں پھنسا کر انجان بن گئے ہو' وہ معاہدے' وعدے' قول و اقرار کہاں گئے' کیا ہوئے؟

(8) کرم تتی دے ناں ڈکھ مُٹڑے کرم نہ کیتم ماروُ مٹھڑے
جیتڑی بازی ڈترُس ہار

حل لغات: کرم: اعمال' افعال' قسمت' نصیب۔ کرم: مہربانی' لطف و عنایت۔ کرم تتی: کرماں ماری' سوختہ بخت' بد قسمت۔ مٹھڑے: میٹھے' شیریں۔ جیتڑی: جیتی ہوئی۔ ڈترس: اس نے دی۔

ترجمہ: مجھ سوختہ بخت کے نصیب کے دکھ نہیں ختم ہوئے' مارو محبوب نے کرم نہ کیا۔ اس سلوک سے تو جیتی ہوئی بازی بھی ہار دی۔

(9) کیچ ڈو تُسّاں جے تئیں جیساں ول ولساں کافر تھیساں
گل وچ پائم پریت مُہار

حل لغات: ڈو: طرف۔ تساں: کوشش کروں گی' جدوجہد کروں گی۔ ول: پھر۔ ولساں: الٹی پھروں گی' واپس آؤں گی۔ مہار: اونٹ کے ناک کی رسی جو اس کے قابو کرنے اور چلانے کے لئے ڈالی جاتی ہے' مراد حلقہ بگوش ہونے کی ہے۔ پریت مہار: محبت کی ڈوری۔

ترجمہ: جب تک زندہ رہوں گی کیچ کی طرف جانے کی کوشش کرتی رہوں گی۔ اگر اس راستہ سے لوٹوں گی تو کافر سمجھی جاؤں گی کیونکہ میں نے گلے میں محبت کی ڈوری ڈال لی ہے۔ (مہار ناک میں ہوتی ہے۔ اس کا گلے میں ڈالنا بلیغ معنی پیدا کرتا ہے۔)

(10) اوکھیاں گھاٹیاں گاٹیاں چاٹیاں لاہیاں چاڑھیاں سبھ اٹھ کاٹھیاں
بجڑوں کھبڑوں سو سو غار

حل لغات: اوکھیاں گھاٹیاں: مشکل راہ' دشوار گزار گھاٹیاں۔ گاٹیاں چاٹیاں: پتھر کی سلیں' گتی ہوئیں' باہم ملی ہوئی' ایک دوسرے سے پیوستہ پتھر۔ لاہیاں چاڑھیاں: اتار چڑھاؤ' نشیب و فراز۔ اٹھ کاٹھیاں: محاورہ ہے' پیچیدہ اور پیچ در پیچ راہ' مشکل' ایسے چڑھاؤ پر چڑھنا نہایت مشکل اور ناممکن تصور کیا جاتا ہے۔ بجڑوں کھبڑوں: دائیں بائیں۔

ترجمہ: تلاش محبوب کے دشوار گزار راستہ میں مشکل گھاٹیاں اور سیدھی سلسلہ وار پتھر کی سلیں ہیں اور اس راستہ میں

اتار چڑھاؤ ایسے دشوار گزار راہیں جن کے دائیں اور بائیں طرف یعنی دونوں پہلوؤں میں سو سو عمیق بھیانک غاریں ہیں۔

(11) بُٹھ پیا بُھٹڑے واہن دا جمّاں شہر بھنبھور دی کوڑ رِنکماں
کیچ ہی وطن حقیقی وار

حل لغات: بھٹڑے واہن: ایک قصبہ کا نام ہے۔ بھٹہ واہن تحصیل صادق آباد میں واقع ہے مشہور ہے کہ اسی قصبہ میں سسی دریا میں بہائی گئی تھی اور بھنبھور بھی ممکن ہے اسی بھوٹہ واہن کا قدیم نام ہو' کہا جاتا ہے کہ سسی بھنبھور کے سردار آدم جام کے گھر میں پیدا ہوئی تھی۔ وار: مان لے' سمجھ لے' تسلیم کر لے۔

ترجمہ: بھٹہ واہن میں پیدا ہونا بھی بھاڑ میں جائے' کیا ہی خوش نصیب ہوتی اگر بھٹہ واہن میں پیدا ہی نہ ہوتی اور بھنبھور بھی ناکارہ اور محض بیکار جھوٹ ہے۔ حقیقی وطن تو محبوب کا مسکن یعنی کیچ ہی کو تسلیم کر لے۔

(12) یار فرید نہ کیتم گولی سُرخی ڈِسیم بندوق دی گولی
دھار کجل دی تھئی تلوار

حل لغات: گولی: خادمہ' کنیز۔ کیتم: مجھے بنایا۔ ڈِسم: مجھے دکھائی دے۔ تھئی: ہوئی۔

ترجمہ: اے فرید! محبوب نے مجھے کنیز نہ بنایا۔ اب تو سرخی بندوق کی گولی معلوم ہوتی ہے اور کجل کی دھار (لکیر) تلوار کی دھار معلوم ہوتی ہے اور یہ آرائش اور عیش و عشرت کا تمام سامان دشمن جاں نظر آتا ہے۔

☆ ——— ☆ ——— ☆

کافی 40

(1) بے شک جاناں' بے شک جاناں سوہنیاں کوں ہے سخت غرور

حل لغات: جاناں: میں جانتا ہوں۔ سوہنیاں کوں: حسینوں کو۔

ترجمہ: بے شک میں جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ حسینوں کو (اپنی خوبصورتی پر) بہت ہی غرور اور ناز ہے۔

(2) مونہہ سر خاک سنگار اساڈے ہنجڑوں ہارن ہار اساڈے
ہوت ہے' کیچ' تے کیچ ہے دُور

حل لغات: سنگار: اسباب زینت۔ ہنجڑوں: ہنجوں' اشک' آنسو۔ ہارن: ہار ہن' ہار ہیں۔ ہوت: پنوں کی ذات ہوت بلوچ تھی' یہاں مراد محبوب' مطلق محبوب۔

ترجمہ: (غم فراق محبوب میں) ہمارا سنگار یہی ہے کہ مونہہ اور سر پر خاک ڈالتے رہیں' اور ہمارے گلے میں آنسوؤں کے موتیوں کے ہار ہیں' اس لئے کہ محبوب کیچ میں ہے اور کیچ بہت دور ہے' وہاں تک پہنچنا ہمارے لئے آسان نہیں ہے۔

(3) یار نویں رنت یاری لاوے کیویں ساڑے سُول سَہاوے

دِلڑی نازک . نَرم . کرُور

حل لغات: نویں: نئی۔ ساڑے: جلائے۔ سہاوے: برداشت کرے۔ کرور: کانچ کے ٹکڑوں کی طرح نازک۔

ترجمہ: ہمارا دوست آئے دن نئے یار بناتا رہتا ہے اور اس طرح مجھے جلاتا رہتا ہے' میرا دل (شیشے کی طرح) نازک و نرم اور حساس ہے۔ ایسا حساس دل کس طرح یہ درد اور سول برداشت کر سکتا ہے۔

(4) ڈینھ تتی ہُڈ ماس کوں چرَ دی رات نجرَدی آہیں کر دی

سَڑ سَڑ مَر دی صبح سحُور

حل لغات: ہڈ: ہڈی۔ ماس: گوشت۔ چردی: چرتی ہے' کھائے جاتی ہے۔ نجردی: سسکیاں لیتی ہے' روتی ہے' گھلتی رہتی۔ سڑسڑ: جل جل کر۔

ترجمہ: (ہجر محبوب میں) میں دن بھر مصیبت زدہ اپنے ہڈیوں اور ماس کو کھائے جاتی ہوں اور رات بھر آہ و بکا کر کے گھلتی جا رہی ہوں' یہاں تک کہ صبح سویرا ہونے تک جل جل کر مرتی ہوں۔

(5) پڑھ بسم اللہ ڈُکھڑے چیساں خوشیاں کر کر جھولی پیساں

جے وَت تیکوں ہے منظُور

حل لغات: پڑھ بسم اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر' یعنی مبارک سمجھ کر' خوشی خوشی۔ جھولی: گود' آغوش۔ جے وت: اگر پھر۔

ترجمہ: اے محبوب اگر تجھے یہ منظور ہے کہ میں تیرے غم میں مبتلا رہوں' تو میں دکھ کو بسم اللہ کر کے بر سرو چشم اٹھاؤں گی بلکہ خوشی خوشی تیرے درد محبت کو اپنی آغوش میں لے لوں گی۔

(6) دوُر وَسے منظوُر دلیندا آوے موت نہ میلا تھیندا

فجریں' پیشیں قہر ، کلوُر

حل لغات: دور وسے: دور رہتا ہے۔ منظور دلیندا: دل پسند۔ میلا تھیندا: ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ پیشیں: ظہر کا وقت بعد از دوپہر۔ کلور: سخت۔

ترجمہ: میرا محبوب دلنواز دور رہتا ہے۔ اس کے ملنے کا اتفاق بھی نہیں ہوتا اور نہ موت آتی ہے۔ میرے لئے اس کا ہجرو فراق صبح شام ایک عذاب بنا ہوا ہے۔

(7) اُٹھدیں بہندیں وَینڑ ولانواں رواں کھانواں گاوَنڑ گانواں

ہر ہر رگ ہے تار تَنبوُر

حل لغات: اٹھدیں بہندیں: اٹھتے بیٹھتے۔ وین: نوحہ غمزدہ کی آہ و بکا۔ روون کھاون: ایک محاورہ ہے، روؤں پیٹوں گا / گی۔ تنبور: گانے کا ایک ساز ہے، طنبورا۔

ترجمہ: میں اٹھتے بیٹھتے نوحہ کرتی ہوں، رونے دھونے سے کام ہے اور یہی گانے ہر وقت گاتی ہوں۔ یہاں تک کہ میری رگ رگ طنبورے کی تاریں بن گئی ہیں۔

(8) جیں ڈینہہ دیاں وَل لگڑیاں تانگھاں اُجڑیاں سُرخیاں مینھدیاں مانگھاں
بُولے، بینے، بَینسَر چُور

حل لغات: لگڑیاں تانگھاں: تانگ، انتظار لگی (پیدا ہوئی)۔ مانگھاں: جمع مانگ کی۔ چور: ٹکڑے ٹکڑے، ریزے ریزے۔ بولے، بینے، بینسر: زیورات کے نام۔

ترجمہ: جس دن سے پھر محبوب کا انتظار شروع ہوا (اس دن سے برا حال ہے) سرخی، مہندی، مانگ سب اجڑ کر رہ گئے اور بولے، بینسر اور بینے (زیورات جو ناک اور پیشانی پر پہنے جاتے ہیں) سب ٹوٹ پھوٹ کر چور ہو گئے ہیں۔

(9) یار فرید نوں ڈِتڑے روڈھے سچ آکھیا ہا قَمرُو شودے
بیدرداں نال نینہہ لاوَنڑ کوڑ

حل لغات: ڈتڑے: دیئے۔ روڈھے: مشکلات میں پھنسایا، آلام و مصائب۔ قمرو: چاچڑاں شریف کے ایک شخص کا نام، خواجہ صاحب کے والد حضرت خواجہ خدابخش صاحب علیہ الرحمتہ کا داروغہ اصطبل تھا، کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت کے خدام میں سے تھا اور شعر بھی کہا کرتا تھا۔ شودا: بیچارہ، قابل لائق ہمدردی۔ لاون: لگانا۔

ترجمہ: محبوب دلنواز نے فرید کو آلام و مصائب دیئے ہیں۔ (میرے حال کے مطابق) قمرو بیچارے نے سچ کہا تھا کہ "بیدرداں نال نیہہ لاون کوڑ" یہ اس کا قول ہے اس کے معنی ہیں کہ بے درد حسینوں کے ساتھ محبت کرنا ہی غلطی ہے (جھوٹی بات ہے)۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 41

(1) توں باجھ تھے سُنجْ ویڑھے دو یار وَل وَس وو سجن آ نیڑے وو یار

حل لغات: توں باجھ: تیرے بغیر۔ ویڑھے: جمع ہے ویڑھا، صحن خانہ، محلّہ، گھر۔ نیڑے: نزدیک، قریب۔ سنج: ویران۔ ول: پھر۔ وس: آباد ہو۔

ترجمہ: اے دوست! تیرے بغیر صحن سونے اور ویران ہو گئے ہیں۔ اے دوست، پھر قریب آ کر آباد ہو جاؤ اور اس اجڑی بستی کو بسا دو۔

(2) قُدسی گھر وچ کولھ بلھا کے اَپناں محرم راز بنا کے
کیتو سخت پرِیرے دو یار

حل لغات: قدسی: مبارک، پاک۔ کولھ: نزدیک، پاس، قریب۔ محرم راز: رازدار، گہرا دوست۔ بلھا کے: بٹھا کر۔ کیتو: تم نے کیا۔ پریرے: پرے، دور، فاصلہ پر۔

ترجمہ: اے محبوب! تم نے دل کے حریم پاک میں قریب ترین جگہ دے کر اور اپنا محرم راز بنا کر پھر بہت دور پھینک (کر) دیا۔

(3) توں بن سارا مُلک اندھارا سینے تے چڑھ لیٹ پیارا
اکھیاں تے کر ڈیرے دو یار

حل لغات: توں بن: تیرے بغیر، تجھ بن۔ اندھارا: اندھیرا، تاریک۔ ڈیرے: جمع ڈیرا، گھر، مسکن، بیٹھ جانے رہائش۔

ترجمہ: تیرے بغیر ساری دنیا تیرہ و تاریک نظر آتی ہے۔ اے دوست! تو آ اور آنکھوں میں ڈیرے ڈال اور سینے پر چڑھ کر لیٹ جا۔

(4) یار پھیندا چاک مہیندا باعث ساڈے درد دلیندا
ناں کر کوڑے جھیڑے دو یار

حل لغات: پھیندا: منظور نظر، بھانے والا، دلربا، چہیتا۔ چاک مہیں دا: بھینسوں کا چاک، بھینسیں چرانے والا محبوب، مراد محبوب۔ باعث: سبب۔ کوڑے: جھوٹے، غلط۔ جھیڑے: جھگڑے۔

ترجمہ: اے من بھانے والے خاطر خواہ محبوب اور نور نظر عاشقاں تو تو ہمارے درد دل ہی کا باعث ہے۔ جھوٹے جھگڑے چھوڑ دے اور آجا۔

نوٹ: "مثنوی معدن عشق" میں باعث کی بجائے "واقف" کا لفظ موجود ہے جو صحیح لفظ معلوم ہوتا ہے۔

(5) زیور، نیور، باہیں، ترِیور کرساں ٹوٹے پُرزے بیوَر
پٹ پٹ سٹساں سہرے دو یار

حل لغات: زیور: گہنے۔ نیور: پازیب۔ باہیں: چوڑا، ہاتھی دانت کی چوڑیوں کا دستہ جو بازو پر پہن کر اس کو آراستہ اور خوبصورت بنایا جاتا ہے۔ ترِیور: ترے اور ور سے مرکب تینوں پارچات (اوڑھنی، کرتا اور شلوار)۔ ٹوٹے: ٹکڑے ٹکڑے۔ بیور: بے اور ور سے مرکب، دو پارچات چولا اور بوچھن یعنی کرتا اور دوپٹہ۔ پٹ پٹ: نوچ نوچ کر، توڑ تاڑ کر۔ سٹساں: پھینکوں گی۔

ترجمہ: اے محبوب تیرے بغیر کوئی چیز اچھی نہیں لگتی۔ میں اپنے گہنے، چوڑیاں، سنگار کے جوڑے توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گی اور سروں کو نوچ ڈالوں گی۔

(6) آپ سنبھالیں۔ پیتاں پالیں سو سو نظر کرم دی بھالیں
کر دیں آپ بکھیڑے وو یار

حل لغات: سنبھالنا: سہارا دینا' خبر لینا۔ پیتاں پالنا: وفاداری کرنا' پیار نبھانا۔ کرم دی نظر بھالنا: نگاہ لطف سے دیکھنا' توجہ کرنا' مہربانی کرنا۔ بکھیڑے: جھگڑے۔

ترجمہ: اے دوست! اپنے عاشق کو خود ہی سنبھالنا اور پیت پالنا اور سو سو نگاہ لطف کرنا ہی تیرا کام تھا' پھر کیوں تم خود ہی جھگڑنے لگے ہو' یہ اچھا نہیں ہے۔

(7) عشق اولڑا درد کللڑا بخت نہ بھلڑا سول سولڑا
یار فرید آ ویڑھے وو یار

حل لغات: اولڑا: انوکھا' پیچیدہ۔ کللڑا: خلاف عادت' سخت۔ سولڑے: قریب' نزدیک۔ ویڑھے: صحن خانہ میں لپیٹا ہے' ہجوم کیا ہے' گھیرا ہے' یہ لفظ اویڑھے (اویڑے) بھی لکھا گیا ہے جس کے معنی بے ڈھنگے کے ہیں۔

ترجمہ: اے فرید انوکھے عشق اور بے طرح درد' شومئی قسمت اور پیہم درد و اندوہ نے آکر گھیر لیا ہے۔ اب تو ہی کوئی کاری کر اور میرے صحن خانہ میں چلا آ۔ اگر آخری مصرع کے قافیہ کو (دوسرے نسخے کے مطابق) اویڑے پڑھا جائے تو اس بند کا ترجمہ یوں ہو گا:

(1) عشق انوکھا ہے' (2) درد بے طورا ہے' (3) بخت بھلا نہیں اور (4) سول نزدیک ہے۔ اے دوست فرید کے تو یہی اویڑے (بے ڈھنگے) یار ہیں۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 42

(1) جتھ تھلڑا' جتھ دربون ہے یار اتھ ھر ویلے لد بون ہے یار

حل لغات: تھلڑا: تھل۔ دربون: دربون ایک قسم کی ریگستانی گھاس ہے۔ حافظ عبدالعزیز صاحب راجن پوری کی روایت کے مطابق یہ لفظ دربون ہے۔ تھلڑا اور دربون دونوں ریگستانی مقامات کے نام بھی ہیں۔ حافظ عبدالعزیز صاحب حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمتہ کے جلد ساز تھے اور ہمیشہ خدمت میں رہتے تھے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ کافی اس زمانہ میں لکھی گئی تھی جب حضرت علیہ الرحمتہ نے اس حرم سے شادی کی تھی جو روھی والی بی بی صاحبہ کے نام سے مشہور تھی۔
لدبوں: لد اور بوں' کوچ کرنا اور مقیم ہونا یا کسی جگہ پر اترنا' لادنے اور بیٹھنے سے مرکب معلوم ہوتا ہے یعنی ریگستان کے تھلوں اور دربون جیسے سرسبز مقامات میں ہر وقت کوچ و قیام ہوتا ہے۔ یہاں سے سامان لادا اور چکر لگا کر دوسری جگہ ٹھہرے' وہاں سے کوچ کر کے اور جگہ جہاں گھاس کا موقعہ نظر آیا جا ٹھہرے۔ حافظ عبدالعزیز صاحب کی روایت کے مطابق

لابوں کا لفظ ڈرانے کے معنوں میں استعمال کیا گیا تھا اور خاص اصطلاح ہے جو خوف کے معنوں میں ہے۔ ہر ویلے: ہر وقت۔ لدیوں: کوچ و قیام۔

ترجمہ: (پہلی تشریح کے مطابق) اے دوست ریگستانوں کے آباد علاقوں میں ہر وقت کوچ و قیام کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

(حافظ عبدالعزیز کی روایت کے مطابق) روہی کے مقامات جہاں تھل اور دربون جیسے موجود ہیں، وہاں عشاق کے لئے ہر وقت خطرہ موجود رہتا ہے اور ڈرانے والے سامان دربون لڈیوں کرتے رہتے ہیں۔

(2) تڈڑے چیکن، گیرے گھوکن جرکھاں ترکھاں لُونبڑ کُوکن
گوہیں شُوکن سانھے پُھوکن نانگیں دی شُوں شُوں ہے یار

حل لغات: تڈڑے: جمع تڈا کی، جھینگر۔ چیکن: چیخیں۔ تڈے بھوکدن بھی محاورہ ہے۔ گیرے: فاختائیں، ان کی آواز کے لئے گھوکن کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جرکھاں ترکھاں: چرخ یا لگڑبگڑ، صحرا کا ایک خوفناک جانور بھیڑیے کی طرح خونخوار ہوتا ہے۔ اس کا سینہ اور اگلا حصہ جسم پچھلے حصہ جسم سے زیادہ قوی اور مضبوط ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ڈائن اسی پر سوار ہو کر آتی ہے اس کی طاقت کی بابت یہ مشہور ہے کہ دانتوں میں بندوق کی نلی دبا کر چبا جاتی ہے۔ اس کے آواز کے لئے کوکن استعمال کیا گیا ہے۔ لونبڑ: لومڑی۔ گوہیں: جمع گوہ کی، سانہہ: دونوں چھپکلی کے قسم کے جانور ہیں گوہ کی آواز شوکن اور سانھے کی آواز کو پھوکن۔ نانگیں: جمع نانگ کی، سانپ، شوں شوں کے اسم صوت سے ظاہر کیا گیا ہے، پھنکار۔

ترجمہ: اے دوست! روہی میں اس قدر ویرانی ہے کہ یہاں جھینگر چیختے ہیں، فاختائیں حق ہو کا ذکر کرتی ہیں۔ لگڑبگڑ، لومڑیاں، گوہیں، سانہے اور سانپ (جو بالکل ویرانوں میں رہنے والے جانور ہیں) بولتے رہتے ہیں۔ ویرانے کے متعلق ایک ضرب المثل مشہور ہے کہ فلاں مقام پر تڈے بھوکدے ہن۔

(3) سوہنیاں ٹھیریاں ٹبرڑے بھٹڑے نازو والے ککڑے وٹڑے
باہیں، ٹوبھے، پاڑے گھٹڑے ڈھریں ڈوکھڑاووں ہے یار

حل لغات: ٹھیری: کھنڈر، قدیم شہر کے آثار۔ ٹبرڑے: ٹبے، ٹیلے۔ بھٹڑے: بھٹ، لمبا ٹیلا۔ ککڑے: کنکریا گے رنگ کے زرد رنگ کے۔ وٹڑے: ڈھیلے، وٹے، ٹبے، چھوٹے چھوٹے سنگریزے، ڈھیلے۔ باہیں: لمبے نشیب۔ پاڑے گھٹڑے: پار اور گھٹ، تنگ عمیق گڑھے، شگاف غاریں، پاڑ گھٹ اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں تالاب اور نہر کا پانی کناروں کو توڑ کر نکل گیا ہو۔ دوں: رفوچکر ہونا، ہوا ہونا۔

ترجمہ: اے دوست! ریگستان کے یہ خوبصورت کھنڈر، ٹیلے، بھٹ اور ناز آفرین وطن محبوب کے زرد رنگ کے ڈھیلے وہاں کے نشیب ٹوبھے تالابوں کے ٹوٹے، ہوئے کنارے اور گڑھے ہیں جن کو دیکھتے ہی تمام سفر کی تمام تکلیفیں دور ہو جاتی ہیں۔

(4) کنڈڑیں کانڈھیں رنشتر ماری سمجھوں یاری تے غمخواری
الڑیں بھٹڑیں توں رت جاری خاص سُہاگ دی پُوں ہے یار

حل لغات: کنڈریں: خار و خس، کانٹے۔ کاٹھیں: لکڑیوں کے نوک دار ٹکڑے۔ الڑیں: تازہ ہرے زخم۔ بھٹڑیں: پھٹ کی جمع، زخم۔ رت: لہو، خون۔ سہاگ: عروسی، مسرت، شادی۔ پوں: زعفرانی رنگ جو شادی کے موقعہ پر ڈالا جاتا ہے۔
ترجمہ: اے دوست! (منزل عشق) میں جو کانٹے اور لکڑیاں نشتر مارتے ہیں اور چبھتے ہیں، میں اس کو ہمدردی اور غمخواری سمجھتی ہوں اور جو خون میرے آلے (ہرے) زخموں سے جاری ہے میں اس کو شب عروسی کا سہاگ اور پوں کا رنگ سمجھتی ہوں۔

(5) ہُن کِھل ہاسے ساڈے پیشے ۔۔۔ سُول سَڑاپے درد اندیشے
زیرے زخم تے زخمیں ریشے ۔۔۔ سَب دُکھ ڈِتڑا توّں ہے یار

حل لغات: ہن: تھے۔ کھل: ہنسی۔ ہاسے: مذاق، ہنسی مذاق، خوش طبعی۔ زیرے: جمع زیرا کی جما ہوا خون، سرخ (کلیجہ)۔ ریشے: ایسے زخم کو کہتے ہیں جن سے پیپ جاری ہو۔ سڑاپے: جلن۔ ڈتڑا: دیا۔
ترجمہ: اے دوست! ہم تو فطرتاً خوش مزاج تھے۔ ہمارے ہنسی مذاق اور مشغلے درد، اندوہ اور سوزش عشق اور افکار سے محبت کے سوا اور کچھ نہیں، ہر رگ و ریشہ زخمی ہے اور ہر زخم کلیجے کی طرح سرخ اور تازہ ہے، یعنی رگ و ریشے تک زخمی ہیں۔ اے محبوب! یہ ساری تکلیفیں اور مشکلات تو آپ ہی کی عنایت کردہ ہیں۔

(6) روہی محض بشارت دَرسُوں ۔۔۔ مَرسُوں بھَرسُوں، مُول نہ ڈَرسُوں
بیدرداں دی دِلڑی تَرسُوں ۔۔۔ ڈِینہہ راتیں گھوں موں ہے یار

حل لغات: محض: صرف۔ درسوں: درس سے، دیدار سے۔ بھرسوں: مرسوں کا تابع مہمل، مریں گے، ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ ڈرسوں: ڈرنا۔ بھرنا: ریزے ریزے ہونا۔ ترسوں: ذریعہ، سبب سے، یا ترس، ڈر سے، خوف کے مارے۔ گھوں موں: پژمردگی، تذبذب، ڈانواں ڈول۔
ترجمہ: اے دوست! یہ ریگستانی منازل محبت (روہی) جن کے دیکھنے سے دلی راحت حاصل ہوتی ہے، ہماری صحرا پیمائی کے لئے تاحیات وقف ہیں، طے کرتے کرتے ہمارا جسم خاک ہو جائے لیکن ہولناکیوں کی وجہ سے ہم باز نہیں آئیں گے البتہ بیدرد دنیاداروں کے دلوں کے خوف کے مارے یا ان کی وجہ سے دن رات ان پر پژمردگی طاری رہتی ہے اور خوف کا عالم ہے اور وہ دن رات ڈانواں ڈول ہیں۔ (وہ دن رات تذبذب کا شکار رہتے ہیں)۔

(7) جَیں ڈینہہ ہوت پِنیتے پَٹ دیرے ۔۔۔ شہر بھنبھوروں سخت پَریرے
دِل دیاں بوٹیاں ہاں دے بیرے ۔۔۔ سَتّی دی مُوں مُوں ہے یار

حل لغات: نیتے: لے گئے۔ پٹ: اکھاڑ کر، اکھیڑ کر۔ پٹ نیتے دیرے: دیرے خیمے اکھاڑ کر لے گئے۔ پریرے: پرے، دور، فاصلہ پر۔ بیرے: ٹکڑے۔ موں موں: آواز چڑچڑاہٹ (خاص کر گوشت چبانے کی وقت کی آواز) اور اس آواز کو بھی کہتے ہیں جو موت اور نزع کی حالت میں بے اختیار منہ سے نکلتی ہے۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: جس دن سے ہوت محبوب نے ہمارے شہر بھنبھور سے کوچ کر کے بہت دور جا کر ڈیرے ڈالے ہیں۔ اس دن سے سسی موں موں کر رہی ہے (قریب المرگ ہے) یا اس کی آواز دل و جگر کے چبانے کی آواز پر مشتمل ہے۔ سینہ ٹکڑے ٹکڑے دل ریزہ ریزہ ہو گیا ہے۔ اس دن سے سسی عاشق زار اپنا دل و جگر چبا رہی ہے۔

(8) توں بن یار فرید دا جیوَنڑ جنیدیں جگ وچ ڈکھڑا تھیونڑ

زہر ڈسیوے کھاوَن پیوَن تیڈے سِردی سوَں ہے یار

حل لغات: جیون: زندہ رہنا۔ جنیدیں: جیتے جی۔ ڈسیوے: نظر آئے، نظر آتی ہے، معلوم ہوتی ہیں۔ کھاون پیون: کھانا پینا۔ سوں: قسم، حلف۔

ترجمہ: اے دوست! تیرے سر کی قسم ہے، تیرے بغیر فرید کا جینا دوبھر ہو رہا ہے اور جیتے جی مصائب میں مبتلا ہے۔ کھانا پینا بھی زہر معلوم ہوتا ہے اور زندگی تلخ ہے۔

نوٹ: اس کافی میں روہی کے دونوں پہلو پیش کئے گئے ہیں۔ پُر سکون ماحول اور ریگستان کے درندوں اور موذی کیڑوں کا نقشہ بڑی عمدگی سے کھینچا گیا ہے۔ کافی کافنی حیثیت میں بلند مقام ہے۔ قافیہ کا استعمال لاجواب ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 43

حضرت خواجہ صاحب ؒ کے مریدوں میں لغاری، مزاری، دریشک، بزدار اور گورچانی بڑے بڑے بلوچ تمندار شامل تھے۔ یہ لوگ ایک دوسرے کے قبیلوں پر حملہ کرتے، لوٹتے اور لوگوں کو قتل کرتے تھے۔ حضرت خواجہ کے فیضان سے لوٹ مار اور ڈکیتی کی وارداتیں کم ہو گئیں۔ کسی بلوچ سردار نے حضرت سے وظیفہ طلب کیا۔ آپ نے یہ کافی لکھوا دی۔ یہ کافی زبان زد عوام ہو گئی اور کئی اخلاقی بیماریوں کا خاتمہ ہو گیا۔

استغفاریہ

(1) چوریوں جاریوں استغفار بخشم شالا رب غفّار

حل لغات: چوری: سرقہ۔ جاری: فریب، مکر۔ ٹھگی استغفار: طلب بخشش، توبہ کرنا، استغفر اللہ پڑھنا، کسی برے کام سے باز آنے کا اقرار کرنا۔ شالا: خدا کرے، ایسا ہو۔ بخشم: مجھے بخشے۔

ترجمہ: چوری، بدکاری سے میں استغفار پڑھتا ہوں، خدائے غفار مجھے بخش دے۔

(2) گندڑی عادت گندڑے فعلوں توبہ! توبہ!! لکھ لکھ وار

حل لغات: گندڑے: برے، بد۔ فعلوں: افعال (کاموں) سے۔ وار: بار۔

ترجمہ: اے پروردگار! برے کاموں اور بری عادتوں سے میری لاکھ لاکھ بار توبہ ہے' توبہ۔

(3) کر کر سخت گنہ پرتاپیم توں ہیں خاوند بخشن ہار

حل لغات: پرتاپیم: میں پشیمان ہوا' پچھتاتا ہوں۔ خاوند: مالک۔ بخشن ہار: بخشنے والا۔

ترجمہ: میں نے بڑے گناہ کئے ہیں۔ اب پشیمان ہوں' الٰہی تیری ذات غفور الرحیم ہے' مجھے بخش دے۔

(4) پیر پیغمبر تیڈے بانھے توں مالک توں کُل مختار

حل لغات: بانھے: غلام' خادم' بندے' نوکر۔ تیڈے: تیرے۔

ترجمہ: الٰہی! تمام پیر اور پیغمبر تیرے ہی بندے ہیں' تو ہی سب کا مالک اور مختار کل ہے۔

(5) مَیں بدعملی تے کر رحمت جیں ڈینہہ یاروی یار نہ یاد

حل لغات: بدعملی: بدکردار' گنہگار۔ جیں ڈینہہ: جس دن' جب۔ یار نہ یار: دوست اور غیر دوست سب جس دن برابر ہوں گے' یعنی روز حساب' قیامت۔

ترجمہ: الٰہی! جس دن یار اور آشنا بھی ناآشنا ہو جائیں گے اس دن یعنی قیامت کے دن مجھ بدعملی اور بدکارہ پر رحمت فرمانا۔

(6) اَوگن ہاری نہ کہیں کم دی کوجھی' کملی' بد کردار

حل لغات: اوگن ہاری: پُرعیب' گنہگار۔ کوجھی: بدصورت۔ کملی: دیوانی۔

ترجمہ: الٰہی! میں پُرعیب' بدصورت' بے عقل اور گنہگار ہوں اور کسی بھی کام کی نہیں ہوں۔

(7) تیڈا شان ہے فضل کرم دا میں وچ ڈوہ تے عیب ہزار

حل لغات: ڈوہ: الزام' گناہ' قصور۔

ترجمہ: الٰہی! فضل و کرم تیری شان ہے اور مجھ میں ہزار عیب اور خامیاں ہیں۔

(8) آنوِن یاد گناہ پُرانڑے رِٹ پِٹ رونواں زار و زار

حل لغات: پرانے: دیرینہ' قدیم' پرانے۔

ترجمہ: عمر کے پرانے گناہ جب یاد آتے ہیں تو رو رو کر زار و نزار ہو جاتی ہوں (پیٹ پیٹ کر زار زار روتی ہوں)۔

(9) راَت قبَر دی ڈِینہہ حشَر دا سر تے کڑکم بارے بار

حل لغات: حشر: قیامت' روز حشر۔ کڑکم: کڑکتا ہے۔ قبر اور حشر کو متحرک الاوسط استعمال کیا گیا ہے۔

ترجمہ: قبر کی تاریک رات اور قیامت کا سخت گرم دن ایسے دو بھاری بوجھ میرے سر پر ہیں جن کا مجھے سخت خوف ہے۔

(10) مَیں مسکین فریدؔ ہاں تیڈا توں بِن کون اُتارم پار

حل لغات: پار اتارنا: محاورہ ہے' مشکل حل کرنا' مصیبت سے نکالنا' بیڑا پار کرنا۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: الٰہی! میں مسکین فرید تیرا ہی (بندہ) ہوں' تیرے بغیر مجھے کون اس گرداب سے پار اتارے گا' نجات دے گا' بس تو ہی میری مشکلات آسان کر دے۔

☆ ━━ ☆ ━━ ☆

کافی 44

(1) جیون ڈینہہ اڈہائی وو یار ست گھت فخر وڈائی وویار

حل لغات: اڈہائی: اڑھائی' مختصر' تھوڑے دن۔ ست گھت: ترک کردے' چھوڑ دے۔ وڈائی: تکبر' فخر' غرور۔

ترجمہ: اے دوست زندگی مختصر ہے اس لئے فخر و غرور چھوڑ دے اور میانہ روی اختیار کر۔

(2) کتھ او پینگھ پپل ملکانے ناز حسن کتھ راج بَبانے
کتھ ما بھینیں بھائی وو یار

حل لغات: پینگھ: جھولا جھولنا۔ پپل: درخت پیپل۔ ملکانے: ملکوں کا' ملکیتی رقبہ۔ راج: حکومت' شاہی۔ ببانے: باپ کے' بزرگوں کے' آباؤاجداد کے۔

ترجمہ: اے دوست! وہ (حسن کے ناز اور ملکوں کے) پیپل پر جھولا جھولنے کے موقعے اور آباؤاجداد کی حکومت کے ناز کہاں گئے۔ عزیز رشتہ داروں اور ماں بہنوں بھائیوں کا کیا بنا؟ سب رخصت ہو گئے' سب فنا ہو گئے۔

(3) کتھ رانجھن کتھ کھیڑے بھیڑے کتھ رہ گئے اوہ جھگڑے جھیڑے
کتھ چوچک دی جائی وو یار

حل لغات: رانجھن: رانجھا' ہیر کا محبوب۔ بھیڑے: بدخو۔ جھیڑے: فساد۔ چوچک: ہیر کے باپ کا نام۔ جائی: پیدا ہوئی' بیٹی۔

ترجمہ: اے دوست! کہاں ہے رانجھا کہاں بیکار کھیڑے اور ہیر کے متعلق ان کے جھگڑے اب کہاں گئے' خود چوچک کی بیٹی ہیر کہاں گئی۔ سب لقمہ اجل بن گئے۔ کوئی بھی فنا کے ہاتھوں سے نہ بچ سکا۔

(4) کتھ او مکر فریب دا چالا کتھ وت جوگی مندراں والا
برم جڑی جیں لائی وو یار

حل لغات: وت: پھر' اور۔ مندراں والا: مندراں اس حلقہ کو کہتے ہیں جو جوگی کان چرا کر اپنے کانوں میں پہنتے ہیں' مراد رانجھا جوگی' ہیر کا محبوب۔ برم جڑی: محبت کی آگ۔ جڑی: چنگاری۔

ترجمہ: آہ اے دوست! وہ فریب کی چالیں اور مندرا پہن کر جوگی بننے والا کہاں چلا گیا جس نے محبت کی آگ ہیر کے سینہ میں لگائی تھی' سب فنا ہو گئے۔

Scanned with CamScanner

(5) ماہی، منجھیاں، ہیر سلیٹی عطروں بھنڑی مُشک لپیٹی
گئے سب جھوک لڈائی وو یار

حل لغات: سلیٹی: سیال، نازنین، خوش ادا۔ بھنڑی: بسی ہوئی۔ مشک لپیٹی: مشک میں لپٹی ہوئی۔ جھوک لڈائی: کوچ کر گئے، فوت ہو گئے۔

ترجمہ: اے دوست! محبوب رانجھا اور ان کی بھینسیں، ہیر نازنین جو ہر وقت عطر اور مشک میں بسی ہوئی رہتی تھی، سب بوریا بستر باندھ کر رخصت ہو گئے۔

(6) جوبن ساتھی چار ڈینہاں دا جھٹ پٹ ضُعف بُڈھیپا آندا
کوڑی آس پرائی وو یار

حل لغات: جھٹ پٹ: فوراً، جلدی، تیزی کے ساتھ۔ ضعف: کمزوری، پیری۔ بڈھیپا: بڑھاپا، ضعیفی۔

ترجمہ: اے دوست! یہ جوانی اور حسن کا جوبن عارضی چار دن کا مہمان ہے اس کے بعد بہت جلد بڑھاپا آجاتا ہے اس لئے پرائی آس، یعنی جو چیز اپنے اختیار میں نہ ہو اس پر بھروسہ کرنا غلط بات ہے۔

(1) چیٹ: اسرار فریدی

(7) ہے ہے ڈِٹھڑی کہیں نہ ویندی کجّل مُساگ تے سُرخی مہندی
سُرمہ، سیندھ سلائی وو یار

حل لغات: ہے ہے: کلمہ تاسف، ہائے افسوس۔ ڈٹھڑی: دیکھی۔ ویندی: جاتی ہوئی۔ کجل: کاجل۔ مساگ: مسی، دانتوں کے صاف اور رنگین کرنے کا سامان۔ سیندھ: مانگ۔

ترجمہ: اے دوست! صد افسوس کہ اسباب عیش و عشرت جوانی کو جاتے ہوئے اور ختم ہوتے ہوئے بھی کسی نے نہ دیکھا، وہ کاجل، مسی، سرخی، مہندی، سرمہ، مانگ اور سلائی سب جوانی کے ساتھ ختم ہو گئے۔ اب ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا۔

نوٹ: بعض کے نزدیک ڈٹھڑی نہ ویندی کا مطلب ہے دیکھی نہیں جاتی۔ مثلاً وہ اتنی خوبصورت ہے کہ اس پر نگاہیں ٹھہر نہیں سکتیں۔ اس لحاظ سے "ہے ہے" کلمہ تاسف نہیں رہے گا بلکہ کلمہ تعجب بن جائے گا۔ یعنی جب کوئی حسینہ کاجل، مساگ، سرخی، مہندی اور سرمہ سے اپنے آپ کو آراستہ کر لیتی ہے اور سلائی سے مانگ نکال لیتی ہے تو پھر اس پر نگاہیں نہیں جم سکتیں اور دیکھنے والا مبہوت ہو کر رہ جاتا ہے۔

(8) موسم مُرل پھر ول گھر آئی وَنجن نہ وقت نراس اَجائی
آنونڑ دی کرکائی وو یار

(1) "مُرل"۔۔۔ مثنوی معدن عشق

حل لغات: رل پھر: آوارہ پھر کر، چکر لگا کر۔ ونجن: جائیں۔ نراس: بے آس، ناامیدی میں۔ اجائی: بے سود، اکارت، ضائع، رائیگاں، بے کار۔

ترجمہ: موسم (وقت) آوارہ چکر لگا کر پھر اپنے ٹھکانے پر آپہنچا، یہ باقی ماندہ وقت تو یونہی فضول ضائع نہ کرو اور (عاشق کے پاس) آنے کی کوئی تدبیر کرو اے دوست!

(9) کُوڑی صحبت کُوڑی سنگت کُوڑے نخرے کُوڑی رنگت

لپ دُھوڑی ٹبک چھائی وو یار

حل لغات: سنگت: دوستی۔ لپ: ہاتھ میں بھری ہوئی چیز، مٹھی بھر۔ دھوڑی: دھوڑ، غبار۔ بک: مٹھی، دونوں ہاتھوں میں بھری ہوئی چیز۔ چھائی: راکھ، خاکستر۔

نوٹ: کھلے ہوئے ایک ہاتھ میں جو مقدار سما جائے وہ "لپ" اور جو دو کھلے ہاتھوں میں سما جائے اسے "بک" کہتے ہیں۔"

ترجمہ: اے دوست! صحبتیں، سنگتیں، ساتھ، ناز و نزاکتیں، رنگ و بو سب ایسی بے حقیقت ہیں اور عارضی ہیں جیسے غبار خاک اور راکھ کی مٹھی بھری ہوئی ہو۔

(10) مچھلیں پینگیں لاسُوں تاریں چنکیں گھنڈڑیں ہُونگ تواریں

سہجوں راند رسائی وو یار

حل لغات: مچھلیں: رنگین مچھلیوں کے رنگ۔ پینگیں: دھنک، یہاں مراد قوس و قزح ہے۔ لاسوں: ڈورے (مچھلیوں کے منہ کی خاص کرا متواتر۔ چنکیں: چھوٹے چھوٹے مویشیوں کے گلے میں جو گھنٹی بجنے کے لئے ڈال دی جاتی ہے "چنکی" کہلاتی ہے۔ گھنڈڑیں: بڑے جانوروں، گاو میش وغیرہ کے گلے میں جو بڑے بڑے گھنٹے لٹکا دیئے جاتے ہیں، ان کو گھنڈ کہتے ہیں۔ ہونگ: مویشیوں، جانوروں کے ہانکنے کی آواز اور ہونگ جو دور سے سنی جائے۔ تواریں: آوازے۔ سہجوں: ازخود۔ راند: کھیل، مشغلہ۔ رسائی: اختیار کیا، رچائی ہے۔

ترجمہ: (اے محبوب! روہی میں بارشوں کے بعد آسمان پر) رنگارنگ مچھلیوں کی طرح دھنک چھائی ہوئی ہے اور قوس و قزح کے کناروں کے ساتھ بادلوں کی قطاریں اور ان کی تاریں ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے مچھلیوں کے منہ پر بال، بارشوں کی وجہ سے ہر جگہ سبزہ زار ہے اور وہاں پر مویشیوں کے گلے چر رہے ہیں اور (ان کے گلے کی) گھنٹے، گھنٹیوں اور چرواہے اور مویشیوں کے بولنے اور ہنکارنے سے جو موسیقی کی آوازیں نکل رہی ہیں ان سب نے مل کر ماحول کو دلفریب بنا دیا ہے اور عجب سا کھیل رچا رکھا ہے۔

(11) تھیاں سرسبز فرید دیاں جھوکاں مہروں سبز تھیاں ول سوکاں

بختیں واگ ولائی وو یار

حل لغات: جھوک: مسکن، مقامات ریگستانی، عارضی ڈیرے۔ مہروں: مہر سے، محبت سے، خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے۔

بختیں: بختوں نے۔ واگ ولائی: باگ موڑلی ہے، باگ پھیری۔ سوکاں: خشک شدہ پودے، خشک کھیتیاں۔
ترجمہ: فرید کی جھوکیں سرسبز ہو گئیں اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پھر جلے سڑے اور سوکھے ہوئے پودے پھر سے سرسبز ہو گئے ہیں۔ اے دوست! قسمت پلٹی اور بخت رفتہ نے باگ واپس پھیر دی یعنی محبوب کے آنے کے اسباب پیدا ہو گئے ہیں۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 45

(1) دِل۔ دردوں ہُݨ ہاری وو یار   وَل کریں ہا کاری وو یار

حل لغات: دردوں: درد سے۔ ہن: اب۔ ہاری: ہار گئی۔ کریں ہا: اے کاش تو کرتا۔ ول: پھر، بار دیگر۔ کاری: علاج، چارہ گری۔

ترجمہ: اے محبوب جاں نواز! میرا دل اب درد و غم سے ہار چکا ہے۔ پھر کوئی علاج کرو (اور مجھے اس مشکل سے بچالو۔)

(2) زلف سیہ تھی نانگ وِرادھے   ڈنگ مریندے کاری وو یار
لُوں لُوں سِیڑھاں جاری وو یار

حل لغات: زلف: سر کے سیاہ بال، وہ بال جو سر کے سامنے والے حصہ میں ہوتے ہیں اور انداز معشوقانہ کے سلسلے میں چہرہ کے اوپر آ پڑتے ہیں۔ ناگ: سانپ۔ ورادھے: ڈٹ گئے، صورت اختیار کی ہے، بن گئے ہیں۔ کاری: سخت، کارگر، جان لیوا، شدید۔ لوں لوں: بال بال۔ سیڑھاں: فوارے، دھاریں۔

ترجمہ: محبوب کی سیہ زلفیں زہریلے سانپ بن کر کاری (سخت) ڈنگ مارتے ہیں جس کی وجہ سے ہر بن مو (روئیں) سے خون کے فوارے پھوٹ پڑتے ہیں۔

(3) سانْول آنْویں ناں ترساویں   موسم چیتر بہاری وو یار
گھر گھر تھئی گُلزاری وو یار

حل لغات: چیتر: بہار کے موسم کا پہلا مہینہ، چیت۔ گلزاری: رونق بہار۔

ترجمہ: اے سانولے محبوب! آجا (اب زیادہ) نہ ترسا، کیونکہ اب تو چیت بہار کا موسم آگیا ہے اور گھر گھر میں باغ و بہار ہے۔

(4) یاری لا کر یاد نہ کیتو   جندڑی مُفت ازاری وو یار
ڈِھڑی تیڈڑی یاری وو یار

حل لغات: جندڑی: جان۔ ازاری: آزردہ، دردمند۔ ڈٹھڑی: دیکھی، دیکھ لی۔
ترجمہ: تم نے یاری لگا کر پھریاد بھی نہ کیا۔ میری جان کو مفت میں مبتلائے آزار کردیا (اسی کو محبت کہتے ہیں) اے دوست! ہم نے تیری یاری بھی دیکھ لی ہے اور تیرا معیار دوستی بھی پرکھ لیا ہے۔

(5) سٹ کر کلہڑی تے بے واہی   رکیتو کیچ تیاری وو یار
ہے ہے بے نرواری وو یار

حل لغات: سٹ کر: چھوڑ کر۔ کلہڑی: اکیلی، تنہا۔ بے واہی: بے یارومددگار، لاوارث۔ بے نرواری: نروار بمعنی عدل، انصاف۔ بے نرواری: بے انصافی۔
ترجمہ: مجھے اکیلی اور بے یارومددگار چھوڑ کر تو نے کیچ کو جانے کی تیاری کرلی۔ اے دوست، افسوس! اس سے بڑی اور بے انصافی کیا ہوسکتی ہے؟

(6) شاہ برھوں دے ڈِتڑم عُہدہ   گالھیں دی سرداری وو یار
خلعت شہر خواری وو یار

حل لغات: شاہ برھوں: محبت کے بادشاہ، عشق کے دیوتا۔ گالھیں: گالہا کی جمع پاگل، دیوانہ، بے ہوش۔ خلعت: بادشاہوں کے دربار سے جو انعام اور عطیہ ملتا ہے، نقدی کی صورت میں انعام اور پارچات زیورات وغیرہ کی صورت میں خلعت کہلاتا ہے۔ فضیحت: بدنامی، تشہیر، رسوائی۔
ترجمہ: عشق و محبت کی دربار سے مجھے دیوانوں اور پاگلوں کی سرداری کا منصب عطا ہوا ہے اور شہر بھر کی بدنامی رسوائی کی خلعت عطا ہوئی ہے۔

(7) رِسک میہنوال دی لوڑھ لڑہایُم   میں مُٹھڑی مَنتاری وو یار
کوجھی رات اندھاری وو یار

حل لغات: میہنوال: سوہنی کے محبوب کا نام، مراد محبوب۔ لوڑھ: بہادر، دریا کی روانی۔ لڑہایم: مجھے بہا دیا۔ من تاری: من حرف نفی، تاری: تیرنے والی یعنی میں تیرنے والی نہیں تھی۔ کوجھی: بدصورت، ڈراؤنی۔ اندھاری: اندھیری۔
ترجمہ: مجھے محبوب کے وصال کی آرزو نے ایک بڑے طوفان میں بہا دیا ہے۔ میں بدبخت تو تیرنا بھی نہ جانتی تھی اور ماحول مشکلات اور مصائب سے پُر تھا اور اندھیری رات تھی۔

(8) ڈے کر ڈُلبے کُوڑ دِلاسے   لُٹ نیتو دِل ساری وو یار
میں واری لکھ واری وو یار

حل لغات: دلبے: فریب، دھوکے۔ دلاسے: جھوٹی تسلیاں۔ لٹ نیتو: تو لوٹ کر لے گیا۔ واری: پہلی واری کا معنی قربان ہونا، دوسری واری کے معنی باری، دفعہ، مرتبہ۔ لکھ واری: لاکھوں مرتبہ۔

ترجمہ: اے محبوب دلربا' میں تجھ پر لاکھ بار قربان ہو جاؤں' تو نے یہ کیسا ستم کیا کہ جھوٹا دلاسا دے کر میرا سارا دل لوٹ لیا اور مجھے مصائب میں چھوڑ کر چلا گیا۔

(9) تھل بَر روہی روہیں راویں رُلدی ڈُکھڑیں ماری وو یار
بار برِہُوں سر باری وو یار

حل لغات: تھل: ریگستان کا کف دست میدان۔ بر: جنگل' بیابان۔ روہی: ریگستان۔ روہیں: جمع روہ' پہاڑ۔ راویں: یا راوا: ایسی سخت زمین جو دریائی آبپاشی کی دسترس سے دور ہو۔ بار: بوجھ۔ باری: بھاری' ناقابل برداشت' وزنی۔
ترجمہ: میں مصیبت زدہ بحر و بر صحرا و بیابان میں آوارہ اور سرگردان پھر رہی ہوں اور اے محبوب میرے سر پر محبت کا بھاری بوجھ ہے۔

(10) یار فرید نہ آیم ویڑھے ہر دم مُونجھ مُونجھاری وو یار
روندیں عمر گزُاری وو یار

حل لغات: آیم ویڑھے: میرے صحن میں نہ آیا۔ مونجھ: اداسی' گھبراہٹ۔ روندیں: روتے ہوئے' رونے دھونے میں۔
ترجمہ: محبوب دل نواز میرے صحن تک میں بھی نہ آیا۔ میں اس کے فراق میں اداس اور گھبرائی ہوئی ہوں۔ آہ و زاری اور رونے دھونے میں تمام عمر گزار دی ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 46

(1) ڈُکھ تھئے بانہہ بیلی وو یار ہتھیں آیم اکیلی وو یار

حل لغات: بانہہ: بازو۔ بیلی: ہمراہ۔ بانہہ بیلی: مددگار' ہمدرد' دم ساز۔ ہتھیں: ہاتھوں میں' قبضہ میں۔ آیم: میں آئی۔
ترجمہ: اے دوست! ہائے افسوس کہ اب دکھ ہی میرے ہمدرد اور مددگار ہیں۔ میں اکیلی ان کے ہتھے چڑھ گئی ہوں۔

(2) توں بن ڈیوم کون دِلاسے تھی نال سانول آسے پاسے
مانئیں اَنگنڑ حویلی وو یار

حل لغات: ڈیوم: مجھے دیتا ہے۔ آسے پاسے: آس' پاس' اِدھر اُدھر۔ مانئیں: تجھے نصیب ہوں۔
ترجمہ: اے دوست مجھے تیرے بغیر اور کس کا بھروسہ ہے۔ اے محبوب ملیح تو میری آنکھوں سے دور نہ ہو۔ خدا کرے میرے آنگن اور حویلیاں تجھے نصیب ہوں۔

(3) عالیؔ' ادنیٰ جو جگ جیوے میں وانگن بئی کئی نہ تھیوے

ڈکھڑی! وانڈھی!! ویلھی!!! وو یار

حل لغات: عالیٰ' ادنیٰ: بڑی' چھوٹی' امیر' غریب۔ وانگن: مثل' طرح' مانند۔ وانڈھی: اکیلی' تنہا' بے سہارا۔ ویلھی: بیکار' نکمی' فارغ۔

ترجمہ: اے دوست! زمانہ میں جو اعلیٰ ادنیٰ زندگی بسر کر رہا ہے' خدا کرے ان میں میری طرح کوئی بھی دکھی' تنہا' بے یارومددگار اور بیکار نہ ہو۔

(4) ناں ماہی ناں منجھیاں ڈِسدیاں اکھیاں وِسدیاں دلڑیاں پھَسدیاں
رجندڑی تھئی بھاں بیلی وو یار

حل لغات: ڈِسدیاں: نظر آتی ہیں۔ وِسدیاں: مائل ہوتی ہیں' دھوکا کھا جاتی ہیں۔ پھَسدیاں: پھنس جاتی ہیں۔ بھاں بیلی: بچوں کا ایک کھیل ہے۔ دو بچیاں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر چکر لگاتی ہیں اور یہ کہتی ہیں "بھاں بھاں بیلیاں' بابے گھر جلیاں" اس طرح چکر لگاتے ہوئے دوران سر میں آکر ایک دوسرے کو چھوڑ دیتی ہیں اور دیر تک پریشان رہتی ہیں' مراد پریشان۔

ترجمہ: (فراق زدہ عاشق کو) نہ محبوب نظر آتا ہے اور نہ ہی وہ بھینسیں نظر آتی ہیں جن کو وہ چرایا کرتا تھا اور جس کو دیکھ کر آنکھیں الگ فریفتہ ہو جاتی تھیں اور دل الگ پھنس جاتا تھا۔ اب تو یہ حالت ہو گئی ہے کہ چکر کھا کھا کر پریشان ہو گئی ہوں۔

(5) سَوں ہے ناز نگہ دی مَیکوں جے تَیں ول نہ ڈیکھاں تیکوں
رہساں میل کچیلی وو یار

حل لغات: سوں: قسم' سوگند' حلف۔ رہساں: رہوں گی۔ میل کچیلی: میلی کچیلی۔

ترجمہ: اے دوست! مجھے تیری نگاہ ناز آفریں کی قسم ہے کہ جب تک تجھے پھر نہ دیکھ لوں گی اس وقت تک اسی طرح میلی کچیلی رہوں گی۔ (تیرے بغیر نہانا دھونا کیسا؟)

(6) رکتھ او آساں رکتھ او مانے ناں ماہی ناں راج بابانے
رجیساں ڈکھ ڈوہیلی وو یار

حل لغات: آساں: امیدیں۔ مانے: غرور۔ راج بابانے: آباؤاجداد کے سایہ کا راج۔ ڈوہیلی: غمگین' درد زدہ' دکھی۔

ترجمہ: (ہجر محبوب میں) وہ ساری امیدیں اور سہارے جاتے رہے' اب نہ تو محبوب ملا اور نہ ہی باپ دادا کے سایہ کا راج حکومت اور ناز رہا۔ اب تو زندگی دکھوں اور اندوہ غم میں کٹے گی۔

(7) بھاگ سہاگ سُنجیس توں رُٹھڑے ہار' حمیلاں' گانے تُرٹڑے

Scanned with CamScanner

ٹوٹے بانہہ چوڑیلی وو یار

حل لغات: بھاگ: بخت' خوش قسمتی۔ سہاگ: ازدواجی عیش و مسرت' ایام مسرت۔ سنجیں: سونی' ناکارہ' بد قسمت۔ حمیلاں: حمائلیں' گلوبند۔ ترٹڑے: ٹوٹے' ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ بانہہ چوڑیلی: چوڑے کی بانہیں' ہاتھ دانت کا چوڑا (چوڑیاں) خوشی کے دنوں میں پہنی جاتی ہیں۔ ان کو چوڑے کی بانہہ یا چوڑیلی بانہہ کہتے ہیں۔ ٹوٹے: ٹکڑے۔

ترجمہ: خوش بختی اور شب عروسی کی مسرتیں مجھ سے روٹھ گئی ہیں' پھولوں کے ہار گلے کی حمائیں ہاتھ کے (شب عروس کے) گانے سب ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں اور چوڑے کی بانہہ بھی ٹوٹ کر پرزے پرزے ہو گئی ہے۔ (ہاتھی دانت کا چوڑا بھی ٹوٹ چکا ہے۔)

(8) ہک مَیں درد اندوہ وِچالے بئی سُبھ ناز نوازیں جالے
ترّے سو سُٹھ سہیلی وو یار

حل لغات: وچالے: وِچ' درمیان۔ جالے: بسر کرتی ہیں' وقت گزارتی ہیں۔

ترجمہ: تین سو ساٹھ سہیلیاں سب ناز و نعم میں زندگی بسر کر رہی ہیں' صرف ایک میں ہی درد و اندوہ میں گھری ہوئی ہوں۔

(9) باجھوں یار فرید دا حیلہ کجڑا' کوجھا' تے رنگ پیلا
سیندھ دھڑی تھئی میلی وو یار

حل لغات: حیلہ: حالت' کیفیت' علاج اور تدارک کے معنی بھی ہیں۔ کجڑا: میلا' ناصاف۔ کوجھا: بدصورت۔ سیندھ: مانگ۔ دھڑی: سر کے بال جن کو گوندھا جاتا ہے۔

ترجمہ: دوست کے بغیر فرید کا حلیہ بگڑ گیا ہے۔ وہ میلا کچیلا اور بدصورت ہے۔ اس کا رنگ زرد ہو گیا ہے۔ اس کی مانگ اور دھڑی بھی میلی ہو گئی ہے۔

☆——☆——☆

کافی 47

(1) رَتھ دِھیمیں دِھیمیں ٹور

حل لغات: رتھ: بیل گاڑی بگھی۔ دھیمیں دھیمیں: آہستہ آہستہ۔ ٹور: چلا۔ اگر دھیمی لکھا جاتا تو زیادہ درست تھا۔

ترجمہ: اے رتھ بان! رتھ کو آہستہ آہستہ چلا۔

(2) میڈا دستہ نرم 'کرور دا متاں وَنگیں ہکم ٹکور

حل لغات: دستہ: کانچ کی چوڑیوں کا سیٹ۔ کرور: کانچ' کچا شیشہ۔ متاں: مبادا' ایسا نہ ہو کہ۔ ونگیں: کانچ کی چوڑیاں۔ ٹکور:

ٹھوکر' ضرب۔ لگم: لگ جائے۔

ترجمہ: (اے رتھ بان رتھ کو آہستہ آہستہ چلا کیونکہ) میری کانچ کی چوڑیاں نہایت نرم ہیں' ایسا نہ ہو کہ ان کو ٹھوکر لگ جائے (اور وہ ٹوٹ پھوٹ جائیں)۔

(3) رَتھ تے بھندی ڈرگ نہ سہندی ہم طبع کم زور

حل لغات: بھندی: بیٹھتی۔ ڈرگ: آواز' ہچکولے۔ نہ سہندی: نہیں سہہ سکتی' برداشت نہیں کر سکتی۔ ہم: میری۔

ترجمہ: میری طبیعت بہت کمزور ہے اور رَتھ کے ہچکولوں کو برداشت نہیں کر سکتی۔

(4) روزِ ازل دی پاتم گل وچ برہوں تیڈے دی ڈور

(1) "گُدڑی"--- اسرارِ فریدی

حل لغات: پاتم: میں نے ڈال لی ہے۔ ڈور: ڈوری' رسی۔

ترجمہ: اے دوست! میں نے تیری محبت کی ڈور (رسی) روز ازل سے اپنے گلے میں ڈالی ہوئی ہے۔

(5) شالا مولھ سلامت نیواں رہ وچ لُڑدن چور

حل لغات: شالا: خدا کرے۔ مولھ: سر پر رکھی ہوئی چیزیں۔ نیواں: میں لے جاؤں۔ لُڑدن: لڑتے ہیں۔

ترجمہ: راستہ میں چور لڑتے اور ڈاکہ ڈالتے ہیں' خدا کرے کہ میں اپنی محبت کی پونجی کو سلامت لے جاؤں۔

(6) جیکر رَتھ بیٹھیں تھک پوساں گھوڑا گِھنساں بور

حل لغات: بیٹھیں: بیٹھنے سے۔ پوساں: پڑوں گی' تھک جاؤں گی۔ گِھنساں: لوں گی۔ بور: اعلیٰ نسل کا۔

ترجمہ: اگر میں رتھ میں بیٹھے بیٹھے تھک جاؤں گی تو بھر پور رنگ کا گھوڑا لوں گی۔

(7) سَوکھا' تیز' لغام دا کُولا ناں اَوکھا سر زور

حل لغات: سَوکھا: آرام دہ' آسان۔ لغام دا کُولا: لگام نرم لینے والا۔ اوکھا: مشکل' تکلیف دہ۔

ترجمہ: گھوڑا سواری کے قابل' آرام دہ' لگام کا نرم ہو۔ تکلیف دہ اور سر زور (سرکش) نہ ہو۔

(8) رَانجھن تے میں جوڑ کُوں جوڑوں جوڑ جوڑیندا جوڑ

حل لغات: جوڑ کوں جوڑ: (محاورہ ہے) ہم پلہ' ہم پایہ' برابر' یکساں' مساوی' ایک دوسرے کے لئے موزوں۔ جوڑ جوڑیندا: جوڑ جوڑنے والا' کارساز حقیقی۔ جوڑ: صحیح' جوڑیاں۔

ترجمہ: میں اور میرا محبوب دونوں ایک دوسرے کے لئے موزوں ہیں' خدا تعالیٰ کارساز حقیقی ایسے صحیح جوڑ بناتا ہے۔

نوٹ: یہ شعر الفاظ کی بندش اور مختلف معانی کے استعمال میں اپنی مثال آپ ہے۔

(9) رِسک تے طَلَب مِلَن دی سینے روز نوّاں ہم شور

حل لغات: رِسک: خواہش' تمنا' چاہت۔ مِلَن دی: ملنے کی۔ نواں: نیا' جدید۔

ترجمہ: محبوب کے ملنے کی خواہش اور تڑپ کائنات نیا شور، نئی امنگ اور نیا جذبہ ہے۔

(10) پندھ اڑانگے دلڑی تانگھے جلد پچانویں توڑ

حل لغات: پندھ: سفر، فاصلہ۔ اڑانگے: پیچیدہ، دشوار گزار۔ تانگھے: شدید انتظار۔ توڑ: انتہا، منزل مقصود، آخر تک۔

ترجمہ: الٰہی اگرچہ سفر بہت مشکل اور دشوار ہے پھر بھی دل بیتاب اور منتظر ہے تو ہی اپنی رحمت سے منزل مقصود پر جلد پہنچا دے۔

(11) مَیں تے یار فرید مَنڑیسوں رَل مِل شہر بھنبھور

حل لغات: منڑیسوں: سُہائیں گے، لطف اندوز ہوں گے۔ بھنبھور: سَسّی کا شہر۔ رَل مِل: گھُل مِل کر۔

ترجمہ: (انشاء اللہ تعالیٰ) اے فرید میں محبوب کے ساتھ مل کر بھنبھور میں خوشیاں مناؤں گی۔ (شادمانی کی زندگی بسر کروں گی۔)

☆ ━━ ☆ ━━ ☆

کافی 48

(1) سیاہیڑا نہ مار نیناں دے تیر

حل لغات: سیاہیڑا: سیاہی کی تصغیر ہے، مراد محبوب، شوخ نگاہ۔ نیناں دے تیر: تیر نگاہ۔

ترجمہ: اے نازنین سیاہی (محبوب)! تیر نگاہ سے زخمی نہ کرو۔

نوٹ: "نیناں دے تیر" سے ایک عجیب کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مطلع کے مصرعہ میں جان پڑ گئی ہے۔

(2) پَل پَل بھلڑے چبھن کُلڑے تَن مَن سیس سریر

حل لغات: پَل پَل: دم، بدم، لحظہ بہ لحظہ۔ بھلڑے: پھل کی تصغیر، انی، پیکان تیر، تیر کا پھل۔ کُلڑے: بے ڈھب۔ سیس: سر۔ سریر: بدن۔

ترجمہ: (محبوب کی نگاہ شوخ کے تیروں کے) پھل ہر وقت بری طرح سے چبھتے رہتے ہیں (جس کی وجہ سے) تن، من، سر اور بدن میں سینکڑوں زخم آگئے ہیں۔

نوٹ: ایک نسخہ میں "سے سے چیر" کی بجائے "سیس سریر" کے لکھا ہوا ہے۔

(3) گُوڑھیاں اَکھیاں رَت دیاں ٹکھیاں زُلف سیہ بے پیر

حل لغات: گُوڑھیاں: نشیلی، مست، خمار آلود۔ رَت دیاں ٹکھیاں: لہو کی پیاسی، خون کی پیاسی۔ بے پیر: بغیر مرشد کے، جفا جو، سرکش۔

ترجمہ: محبوب کی خمار آلود سُرخ آنکھیں خون کی پیاسی ہیں اور سیاہ بال بے پیر یعنی بے رحم ہیں۔ کسی کے بھی تابع نہیں

ہیں۔

(4) کجلہ جنگی، ظالم زنگی کوہندا بے تقصیر

حل لغات: کجلہ: کاجل۔ جنگی: جنگ آور۔ زنگی: حبشی، سیاہ زنگ، کاجل کے سیاہ رنگ کو سیاہی کی نسبت سے زنگی لکھا گیا ہے۔ کوہندا: ذبح کرتا ہے، قتل کرتا ہے۔

ترجمہ: (محبوب کی آنکھوں کا) کاجل سخت جنگ آور اور ظالم حبشی کی مانند ہے جو بغیر کسی قصور اور جرم کے ذبح کیے جاتا ہے۔

(5) نیش ڈکھیندے ریش ڈوکھی دے رگ رگ لکھ لکھ سیڑھ

حل لغات: نیش: ڈنگ، مراد تیر کے پھل، نشتر۔ ریش: زخم۔ سیڑھ: خون کے فوارہ، دھار۔ پیڑ: درد، پیڑ۔

نوٹ: ایک نسخہ میں سیڑھ کی جگہ پیڑ لکھا ہوا ہے۔

ترجمہ: نگاہ شوخ کے نشتر، دکھیا کے زخموں کو اور زیادہ دکھ دیتے ہیں، جن کے سبب عاشق کے رگ رگ سے لاکھوں خون کے فوارے جاری ہیں، یا بروئے نسخہ دیگر رگ رگ میں لاکھ درد ہیں۔

(6) سینگیاں سرتیاں کھیڑے[1] ورتیاں وَیری ما، پیُو، وِیر

(1) کھیڑیں: اسرار فریدی

حل لغات: سینگیاں: ہم عمر۔ سرتیاں: سہیلیاں، محرم راز، رازدار۔ کھیڑے: ہیر کے سسرال مراد دشمن، مخالف۔ ورتیاں: ملی ہوئی، سازباز رکھتی ہیں، مانند۔ وَیری: دشمن، بیر رکھنے والا۔ وِیر: بھائی۔ وَیری اور وِیر کے لفظ میں ایک صنعت ہے۔

ترجمہ: میری ہم عمر رازدار سہیلیاں (کھیڑوں کے ساتھ ملی ہوئی ہیں وہ بھی کھیڑوں جیسی ہیں۔ اس لئے وہ میری دشمن ہیں) اور ماں، باپ، بھائی بھی بیری اور دشمن ہو گئے ہیں۔

(7) لگڑیاں تانگھاں اُجڑیاں مانگھاں مارُو وَسم ملہیر

حل لغات: لگڑیاں: لگی ہیں۔ اُجڑیاں مانگھاں: مانگ پریشان اُجڑی ہوئی، برباد۔ تانگھاں: چاہت، انتظار۔ مارو: قاتل محبوب، پیارا محبوب۔

ترجمہ: میرا پیارا محبوب ملہیر میں رہتا ہے اور اس کے انتظار کی وجہ سے میں اتنی پریشان ہوں کہ مانگ اُجڑی ہوئی ہے (یعنی سنگار اور آرائش کا خیال تک نہیں رہا۔)

(8) یار کرُاڑا، دُھوتا پاڑا کیا کیجے تدبیر؟

حل لغات: کرُاڑا: سخت، سنگدل۔ دھوتا: چغل خور، بدگو۔ پاڑا: محلّہ، ہمسائے، پڑوسی۔

ترجمہ: ایک تو محبوب سخت دل اور بیدرد ہے، دوسرا ہمسائے اور محلے والے مخالف اور دشمن ہیں۔ ان حالات میں سمجھ میں نہیں آتا کہ وصال کی کیا صورت اختیار کی جائے۔

Scanned with CamScanner

(9) جندڑی چبھدی نوک غضب دی دِل غم دی جاگیر

حل لغات: جندڑی: جان، بدن، جسم۔ چُبھدی: چبھتی ہے۔

ترجمہ: محبت کے تیر کی نوک دل و جان میں ہر وقت چبھتی رہتی ہے اور اس لئے دل غم کی جاگیر بن گیا ہے۔

(10) عمر فرید نبھائیم روندیں متھڑے دی تحریر

حل لغات: نبھائیم: میں نے گزاری۔ روندیں: رونے میں۔ متھڑا: ماتھا، پیشانی، جبیں۔

ترجمہ: اے فرید! میں نے ساری عمر رو رو کر گزار دی۔ شاید میری قسمت میں یہی کچھ لکھا تھا۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 49

(1) سدا جی بجلے دِل جَلّے وو یار لگیاں دِلاں کوں کون جھلّے وو یار

حل لغات: بجلے: جل کر راکھ ہو جائے، جھلسے۔ جھلے: روکے، برداشت کرے۔ وو: اے، کلمہ ندائیہ۔

ترجمہ: اے دوست! (اگرچہ) ہر وقت جان گداز ہے اور دل جلتا ہے (مگر) دل کی لگن (محبت) کو کون روک سکتا ہے۔ یہ تکلیفیں تو آتش عشق کو اور بھی ہوا دیتی ہیں۔

(2) ڈِسم نہ راول رانجھن سائیں رنگ پور سارا اُجڑیاں جائیں
کوجھے قہر کُلّے وو یار

حل لغات: رنگ پور: وہ قصبہ جہاں ہیر کے سسرال کھیڑے رہتے ہیں۔ کلّے: پیچیدہ۔ راول: راوے کا جوگی۔

ترجمہ: رنگ پور میں چونکہ مجھے میرا محبوب جوگی رانجھن نظر نہیں آتا اس لئے اے دوست! اس کے مکانات ویران اور بدصورت، بے ڈھب اور اجاڑ نظر آتے ہیں۔ مجھے راوے کے علاقے کا رانجھن نظر نہیں آتا۔ اس لئے اے دوست! رنگپور کے مکانات سب اجڑے ہوئے ہیں۔ بدوضع قہر، بے ڈھب ہیں۔

(3) دَرد، اندوہ تے سُول ہزاراں سے سے سُول کلور دیاں ماراں
جند مُجھ مُجھ پئی گلّے وو یار

حل لغات: مُجھ مُجھ: گھل گھل کر۔ کلور: غضب۔ سُول: دُکھ، درد۔

ترجمہ: اے دوست! مجھے ہزاروں درد و غم و اندوہ ہیں اور سینکڑوں آلام اور غضب کے زد میں ہوں جس سے جان گھل گھل کر ختم ہو رہی ہے۔

(4) راتیں ڈیہاں مُونجھ مونجھاری چھڈ گیا ڈھولا یار آزاری

رُبھ گئے سُکھ دے رَلّے وو یار

حل لغات: مونجھ: اُداسی، گھبراہٹ، پریشانی، ملال۔ چھڈ گیا: چھوڑ گیا۔ رُبھ گئے: گزر گئے، بیت گئے۔ رلے: ایک ساتھ، نصیب، قسمت۔

ترجمہ: اے دوست! آرام و عیش اور وصال کے دن گزر گئے ہیں اور محبوب ڈھولا اس آزردہ خاطر غم نصیب کو چھوڑ کر چلا گیا ہے اب تو رات دن رنج و غم اداسی اور غمگینی رہتی ہے۔

(5) رَل مِل سینگیاں ماروں ڈھالا منگوں دُعائیں مَیں وَل شالا

ہوت پُنّل وَل وَلّے وو یار!

حل لغات: رَل مَل: مِل جُل کر، اکٹھے ہو کر۔ ماروں ڈھالا: ڈھالا، فال، فال نکالیں۔ میں ول شالا: خدا کرے میری طرف۔ ول ولے: پھر واپس آئے، لوٹ کر میری طرف آجائے۔

ترجمہ: اے سہیلیو! آؤ مل جل کر فال نکالیں اور دعا مانگیں کہ میرا محبوب ہوت پنل خدا کرے میرے پاس واپس لوٹ آئے۔

(6) یار نہ آوے سیج نہ بھاوے ویڑھا کھاوے، گھر اگ لاوے

گُزرے وقت سَوَلّے وو یار

حل لغات: سَوَلّے: اچھے، آرام کے۔ ویڑھا: صحن خانہ۔

ترجمہ: اب یار نہیں آتا ہے، اس لئے نہ پھولوں کی سیج بھاتی ہے اور نہ کوئی اور دوسری چیز اچھی لگتی ہے، بلکہ گھر کا صحن کھانے کو دوڑتا ہے اور دل کو جلاتا ہے۔ اے دوست! آرام و آسائش کے اچھے دن گزر چکے ہیں۔ ؎

پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے

پلنگ تجھ بن پلنگ ہو کر (ذوق)

(7) رانجھن ماہی، مُرلی واہی پریم جڑی جُڑ لائیس جاہی

ڈُکھ ڈُکھڑے پئے پلّے وو یار

حل لغات: مُرلی واہی: بنسری بجائی، بین بجائی۔ پریم جڑی: محبت کی چنگاری۔ جڑلائی: پوری طاقت سے لگائی، زور سے لگائی۔ پئے پلے: پلے پڑے، حاصل ہوئے ملے۔

ترجمہ: اے دوست! محبوب رانجھن نے جوگی کے بھیس میں محبت کی بین بجائی۔ آتش عشق کو پورے زور سے بھڑکا دیا۔ اس محبت سے دکھ اور رنج ہی میرے پلے میں پڑے اور کچھ نہ حاصل ہوا۔

(8) آتش عِشق رُنجھیٹے والی ہوش فِکر دی پاڑ پچالی

ڈھانڈھ اندر وچ بَلّے وو یار

حل لغات: پاڑ بجالی: بنیاد جلا دی۔ پاڑ: جڑ۔ بجالی: جلا دی۔ ڈھانڈھ: بھٹ' بہت تیز آگ' بھٹی۔ بَلّے: جلتا ہے' بھڑکے۔

ترجمہ: محبوب عشق کی آگ کا بھٹا (ہر وقت) سینے میں جل رہا ہے' جس نے ہوش و حواس کی جڑیں بھی جلا کر رکھ دی۔

(9) آتن' انگن' حویلیاں' جاہیں خواجہ جانہ ڈیم رکتھائیں

کوئی جا میکوں نہ جھلّے وو یار

نوٹ: یہ بند صرف ایک قلمی دیوان میں ملا ہے۔ اس بند کا حضرت خواجہؒ کے رشحات قلم ہونے میں شبہ ہے۔

حل لغات: آتن: عورتوں کے چرخہ کاتنے کی جگہ۔ خواجہ جانہ ڈیوم کتھائیں: یہ ایک محاورہ ہے جس کا مطلب ہے کہ مجھے کہیں جگہ نہیں ملتی' فلاں شخص کو خواجہ جگہ نہیں دیتا یعنی اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ کتھائیں: کہیں بھی۔ جھلّے: روکے' سہارا دے' برداشت کرے۔

ترجمہ: عورتوں کے چرخہ کاتنے کی نشست گاہ ہو یا صحن خانہ' حویلی ہو یا مکان' عاشق کو کوئی جگہ راس نہیں آتی۔ اسے خواجہ کہیں جگہ نہیں دیتا۔ اس کو سر چھپانے کی کوئی جگہ نہیں ملتی۔

(10) کھیڈن' کُدّن فرید گیوسے پنڈ ملامت مُفت چتوسے

ڈٹھڑے عشق دے بھلّے وو یار

حل لغات: کھیڈن کُدّن: کھیلنا' کودنا۔ پنڈ: وزن' بوجھ' گٹھڑی۔ چتوسے: ہم نے اٹھایا۔

ترجمہ: اے فرید! ہم نے عشق کی بھلائی بھی دیکھ لی۔ ایک طرف تو ہمارا کھیلنا کودنا رخصت ہو گیا اور دوسری طرف مفت (خواہ مخواہ) کے ملامت کا وزنی بوجھ سر پر اٹھانا پڑ گیا۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 50

(1) سَمجھ' سُنجاتی[1] غیر نہ جاتی[2] سَبھ صورت ہے عین ظہور

(1) یہ لفظ "سنجائیں" ہونا چاہئے۔ (2) یہ لفظ "جائیں" ہونا چاہئے۔

حل لغات: سَمجھ: سمجھ لے۔ سُنجاتی: میں نے پہچان لی۔ سنجانیں: تو پہچان لے۔ جاتی: میں نے جان لی۔ جانیں: تو جان لے۔

ترجمہ: اے سالک! یہ خوب سمجھ لے کہ دنیا کی ہر ایک صورت میں خالق عالم کے قدرت کا جلوہ موجود ہے۔ اس لئے کسی چیز کو اس کے حدود قدرت سے غیر نہ جاننا۔ (سمجھ لینا اور پہچان لینا اور کسی کو غیر نہ سمجھنا' ہر صورت اور شکل عین ظہور ہے۔)

(2) رکھ تصدیق نہ تھی آوارہ کعبہ، قبلہ، دیر، دوارہ
مسجد، مندر، ہکڑو نور

حل لغات: تصدیق: صداقت، یقین، کسی بات کو سچ ماننا۔ ہکڑو: سندھی لفظ ہے۔ ایک، واحد۔

ترجمہ: اے سالک! اس بات کی تصدیق رکھ اور آوارہ نہ بن جا کہ کعبہ، قبلہ، بت خانہ اور دوارہ یا مسجد اور مندر سب میں ایک ہی نور ہے۔ تذبذب میں نہ رہ اور یہ یقین کرلے کہ کعبہ، قبلہ، دیر اور دوارہ، مسجد اور مندر میں ایک ہی نور کی تلاش کی جاتی ہے۔

(3) حُسنِ ازل تھیا فاش مُبیّن ہَر ہَر گھاٹی وادئ ایمن
ہَر ہَر پتھر ہے کوہ طُور

حل لغات: فاش: ظاہر، برملا، کھلم کھلا۔ مبین: نمودار، روشن، ظاہر۔ گھاٹی: پہاڑی راستہ، گلی۔ وادی: وادی بمعنی پہاڑی نشیبی، زمین، صحرا جہاں طغیانی کی ندیاں اور دریا بہہ نکلتے ہیں۔ ایمن: محفوظ جائے پناہ۔ وادئ ایمن: تلمیح ہے وادی ایمن وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی بیوی محترمہ کی معیت میں رات کے وقت گزر رہے تھے کہ بسبب وضع حمل اس عفیفہ کے حضرت کو آگ کی تلاش ہوئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے دور سے آگ دیکھی، جب قریب پہنچے تو نور ایک درخت سے نکل رہا تھا۔ جب قریب پہنچے تو حضرت کو معراج کلیمی حاصل ہوئی اور کلیم اللہ کے لقب سے ملقب ہوئے۔ طور: شام کے ملک میں ایک پہاڑ ہے جہاں موسیٰ علیہ السلام کو نور (حسن ازل) کی تجلی نظر آئی تھی اور شرف مکالمہ الٰہی ملا تھا۔

ترجمہ: حسن ازل برملا ظاہر ہوگیا ہے، کھلم کھلا طور پر واضح اور روشن ہوگیا ہے۔ ہر ہر گھاٹی میں وادی ایمن کا اور ہر ہر پتھر میں کوہ طور کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اب ہر گھاٹی وادئ ایمن ہے اور ہر پتھر کوہ طور ہے۔ (یعنی دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں جس میں قدرت الٰہی کے آثار موجود نہ ہوں۔)

(4) تھئے ظاہر اسرارِ قدیمی ہَر ہَر شاخ ہے نخل کلیمی
زیر، زبر، چپ، راست حضور

حل لغات: اسرار: پنہاں راز، بھید۔ نخل کلیمی: وہ درخت جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تجلیات نور دیکھے تھے۔

ترجمہ: (قدیم زمانہ کے مخفی بھید) ایسے ظاہر ہو گئے ہیں کہ اونچ، دائیں بائیں ہر جگہ تجلیات انوار قدیمی موجود ہیں، ہر درخت کی شاخ نخل کلیمی بن گئی ہے۔

(5) ویرانہ آباد ڈِسیجے جنگل بیلہ شاد ڈِسیجے
دوزخ نظرم حُور قصور

حل لغات: بیلہ: صحرا، جنگل۔ ڈِسیجے: دکھائی دے۔ دوزخ: جہنم۔ حُور: وہ دوشیزہ پیکر جمال و کمال عورتیں جو بہشت میں موجود ہوں گی۔ قصور: جمع ہے قصر کی بمعنی محلّات۔ نظرم: مجھے دکھائی دے۔

ترجمہ: (چونکہ ہر جگہ حسن ازل کا نور نمایاں اور جلوہ گر ہے' اس لئے عاشق جمال الٰہی خوش و خرم ہیں) ان کو ہر ویراں اور غیر آباد جگہ آباد نظر آتی ہے اور تمام صحرا اور جنگل بھی شاد اور خوش معلوم ہوتے ہیں' یہاں تک کہ دوزخ کی ابدی عذاب گاہ بھی حوروں کے خوبصورت بہشتی محلات کی مانند دکھائی دیتی ہے۔

(6) عَارِی پھر دے حج' زکوٰتوں صوم صلوٰتوں ذات صفاتوں
رِند اَلَستوں ہُن مخمُور

حل لغات: عاری: آزاد' بے تعلق۔ صوم: روزہ۔ رند: شرابی' مست شراب' مراد سالک معرفت۔ مخمور: خمار آلود' شراب خوردہ' مست۔ الست: وہ آواز جو خدائے برتر نے عالم ارواح کو مخاطب کرکے فرمائی تھی اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔" روحوں نے اس کا جواب دیا تھا بَلٰی ہاں بے شک تو ہمارا رب ہے۔ سوال اظہار انا تھا اور جواب تسلیم و رضا۔

ترجمہ: (سالکین معرفت) حج' زکوٰۃ' صَوم صَلوٰۃ بلکہ ذات صفات کے فکر سے آزاد ہیں اور صدائے اَلَست کے نشے میں مست و مخمُور پھر رہے ہیں۔ (ان پر روز اَلَست سے سکر اور مستی کی کیفیت طاری ہے۔)

(7) کشفِ حقائق محض. محالے جے تیَں مُرشد نظر نہ بھالے
بِیُو کُل' کُوڑ' فریب تے زُور

حل لغات: کشف حقائق: اشیاء کی حقیقت کا انکشاف۔ نظر نہ بھالے: توجہ نہ کرے' لطف و مہربانی نہ کرے۔ بیو: سندھی' اور' دوسرا' اس کے سوا۔ زور: مکر' فریب' دھوکا' جھوٹ۔

ترجمہ: انسان کی زندگی کا مقصد حقائق کا انکشاف ہے اس کے علاوہ باقی سب امور جھوٹے' فریب اور دھوکے پر مبنی ہیں مگر کشف حقائق بھی کوئی آسان منزل نہیں ہے' بہت مشکل ہے' وہ صرف مرشد کی توجہ خاص کی محتاج ہے' جب تک مرشد توجہ نہ کرے اس مقصد کا حصول مشکل ہے۔

(8) فِقہ' اُصول' کلام' مَعانِی منطق' نحو تے' صَرف مَبانی
ٹھُپ رکھ ہے توحید غیور

حل لغات: فقہ' اصول' کلام' معانی' منطق' نحو' صرف وغیرہ یہ تمام علوم عربی کے نام ہیں۔ مبانی: بنیادی مضامین۔ ٹھپ رکھ: بند کرکے رکھ دے۔ غیور: غیرت مند۔

ترجمہ: اے سالک! راہ حقیقت مروجہ علوم فقہ' اصول' کلام معانی' منطق' نحو و صرف وغیرہ پر منحصر نہیں ہے۔ ان علوم کو بند کرکے رکھ دے کیونکہ ذات باری واحد لاشریک ہے اور اس کی توحید بلا دلیل ماننے کا حکم ہے' اس میں بحث اور شبہات کی گنجائش نہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ عقل سے کام لینے سے توحید کا جذبہ غیرت جوش میں آجائے۔ (توحید غیور ہے)

(9) مُلّاں پٹھڑے معنی کر دے آیت درس حدیث خبر دے

Scanned with CamScanner

صرف صَدا تے تھئے مغرُور

حل لغات: مُٹھڑے: مُٹھے' الٹے۔ آیت: کلام الٰہی کا ایک فقرہ۔ درس: تعلیم' تدریس' سبق۔ حدیث: نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مبارک کو حدیث اور خبر کہتے ہیں۔ صرف صدا: الفاظ کی پہچان اور ہیر پھیر کے علم پر اور آواز پر۔

ترجمہ: مُلّاں (ظاہر بین لوگ) صرف آواز پر ہی خوش ہو کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کو حقیقت کی خبر ہو گئی' یہ غلط لوگ آیات قرآنی اور حدیث نبوی ﷺ کے الٹے اور غلط معنی کرتے ہیں۔

(10) مُلّاں وَیری سخت ڈِسیندے بیشک ہِن اُستاد دلیندے
رابن العَربی تے منصور

حل لغات: ویری: بیری' دشمن۔ ابن العربی: صوفیائے کرام کا شیخ اکبر اور امام حضرت محی الدین ابن العربیؒ ۔ منصور حلاج: حسین بن منصور حلاج۔ مشہور صوفی جس نے انا الحق کہہ کر شرعی فتویٰ کے مطابق سولی کی پاداش اٹھائی تھی۔

ترجمہ: یہ ظاہر بین مُلا لوگ تو سخت دشمن دکھائی دیتے ہیں۔ اہل دل کے استاد تو ابن العربی اور منصور ہیں۔

(11) شاہد' واحد اصل فرع وِچ رازِ طریقت رسم شرع وِچ
ہے مشہور نہیں مستُور

حل لغات: شاہد واحد: محبوب یکتا۔ فرع: شاخ۔ اصولی مسائل اور حالات سے جو شاخیں اور لوازمات نکلتے ہیں' ان کو فرع کہتے ہیں۔ مشہود: ظاہر جو چیز مشاہدہ میں آئے' اس کو مشہود کہتے ہیں۔ مستور: پوشیدہ' مخفی۔

ترجمہ: وہ واحد حقیقی شاہد و حاضر ہر اصل و فرع اور شریعت و طریقت کے قوانین و مراسم کے لحاظ سے موجود و مشہود ہے (صرف دیکھنے والی آنکھ چاہئے)۔ وہ مشہود ہے اور چھپا ہوا نہیں ہے۔

(12) بُٹھ گھت رِیت رَوش تقلیدی رہ تحقیق' سلک فریدی
کر منظور تے تھی مسرُور

حل لغات: بُٹھ گھت: دُور پھینک دے' بھاڑ میں ڈال۔ رِیت: رسم۔ رَوش: طریقے' رواج۔ تقلیدی: تقلید کے۔ تھی: ہو جا۔

ترجمہ: اے سالک اگر تجھے حقیقت کی راہ مطلوب ہے تو فریدی مسلک اختیار کر کے مسرور اور کامیاب ہو جا۔ تقلید کے طور طریقوں کو چھوڑ دے۔ ہر چیز کو تحقیق نظر سے دیکھ اور اسی میں تجھے راحت ملے گی' یہی طریقہ فریدی ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 51

(1) سمجھ فریدؔا برہوں بہُوں سر زور

حل لغات: برہوں: عشق۔ بہوں: بہت زیادہ۔ سرزور: سرکش، زبردست۔

ترجمہ: اے فرید یہ سمجھ لے کہ عشق بڑا زور آور ہے۔

(2) اکھیّاں اُبلیاں دِلڑیاں اُکلیاں سینے پَئے شَر شور

حل لغات: اُبلیاں: ابل آئیں۔ اُکلیاں: اُکل آئیں، جوش میں آگئیں۔

ترجمہ: آنکھیں (جوش سے) ابل پڑیں اور دل کھولنے لگے اور سینے کے اندر شور و شر برپا ہو گیا، عشق غضب کی آگ ہے جس نے تن من جلا کر رکھ دیا ہے۔

(3) غمزے رَہزن مُلک مریلے ناز نِگاہ ہے چور

حل لغات: غمزے: محبوب کے رمز و اشارے۔ رہزن: ڈاکو، راستہ میں لوٹنے والے چور۔

ترجمہ: محبوب کے اشارے کنائے رہزن اور لٹیرے ہیں اور ملک کے مارنے والے تباہ کرنے والے ہیں اور اس کی نگاہ ناز دلوں کی چور ہے۔

نوٹ: ایک نسخے میں "ملک مریلے" کی جگہ پلک بمعنی پلکوں کے درج ہے یعنی غمزے رہزن ہیں اور پلکیں خونخوار ہیں۔

(4) لَور سِراں وچہ ڈُور کنّاں وِچ روندیں اکھیّاں کور

حل لغات: لَور: (ہوا و جھول) بدحواسی، پاگل پن، ترنگ۔ ڈور: بہرا پن۔ کور: نابینا، اندھی۔

ترجمہ: عاشقوں کے سر میں سودا (دیوانہ پن) اور کانوں میں بہرا پن ہوتا ہے اور رو، رو کر آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں۔

(5) لا کر یاوی کرَن نہ کارَی محض نہ چاڑہن توڑ

حل لغات: کاری: علاج، تلافی، چارہ گری۔ چاڑہن توڑ: توڑ چڑھانا، انتہا تک (منزل مقصود تک) پہنچانا۔

ترجمہ: محبوب یاری لگا کر دل کو پھنسا لیتے ہیں (پھر بات تک نہیں پوچھتے) نہ ہمدردی کرتے ہیں اور نہ چارہ گری اور نہ محبت کو نبھاتے اور نہ منزل مقصود تک پہنچاتے ہیں اور بالکل وفا نہیں کرتے۔

(6) ناز نہورے دلیاں لُٹ کر اُلٹا تھیندے تور

حل لغات: نہورے: انداز، چاپلوسی، مائل کرنے والی حرکات، ناز انداز دلکش۔ تور: کشیدہ خاطر، تنگ، ناراض، خفاء۔

ترجمہ: ناز و انداز سے دل لوٹ کر الٹا ناراض ہوتے ہیں۔

(7) سَکڑے چھُٹڑے سانگے تُرٹڑے عِشق بیا گل ڈور

حل لغات: سَکڑے: سکے کی تصغیر، رشتہ دار قریبی۔ چھُٹڑے: چھوٹ گئے۔ تُرٹڑے: ٹوٹے، جدا ہوئے۔ سانگے: تعلقات۔

ترجمہ: جب سے عشق کی ڈور (رسی) گلے میں پڑی ہے، تمام عزیز و اقربا کے تعلقات چھوٹ گئے ہیں اور دوسرے تمام رشتے ٹوٹ گئے ہیں۔

(8) میں اُڑ چکڑی پیچ ڈُکھاں وِچ شالا نہ پھاہن ہور

حل لغات: اُڑ چکڑی: اڑ چکی، پھنس چکی۔ پھاہن: پھنسیں، گرفتار ہوں۔ شالا: خدا کرے۔ ہور: اور لوگ، دوسرے آدمی۔

ترجمہ: میں تو دکھوں کے بیچ میں پھنس چکی ہوں، خدا کرے اور لوگ تو اس مصیبت میں گرفتار نہ ہوں۔

نوٹ: اس کافی میں مقطع نہیں ہے۔ شاعر مطلع میں تخلص لایا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 52

(1) سوہنے یار پُنّل دا ہر جا عَین حضُور[1]

(1) ظُہور --- اسرارِ فریدی

حل لغات: سوہنے: خوبصورت، حسین۔ عین: بالکل وہی۔ حضور: توجہ، حاضری، پیشی، حاضرباش۔ پنل: سے مراد پنوں بلوچ نہیں بلکہ محبوب ازلی ہے جس کی تجلیوں سے کائنات کا ذرہ ذرہ دمک رہا ہے۔

ترجمہ: سوہنا یار پنل (محبوب ازلی) ہر جگہ ظاہر ہے۔

(2) اوّل آخر ظاہر باطن اُسدا جانڑ ظہور[1]

(1) "حضور"--- اسرار فریدی

حل لغات: اوّل: ابتدا، یوم ازل سے۔ آخر: انتہا تک، یوم آخر تک۔ ظاہر: ہویدا، آشکار۔ باطن: مخفی، اندرونی۔

ترجمہ: ازل سے ابد تک، ظاہر اور باطن میں اُسی کا ظہور ہے۔ (اول آخر ظاہر باطن اسی کا پرتو ہے۔)

(1) ظہور: اسرار فریدی

(3) آپ بنڑے سُلطان جہاں دا آپ بنڑے مزدُور

حل لغات: سلطان: بادشاہ، مالک۔

ترجمہ: سارے جہان کا سلطان بھی خود بن جاتا ہے اور خود ہی مزدور بنتا ہے۔ بادشاہ یا فقیر تمام اُسی کی قدرت کے نمونے ہیں۔

(4) تھی مشتاق پھرے وِچ غمدے وَاصل تھی مجھُور

حل لغات: مشتاق: شوق والا، عاشق۔ واصل: محبوب کے وصال سے بہرہ اندوز ہونے والا، پہنچنے والا۔ مجہور: فراق میں مبتلا، جدائی میں غمگین۔

ترجمہ: خود ہی مشتاق ہو کر غموں میں گھرا رہتا ہے۔ خود ہی واصل ہو کر مجور بن جاتا ہے۔

(5) تھی معشوق دلیں لُٹ نیوے جان کرے رنجُور

حل لغات: دلیں لُٹ نیوے: دل لوٹ کر لے جاتا ہے۔ رنجُور: رنجگی' بیمار' درد رسیدہ' غمگین۔

ترجمہ: معشوق بن کر دلوں کو لوٹتا ہے اور عشاق کی جان کو رنج و غم میں مبتلا کرتا ہے۔(دل کو آزردہ کرتا ہے)۔

(6) گل لانوٹڑ وَل مارتڑاوَن رِایہو نہیں دستُور

حل لغات: گل لانوٹڑ: گلے لگانا۔ ول مار تڑاوٹڑ: پھر مار کر بھگانا' جدا کر دینا۔

ترجمہ: یہ طریق اور دستور موزوں نہیں ہے کہ پہلے گلے لگایا اور پھر مار کر جدا کر دیا۔ (روحانیت کے منازل قبض و بسط کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔)

(7) چَشماں فخر الدّین مِٹّھل دیاں تَن مَن رِکیتا چُور

حل لغات: مِٹّھل: میٹھا محبُوب۔ چور: ٹکڑے ٹکڑے۔ چشماں: آنکھیں۔

ترجمہ: (حضرت خواجہ فخر الدین) پیارے محبوب کی آنکھوں نے تن بدن کو چور چور کر دیا ہے۔ (محبت مرشد فنا فی الشیخ کا مقصد پیشِ نظر رکھ کر فرمایا گیا ہے۔)

(8) گھول گھتاں مَیں فخر جہاں توں جنّت' حُور' قصُور

حل لغات: گھول گھتاں: قربان کر دوں' صدقے کر دوں۔ جنت: بہشت۔

ترجمہ: حضرت فخر جہاں (مرشد) پر میں بہشت اور اس کے حور و قصور کو قربان کر دوں۔

(9) یار فریدؔ کوں اِینّویں سَاڑیو رِجِینّویں جَلّیا کوہِ طُور

حل لغات: اِینّویں: اس طرح' یوں۔ سَاڑیو: تو نے جلایا۔ جینویں: جیسے۔

ترجمہ: (اے محبوب فخر جہاں) تو نے فرید کو اسی طرح جلا دیا ہے جیسے کوہ طور جلا تھا۔

☆ ▬▬ ☆ ▬▬ ☆

کافی 53

(1) کہاں پاؤں کہاں پاؤں `یار

حل لغات: کہاں پاؤں: کہاں تلاش کروں اور کس جگہ پاؤں۔

ترجمہ: یار (دوست محبوبِ حقیقی) کو کہاں تلاش کروں' کہاں ڈھونڈھوں؟ حالانکہ وہ ہر جگہ موجود ہے۔

(2) رِجنّ اِنسان ملائِک سارے کیا سگلا سَنسار

حیرت دے قلزم وچہ کُل تھئے مستغرق، سرشار

حل لغات: ملائک: فرشتے۔ سگلا: تمام، سارا۔ سنسار: دنیا، جہان۔ حیرت: حیرانگی۔ قلزم: ایشیا اور افریقہ کے درمیان سمندر کا نام ہے، مراد دریا۔ مستغرق: غرق۔ سرشار: بھرا ہوا، لبریز، بھرپور۔

ترجمہ: جن، انسان، فرشتے اور تمام مخلوقات (اس محبوب حقیقی کی تلاش میں) غرق حیرت اور سرشار ہیں اور دریائے تحیر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

(3) صُوفی شاغل گیانی دھیانی گئے اوڑک سبھ ہار
عرشی "آتے بُسطامی" گل لگ رووَن زار و زار

حل لغات: شاغل: عبادت اور ریاضت میں مصروف، مشغول عبادت، زاہد۔ گیانی: سنسکرت، گورمکھی کا عالم فاضل۔ دھیانی: مجاہد، مفکر، فلسفی۔ اوڑک: آخرکار۔ بُسطامی": حضرت بایزید بسطامی"۔ ان کی سکونت کی وجہ سے لقب ہے، وہ بسطام کے باشندے تھے۔ عرشی: شیخ عبداللہ بن شیخ محمد عرشی مرجانی"۔ بڑے مفکر اور صُوفی جنہیں صُوفیانہ عقائد کی بنیاد پر قتل کر دیا گیا۔

ترجمہ: ذات بے ہمتا کی تلاش میں صوفی ہوں یا شاغل، گیانی ہوں یا دھیانی کوشش کر کے آخرکار سب ہار گئے اور عرشی بسطامی جیسے ریاضت کش بزرگ اپنی ناکامی پر ایک دوسرے سے لپٹ کر زار زار روتے رہے۔

(4) بطلیموس تے فیثا غورس کر کر سوچ بچار
کھوج سراغ نہ پایا پَتا تھک بیٹھے تن مار

حل لغات: بطلیموس اور فیثاغورس: یُونان کے قدیم فلسفی و حکیم تھے، بطلیموس کی کتاب مجلی مشہور ہے۔ فیثاغورس یونان کا مشہور فلسفی اور ریاضی دان۔

ترجمہ: بطلیموس اور فیثاغورس جیسے دانا حکیم بھی عمر بھر غور و فکر کرتے رہے مگر اس کا سراغ نہ پا سکے۔ آخرکار تھک ہار کر تن من ہار کر مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔

(5) بُدھ مجوسُ، یہود نصاریٰ ہندُو تے دِیندار
آکھن پاک مُنزّہ ہے بے انت اَلکھ اُپار

حل لغات: بُدھ: بدھ مت مذہب کا بانی جس کا پورا نام ساکیہ منی گوتم بدھ تھا، اس کے پیرو بھی بدھ کہلاتے ہیں۔ مجُوسی: آتش پرست، زرتشت۔ یہود: امت حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ نصاریٰ: امت حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ ہندُو: ہندوستان کے باشندے اور ہندوستانی مذاہب وید کے تابع۔ مُنزّہ: پاک، بے عیب۔ بے انت: بغیر انجام کے، جس کا کوئی انت انتہا نہ ہو۔ الکھ: جو نظر نہ آسکے (اللہ کا صفاتی نام) ماورائے عقل و دانش۔ اپار: غیر محدود، جس کی وسعت معلوم نہ ہو سکے۔

ترجمہ: بُدھ مذہب کے پیروکار ہوں یا آتش پرست، یہودی یا عیسائی ہوں۔ ہندو ہوں یا دِیندار مسلمان، سب اس ذات

پاک کی تقدیس کرتے ہیں۔ وہ پاک اور بے عیب ہے۔ بے ابتدا اور بے انتہا ہے۔ ماورائے علم و عقل ہے اور لامحدود ہے۔

(6) پیر پیغمبر، غوث قُطب کیا مُرسل کیا اَوتار
کرن منادی رو رو کے لَا یدرکہ الابصَار

حل لغات: پیر: ہادی، مرشد۔ پیغمبر: نبی، رسول۔ غوث اور قُطب: مدارج اولیاء اللہ ہیں۔ مُرسل: رسول خدائی احکام کے پہنچانے والے۔ اَوتار: ہندوؤں کے اعتقاد کے مطابق بھگوان، معبود کا مظہر۔

ترجمہ: پیر، پیغمبر، غوث، قُطب، مُرسل اور اوتار تلاشِ حقیقت میں ناکام ہو کر رو رو کر یہ ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ اس ذاتِ پاک کو انسانی نگاہ ادراک نہیں کر سکتی۔ (حالانکہ وہ سب کی نگاہوں کو دیکھتا ہے۔)

(1) ساری آیت پارہ ہفتم رکوع ہفتم میں اس طرح ہے: لا یدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیرہ○ اس کو تو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہو سکتی اور وہ سب نگاہوں کو دیکھتا ہے اور وہی بڑا باریک بین اور باخبر ہے۔

(7) عالِم فاضِل، عارف کامِل عجز رکیتا اقرار
آکھ فریدؔ نِماناں، بھولا توں وِچ کون قطار

حل لغات: عالِم: پڑھا ہوا، جاننے والا۔ فاضِل: صاحب فضیلت، بزرگ۔ عارف: صاحب معرفت خدا کے جاننے والا۔ کامِل: ممکنات بشریت میں تکمیل رکھنے والا۔ عجز: عاجزی، کوتاہی، ناکامی۔ نماݨاں: بے آسرا، بے کس۔ بھولا: کم عقل، نادان۔

ترجمہ: معرفت الٰہی کے سلسلہ میں جب زمانہ کے علماء فضلا عارفوں اور کامل بزرگوں نے اپنے عجز و نارسائی کا اقرار کر لیا ہے تو اے بے کس نادان اور کم فہم فریدؔ تو کس قطار اور شمار میں ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 54

(1) مَتّاں مَن ماندہ تِھیوے پنُل ناں تھی ڈَھار

حل لغات: متاں: مبادا، ایسا نہ ہو، خدا نہ کرے۔ من: دل، طبیعت۔ ماندہ تھیوے: گھبرا جائے، بے قرار، طبیعت خراب ہو جائے۔ ڈھار: علیحدہ، جدا، تیز، خفا، ناراض۔

ترجمہ: اے پنل (محبوب) جدا نہ ہو کہیں اور نہ جا، ایسا نہ ہو کہ میرا دل بے قرار ہو جائے۔ (دل گھبرا جائے)

(2) ساوݨ ڈِینہہ سُہاگ دے ہَر دَم مینگھ ملہار

حل لغات: ساوݨ: برسات کا مہینہ۔ سُہاگ: عیش و عشرت، عروس۔ مینگھ: بادل۔ مَلہار: ابر آلود آسمان۔

ترجمہ: ساون کے یہ دن سہاگ اور خوش وقتی کے دن ہیں اور آسمان ہر وقت ابر آلود رہتا ہے۔

(3) رَل کر ساتھ گزارُوں جوبن دے ڈِن چار

حل لغات: رَل کر: اکٹھے ہو کر، مل کر۔ جوبن: جوبن، جوش، جوانی۔

ترجمہ: اے دوست! یہ جوبن کے چار دن تو اکٹھے مل کر بسر کریں۔

(4) مَوت سُنیندی سَوِلی وَنجناں وارو وار

حل لغات: سُنیندی: سنی جاتی ہے۔ سولی: نزدیک، قریب، سرپر۔ وارو وار: باری باری، یکے بعد دیگرے۔

ترجمہ: موت سر پر آئی ہوئی سنی جاتی ہے اور ہر ایک کو باری باری جانا ہی ہو گا۔

(5) چیتر بَہار سہاؤں کر کے ہار سنگار

حل لغات: چیتر: ماہ چیت، بہار کا مہینہ۔ سہاؤں: سے لطف اندوز ہوتے رہیں۔

ترجمہ: اے محبوب ہار سنگار کر کے چیت کے ایام بہار کا لُطف اُٹھائیں۔

(6) پَلہر پانی پیّوں تھیا تھَل باغ بہار

حل لغات: پلہر پانی: بارش کا پانی جو ریگستانوں کے نشیبوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ تھَل: ریگستان کے کف دست میدان۔

ترجمہ: ریگستان کے سنسان تھل بارش کے فیض سے باغ و بہار ہو گئے ہیں۔ آؤ چل کر جوہڑوں سے برسات کا پانی پئیں۔

(7) خوش تھی نینہہ نبھاؤن رُس ناں سانوَل یار

حل لغات: نینہہ نبھاؤن: عشق کو نبھائیں، وفا کریں، پورا کریں۔ رُس: روٹھنا۔

ترجمہ: اے سانولا محبوب! روٹھو نہیں۔ آؤ یہ پُر کیف محبت کا سماں خوش ہو کر گزار دیں۔

(8) توں بِن جیوݨ اوکھا ڈُکھڑے تارو تار

حل لغات: توں بن: تیرے بغیر۔ جیون: جینا۔ اوکھا: مشکل۔ ڈُکھڑے: دکھ درد۔ تارو تار: بہت، بکثرت، سر سے اوپر گزرا ہوا پانی، لبریز۔

ترجمہ: اے دوست! تیرے بغیر جینا مشکل ہے اور درد و دکھ کا چڑھا ہوا دریا سر سے اونچا ہو گیا ہے۔

(9) یار فریدؔ نہ وِسرے دِل رکیتم لاچار

حل لغات: وِسرے: بھُولے، فراموش ہو۔ رکیتم: کیا۔

ترجمہ: اے فریدؔ جس محبوب دوست کے لئے دِل نے مجبور کر دیا ہے، خُدا کرے وہ کبھی نہ بھُولے اور اس کی یاد ہمیشہ تازہ رہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

Scanned with CamScanner

کافی 55

(1) ناں کر بے پرواہی وو یار آ رل سانول ماہی وو یار

حل لغات: بے پروائی: استغنا' پرواہ نہ کرنا۔

ترجمہ: اے سانولے محبوب آجا! اور ملاقات کرلے' بے پروائی نہ کر۔

(2) بُٹھ پیا رنگ پور دا پرنیوݨ توں بِݨ جیوݨ ڈکھڑا تھیوݨ
سمجھاں موت وِساہی وو یار

حل لغات: رنگ پور: ہیر کے سسرال کی بستی کا نام۔ پرنیوݨ: بیاہا جانا' شادی کرنا۔ وساہی: فریب' دھوکا' افاقہ' اعتماد' بھروسہ' موت کے قریب بیمار کا عارضی افاقہ۔ ڈکھڑا: دکھی۔

ترجمہ: اے محبوب تیرے بغیر زندگی دکھی ہے۔ رنگ پور میں شادی کا ہو جانا بھی بھاڑ میں جائے' یہ عارضی خوشی ہے جسے میں موت کا افاقہ سمجھتی ہوں۔

(3) باجھوں تیڈے باجھ اَجائی اَمڑی بابل بھینیں بھائی
پھر دی دل توں لاہی وو یار

حل لغات: باجھوں: بغیر' تیرے سوا۔ باجھ: آسرا' سہار' تکیہ' اُمید۔ اجائی: رائیگاں' بے فائدہ۔ اَمڑی: ماں۔ بابل: باپ۔

ترجمہ: تیرے بغیر اور تمام آسرے اور سہارے بے سود ہیں حتیٰ کہ ماں باپ اور بہنوں بھائیوں کی محبت کو میں نے دل سے اتار دیا ہے۔

(4) کیویں پیکیں پٹنیں وَلدی توڑ اصل دی روز ازل دی
ہیر رانجھݨ دی آہی وو یار

حل لغات: پٹنیں: اگر اس کو بالفتح پٹنیں پڑھیں تو اس کے معنی والدین کے وطن' پتن اور اگر اس کو بالکسر پٹنیں پڑھا جائے تو اس کے معنی سہیلیوں کے ہوں گے۔ وَلدی: واپس آتی۔ توڑ: آخر تک۔ آہی: تھی۔

ترجمہ: روز ازل سے ہیر تو رانجھا کی ہو چکی تھی' اب اس کو چھوڑ کر کس طرح ماں باپ اور سہیلیوں میں واپس آتی۔

(5) چاّئی جائی عشق دھنوائی پیت سوائی ریت نہ کائی
بے واہی بے ٹھائی وو یار

حل لغات: چاّئی: گود لی گئی' اٹھا کر بچے کو کھلانا۔ جائی: پیدا ہوئی۔ عشق دھنوائی: عشق و محبت کے دریا میں نہلایا ہوا۔ ریت: راہ و رسم۔ واہی: واہ: پناہ۔ بے واہی: بے سہارا' بے آسرا' لاوارث' بے نوا۔ بے ٹھائی: بے یارومددگار' بے اتفاق' جسے سنوارا نہ گیا ہو۔

ترجمہ: اے دوست! محبت کے سوا مجھے کوئی اور کام نہیں ہے۔ عشق میں پیدا ہوئی، محبت ہی کے گود میں پلی، محبت کے دریا میں نہائی، میں تو اس کے سوا کسی اور راہ و رسم کو جانتی نہیں۔ اگرچہ اب بیچارگی اور کسمپرسی کی حالت میں ہوں۔ کوئی یارومددگار نہیں ہے۔

(6) وِسریا رنگ محل چُوچکانڑ جھنگ سیالیں تے گھیانڑ

لایو کیبر جاہی وو یار

حل لغات: چوچکانڑ: چُوچک کا گاؤں، ہیر کا گاؤں۔ کیبر: تیر، خدنگ۔ جاہی: ٹھیک نشانے پر، بہدف۔

ترجمہ: اے محبوب! تو نے محبت کا ایسا ٹھیک نشانے پر تیر مارا ہے کہ جھنگ سیال گھیانہ اور چُوچک کا رنگ محل سب کچھ بھول گئے ہیں۔

(7) دھُوڑِ ہینڈی نُور اکھینڈا پاہ ہنباہ ہے مانڑ ہینڈا

ڈیوم حال گواہی وو یار

حل لغات: دھُوڑ: غبار، خاک یا دھول۔ ہیں دی: بھینسوں کی۔ پاہ: گوبر۔ ہنباہ: گوبر کی ڈھیریاں، اپلے۔ مانڑ: فخر۔ میندا: میرا۔

ترجمہ: محبوب کی بھینسوں کی گرد میرے آنکھوں کا نور ہے اور ان مویشیوں کے گوبر میرا مان اور فخر ہیں۔ میرا حال اس پر گواہی دے رہا ہے۔

(8) ہہجوں سُرخی مہندی لیساں کجلہ پیساں مانگھ بنیساں

جے تھیئوں میں ڈوراہی وو یار

حل لغات: ہہجوں: اپنے شوق سے مجبور ہو کر۔ میں ڈو: میری طرف۔ راہی: مسافر، راہ گیر۔

ترجمہ: اے دوست! اگر محبوب میری طرف آئے تو میں خوشی خوشی سرخی لگاؤں گی، مہندی لگاؤں گی، کاجل آنکھوں میں ڈالوں گی اور مانگ بناؤں گی۔

(9) آپے تخت ہزاروں آیا ہیرے کارنڑ چاک سڈایا

سَٹ کر شوکت شاہی وو یار

حل لغات: تخت ہزارہ: رانجھے کا مولد و وطن جس کو رانجھا چھوڑ کر ہیر کے عشق میں مبتلا ہوا۔ چاک: چرواہا، نوکر۔

ترجمہ: محبوب رانجھا خود ہی تخت ہزارہ (ضلع سرگودھا) سے آیا اور ناچیز ہیر کی محبت میں چرواہا پکارا جانا پسند کیا۔ (چرواہا بننا قبول کرلیا۔)

(10) برہوں فرید تھیوسے ساتھی جیں ڈینہہ راول پا کر جھاتی

جادُو مُرلی واہی وو یار

حل لغات: تھیوسے: بن گیا ہے۔ ساتھی: رفیق، ہمدم، دوست۔ رَاول: محبوب۔ جھاتی پانا: جھانکنا۔ مُرلی واہی: مرلی بجائی، بنسری چھیڑی۔

ترجمہ: اے فرید! جس دن سے محبوب راول نے جھانک کر دیکھا اور جادو بھری بنسری بجائی اسی دن سے غمِ عشق ہمارا ساتھی بن گیا ہے۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 56

(1) نَاں کر کیچ وَنجّن دی رَہو بَروچل یار

حل لغات: ونجن: جانا۔ رہو: رہ جاؤ۔

ترجمہ: اے میرے بلوچ (یا پردیسی) محبوب! کیچ کو جانے کی نیت نہ کرو، اور یہیں رہ جاؤ۔

(2) عِشق لَیُوسے پُٹھڑا بھُل گیا کُل کم کار

حل لغات: لَیُوسے: ہم نے لگایا۔ پُٹھڑا: الٹا، انوکھا۔ کم کار: کاروبار، کام کاج۔

ترجمہ: ہم نے ایسا عجیب انوکھا عشق لگایا ہے کہ سب کاروبار بھُول گئے ہیں۔

(3) جان جگر وِچ ڈُکھڑے سینے سُول ہزار

حل لغات: ڈُکھڑے: دُکھ، درد۔ سُول: رنج، درد، مروڑ۔

ترجمہ: جان اور جگر میں دُکھ اور سینے میں ہزار درد ہیں۔

(4) باجھُوں مَارُو مِٹھڑے بار ڈِسے گھر بار

حل لغات: باجھُوں: بغیر، سوائے۔ مِٹھڑے: میٹھا، شیریں ادا محبوب۔ بار: جنگل، دشت و بیاباں، ویران۔

ترجمہ: پیارے محبوب کے بغیر گھربار ویران نظر آتا ہے۔

(5) توں بِن ہوت پیارا سیجھ تھئی کُل خار

(1) "ڈِسے"--- مثنوی معدن عشق

حل لغات: تُوں بن: تیرے بغیر۔ ہوت: سسّی کا محبوب پنّل ذات کا ہوت بلوچ تھا، اس لئے ہوت محبوب کو کہتے ہیں۔ سیجھ: پھولوں کی سیج۔ تھئی: ہو گئی۔

ترجمہ: اے پیارے محبوب (ہوت) تمہارے بغیر پھُولوں کی سیج بھی کانٹوں کی طرح چبھتی ہے۔

(6) رَل مِل یار ہمیشہ مانڑوں چیتر بہار

حل لغات: مانڑوں: لطف اٹھائیں۔ چیتر: چیت کا مہینہ' بہار کے دن۔

ترجمہ: (خدا کرے) اے محبوب ہمیشہ چیت بہار کے دن مِل جُل کر اکٹھے گزاریں اور جوانی کا لُطف اٹھائیں۔

(7) نینہہ نبھاوٹڑ اَوکھا اَکھیّاں زار و زار

حل لغات: اوکھا: مشکل۔ نبھاون: نبھانا' پورا کرنا۔ اکھیاں: آنکھیں۔

ترجمہ: محبت کا نباہ بہت ہی مشکل ہے۔ آنکھیں ہر وقت آنسوؤں سے بھیگی رہتی ہیں۔

(8) ڈھول فرید دے کولھوں ساری عُمر گزار

حل لغات: ڈھول: محبوب۔ کولھوں: کے پاس' نزدیک۔

ترجمہ: اے محبوب (ڈھول) اب ساری عمر فرید کے پاس ہی رہ کر گزار دے۔

☆ ▬ ☆ ▬ ☆

کافی 57

(1) رِنیّنہہ اَولڑی چوٹک لائی تَن مَن کِتیئس رِچکنا چُور

حل لغات: اَولڑی: ٹیڑھی' انوکھی' الٹی۔ چوٹک: چوٹ' ضرب۔ رِچکنا چُور: ریزہ ریزہ۔

ترجمہ: محبت نے دل پر انوکھی چوٹ لگا کر تن بدن کو چکنا چُور کر دیا ہے۔

(2) ماہی باجھوں کینوّیں گزاراں سوز گھنیرڑے ڈُکھ ہزاراں
پووِن تَتی کُوں پَل پَل پُور

حل لغات: کینوّیں: کیسے۔ گھنیرڑے: گھنے' زیادہ' بکثرت۔ تَتی: تپیدہ دل' سوختہ جگر۔ پَل پَل: لمحہ بہ لمحہ۔ پُور: دورے' تفکرات کے ابھار۔

ترجمہ: محبوب کے بغیر میں کس طرح زندگی بسر کروں' اس کے فراق میں سوز اور دکھ بے شمار ہیں اور پھر لمحہ بہ لمحہ عاشق کو درد و سوز کے دورے پڑتے ہیں۔

(3) سیجھ سُتی نیناں نِندر نہ آندی کِیکر گزرے رین ڈُکھاندی
دِل دا ڈھولا چھَڈ گیا دُور

حل لغات: نِندر: نیند' خواب۔ کِیکر: کیونکر' کس طرح۔ رین: رات۔ چھڈ گیا: چھوڑ گیا۔

ترجمہ: میرا محبوب مجھے اکیلا چھوڑ کر دور چلا گیا ہے اس کے ہجر میں دکھ بھری رات کس طرح گزاروں؟ سیج پر لیٹی ہوئی کو

Scanned with CamScanner

بھی نیند نہیں آتی ہے۔

(4) رِپٹڈیاں کھپدیاں عُمر رنبھاوے سوہنے باجھ آرام نہ آوے
درد وَسایا قہر کلوُر

حل لغات: رِپٹدیاں کھپدیاں: روتے پیٹتے' آہ و زاری کرتے۔ وَسایا: برسایا۔ کلوُر: سخت۔

ترجمہ: روتے پیٹتے ہوئے عمر گزر رہی ہے' سوائے محبوب کے آرام کی کوئی صورت نہیں' دردِ فراق نے اور بھی غضب اور قہر کر دیا ہے۔ "تپدیاں" پڑھا جائے تو اس کا ترجمہ سوز دروں سے جلتی ہوئی۔

نوٹ: ایک نسخہ میں "تپدیاں سکدیاں" بھی ہے۔

(5) گمُراہی سَب زُہد عبادت شاہد مستی عین ہدایت
جِس جا رکیتا عِشق ظُہور

حل لغات: زُہد اور عبادت: ہم معنی ہیں۔ شاہد مستی: کسی حسین پر فریفتہ ہونا۔ جا: جگہ۔

ترجمہ: جس جگہ بوالہوسی کی بجائے عشق حقیقی جلوہ افروز ہوا' وہاں گمراہی بے راہ روی اور لغزش بھی زہد و عبادت بن جاتی ہے۔ جہاں عشق ظاہر ہوتا ہے وہاں زہد و عبادت گمراہی بن جاتے ہیں اور شاہد ہستی عین ہدایت بن جاتی ہے۔

(6) نُورِ حقیقی گھونگھٹ کھولے اُٹھ گئے اولے بھَج پئے بھولے
ہَر جا ایمن ہَر جا طُور

حل لغات: نُورِ حقیقی: مراد ذات باری تعالیٰ۔ گھونگھٹ: پردہ' نقاب۔ اولے: بروزن تولے' اوٹ' حجاب' پردہ داری۔ بھَج گئے بھولے: محاورہ ہے۔ شکوک مٹ گئے' شبہات ختم ہو گئے۔ ایمن: اس وادی کا نام جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام دیدارِ الٰہی سے پہلے جاکر مقیم ہوئے تھے۔ طُور: اس پہاڑ کا نام جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلیمی حاصل ہوا تھا۔

ترجمہ: جب حُسنِ حقیقی بے نقاب ہو کر آشکارا ہو گیا اور حجاب اُٹھ گیا' شک و شبہات سب ختم ہو گئے تو اس وقت وصال میں ہر وادی' وادیِ ایمن ہے اور ہر جگہ کوہِ طور ہے۔

(7) فجر جہاں" رِہک رِیت سُوجھائی اَرضی تھیا یک َبار سَمائی
ظلمت بَنْ گئی نُور و نُور

حل لغات: رِیت: رسم' طریق' روش۔ اَرضی: ارض (زمین) والا' خاکی' اصطلاح تصوف میں سفلی۔ سَمائی: سما یعنی آسمان والا' اصطلاح تصوف میں علوی' نوری۔

ترجمہ: حضرت فخرِ جہاں" (مُرشد حضرت خواجہ") نے ایک ایسی ترکیب بتائی ہے جس کے عمل سے خاک کا پُتلا نُورانی مخلوق کا ہم پایہ بن گیا ہے اور تمام دل کی تاریکی نُور میں تبدیل ہو گئی ہے۔

نوٹ: ایک نسخہ میں "رِہک بات" بھی لکھا ہوا ہے۔

(8) نیت فرید نماز شہودی ہر شے وچ ہے رمز وجودی
سٹ ملوانے جو مذکور

حل لغات: نیت: نیت کرکے شروع کر' نیت باندھ لے۔ شہودی: حق تعالیٰ کا مشاہدہ۔ وجودی: ہستی مطلق' واحدیت ذات۔ رمز: اشارہ۔ سٹ: پھینک دے' ترک کر۔ ملوانے: مُلّا کی تصغیر' جو: (سندھی لفظ اضافت) کا۔ مذکور: ذکر' تذکرہ۔

ترجمہ: اے فرید! نماز شہود کی نیت باندھ۔ دیکھ ہر شے میں وجود واحد کی رمز نہاں ہے۔ اِن مُلّاؤں کا ذکر چھوڑ۔

☆ ▬▬ ☆ ▬▬ ☆

کافی 58

(1) وَل کہیں ڈُکھڑے وے ڈیندیں سانوّل دِلڑی بر ماگیوں سوہنا یار

حل لغات: وَل: پھر' دوبارہ۔ ڈُکھڑے: دکھڑے' دکھ' رنج۔ ڈیندیں: تُو دیتا ہے۔ سانوّل: محبوب ملیح۔ دلڑی برماگیوں: دل چھین کرلے گیا' محبت کرکے پُھسلا کرلے گیا' تم بھڑکا گئے۔

ترجمہ: اے محبوب! ملیح اے حسین یار جب تو دل برما کرلے گیا تو پھراب کس لئے اور زیادہ دکھ دیتا ہے؟

(2) کَنیں کنیں بُندے گل جھپ مالاں اَنہد بین بجا گیوں سوہنا یار

حل لغات: کَن: کان۔ بُندے: بالیاں۔ جھپ: مالا' جاپ کرنے کی مالا' تسبیح۔ اَنہد بین: تصوف کی وہ واردات جس میں کانوں میں شور سنائی دیتا ہے۔

ترجمہ: اے محبوب! کانوں میں بالیاں اور گلے میں مالا پہن کے تُونے اَنہد کی بین اے حسین دوست بجائی ہے۔ (یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں' کانوں میں بُندے اور گلے میں مالا پہن کر انہد کی بین بجائی اور دل کو موہ لیا ہے)۔

(3) رَاول جوگی شاہ حُسن دا پرم جڑی جُڑ لاگیوں سوہنا یار

حل لغات: جوگی: یوگی۔ پرم جڑی: محبت کی چنگاری۔ جڑی: چنگاری' یا جڑی بوٹی۔

ترجمہ: اے راول جوگی تو حُسن کا بادشاہ ہے اور تم میرے دل میں محبت کی چنگاری اچھی طرح لگا کر چلے گئے۔

(4) اَکھیاں سِحری سحر کمانِن جادُو چوٹ چلا گیوں سوہنا یار

حل لغات: اَکھیّاں: آنکھیں۔ سِحری: جادوگر۔ سحر کماون: جادو کرتی ہیں۔ چلا گیوں: تم ضرب لگا کر چلے گئے۔

ترجمہ: اے میرے حسین دوست تمہاری جادو بھری آنکھیں مسحور کُن ہیں۔ تُونے جادو کی خوب چوٹ لگائی اور چلے گئے۔

(5) سوز تپش موجُود ہمیشہ بَھاہ برہوں بَھڑکا گیوں سوہنا یار

حل لغات: بھا: آگ۔ برہوں: عشق۔

ترجمہ: دل میں سوز اور تپش ہمیشہ سے موجود ہے۔ اے حسین دوست تم عشق کی آگ خوب بھڑکا کر چلے گئے ہو۔

(6) لا کر یاری یار وِساریو کھوٹ فریب کما گیوں سوہنا یار

حل لغات: وساریو: تم نے بھلا دیا۔ کھوٹ: جھوٹ۔ فریب کماون: دھوکا دینا۔

ترجمہ: اے حسین دوست! یاری لگا کر تم نے بھلا دیا۔ تو نے کھوٹ اور فریب کمایا اور دھوکا دے کر چلے گئے۔

(7) کلہڑی چھڈ کے کیچ سِدھایوں پربت روہ رلا گیوں سوہنا یار

حل لغات: کلہڑی: اکیلی۔ چھڈ کے: چھوڑ کے۔ سِدھایوں: رخصت ہو گیا۔ روہ: پہاڑ۔

ترجمہ: اے حسین دوست! مجھ کو اکیلا چھوڑ کر تو کیچ کی طرف چلا گیا' مجھے پہاڑ اور پربت میں آوارہ اور پریشان کر کے چلے گئے۔

(8) توں بن یار فرید ڈکھاں وِچ سُولیں جان اَڑا گیوں سوہنا یار

حل لغات: توں بن: تیرے سوا۔ ڈکھاں: دکھ' رنج۔ وِچ: میں۔ دل اَڑا گیوں: دل کو اٹکا گیا' پھنسا گیا۔

ترجمہ: تیرے سوا اے یار! فرید رنج و تکلیف میں ہے۔ اے حسین دوست تم اس کی جان کو درد و کرب میں پھنسا کر چلے گئے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 59

(1) وے توں سانولا نہ مار نیناں دے تیر

حل لغات: سانول: محبوب' ملیح۔ نیناں: آنکھیں۔ نیناں دے تیر: تیر نظر۔

ترجمہ: اے سانولے محبوب! آنکھوں کے تیر مت چلا۔ (نگاہ ناز کے تیر نہ مارو)۔

(2) اکھیاں شر کارن نت بکھیاں ہن پاپی بے پیر

حل لغات: اکھیاں: آنکھیں۔ کارن: واسطے۔ نت: ہمیشہ۔ بکھیاں: بھوکی ہیں۔ ہن: ہیں۔ پاپی: گنہگار' ظالم۔

ترجمہ: آنکھیں ہر وقت شرارتیں کرنے کے لئے بھوکی رہتی ہیں۔ یہ ظالم بے پیر ہیں' کسی کا کہنا نہیں مانتیں۔

(3) زلفاں مشکیں بنھ بنھ ڈیون دلڑی کوں تعزیر

حل لغات: بنھ بنھ: باندھ کر۔ ڈیون: دیتی ہیں۔ تعزیر: سزا۔

ترجمہ: سیاہ فام زلفیں دل عشاق کو باندھ باندھ کر سزائے محبت دیتی ہیں۔

(4) تیڈے نال ہے سانول سوہناں دل لانوݨ تقصیر

حل لغات: تیڈے: تیرے۔ نال: ساتھ۔ لانوَن: لگانا۔ تقصیر: گناہ، قصور، غلطی۔

ترجمہ: اے سانوَلے حسین دوست تیرے ساتھ تو دل کا لگانا بہت بڑی غلطی ہے۔

(5) ناز رنہورے غمزے تیڈے مصحف دی تفسیر

حل لغات: رنہورے: انداز۔ تیڈے: تیرے۔ غمزے: اشارے، کنائے۔ مصحف: قرآن پاک۔ تفسیر: تشریح۔

ترجمہ: تیرے ناز و انداز اور غمزے اس قدر دلکش اور اثرانداز ہیں کہ گویا قرآن پاک کی تفسیر ہیں۔

تشریح: آنحضرت ﷺ کے اخلاق کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا تھا: **و کان خلقه القرآن** کہ آپ کا اخلاق تو قرآن مجید ہے۔ خواجہ صاحب کا یہ شعر اسی حدیث کا ترجمہ ہے اور سبحان اللہ کس قدر خوبصورت ترجمہ ہے۔

(6) کاکل پنّیاں نانگ ورادھا ڈٖھٹریں چڑھم سَر پَر

حل لغات: کاکل: گیسو، زلف۔ نانگ: سانپ۔ ورادھا: آگیا، گھر کر گیا، ڈٹ گیا۔ ڈٖھٹریں: دیکھتے ہی۔ سَر پَر چڑھنا: محاورہ ہے، رونگٹے کھڑے ہونا۔ پنیا: سانپ کی قسم ہے جو ریگستان میں ہوتا ہے اور سانس (تنفس) کے ذریعے زہر منہ میں ڈال کر انسان کا خاتمہ کر دیتا ہے اس کو ساہ پیونا کہتے ہیں۔

ترجمہ: محبوب کی زلفیں ساہ پیونا سانپ کی مانند ہیں، جن کو دیکھتے ہی مجھ پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔

(7) جھوکاں آن سوَلڑیاں سینگا! نین لوڑھیندے نیر

حل لغات: جھوک: ڈیرہ، ریگستان کے لوگوں کی عارضی قیام گاہیں، عارضی ٹھکانے۔ سولڑیاں: قریب، نزدیک۔ سینگا: اے ہم عمر دوست۔ لوڑھیندے: بہاتے ہیں۔ نیر: ندیاں، نالے۔

ترجمہ: اے ہم عمر دوست! تیرے فراق میں آنکھوں سے آنسو کی ندیاں جاری ہیں تو اپنے ڈیرے میرے قریب آ کر لگا۔

(8) پاہ ہنبھاہ اوگار گئیں دی مَیں لیکھے اکسیر

حل لغات: پاہ ہنباہ اوگار: یہ تینوں لفظ قریباً ہم معنی ہیں۔ پاہ: خشک گوبر جو مویشیوں کے کھروں کے نیچے آکر پستا رہتا ہے۔ ہنبار: اس پسے ہوئے گوبر کے انبار کو کہتے ہیں۔ اوگار: وہ بچا کھچا چارہ اور گھاس جو گوبر وغیرہ میں مل جاتا ہے۔ گیندے: گایوں کے۔ مَیں لیکھے: میرے لئے، میری سمجھ میں (لفظی معنی میرے حساب میں)۔

ترجمہ: گایوں کے گوبر، روڑی اور پس خوردہ چارہ وغیرہ سب میرے واسطے اکسیر ہے۔ اس لئے کہ وہاں میرا محبوب میںنوال رہتا ہے۔

(9) ووٹھ کنّوں تھئی دھرتی تھلڑی ساگی مُلک ملہیر

حل لغات: ووٹھ: برسات۔ دھرتی: زمین۔ تھلڑی: تھل، ریگستان کے میدان۔ ساگی: بعینہٖ، ہوبہو۔ ملک ملہیر: ملہیر کا شاداب علاقہ۔

ترجمہ: برسات کی کثرت کی وجہ سے ریگستانی زمین ہوبہو ملک ملہیر (نمونہ جنت) بن گئی ہے۔

Scanned with CamScanner

(10) رُلڑے سجنْ سُہاوَں تھلڑے کارو، گگّی، وکیڑ

حل لغات: رُلڑے: اکٹھے، ساتھ ہی۔ سہاوَں: لطف اندوز ہوں۔ تھلڑے، کارو، گگی، کیڑ: یہ سب مقامات کے نام ہیں، ان کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں۔ کارو: کالی سیاہ۔ گگّی: بھورے، گندمی رنگ کی۔ کیڑ: ریت۔

ترجمہ: اے دوست خدا کرے تھلڑے، کارو، گگی اور کیڑ کے مقامات پر ہم اکٹھے رہیں اور ساتھ ساتھ مل کر لطف اندوز ہوں۔

(11) جیسلمیر نرہائی ماٹوں تھی ڈوہیں کھنڈ کھیر

حل لغات: جیسلمیر: بھارت کا ایک علاقہ جو ماضی میں ریاست تھا۔ نرہائی: اکیلے، بے خوف، آزادی و آزادانہ۔ ماٹوں: لطف سے گزاریں۔ ڈوہیں: دونوں۔ کھنڈ کھیر: شیر و شکر۔

ترجمہ: دونوں شیر و شکر ہو کر جیسلمیر کی کیف پرور فضاؤں میں آزادانہ زندگی بسر کریں اور لطف اٹھائیں۔

(12) تھل چترانگ اندر میں سسّی بیلیں بیٹیں ہیر

حل لغات: چترانگ: ریگستان کے میدانی زمین کی ایک قسم۔ بیلیں: جمع بیلہ کی، جنگل۔ بیٹیں: جمع بیٹ کی۔ دریائی کناروں پر کی زمین۔

ترجمہ: سسّی تھل چترانگ میں فنا ہو گئی اور ہیر جنگل اور بیٹوں میں۔

تشریح: اس شعر میں حضرت خواجہ نے عشق ناکام کا انجام بتا کر فرمایا کہ سسی تو ریت کے ٹیلوں اور میدان میں اور ہیر لب دریائی جنگلوں اور بیٹوں میں حیران و پریشان ہوئیں۔

(13) روزِ اَزل دا تیڈا ساڈا مال مویشی سیر

حل لغات: روز ازل: پہلا دن جب مخلوق کی روحیں پیدا کی گئیں تھیں، یوم الست۔ تیڈا ساڈا: تمہارا ہمارا۔ سیر: ساجھی، مشترک۔

ترجمہ: اے محبوب ازل کے دن ہی سے مال مویشی میں تم ہم شریک ہیں، یعنی ہمارے تعلقات بہت پرانے ہیں۔

(14) جانوّنْ لادا ملک تساڈا تن من سیس سریر

حل لغات: جانوّنْ لادا: پیدا ہونے کے وقت سے۔ تساڈا: تمہارا۔ سیس: سر۔ سریر: جسم۔

ترجمہ: روز پیدائش ہی سے میرا تن من سر اور روح و جسم آپ کی ملکیت میں ہے۔

(15) کوجھی کملی تیڈے ناں دی ناں کر یار کریر

(1) "نادیں"--- اسرار فریدی

حل لغات: کوجھی: بد شکل، بد صورت۔ کملی: دیوانی۔ ناں: نام۔ کریر: ناک چڑھانا، پسند نہ کرنا، کراہت، نفرت۔

ترجمہ: اے محبوب! خواہ میں بد صورت ہوں خواہ دیوانی ہوں جو کچھ بھی ہوں، تمہاری ہوں۔ اے دوست! اب نفرت نہ

کر۔ اب تو میں تیری ہو چکی ہوں۔

(16) مُونجھاں دوست تے خوشیاں دشمن ٭ سُکھ وَیری ڈُکھ وِیر

حل لغات: مُونجھ: اداسیاں' ملال۔ وَیری: دشمن۔ وِیر: بھائی بند۔

ترجمہ: رنج و غم میرے دوست ہیں۔ غم و اندوہ میرے ہمنوا ساتھی ہیں۔ مسرتیں دشمن بن چکی ہیں۔ عیش و آرام اور سکھ چین بیری ہو گئے اور دکھ درد بھائی بند ہیں۔

(17) جانی جوڑ چلایو کانی ٭ سَندھ سَندھ دے وِچ پیڑ

حل لغات: جانی: محبوب۔ جوڑ: ٹھیک نشانے پر۔ کانی: تیر۔ چلایو: تم نے چلایا۔ سَندھ سَندھ: جوڑ جوڑ' بند بند۔ پیڑ: درد۔

ترجمہ: اے دوست تو نے خوب نشانے پر تیر چلایا ہے جس سے میرے بند بند اور جوڑ جوڑ میں درد ہو رہا ہے۔

(18) بُٹھ چُوچک بُٹھ کھیڑے بھیڑے ٭ توں ناں تھی دلگیر

حل لغات: کھیڑے: ہیر کے رشتہ دار جو اس کو بیاہ کر لے گئے تھے۔ بھیڑے: خراب' گندے۔ چوچک: ہیر کا باپ۔ دلگیر: اداس' پریشان۔

ترجمہ: اپنے باپ چوچک اور بدکردار کھیڑوں کی میں پرواہ نہیں کرتی۔ وہ بھاڑ میں جائیں صرف تم پریشان نہ ہو جاؤ۔

تشریح: (اے) پیارے محبوب! میں نے تیرے لئے چوچک اور کھیڑوں تک کو چھوڑ دیا ہے' اس لئے تو اب پریشان نہ ہو۔

(19) ڈِینہو ڈِینہہ کُراڑا تھیوے ٭ واہ سِک دی تاثیر

حل لغات: کراڑا: سخت دل۔ سک: محبت' شوق۔ ڈینہو ڈینہہ: روزبروز' دن بدن۔

ترجمہ: سبحان اللہ یہ محبت کی تاثیر بھی عجیب چیز ہے' میں جتنی زیادہ اس سے محبت کرتا ہوں' اتنا ہی زیادہ وہ روزبروز سخت سے سخت تر ہوتا جا رہا ہے۔

(20) رو رو تُلیں پیاں ناسُوراں ٭ دِل وِچ سَو سَو چیر

حل لغات: تلیں: آنکھوں کے کنارے' گوشہ ہائے چشم۔ ناسور: اچھا نہ ہونے والا زخم۔ چیر: زخم۔

ترجمہ: رو رو کر میری آنکھوں میں ناسور پڑ گئے ہیں اور دل میں بھی سینکڑوں زخم ہیں۔

(21) عُریانی دی خلعت مِلڑی ٭ سُنج بَر دی جاگیر

حل لغات: عُریانی: ننگا پن' برہنگی۔ خلعت: پوشاک۔ مِلڑی: ملی۔ سنج بر: جنگل' بیلہ۔ سُنج: ویرانہ۔ بر: دشت۔

ترجمہ: مجھے عشق نے عریانی کا خلعت عطا کیا اور دشت و صحرا کی جاگیر ملی ہے۔

(22) ہو ہو پھکڑی شہر خواری ٭ ساڈی ہے توقیر

حل لغات: ہو ہو: لعن طعن' ہائے ہائے۔ پھکڑی: ملامت' فضیحت۔ توقیر: عزت۔

ترجمہ: ہماری توقیر اور عزت اب یہ رہ گئی ہے کہ ہر جگہ لعنت ملامت ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

(23) غوث قطب سب توں توں صدقے کون فرید فقیر

حل لغات: توں توں: تم پر۔

ترجمہ: اے عشق! تم پر سے تو غوث اور قطب تک قربان ہو گئے۔ یہ فرید بیچارا کس قطار و شمار میں ہے جو قربان نہ ہو۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 60

(1) ہر صورت وِچ آوے یار کر کے ناز ادا لکھ وار

حل لغات: لکھ وار: لاکھ بار۔

ترجمہ: دوست ہر صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے اور لاکھوں قسم کے ناز و انداز کے ساتھ آتا ہے۔

(2) حُسن ملاحت برہوں بچھائے رَمز نزاکت بھاہ بھڑکائے

عشوہ[1] غمزہ تیر چلائے بیدل پھردے زار نزار

حل لغات: برہوں: عشق۔ بھا: آگ۔ بچھائے: اکسائے، بھڑکائے، تیز کرے۔

ترجمہ: حسن و ملاحت جذبہ عشق کو اکساتے ہیں، نزاکت بھرے اشارے محبت کی آگ بھڑکاتے ہیں اور ناز و انداز تیر چلاتے ہیں (اور عاشق) بیدل ہو کر زار و نزار پھر رہے ہیں۔

(1) عشوے غمزے: اسرار فریدی

(3) سوہنْیاں طرزاں موہنْیاں گالہیں دِلڑی خُوب اُجاڑن چالیں

ہوش قرار بُھلاوِن بھالیں پلکاں کر دیاں خُون ہزار

حل لغات: سوہنیاں: خوبصورت۔ موہنیاں: موہ لینے والی۔ گالہیں: باتیں۔ اجاڑن: برباد کرتی ہیں، اجاڑتی ہیں۔ بھالیں: دید، کھلی ہوئی آنکھیں، خبریں۔ بھلاون: بھلائیں۔

ترجمہ: ان کے انداز خوبصورت، ان کی باتیں من کو موہ لینے والی ہیں، ان کی چالیں دل کو اجاڑنے والی اور آنکھیں ہوش و قرار بھلا دینے والی ہیں اور پلکیں ہزاروں کا خون کرتی ہیں۔ (قتل کرتی ہیں)

(4) ہِک جا رُوپ سنگار ڈکھاوے ہِک جا عاشق بَنْ بَنْ آوے

ہر مظہر وِچ آپ سَماوے اَپنْاں آپ کرے دیدار

حل لغات: ہِک جا: ایک جگہ۔ ڈکھاوے: دکھاتا ہے۔ اپناں: اپنا۔ مظہر: ظاہر ہونے کی جگہ۔

ترجمہ: کسی جگہ تو معشوق بن کر روپ اور سنگار دکھاتا ہے اور کسی جگہ عاشق بن کر آتا ہے، ہر مظہر میں وہ خود ظاہر ہو کر

اپنا آپ ہی دیدار کرتا رہتا ہے۔

(5) کڈیں شہانہ حکم چلاوے کڈیں گدا مسکین سڈاوے
اُسدا بھیت کوئی نہ پاوے سَب بَدمست پھرن سَرشار

حل لغات: کڈیں: کبھی۔ سڈاوے: کہلاتا ہے۔ بھیت: بھید۔ سرشار: مگن، محو، مست۔

ترجمہ: کبھی تو بادشاہوں کی طرح حکم چلاتا ہے اور کبھی گدا اور مسکین کہلاتا ہے اس کا بھید کوئی پا نہیں سکتا۔ سب لوگ اسی کی لگن میں مگن ہو کر مست و سرشار پھر رہے ہیں۔

(6) فخرِ جہاں ؒ قبول رکتوسے واقف کُل اسرارِ تھیوسے
ہر جا نُور جمال ڈِٹھوسے مخفی راز تھئے اظہار

حل لغات: فخر جہاں: خواجہ علیہ الرحمتہ کے بڑے بھائی اور مرشد۔ کتوسے: ہم نے کیا۔ ڈٹھوسے: ہم نے دیکھا۔ مخفی: پوشیدہ۔ اظہار: ظاہر۔

ترجمہ: حضرت فخر جہاں ؒ نے ہمیں قبول کر لیا ہے۔ اس کی توجہ سے ہم سب رازوں سے واقف ہو گئے ہیں۔ ہم نے ہر جگہ محبوب حقیقی کے جمال کا نور دیکھا ہے، اس طرح ہم پر کل پوشیدہ راز ظاہر ہو گئے ہیں۔

(7) یار فرید عیان بیانے نَحْنُ اَقْرَبْ وِچ فرقانے
ایہو عقیدہ دین ایمانے توڑے پکڑ چڑھاون دار

حل لغات: عیاں بیان: صاف ظاہر، ظہور۔ نحن اقرب: پوری آیت شریف اس طرح ہے: نحن اقرب الیہ من حبل الوریدO "ہم انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔"

ترجمہ: فرید! دوست بالکل ظاہر ہے۔ خود قرآن پاک میں آیا ہے کہ وہ شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے۔ یہی ہمارا عقیدہ، دین ہے اور یہی ہمارا ایمان ہے۔ اب خواہ اس عقیدے کی وجہ سے ہمیں دار پر بھی چڑھا دیا جائے تو کوئی پرواہ نہیں۔

☆ ▬▬ ☆ ▬▬ ☆

کافی 61

(1) وطن بیگانے وَلِ نہیں آوناں یاد رکیتم دِلدار

حل لغات: وطن بیگانہ: یہ دنیا، یہ سرائے فانی جہاں ہر کوئی مسافر ہے، انسان کا اصلی وطن کوئی اور ہے۔ وَلِ نہیں آوناں: پھر نہیں آئیں گے۔ کریتم: کیا ہے۔ دِلدار: محبوب ازلی۔

ترجمہ: دلدار (محبوب ازلی) نے یاد کیا ہے۔ اب ہم اس بیگانے وطن میں پھر کبھی نہیں آئیں گے۔

نوٹ: معلوم ہوتا ہے یہ کافی خواجہ صاحبؒ نے اپنی وفات سے قبل تحریر فرمائی تھی۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کافی حج کی تیاری کے ایام میں لکھی گئی ہو گی۔

(2) کولے رہساں مُول نہ سہساں ہجر دا باری بار

حل لغات: کول: نزدیک، پاس۔ مُول: بالکل، ہرگز۔ سہساں: سہوں گی، برداشت کروں گی۔

ترجمہ: اب یار کے نزدیک رہیں گے اور جُدائی کا بھاری بوجھ ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

(3) وِسریا سارا راج بباناں وِسر گیا گھر بار

حل لغات: وسریا: بھول گیا۔ راج باباناں: باپ کی سرپرستی کا راج، آبائی حکومت کی شان و شوکت۔

ترجمہ: سارا راج باباناں اور گھربار بھی بھول گیا ہے، کیونکہ اب حقیقی وطن کی تیاری ہے۔

(4) بھانڑ منیساں مان لبھیساں گھولے عار و یار

حل لغات: بھانڑ: اس مقام کو کہتے ہیں جہاں مالدار لوگ عارضی مکانات میں سکونت پذیر ہو کر مال مویشی بھی وہیں باندھتے ہیں اور پھر ان کے چلے جانے کے بعد مکانات خالی ہو جاتے ہیں۔ وہ جگہ جہاں گائیں بھینسیں باندھی جاتی ہیں، جہاں پر محبوب رانجھا اوقات بسر کرتا تھا، یہاں پر مراد مستقر الٰہی ہے جہاں تجلیات باری تعالیٰ ہر وقت موجزن ہیں۔ منیساں: خوشی سے قبول کروں گی۔ مان لبھیساں: فخریہ بسر کروں گی۔ گھولے: قربان کئے۔ عار و یار: شرم، طعن و تشنیع۔

ترجمہ: میں (اپنے محبوب کے ساتھ) مویشی خانے میں اب گزر بسر کروں گی۔ اجڑی بستی کو آباد کروں گی اور کسی شرم و عار کی پرواہ نہ کروں گی۔ یعنی طعن و تشنیع کو قربان کر دوں گی۔ شرم اور نقطۂ چینی کی کچھ پرواہ نہیں۔

(5) سُرخی کجل مُساگ گیوسے بُٹھ پیا ہار سنگار

حل لغات: کجل: کاجل۔ مساگ: اخروٹ کی چھال جسے عورتیں مسواک کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔ یہ دانتوں کو صاف اور ہونٹوں کو رنگین کرتی ہے۔

ترجمہ: سرخی، کاجل اور مساگ سب رخصت ہو گئے۔ بھاڑ میں جائیں ہار سنگار۔

(6) پاروں ڈسدی جھوک سجّن دی کیوں رہساں اُروار

حل لغات: پاروں: دریا کے پار۔ جھوک: قیام گاہ، بستی، جائے مقام۔ اروار: اس پار، اس کنارے، اپنی طرف کا کنارہ، دریا کی دوسری طرف جہاں بولنے والا موجود ہو۔

ترجمہ: محبوب کی قیام گاہ دریا کے پار نظر آ رہی ہے۔ پھر میں کیوں اس کنارے پر رہوں۔ ضرور جاؤں گی اور محبوب کے وصال سے مشرف ہوں گی۔

(7) مَیں مُنتاری تے نینہہ باری قادر نیسم پار

(1) "رُنیں"۔۔۔ مثنوی معدن عشق

حل لغات: مَنتاری: جو تیرنا نہ جانتی ہو۔ نیسم: لے جائے گا۔ نِیہنہ: نیں' ندی' نہر۔

ترجمہ: میں تیرنا نہیں جانتی اور دریا زوروں پر ہے' اب قادر کریم ہی پار لے جائے گا۔

(8) بٹھ پئی رُندھڑی کیتم مولیٰ مُلک ملِہیر ملہار

حل لغات: بٹھ پئی: اُجڑ جائے' بھاڑ میں جائے۔ رُندھڑی: دریائے سندھ کے کنارے کا علاقہ یا آبادی۔ کیتم مولا: مرے مولیٰ نے کیا۔

ترجمہ: سندھ کا علاقہ بھاڑ میں جائے اس میں کیا رہنا ہے' اب مولیٰ نے ملک ملیر میں بادل بھیج دیئے ہیں اور برسات کے فیض سے ریگستان سرسبز و شاداب ہو گیا ہے۔

(9) دیس عَرَب دا مُلک طَرَب دا سَارا بَاغ بہار

حل لغات: طرب: خوشی' مسرت' فرحت۔

ترجمہ: عرب کا دیس خوشی اور مسرت کا ملک ہے اور (ہماری نظروں میں) سارا ملک باغ و بہار نظر آتا ہے۔

(10) روہی راوے روہیں رولیس نَس گیا رَکرہوں قطار

حل لغات: روہی: پہاڑی۔ نس گیا: بھاگ گیا۔ کرہوں: اونٹ۔ راوے: کوہساروں میں۔ روہیں: پہاڑ' کوہستان۔

ترجمہ: میرا محبوب تو مجھے کوہ و بیابان میں اکیلا چھوڑ کر خود اونٹ قطار کر بھاگ گیا ہے۔ مجھے اس کی تلاش میں ریگستانوں اور پہاڑوں میں مارا مارا پھرنا پڑا۔

نوٹ: "راوا" سرائیکی زبان میں پتھریلی زمین یا سطح مرتفع کو کہتے ہیں۔ (1) راویں

(11) ڈینہہ ڈُکھاندا ڈونگر ڈِسدا رات غماں دی غار

حل لغات: ڈینہہ: دن۔ ڈِسدا: دکھائی دیتا ہے۔ ڈونگر: پہاڑ' کوہ۔

ترجمہ: دن مصیبتوں اور دکھوں کا پہاڑ معلوم ہوتا ہے اور رات غموں کی غار دکھائی دیتی ہے۔

(12) ساونؔ آیا' روہی وُٹھڑی بار تھئی گلزار

حل لغات: وُٹھڑی: شاداب' آبادی ہوئی' بارش ہو گئی۔ روہی: ریگستان۔ بار: جنگل' صحرا۔

ترجمہ: ساون آیا روہی کا علاقہ آباد ہو گیا اور بار (ویرانہ) گلزار بن گیا۔

(1) ایک نسخے میں "ساون" کی بجائے "سانول" ہے۔

(13) دَار مَدار فرید ہے دِلنوں ڈُکھڑے تارو تار

حل لغات: دار مدار: بوجھ' تکلیف' انحصار' سہارا۔ تارو تار: بہت زیادہ' حد سے زیادہ' ناقابل برداشت۔

ترجمہ: فرید کے دل کو بھی یقین ہو گیا ہے کہ اب دکھ درد تار تار ہو کر بکھر جائیں گے۔ دوسرا ترجمہ یوں بھی ہے: اے

Scanned with CamScanner

اے فرید! ہجر دوست کے دکھ بہت بڑھ گئے ہیں۔ یہ تمام بوجھ عاشق کے دل پر ہیں۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 62[1] (سندھی زبان میں)

(1) عِشق اسانجی جا[2] آ ہے اِنصاف ڑے میاں
ظلم نبھائیدیس تاں بھی تہنجا تھورا گائندیس

(1) "اسرار فریدی" سے لی گئی۔ (2) "جا" کی بجائے "جو" آنا چاہیے۔

حل لغات: اسانجی جا: ہمارے لئے۔ جو: کا۔ نبھائندیس: نبھاتی رہوں گی۔ تاں بھی: پھر بھی۔ تہنجا: تمہارا۔ تھورا: احسان۔ گائندیس: گاتی رہوں گی۔

ترجمہ: ہمارے عشق کا بھی انصاف کیجئے کہ ہر قسم کا جور و جفا سہتے ہوئے بھی آپ کے احسانات کے قصیدے گاتی ہوں۔

(2) سجدہ جانب تہنجے جانب تہنجے گرد طواف
قَدم قَدم تے سیس نوائندیس

حل لغات: سیس: سر۔ نوائندیس: جھکاؤں گی، خم کروں گی۔ جانب: پہلا جانب بمعنی "محبوب" اور دوسرا جانب بمعنی "کی طرف" ہے۔ جانی، محبوب، دوست کو کہتے ہیں۔

ترجمہ: تیری طرف ہی سجدہ (توجہ دلی) ہے اور تیرے گرد طواف ہے۔ (اے محبوب سجدوں کا رخ بھی تیری جانب ہے اور طواف بھی تیرے ہی گرد کر رہی ہوں۔)

(3) توہنجی سیرت، صورت سوہنی کیہو کیاں اوصاف
جندڑی توں توں گھور گھمائندیس

حل لغات: کیہو: کیسا، کون سا۔ کیں: کیسے۔ کیہو کیاں: کس طرح کہوں، کیا بیان کروں۔ جندڑی: جان و دل۔ توں توں: تجھ پر۔ گھو گھمائندیس: قربان اور فدا کروں گی۔

ترجمہ: تیری خوبصورتی اور خوش سیرت کا کیا وصف (تعریف) کروں (تیری پیاری پیاری حسن و ادا کی وجہ سے) دل و جان تجھ پر گھول (وار) کر قربان کرتی رہوں گی۔

(4) تَن مَن سوہناں ملک ہے تو نہنجا[1] چ آہے ناہے لاف
قسم اوانہجے[2] سرجی کھائندیس

(1) توہنجو (بمعنی تمہارا) ہونا چاہیے۔ (2) سندھی لفظ "اوھانجے" ہے۔

حل لغات: اوانجے: آپ کے۔ کھائندیس: کھاتی ہوں۔ لاف: غلط، جھوٹ۔

ترجمہ: تمہارے سر کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میرے دل و جان تمہاری ملکیت ہیں اور یہی سچ ہے اس میں کوئی مبالغہ یا غلط بات نہیں ہے۔

(5) ذکراوں[1] فکر ہے تہنجا[2] دم دم چوئندیس صاف جا صاف
عبد معبود میں توکھے پائندیس

(1) "ذکروں" ہونا چاہیے۔ (2) "تہنجو" ہونا چاہیے۔

حل لغات: چوئندیس: کہتی ہوں، کہوں گی۔ توکھے: تجھے۔ پائندیس: پاتی ہوں۔

ترجمہ: ہر دم تیرا ہی ذکر اور تیرا ہی فکر ہے اور صاف صاف کہتی ہوں کہ عبد اور معبود سب میں تیرا ہی جلوہ پاتی ہوں۔

(6) باندی گولی یار دی[1] آہیاں ناہیں فرید خلاف
اُنہیں کھے بھائندیس خواہ نہ بھائندیس

(1) "کی" بہتر ہے۔

حل لغات: باندی گولی: کنیز، حلقہ بگوش، لونڈی۔ دی: کی۔ بھائندیس: بھاتی ہوں، پسند آتی ہوں، پسند آوں گی۔ انھی (سندھی): اس۔ انھی کھے: اس کو۔

ترجمہ: میں سچ کہتا ہوں، اے فرید اس میں ذرہ بھر خلاف نہیں ہے میں تو اپنے دوست کی کنیز اور غلام ہوں اس کو (بھاؤں یا نہ بھاؤں) خواہ پسند آوں یا نہ آوں۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 63 (سندھی زبان میں)

نوٹ: اس کافی میں سندھ کی مشہور رومانی داستان "عمر ماروی" کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

(1) لَج لوئی کین اُتاریندیس تہنجا مُخمَل بھاہ[1] میں بارِیندیس

(1) سندھی میں آگ کو "باہ" کہتے ہیں۔

حل لغات: لج لوئی: چادر عصمت، لاج کی چادر۔ اتاریندیس: اتاروں گی۔ تہنجا: تیرا۔ مخمل: مخمل۔ باریندیس: جلاؤں گی۔ بھاہ: آگ۔

ترجمہ: (ماروی عمر کو کہتی ہے) میں اپنی لاج کی چادر کبھی نہ اتاروں گی اور تمہارے مخمل کو آگ میں جلا دوں گی۔

(2) تہنجا زور زلَل آوں مکر دغا تہنجے ظلم جیاں[1] گا رہیوں[2] عُمر اَدا

ونجیں وہیڑ پچن ساں گا رینديس

حل لغات: زلل: زبردستی۔ اوں: اور۔ ظلم جیاں گا رہیوں: ظلم کی باتیں، ستم کی داستانیں۔ جیاں: کی (جمع)۔ عمر: نام ہے، عمر سومرو۔ ادا: بھائی۔ ونجیں: جاکر۔ وہیڑ پچن: ویڑھے والے، ہمسائے۔ ساں: کو۔ گارینديس: بتاؤں گی، ذکر کروں گی۔

ترجمہ: اے عمر بھائی تیرے زور، زبردستی، مکر، فریب اور ظلم کی کہانیاں (باتیں) ہمسایہ گھروں میں جاکر سناؤں گی۔

نوٹ: عمر سومرو، ماروی سے شادی کا خواستگار ہے مگر وہ اسے "ادا" یعنی بھائی کہہ کر مخاطب کر رہی ہے تاکہ وہ رشتے کا خیال ترک کر دے۔

(1) سندھی میں یہ لفظ "جوں" (بمعنی کی) ہے۔ (2) سندھی میں یہ لفظ "گالھیوں" (بمعنی باتیں) ہے۔

(3) تھَر پنہُوارن جو ڈیس وطن تھر آہے سنہجا ملک امن

خوش سینگین سانگ گزارینديس

حل لغات: تھَر: تھل، چٹیل میدان۔ پنہُوارن: پنوار قوم کے لوگ۔ جو: کا۔ آہے: ہے۔ سنہجا: ہمارا۔ سینگیں: ساتھی، سہیلیاں۔ سانگ: مل کر۔ گزارینديس: گزاروں گی۔

ترجمہ: پنواروں کا دیس اور وطن تھل ہمارے امن و اماں کا گھر ہے، اسی میں خوش ہو کر میں ہم عمر سہیلیوں کے ساتھ (یہاں) دن گزاروں گی۔

(4) ہِن قید میں کیڑھو کام کیاں شالا ماڑن وارے وہن ویاں ماں

جا تھے واراوگار بوہارینديس

حل لغات: ہن: اس۔ کیڑھو: کون سا۔ ماڑون دارے: مارو والے، مارو نام ہے محبوب کا۔ وہن دیاں: راہ جاؤں، وطن پہنچوں۔ جا تھے: جہاں۔ واراوگار: کوڑا کرکٹ، بھینسوں کا گوبر۔ بوہارینديس: جھاڑو سے صاف کروں گی۔

ترجمہ: خدا کرے کہ میں اپنے محبوب مارو کے وطن جا پہنچوں جہاں مال مویشیوں کا گوبر اور کوڑا کرکٹ کو تو صاف کرتی رہوں گی میں یہاں قید پڑی ہوں کون اور کیا کام کر سکتی ہوں۔

نوٹ: "ویاں" کی بجائے "ونجاں" (بمعنی جاؤں) بہتر ہے۔

(5) ہجے ہر دم ڈیہہ اباڻے مینہ آہے سک سانیٹھ جے راتیوں ڈینہہ

وِٹھی دھانہہ کندیس ہنجوں هارینديس

حل لغات: ہوجے: ہو۔ ڈیہہ اباڻے مینہ: بارش کا انتظار۔ وِٹھی: بیٹھی۔ دھانہہ کندیس: فریاد کرتی ہوں، آہ و زاری کرتی ہوں۔ ہنجوں: آنسو۔ هارینديس: بہاؤں گی۔ سانیٹھ: وطن۔

ترجمہ: میرے آبائی دیس میں ہر دم بارشیں ہوں۔ مجھے اپنے محبوب کی پیاس رات دن ہے جس کے لئے میں بیٹھی فریادیں کرتی اور آنسو بہاتی رہوں گی۔

Scanned with CamScanner

(6) بُٹھ ماڑیوں اَوں محلات جا گھر　　آہے مُرک فریؔد جا مارُو تھر
دھنڑ سانگی اَڑن جا چارینديس

حلِ لغات: مرک: سندھی میں مسکراہٹ، زیرلب تبسم، فخر، ناز، نخرے۔ سانگی: سندھی میں سیلانی، سیان، پردیسی، مسافر، خانہ بدوش، دوست۔ دھن: مویشیوں کے گلے۔ جا: کے۔ چارینديس: چراؤں گی۔

ترجمہ: عالیشان مکان اور محلات بھاڑ میں جائیں۔ فرید کا فخر اور مان تو ماروؤں کا دیس تھر ہے جہاں جا کر میں اپنے خانہ بدوش چرواہوں کے گلے چراؤں گی۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 64

(1) آہن قَلندر روز شب　　پہنجی خُودی میں خوُد غرق

حلِ لغات: آہن: ہیں۔ قَلندر: وہ مست لوگ جو دنیا و مافیہا سے آزاد ہوتے ہیں اور اپنی دنیا آپ آباد رکھتے ہیں۔ پہنجی: (سندھی) اپنی۔ خودؔی: مستی، لاابالیانہ پن، شوق، عرفان نفس، ہوشیاری اور خودداری کو کہتے ہیں۔

ترجمہ: قلندر لوگ رات دن اپنی خودی میں غرق رہتے ہیں۔

(2) حَاجت نہ صوم صلوت دی　　خُواہش نہ حج زکوٰت دی
چاہت نہ ذات صفات دی　　ہِک شَان وحدت جی مُرک

حلِ لغات: صوم: روزہ، برت۔ صَلوٰۃ: نماز۔ ذات: مراد ذات باری تعالیٰ۔ صفات: سے مراد بھی صفات خداوندی ہیں۔ مُرک (سندھی): خُواہش، تمنا، لذت، مان، فخر۔

ترجمہ: (ان کو) نہ نماز روزے کی حاجت ہے نہ حج و زکوٰۃ کی خواہش اور نہ ذات و صفاتؔ کی خواہش ہے بلکہ انہیں شان وحدت کی خواہش ہوتی ہے۔

(3) نہ طلب مُلک تے مَال دی　　نہ غرض جَاہ و جَلال دِی
مَستی خُدائی خیال دی　　پُوہنیں نہ آدم جئے تے تک

حلِ لغات: جاہ و جلال: شان و شوکت۔ پونیں: انہیں پڑے۔ آدم جئے: آدم زاد۔ تے: پر۔ تک: نظر۔

ترجمہ: ان کو نہ ملک و مال کی طلب ہے اور نہ شان و شوکت سے غرض ہے۔ وہ صرف خدائی خیال میں مست رہتے ہیں کہ ان کی آدم زاد پر نظر ہی نہیں پڑتی۔

(4) توڑنے جو دریا نوش ہن　　پُرجوش تھی خاموش ہن

اسرار دے سرپوش رہن صامت رہن مارن نہ بک

حل لغات: تونے: اگرچہ، خواہ۔ دریا نوش: دریا کو پی جانے والے۔ سرپوش: چھپانے والے۔ صامت: خاموش۔ بک: بکواس۔

ترجمہ: اگرچہ یہ حضرات دریا نوش ہیں۔ تاہم پر جوش ہونے کے باوجود خاموش رہتے ہیں۔ اسرار الٰہی اپنے اندر بند کئے ہوئے خاموش رہتے ہیں اور جھک نہیں مارتے۔ (بیہودہ گوئی نہیں کرتے۔)

(5) عاشق اَتے معشُوق رہن سابق اَتے مَسبُوق رہن
خود دُر اَتے صندوق رہن ہر طَور وِچ رَہندے اُچھک

حل لغات: سَابق: آگے جانے والے۔ مَسبُوق: پیچھے رہنے والے۔ دُر: موتی۔ اُچھک: اچھے، خوش بشاش، خوشحال، خوش و خرم۔

ترجمہ: یہ لوگ خود ہی عاشق ہیں اور خود ہی معشوق، آگے رہنے والے بھی وہ خود ہی اور پیچھے رہ جانے والے بھی آپ ہیں۔ خود ہی موتی اور خود ہی صندوق اور ہر رنگ میں خوش و خرم رہتے ہیں۔

(6) مسکین اَتے مظلُوم رہن محزُون اَتے مغمُوم رہن
ہَر وَقت کالمعدُوم رہن رَکھدے نہ دِل وِچ کئی اُمنگ

حل لغات: محزُون: غمگین۔ کالمعدُوم: ہن ہونے کے برابر۔ اُمگ: امنگ، خواہش، جوش۔

ترجمہ: یہ قلندر کہیں مسکین اور مظلوم ہیں، کہیں غمگین اور اَلم نصب ہیں۔ یہ ہر وقت خیال یار میں کھوئے رہتے ہیں اور دل میں کوئی خواہش تک نہیں رکھتے۔

(7) جو کُجھ ہے ظاہِر برملا جاناں میں کِینویں ماسوا
مُرشد، مُحقق وَج وَجا ہمہ اوست دا ڈِتڑا سبق

حل لغات: جاناں: جانوں۔ ماسوا: غیر۔ وج وجا: علی الاعلان، بیانگ دہل، علانیہ۔ ڈتڑا: دیا۔

ترجمہ: جو کچھ بھی ہے وہ ظاہر اور برملا ہے، میں کیسے ماسوا کو مانوں جبکہ مرشد محقق نے علی الاعلان ہمہ اوست کا سبق دیا ہے۔

(8) ایہو فِکر ہے اِیہا گالھ ہے اِیہو وجد ہے اِیہو حال ہے
اِیہو ذَوق دَم دَم نَال ہے ایہو سچ ہے بیا سبھ ہے نحق

حل لغات: گالھ: بات۔ وجد و حال: وہ کیفیت جو صوفیا پر بوقت رقص طاری ہوتی ہے۔ بیا: اور۔ نحق: ناحق، غیر حق۔

ترجمہ: ان کے لئے تو یہی فکر اور یہی بات ہے، یہی وجد و حال ہے اور یہی ذوق ہر دم کے ساتھ ہے اور یہی ایک بات سچی

Scanned with CamScanner

ہے باقی سب ناحق (غیر حق) ہے۔ (باقی سب باتیں جھوٹ ہیں)۔

(9) سُٹھ وہم خطرے دی ادا ڈوجھا نوہی[1] ہے رب خدا
اَندر تے باہر ہے سَدا موجُود حق موجُود حق

حل لغات: سٹھ: چھوڑ' بھاڑ میں جھونک۔ ڈوجھا: دوسرا۔ ادا: عادت۔

ترجمہ: وہم و خطرے کی اداؤں کو چھوڑ دے' خدا کے سوا کوئی دوسرا موجود نہیں۔ ظاہر حق ہے باطن حق ہے۔

(1) بعض نسخوں میں "نہیں" ہے۔

(10) توں رب فقط بیا کو نہیں مُنڈھوں غیر دی ماتھ بو نہیں
ہے ہک سَدا اَتے ڈو نہیں ہک نال تھی ہک سٹ فرق

حل لغات: بیا: اور' دوسرا۔ ڈو: دو۔ مُنڈھوں: بالکل' قطعاً۔ سٹ: دور پھینک' چھوڑ دے۔

ترجمہ: تیرے بغیر اور کوئی ہے ہی نہیں یہاں غیر کی بُو تک بھی نہیں صرف ایک ہی ایک ہے دو نہیں ایک ہی کا ہو کر رہ اور فرق چھوڑ دے۔

(11) اَپنی حقیقت گول توُں بے کوُں نہ اصلوُں پھول توُں
رکھ یادا ساڈا بول توُں آنیں نہ شک ہے' محض پک

حل لغات: گول: تلاش کر' ڈھونڈ۔ بے کوں: دوسرے کو' غیر کو۔ اصلوں: بالکل۔ پھول: ذکر کر' تجسس' کرید۔ پک: پکی بات۔ محض: قطعاً۔

ترجمہ: اپنی حقیقت کو تلاش کر۔ دوسروں کی باتیں مت دیکھ ہماری یہ بات یاد رکھ اس میں شک نہ کرنا کیونکہ یہ قطعاً پکی بات ہے۔

(12) پی کر فریدی جام توُں تھی رند مست مدام توُں
ڈینہوں ڈینہہ وَدھا رکھ گام توُں واہ واہ کرے ساری خلق

حل لغات: ڈینہو ڈینہہ: دن بدن' روز بروز۔ وَدھا: بڑھا۔ گام: قدم۔

ترجمہ: فریدی جام پی کر تو مست رند بن جا۔ دن بدن قدم آگے بڑھاتا چلا جا تاکہ ساری مخلوق واہ واہ کر اٹھے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 65

(1) اَسانوں رہن نہ ڈیندی لگی ڈپٹل دی تانگ

حل لغات: رہنڑ: رہنے۔ ڈیندی: دیتی۔ پُنل: محبوب۔ تانگ: انتظار، چاہت۔

ترجمہ: محبوب (پنوں) کی چاہت ہمیں رہنے نہیں دیتی۔

(2) کنڑیں ولدی روز ازل دی برہوں مُٹھائی بانگ

حل لغات: کنڑیں: کانوں میں۔ وَلدی: واپس آئی، گونجتی۔ برہوں: عشق۔ بانگ: آواز۔

ترجمہ: عشق نے روز ازل کو جو آواز دی تھی وہ پھر کانوں میں واپس آرہی ہے۔

(3) کُٹھڑی مُٹھڑی جاوَن لادی ڈنگڑی رِینھ دے نانگ

حل لغات: کُٹھڑی: کشتہ، قتیل، ذبح ہوئی۔ مُٹھڑی: آزردہ، غمگین، برباد ہوئی۔ جاون: پیدائش۔ ڈنگری: ڈسی ہوئی، کاٹی ہوئی۔ نانگ: سانپ۔

ترجمہ: میں بدبخت وقت پیدائش ہی سے عشق کے سانپ کی ڈسی ہوئی ہوں۔

(4) دِلڑی دُشمن سخت ستائے سینے چُبھڑی سانگ

حل لغات: چُبھڑی: چبھ گئی۔ سانگ: برچھی، نیزہ۔

ترجمہ 1: دل (جو اب میرا دشمن ہے) اس نے سخت ستایا ہے، سینے میں عشق کا نیزہ چبھ گیا ہے۔

ترجمہ 2: دشمن میرے دل کو سخت ستاتا ہے۔ سینے میں برچھی چبھی ہوئی ہے۔

(5) یار بروچل کیچ سدھایا جالاں کیندے سانگ

حل لغات: جالاں: رہوں۔ کیندے سانگ: کس کے لئے، کس کے ساتھ۔

ترجمہ: میرا پردیسی محبوب کیچ کی طرف چلا گیا ہے۔ پھر میں اب یہاں کس کے ساتھ (عمر) گزاروں۔

(6) مارُو تھل دی پَندھڑی لمبڑی ڈِسم نہ فرید ٹانگ

حل لغات: مارُو: قاتل، خونخوار۔ تھل: چٹیل میدان۔ پَندھڑی: مسافت، پٹی، سلسلہ، راستہ۔ لمبڑی: لمبی، طویل۔ ٹانگ: سہارا، ٹھکانا، منزل۔

ترجمہ: اے فرید! قاتل تھل کے سلسلے بہت طویل ہیں اور مجھے سامنے کوئی نشان منزل تک نظر نہیں آتا۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 66

(1) ماڈی دِلڑی اڑی ہوت پنل دی سانگ

حل لغات: ماڈی: سندھی لغت میری۔ اڑی: اڑی گئی، پھنس گئی۔ سانگ: ساتھ۔

ترجمہ: میرا دل ہوت پنل کے ساتھ اڑ گیا اور میں اس پر فریفتہ ہو گئی ہوں۔ (ہوت پنل سے مراد ذات الٰہی ہے۔)

Scanned with CamScanner

(2) سَٹ کر خویش قبیلڑے رِسک ساْنول دی سَانگ

حل لغات: رِسک: محبت۔ سٹ کر: چھوڑ کر۔ خویش قبیلڑے: خویش و اقارب۔ سانگ: سانگے' خاطر و باعث۔

ترجمہ: محبوب بلیح کی محبت کی خاطر میں نے خویش قبیلے کو چھوڑ دیا ہے۔

(3) رَگ رَگ زلف دی پیچڑے نانگ اَجل دے سَانگ

حل لغات: نانگ: سانپ۔ پیچڑے: پیچ' بل۔ سانگ: طرح' مثل' مانند۔

ترجمہ: رگ رگ میں زلف کے پیچ کا تصور اجل کے سانپ کی طرح دکھائی دیتا ہے۔

(4) وِسرے عِشق مجاز ڑے حُسن اَزل دے سَانگ

حل لغات: وِسریا: بھول گیا۔ سَانگ: وجہ۔ مجاز ڑے: مجازی۔

ترجمہ: حسن ازل کی محبت نے عشق مجازی کو بھلا دیا ہے۔

(5) تَانگھ فرِیَد کُوں رولدی مارُو تھَل دی سَانگ

حل لغات: تَانگھ: انتظار۔ تھَل: چٹیل میدان۔ سانگ: درمیان۔

ترجمہ: فرید کو (محبوب کا) انتظار چٹیل میدانوں میں پھرا رہا ہے۔

نوٹ: (i) اس کافی میں "سانگ" ردیف ہے اور ہر بند میں اس کے علیحدہ علیحدہ معنی استعمال کرکے حق بلاغت ادا کیا ہے۔

(ii) "اسرار فریدی" اور "مثنوی معدن عشق" میں ایک یہ شعر بھی ہے:

سَانگے سَانگ بیگانڑے : بارو چل دی سَانگ

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 67

(1) ماڈی دِلڑی اَڑی یار سجن دے سَانگ

حل لغات: ماڈی (سندھی): میری۔ اڑی: اڑ گئی' پھنس گئی۔ سانگ: ساتھ۔

ترجمہ: میرا چھوٹا سا دل محبوب دوست کے دام محبت میں پھنس گیا ہے۔

(2) جِنیدیں میلا رب کرم جوہ جُتن دے سَانگ

حل لغات: میلا: ملاپ' وصل۔ جنیدیں: جیتے جی۔ جوہ و جُتن: کوشش' سعی' شتربانوں کی قیام گاہیں۔

ترجمہ: خداوند کریم مجھے جیتے جی میرا محبوب ان ہی شتربانوں کے ٹھکانوں میں ملا دے۔

دوسرا ترجمہ: خدا جیتے جی ملاپ کرائے اور بخت پھل لائے۔

(3) نازو ڈھول دے ناز دے ہَر ہَر وَن دے سَانگ

حل لغات: نازو: ناز بھرے۔ ڈھول: محبوب۔ ہَر ہَر وَن: ہرانداز، قسم، طرز۔ سَانگ: ساتھ، سوانگ، روپ۔

ترجمہ: ناز بھرے محبوب کی ادائیں ہر قسم کے روپ میں نظر آتی ہیں۔ (ناز و ادا میں غضب کا تنوع ہے۔)

(4) بُھلڑے سَکڑے سَورہڑے مَن موہن دے سَانگ

حل لغات: بُھلڑے: بھول گئے۔ سَکڑے: رشتہ دار یا قریبی۔ سَورہڑے: سُسرال۔ سانگ: خاطر، متعلق، وجہ۔

ترجمہ: اس من موہن محبوب کی خاطر میکے اور سُسرال کے نزدیکی رشتہ داروں کو بھی بُھلا دیا ہے۔

(5) لانڑی پھوگ پھُلاری سب پَن پَن دے سانگ

حل لغات: لانڑے پھول، پھلاری: یہ سب روہی کے مخصوص پودے ہیں۔ پَن پَن: حسن نمائی۔ سانگ: بدولت۔

ترجمہ: لانے اور پھوگ تک حسن نمائی اور محبت کی طاقت سے پھلے پھولے ہوئے ہیں۔

(6) وقت ضَعِیف بوُڈھیپڑے سن جوبن دے سانگ

حل لغات: بوڈھیپڑا: بڑھاپا۔ جوبن: جوش جوانی۔ سَانگ: سوانگ، بہروپ۔

ترجمہ: اگرچہ ضعیفی اور بڑھاپے کا وقت ہے لیکن عمر کے اعتبار سے یہ بھی جوانی کے جوبن کا ایک سوانگ ہے۔

(7) تَانگ فرِیدؔ کوُں آکھدی بیت حزن دے سانگ

حل لغات: تَانگھ: انتظار۔ بیت حزن: حزن و ملال کا گھر، غم کدہ۔ سانگ: صحبت۔

ترجمہ: محبوب کا انتظار فریدؔ کو غم کدہ کی صحبت کا راگ سناتا ہے۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 68

(1) مِیکوں کلہڑا چھوڑتے وِیندیں کِیندے سَانگ

حل لغات: میکوں: مجھ کو۔ کلہڑا: اکیلا۔ ویندیں: جاتے ہیں۔ کیندے: کس کے۔ سانگ: خاطر، تعلق سے۔

ترجمہ: اے محبوب مجھے اکیلا چھوڑ کر تو کس کی خاطر جا رہا ہے۔

(2) قطرہ محض گِکیس نہ آیو لایو ہجر دِی سانگ

حل لغات: قطرہ: تھوڑا سا۔ گِکیس: زخم۔ سانگ: نیزہ، برچھی۔

ترجمہ: تمہیں ذرّہ بھر بھی رحم نہ آیا اور تم نے ہجر کی برچھی چبھو دی۔

Scanned with CamScanner

(3) تھَل مَارُو دا پَینڈا سارا تھِیسِم رِہک بلھانگ

حل لغات: تھل: چٹیل میدان۔ پینڈا: مسافت۔ تھیسم: ہو گا۔ ہک: ایک۔ بلانگ: لمبا قدم۔

ترجمہ: ان سب چٹیل میدانوں کی مسافت میرے لئے ایک قدم کے برابر ہے۔

(4) جے تِیئں ناسیں دے وِچ ساہِم رَہسم رتیڈڑی تَانگ

حل لغات: جے تییں: جب تک۔ ناسیں: جمع ناس' ناک نتھنے۔ ساہ: سانس۔ تانگ: انتظار۔

ترجمہ: اے محبوب! جب تک دم میں دم ہے تیرا ہی انتظار رہے گا۔

(5) جَاوَنْڑ لادی بِرہوں سُنائیم کَنِّیں دُکھاں دی بانگ

حل لغات: جَاوَنْڑ لادی: پیدا ہوتے ہی۔ کَنِّیں: کانوں میں۔ بانگ: اذان۔

ترجمہ: پیدا ہوتے ہی عشق نے میرے کانوں میں دُکھوں کی اذان سُنائی ہے۔

(6) صدقے کیتے ہیں نینہہ کولھوں کھاوم کالڑا نانگ

حل لغات: کالڑا نانگ: سیاہ سانپ۔ صدقے کیتے: قربان ہو' ایک قسم کی بددعا ہے۔

ترجمہ: اس صدقے کئے ہوئے عشق سے تو یہی بہتر تھا کہ مجھے کالا سانپ ہی کھا جاتا۔

(7) چھوٹے وقت کوارے ویلے لِگڑم رتیڈڑا دانگ

حل لغات: چھوٹے وقت: چھوٹی عمر میں۔ ویلھا: وقت۔ لِگڑم: مجھے لگا۔ دانگ: داغ۔

ترجمہ: چھوٹی عمر اور کنوار پنے کے زمانے سے مجھے تمہاری محبت کا داغ لگا ہے۔

(8) مَیں ہاں کیڑھے باغ دی مُولی کئی رُل مُوئے مَیں وانگ

حل لغات: کیڑھے: کس۔ رَل موئے: مرکھپ گئے' آوارہ ہو کر مر گئے۔ وانگ: طرح' مثال۔

ترجمہ: میں کس باغ کی مُولی ہوں (میری کیا حقیقت ہے) میری طرح کئی (اس عشق میں) مرکھپ گئے ہیں۔

(9) گھُمَّر گھیر فرید کپر دے نہ تڑ دِسم نہ ٹانگ

حل لغات: گھُمَّر گھیر: گرداب' بھنور۔ تڑ: گزرگاہ' گھاٹ۔ ٹانگ: نشان منزل' منزل مقصود' دریا کا دوسرا کنارا۔ کپر دے: طوفانی دریا۔

ترجمہ: اے فرید عشق کے طوفانی گرداب میں پھنس گیا ہوں۔ اب یہاں سے نکلنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور نہ کوئی نشان منزل دکھائی دیتا ہے اور نہ کوئی گھاٹ یا کنارہ دکھائی دیتا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

Scanned with CamScanner

کافی 69

(1) آنوݨ دی کر کئی سانوّل مُفت نہ جانوم جوبن ڈھل

حل لغات: آنوݨ: آنا۔ سانول: محبوب ملیح۔ مُفت: یونہی۔

ترجمہ: اے محبوب ملیح اب جلدی آنے کی کوئی تدبیر کر ایسا نہ ہو کہ جوبن یونہی نہ ڈھل جائے۔ جوانی گزر نہ جائے۔

(2) ساںوݨ وقت سُہاگ دے رِم رِجھم برسن بادل

حل لغات: برسن: برسیں، برستے ہیں۔ سہاگ دے: خوشی کے۔

ترجمہ: اب ساون آگیا یہ خوشیوں کا زمانہ ہے اور بادل رِم جِھم برس رہے ہیں۔

(3) بُٹھ پئے ہجر دے ڈینہہ ڑے عمر گزاروں رَل رَل

حل لغات: ڈینہہ: دن۔ رل رل: اکٹھے رہ کر۔

ترجمہ: ہجر و فراق کے دن بھاڑ میں جائیں۔ آؤ! اب زندگی مل کر گزاریں۔

(1) رل مل: اسرار فریدی

(4) ناہیں پیت لجاوݨی آویں راݨا اَج کل

حل لغات: لجاوݨی: داغ لگانا، شرمسار کرنا۔ راݨا: راجہ، محبوب، مینڈھرا، مومل رانا، داستان کا ہیرو۔

ترجمہ: اے رانا مینڈھرا! محبت کو داغ نہ لگانا اور آج کل میں ہی آ جانا۔

(5) پرسوں ترسوں مر سُتّی وَل کتھ لبھسیا مومل

حل لغات: سُتّی: سوئی۔ کتھ لبھسیا: تجھ کو کہاں ملے گی۔ مومل: سندھ کے علاقے کی مشہور رومانی داستان "مومل مینڈھرا" کی ہیروئن کا نام۔

ترجمہ: اے محبوب! اگر تُو نے آنے میں دیر کی تو پرسوں ترسوں تک تو سُن لے گا کہ مومل (محبوبہ) مر چکی ہے۔ پھر تُو اسے کہاں ڈھونڈے گا اور وہ تجھے کہاں ملے گی۔

(6) یار لڈ آویں آ وسیں بُٹھ گھت راجڑ دا تھَل

نوٹ: "اسرارِ فریدی" میں "لڈ آویں" کی بجائے "لدہردے" ہے۔

حل لغات: لڈ آویں: رحلت، کوچ کریں۔ لدردے: لدر دا شہر کا نام جہاں مومل رہتی تھی۔ بُٹھ گھت: چھوڑ دے۔ راجڑ دا تھل: راجہ مینڈھرا کا علاقہ۔

ترجمہ: اے محبوب! اب کوچ کر کے آجا اور ماڑ کا مُلک آباد کرو۔ راجڑ کے چٹیل میدانوں کو چھوڑ دو۔ (دوسرا ترجمہ: اے رانا! راجڑ کے ریگزاروں کو چھوڑ کر اب میرے پاس لدردے کے شہر میں آکر آباد ہو جاؤ۔)

Scanned with CamScanner

(7) گھولاں راج خراج کُوں وَاراں سادھاں سوَمل

حل لغات: گھولاں: صدقے کروں۔ واراں: قربان کروں۔ خراج: محصول۔ سادھاں: مومل کی سہیلی کا نام ہے۔ سومل: مومل کی بہن کا نام ہے۔

ترجمہ: راج اور راج کی آمدنی کو تمہارے اوپر سے قربان کر دینے کو تیار ہوں اور اپنی بہن سومل اور سہیلی سادھاں کو بھی تم پر قربان کر دوں۔

(8) جی کُوں چاہ ملاپ دی دِل کُوں تانگھ اُتاول

حل لغات: چاہ: طلب، چاہت۔ تانگھ: انتظار۔ اُتاول: جلدی، سخت۔

ترجمہ: روح کو ملاپ کی چاہ ہے اور دل سخت انتظار میں ہے کہ کب ملاقات ہو گی۔

(9) نیٹڑ سِکیتے درس دے لانوٹڑ سخت اوباہل

حل لغات: نین: آنکھیں: سِکیتے: پیاسے، خواہش مند۔ درس: درشن، دیدار۔ اوباہل: جلدی۔ لانون: لگائیں (کریں)۔

ترجمہ: آنکھیں دیدار کی پیاسی ہیں اور تعجیل کر رہی ہیں کہ جلدی دیدار نصیب ہو۔

(10) مارُو اکھیاں جادڑُو ناز وچالیں چنچل

حل لغات: مارُو: قاتل۔ اکھیاں: آنکھیں۔ جادڑُو: جادو۔

ترجمہ: محبوب کی آنکھیں قاتل اور جادوگر ہیں اور اس کی چالیں اور ادائیں شوخ اور ناز بھری ہیں۔

(11) شوخ نگاہ مریلڑی ظُلمیں زلف وَلوول

حل لغات: مریلڑی: قاتل، مار ڈالنے والی۔ ظُلمیں: ظالم۔ وَلوول: پیچ در پیچ، پر پیچ و خم۔

ترجمہ: محبوب کی شوخ نگاہیں قاتل ہیں اور زُلفوں کے پیچ ظالم ہیں۔ (پر پیچ و خم زُلفیں ظالم ہیں۔)

(12) کُرک نہ پاپن کُونجڑی ڈال نہ ہاں کُوں پَل پَل

حل لغات: کُرک: چیخ، فریاد۔ کونجڑی: کونج۔ ڈال: چیر۔ ہاں: دل۔ پاپن: گنہگار (مجازاً شریر)۔

ترجمہ: اے پاپن کونج مت چیخ اور دل ہر وقت مت چیر (تمہاری فریاد سے جگر پھٹتا ہے)۔

(13) کوئل ساڑ پچا لیا کر کر کوکاں وَل وَل

حل لغات: ساڑ پچا لیا: جلا دیا۔ وَل وَل: پھر پھر، بار بار۔ کُوکاں: فریادیں۔

ترجمہ: کوئل نے بار بار کوک کے (کُو کُو کی رٹ لگا کر) مجھے جلا کر راکھ کر دیا ہے۔

(14) وَاہ وَاہ یار دی یارڑی بھَل بھَل بِرہوں دی اَلبھل

حل لغات: بھل بھل: بلے بلے، واہ کیا، سبحان اللہ، کلمہ تعجب۔ البھل: خاطر مدارات، تواضع۔

ترجمہ: واہ کیا خوب دوست کی دوستی ہے۔ سبحان اللہ عاشق کی کیا اچھی مدارات کی ہے۔

Scanned with CamScanner

(15) رُجیڑا بے کَل اکھڑیاں بَل بَل دِلڑی خُرمَل

حل لغات: رُجیڑا: جی، من۔ بے کَل: بے آرام۔ بَل بَل: آنسو بھری، پرنم، اشک آلود۔ خُرمَل: سپند۔ دانہ سپند کو آگ میں ڈالنے سے تڑاخ کی آواز سے جل جاتا ہے۔

ترجمہ: رُوح ہمیشہ بے قرار ہے اور آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہیں اور دل سپند کی طرح جل رہا ہے۔

(16) رِنیّنھہ رنبھایا کھوٹڑا نظریمؔ سَوکھا اَوّل

حل لغات: سَوکھا: آسان، سہل۔ نبھایا: نہ بھانے والا، غیر پسندیدہ، ساتھ دینا، نبھانا۔

ترجمہ: یہ کھوٹا عشق شروع شروع میں تو آسان معلوم ہوتا تھا، مجھے نبھانا ہی پڑا۔

(1) نظرم: اسرار فریدی

(17) آخرِ اوڑِک تھکڑی محض معمّا لاحل

حل لغات: اوڑِک: انجام کار۔ معمّا: چیستاں۔ لاحل: مشکل۔ تھکڑی: میں تھک ہار گئی۔

ترجمہ: عشق کی گرہ مجھ سے حل نہ ہو سکی، مجھے اس کی سمجھ نہ آسکی بالآخر میں تھک کر ہار گئی اور وہ معمہ مجھ سے حل نہ ہو سکا۔

(18) مارُو تھَل دے پَینّڈڑے بیچ کُلَڑے وَل چھَل

حل لغات: پَینّڈڑے: مسافتیں، سفر، فاصلے۔ مارُو: قاتل۔ کُلَڑے: دشوار گزار۔

ترجمہ: خونی تھل کی مسافتیں انتہائی دشوار گزار، مشکل اور سخت پیچدار اور خطرناک ہیں۔

(19) تھک تھک ہُٹ ہُٹ ہارڑی ہتھڑیں پیرڑیں کڑُول

حل لغات: ہارڑی: ہار گئی، ہمت چھوڑ بیٹھی۔ ہتھیڑیں: ہاتھوں میں۔ پیرڑیں: پاؤں میں۔ کڑُول: ٹیڑھاپن، تشنج، بل پڑنا۔

ترجمہ: میں اس قدر تھک کر ہار گئی کہ اب ہاتھ پاؤں کے پٹھوں اور رگوں میں بل پڑ گئے۔

(20) کھتھڑنے کھتھڑے پریت دے ساڑے ڈوریئے ململ

حل لغات: پریت: محبت۔ ساڑے: ہمارے۔ کُتھڑے کُتھڑے: خراب، میلے، بوسیدہ حال، ٹاٹ، کھدر۔

ترجمہ: پریت کے یہ موٹے جھوٹے اور بُوسیدہ لباس ہمارے لئے ڈوریئے اور ململ سے بڑھ کر ہیں۔

(21) اُونی لوئی لاَج دی - اطلس، مَشروع، مخمل

حل لغات: لاَج: عزت۔ اطلس، مَشروع، مخمل: یہ سب قیمتی اور ریشمی پارچات کی قسمیں ہیں۔

ترجمہ: لاج کی اونی شال (کم قیمت والی) اطلس، مَشروع اور مخمل کے کپڑوں کی طرح لگتی ہے۔

(22) جیجھی تیجھی تیڈیاں گالؔ نہ ماہی، لاگل

حل لغات: جیجھی تیجھی: جیسی تیسی۔ گال نہ: تباہ نہ کر۔ لاگل: گلے لگالے۔

ترجمہ: اچھی بُری جیسی بھی ہوں تمہاری ہوں اب میرے محبوب مجھے برباد نہ کر اور گلے سے لگا لے۔

(23) توں بن کون فرید دی جانی لہسم آ ، کل

حل لغات: توں بن: تیرے سوا۔ لہسم: لے گا۔ کل: خبر' سنبھال۔

ترجمہ: جانی! تیرے سوا فرید کی آکر کون خبر لے گا؟

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 70

(1) بندرا بن میں کھیلے ہوری شام دوارے میرو لال

حل لغات: بندرا بن: وہ جنگل جہاں کرشن جی گائیں چراتے تھے یہاں ہندو یاترا کرنے جاتے ہیں' یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسی مقام پر کرشن جی کی ولادت ہوئی تھی یہاں مُراد محبوب کا وطن' گھر ہے۔ کھیلے ہوری: ہولی کھیلے' رنگ پاشی کی۔ شام دوراے: کرشن جی کا مندر' محبوب کا گھر' آستان دوست۔ میرو: میرا لال' محبوب' دلبر۔ شام: کرشن جی کا لقب۔

ترجمہ: شام دوارے کا میرا محبوب بندرابن میں ہولی کھیلی۔

نوٹ: یہ کافی بھاشا زبان میں لکھی گئی ہے اور اس میں کاشانہ محبوب تک رسائی کی خوشی کا اظہار کیا گیا ہے۔

(2) اَدھر مُدھر موں بنسی باجے . چوراسی لکھ ساج آواجے

بھولی کا یہ'. مایہ مُوڑی سُن کے گیان انوکھے خیال

حل لغات: اَدھر: سنسکرت کا لفظ ہے' نچلا ہونٹ جس پر رکھ کر بنسری بجائی جاتی ہے۔ مدھر: شیریں آواز خوش۔ چوراسی لکھ ساج: چوراسی لاکھ ساز سے بنسری کی شیریں آواز نکلتی ہے یعنی ساری کائنات میٹھے بول بول رہی ہے۔ کایہ: جسم۔ مُوڑی: سرمایہ' مال متاع۔ گیان: علم معرفت۔

ترجمہ: (ساری کائنات میں) چوراسی لاکھ ساز سے شیریں اور مست کر دینے والے راگوں میں بنسری بج رہی ہے کہ اس مست انگیز اور شیریں الاپوں میں معرفت کی لے اور انوکھے خیال سن کر میں مدہوش ہو گیا اور تن بدن اور مال و دولت سب بھول گئے۔

(3) تَرکھٹ جمنا ترپھٹ ناوُں در مت دویت پاپ مٹاوُں

پی کے پے سنگ پریم کٹوری ناچت گاوت رنگ رَس تال

حل لغات: تَرکھٹ: تین صفات والے' یا تین گھاٹوں والے۔ جمنا: ایک دریا کا نام جس کو ہنود گنگا کی طرح مقدس خیال کرتے ہیں۔ ترپھت: سنسکرت لفظ میں جی بھر کر' اچھی طرح۔ ناوُں: نہاوُں' غسل کروں۔ درمت: بدی' گناہ۔ دویت: دوئی' شرک' کفر۔ پیئے سنگ: محبوب کے ساتھ مل کر۔ پریم کٹورے: جامِ محبت۔ رنگ رس: خوش الحانی' نغمہ' ترانہ' رنگین۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: تین صفتوں والے دریائے جمنا میں جی بھر کر نہاؤں اور برائیوں اور شرک کے پاپ مٹا دوں اور یوں پاک صاف ہو کر محبوب کے ساتھ مل کر جام محبت پیوں اور مستی عشق میں وجد در قص کروں اور محبت کے نغمے میٹھے تال پر گاؤں۔ (تین گھاٹ والے جمنا پر جاکر مقدس غسل کروں اور لاعلمی (برائی) اور دوئی کے پاپ کو مٹا دوں۔)

(4) اَنْہَد گھور گگن موں گاجے چنگ مردنگ لکھو لکھ باجے
لاگی جوری سبد ٹکورے بربت گُر پرتیت گلال

حل لغات: اَنْہَد: صدائے قلب، آواز دل۔ گھور: شور کرنے والا۔ گگن موں باجے: بادل کی طرح زور سے گرج رہی ہے۔ گگن: بادل۔ چنگ مردنگ: باجوں کے نام ہیں۔ جوری: طبلوں کی جوڑی۔ سبد: الفاظ۔ ٹکورے: مؤثر، شیریں۔ گُر: پیر مرشد، ہادی۔ گلال: رنگ سرخ، ہولی کا رنگ۔

ترجمہ: اَنْہَد کے آواز پر بڑے بڑے بادل زور شور سے گرج رہے ہیں جیسے چنگ مردنگ باجے لاکھوں کی تعداد میں اکٹھے بج رہے ہیں، عالم مسرت ہے طبلوں پر میٹھی میٹھی سروں کی گت لگی ہوئی ہے، مرشد کی محبت گلال برسا رہی ہے۔

(5) برج موں دھوم پری دھن لاگے اَبھماں ٹوٹے کُبُدھیا بھاگے
بانہہ مروڑے بنگری توڑے کنور کنھئی چنچل چال

حل لغات: برج موں: برج کا علاقہ، جہان میں۔ دھن لاگے: دھوم مچ گئی۔ اَبھمان: غرور، فخر، بڑائی۔ کُبُدھیا: جہالت مکرو فریب۔ بانہہ: بازو۔ بنگری: چوڑی۔ کنور: محبوب۔ چنچل: شوخ۔

ترجمہ: (برج) عالم شادمانی میں دھوم پڑی ہے اور غرور ٹوٹ گیا ہے اور جہالت کی باتیں بھاگ گئی ہیں۔ اب تو محبوب دلنواز اپنی ناز و انداز اور شوخ چال سے مستی کے جوش میں بازو مروڑتا ہے اور چوڑیاں توڑتا ہے۔ ہر طرف خوشی رقص کرتی نظر آتی ہے۔

(6) وَاس فرید آکاس ہمارا دیس ایہو ابناس ہمارا
آتم سوں کی لاگے چوری ہوں میں سنسار ہت پتال

حل لغات: وَاس: وطن۔ آکاس: آسمان۔ دیس: ملک، وطن۔ ابناس: نہ فنا ہونے والی، غیر فانی۔ آتم: روح۔ سنسار: دنیا۔ پتال: زمین کا نچلا طبقہ، تحت الثریٰ۔ ہوں: دل۔ رہت: رہتا ہے۔

ترجمہ: اے فرید ہمارا وطن تو عرش بریں ہے، یہ دیس تو فانی ہے، پاک روح کے ساتھ جیسے بھی ممکن ہو دل لگانے کی کوشش کرو ورنہ دنیا کی محبت تو تحت الثریٰ تک لے جائے گی۔

(1) آتم سوں دل لاگی جوری اسرار فریدی

☆ ── ☆ ── ☆

کافی 71

نوٹ: یہ کافی مینڈھر کے عاشق مومل کے جذبات کی ترجمانی کرتی ہے۔

(1) ڈیس سُہا سانول اَج کل ناں تاں ویسائیں مَر جل گل

حل لغات: سُہا: آراستہ کر، زینت دے۔ ویسائیں: میں جاؤں گی۔ مَر جَل گَل: مرجاؤں گی، جل جاؤں گی، گل جاؤں گی۔

ترجمہ: اے ملیح محبوب آج کل آکر یہ دیس آباد کرو، نہیں تو میں ہجر و فراق کے صدمے سے مرجاؤں گی، جل جاؤں گی اور گل جاؤں گی یعنی خاک ہو جاؤں گی۔

(2) وَہٹ میں وَسدا مینڈھرا شہر لودروے مومل

حل لغات: وہٹ: مینڈھرا کا شہر۔ مینڈھرا: مومل کے محبوب کا نام ہے۔ لودروا: مومل کا پایۂ تخت۔

ترجمہ: مینڈھرا تو وہٹ میں رہتا ہے اور بیچاری مومل لودروے کے شہر میں ہے۔

(3) ربہوں ڈِتی سَٹ سیجڑے عشق کُوں سُتڑی لا گلّ

حل لغات: سَٹ: چھوڑنا، پھینکنا۔ سُتڑی: سوئی۔ سیجڑے: سیج، عروسی بستر۔

ترجمہ: عاشق نے سیج دور پھینک دی ہے یعنی سیج پر سونا چھوٹ گیا ہے۔ عاشق اسی محبت کی خوشی کو گلے لگا کر سو رہی ہے۔

نوٹ: ایک نسخہ میں "سُٹ" کی بجائے "ست" ہے۔ اس کے معنی سچا، صادق ہے۔ یعنی محبت نے صدق و خلوص کی سیج مرحمت کی ہے۔

(4) کنّیں کھاون سینگیاں کر کر کوڑی کَل کَل

حل لغات: کنّیں: کان۔ کُوڑی: جھوٹی۔ کَل کَل: شور و غوغا، شور شرابہ۔

ترجمہ: ہم عمر سہیلیاں جھوٹ موٹ کے شور شرابے کرکے کان کھاتی ہیں۔

(5) توں ربن نظرم اوپریاں توڑیں سادھاں سومل

حل لغات: اوپریاں: اجنبی، بیگانہ۔ توڑیں: خواہ۔ سادھاں: مومل کی سہیلی کا نام۔ سومل: مومل کی بہن کا نام ہے۔

ترجمہ: اے محبوب تیرے بغیر ہر شخص اجنبی نظر آتا ہے، خواہ وہ میری بہن سومل ہو یا سہیلی سادھاں ہو۔

(6) سڑ گئی سیجھ سہاگڑی پھاٹے ڈوریئے مَل مَل

حل لغات: سہاگڑی: سہاگ کی، عروس کی۔ پھاٹے: پھٹ گئے۔ ڈوریئے: قیمتی کپڑے کا نام۔

ترجمہ: تیرے ہجر میں سہاگ کی سیج بھی جل گئی ہے اور لباس عروسی کے ڈوریئے اور مل مل بھی پھٹ گئے ہیں۔

(7) سرخی لہہ گئی ویہہ گئے رو رو سرمے کاجل

حل لغات: لہہ گئی: اتر گئی۔ ویہہ گئے: بہہ گئے۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: ہونٹوں سے سرخی اتر گئی اور روتے روتے سرے اور کاجل تک بہہ گئے۔

(8) سک سر مارم سانگراں تانگھاں تانوم وَل وَل

حل لغات: سک: خواہش' آرزو۔ سانگراں: سانگاں' نیزے' برچھیاں۔ تانوم: تپاتی ہیں' جلاتی ہیں۔ تانگھاں: انتظاریں۔ وَل وَل: بار بار۔

ترجمہ: آرزو سر میں برچھیاں مارتی ہے اور انتظاریں بار بار جگر کو جلاتی ہیں۔

(9) سُول اندوہ اندیشڑے رِل رِل آنون پَل پَل

حل لغات: اندیشڑے: اندیشے کی تصغیر۔ اندیشہ' خوف۔ رِل رِل آنون: اکٹھے ہو کر آئیں۔

ترجمہ: دکھ' درد اور اندیشے لحظہ بہ لحظہ اکٹھے ہو کر آتے ہیں۔

(10-11) بھیٖنیں دایاں ڈرانڑیاں اَمڑی' رِویرنڑ' بابل
کون ہے درد فرید دا توں رب دارو در مل

حل لغات: در مل: علاج۔

ترجمہ: بہنیں' دایاں اور دیورانیاں' ماں' بھائی اور باپ ان سب میں سے کوئی بھی فرید کے درد کا دارو نہیں۔ تیرے سوا فرید کے درد و عوارض کا علاج اور دارو کون ہے' صرف تو ہی ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 72

(1) ذاتاً فعلاً کُل شے باطِل حق ہے فاعل بیو سبھ عاطِل

حل لغات: باطل: جھوٹی' فانی۔ فاعل: قادر مطلق' کام کرنے والا۔ بیو: دوسرا' ماسوا۔ عاطل: معطل' بیکار۔

ترجمہ: ہر چیز بلحاظ ذات اور بلحاظ عمل جھوٹی ہے۔ فاعل صرف حق (ذات باری تعالیٰ) ہے باقی سب کچھ بیکار ہے۔

(2) ذوق ورائیں طور عقل دے بَٹھ گھت کُوڑی بحث دلائل

حل لغات: ذوق: وجدان عرفان۔ ورائیں: بغیر' ماورا' دور' بالاتر۔ دلائل: جمع دلیل کی' برہان۔

ترجمہ: ذوق عقل کے طور طریقوں سے ماوراء ہے۔ اس لئے جھوٹے بحث و دلائل چھوڑ دے (بھاڑ میں جھونک دے)۔

(3) اُٹھدیں بہندیں ٹُردیں پھر دیں نہ ہو ذاہل' نہ تھی غافِل

حل لغات: اُٹھدیں بہندیں: اُٹھتے بیٹھتے۔ ٹردیں پھردیں: چلتے پھرتے۔ ذاہل: بھولنے والا۔ غافل: غفلت شعار۔

ترجمہ: ہر وقت اس کا خیال رکھ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اُس سے غافل نہ ہو اور بھولنے والا نہ بن۔

(4) غیر مُحالے وَیر خیالے ہر ہِک ڈوں رکھ رافت شامل

حل لغات: غیر: ماسوا اللہ۔ مُحالے: مشکل ہے۔ ویر: بیر' دشمن۔ ڈوں: طرف' جانب۔ رافت: محبت' دوستی۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کسی چیز کا وجود نہیں ہے' اسی طرح دشمنی بھی ایک خیال سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی اس لئے ہر ایک شخص کے ساتھ پیار' محبت اور دوستی کی نظر رکھ۔

(5) ساڈا ہے محبُوب دِلیندا جو کوئی ہے توحید دا قائل

حل لغات: دلیں دا: دلوں کا۔ توحید: ذات پروردگار کو واحد یقین کرنا۔

ترجمہ: جو شخص توحید کا دل سے قائل ہے' وہ ہمارا دلی دوست ہے۔

(6) عِلم حقائق دا ہے لائِق نفس مُزکّٰی مادّہ قابِل

حل لغات: حقائق: جمع حقیقت۔ نفس مُزکّٰی: پاک وجود' مادّہ قابِل: قبول کرنے والی طبیعت۔

ترجمہ: حقیقت کا علم اسی کا حصہ اور اسی کے لئے موزوں ہے جس نے ریاضت اور عبادت سے تزکیہ نفس کر لیا ہو اور اس کی طبیعت میں قبول کرنے کی صلاحیت ہو۔

(7) باجھ محبّت جانٹ برابر کیا ناطِق کیا ناہق صائِل

حل لغات: باجھ: سوائے' بغیر۔ ناطق: بولنے والا حیوان یعنی آدمی۔ ناہق: ہینگنے والا جانور (گدھا)۔ صائل: لات پاؤں مارنے والا اونٹ۔

ترجمہ: محبت کے بغیر تو انسان اور گدھے' اونٹ' برابر ہیں' صرف محبت ہی انسان کو باقی مخلوق سے ممتاز کرتی ہے۔

(8) ابن العَربی دی رکھ مِلّت ٹھَپ رَکھ فِقہ اُصول مَسائِل

حل لغات: ابن العربی: مشہور امام صوفیائے۔ صاحب فتوحات مکی و خصوص الکم وغیرہ۔ مِلّت: مذہب۔ مسلک: طریقہ۔ ٹھپ رکھ: تہ کر دے' بند کر دے' رکھ دے۔

ترجمہ: اے سالک فقہ اور اصول کے مسائل چھوڑ کر ' صرف ابن العربی کا مسلک اختیار کر لے۔

(9) بہہ کر کلہڑیں رمز سُوجھائی پِیر مکمّل عارفِ کامِل

حل لغات: بہہ کر: بیٹھ کر۔ کلہڑیں: اکیلے' تنہائی میں۔ سُوجھائی: واضح کی۔

ترجمہ: عارفِ کامل مُرشد مکمل نے تنہائی میں بیٹھ کر یہ محبت کے سربستہ رموز بتلائے ہیں۔

(10) وَجہہ اللہ فَرید ہے باقی باقی ہالک زاہق زائِل

حل لغات: وجہہ اللہ: حصہ ہے اس آیت قرآن پاک کا **کل شی ھالک الا وجھہ**O (ترجمہ) ہر چیز سوائے ذات حی و قیوم کے فنا ہونے والی ہے' صرف اسی کو بقاء ہے۔ ہالک: ہلاک ہونے والی' فانی۔ زاہق: مٹ جانے والا۔ **الباطل کان زھوقا**O باطل فنا ہونے والا ہے۔ زائِل: زوال پذیر' فانی' دور ہو جانے والی۔

ترجمہ: اے فریدؔ ذات باری کو ہی بقاء ہے باقی تمام چیزیں ہلاک ہونے والی' مٹنے والی' فانی ہیں۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 73

(1) سَٹ رِیک غیر خُدا دی سَب شئے وہم خیال

حل لغات: سَٹ: پھینک دے' ترک کر دے' چھوڑ دے۔ رِیک: چاہت' تمنا۔

ترجمہ: غیر حق کی چاہت کو دُور پھینک دے۔ ایسی ہر چیز بے حقیقت ہے۔ وہم اور خیال ہے۔ اللہ کے سوا سب کچھ بھول جا۔

(2) کِتھ لیلیٰؔ' کِتھ مجنوںؔ' کِتھ سوہنیؔ مہینوال

حل لغات: کِتھ: کہاں ہیں۔ لیلیٰ اور سوہنی: مشہور معشوقوں اور مجنوں اور مہینوال مشہور عاشقوں کے نام ہیں۔

ترجمہ: لیلیٰ اور مجنوں' سوہنی مہینوال اب کہاں ہیں۔

(3) کِتھ رانجھنڑ کِتھ کھیڑے ہے ہیر سیال

ترجمہ: ہیر سیال' اُس کا عاشق رانجھا اور اُس کے سسرال کھیڑے اب کہاں ہیں؟

(4) کِتھ سَسّی کِتھ پُنوں او درد کشال

حل لغات: سَسّی: پنوں بلوچ کی معشوقہ کا نام۔ کشال: تکلیف' مصائب و آلام۔

ترجمہ: سَسّی اور پنوں اب کہاں ہیں اور ان کی داستان عشق اور تفصیل درد و مصائب کہاں ہیں؟

(5) کِتھ سیفل کِتھ پریاں او ہجر وصال

حل لغات: سیفل: مخفف لفظ ہے سیف الملوک کا' مشہور عاشق شہزادہ کا نام۔

ترجمہ: سیف الملوک اور اس کی پریوں کے ہجر و واصل کے واقعات اب کہاں ہیں' محض قصے ہی رہ گئے ہیں اور وہ فنا ہو چکے ہیں۔

(6) باجھوں احد حقیقی کُل شے عین زوال

حل لغات: باجھوں: بغیر' سوائے۔

ترجمہ: ذاتِ حقیقی کے سوا ہر چیز فنا ہو جانے والی ہے۔

(7) چار ڈِہارے چیتر دے کُڈّے بَکَر وال

حل لغات: ڈہارے: دن' ایام۔ چیتر: ماہ چیت فصل بہار کا مہینہ۔ کُڈّے: کُودتا ہے' اچھلتا ہے' ناز کرتا ہے۔ بکروال:

بکریوں کا چرواہا۔

ترجمہ: چیت کے ایام بہار میں گھاس کی فراوانی کے باعث بکریوں والا بھی خوش ہو کر اچھلتا کودتا نظر آتا ہے، مگر وہ بھی فصل کے چار دن گزر جانے اور گھاس کے ختم ہو جانے پر پھر افسردہ ہو جاتا ہے۔

(8) ما خلا اللہ باطل بے شک کُوڑ پپال

حل لغات: ماخلاء اللہ: جو چیز خُدا کے سوا ہے۔ پپال: افتراء، دھوکا، فریب، فضول، بیکار۔

ترجمہ: سوائے ذات باری تعالیٰ کے باقی سب چیز باطل، فانی، جھوٹ اور فریب ہے۔

(9) یار فریدؔ نہ وِسرم مُشکل، محض مُحَال

حل لغات: مُحَال: اَن ہونی بات۔ محض: بالکل۔ وِسرم: مجھے بھول جائے۔

ترجمہ: اے فرید! میں یار کو بھول جاؤں! یہ مشکل اور بالکل ان ہونی بات ہے۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 74

نوٹ: اس کافی میں حضرت نے ہیر کے مصائب کا ذکر کیا ہے۔ آخر پر سسی کی مشکلات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

(1) سُنْ یار پُرانْی پیڑ وو تھیاں اکھیاں چھَل گئی دِلڑی جَل

حل لغات: پُرانْی: پرانی، دیرینہ۔ پیڑ: درد، دکھ۔ چھَل: سیلاب، طوفانی۔ دِلڑی: دل۔

ترجمہ: اے دوست میرے پرانے درد کی کیفیت سن، آنکھوں سے سیلاب جاری ہے اور دل جل گیا ہے۔

(2) کانْہہ کُمانْے اُجڑیاں جھُوکاں سخت سیالیں کردیاں ٹُوکاں
رَہندی دِل دِلگیر وو سر درد اُٹل پئے روگ اُچھل

حل لغات: کانْہہ: دریائی سرکنڈے۔ کُمانْے: کملا گئے، مرجھا گئے۔ جھُوکاں: عارضی آبادیاں، قیام گاہیں۔ سیالیں: قوم سیال کی عورتیں۔ ٹُوکاں: طعنے دینا، الزام لگانا۔ دِلگیر: اداس، پریشان۔ اُٹل: اٹل آنا محاورہ ہے یکدم امنڈ آنا۔ روگ: درد۔ اچھل پئے: اچھل پڑے، کناروں سے باہر آگئے۔

ترجمہ: دریائی سرکنڈے مرجھا گئے اور آبادیاں ویران ہو گئیں، جھنگ سیال کی سنگدل عورتیں طعنے دیتی ہیں، دل ہمیشہ غمگین رہتا ہے، سر کا درد اُمڈ آیا ہے اور بے شمار عوارض نے احاطہ کر رکھا ہے۔ (روگ کناروں سے باہر اُچھل پڑے ہیں۔)

(3) لگڑا نینْہہ رَنجھیٹے والا وِسریا فہم فِکر دا چالا
ہِیر گئی جھنگ چِیر وو سَٹ سیجھ پلنگ تے رنگ محل

حل لغات: لگڑا: لگا۔ نینہہ: عشق۔ رنجھیٹا: رانجھا کو محبت سے رنجھیٹا کہا گیا ہے۔ وسریا: بھول گیا۔ چالا: طریقہ، عادت۔ جھنگ: جنگل، جھنگ شہر۔

ترجمہ: رانجھا (یعنی محبوب) کا عشق ایسا لگا ہے کہ جس سے غم اور فکر کے تمام طریقے بھول بھلا گئے۔ ہیر بچاری سیج پلنگ اور رنگ محل چھوڑ کر جنگلوں کو چیر کر نکل گئی ہے۔

(4) بھوگے مُول نہ دشمن جائی جو جو سختی میں سر آئی
مارِم ما پیُو ویر وو وَل سینگیاں سرتیاں لہم نہ کَل

حل لغات: بھوگے: برداشت کرے، جھیلے۔ مُول: محض، بالکل۔ دشمن جائی: دشمن زادی، دشمن کی بیٹی۔ میں سر آئی: میرے سر پر نازل ہوئی۔ مارِم: مجھے مارتے ہیں۔ ماپیو: ماں باپ۔ ویر: بھائی۔ سینگیاں: ہم عمر۔ سرتیاں: اکٹھے کھیلنے والیاں، سہیلیاں، ہمجولیاں۔ لہم نہ کل: خبر نہیں لیتیں۔

ترجمہ: جس قدر مصیبتیں مجھ بدنصیب نے برداشت کی ہیں، خُدا کرے دشمن کی اولاد پر بھی نہ آئیں، مجھے ماں باپ اور بھائی مارتے ہیں اور پھر اکٹھی کھیلنے والی سہیلیاں تک بھی خبر نہیں لیتیں۔

(5) چاک رہیندا آ وَڑ ویڑھے کھیڑے بھیڑے رکھن بکھیڑے
کپڑے لیر کتیر وو گیا ہار سنگار مُساگ کجل

حل لغات: چاک: نوکر چاکر، چرواہا۔ مہیں دا: بھینسوں کا۔ وڑ: داخل ہو، اندر آ۔ ویڑھا: صحن خانہ۔ کھیڑے: ہیر کے سسرال۔ بھیڑے: برے، بدباطن۔ بکھیڑے: جھگڑے۔ لیر کتیر: ٹکڑے ٹکڑے، تار تار۔

ترجمہ: اے میرے بھینسوں کے چرانے والے محبوب! میرے صحن خانہ میں آجا، بدباطن کھیڑے بلاوجہ چھیڑتے ہیں اور بکھیڑے کرتے ہیں تیرے ہجر میں ہار سنگار مسی مساگ اور کجل کا لگانا گیا اور کپڑے پھٹ کر تار تار ہو گئے ہیں۔

(6) نازک ناز نگاہ[1] سجن دے عشوے غمزے[2] من موہن دے
لگڑے کاری تیر وو سَے سینے پَلپَل چُبھدے پھل

حل لغات: سجن: محبوب، دوست۔ من موہن: دل لبھانے والا، محبوب۔ سے: سینکڑوں۔ پلپل: دم دم، ہر وقت، لحہ بہ لحہ۔ چبھدے پھل: تیر کے پھل چبھتے ہیں، ہر وقت کاوش کرتے ہیں۔

ترجمہ: محبوب کی نازک نگاہیں اور اس کے عشوے اور غمزوں کے کاری تیر جگر میں لگے ہوئے ہیں جن سے سینکڑوں پھل سینے میں ہر وقت چبھتے رہتے ہیں۔

(1) قہری: مثنوی معدن عشق (2) چو بھڑے: مثنوی معدن عشق

(7) اَوکھے لانگھے روہ جَبَل دے جھَل جھَل چھالے پیر پجلدے
رُلدی راہ ملیر وو جتھ راکس ڈینٹیں پوون ڈہل

حل لغات: اُوکھے: مشکل، دشوار۔ لانگھے: راستے، گزر گاہ۔ چھَل چھَل: لبریز۔ چھالے: آبلے۔ پیر: پاؤں۔ بھلدے: سوزش سے کباب ہو رہے ہیں (جو چیز تیز آگ سے جلے اسے جلنا اور جو گرم راکھ یا گرم ریت سے جلے اس کو بھلنا کہتے ہیں)۔
راخس: دیو، پری۔ ڈینیں: ڈائن، چڑیل۔ یوون دہل: ڈر جائیں، خوفزدہ ہو جائیں۔ ملیر: کراچی کے قریب تفریحی مقام۔
ترجمہ: پہاڑوں اور چٹانوں کی دشوار گزار راہیں جن میں تپش کی وجہ سے پاؤں جل گئے اور چھالے پڑ گئے ہیں، چھالے چھلک رہے ہیں (یعنی بہنے کو تیار ہیں) اور پاؤں (گرم ریت سے) جل رہے ہیں، بیچاری محبوبہ ملیر کے راستہ میں آوارہ پھر رہی ہے جہاں جنگلی درندے اور ہیبت ناک چڑیلیں بھی دہل جاتی ہیں۔

(8) سسّی شودی پیر پیادی ناں رتڑ تاڑے جھوک آبادی
مٹھڑی بے تقصیر وو نا خرچ پلّے نہ گنڈھ سمَل

حل لغات: شودی: بیچاری۔ رتڑ: دریا کو پیدل عبور کرنے کا گھاٹ۔ تاڑا: مسافروں کی آرام گاہیں۔ گنڈھ: گانٹھ۔ سمَل: زاد راہ، خرچ سفر۔
ترجمہ: سسّی بیچاری پا پیادہ دشوار گزار بے راہ بے نشان جنگل میں آوارہ پھر رہی ہے جہاں نہ کوئی ٹھکانا ہے اور نہ کوئی آبادی ہے، بیچاری بے گناہ برباد ہو رہی ہے نہ پلے خرچ ہے نہ زادِ راہ ہے۔

(9) ماہی باجھوں سُول قہر دے ڈیہاں رات فریدؔ نجر دے
نیڑاں رنیر وہیر وو جھر جنگل بیلے، چھلّو چھَل

حل لغات: نجردے: گھلتا جا رہا ہے، زار و نزار ہے۔ رنیر: آنسو۔ وہیر: بہہ رہے ہیں، دھارے۔ جھر: سنسان اور گنجان جنگل۔ بیلہ: بیابان جنگل۔ نیڑاں: آنکھوں سے۔
ترجمہ: محبوب کے بغیر بے انتہا مصائب ہیں کہ جن میں شب و روز فرید خستہ گلتا جا رہا ہے اور زار و نزار ہو رہا ہے آنکھوں سے آنسوؤں کا اتنا شدید طوفان امنڈ آیا کہ آبادیاں اور ویرانے جنگل اور صحرا سب زیر آب آ گئے ہیں۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 75

نوٹ: اس کافی میں حضرت خواجہ فریدؒ نے سسّی کی زبان سے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے اور اس کے غم عشق اور غم فراق کا حال بیان کیا ہے۔

(1) کیچ گیوں یار بروچل کل نالدھڑو سانوَل وَل

حل لغات: کیچ: مکران کا شہر جو پنوں کا وطن تھا۔ بروچل: بلوچ، پنوں کی ذات ہے، مراد محبوب پنوں۔ کل: خبر۔ کل ناں ندھرو: خبر نہ لی۔ سانوَل: محبوب ملیح۔ وَل: پھر، دوبارہ۔

ترجمہ: اے پردیسی محبوب پنوں! تو نے کیچ جا کر میری پھر خبر تک نہ لی۔

(2) مِصری کھنڈ نباتڑیں ڑِسدیاں زہر ہلاہل

حل لغات: مِصری: مشہور چینی کی مرکب مٹھائی۔ کھنڈ: کھانڈ' چینی۔ نباتڑیں: جمع نبات' شیرینی' کھانڈ۔ ڑِسدیان: دکھائی دیتی ہیں' معلوم ہوتی ہیں۔ ہلاہل: زہر۔

ترجمہ: تیرے بغیر مصری کھانڈ اور مٹھائی جیسی میٹھی چیزیں بھی زہر قاتل دکھائی دیتی ہیں۔

(3) گھولے زیور بھا لگے بُٹھ پئے ڈورے ململ

حل لغات: گھولے: قربان کئے۔ بھا لگے: آگ لگے۔ بُٹھ پئے: بھاڑ میں ڈال دیئے گئے۔ ڈورے: ڈوریئے' باریک کپڑے کی قسم۔

ترجمہ: تیرے بغیر آگ لگے ان زیوروں کو انہیں تجھ پر قربان کردوں اور ڈوریئے ململ کو بھاڑ میں ڈال دوں۔

(4) جوبَن جوش جَوانڑی ناز نہورے گئے گل

حل لغات: جوبَن: اُمنگ۔ جوانڑی: جوانی کی تصغیر شباب۔ نہورے: نخرے۔ گئے گل: ختم ہو گئے۔

ترجمہ: تیرے بغیر میرا جوبن اور جوانی کا جوش بلکہ ناز و ادا سب برباد ہو گئے۔

(5) کپڑے لِیر کتیرڑے لِنگڑیں جائی مَلکَل

حل لغات: لِیر کتیر: پارہ پارہ' تار تار۔ لِنگڑیں: لنگ' اعضاء' بازوؤں میں۔ جائی: پیدا ہو گئی۔ مَلکَل: میل کچیل۔

ترجمہ: کپڑے پھٹ کر تار تار ہو گئے ہیں' ہاتھ پاؤں میں میل کچیل جم گئی ہے۔

(6-7) اَکھیاں کجلوُں کالیاں پیچی زُلف وَلو وَل

او دل چوٹ چلاندیاں اے تھی پھائی پئے گل

حل لغات: وَلوَول: پیچ در پیچ۔ پھائی: پھندا' پھانسی۔

ترجمہ: آنکھیں جو کاجل سے سیاہ ہیں وہ دل پر چوٹ چلاتی ہیں اور گھنگھریالی زلفیں گلے کا پھندا بن گئی ہیں۔

(8) ڈِٹھم مُلک ملہیر ڈوں کالے بادل

حل لغات: ڈِٹھم: میں نے دیکھے۔ ڈوں: جانب' طرف' سمت۔

ترجمہ: میں نے ملک ملہیر کی طرف کالے کالے بادلوں کو جمع ہوتے دیکھا ہے۔

(9) سندھڑے رہن نہ ڈیندیاں لگڑیاں تانگھاں پَل پَل

حل لغات: سندھڑا: ملک سندھ یعنی وہ خطہ زمین جو دریائے سندھ کے کناروں کے پاس واقع ہے۔

ترجمہ: محبوب کی چاہت لگی ہوئی ہے' جو ہر دم ریگستانوں (روہی) کی طرف کشش کر رہی ہے اور سندھ کے کنارے رہنے نہیں دیتی۔

Scanned with CamScanner

(10) روہی مینگھ ملہارڑاں کھمدیاں کھمنیاں اَجکل

حل لغات: روہی: ریگستان۔ مینگھ ملہار: مطلع کا ابر آلود ہونا۔ کھمنیاں: کھمنی بجلی۔ کھمدیاں: چمکتی ہیں، کوندتی ہیں۔

ترجمہ: روہی کے ریگزاروں میں آج کل بادل گھر گھر آرہے ہیں اور بجلیاں کوند (چمک) رہی ہیں۔

(11) دِلڑی سِکدی دِیس ڈوں اَکھڑیں ہنجھوں بَل بَل

حل لغات: سکدی: مشتاق ہے۔ بل بل: جوش میں ابل ابل کر قطرات اشک ٹپک رہے ہیں۔ ہنجھوں: آنسو۔

ترجمہ: دل وطن کی طرف مشتاق ہو کر کھنچ رہا ہے اور آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے ہیں۔

(12) ڈیکھاں باغ بغوچڑے جیڑا جانوِم جَل بَل

حل لغات: بغوچڑے: باغیچہ کی تصغیر ہے۔ جیڑا: دل، طبیعت۔ جل جل: جل بھن، بیتاب ہونا۔

ترجمہ: میں جب کوئی باغ اور باغیچے دیکھتی ہوں (تو وطن کے لئے طبیعت بے تاب ہوتی ہے) اور جی جلنے لگتا ہے (جل اٹھتا ہے)۔

(13) لانڑے پھوگ فریدؔ دے درد دِلیں دے دَر مَل

حل لغات: لانڑے، پھوگ: دونوں ریگستان (روہی) کے خود رو پودے۔ در مل: علاج۔

ترجمہ: فریدؔ کے درد دل کا علاج "لانے اور پھوگ" ہیں۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 76

اس کافی میں حضرت خواجہ صاحبؒ نے سالک کو اپنی حقیقی شان بتلا کر اِدھر اُدھر بھٹکنے سے روکا ہے اور بتایا ہے کہ تیرا مقام اور مقصد زندگی نہایت بلند اور برتر ہے تو اس کی طرف متوجہ ہو۔

(1) کیوں توں فرد تے جزو سَڈاویں توں کُلی توں کُل

حل لغات: فرد: اکیلا۔ جزو: کُل کا ایک ٹکڑا۔ سڈاویں: کہلاتا ہے۔ کُل: ہمہ، تمام، سالم۔

ترجمہ: اے سالک! تم کیوں اپنے آپ کو ایک الگ تھلگ حصہ یا جزو قرار دیتے ہو۔ تم تو خود ہی کل ہو اور ہر لحاظ سے کامل ہو۔ (مکمل ہو۔)

(2) باغ بہشت دا توں ہیں مالک خود بُلبُل خود گُل

حل لغات: مالک: صاحب مال۔

ترجمہ: تو ہی باغ بہشت کا مالک ہے تم تو خود ہی گُل ہو اور خود ہی بُلبُل ہو۔

(3) عرش وی تیڈا فرش وی تیڈا توں عالی اَنْ مُل

حل لغات: ان مل: بے بہا، بیش قیمت۔

ترجمہ: تو عالی مقام اور بے بہا ہے، دیکھ عرش بھی تیرا ہے اور فرش بھی۔ یعنی ساری کائنات تمہارے لئے ہے۔

(4) چڑھ داریں منصُور وے بھائی رَکَرَن عجب غُل غل

حل لغات: دارین: جمع دار، سولی، پھانسی۔ منصُور: مشہور صوفی حلاج جس کو انا الحق کہنے کی پاداش میں سولی پر چڑھایا گیا تھا۔

ترجمہ: (انا الحق کے راز سے پردہ اٹھانے والے) منصُور حلاج کے سولی پر چڑھنے کی وجہ سے اس کے کئی بھائی عجب نعرے لگاتے ہیں۔ (نعرۂ مستانہ لگاتے ہیں)۔

(5) رُوح، مثال، شہادت توں ہیں سمجھ، سنجاݨ نہ بھُل

حل لغات: روح، مثال اور شہادت: یہ تینوں عالم ہیں عالم ارواح، عالم مثال اور عالم شہود۔ سنجان: پہچان، شناخت۔ بھل: بھول۔

ترجمہ: اے نادان بے خبر تمام عالم ارواح، مثال و شہود میں تو موجود ہے۔ اس حقیقت کو بجھ اور پہچان، دھوکے میں نہ آ۔ اپنے اور اپنے خالق کے مرتبہ کو پہچان۔

(6) دُنیا، عُقبیٰ، برزخ اندر ناہیں تیڈڑا تُل

حل لغات: دُنیا: موجودہ دنیائے آباد۔ عقبیٰ: عاقبت، یعنی محشر، قیامت کی دنیا۔ برزخ: درمیانی دنیا، قبر کا عالم حیات اور حشر کا درمیانی وقفہ۔ تُل، تول: وزن، مقابل، برابر۔

ترجمہ: عالم دنیا، عقبیٰ اور برزخ میں کوئی تیرا ہم پلّہ نہیں ہے۔

(7) یار فریدا کول ہے رتیڈے ناں بیھوُدہ رُل

حل لغات: کول: نزدیک، پاس۔ رُل: آوارہ پھر، بھٹک۔

ترجمہ: اے فریدؔ یار تو تیرے قریب ہے (وہ خود فرماتا ہے: نحن اقرب الیہ من حبل الورید ہم شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں) تو اس راز کو سمجھ اور بیہودہ نہ بھٹک۔

(1) یار فرید ہے کولے: اسرار فریدی

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 77

اس کافی میں مہینوال کی محبوبہ سوہنی کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔

(1) مِل ہمینوالا مِل مہینوال ہَر دل میں ہے تیڈڑی بھال

حل لغات: بھال: انتظار، تلاش۔ ہمینوال: بھینسوں کا چرواہا (محبوب)۔

ترجمہ: اے ہمینوال محبوب! ہر دل میں تمہارا شوق اور انتظار ہے آمل آکر مل، اب زیادہ نہ ترسا۔

(2) روز ازل دی سختی ماری ڈِتڑی مُول نہ قِسمت واری
ما پِیُو وِیر نہ لہم سنبھال

حل لغات: سختی ماری: مصیبت زدہ۔ قسمت نہ ڈتڑی واری: قسمت نے یاوری نہ کی۔ وِیر: بھائی۔ سنبھال لہم: سنبھال نہیں رکھتا ہے، خبر نہیں لیتے۔

ترجمہ: میری قسمت نے ہرگز یاوری نہیں کی، میری بدحالی پر ماں باپ اور بھائی تک بھی میری خبر نہیں لیتے۔ میں تو روز ازل کی مصیبت زدہ ہوں۔

(3) فکر فراق تے مُونجھ مُونجھاری یاری لا کر مُٹھڑی، ہاری
ڈِسدِم وصل وِصال محال

حل لغات: مونجھ مونجھاری: اُداسی اور دل گرفتگی، پریشانی۔ مٹھڑی: بدبخت، خستہ حال، مصیبت زدہ۔ ڈسدم: مجھے نظر آتا ہے، مجھے دکھائی دیتا ہے۔

ترجمہ: میں تو یاری لگا کر فکر، فراق اور ہر وقت کے رنج و ملال کے باعث ہمت ہار بیٹھی ہوں اور اب تو محبوب کا وصال بھی مشکل نظر آتا ہے۔

(4) روندیں رڑدیں[1] کُوکاں کر دی آہیں بھَر دی جُھک جُھک مَر دی
عشق اَولڑا جی جنجال

حل لغات: رڑدیں: چیختے ہوئے، چلاتے ہوئے۔ کوکاں کردی: چیخیں مارتی ہوئی، فریادیں کرتی۔ جُھک جُھک مردی: گھُل گھُل کر مرتی ہوں، زار و نزار ہوں۔ اولڑا: انوکھا، بے ڈھب۔ جی: طبیعت۔ جنجال: مصیبت۔

ترجمہ: یہ عشق عجیب انوکھا جنجال گلے میں پڑ گیا ہے کہ ہر وقت چیخ چلاتی ہوں، آہیں بھرتی ہوں اور گھل گھل کر مر رہی ہوں۔

(1) روندی رڑدی: اسرار فریدی

(5) زورے تورے حُسن دے مانے سارے ہار سِنگار وِہانے

آئی ۔ اوڑک سُولاں کجال

حل لغات: زورے تورے: جوش جوانی' جبر اور طاقت۔ تورا: حکومت۔ ماٹے: جمع ماٹا کی۔ غرور۔ وہاٹے: گزر گئے۔ آخرکار۔ جال: گزارا۔

ترجمہ: اپنی جوانی زور اور حکومت کا غرور اور تمام ہار سنگار ختم ہو گئے اور آخرکار درد و مصائب نے گھیر لیا ہے۔

(6) ناز نزاکت نوکاں نخرے ہبھوں سُکھ سُہاگ دے بخرے

ساڈے پوکھڑے کوجھڑا حال

حل لغات: نوکاں: ناز و ادا' آرائش' آنکھ کے سرمہ یا کاجل کی بڑھی ہوئی دھار۔ نخرے: عشوے' غمزے' ناز بھرے اشارے۔ سہاگ: شادی' خوشی۔ بخرے: حصے۔ پوکھڑے: حصے میں۔ کوجھا: برا۔

ترجمہ: وہ تمام ناز و نزاکت' آرائش' عشوے غمزے' خوشی اور شادمانی کے تمام ساز و سامان ختم ہو گئے۔ اب تو ہمارے حصے میں بدحالی اور دکھ درد کے سوا کچھ نہیں رہا۔

(7) خویش قبیلہ دُشمن سارا ہر کوئی مارِم جان وِچارا

برہوں اَویڑا اُلٹی چال

حل لغات: خویش: رشتہ دار' اپنے۔ قبیلہ: خاندان' کنبہ۔ وچارا: بیچارا' بے کس۔ اویڑا: پیچیدہ' سرکش' ضدی۔

ترجمہ: محبت عجیب سرکش اور مشکل پسند ہے اور اس کی چالیں ایسی الٹی ہیں کہ اس کے آتے ہی تمام عزیز و اقربا دشمن ہو گئے ہیں اور مجھ کو بے چارہ اور بے بس جان کر سب مارتے' پیٹتے اور تکلیف دیتے ہیں۔

(8) ویڑھے یار فریدؔ نہ آیا گَل گیا جوبن مفت اُجایا

ڈُھٹڑے ڈندتے چِٹڑے وال

حل لغات: گَل گیا: ضائع چلا گیا' برباد ہو گیا۔ ڈُھٹڑے: گر گئے۔ ڈنڈ: دانت۔ چِٹڑے: سفید۔ وال: بال۔ اُجایا: بے کار' ضائع۔

ترجمہ: اے فرید فراق محبوب میں عمر بسر ہو گئی اور جوانی کا جوبن مفت میں ضائع ہو گیا۔ (یہاں تک کہ) دانت گر گئے اور سر کے بال بھی سفید ہو گئے مگر محبوب اب تک صحن خانہ میں نہیں آیا۔ (ادھر کا رخ ہی نہیں کیا۔)

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 78

(1) میں تاں تیکوں مِنتاں کر دی سانوَل اَساں وَل بھال

Scanned with CamScanner

حل لغات: اَساں ول: ہماری طرف۔ بھال: توجہ کر۔

ترجمہ: اے سانولے محبوب! میں تو تمہاری منتیں کرتی ہوں کہ اب میری طرف بھی توجہ کرو۔

(2) وَاہ غمزے واہ ناز چبولے وَہ نخرے وہ رِتلک رِتلولے

وَہ زُلفاں وَہ خال

حل لغات: وَہ: حرف تعجب، سبحان اللہ۔ چبولے: خوش گفتار، ناز بھری باتیں۔ رِتلک: ماتھے پر زعفران سے جو خط کھینچا جاتا ہے اس کو تلک کہتے ہیں۔ رِتلولے: جمع خال، تِل، بندیاں۔

ترجمہ: سبحان اللہ! کیا عجب اشارے کنایے ہیں اور کیا عجب خوش گفتاریاں ہیں۔ کیا عجب ناز و ادا ہیں اور کیا عجب تِل، زُلفیں اور خال ہیں۔

(3) تھی کر دام دِلیں نوں وَنگن تھی کر نانگ جگر نوں ڈَنگن

عَطروُں بھنڑے وَال

حل لغات: دَام: جال۔ وَنگن: باندھتی ہیں، پھنساتی ہیں۔ ڈَنگن: ڈنگ مارتی ہیں، ڈستی ہیں۔ بھنڑے: بسے ہوئے، خوشبودار۔ وَال: بال، زلفیں۔

ترجمہ: محبوب کی عطر میں بسی ہوئی زُلفیں کبھی جال بن کر دلوں کو جکڑتی ہیں اور کبھی سانپ بن کر جگر کو ڈستی ہیں۔

(4) جَیں ڈینہہ یار اَساں توں رُٹھڑَے بَٹھ پئے ڈورے ململ پٹُھڑَے

جر جر بوگھ تے آل

حل لغات: رُٹھڑے: روٹھے، ناراض ہوئے۔ ڈوریئے، ململ، جڑ، بگھ، وال: باریک اور عمدہ قیمتی کپڑوں کے قسم و نام ہیں۔ جر جر: پہلے جڑ جڑ کے معنی ٹکڑے ٹکڑے پُرزے پرزے ہیں۔

ترجمہ: جس دن سے ہمارا محبوب ہم سے روٹھ گیا ہے، اسی دن سے تمام نفیس پارچات کا استعمال ہم سے چھوٹ گیا ہے۔ یہ کپڑے اب اچھے نہیں لگتے۔

(1) بٹھ ڈورے بٹھ ململ پٹھرے اسرار فریدی

(5) بھاوِن مُول نہ باجھ سَجّنڑ دے کپڑے نازک وَنّو وَنڑ دے

زیور آلو آل

حل لغات: بھاوِن: بھاتی ہیں۔ سجّنڑ: دوست، محبوب۔ وَنّو وَنڑ: قسم قسم کے، طرح طرح کے۔ آلو آل: اعلیٰ سے اعلیٰ، بہتر سے بہتر۔

ترجمہ: محبوب کے بغیر نازک و نرم عجیب لباس اور اعلیٰ سے اعلیٰ زیور بالکل اچھے نہیں لگتے (نہیں بھاتے)۔

(6) درد فراق دی چال اَساڈی مُنجھّڑیں ٹبرڑیں جال اَساڈی
بے واہی دا حال

حل لغات: مُنجھّڑیں: ویران' غیر آباد۔ ٹبرڑیں: جمع ٹبے کی' ٹیلے۔ بے واہی: بے کس' بے نوا' بے آسرا۔

ترجمہ: ہجر و فراق کے صدمے برداشت کرنا ہمارا معمول بن چکا ہے۔ سنسان ٹیلوں میں ہماری گزر اوقات ہے اور بے سروسامانی اور بے بسی ہماری حالت ہے۔

(7) اِتنا ظلم مُناسِب نا ہیں رو رو پِٹ پِٹ کر کر ڈھائیں
گُزر گئے سَے سال

حل لغات: ڈھائیں: فریاد' آہ و زاری (جمع دھاں کی)۔ رو رو پٹ پٹ: رونا پیٹنا۔

ترجمہ: اے دوست اس قدر ظلم مناسب نہیں ہے کہ رونے پیٹنے اور فریادیں کرنے میں (اب تو) میرے سینکڑوں سال گزر گئے ہیں۔

(8) یار فریدؔ نہ رولا ڈیسم اوڑک سَڈ کر کول بہلیسم
ہے سوہنڑاں لَج پَال

حل لغات: رولا ڈیسم: مجھے چکر میں رکھے گا' پریشان و مضطرب رکھے گا۔ سڈکر: بلا کر۔ کول: نزدیک' قریب۔ بلہیسم: بٹھائے گا۔ لج پال: لاج پالنے والا' آبرو کا محافظ' شرم کی آن رکھنے والا۔

ترجمہ: اے فریدؔ میرا محبوب حسین' لاج پالنے والا ہے' مجھے زیادہ پریشان نہیں کرے گا اور آخرکار بلا کر اپنے قریب بٹھائے گا اور وصال سے نوازے گا۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 79

(1) یار سپاہیڑا آ وس ماڈڑے کول

حل لغات: وَس: بس' آباد ہو۔ ماڈڑے: (سندھی) میرے۔

ترجمہ: اے میرے سپاہی محبوب آ اور میرے پاس آکر آباد ہو جا۔

(2) ہِک لکھ ڈیندیں ڈوں لکھ ڈیساں ہِک وَاری چَا بول

حل لغات: ہِک وَاری: ایک دفعہ۔ چال بول: میرے ساتھ بول' کلام کر' گفتگو کر' بات چیت کر۔

ترجمہ: ایک لاکھ کی بجائے دو لاکھ دے دوں گی' تو ایک دفعہ میرے ساتھ ہم کلام تو ہو۔ (میرے ساتھ بول تو سہی۔)

(3) پہلوں ڈیکر بانہہ سرانِدی سانول یار نہ رول

حل لغات: پہلوں: پہلے' ابتداء۔ بانہہ: بازو۔ سراندی: سرہانے۔ رول: بیکس نہ بنا۔

ترجمہ: اے محبوب ملیح' پہلے تو اتنی مہربانی کی کہ میرے سرہانے اپنا بازو رکھا۔ ایسے حالات کے بعد اب مجھے پریشان نہ کر۔ (آوارہ و سرگرداں نہ کر۔)

(4) نَینّہ سَاوَنْڑ دی مَیں مَنتاری سَے چھولیاں َلکھ جھول

حل لغات: نَینہ: نیں' ندی' نالہ۔ سَاونْڑ: ساون کا مہینہ جب بارش کا زور شور ہوتا ہے۔ مَنتاری: تیرنا نہ جاننے والی۔ چھولیاں: واو مجہول' موج طوفان۔ جھول: واو مجہول' گرداب۔

ترجمہ: ساون کا مہینہ ہے' ندی لبالب بھری ہوئی بہہ رہی ہے۔ سینکڑوں موجیں اور لاکھوں گرداب ڈرا رہے ہیں اور میں تیرنا نہیں جانتی۔

(5) یَار چہَنیدا مَانْڑ مَہَیں دا آ وسَ ماڈڑے کول

حل لغات: چہَنیدا: دل پسند محبوب' چاہا جانے والا' مطلوب۔ مَانْڑ: فخر' غرور۔ مہیں دا: بھینسوں کا۔

ترجمہ: اے محبوب دلنواز' تو ہی میرا تکیہ اور مان ہے۔ آ اور میرے پاس آکر آباد ہو۔ (اے میرے مطلوب محبوب! اے میری بھینسوں کے مان اور فخر! آکر میرے پاس آباد ہو جاؤ۔)

(6) سَانوّلیاں دے نیڑّ، سلُونڑے کجلے دے ٹِک ٹول

حل لغات: سلُونڑے: دل پسند' نمکین۔ کجلے: کاجل۔ ٹک ٹول: کاجل بھری آنکھوں کے غمزے' سجاوٹ۔ نین: آنکھیں۔

ترجمہ: ملیح سانولے محبوبوں کی آنکھیں دِلرُبا ہیں اور ان میں کاجل کی رونق اور بھی زیادہ دلکش ہے۔

(7) پاپن چکوی کر کر چیکاں اَلھڑے زخم نہ چول

حل لغات: پاپن: پاپی' گنہگار۔ چکوی: مشہور پرندے چکوا کی مادہ۔ چکوا چکوی کی بابت مشہور ہے کہ وہ چاند پر عاشق ہیں اور ہمیشہ آہ و زاری میں مصروف رہتے ہیں۔ الھڑے: ہرے زخم' تازہ زخم۔ نہ چول: نہ چھیڑ' نہ کرید۔

ترجمہ: اے ظالم چکوی' چیخ چیخ کر میرے تازہ اور ہرے زخموں پر نمک نہ چھڑک اور ہرے زخموں کو نہ چھیڑ۔

(8) مَرَ مَر جاندی رَشک نہ سَہندی دِلڑی سخت سَڑول

حل لغات: مَرمَر جاندی: مرمر جاتی ہے۔ رَشک: حسد' جلاپا۔ سَڑول: جلی بھنی ہوئی' حاسد' جلنے والی۔

ترجمہ: میرا دل سخت نازک اور حساس ہے۔ رَشک' جلاپا برداشت نہیں کر سکتی۔ میں مرجانا قبول کروں گی مگر رَشک برداشت کرنا میرے بس کی بات نہیں۔

(9) بینے بُولے بینسَر وِسرے گئے نورے رُمجھول

حل لغات: بینے' بونے' بینسر' نورے' رُمجھول: سب زیوروں کے نام' بینا پیشانی کا زور' بولے بینسر ناک میں پہننے کے'

نورے رمجھول پازیب وغیرہ۔

ترجمہ: بینے، بولے، بینسر بھول گئے اور نورے اور رمجھول ختم ہو گئے۔

(10) نخرے ناز نہورے ہر دم ، ربیا ربیا کرن الول

حل لغات: نہورے: ناز و انداز۔ بیا بیا: دوسرا اور نیا نیا۔ الول: طرز دلبری، گدگدی، چہلیں، چھیڑ چھاڑ۔

ترجمہ: محبوب کے ناز نخرے ہردم نئی نئی طرز اختیار کر کے دل میں گدگدی سی پیدا کرتے ہیں۔

(11) اَوگن ہاری نا کِس کم دی سوہناں عیب نہ پھول

حل لغات: اوگن ہاری: خطاکار، بے وصف۔ پھول: ظاہر کر، افشا کر، کریدنا۔

ترجمہ: میں خطاکار تو کسی کام کی نہیں ہوں، تو میرے عیب نہ کرید۔ (عیب نہ کھول۔)

(12) سمجھ فریدؔ نہ تھی غم وَ اسُو اللہ مِلیسِم ڈھول

حل لغات: غم و اسو: غم و درد میں زندگی بسر کرنے والا۔ ملیسم: مجھے ملائے گا۔ ڈھول: محبوب۔

ترجمہ: اے فرید! غمزدہ نہ ہو اور سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ ضرور وصال محبوب کے اسباب پیدا کر دے گا۔ **لا تقنطوا من رحمة الله** اس کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

☆ــــ☆ــــ☆

کافی 80

ایک دفعہ کسی سندھی موسیقار نے حضرت سچل سرمست علیہ الرحمۃ کی مشہور کافی ؎

"جیں دِل پیتا عشق دا جَام اودِل مست و مست مدام"

خواجہ صاحب کو گا کر سُنائی تو حضرت یہ کلام سُن کر جُھوم اٹھے اور فوراً یہ کافی تحریر کی۔ حضرت نے اس کافی میں اسرارِ تصوف کو برملا ظاہر فرمایا ہے۔

(1) دَستوں پیر مُغاں دے پِتیم عشق دا جَام

حل لغات: دَستوں: ہاتھ سے۔ پیرِ مغاں: شراب خانہ کا مہتمم، حقیقت کی شراب پلانے والا، مرشد روحانی۔ پِتیم: میں نے پیا۔ جام: شراب معرفت کا پیالہ۔

ترجمہ: میں نے پیرِ مغاں، مُرشد کے ہاتھوں سے عشق کی شراب کا پیالہ پیا ہے۔

(2) وَحدت رکیتا غلبہ بُھل گیا کُفر اِسلام

حل لغات: وحدت: خدا تعالیٰ کے واحد لاشریک ہونے کی کامل صفت، توحید۔

ترجمہ: توحید باری تعالیٰ نے اس قدر مجھ پر غلبہ کیا ہے کہ کفر اسلام بُھول بھلا گئے ہیں۔

(3) گزرے فرض فریضے سُنّت کوں بھی سَلام

حل لغات: فرض: وہ عبادات جو حق تعالیٰ کے حکم سے ادا کرنی ضروری ہیں مثلاً نماز' روزے' حج' زکوٰۃ۔ سُنّت: وہ عبادات اور افعال جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم یا عمل کے اتباع میں کئے جاتے ہیں۔

ترجمہ: (توحید نے اس قدر محو اور مست کر دیا ہے) کہ فرائض اور سنتوں کا بھی ہوش نہیں رہا۔

(4) کشف حقیقی آئے گئے اضغاث احلام

حل لغات: کشف حقیقی: توحید کے اسرار اور رموز کی آگاہی' حجاب عرفان کا منکشف ہونا۔ اضغاث: خواب پریشان۔ احلام: توہمات۔

ترجمہ: اسرار حقیقی کھل گئے ہیں شبہات اور شکوک سب ختم ہو گئے ہیں۔

(5) وحدت ذاتی سبھ دا ہے آغاز انجام

حل لغات: وحدت ذاتی: اللہ تعالیٰ کی ذات۔

ترجمہ: ہستی کا آغاز اور انجام ذات باری کی توحید کا علم اور اس کا تصور ہے۔ دوسرے لفظوں میں "وحدت ذاتی ہی سب کا آغاز و انجام ہے۔"

(6) تکھڑی تیغ نفی دی غیر رکیتا قتلام

حل لغات: تکھڑی: تیز۔ تیغ: تلوار' شمشیر۔ نفی: ذکر الٰہی میں دو بنیادی پہلو ہیں' ایک ماسویٰ اللہ کے نفی جو کلمہ لا الہ سے ظاہر ہوتی ہے اور دوسرا خدا تعالیٰ کا وجود جو الا اللہ کے کلم کا مقصد ہے' یہ دونوں پہلو نفی اور اثبات کے کلمہ شریف میں موجود ہیں' اسی نفی کی طرف حضرت کا اشارہ ہے۔ قتلام: قتل عام۔

ترجمہ: ذکر نفی ایسی تیز تلوار ہے جس نے غیر (ماسویٰ اللہ) کو قتل کر دیا ہے۔ (صرف وحدت ذاتی کو باقی رکھا ہے۔ باقی سب کو ملیامیٹ کر دیا ہے۔)

(7) باجھوں شغل حقیقی بیو کُل کُوڑ قِمام

حل لغات: کُوڑ: جھوٹ غلط۔ قمام: جھوٹ اور فریب۔ لغوی طور پر یہ لفظ قوام کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ بمعنی ہر صورت شغل سالک کا دوسرا تاریک پہلو۔ (جھاڑو سے گھر کا جمع کیا ہوا کوڑا کرکٹ قمام کہلاتا ہے۔)

ترجمہ: حقیقی شغل کے بغیر باقی تمام مشغلے جھوٹ اور فریب ہیں۔

نوٹ: اگر "قمام" کی جگہ "تمام" پڑھا جائے تو یہ جھوٹ کی صفت ہو گی۔

(8) کر توبہ اغیاروں پُٹھڑے برہوں پیام ھُو

حل لغات: اغیار: غیر کی جمع ہے' ماسویٰ اللہ۔ پٹھڑے: بھیجے' بھیجے' ارسال کئے۔

ترجمہ: غیر (ماسویٰ اللہ) سے توبہ کر' یہی وہ پیغام ہے جو عشق حقیقی نے ہر ایک کے نام بھیجا ہے۔

Scanned with CamScanner

(1) پیغام: اسرار فریدی

(9) ترت فریدؔ فریدوں تھی آزاد تمام

حل لغات: ترت: جلدی، فوراً۔ فریدوں: اپنی یکتائی سے، ذات۔

ترجمہ: اے فرید اب تو بھی اپنی فریدیت (ذات، بے مثل ہونے کی حالت یکتائی وغیرہ) سے مکمل طور پر آزاد ہو جا۔

☆ ــــ ☆ ــــ ☆

کافی 81

(1) ڈُکھڑیں کارنؔ جائی ہَم سُولیں سَانگ سمائی ہُم

حل لغات: کارن: غرض واسطے، خاطر۔ جائی ہم: میں پیدا ہوئی تھی۔ سانگ: خاطر، کے لئے۔

ترجمہ: میں اس دنیا میں دکھوں اور تکلیفوں کے لئے پیدا ہوئی تھی اور مصائب جھیلنے کے لئے اس دنیا میں آئی تھی اور غموں کی گود میں پل کر جوان ہوئی۔

(2) دَرد اندیشے سَکڑے سَوڑے بِیانہ بھینؔ تے بھائی ہَم

حل لغات: سَکڑے: رشتہ دار، خویش۔ سَوڑے: قریبی عزیز۔سہورے: تابع مہمل۔ سکڑے: سسرال۔

ترجمہ: درد اور اندیشے ہی میرے قریبی رشتہ دار ہیں، ان کے علاوہ میرا کوئی بھائی اور بہن نہیں۔

(1) تہ: اسرار فریدی

(3) گہلی کَملی، سُنجڑی دُھر دی رِیک غم دی سَدھرائی ہَم

حل لغات: گہلی: دیوانی، پاگل۔ کَملی: پگلی۔ سُنجڑی: بدبخت۔ دُھر: ابتدا۔ سدھرائی: مشتاق، پیاسی، منتظر، خواہشمند۔

ترجمہ: میں تو روزِ اول سے دیوانی اور بدبخت تھی۔ اگر کسی چیز کی میں مشتاق تھی تو وہ صرف غم و درد تھا۔ اس کے علاوہ میں کچھ نہیں جانتی تھی۔

(4) جَاوَنؔ لادِی پَنڈ بَلا دی چُم سر اَکھیاں چائی ہَم

حل لغات: جَاوَن لادی: پیدا ہونے کے وقت سے۔ پنڈ: گٹھڑی، بھاری بوجھ۔ چم: چوم کر، بوسہ دے کر۔ سر اکھیاں چائی ہم: میں نے سر آنکھوں پر اٹھایا۔

ترجمہ: میں نے تو روز پیدائش ہی سے مصیبت کا ناقابل برداشت بوجھ چوم کر اپنے سر پر اٹھالیا تھا۔

(5) راحت ویندیں وداع نہ کیتم مُئی ہُم، پَر مَترائی ہَم

حل لغات: راحت: خوشی۔ ویندیں: جاتے ہوئے۔ مُئی: مائی، ماں، والدہ۔ مَترائی: سوتیلی۔

ترجمہ: خوشی نے جاتے وقت مجھے وداع تک نہ کیا۔ گویا وہ ماں تو تھی مگر سوتیلی تھی۔

Scanned with CamScanner

(6) رہیڑ پُرانی اَمڑی سَیکڑی مُونجھ موںجھاری دائی ہَم

حل لغات: اَمڑی سَیکڑی: حقیقی ماں۔ دائی: دایہ' پرورش کرنے والی۔

ترجمہ: دردِ اَزل میری حقیقی ماں کی طرح مجھ پر مہربان ہو گئے اور حزن و ملال' میری دایہ کی طرح ہر وقت میرے ساتھ موجود رہنے لگ گئے۔

(7) سَختی تے بَدبَختی تَتڑی حال وَنڈاؤُ ہمسائی ہَم

حل لغات: تَتڑی: تپی ہوئی' سوختہ جاں۔ حال ونڈاؤ: ہمدرد' حال احوال پُوچھنے والی' پرسان حال۔

ترجمہ: مجھے سختی اور بدبختی نے آکر گھیرلیا۔ یہ میرے ہمسائے اور پُرسان حال تھے۔

(8) بے ٹُھائی دی چولی چُنتری پَائی ہَم یَا ٹُھمکائی ہَم

حل لغات: ٹُھاہ: اتفاق۔ بے ٹُھائی: بے اتفاقی' ناچاکی۔ چولی: چھوٹا زنانہ کرتا۔ چُنتری: چنی کی تصغیر اوڑھنی' دوپٹہ۔ ٹُھمکائی: سجائی تھی' اچھی طرح سنگار کیا تھا۔

ترجمہ: بے اتفاقی کی چولی اور اوڑھنی میں نے پہن لی تھی۔ انہیں پہن کر خوب سج دھج دکھائی تھی۔

(9) سر تے چھَتڑے چوٹیاں مَتھڑے تَیں سنگ دلڑی لائی ہَم

حل لغات: چھَتڑے: بچپن کے سر کے بال۔ چوٹیاں: چوٹی کے بال جو ماتھے پر لٹکتے رہتے ہیں۔ مُتھڑے: ماتھے' پیشانی۔ تیں سنگ: تیرے ساتھ۔ لائی ہم: میں نے لگائی تھی۔

ترجمہ: اے محبوب میں نے جس وقت تمہارے ساتھ محبت شروع کی تھی اس وقت میرے سر پر چھتے تھے اور ماتھے پر چوٹی کے بال تھے یعنی آغاز عمر ہی سے میں نے یاری لگائی۔

(10) ہو ہو پھکڑی شہر خواری چاتی فخر وڈائی ہَم

حل لغات: ہوہو: رسوائی' بدنامی۔ پھکڑی: ملامت۔ وڈائی: بڑائی' عزت' فخر۔

ترجمہ: تمہاری محبت میں شہر بھر کی رسوائی اور بدنامی کو میں نے عزت اور فخر سمجھ کر برداشت کرلیا تھا۔

(11) رکینویں یار فرِیدؔ وساراں جَیں کیتے اِتھ آئی ہَم

حل لغات: وِساراں: بُھلا دوں۔ رکینویں: کیسے۔ جَیں کیتے: جس کے لئے۔ اِتھ: یہاں۔

ترجمہ: اے فریدؔ! باوجود ان تمام مشکلات کے بھی میں دوست کو نہیں بھلا سکتی اور اسے کیونکر اور کیسے بھلا دوں میں تو اسی محبت اور دوست کی خاطر ہی اس دنیا میں آئی تھی۔

☆ —— ☆ —— ☆

Scanned with CamScanner

کافی 82

(1) سے سے سُول سیاپے ڈُکھڑا نیہڑا لائیم

حل لغات: سیاپے: وہ آہ و زاری جو کسی مرنے والے کے غم میں کی جائے۔ نیہڑا: عشق، محبت۔

ترجمہ: میں نے کچھ ایسا درد بھرا عشق لگایا ہے کہ سینکڑوں درد اور مصائب نے گھیر لیا ہے۔

(2) توں بن گھر وَر وے ہاں دا ساڑا وے[1]
سینے لکھ لکھ کاپے وَیڑھا کھانا نون آئیم

حل لغات: وَر: شوہر، خاوند، مالک۔ ہاں: دل، سینہ۔ ساڑا: جلاپا، سوز۔ کاپے: زخم، چھریوں سے کاٹنے کے نشان۔

ترجمہ: اے محبوب! تیرے بغیر گھربار دل جلاتا ہے اور سینے میں لاکھوں زخم ہیں اور گھر کا وسیع صحن کھانے کو دوڑتا ہے۔

(1) وے میاں: اسرارِ فریدی

(3) پَل پَل دِل نوں وے پُور پنُل دے وے[1]
وَل آوے تاں جاپے دَردیں مار مُنجھائیم

حل لغات: پَل پَل: لحہ بہ لحہ۔ پُور: درد کا دورہ، ٹیس۔ جاپے: معلوم ہو، جاپے کا لفظ یاس اور ناامیدی کی حالت میں استعمال ہوتا ہے۔ مار مُنجھائیم: مجھے بہت زیادہ آزردہ (مایوس) کیا۔

ترجمہ: محبوب کا ہر وقت دل میں خیال ہے اور ہر وقت درد ہجر کے دورے پڑتے ہیں۔ محبوب واپس آئے تو معلوم ہو کہ جان بچ گئی، درد و اندوہ نے تو ابھی آزردہ کر رکھا ہے۔

(4) یار دلیں دے وے پریت نہ پالی وے[2]
کینوں ڈیواں ڈوڑاپے یاری تروڑ سدھائیم

حل لغات: دلیں دے: دلوں کے۔ پیت نہ پالی: وفا نہ کی۔ ڈوڑاپے: گلے، شکوے، الزام۔ تروڑ: توڑ کر۔ سدھائیم: سدھایا، چلا گیا۔

ترجمہ: یار دلنواز نے وفا نہ کی اور یاری توڑ کر چلا گیا، اب اس کی بے وفائی کا شکوہ کس سے کروں۔

(5) کینوِیں دِل دا وے حال سُناواں وے[3]
لوک سبھے ڈوچاپے سختی سخت ستائیم

حل لغات: ڈوچاپے: منافق، دو رخے۔

ترجمہ: میں اپنے دل کا حال کس کو سناؤں، سب لوگ منافق ہیں۔ کوئی محرم راز نہیں ملتا۔ مجھے تکلیف نے سخت ستایا ہوا

1، 2، 3۔ وے میاں: اسرارِ فریدی

ہے۔

(6) یَار اَویڑے وے توڑ نہ نیتی وے
جی مُجھک مُجھک پرتاپے مُفتی جان گنوّایمُ

حل لغات: توڑنہ نیتی: وفا نہ کی۔ مجھک مجھک: غم میں گھلتے گھلتے، مبتلائے تکالیف رہ کر۔

ترجمہ: محبوب بے پرواہ نے محبت کے سلسلہ کو انجام تک نہ پہنچایا، دل گھل گھل کر اب پشیمان ہے کہ کیوں مفت جان گنوائی۔

(1) وے میاں: اسرار فریدی

(7) سِک سَاجن دی وے رہنْ نہ ڈیندی وے
جیں سنگ دلڑی اُڑاپے جیندے ناز مسایم

حل لغات: موسایم: مجھے موہ لیا، گرفتار محبت کیا۔

ترجمہ: جس محبوب کے ساتھ میرا دل اڑ چکا ہے اس بے وفا محبوب کی یاد اور چاہت اتنا ستاتی ہے کہ دل کو کہیں قرار نہیں۔ اس کے ناز نے مجھے برباد کیا ہے۔

(1) نازمار مسایم: مثنوی معدن عشق

(8) اَنگنْ فریدؔ دے وے سَانوّل آوَسی وے
کرم کریسم آپے تانگھیں آس وَدھایمُ

حل لغات: آوَسی: آوے گا۔ کرم کریسم: مجھ پر مہربانی کرے گا۔ آس وَدھایمُ: میری امید بڑھا دی ہے۔ آپے: خود بخود۔ تانگھیں: شدید انتظار۔

ترجمہ: محبوب ملیح ضرور کرم فرما کر فرید کے صحن خانہ میں آئے گا۔ انتظار نے اب میری امید بڑھا دی ہے۔

☆ ــــ ☆ ــــ ☆

کافی 83

(1) نینہہ اَولڑا اَوکھا لایمُ سِک پَل پَل دی مار مُنجھایمُ

حل لغات: اولڑا: پیچیدہ۔ اوکھا: مشکل، دشوار۔ سک: چاہت۔ مار منجھایم: افسردہ کرکے مار ڈالا ہے، گھبرا کر مار ڈالا ہے۔

ترجمہ: میں نے پیچیدہ اور مشکل سا عشق لگالیا ہے اور پل پل کی چاہت نے مجھے سخت افسردہ کر رکھا ہے۔

(2) پچھُدی مُلّاں بَہمَنْ جو رسی کیڑھا وقت مِلَنْ دا ہو سی

ڈھول اساڈے ویڑھے آوَ سی   رنج ہجر دے سخت ستایُم

حل لغات: پچھدی: پوچھتی پھرتی ہوں۔ مُلّاں: فال نکالنے والے مُلّا۔ بھمن: برہمن۔ جوسی: جوتشی۔ کیڑھا: کون سا۔ ہوسی: ہو گا۔ ڈھول: محبوب۔ اوسی: آوے گا۔

ترجمہ: مُلّاں، برہمن اور جوتشی سے پوچھتی پھرتی ہوں کہ بتاؤ کہ محبوب کے ملنے کا وقت کون سا ہو گا اور کب محبوب ہمارے صحن خانہ میں آئے گا۔ اب تو ہجر فراق کی تکلیف نے بہت تنگ کر رکھا ہے۔

(3) روہی ڈُٹھڑی مینگھ ملہاراں   بُوٹے بُوٹے تھیاں گلزاراں

شالا موڑِم دوست مہاراں   بھاگ سُہاگ دی موسم آیُم

حل لغات: ڈُٹھڑی: برسی ہوئی، بارش سے شاداب ہوئی۔ مینگھ: برسنے والا بادل۔ ملہار: ابر آلود موسم۔ بُوٹے بُوٹے: ہر ایک بُوٹے کے ساتھ۔ شالا: خدا کرے۔ موڑم: میری طرف پھیرے۔ مہاراں: اونٹوں کی مہاریں۔ بھاگ: بخت، قسمت۔ سُہاگ: عروسی، شادی۔ آیم: آگئی، میرے لئے آگئی ہے۔

ترجمہ: روہی میں بارش ہو چکی ہے اور اودی نیلی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں اور چپے چپے پر باغ و بہار کی کیفیت ہے۔ (ایسے موسم میں) خدا کرے میرا دوست بھی مہاریں اِدھر کو پھیر لے کیونکہ بھاگ (بخت) اور سہاگ کا موسم آگیا ہے۔

(4) اکھیاں رووِن دِل کُرلاوے   دِلڑی جُھکھدی تَن تڑپھاوے

رات ڈیہاں آرام نہ آوے   دُکھ ڈُہاگ دے بار اُٹھایُم

حل لغات: کرلاوے: فریاد کرے، چلّائے۔ جھکھدی: مغموم، افسوس کرتی۔ تڑپھاوے: تڑپا دیتی ہے۔ ڈکھ: دُکھ۔ ڈہاگ: درد۔ ڈہاگ: سہاگ کا تضاد ہے (بیوگی کا غم)۔

ترجمہ: آنکھیں رو رہی ہیں اور دل فریاد کر رہا ہے، کمزور دل مغموم ہے اور بدن تڑپ رہا ہے جس کے باعث رات دن آرام نہیں ہے۔ میں نے دردوں اور تکلیفوں کے بوجھ اٹھائے ہیں۔

(5) عشق اَویڑا پیش پیوسے   دَرد کشالے سیجھ رِڈھیوسے

مونجھ مُنجھاری ہار پتوسے   ہیجوں ڈکھ ڈوہاگ سُہایُم

حل لغات: پیش پیوسے: ہمارے درپیش آیا۔ کشالے: محنت اور تکلیف۔ سیجھ رِڈھیوسے: ہم کو بطور سیج ملی ہے، بچھونا ملا ہے۔ اویڑا: نرالا، بدمزاج۔ مونجھ منجھاری: ملال اور پریشانی۔ ہار پتوسے: ہم نے گلے میں ہار کی طرح پہن لیا ہے۔ ہیجوں: از خود۔ ڈہاگ: بد بختی۔ سہایُم: کو میں نے زینت بخشی، کو زیب دیا۔

ترجمہ: حوصلہ شکن عشق ہمارے درپیش آیا ہے جس سے درد اور مشکلوں کی سیج ہم کو ملی ہے، غمگینی اور دلگیری کے ہم نے ہار گلے میں پہنے ہیں، میں نے شوق سے فراق دوست کے دکھ درد کو اچھی طرح نبھایا اور سہایا ہے۔

(1) ساڑے سُول دے بھار: اسرارِ فریدی

(6) حُسن پرستی گھَات اَساڈی راز حقائق بات اَساڈی
رمز حقیقی جھَات اَساڈی فخرِ جہاں ؒ ایہا ریت سِکھایمُ

حل لغات: حُسن پرستی: ہر حسین اور خوبصورت چیز کو محبت اور عظمت خالق کی نظر سے دیکھنا' تصوف کی اصطلاح میں حسن پرستی کہلاتی ہے۔ گھَات: مشغلہ' شعار۔ رمز: اشارہ۔ جھَات: جھانکنا۔ ریت: رسم و رواج' طریق۔ سِکھایمُ: مجھے سکھائی۔

ترجمہ: حُسن پرستی ہمارا مشغلہ ہے اور راز حقائق ہماری گفتگو ہے۔ ہمارے اشارات ترجمان حقیقت ہیں۔ یہ سب مراحل مجھ کو حضرت فخر جہاں علیہ الرحمتہ نے سکھائے ہیں۔

(7) مِلسِم یار فریدؔ کڈاہیں دود دُکھانواں کڈھ کڈھ آہیں
جان جگر' تَن بھَڑکن بھَائیں سوز پنّل دے صاف جَلایمُ

حل لغات: مِلسِم: مجھے ملے گا۔ کڈاہیں: کبھی' کبھی کبھار' کسی وقت۔ دود: دھواں۔ کڈھ کڈھ آہیں: آہیں بھر بھر کر۔ بھڑکن: بھڑکیں۔ بھاہیں: آگ (جمع بھاء) شعلے۔ جلایمُ: مجھے جلا دیا۔

ترجمہ: اے فریدؔ کبھی تو محبوب ملے گا' آہیں بھر بھر کر دھواں اٹھا رہی ہوں اور تن بدن جان و جگر میں آگ بھڑک رہی ہے اور محبوب پنل کے سوز و تپش نے بالکل جلا ڈالا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 84

(1) ہَر صُورت وِچ دیدار ڈُٹھم کُل یار اغیار کوُں یار ڈِٹھم

حل لغات: دیدار: نظارہ۔ ڈُٹھم: میں نے دیکھا۔ اغیار: جمع غیر کی۔

ترجمہ: مجھے ہر صورت میں محبوب کا جلوہ نظر آتا ہے' یار ہو یا غیر سب میں وہی جلوہ گر ہے۔

(2) کِتھ جوہر تے کِتھ عرض ڈِٹھم کِتھ سُنّت نفل تے فرض ڈِٹھم
کِتھ صِحت ڈِٹھم کِتھ مرض ڈِٹھم کِتھ چُست اتے بیمار ڈِٹھم

حل لغات: جوہر: منطقی اصطلاح: وہ شے جو بذات خود قائم ہو۔ عرض: منطقی اصطلاح: جو چیز دوسری چیز کی بدولت قائم ہو۔ سنت: نماز کا ایک رکن۔ نفل: نماز کا ایک رکن۔ فرض: نماز کا ایک رکن۔ صحت: تندرستی۔ مرض: بیماری۔ چُست: چالاک۔ بیمار: جس کو کوئی مرض یا عارضہ لاحق ہو' لاغر' کمزور۔

ترجمہ: منطقی اصطلاحات ہوں یا مذہبی عبادات ہوں سب میں اسی کی ذات کا سراغ موجود ہے اور اسی کی قدرت نظر آتی ہے' صحت ہو یا بیماری' تندرست ہو یا لاچار مریض سب میں اسی کی قدرت کے آثار موجود ہیں۔

Scanned with CamScanner

(3) کِتھ بطن بطُون ظہُور ڈِٹھم   کِتھ زاہد تے مخمُور ڈِٹھم
کِتھ مُلّاں تے منصُور ڈِٹھم   کِتھ چوب رَسن تے دار ڈِٹھم

حل لغات: بطن: پیٹ اور شکم' یہاں مراد وہ افعال ہیں جو کلام الٰہی کی ظاہری معنوں کے علاوہ باطنی مراد لئے جاتے ہیں۔ بطون: بھی ایسے ہی معانی کا نام ہے جو بطن سے بھی زیادہ مغلق اور گہرے مراد لئے جاتے ہیں۔ ظہُور: ظاہری اور عام معانی۔ مُلّاں: پابند فرائض الٰہی' ظاہربین' کم علم۔ منصُور: صوفی فرقہ کا ایک ہمہ اوستی بزرگ جس کو حسب فتوائے شرعی سولی چڑھایا گیا تھا۔ چوب: لکڑی یہاں پھانسی کا تختہ مراد ہے۔ رَسَن: رسی' مراد وہ رسی جو پھانسی چڑھنے والے کے گلے میں ڈالی جاتی ہے۔ دار: سُولی۔

ترجمہ: کہیں میں نے باطنوں کے باطن کو دیکھا اور اس کی جلوہ آرائی دیکھی۔ کہیں تارکُ الدنیا کو دیکھا تو کہیں شراب کے نشے میں مست انسان کو دیکھا۔ کہیں ظاہربین مُلّا نظر آیا اور کہیں منصور حلاج دکھائی دیا اور کہیں چوب و رسن اور سولی کو دیکھا۔

(4) اے مذہب پاک نبیاں دا   اے مشرب صاف صُفیاں دا
اے رشد ارشاد وَلیاں دا   آیات ڈِٹھم اخبار ڈِٹھم

حل لغات: نَبیاں: نبی کی جمع ہے' پیغمبر۔ مشرب: سلسلہ' مسلک' طریقہ۔ صفیاں: جمع صفی' صاف باطن بزرگ۔ ولی: خداشناس بزرگ' اولیائے الٰہی۔ آیات: قرآن مجید کے علیحدہ علیحدہ جملوں کو آیت کہتے ہیں اور آیات جمع آیت کی ہے۔ اخبار: جمع خبر کی نبی الکریم ﷺ کے اقوال و افعال کو حدیث اور خبر کہتے ہیں۔ رشد: راہ راست۔ ارشاد: حکم' تعلیم مرشد' ہدایت' ہادی۔

ترجمہ: یہ مذہب پاک پیغمبروں کا طریق ہے اور صاف باطن بزرگوں کا عقیدہ ہے' اولیاء اللہ کے رشد ارشاد میں اسی کا جلوہ ہے۔ میں نے قرآن مجید اور حدیث پاک میں بھی یہی کچھ پایا ہے۔

(5) کِتھ پھُل گُل باغ بہار ڈِٹھم   کِتھ بُلبُل زار نزار ڈِٹھم
کِتھ خس خاشاک تے خار ڈِٹھم   ہِک نُور دے سبھ اطوار ڈِٹھم

حل لغات: پھُل: پھول۔ زار نزار: کمزور خستہ جگر' سوختہ جاں۔ خس و خاشاک: تنکے' خار و خس۔ اطوار: جمع طور' طریقے' صورتیں۔

نوٹ: بعض نسخوں میں "اطوار" کی بجائے "انوار" لکھا گیا ہے۔

ترجمہ: باغ بہار ہوں یا گل و غنچہ سب میں اسی کی قدرت نظر آتی ہے۔ سوختہ عشق بُلبُل بھی اسی کے راگ گاتی ہے۔ گل ہوں یا خس و خاشاک اور کانٹے سب میں ایک ہی نور ہے اور اسی کے مختلف طور اور طریقے ہیں۔

(6) کِتھ برَہم نرَائن نرجن ہے   کِتھ رَام کنیّا لچھمَن ہے

رِکتھ بید بیاس برہمن ہے رِکتھ راجس تے اوتار ڈِٹھم

حل لغات: برم' نرائن' نرنجن: ہم معنی الفاظ بمعنی خدا' بھگوان۔ رام: رام چندر۔ کنیا: کرشن جی مہاراج۔ لچھمن: رام چندر جی کے بھائی۔ بید بیاس: وہ برہمن جس نے ویدوں کو مختلف کتب میں تقسیم کیا۔ راجس: شاہانہ نسب کا یعنی شاہ جیسے رام چندر جی اور مہاتما بدھ نے اپنا تاج و تخت چھوڑ اوتار کی حیثیت سے زندگی بسر کی۔ اوتار: خدا کا انسانی روپ دھار کر ظاہر ہونا۔

نوٹ: بعض نسخوں میں "راجس" کی بجائے "راچھس" ہے۔

ترجمہ: کسی جگہ ذاتِ حقیقی مختلف ناموں سے پکاری جاتی ہے' کبھی وہ مختلف اوتاروں کے روپ میں اپنے کرشمے دکھاتا ہے' کبھی مقدس ہستیوں کے' کبھی راجاؤں کے بھیس میں یہ اوتار ہو کر اپنی قدرت کے مختلف مناظر دکھاتا ہے۔

(7) ارواح نفُوس عقول ڈِٹھم انسان ظُلوم جہوُل ڈِٹھم
معقول ڈِٹھم منقول ڈِٹھم اقرار ڈِٹھم انکار ڈِٹھم

حل لغات: ارواح: جمع روح۔ نفُوس: جمع نفس۔ عقول: جمع عقل۔ ظلوم جہول: ظالم اور جاہل۔ معقول: مجتہد' غیر مقلد' محقق' عقلی علوم۔ منقول: دوسروں کے نقش قدم پر چلنے والے' متوارث علوم۔ اقرار: خدا کی ہستی کو ماننے والے۔ انکار: خدا کی ہستی کو نہ ماننے والے' کافر' ملحد۔

ترجمہ: میں نے عقلمند انسانوں کے روحوں کا مطالعہ کیا' ظالم اور جاہل اشخاص کا بھی' غیر تقلیدی اور تقلیدی لوگوں کی بھی تحقیق کی۔ مسلم اور کافر کے خیالات کو بھی غور سے دیکھا ہے۔

(8) رِکتھ منطق نحو تے صَرف ڈِٹھم رِکتھ اسم تے فعل تے حَرف ڈِٹھم
رِہک معنے ہر ہر طرف ڈِٹھم چو گوٹھ ڈِٹھم چو دھار ڈِٹھم

حل لغات: منطق' نحو اور صَرف: عربی کی زبان دانی کے علوم ہیں۔ علم صرف میں اسم فعل اور حرف کی بحث ہے۔ معنیٰ: حرف یا لفظ سے جو مراد لی جاتی ہے اس کو معنی کہتے ہیں' مراد اندر' جوہر باطن' ذات حقیقی۔ چوگوٹھ: چاروں کونوں میں۔ چودھار: چار سو' چاروں اطراف میں۔

ترجمہ: میں نے کہیں اسے منطق' نحو اور صرف میں پایا ہے اور کہیں اسم' فعل اور حرف کی بحث میں اس کی جھلکیاں نظر آئی ہیں۔ میں نے چاروں طرف دیکھا لیکن اس وحدہ لا شریک کی ذات کے سوا غیر مجھے دکھائی نہ دیا' ہر شے میں اور ہر طرف جہاں دیکھو اسی خدائے پاک کی قدرت کا نمونہ ہے' تمام عالم میں چار سو سب اسی کی قدرت کا جلوہ نظر آتا ہے۔

(9) سب اعلیٰ اعلیٰ شان ڈِٹھم حسنین ؓ تے شاہ مردان ؓ ڈِٹھم
بُوبکر ؓ عُمر ؓ عُثمان ؓ ڈِٹھم وہ پاک نبی ﷺ مختار ڈِٹھم

حل لغات: اعلیٰ: بلند۔ حسنین ؓ: حضرت امام حسن ؓ اور امام حسین ؓ۔ شاہ مرداں: حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا خلیفہ چہارم

نبی الکریم ﷺ کا لقب۔ بوبکرؓ ، عمرؓ عثمانؓ: یہ تینوں خلفائے راشدین نبی الکریم ﷺ کے نام ہیں۔

ترجمہ: میں نے تمام اعلیٰ اور عالی شان بزرگوں کو دیکھا ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور امام حسن اور امام حسین ؓ کے اعلیٰ اور بلند مراتب کو میں نے دیکھا، ذات پاک پیغمبر ﷺ اور ان کے خلفاء حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی شان کو دیکھا ہے۔

(10) کتھ فرد فریدَ الدین ؒ ڈِٹھُم کتھ شاہ نظام الدین ؒ ڈِٹھُم
کتھ فخر جہاں ؒ دلدار ڈِٹھُم کتھ قطب معین الدینؒ ڈِٹھُم

حل لغات: حضرت شاہ نظام الدین دہلوی ولی اللہ، حضرت شیخ بابا فرید الدین شکر گنج پاک پتنی، حضرت خواجہ معین الدین قطب اجمیری، حضرت خواجہ فخر الدین فخر جہاں چاچڑانی (برادر و مرشد حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمتہ)۔

ترجمہ: حضرت شاہ نظام الدین اولیاء اور شیخ بابا فرید الدین شکر گنج علیہ الرحمتہ کو میں نے دیکھا ہے اور حضرت خواجہ قطب معین الدین حسن اجمیری اور حضرت فخر جہاں صاحب علیہ الرحمتہ جیسے دلدار کو بھی دیکھا۔ ان سب میں مجھے جمال الٰہی نظر آیا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 85

(1) اُپرم بید بتاؤں میں اگیانی کو گیان سناؤں

حل لغات: اُپرم: اعلیٰ، روحانی۔ بید: پند، نصیحت۔ اگیانی: جاہل، بے علم، نادان۔ گیان: علم معرفت کی باتیں، علم۔

ترجمہ: اے سالک آ میں تجھے روحانی باتیں بتاؤں اور بے علم کو علم کی باتیں سناؤں۔

(2) سُرت سرندھ ہاتھ موں لے کر پریم کی تار بجاؤں

حل لغات: سرت: علم، خبر، محبت۔ سرندھ: سرو الا ساز، تاروں والا ساز جیسے سارنگی، ستار۔ پریم کی: محبت کی۔ موں: میں۔

ترجمہ: محبت کا ساز لے کر محبت کا راگ چھیڑوں۔

(3) پانچ سکھی مل رام دوارے ست گُرُ کی جَس گاؤں

حل لغات: پانچ سکھی: پانچ سہیلیاں مراد حواس خمسہ۔ رام دوار: خدا کا گھر، رام کے مندر میں۔ ست گر: سچے گر، خدا تعالیٰ۔ جس: تعریف، حمد و ثناء۔

ترجمہ: پانچ سہیلیاں اکٹھی مل کر سچے گرو کی تعریف رام دوارے میں گائیں۔ (اپنے حواس خمسہ کو قابو میں رکھ کر خدا تعالیٰ کے حمد و ثناء کا گیت خانہ خدا میں گاؤں۔)

(4) کُونج گلی میں شام سُندر سنگ ہوری دُھوم مچاؤں

حل لغات: کُونج گلی: عمدہ گلی' برندا بن شہر میں' وہ گلی جہاں کرشن جی بچپن میں کھیلا کرتے تھے۔ کُونج: خوبصورت' حسین۔ شَام: کرشن جی کا ایک نام۔ سُندر: خوبصورت' حسین۔ ہوری: ہولی۔

ترجمہ: شیام سندر کے ساتھ کونج گلی میں ہولی کھیلیں اور خوشیاں منائیں۔

(5) رمیت رچیت پچکاری ماروں پریت گلال اُڑاؤں

حل لغات: رمیت چیت: محبت بھری۔ چیت: دل۔ پریت گلال: محبت کا رنگ۔ اڑاوں: اڑاؤں۔

ترجمہ: دل کی محبت بھری پچکاریاں ماروں اور پریت کی گلال اڑا کر ہولی کھیلیں۔

(6) کہاں اجودھیا' سنبل متھرا کہاں گور دھن جاؤں

حل لغات: اجودھیا: رام چندر جی کی جائے پیدائش۔ سنبل: یہاں پر ایک مندر ہے جس کے دروازے عرصہ سے بند ہیں' کہا جاتا ہے کہ جب اس میں سے سب سے آخری اوتار نکلے گا تب اس کے دروازے خود بخود کھل جائیں گے۔ متھرا: کرشن جی کی جائے پیدائش۔ گوردھن: یہ سارے ایسے مقامات کے نام جہاں کوئی نہ کوئی تیرتھ زیارت گاہ ہے۔ گوروھن: ایک پہاڑی کا نام بھی ہے' جہاں مہاراج کرشن بچپن میں گائیں چراتے تھے۔

ترجمہ: میں کہاں اجودھیا' سنبل' متھرا اور گوردھن (جیسے تیرتھ کے مقامات) میں پریشان پھروں۔

(7) لچھمن' رامؔ کنہیا' کلگی اپنے آپ موں پاؤں

حل لغات: لچھمن: رامؔ چندر جی کے بھائی۔ رامؔ: راجہ دسرت کے بیٹے جنہیں ہندو اوتار مانتے ہیں۔ کلگی: کلغی' اوتار کا نام۔ کلنگی: طرۂ امتیاز۔ کلنیا: اعلیٰ خاندان۔ کنہیا: کرشن جی کا ایک نام۔

ترجمہ: میں تو لچھمن' رامؔ اور کنہیا کو اپنے اندر دیکھتا ہوں میں کہاں اور کیوں ان کے پیچھے پیچھے پھرتا رہوں۔

(8) دیسوں کہاں بدیس کو دوڑوں جوگ براگ کماؤں

حل لغات: جوگ: جوگی' ریاضت کرنا۔ براگ: ترک دنیا۔ بدیس: پردیس۔

ترجمہ: اپنے دیس کو چھوڑ کر کہاں پردیس کو جاؤں اور ریاضت و ترک دنیا کی مشقت کرتا پھروں۔

(9) سورج چاند کو سَموکھ راکھوں سَن ساوھ لگاؤں

حل لغات: سموکھ: سَمکھ' سامنے' منہ کے مقابل۔ سَن ساوھ: عبادت کی ایک طریق نشست کو کہتے ہیں۔ سن بمعنی سچی۔ ساوھ بمعنی نشست بیٹھ' لو لگانا' توجہ کرنا۔

ترجمہ: جب مجھے گھر میں خدا مل سکتا ہے' تو پھر کیوں میں سورج اور چاند کو منہ کے سامنے رکھ کر ان کی عظمت کا ساوھ لگاؤں۔

(10) پیپل تُلسی کا ہے کو پُوجوں کاہے کو تیرتھ ناؤں

حل لغات: پیپل: ایک درخت' جو اپنی درازی عمر اور سایہ کی وجہ سے ہندو مذہب میں قابل پرستش خیال کیا جاتا ہے۔

تلسی: ایک بوٹی ہے جس کو ہندو متبرک خیال کرتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ یہ ایک بہشت کی پری تھی، جس کو مہاراج کرشنا محبوب رکھتے تھے، پھر ان کی کرامت سے وہ ایک خوشبودار بوٹی کی صورت میں تبدیل ہو گئی، اسے لوگ اولاد کی طلب کے لئے خاص طور پر پوجتے ہیں۔ تیرتھ: قابل زیارت مقامات ہنود۔ (دریائے گنگا کے کنارے ایک گھاٹ کا نام ہے جہاں ہر سال میلہ لگتا ہے۔ ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ گنگا میں نہانے سے ان کے سارے پاپ (گناہ) دھل جاتے ہیں۔)

ترجمہ: میں پیپل اور تلسی کی پوجا کیوں کروں اور کس لئے تیرتھ پر نہانے جاؤں۔

(11) اوڑ سے کام فریدؔ نہ میرو آتم دیو مناؤں

حل لغات: میرو: میرا۔ آتم دیو: روح، اپنا دل، یہ عرفان نفس کا ایک فلسفہ ہے جس کا مطلب **من عرف نفسہ فقد عرف ربہ** ہے۔ یعنی جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے گویا رب کو پہچان لیا۔

ترجمہ: اے فرید مجھے اور کسی سے کوئی کام نہیں، میں تو اپنے روح کو بیدار کرکے اسی سے اعلیٰ مقصد حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 86

(1) اَج زیور پئے ٹھہنڈے ہِن متاں ڈینہہ سُہاگ دے آندے ہِن

حل لغات: ٹھہندے ہِن: بھلے لگتے ہیں، سجتے ہیں۔ متاں: شاید۔ آندے ہِن: آ رہے ہیں، آتے ہیں۔

ترجمہ: آج زیور سج رہے ہیں، شاید سہاگ کے دن قریب آ رہے ہیں۔

(2) کجلہ مارُو دیداں بھالے سُرخی مُسک مُسک غم ٹالے
بُولے[1]، بِینے تے کُٹمالے سَبھوں لٹکے[2] کھاندے ہِن

حل لغات: مارُو: خونخوار، قاتل۔ دیداں بھالے: آنکھیں کھولے، توجہ کر رہا ہے۔ مُسک مُسک کر: مُسکرا مُسکرا کر، ہنس ہنس کر۔ کاجل، سُرخی: سامان سنگار۔ بولا، بینا، کٹمالا: زیورات۔ لٹکے کھاندے: لچکے کھاتے ہیں، لچک رہے ہیں، لہرا رہے ہیں، جھوم رہے ہیں۔

ترجمہ: خونی کاجل نگاہ لطف سے دیکھ رہا ہے اور سُرخی مسکرا مسکرا کر غم کو دور کر رہی ہے، بولے (ناک کا زیور) بینے (پیشانی کا زیور) اور کٹمالے (گلے کا طلائی زیور) خود بخود لچک کھا رہے ہیں۔

(1) بیسر، بولے تے پھلوالے: مثنوی معدن عشق (2) لچکے: دیوان فرید، عزیز الرحمٰن

(3) بادِ شمالی لُرکے لُرکے بارش رِم جھم بُرکے بُرکے
اکھیاں پھُرکن لُوں لُوں مُرکے ٹھر گئے گوشے ہاں دے رہن

حل لغات: بادِ شمال: اتر کی طرف سے جو ٹھنڈی ہوا چلتی ہے۔ لرکے لرکے: آہستہ خرامی سے چلے' دل افروز جھونکے۔ رم جھم: بارش کی آواز۔ برکے برکے: پھوار برسائے۔ اکھیاں پھرکن: محاورہ ہے' دوست کے آمد کا تفاول لیا جاتا۔ لوں لوں: بدن کا رواں رواں۔ مرکے: زیرلب مسکرانا' رواں رواں بدن کا لرزتا ہے۔ ٹھرگئے: ٹھنڈے ہو گئے۔ ہاں دے: دل کے۔

ترجمہ: شمالی (خوشگوار) ہوا آہستہ آہستہ چل رہی ہے۔ رم جھم رم جھم کرکے برسات تھوڑی تھوڑی برس رہی ہے۔ آنکھیں پھرک رہی ہے اور بدن کا رواں رواں مسکرا رہا ہے' دل و جگر کے ٹکڑوں میں ٹھنڈک آگئی ہے۔

(4) جِنیدیں عرب شریف ڈِٹھوسے لِہندیں سِکدیں نال مر گیوسے
سوہنے سانول یاد کِتوسے ہار سنگار سُہاندے ہن

حل لغات: جِنیدیں: جیتے جی۔ لِہندیں: آرزو کرتے کرتے۔ سِکدیں: ترستے ترستے۔ سہاندے ہن: بھلے لگتے ہیں' زیب دے رہے ہیں۔

ترجمہ: ہم نے جیتے جی عرب شریف کو دیکھ لیا ہے' انتظار اور اُمید میں مرنہ گئے۔ خوبصُورت محبوب' سانوَلے نے ہمیں یاد کیا ہے' اس لئے ہار سنگار زیب دے رہے ہیں۔

(5) صَدقے صَدقے وَاری وَاری اولے گھولے لکھ لکھ وَاری
سر قُربان تے جان نثاری مِلک مِٹھے متراں دے ہن

حل لغات: اولے گھولے: صدقے' قربان۔ مٹھے: میٹھے' پیارے محبوب۔ متراں: جمع متر کی' دوست۔

ترجمہ: اس پر میں بار بار جان صدقے کروں اور لاکھ لاکھ دفعہ قربان جاؤں' جان نثار کردوں اور سر قربان کردوں' یہ تمام دل و جان سر و جگر پیارے دوست ہی کی تو ملکیت ہیں۔

نوٹ: اگر "مُلک" پڑھا جائے تو مطلب ہو گا: عرب شریف پیارے دوستوں کا ملک ہے۔ اس لئے اس پر میں صدقے اور قربان جاؤں اور جان نثار کردوں۔

(6) وَادیاں رَاہ مَدینے وَالیاں سَاگی بَاغ بہشتی چالیاں
ہَر ہَر آن سدا خُوش حَالیاں سُکھ سہرے دُکھ ماندے ہن

حل لغات: وَادیاں: جمع وادی کی۔ سَاگی: اصلی' ہو بہو۔ سہرے: سارے'[1] صحت مند۔ ماندے: کمزور' بیمار۔

ترجمہ: مدینہ منورہ کے راستے کی مبارک وادیاں بعینہٖ بہشت کے باغ معلوم ہوتی ہیں۔ ان میں ہمیشہ خوشحالی کا دور دورہ ہے' آرام بڑھے ہوئے ہیں اور تکلیفیں بیمار ہو گئیں (زائل ہو گئیں)۔

(1) سارے: اسرار فریدی

(7) عَرب شریف دی سوہنی رِیتے لاوے دِل نوُں پَرم پِلیتے
وِسرے چاچڑ صَدقے کِیتے اصلوں محض نہ بھاندے رِہن

حل لغات: ریت: رسم۔ پرم پلیتے: محبت کے فتیلے۔ وِسرے: بھول گئے۔ چاچڑ: چاچڑاں کے باشندے چاچڑ لوگ' چاچڑاں کا گاؤں جہاں خواجہ فریدؒ پیدا ہوئے تھے۔ اصلوں: محض۔ بھاندے: بھاتے' پسند آتے۔

ترجمہ: عرب شریف کی عمدہ رسم ہے کہ دلوں کو محبت کے فتیلے لگا دیتی ہے' چاچڑ صدقے کیتے بھول گئے بلکہ بالکل نہیں بھاتے۔

(8) حُسن جمال دی دھرتی آئی   سبھ شے چاہری طرز ڈکھائی
فرحت روز فریدؔ سوائی   ڈُکھڑے ماندے ساندے ہن

حل لغات: دھرتی: زمین۔ چاہری: شگفتہ' بارونق' لذیذ۔ سوائی: زیادہ' بڑھتی ہوئی۔ ماندے ساندے: بیماری' کمزور' ساندے کا لفظ ماندے کا تابع مہمل ہے اور اس کا ہم معنی ہے۔

ترجمہ: حسُن و جمال کی (پاک) سرزمین آگئی' ہر چیز پر تروتازگی نظر آتی ہے۔ اے فرید خوشی روز افزوں ہے اور دکھ درد بیمار و کمزور ہو گئے ہیں۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 87

نوٹ: اس کافی میں عرب شریف کے مناظر دکھائے گئے ہیں۔

(1) اَج شُبریاں شغدف بھاندے ہن   مَتاں دَیس پُنل دے آندے ہن

حل لغات: شبریاں: عرب میں اونٹوں پر مختلف قسم کے پاکھرے ڈالے جاتے ہیں' بعض کی پشت پر صرف ایک چارپائی کی صورت کجاوا کس دیتے ہیں اس کو شبری کہتے ہیں بعض اونٹوں کے دونوں پہلوؤں میں کجاوے کی صورت دو نشستیں بنا دیتے ہیں' ان کو شغدف کہتے ہیں۔ متاں: شاید۔

ترجمہ: آج اونٹوں کی شبریاں اور شغدف نہایت بھاری ہیں' غالباً محبوب پنل کا وطن قریب آگیا ہے۔

(2) ناز و جمل جمیل وطن دے   راہی رَہندے راہ سجن دے
ہَر دَم ہوون نال امن دے   ساتھی درد مَنداں دے رہن

حل لغات: نازو: ناز آفرین۔ جمل: اونٹ۔ جمیل: صاحب جمال' خوبصورت۔ راہی: راہ گیر' مسافر۔ ساتھی: ہمراہ' ہم سفر۔

ترجمہ: اس سرزمین کے ناز پروردہ خوبصورت اونٹ محبوب کے (ملک کی) کے راہ چلتے رہتے ہیں' خدا کرے وہ ہمیشہ امن و امان میں رہیں' کیونکہ یہی دردمند' غمگین مسافروں کے ہمدرد اور ساتھی ہیں۔

(3) لَب مُسکاوِن اَکھیاں پھُرکن   رَگ رَگ مُلکے دِلڑیاں سُرکن

غَم غَم کھاوِن ڈُکھڑے کُرکن سُول رِسرِوں نَس جَاندے رہن

حل لغات: مُسکاوَن: ہنستے ہیں، مسکراتے ہیں۔ پھُرکن: پھڑپھڑائیں، پھڑکنا۔ رگ رگ مُلکے: جوش سے حرکت کرے، فرحت مسرت سے حرکت میں آئیں۔ سُرکن: گدگدی پیدا ہو۔ کُرکن: شکایت کرتے ہیں، بڑبڑائیں۔ رِسروں: سرے سے، ابتدا سے۔ نَس جاندے رہن: بھاگ جاتے ہیں۔

ترجمہ: (منزل مقصود (مدینہ شریف) قریب ہے اس لئے) ہونٹوں پر مسکراہٹ ہے، آنکھیں پھڑک رہی ہیں، رگ رگ میں جوش مسرت موجزن ہے، دلوں میں گدگدی پیدا ہو رہی ہے، غم والم غمزدہ ہو گئے ہیں اور درد و رنج تو بھاگ ہی گئے ہیں۔

(4) سوہنے جمل جمیل بَداوی شمس و قمر دِے نال مُساوی
سارے حُسن جمال دے حَاوی سَاڈے گوشے ہاں دے رہن

حل لغات: بَداوی: بادیہ نشین، دیہاتی، بدو، شتربانان عرب۔ شمس و قمر: سورج اور چاند۔ مُساوی: برابر، ہم پایہ۔ حَاوی: محیط، احاطہ کرنے والے، چھائے ہوئے۔ گوشے ہاں دے: جگر گوشے، لخت جگر، دل پسند، بہت عزیز۔

ترجمہ: عرب کے اونٹ خوبصورت اور شتربان حسین و خوش اخلاق ہیں۔ یہ سورج اور چاند کے برابر معلوم ہوتے ہیں، تمام حسن اخلاق اور حُسن سیرت پر حاوی ہیں اور ہم عاشقان رسالت ﷺ کے لئے تو نور نظر ہیں۔ (ہمارے تو دل کے ٹکڑے ہیں۔)

(5) بدلیں جُڑ گھنگھور مچائی پھوگیں، لانْیں خُنکی چائی
ناز کریندی لائی لائی عارف عبرت کھاندے ہن

حل لغات: جُڑ: مل کر، جمع ہو کر۔ گھنگھور مچائی: گھٹا چھا گئی، سیاہ بادل جمع ہو گئے۔ پھوگ لانْیں: ریگستان کے درخت۔ خُنکی چائی: تازگی پائی، سرسبز ہو گئے۔ لائی لائی: جھاؤ کی جھاڑیاں۔ عبرت کھاندے ہن: عبرت حاصل کرتے ہیں۔

ترجمہ: بادل مل کر گھنگھور گھٹا بنا رہے ہیں اور فیض باران سے پھوگ، لانیں ترو تازہ ہو گئے ہیں اور جھاؤ کا ایک ایک پودا ناز دکھا رہا ہے۔ ان تمام اسباب مسرت کو دیکھ دیکھ کر عارفان باللہ عبرت اندوز ہوتے ہیں۔

(6) آئے بھاگ سُبھاگ سِدھائے بھاگے بھاگ ڈُہاگ رِسدھائے
تَن مَن ڈُکھڑے جھاگ سدہائے جو چاہندے سولہندے رہن

حل لغات: بھاگ: بخت، خوش قسمتی۔ سُبھاگ: بھاگ کی ضد، بدقسمتی۔ بھاگے بھاگ: بُری قسمتیں، بدبختی۔ سدھائے: روانہ ہو گئے۔ ڈہاگ: رنڈیپا، مصیبتیں۔ جھاگ: عبور کر گئے۔ چاہندے: چہیندے، چاہتے۔ لہندے: حاصل کرتے ہیں۔

ترجمہ: خوش قسمتی آگئی اور بدقسمتی واپس چلی گئی، برے دن اور مصائب و مشکلات کی گھڑیاں گزر گئیں، دکھ درد تن بدن میں سے جھاگ کر نکل گئے اب جو کچھ چاہتے ہیں وہی مل جاتا ہے، دل کی مراد حاصل کر رہے ہیں۔

(7) سَبز سَبز بُولے بَینے گُھمکن وَالیاں، والے جُھمکے جُھمکن

کڑیاں نوُرے پیریں گھمکن زیور' تریور ٹھندے ہن

حل لغات: ٹمبیٹر' بولے: ناک کے زیور۔ بینے: پیشانی کا زیور۔ والیاں: بالیاں۔ والے: بالے۔ جھمکے: کانوں کے گہنے ہیں۔ کڑیاں اور نوُرے: پاؤں کے زیور ہیں۔ تریور: پوشاک' لباس' تین پارچہات یعنی اوڑھنی' کرتی' شلوار یا لہنگا۔

ترجمہ: ٹمبیٹر' بولے' بینے' بالیاں' بالے' جھمکے' کڑیاں' نورے تمام زیورات اب بدن پر سجتے ہیں اور کپڑے بھی خوشنما نظر آتے ہیں۔ ہر ایک چیز پُر مسرت ہے۔

(8) زُلفاں سیجوں سَو وَل پاوِن رِتلک رِتکولے لٹکے لاوِن
سُرخیاں' کجل مُساگ سہاون ہار سِنگار سُہاندے رہن

حل لغات: سیجوں: آسانی سے' خوشی سے' ازخود۔ سَو وَل پاوِن: سو پیچ و تاب کھاتی ہیں۔ وَل: پیچ و خم۔ تِلک: نشانی پیشانی۔ رِتکولے: تل' خال۔ لٹکے لاوِن: لطف دکھاتے ہیں۔ سہاوِن: سہاتی ہیں' بھلے معلوم ہوتے ہیں' خوبصورت لگیں۔

ترجمہ: زلفیں خوشی سے مست ہو کر سو سو بل کھا رہی ہیں' تل اور خار رونق بڑھا رہے ہیں' زیب دے رہے ہیں۔

(9) طالع بھّلے بخت سوَلّے آئے محض فریدؔ دے وَلّے
پَل پَل یار سنیہڑے گھلّے ڈینہہ دُکھاں توں وانڈے ہن

حل لغات: طالع: بخت کا ستارہ' قسمت۔ بھّلے: عمدہ۔ بخت سولے: بخت' موافق۔ وَلّے: حصہ میں' طرف۔ سنیہڑے: پیغام۔ گھلّے: بھیجے۔ وانڈے: فارغ' خالی۔

ترجمہ: خوش قسمتی اور یاوری بخت آج صرف فرید کے حصہ میں آئی ہے۔ محبوب کی جانب سے پیغام وصل آ رہے ہیں۔ اب ہماری زندگیاں دکھ درد سے آزاد ہیں یعنی رنج و غم' کا وقت گزر گیا ہے۔ اب جلدی روضہ رسول ﷺ کی زیارت نصیب ہونے والی ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 88

(1) اَساں سو بدمست قلندر ہوں کڈیں مسجد ہوں کڈیں مندر ہوں

حل لغات: سو: ایسے' اتنے' سو کے برابر۔ کڈیں: کبھی' کسی وقت۔

ترجمہ: ہم مست اور قلندرانہ مسلک میں اس قدر مدہوش ہیں کہ ہماری نظر سے اچھے اور برے کا فرق اٹھ گیا ہے اور تمام اسباب دنیا ہمارے لئے یکساں حیثیت رکھتے ہیں چنانچہ مسجد ہو' یا مندر ہمیں ہر جگہ اسی کی قدرت کا جلوہ نظر آتا ہے۔

(2) کڈیں چور بنّوں کڈیں جار بنّوں کڈیں توبہ استغفار بنّوں

کڈیں زُہد عبادت کار بنڑوں   کڈیں فسق فجوریں اندر ہوں

حل لغات: جار: بدکار۔ فسق فجور: بدکاری' گناہ کبیرہ کا ارتکاب۔

ترجمہ: ہمارے عالم تحیر کی حالت یہ ہے کہ چور' بدکار تائب استغفار پڑھنے والا' زاہد' عبادت گزار فاسق اور فاجر ہماری ہی صفات ہیں۔ اچھی اور بری صفتوں میں بھی ہماری ہستی اور شان استغنا اپنا رنگ دکھا رہی ہے۔ یہ ایسی منزل ہے جہاں اچھائی برائی کوئی معنی نہیں رکھتی۔

(3) رکتھاں درد رکتھاں درمان بنڑوں   رکتھاں مصر کتھاں رکنعان بنڑوں

رکتھاں کیچ بھنبھور دا شان بنڑوں   کتھاں واسی شہر جلندر ہوں

حل لغات: درماں: علاج' دارو۔ مصر اور کنعان: شہروں کے نام ہیں' مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ بنے تھے۔ کنعان یوسف علیہ السلام کی جائے پیدائش جہاں آپ حضرت یعقوب علیہ السلام کے گھر میں پیدا ہوئے تھے اور جہاں کنویں میں پڑے رہے تھے۔ کیچ' مکران: ایک شہر' سسی کے محبوب پنوں کا وطن۔ بھنبھور: سسی کا وطن۔ واسی: بسنے والے' رہنے والے' ساکن۔ جلندر: اگرچہ یہ بظاہر جالندھر شہر کا نام معلوم ہوتا ہے مگر حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمتہ نے خود اس کا ترجمہ "جل اندر" یعنی زیر آب فرمایا ہے چونکہ مہینوال کی محبوبہ سوہنی پانی (دریا) کے اندر غرق ہو گئی تھی اس لئے اس کا ترجمہ جل' اندر' دریا میں رہنے والے ہی درست ہے (اشارات فریدی جلد سوم) حصہ چہارم۔

ترجمہ: ہماری مختلف اور متضاد کیفیت روحانی کا یہ عالم ہے کہ درد اور علاج دونوں میں ہمیں اسی کا جلوہ نظر آتا ہے۔ مصر اور کنعان بھی ہمارے ہی مسکن رہے ہیں' کیچ اور بھنبھور یعنی سسی پنوں کے مقامات وصال و فراق اور سوہنی کا مقام غرق' سب ہمارے لئے اسی کی قدرت کے مختلف انداز ہیں۔

(4) رکتھاں صومعہ دیر کنشت رکتھاں   رکتھے دوزخ باغ بہشت رکتھاں

رکتھے عَاصی' نیک سرشت رکتھاں   رکتھے گمرہ ہُوں رکتھے رہبر ہُوں

حل لغات: صومعہ: خانقاہ۔ دیر: بت خانہ۔ کنشت: گرجا' عیسائیوں کی عبادت گاہ۔ دوزخ بہشت: قیامت کے دن نیکوں اور بدکاروں کے مقامات جزا و سزا۔ عَاصی: گنہ گار۔ نیک سرشت: پاک باطن۔ گمرہ: گمراہ۔

ترجمہ: ہماری قلندرانہ نگاہوں میں برابر خانقاہوں' بت خانوں' گرجوں' بہشت و دوزخ میں اسی کے روپ نظر آتے ہیں اور ہم ان مختلف مقامات میں کبھی غور کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں اور اسی طرح گنہگار' نیکوکار' گمراہ اور رہنما میں جب ایک ہی جلوہ کارفرما ہے تو ہماری حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ ہم کبھی اس رنگ میں نظر آتے ہیں' کبھی ہم دوسرے رنگ میں پائے جاتے ہیں۔ ہر جگہ ہماری شان ہویدا ہے۔

(5) رہیُوں او قلّاش تے رند اَساں   پُئی نِوڈی ہے رہند رسندھ اساں

رہیُوں بے شک عارف رچند اَساں   کُل راز رموز دے دفتر ہُوں

حل لغات: رہیوں: ہیں، ہم ہیں۔ قلاش: بے سرمایہ، بے یارومددگار، اہل ترک و تجرید۔ نودی: جھکتی عزت و تعظیم کرتی ہے۔رچند: خالص، بے ریا، سوچنے والا، فکر کرنے والا۔ رند: وہ عارف جو رمُوز و حقائق کو بے پردہ اور برملا بیان کرے۔

ترجمہ: اگرچہ ہم قلاش اور مست ہیں، پھر بھی تمام ہندوستان اور سندھ کا علاقہ ہماری عظمت کے سامنے جھک رہا ہے۔ (ہمارے معتقد ہیں) اس طرح ہم بے شک بے ریا عارف ہیں اور قدرت کے رموز و حقائق کو برملا بیان کر دیتے ہیں اور واقف اسرار الٰہی ہیں۔

(6) رہن ناز نواز دے ٹول کڈیں ہے مونجھ منجُھاری کول کڈیں
رَلّے ڈھول کڈیں گیارول کڈیں کڈیں بردر ہوں کڈیں دربر ہوں

حل لغات: ٹول: جماعت، گروہ۔ بردر: دروازہ پر منتظر عنایت، مشتاق زیارت، طالب وصل۔ دربر: دوست کو بغل میں لئے ہوئے۔ رلے: شامل ہو، ساتھ ہو۔ رول گیا: چھوڑ گیا، آوارہ و سرگرداں کر گیا۔

ترجمہ: کہیں تو ہماری حالت یہ ہوتی ہے کہ محبوبوں کے ناز و نواز ہمارا سرمایہ ہوتے ہیں اور کہیں رنج و ملال ہمارے پاس ہوتے ہیں اور ہم پریشان اور مضطرب رہتے ہیں، کبھی محبوب ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔ کبھی وقف انتظار دروازہ پر اور کبھی وصل یار کی مستی سے سرشار ہوتے ہیں۔

(7) وَل واتوں سمجھ فریدؔ اَلا کر محض نہ شعر جدید وَلا
ہے چالوں حال پدید بھَلا تو ٹُے کیجو سارے اَبتر ہوں

حل لغات: وَل: پھر۔ وَاتوں: منہ سے۔ الا: بول، گفتگو کر۔ جدید: نیا۔ ولا: پھر، آئندہ۔ پدید: آشکارا، ظاہر، نمایاں۔ تونے اور کیجو: دونوں کے معنی، اگرچہ باوجودیکہ، کیجو میں یائے بھی مجہول ہے اور واؤ بھی مجہول ہے۔ خواہ کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اَبتر: بدحال۔

ترجمہ: اے فرید پھر سوچ سمجھ کر بول، اس قسم کے اشعار جدید پھر نہ کہہ کہ عوام مفہوم کو سمجھ نہ سکیں اور ذہنی پریشانی میں الجھ جائیں گے۔ ہماری چال ڈھال سے ہمارا حال اچھی طرح ظاہر ہے۔ کیا ہو گیا اگر ہم پوری طرح خراب حال ہیں۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 89

(1) آ مل اَج کل سوہناں سائیں ناں تا مُفتی خُون تھیسائیں
توں بِن مُول نہ سُہندیاں واہیں سُن دل نال تاں گالھہ اکھائیں

حل لغات: مُفتی: مفت، خواہ مخواہ، بے وجہ۔ تھیسائیں: ہو جاؤں گی۔ مول: بالکل، قطعاً۔ نہ سہندیاں: اچھی نظر نہیں آتیں، نہیں بھاتیں۔ واہیں: جمع واہ کی، مقام، جگہ، جائے پناہ، ہوائیں۔ سُن دل نال: دل لگا کر سن، توجہ سے سن۔ گالھہ

اکھائیں: تجھ کو بات کہوں۔ سائیں: مالک، آقا۔

ترجمہ: حسین آقا آج کل ہی مجھے آکر مل لو، ورنہ میں مفت میں خون ہو جاؤں گی اور میرا خون تیری گردن پر رہے گا، تیرے سوا تو میرا کوئی ٹھکانہ نہیں، تو ہی دل لگا کر میرے درد کی کہانی سن۔ (تیرے بغیر یہ ہوائیں بالکل اچھی نہیں لگتیں۔) اگر دل (کے کانوں) سے سنو تو تمہیں ایک بات بتاؤں۔

(2) پَربھت دھاراں روہ گھنیرے ۔۔۔ رِجتھ لانگھے جتھ تھیوم ؛ وھیرے
بیشک دَرد منداں دے ڈیرے ۔۔۔ رِجتھ تھلڑا رِجتھ سُنجڑیاں جاہیں

حل لغات: پربھت: پربت، پہاڑ۔ دھاراں: جمع دھار کی پانی کا بہاؤ، دریا۔ پربھت دھاراں: سلسلہ ہائے کوہ۔ روہ: ریگستان، پہاڑ، روہی۔ گھنیرے: بہت، بکثرت، گھنے، گنجان۔ لانگھے: جائے عبور، راہ گزر گاہ۔ سنجڑیاں جاہیں: ویرانے، سنسان یا غیر آباد مقام۔

ترجمہ: دردمند اور غمگین عاشقوں کے ڈیرے پہاڑوں، دریاؤں، ریگستانوں میں ہوتے ہیں، جہاں سنسان بیابان اور سنسان ویرانے ہوں، جہاں دشوار گزار راستے ہوں۔

(3) ہِک پَل عیش نہ پایم گھر وِچ ۔۔۔ گُزری ساری عمر سفر وِچ
پَوندے سَو سَو پُورا اَندر وِچ ۔۔۔ یا رب یار دے دیس وَسائیں

حل لغات: پُور: ہجوم، افکار، خیالات کے دورے۔ وسائیں: بسائیں، آباد کرنا۔ پَوندے: پڑتے ہیں۔

ترجمہ: مجھے ایک دم بھی گھر میں آرام نہیں ملا اور میری ساری عمر سفر میں گزر گئی ہے۔ اس پریشان زندگی میں توہمات کے سینکڑوں دورے اور خیالات گزرتے ہیں اور میں پریشان ہو گیا ہوں، اب میری فریاد سن اور مجھے محبوب کے دیس میں زندگی بسر کرنے کا موقعہ عطا کر۔

(4) جاں ڈیکھاں جھڑ مینہ رِکڑ رِمڑ کُوں ۔۔۔ رُوواں کر کر یاد سجڑ کوں
اکھیاں بِلکن مونہہ ڈیکھن کُوں ۔۔۔ گل لانوڑ کُوں پھٹکن باہیں

حل لغات: جاں: جب، جس وقت۔ رِکڑ رِمڑ: بوندا باندی۔ بِلکن: بیتاب ہوتی ہیں، جوش غم سے آنکھیں بھر جاتی ہیں۔ پھٹکن: پھڑکتی ہیں، بے اختیار ہو جاتے ہیں، تڑپ اٹھنا، مچلنا۔

ترجمہ: جب میں بادل، بارش اور بوندا باندی دیکھتا ہوں تو میں محبوب کو یاد کر کر کے رونے لگ جاتا ہوں، اس کے دیدار کے لئے آنکھیں بیتاب ہو جاتی ہیں اور اس کو گلے لگانے کے لئے بانہیں (بازو) مچلنے لگتی ہیں۔

(5) وَاٹ نہاراں کانگ اُڈانواں ۔۔۔ پنڈت جوسی دے کن کھانواں
سو پونج ہاراں فالاں پانواں ۔۔۔ اُوسی میڈا یار کڈاہیں

حل لغات: وَاٹ نہاراں: راہ دیکھتی ہوں، منتظر ہوں۔ کانگ اوڈاراں: کوے اڑاؤں، کوے اڑانے کا ایک خیال زمانہ قدیم

Scanned with CamScanner

سے چلا آرہا ہے کہ اپنے خاوند کے انتظار میں عورتیں کووں کو یہ کہہ کر اڑاتی ہیں کہ "ونج کاں میڈے سائیں کوں سڈ آ" یہ اسی خیال کی طرف اشارہ ہے۔ کن کھانواں: کان کھاتا' بہت بولنا۔ پونج ہاراں: منتیں ماننا' چڑھاوے چڑھانا' تدبیریں کرنا۔

ترجمہ: محبوب کے انتظار میں اس کی راہ تک رہی ہوں اس کے لئے کوے اڑا رہی ہوں۔ پنڈتوں' جوتشیوں سے لگن پوچھ کران کے کان کھاتی ہوں' سو تدبیریں کرتی ہوں' نذرانے دیتی ہوں' فالیں ڈالتی ہوں کہ میرا محبوب میرے پاس کبھی آئے گا بھی یا نہیں۔

(6) میں بَدناں ،کہیں رِھیم بھرم دا   تو ہیں صاحب لاج شرم دا
زور فریدؔ کوں تیڈڑے دم دا   لگڑی سانول توڑ نبھائیں

حل لغات: رِھیم بھرم: عزت و ناموس' وقار۔ توڑ نبھائیں: آر دم تک نبھانا' نباہ کرنا۔

ترجمہ: میں بُرا ہوں۔ میں تو کسی کام کا نہیں مگر تُو تو حضور شرم اور صاحب وفا ہے' فریدؔ کو بھی تیری ہی ذات مقدس کا سہارا ہے' اے محبوب ﷺ تو ہی محبت کو نبھانا۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 90

(1) آ رِل مارُو' مارڑو تھل وِچ کردیاں دھاہاں
ماراں ہکلاں کُوکڑیاں کر کر لمبڑیاں باہاں

حل لغات: مارُو: ظالم' خونخوار' محبوب۔ مارڑو: مارواڑ کے رہنے والا۔ دھاہاں: جمع دھان کی' فریاد آہ و زاری۔ ماراں ہکلاں: اونچی آواز دینا' ہانکیں مارنا۔ کوکڑی: کوک' چیخ' کوکڑی روہی کی خاص اصطلاح ہے۔ لمبڑیاں باہاں: بازو لمبے کرکے بے ساختہ اپنے محبوب کو بلانا۔

ترجمہ: اے قاتل مارواڑ کے محبوب آ اور مل' میں تیرے لئے بیابان میں فریاد کررہی ہوں۔ اونچی آوازیں دے رہی ہوں اور بازو پھیلا کر آوازیں دے رہی ہوں اور چیخ و پکار کر رہی ہوں۔

(2) بھُل گیاں رساں ریتاں جیں ڈینہہ لگڑیاں پیتاں
بُٹھ پئے خویش قبیلڑے پَر رہک تینوں چاہاں

حل لغات: ریتاں: ریت کی جمع' رسم' رواج' طریقے۔

نوٹ: بعض نسخوں میں "پر ہک" کی بجائے "رہک رہک" بھی لکھا ہے' مگر پر ہک (مگر صرف ایک تیری چاہ ہے) زیادہ صحیح اور موزوں ہے۔ بعض نسخوں میں "رساں ریتاں" کی بجائے "رساں رتیڑیاں" لکھا گیا ہے۔

ترجمہ: جس دن سے محبت لگی ہے اس دن سے تمام دوسری باتیں' رسوم اور روایات' خویش اقربا' رشتہ دار سب بھول

گئے ہیں، صرف تیری ہی چاہ باقی ہے۔

(3) رِکّینویں رجیوے جا لڑے سُنجڑی ہیر سلیٹی
رانجھن ٹ تخت ہزار ڑے سُکیاں لائیاں کاہاں

حل لغات: جالڑے: جائے، بسر کرے۔ سلیٹی: سیال، سلیٹی ذات ہے۔ لایاں: فراش کے پودے۔ کاہاں: دریائی سرکنڈے۔

ترجمہ: جنگل کے پودے لایاں اور کانہہ بھی خشک ہو گئے ہیں اور رانجھا تخت ہزارے کو چلا گیا ہے۔ ایسی حالت میں ہیر سلیٹی بدقسمت کس طرح جئے اور زندگی بسر کرے۔

(4) ما پیُو وِیر وِساریُم راول ڈُترُم رولا
پانْواں لِیرے میلڑے چولی، چُنڑی، لاہاں

حل لغات: رولا ڈُترُم: چکر دیا، رلایا، آوارہ و پریشان کیا۔ راول: محبوب۔ لیرے: دریدہ پارچات، پھٹے پرانے کپڑے۔ میلڑے: میلے کچیلے۔ چُنڑی: دوپٹہ۔ لاہاں: لہاواں، اتاروں۔

ترجمہ: محبوب نے اپنے فراق کے چکر میں پریشان کر رکھا ہے، ماں باپ اور بھائی بھی مجھے بھول گئے ہیں۔ اس لئے چولی اور اوڑھنی اتار کر پھٹے پرانے کپڑے پہنتی ہوں۔

(5) جاہی چوٹ فریدؔ نوں لایو، لا ڈِکھلایو
مُول نہ وِسرم تیڈڑیاں سانول ناز نگاہاں

حل لغات: جاہی چوٹ: کاری ضرب، ٹھیک نشانے پر۔

ترجمہ: اے محبوب نازنین تو نے نگاہ ناز کا تیر فرید کو ایسا ٹھیک ہدف پر لگایا ہے کہ کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 91

اس کافی میں حضرت نے ہمہ اوست کی وضاحت فرمائی ہے یعنی موجودات عالم کا ہر ذرہ "حسن ازل" کا مظہر ہے۔ مگر آخری بند میں اس سلسلہ سے یہ کہہ کر توبہ کی راہ اختیار فرماتے ہیں کہ "وہ پاک ذات مافوق الادراک ہے" وہ بے نشان ہے اور تمام اشیاء زیر نقصان ہیں، ان کو اس کی ذات قدیم اور غیر فانی سے کیا نسبت! مختلف صورتوں اور شکلوں کے پس پردہ وہی حسن واحد جاری و ساری ہے۔ وہ روز نئے روپ اختیار کرتا ہے۔

(1) اے حُسنِ حقیقی، نُورِ ازّل تینوں واجب تے امکان کہوں

حل لغات: نورِ ازّل: ذات پروردگار، محبوب حقیقی۔ واجب: جو اپنے وجود و بقاء کے لئے کسی غیر کا محتاج نہ ہو۔ اصطلاح

روحانیات میں خدا تعالیٰ کو ذات واجب الوجود کہتے ہیں۔ امکان: ممکن الوجود، جو اپنی موجودیت کے لئے کسی غیر کا محتاج ہو۔
ترجمہ: اے حسن حقیقی اور نور ازل جب ہر جگہ تیرا نور موجود ہے اور کوئی مقام زمان تجھ سے خالی نہیں۔ میں حیران ہوں کہ تجھ کو کیا کہوں، تیری ذات ہی واجب الوجود ہے اور امکانی اصطلاحات میں بھی تیرا ہی جلوہ ہے۔

(2) تینوں خالق ذات قدیم کہُوں   تینوں حادث خلق جہان کہُوں

حل لغات: قدیم: پروردگار کی ذات، جس کی کوئی ابتداء یا انتہا نہ ہو۔ حادث: پیدا کرنے والا (قدیم کی ضد)۔
ترجمہ: اے خالق و مالک تجھے قدیم کے پاک نام سے یاد کروں، یا تجھے تمام مخلوقات اور کائنات کا پیدا کرنے والا کہوں۔

(3) تینوں مطلق محض وجود کہُوں   تینوں علمیہ اعیان کہُوں

حل لغات: مطلق: وہ ذات جو عوارض اور صفات سے پاک ہو، آزاد، بے قید۔ اعیان علمیہ: علم و یقین کے وہ تین درجے جن کو علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین کہتے ہیں۔
ترجمہ: اے حسن حقیقی تو مطلق اور محض وجود میں بھی جلوہ فرما ہے اور اعیان علم کی تینوں صورتوں میں بھی تیرا ہی نور ظاہر ہے، تجھے کیا کہوں اور کیا نہ کہوں۔

(4) اَرواح، نفوس، عقول، مثال   اشباح عیان نہان کہُوں

حل لغات: ارواح، نفوس، عقول اور مثال: علیحدہ علیحدہ عالم ہیں جو پروردگار نے علیحدہ علیحدہ صورتوں میں خلق کیا ہے۔
اشباح: جمع شبح کی جسم کے معنی میں شخصیت۔ اس کی تقسیم دو حصوں عیاں اور نہاں میں کی گئی ہے۔ یعنی وہ اجسام جو دیکھے جاسکتے ہیں، عیاں کہلاتے ہیں اور جو اجسام دیکھے نہیں جاسکتے مثلاً خضر علیہ السلام وغیرہ نہاں کی ذیل میں آتے ہیں۔
ترجمہ: اے حسن حقیقی اے نور ازل! تجھے عالم ارواح نفوس عقول اور عالم مثال کہوں یا تمہیں جسمانی شخصیت جو ظاہر اور پوشیدہ دو حصوں میں منقسم ہے اور دنیا کے نظام کو چلا رہی ہیں، وہ کہوں!

(5) تینوں عین حقیقت ماہیّت   تینوں عرض صفت تے شان کہُوں

حل لغات: عرض: جو کسی دوسری چیز (جوہر) سے مل کر بنے، مرکب۔ صفت: کسی چیز کا وصف، اس کی نشانی یا علامت۔ شان: حالت۔
ترجمہ: تجھے عین حقیقت اصل جوہر سمجھوں، یا تجھے تیری صفات کے لحاظ سے عرض صفت اور شان کے نام سے پکاروں۔

(6) انواع کہُوں اوضاع کہُوں   اطوار کہوں اوزان کہُوں

حل لغات: انواع: جمع نوع، قسم۔ اوضاع: جمع وضع، بناوٹ، طرز۔ اطوار: جمع طور، طرح، طریقہ، طرز۔ اوزان: جمع وزن، اندازہ۔
ترجمہ: اے ذات باری تعالیٰ مختلف صورتوں اور مختلف انواع و اقسام کی اشکال، ان کے طور طریقوں اور اوزان سے بھی تیری شان ظاہر ہوتی ہے۔ (تمہیں اقسام کہوں بناوٹیں اور نمونے کہوں، طور طریقے کہوں یا وزن و تناسب کا نام دوں؟)

Scanned with CamScanner

(7) تینوں عرش کہوں افلاک کہوں تینوں ناز نعیم جِنان کہوں

حل لغات: نعیم: نعمت۔ جِناں: بہشت۔ افلاک: فلک کی جمع، آسمان۔

ترجمہ: تو عرش پر بھی ہے اور آسمانوں پر بھی ہے۔ تیری ذات خلد بریں کے ناز و انداز میں بھی جلوہ گر ہے اس لئے بتا کہ تجھے کس نام سے یاد کروں؟

(8) تینوں تت جماد نبات کہوں حیوان کہوں انسان کہوں

حل لغات: تت: جوہر، عطر، خلاصہ۔ جماد: ساکن اور جامد اشیاء مثلاً پتھر وغیرہ۔

ترجمہ: تمہیں عالم جمادات، عالم نباتات، عالم حیوانات یا تمہیں عام انسان کہوں۔

(9) تینوں مسجد، مندر، دَیر کہوں تینوں پوتھی تے قرآن کہوں

حل لغات: مسجد، مندر اور دیر: مسلمانوں، ہندوؤں اور عیسائیوں کے عبادت خانے۔ پوتھی: ہندوؤں کی متبرک کتاب۔

قرآن: مسلمانوں کی الہامی کتاب۔

ترجمہ: اے ذات باری تعالیٰ، مسجد، مندر اور دیر میں تیرا ہی ذکر ہوتا ہے اور پوتھی اور قرآن میں بھی تیرا ہی نام آتا ہے۔ اب بتا تجھے کس نام سے پکاروں؟

(10) تسبیح کہوں زُنّار کہوں تینوں کُفر کہوں ایمان کہوں

حل لغات: زُنّار: تاگہ، ہندوؤں کے گلے میں بطور مذہبی نشان کے پہنا جاتا ہے، جینو۔

ترجمہ: اے ذات پروردگار تسبیح پر بھی تیرا نام لیا جاتا ہے اور زنار بھی تیرے ہی نام پر پہنا جاتا ہے۔ کفر و ایمان کی مجالس میں بھی تیرا ہی ذکر ہوتا رہتا ہے۔ تو کس جگہ نہیں ہے۔

(11) تینوں بادل برکھا گاج کہوں تینوں بجلی تے باران کہوں

حل لغات: برکھا: بارش، برسات۔ گاج: گرج، رعد، کڑکنے والی بجلی۔

ترجمہ: تجھے بادل کہوں یا اس کی گرج، بجلی کہوں یا بارش، تیری طاقت ہر چیز میں نظر آتی ہے۔

(12) تینوں آب کہوں تے خاک کہوں تینوں باد کہوں نیران کہوں

حل لغات: نیران: نار، آگ۔

ترجمہ: تجھے اربعہ عناصر میں سے آب کہوں خاک، باد یا آگ کہوں، کس جگہ تیرا ظہور نہیں ہے۔

(13) تینوں دسرت لچھمن رام کہوں تینوں سیتا جی جانان کہوں

حل لغات: دسرت: دشرتھ راجہ اجودھیا۔ لچھمن رام: دونوں راجہ دشرتھ کے بیٹے تھے، رام چندر جی ہندوؤں کے سب سے بڑے اوتار مانے جاتے ہیں۔ سیتاجی: رام چندر جی کی بیوی۔

ترجمہ: اے خدا تیری قدرت کا جلوہ دشرتھ اور ان کے بیٹوں میں بھی موجود ہے اور سیتاجی میں بھی۔

Scanned with CamScanner

(14) بلدیو جسودا نند کہوں — تینوں کشن کنہیا کان کہوں

حل لغات: بلدیو: کرشن مہاراج کے رضاعی بھائی۔ جسودا: مہاراج بلدیو کی ماں۔ نند: بلدیو کا باپ۔ کشن، کنہیا اور کان: یہ تینوں نام کرشن جی کے ہیں۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے کرشمہ قدرت کرشن جی مہاراج اور ان کے متعلقین میں بھی واضح رہا ہے۔

(15) تینوں برما بشن گنیش کہوں — مہادیو کہوں بھگوان کہوں

حل لغات: برما: برہما، دیوتا، خالق دنیا۔ بشن: وشنو، رب السموات والارض۔ مہادیو: ہالک مخلوقات، کائنات، برہما، وشنو، مہادیو ایک خدا کے مختلف اوصاف گنے جاتے ہیں۔ گنیش: مہیش یا مہادیو کے لڑکے، ہندوؤں میں سب سے بڑے دیوتا۔

ترجمہ: تجھے بھگوان یعنی خدا کے نام سے پکاروں یا تیری مختلف صفتوں سے تجھے یاد کروں۔

(16) تینوں گیت گرنتھ تے بید کہوں — تینوں گیان کہوں اگیان کہوں

حل لغات: گیت: بھگوت گیتا، ہندوؤں کی مقدس کتاب۔ گرنتھ: سکھوں کی متبرک کتاب۔ بید: وید، ہندوؤں کے چار وید: رگ وید، یجروید، سام وید، اتھروید۔ گیان: عرفان۔ اگیان: جہالت۔

ترجمہ: تجھے علم و عرفان کی مقدس کتابیں کہوں یا تجھے جہالت کے نام سے منسوب کروں، کیونکہ ان سب میں تیری ہی رہنمائی ہے۔

(17) تینوں آدمؑ حواؑ شیثؑ کہوں — تینوں نوحؑ کہوں طوفان کہوں

حل لغات: شیثؑ: پیغمبر، فرزند آدم علیہ السلام۔

ترجمہ: تجھے آدم علیہ السلام کہوں بی بی حواؑ، شیثؑ یا نوحؑ یا طوفان نوح کہوں کیونکہ ان سب میں تیرا جمال اور جلال ظاہر ہے۔

(18) تینوں ابراہیمؑ خلیل کہوں — تینوں موسیٰؑ بن عمران کہوں

ترجمہ: تیرا ہی نور حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰؑ بن عمران میں نظر آتا ہے، ان میں سے تجھے کیا کہوں۔

(19) تینوں ہر دل دا دلدار کہوں — تینوں احمد ﷺ عالی شان کہوں

ترجمہ: تو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ختم الرسل حضرت احمد مصطفیٰ ﷺ تک بڑے بڑے پیغمبروں اور اعلیٰ ہستیوں کا محبوب و مطلوب رہا، بتا تجھے کس نام سے پکاروں۔

(20) تینوں شاہد ملک حجاز کہوں — تینوں باعث کون مکان کہوں

حل لغات: شاہد: معشوق خاص، خوبصورت، محبوب۔ ملک حجاز: عرب۔

ترجمہ: تجھے ملک حجاز کا معشوق رعنا کہوں جس کی وجہ سے تو نے یہ کائنات دنیا پیدا کی۔ **لولاک لما خلقت الافلاک** کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

(21) تینوں ناز کہوں انداز کہوں　　تینوں حُور پَری غلمان کہوں

حل لغات: غلمان: وہ خوبصورت نوعمر غلام جو بہشت میں مومنوں کی خدمت کے لئے متعین ہوں گے۔

ترجمہ: تجھے حور و پری اور غلمان کہوں یا ان کے ناز و انداز کیونکہ ان سب میں تیری ہی قدرت کا رنگ ہے۔

(22) تینوں نوک کہوں تینوں ٹوک کہوں　　تینوں سُرخی بیڑا پان کہوں

(1) کجلہ: اسرار فریدی

حل لغات: نوک ٹوک: عشوہ غمزہ، ٹھٹھا مخول۔ سرخی، بیڑا: سامان زیبائش۔

ترجمہ: تجھے حسینوں کی اٹکھیلیاں کہوں، یا ان کا سامان زیبائش کہوں۔

(23) تینوں طبلہ تے تنبُور کہوں　　تینوں ڈھولک سُر تے بان کہوں

(1) تان: اسرار فریدی

حل لغات: طبلہ، تنبور، ڈھولک: بجانے کے مشہور آلات۔ سُر اور بان: سریلی اور دلکش آواز۔

ترجمہ: کیا تجھے آلات موسیقی کہوں یا مغنی کی دلکش آواز کہوں کیونکہ ان سب میں تیری قدرت کا رنگ نمایاں ہے۔

(1) کجلہ: اسرار فریدی (2) تان: اسرار فریدی

(24) تینوں حُسن تے ہار سنگار کہوں　　تینوں عشوہ غمزہ آن کہوں

حل لغات: عشوہ، غمزہ اور آن: معشوق کے ناز و انداز محبوبانہ۔ آن: ناز و ادا۔

ترجمہ: تجھے سراپا حسن اور اس کی زیب و زینت کہوں یا تجھے حسینوں کے ناز و ادا کہوں، کیونکہ تو ہر جگہ موجود ہے۔

(25) تینوں عشق کہوں تینوں علم کہوں　　تینوں وہم یقین گمان کہوں

حل لغات: عشق: محبت، فریفتگی۔ وہم، یقین اور گمان: انسانی فہم اور مدرکات کے مدارج ہیں۔

ترجمہ: میں تجھے عشق کہوں! علم کہوں یا وہم و گمان کہوں کہ یقین کہوں؟

(26) تینوں حُسن قوی ادراک کہوں　　تینوں ذوق کہوں وِجدان کہوں

حل لغات: حُسن، ذوق اور وِجدان: قلبی کیفیتوں کے نام ہیں۔

ترجمہ: تجھے حُسن قوی کہوں یا طاقت ادراک کہوں یا تجھے کیفیات ذوق اور وجد کہوں؟

(27) تینوں سکر کہوں سکران کہوں　　تینوں حیرت تے حیران کہوں

حل لغات: سکر: نشہ۔ سکران: مستی۔

ترجمہ: تجھے نشہ و مستی کہوں یا مست پُرکیف کہوں، یا تجھے عالم تحیر اور اس میں کھو جانے والا کہوں۔

(28) تسلیم کہوں تلوین کہوں　　تمکین کہوں عرفان کہوں

حل لغات: تلوین: تلون مزاجی، رنگ برنگ، متلون۔ عرفان: معرفت ذات حق، پہچان معرفت۔

ترجمہ: اے نورِ ازل تجھے تسلیم و رضا کہوں یا تلون مزاجی کہوں۔ تمہیں وقار اور تمکنت کہوں یا ذات حق کی پہچان کہوں؟

(29) تینوں سُنبل سوسن سرو کہوُں — تینوں نرگس نافرمان کہوُں

حل لغات: سُنبل، سوسن، نرگس اور نافرمان: پھولوں کے نام ہیں جن کو محبوب کی زلف، چشم وغیرہ کے مشابہ کہتے ہیں۔

سرو: درخت ہے جس کو محبوب کے قد سے تشبیہ دیتے ہیں۔

ترجمہ: اے حُسن ازلی تو ہر درخت، ہر پھول اور باغ کے ہر پتہ پتہ میں اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے۔

(30) تینوں لالہ داغ تے باغ کہوں — گلزار کہوں بستان کہوں

حل لغات: داغ: گلہ لالہ کے اندر ایک سیاہ داغ ہوتا ہے۔

ترجمہ: تجھے گل لالہ (لالہ داغدار) کا چمنستان کہوں یا باغ و بہارستان کہوں۔

(31) تینوں خنجر تیر تفنگ کہوُں — تینوں برچھا بانک سنان کہوُں

حل لغات: تفنگ: بندوق۔ بانک، سنان، نیزہ: مشہور اسلحہ ہیں۔

ترجمہ: تجھے آلات جنگ شمشیر، تیر، برچھا، بانک، نیزہ وغیرہ کہوں کیونکہ ان میں بھی تیرا جلال ظاہر ہوتا ہے۔

(32) تینوں تیر خدنگ کمان کہوُں — سوفار کہوں پیکان کہوُں

حل لغات: خدنگ تیر: درخت جس کی لکڑی سے تیر و کمان بنائے جاتے ہیں۔ سوفار، پیکان: تیر کے دونوں سرے۔

ترجمہ: تجھے آلات شکار کہوں یا تیر و کمان سے تعبیر کروں، ان میں بھی تیری دی ہوئی طاقت ہے۔

(33) بے رنگ کہوں بے مثل کہوُں — بے صورت ہر ہر آن کہوُں

ترجمہ: (دنیا کی ان تمام اشیاء میں خدا کا سراغ ملتا ہے، مگر پھر اس پر کسی رنگ و صورت اور مثال کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا وہ واحد لاشریک بے مثل اور بے مثال ہے۔) اے نورِ اَزل! اے نور حقیقی!! تجھے بے رنگ کہوں یا بے مثل کہوں؟ تمہیں ہر ہر لمحے بے صورت کہوں؟

(34) سبّوح کہوں قدّوس کہوُں — رحمان کہوں سبحان کہوُں

حل لغات: سبوح، قدوس، رحمان، سبحان: اللہ تعالیٰ کے اسماء پاک ہیں۔ انتہائی قابل تعریف۔

ترجمہ: تجھے سبوح و قدوس کہوں یا رحمٰن اور سبحان کہوں؟ کس کس نام سے یاد کروں۔

(35) کر توبہ تُرت فریدؔ سدا — ہر شے نوں پر نقصان کہوُں

حل لغات: تُرت: جلدی۔ پُرنقصان: پُرعیب، عیوب کی وجہ سے اشیاء پر نقصان ہوتی ہیں۔

ترجمہ: اے فریدؔ! تو نے کیا کہا کہ خدا کی تشبیہ ان دنیاوی اشیاء سے دے دی، یہ تم نے گناہ کیا اور جس کے لئے فوراً توبہ کرو۔ دنیا کی اشیاء تو پُرعیب اور نقصان بھری ہیں۔

(36) اُسے پاک الٰلّہ بے عیب کہوُں — اُسے حق بے نام، نشان کہوُں

حل لغات: الکھ: جس ذات کو کوئی علم نہ معلوم کر سکے ادراک انسانی سے بالاتر، نہ معلوم ہو سکنے والی ذات پاک۔

ترجمہ: ذات باری تعالیٰ بے عیب و بے شان ہے، وہ واجب الوجود منزہ و اعلیٰ و ارفع ہے اور عقل انسانی کی رسائی سے بالاتر ہے۔ اس کو تو (صرف) حق بے نام و نشان کہا جاسکتا ہے۔ "وہ پاک ذات مافوق الادراک ہے وہ بے نشان ہے اور تمام اشیاء زیر نقصان ہیں، ان کو اس کی ذات قدیم اور غیر فانی سے کیا نسبت!؟"

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 92

(1) اے رِیت سکھی ہئ کیں کنُوں — ڈھولا لکُ چھُپ بہندیں مَیں کنُوں

حل لغات: ڈھولا: محبوب۔ لک چھُپ: پوشیدہ ہوکر۔ بہندیں: بیٹھتا ہے۔

ترجمہ: اے محبوب تو مجھ سے چھپ چھپ کر بیٹھتا ہے، یہ طریقہ تُو نے کس سے سیکھا ہے؟

(2) جُڑ تیغ برہوں دی مار گیوں — کھس صبر آرام قرار گیوں
کیوں جھوک لڈا لنگھ پار گیوں — کوئی پچھُنْ والا ہَم تیں کنوں

حل لغات: جُڑ: جوڑ کر، پوری طاقت سے۔ جھوک لڈا: اسباب لاد کر، کوچ کرکے۔ پار: دریا کی دوسری طرف۔

ترجمہ: اپنے عشق کی تلوار تو نے پوری مہارت سے ماری ہے کہ اس سے دل کا صبر و قرار رخصت ہو گیا ہے۔ اپنی جھوک بستی لاد کر تو دریا کے پار چلا گیا ہے۔ کوئی تجھ سے پوچھنے والا بھی ہے؟

(3) ڈینہاں ڈوڑے ڈُکھڑے پانْودیاں — رَت رو رو رات رنبھاوندیاں
کر وَین ڈوہاگ سُہانْودیاں — وَنج حال گِھنو ہمسائیں کنُوں

حل لغات: ڈورے: دوگنے۔ ڈوڑھے: اذیتیں۔ پانودیاں: پاتی ہوں۔ رَت رو رو: خون کے آنسو بہا بہا کر۔ رنبھانودیاں: گزارتی ہوں۔ سہانودیاں: زیب دیتی ہوں، جشن مناتی ہوں۔ وین: نوحہ، بین۔ ڈوہاگ: بدبختی، رنڈیپا، وقت مصیبت۔ حال گِھنو: کیفیت پوچھو، حال معلوم کرو۔

ترجمہ: دن درد و غم کی زیادتی میں اور رات خون کے آنسو بہا بہا کر روتی ہوئی نبھا رہی ہوں، بین کر کرکے میں اپنی مصیبت اور بد بختی کے دن گزار رہی ہوں اور سہانا بنانے کی کوشش کر رہی ہوں۔ اگر تصدیق کرنا چاہو تو میرا حال ہمسایوں سے جاکر دریافت کرلو۔

(4) جیندے نال محبّت جکڑی ہے — لگی شہر ملامت پھکڑی ہے
دل رِہنوں سُکھڑوں تنگڑی ہے — رُسے ڈر دے ہِٹیں سَیں کنُوں

حل لغات: جکڑی: بندھی ہوئی ہے۔ پھکڑی: رسوائی۔ مہنوں: طعنوں۔ سٹھڑوں: ملامتوں' شکایتوں۔ تکڑی: مضبوط۔ سیں کنوں: سینکڑوں سے۔

ترجمہ: محبوب کے ساتھ میرا رشتہ محبت بندھا ہوا ہے۔ اگرچہ اس عشق و محبت کے سلسلہ میں رسوائی بھی ہو' پھر بھی ہم مضبوط ہیں اور ہمارا دل طعنوں سے نہیں گھبراتا اور ہم اس قسم کی رسوائی سے ہرگز نہیں ڈرتے۔

(5) اے روہی یار ملاوڑی وے شالا ہووے ہر دم ساوڑی وے
ونج پیسوں لسڑی گاوڑی وے گھن اپنے سوہنے سئیں کنوں

حل لغات: ملاوڑی: ملانے والی' محبوب سے ملاقات کرانے والی' بااخلاق' ملنسار۔ ساوڑی: سرسبز و شاداب۔ لسڑی: چھاچھ لسی۔ گاوڑی: گائے کی۔ سوہنے سیں: خوبصورت سردار' پیارا محبوب۔

ترجمہ: ریگستان کا علاقہ محبوب سے ملاقات کرانے والا علاقہ ہے' خدا کرے ہمیشہ سرسبز و آباد ہو۔ ہم بھی اپنے حسین محبوب سے گائے کے دودھ کی چھاچھ جا کر لیں گے اور مزے سے پئیں گے۔

(6) غم درد فراق دی رولڑیاں گیاں ناز نواز دیاں ٹولڑیاں
تھئی گہلی کملی' بھولڑیاں دھک مار جھلاں جیں تیں کنوں

حل لغات: رولڑی: رلائی ہوئی' بھٹکی ہوئی ہوں' آوارہ کی ہوئی۔ ٹولڑیاں: ٹولیاں' مجمع' گروہ۔ گہلی کملی: دیوانی' پاگل۔ دھک: دھکے۔ جھلاں: برداشت کرتی ہوں۔ جیں تیں کنوں: جیسے تیسے سے' ہر شخص سے' ہر کسی سے۔

ترجمہ: ناز و انداز کی ٹولیاں اب کہاں' غم و فراق نے اب آوارہ کر دیا ہے' اب تو دیوانی اور پاگل ہو گئی ہوں اور ہر کسی کے طعنے برداشت کر رہی ہوں۔ (ہر ایک کے دھکے اور ہر ایک کی ماریں کھاتی ہوں۔)

(7) دِل جھر جنگل دی باندی ہے جتھاں جھوک میڈے متراں دی ہے
بُو صِدق وفا دی آندی ہے انہیں ساوئیں سنہڑیں لئیں کنوں

حل لغات: جھر: سرکنڈوں کا جنگل' گنجان جنگل۔ باندی: کنیز' غلام' لونڈی۔ جھوک: ڈیرے' مختصر قیام گاہ۔ متراں: جمع متر محبوب' دوست۔ ساویں: سبز' تروتازہ۔ سنہڑیں: سنی' مرطوب' تر' آبدار۔ لائیں: لیں' جھاؤ کے پودے' لئی (یعنی فراش کے نئے اگے ہوئے بوٹے) دریائے علاقے کے پودے۔

ترجمہ: میرا دل ان جنگلی درختوں پر فدا ہے جہاں میرے محبوب کا ٹھکانا ہے' کیونکہ اس مقام کے چھوٹے چھوٹے سرسبز بوٹوں سے بھی صدق اور وفا کی بو آ رہی ہے اور دل بے اختیار کھچا جا رہا ہے۔

(8) کُجھ یار نہالی تول نہیں کوئی سنگتی باجھوں سول نہیں
رِتڑیار وَنجڑ دا مول نہیں ہیں نینہ دی باری نیں کنُوں

حل لغات: نہالی: گدلا' گدے' نیچے بچھایا جانے والا گدیلا۔ تول: رضائی' دولائی۔ تڑ: گھاٹ' مقام عبور۔ مول: بالکل' محض'

ہر گز۔ باری: تیز اور گہری۔ نیں: ندی۔

ترجمہ: نیچے بچھانے کا گدیلہ (گدے) اور رضائی بھول بھال گئے۔ سوائے درد و غم کے کوئی اور ساتھی نہیں ہے اور نہ ہی اس تیز رفتار اور عمیق دریائے محبت سے پار جانے کا کوئی گھاٹ ہے۔ عشق و محبت کو ترک نہیں کر سکتے۔

(9) رب‌ن یار فرید نہ رجیواں مَیں   کیوں اے ہیں اوکھی تھیواں میں
لو زہر پیالہ پیواں میں   چھُٹ پوساں سولیں سَیں کنوں

حل لغات: اے ہیں: اس قدر، اتنی۔ اوکھی: مشکل میں مبتلا۔ لو زہر: پیالہ میں زہر گھول کر، گھول ملا کر۔ چھُٹ پوساں: چھوٹ جاؤں گی، آزادی حاصل کروں گی، نجات پاؤں گی۔ سولیں سیں: سینکڑوں درد و اندوہ، سینکڑوں تکالیف سے۔

ترجمہ: اے فرید! میں اپنے محبوب کے بغیر ہرگز زندہ نہیں رہ سکتی۔ اس قسم کی زندگی کی تکلیفوں میں کیوں مبتلا رہوں اور کیوں نہ زہر گھول کر ایک پیالہ پی لوں اور اس قسم کے سینکڑوں مصائب و آلام سے نجات پالوں۔

☆ ━━ ☆ ━━ ☆

کافی 93

(حضرت خواجہ صاحب نے اس کافی میں منتہی سالکوں کی کیفیت کو بیان کیا ہے اور ان حالات کے آخر میں اس مرحلہ عروج کی وہ صورت بھی بیان کی ہے جس سے حضور خود دوچار ہوئے ہیں یعنی کمال عرفان کے آخری منازل کا ذکر ہے۔)

(1) بُری بیزار رہن ذاتوں صفاتوں مست جانانوں
محض آزاد ہن ناموں نشانوں دین ایمانوں

حل لغات: بری:: فارغ، آزاد۔ ذاتوں: ذات سے، واؤ نون غنہ کا لاحقہ "سے" کے معنی دیتا ہے۔ جانانوں: محبوب سے۔

ترجمہ: سالکان راہ حقیقت صرف ذات حق کے مست ہیں، اس کے سوا تمام جھمیلوں سے آزاد ہیں، یہ ذات و صفات کے چکروں میں الجھتے ہیں، نہ نام و نمود کی پرواہ کرتے ہیں، نہ دین و ایمان کے جھگڑوں میں پھنستے ہیں، ان تمام باتوں سے بری اور بیزار یعنی آزاد رہتے ہیں۔

(2) چھُٹے اِکروں لنگھے پھکرُں عبادتوں اَتے فِکرُوں
گزر کر ذاکروں ذِکرُوں نکل گئے کون امکانوں

حل لغات: چھُٹے: چھوٹ گئے، آزاد ہو گئے۔ لنگھے: گزر گئے۔ اکروں پھکروں: فروعی باتوں سے، فکر و تردد سے۔ ذاکر: ذکر کرنے والا۔

ترجمہ: وہ کون و مکان کی حدود سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔ عبادت افکار، اذکار کے سب ابتدائی مراحل طے کر کے الفاظ و تحریر کی پابندیوں سے چھوٹ گئے ہیں۔

(3) تھئی دل دُور اغیاروں بھری معمُور دِلداروں
پیو سے خبر آثاروں تے اخباروں تے قرآنوں

حل لغات: اغیار: غیر۔ معمور: آباد ہونا' آراستہ ہونا۔ آثار: آثار علامت ہائے نشان۔ اخبار: جمع خبر کی حدیث نبوی ﷺ

ترجمہ: جب دل سے ماسویٰ اللہ کا خیال دور ہو گیا' اس وقت دلدارِ حقیقی کے نور سے دل منور اور آباد ہو گئے تب جاکر قرآن و حدیث و آثار قدرت کی خبر ملی۔ (جب تک دل ماسویٰ اللہ سے خالی نہ تھا' اس وقت تک نہ قرآن حدیث کی خبر تھی نہ حقیقت کا علم تھا۔)

(4) جڈاں ڈوں ترِیں توں غافل ہے تڈاں رِبّ نال واصِل ہے
لدھا قرب النوافل ہے دل ایقانوں تے اِحسانوں

حل لغات: ڈوتریں: دو تین۔ واصِل: پہنچنے' ملنے والے' وصال باللہ۔ قرب النوافل: حدیث پاک ہے: **یتقرب عبدی الی بالنوافل** بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ ایقال اور احسان: ایمان کے دو درجے ہیں' ایک مشہور حدیث نبوی ﷺ کی طرف اشارہ ہے۔ ایقانوں: یقین سے۔ اِحسانوں: احسان سے۔ احسان وہ مقام ہے جس میں بندہ خدا کے اسماء و صفات کے آثار کو دیکھتا ہے اور عبادت میں یہ تصور کرتا ہے کہ وہ خدا کے سامنے ہے۔

ترجمہ: جب تک دل میں سے دوسرے تیسرے کا خیال نہ نکلا۔ اس وقت تک ایک ہی ذات وحدہ کے وصال سے دل روشن نہ ہوا۔ یہ مقام عبادت نوافل کی کثرت سے حاصل ہوا اور دل میں ایمان اور احسان کی حقیقت روشن ہو گئی۔

(5) ڈِتیاں اُستاد اُستادیاں ہمیشہ رات ڈِینہہ شادیاں
تھیاں . مُنج بَر تے آبادیاں شہُودوں ذوق وجدانوں

حل لغات: استادیاں: عمدہ ہدایات' اصول استادی۔ شہود اور وجدان: اصطلاحات صوفیائے کرام میں وہ صورتیں ہیں جن کو وحدت و شہود اور وجد کہتے ہیں۔

ترجمہ: مرشد کامل نے پوری توجہ سے ہدایات دی ہیں جن پر عمل کرنے سے عرفانی کیف و سرور حاصل ہوا اور دن رات اطمینان اور سکون سے بسر ہونے لگے اور وحدت شہود و وجدان سے دل ویران نور سے منور ہو گیا۔

(6) رِجتھاں خود قرب ہے دُوری اُتھاں کیا وصل مہجُوری
انانیّت تھئی پُوری ہے انسانوں تے رحمانوں

حل لغات: قُرب: نزدیکی' وصال۔ مہجوری: فراق' دوری' بُعد۔ تھئی: ہوئی۔

ترجمہ: منزل عشق وہ نازک اور مشکل مقام ہے' جہاں قرب کو مہجوری اور بُعد سمجھا جاتا ہے۔ ایسے حساس تمام پر وصل و مہجوری کی کیفیت ناقابل بیان ہے۔ (بندے اور ذات رحمان کے درمیان ایک انانیت پوری ہو رہی ہوتی ہے) جب انسانی فنا

Scanned with CamScanner

فی اللہ ہو کر انانیت کا درجہ پورا کر لے تو اس وقت انسان اور رحمٰن کے درمیان سے حجاب ہٹ جاتا ہے اور قرب خاص حاصل ہو جاتا ہے۔

جہاں خود قرب ہی دوری ہو وہاں کیا وصل اور کیا مجبوری (حقیقت یہ ہے کہ) انسان اور رحمان (دونوں کی طرف سے) اپنی اپنی انانیت پوری ہو رہی ہے۔

(7) عجب مشرب تے مِلّت ہے سبھو وسعت نہ قِلّت ہے
نہ انیّت دی علّت ہے نہ حسناتوں نہ عصیانوں

حل لغات: مشرب: ظاہری سلوک۔ ملت: باطنی سلوک۔ قِلّت: حدود شرعیہ کی پابندی۔ انانیّت: اگر مگر شرائط، غرور۔ ا+ نیتی: رسم و رواج کے خلاف۔ حسنات: نیکیاں۔ عصیان: گناہ۔ علت: بیماری، وجہ، توجیہہ۔

ترجمہ: عشق کا مسلک بھی عجیب مسلک اور ملت ہے۔ جہاں سب وسعت ہی وسعت ہے اور کوئی قلت نہیں ہے۔ (اس کے علاوہ) جہاں گناہ اور نیکی دونوں میں پابندئ چون و چرا کی بیماری نہیں ہے۔ وہ ایسا مقام نازک ہے جہاں عبادات اور حسنات کی تنگ دامانی نہیں رہتی، جب انسان تمام مراحل طے کرتا ہے تو پھر حقیقت کی ظاہری و باطنی کیفیت سے آگاہی حاصل ہو جاتی ہے اس وقت سامنے وسعت ہی وسعت نظر آتی ہے، پابندی حدود سے انسان آگے نکل جاتا ہے، تب اگر مگر کی بیماری سے انسان نجات حاصل کرتا ہے۔ اس وقت انسان کا ہر کام نیکی ہی نیکی ہوتا ہے، یہ مقام فنا ہے۔

(8) فریدؔ آئی ہے ہُشیاری رچنت گئی چیت اندر ساری
پئی بُدھ سُدھ بجی ساری جگائی جوت تن جانوں

حل لغات: رچنت: جذب ہو گئی، سما گئی۔ ریت: ہدایت نو، عقل خبر۔ بُدھ سُدھ: معرفت، پہچان۔ جوت: درد، وظیفہ، لگاتار مشغلہ، چراغ۔

ترجمہ: اے فرید! اب آگاہی حاصل ہو گئی ہے اور روح کو سکون حاصل ہو گیا ہے۔ اس کے سبب نئی سوجھ بوجھ پیدا ہو گئی ہے۔ ہم نے تن من سے یہ شمع روشن کر لی ہے۔ میرے سینہ کے اندر اب نور معرفت بھر گیا ہے۔ حقیقی عرفان سے دل و جان شاغل باللہ ہے، یعنی اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے ہمیشہ اللہ یاد رہتا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 94

اس کافی کے چار چار مصرعے ہیں تمام بندوں کا تیسرا مصرع فارسی میں اور چوتھا عربی یعنی ھذا جنون العاشقین ہے جس کا ترجمہ "یہ عاشقوں کا جنون ہے۔" کیا گیا ہے۔

(1) بن یار سانوّل یو کو نہیں هٰذا جنُون العَاشقین

بے او نہ آنست و نہ ایں هذا جنون العاشقین

حل لغات: بیو: دوسرا، غیر۔ بے او: کو بیو کی تجنیس صفت بلاغت ہے۔ اس کے بغیر۔

ترجمہ: محبوب حقیقی کے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں، یہ عشاق کا جنون ہے اسی کے سوا آں و ایں (نہ وہ ہے اور نہ یہ ہے) کچھ بھی نہیں اسے عشاق کا جنون سمجھئے کہ ان کی ماسوئ اللہ کسی چیز پر نظر نہیں ٹھہرتی اور ان کے سامنے "جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے" کا عالم ہے۔

(2) تھل بَرتی مُرلدی ہے کیوں سدھ واٹ توں بھُلدی ہے کیوں

یار است ہمدم ہمنشیں هٰذا جنونُ العَاشقین

حل لغات: تھَل: میدان، ریگزار۔ بَر: جنگل، ویرانے۔ سدھ واٹ: سیدھا راستہ۔

ترجمہ: تم کہاں کہاں میدانوں اور جنگلوں میں اسے ڈھونڈتے پھرتے ہو اور سیدھے راستہ کو بھولے ہوئے ہو، وہ تو تمہارے پاس ہے (اور نحن اقرب الیہ من حبل الورید کہتا ہے۔)

باوجود اس کے کہ تمہارے پاس ہے پھر پریشان اور حیران پھرتے ہو، یہی تو جنون عشاق ہے۔

(3) کیا نار کیا گلزار وے کیا یار کیا اغیار وے

اورا بداں اورا بہ بیں هذَا جنُون العاشقین

حل لغات: نار: آتش، آگ، نار نمرود مراد ہے۔ گلزار: باغ، گلزار ابراہیمی مراد ہے۔

ترجمہ: نار و گلزار یار و اغیار سب میں اسی کا ظہور ہے تو اسی کی طرف دیکھ اور اسی کا ہو رہ، یہی تو جنون عشاق ہے۔

(4) مذہب وجودی فرض ہے بیوُ کُل اَجائی غرض ہے

دیدیم با چشم یقین هٰذَا جُنون العَاشقین

حل لغات: مذہب وجودی: یہ حضرت خواجہ کا مسلک ہے، یعنی توحید وجودی۔ بیو کُل: باقی تمام، اس مسلک کے سوا باقی تمام مسلک اور مذاہب۔ اَجائی: رائیگاں، بے کار۔ با: کے ساتھ۔ بیو: اور۔

ترجمہ: وحدت وجودی مذہب ہمارا فرض ہے اس کے سوا اور تمام خیال رائیگاں اور خودغرضی پر مبنی ہیں۔ ہم نے یقین کی آنکھ سے دیکھ لیا ہے اور اس کو عشاق کا جنوں کہتے ہیں۔

(5) ڈینہہ ہجر دے مُکلا گئے وہلے وصال دے آ گئے

جانم بجاناں شُد قریں هذا جنُون العَاشِقین

حل لغات: قریں: نزدیک۔ مُکلا گئے: رخصت ہو گئے۔ جانم: میری جان۔ بجاناں: محبوب کے ساتھ۔ شُد قریں: قریب ہو گئی۔

ترجمہ: ہجرو فراق کے دن رخصت ہو گئے اور وصال کا زمانہ آگیا اور میری جاں محبوب سے ہم آغوش (قریب) ہو گئی' یہی عشاق کا جنوں ہے۔

(6) نہیں قال بیشک حال ہے پَلپَلَ اساڈے نال ہے
نازک مزاج نازنیں هٰذَا جنُون العَاشِقِین

حل لغات: قال: بات' گفتگو۔ پَلپَلَ: لحہ بہ لحہ۔

ترجمہ: یہ صرف کہنے کی بات نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ محبوب دلربا و نازک مزاج ہردم و ہر لحظہ ہمارے ساتھ ہے یہی جنون عشاق ہے۔

(7) واہ عِشق ڈِتڑی ڈات ہے تھئی رات سبھ پرَ بھات ہے
شد فرشِ دِل عرشِ بریں هٰذَا جنُون العَاشِقِین

حل لغات: ڈِتڑی: دی۔ ڈات: عطیہ' تحفہ۔ فرشِ دل: دل کا فرش' خاکی دل۔ پرَبھات: صبح' دن۔

ترجمہ: عشق نے کیا ہی عجیب عطیہ دیا ہے کہ تمام رات اس خاکی دل میں تجلیات الٰہیہ کا دور دورہ رہتا ہے گویا کہ یہ عرش بریں بن جاتا ہے اور اسی شغل میں صبح ہو جاتی ہے' یہ بھی جنون عشاق کا ایک پہلو ہے۔

(8) خلقت کوُں جیندی گول ہے ہر دم فریؔد دے کول ہے
سوگندِ پیر فخرِ دین هٰذَا جنُون العَاشِقِین

حل لغات: جیندی: جس کی۔ گول: تلاش۔ کول: نزدیک' پاس۔ سوگند: قسم' حلف۔

ترجمہ: لوگوں کو جس محبوب حقیقی کی تلاش ہے' پیر فخرالدین کی قسم وہ فریؔد کے پاس ہروقت موجود رہتا ہے اور یہ جنون عشق کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 95

(1) بیٹھی رو رو عمر نبھایاں سبھے خوشیاں عشق ونجایاں

حل لغات: ونجایاں: کھو دی ہیں' ضائع کر دی ہیں۔ عمر نبھایاں: میں عمر گزاروں۔

ترجمہ: عشق نے خوشی کے تمام اسباب برباد کر دیے ہیں اور اب میں رو کر عمر گزار رہی ہوں۔

(2) واہ سانوَل دی دھار کجل دی بے شک تیغ اَجَل دی
دیداں تیر چلایَن کاری پلکاں کرِن لڑائیاں

حل لغات: اجل: مرگ، موت۔ پلکاں: پلکیں۔

ترجمہ: سانولے محبوب کی کاجل کی نوک تیغ اجل ہے، نگاہیں کاری تیر چلا رہی ہیں اور پلکیں آمادۂ جنگ ہیں۔

(3) عشوے غمزے ناز نہورے نخرے نوکاں ٹوکاں

حسن ملاحت شکل شباہت ساریاں طرحیں سدھائیاں

حل لغات: سدھائیاں: سدھائی ہوئی، طاق، ماہر۔ نوکاں ٹوکاں: پہیلیں اور طعنہ آمیز باتیں۔

ترجمہ: عشق و محبت نے ناز نخرے، عشوے، غمزے، نوکاں، ٹوکاں، جوبن جوانی، حسن، نمکینی اور خوبصورتی کو اپنے فن میں ہر طرح ماہر و طاق کر دیا ہے۔

(4) ہنجڑوں جاری تنلے رتڑے پپلیاں اُجڑیاں پُجڑیاں

لوکاں لیکھے اکھیں آیاں ظالم برہوں چونبھائیاں

حل لغات: ہنجڑوں: آنسو۔ تنلے: گوشہ چشم۔ پپلیاں: ابرو۔ اجڑیاں پجڑیاں: ویران پریشان۔ اکھیں آیاں: آشوب چشم۔

ترجمہ: میری آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور پوٹے متورم ہو کر سرخ ہو گئے ہیں، پلکوں کے بال بھی جھڑ گئے ہیں، آنکھوں کی یہ حالت دیکھ کر لوگ تو یہ سمجھتے ہیں آنکھیں آئی ہوئی ہیں (عارضہ آشوب چشم ہے) مگر ایسا نہیں بلکہ یہ ظالم عشق کی زخم خوردہ ہیں۔ اسی نے انہیں چنبھا دیا ہے۔

(1) اکھیاں: اسرار فریدی

(5) مہنیں سٹھڑیں درد اندیشے ڈکھڑے پکھڑے آیم

دلڑی سختی ملڑی سنجڑی اوکھیاں یاریاں لایاں

حل لغات: پکھڑے: حصے، قسمت کا دیا، نصیب۔ مہنیں: طعنے، مہنے۔ سٹھڑیں: بدگوئیاں۔

ترجمہ: طعنے مہنے، رنج و الم اور تفکرات میرے حصے میں آئے۔ میرا ویران شدہ دل مصیبتوں سے دوچار ہے۔ اس نے ایسی دوستی کر لی ہے جس کا نبھانا بہت مشکل ہے۔

(6) مفت ملامت سخت ندامت شہر شکایت چایم

ویڑھے یار فرید نہ آیم متک لکھیاں پایاں

حل لغات: ملامت: گلہ، شکوہ۔ متک: پیشانی، ماتھا۔ متک لکھیاں: نوشتہ تقدیر، ماتھے کی لکھی ہوئی قسمت۔

ترجمہ: محبوب نے میرے صحن خانہ تک بھی آنا گوارا نہ کیا، میں نے مفت ملامت اور شرمندگی اٹھائی اور شہر کی رسوائی اور بدنامی سر پر لی۔ میں نے وہی کچھ پایا ہے جو میری تقدیر میں لکھا تھا۔

☆ —— ☆ —— ☆

Scanned with CamScanner

کافی 96

(1) بیرنگ راوَل دے کیتے روندی وتاں رڑدی وتاں
دِل سنگ سانوّل دے رسوا سَو سُول لکھ سِٹھڑیں سہاں

حل لغات: بیرنگ: بے مثال، بے نمونہ۔ راول: محبوب۔ روندی: روتی۔ وتاں: پھرتی ہوں۔ رڑدی: واویلا کرتی، چیختی۔ دل سنگ: سنگدل۔

ترجمہ: لاشریک اور بے مثال محبوب حقیقی کے لئے جابجا روتی اور چیختی چلاتی پھرتی ہوں اور اس سنگدل ملیح محبوب کے فراق میں سو سو دکھ رنج اور لاکھ طعنے برداشت کر رہی ہوں۔

(1) رہاں: اسرار فریدی

(2) رِسک سُکھ سبھو سہی سچ کھسے ڈُکھ رنج ویڑھے وچ وَسے
دشمن سجّن ہر ہک ہسے ٹوکاں کرم سارا جہاں

حل لغات: رِسک: انتظار، شوق۔ سکھ: آرام و قرار۔ سبھو: سب۔ سہی سچ: صحیح سچ، دراصل۔ کھسے: چھین لئے۔ سجّن: دوست خیر خواہ۔ ہسے: ہنستا ہے۔ ٹوکاں کرم: مجھ پر تمخول کرتے ہیں، مذاق کرتے ہیں۔

ترجمہ: انتظار یار نے فی الحقیقت تمام سکھ چین چھین لیا ہے اور میرے صحن خانہ میں اب دکھ اور رنج آکر آباد ہو گئے ہیں، دوست دشمن سب مجھ پر ہنستے ہیں اور سارا جہاں میرا مذاق اڑاتا ہے۔

(3) رکیتو پنّل واہ وَیر وے وَنج کیچ لایو دیر وے
ڈُکھڑے ڈتونی ڈھیر وے سُنج بر پھراں سر بر ڈھاں

حل لغات: دیر: دشمنی، غصہ۔ ڈھیر: بہت کثیر المقدار۔ بر: بل۔ سر بر: سر کے بل۔ ڈھاں: گرتی ہوں۔

ترجمہ: اے محبوب تو نے دشمنی کی اور کیچ جاکر وہاں دیر لگا دی اور اس طرح اپنے فراق کے درد و رنج کے میرے لئے ڈھیر لگا دیئے ہیں اور میں دشت و بیاباں میں آوارہ پھرتی ہوں اور سر کے بل گرتی پڑتی ہوں۔

(4) دِلڑی غماں دی بھینٹ ہے سُولاں ڈُکھاندا وَین ہے
پربھت جبل رچیٹ ڈینٹ ہے چاڑھیاں چڑھاں لاہیاں لہاں

حل لغات: بھین: بہن، ہمشیرہ۔ اس کا معنی بھاناں بھی ہو سکتا ہے بمعنی ٹھکانا، آماجگاہ۔ وین: بین، نوحہ۔ پربھت: پربت، کوہ، پہاڑ۔ رچیٹ: کف دست میدان۔ چاڑھیاں: چڑھائی، بلندی پر چڑھنا۔ لاہیاں: اترائی، نشیب کی طرف اترنا۔ لہاں: اترتی ہوں۔

ترجمہ: دل میں ہر وقت غم کا بسیرا ہے۔ میرا دل غم و الم کی جائے قیام ہے، بھانہ ہے۔ فراق یار میں ہر وقت درد و رنج کے

ٹھنڈے سانس اور نوحے کرتی ہوں، شب و روز دشت و جبال کوہ صحرا میں آوارہ پھر رہی ہوں اور کہیں پہاڑی پر چڑھتی ہوں اور اترتی ہوں اور کبھی پہاڑیوں اور ٹیلوں سے، اسی طرح وقت گزر رہا ہے۔

(5) سب آس ہو گئی یاس ہے　　ہر دم اُداس ہراس ہے
مونس نہیں کوئی پاس ہے　　ہے دِل کہاں، دلبر کہاں

حل لغات: اُداس: حیران۔ ہراس: خوف، ڈر۔ مونس: غمخوار، ہمدرد۔

ترجمہ: میری امیدیں تمام ناامیدیوں میں بدل گئی ہیں، ہر وقت حیرت اور خوف زدہ ہوں، کوئی ہمدرد پاس نہیں ہے۔ میں کہاں ہوں اور محبوب کہاں ہے۔

(6) آرد فریدؔ ایں التجا　　رحمے بحالِ بے نوا
دارد گدا اُمید ہا　　صد گونہ ز الطافِ شہاں

یہ بند فارسی زبان میں ہے۔

ترجمہ: فرید یہ التجا لے کر حاضر ہوا ہے کہ اس بے نوا کے حال زار پر رحم ہو، کیونکہ گدا بادشاہوں کے الطاف و کرم سے سو طرح کی توقعات رکھتے ہیں۔

ع　شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

☆ ــــ ☆ ــــ ☆

کافی 97

(1) تَتی رو رو واٹ نہاراں　　کڈیں سانْوَل موڑ مہاراں

حل لغات: واٹ: راستہ۔ نہاراں: تکتی رہتی ہوں، دیکھ رہی ہوں۔ واٹ نہارن: محاورہ ہے، راہ تکنا۔ موڑ: پھیر، رخ بدل دے۔ مہاراں: باگ ڈور۔

ترجمہ: میں سوختہ بخت رو رو کر راہ تک رہی ہے کبھی تو اے سانولے محبوب میری طرف باگ کو موڑ لو۔ (اپنی سانڈنی کا رخ میری طرف کرو۔)

(2) جیں کارن سَو تَختی جھاگی　　پھراں ڈوہاگی دیس براگی
رجیندیں ڈیکھاں سانْوَل ساگی　　رتھیواں باغ بہاراں

حل لغات: جیں کارن: جس کے لئے، جس کی خاطر۔ جھاگی: جھیلی، برداشت کی۔ پھراں ڈوہاگی: غمزدہ پھر رہی ہوں۔ دیس براگی: بیراگیوں کا بھیس بدلے ہوئے، دیس بدیس پھرنے والے بیراگیوں کی طرح۔ رجیندیں: جیتے جی۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: جس محبوب کے لئے سینکڑوں مصائب جھیلیں اور ڈوہاگن بنی پھری، بیراگیوں کے بھیس بدلے، خدا کرے (جیتے جی) زندگی میں مجھے اس کا حقیقی دیدار نصیب ہو جائے تاکہ میں اسے دیکھ کر باغ و بہار ہو جاؤں۔

(3) یار بروچل وسِمّ سوَلڑا جِیندیں سانگے ماٹھیم تھلڑا
خان ٹُھنلڑا، نہ کر کلہڑا توَں سنگ چانگے چاراں

حل لغات: وَسِمّ: رہے، آباد ہو۔ سوَلڑا: نزدیک، قریب۔ جِیندیں (جیندے) سانگے: جس کے واسطے، جس کی وجہ سے۔ ماٹھیم تھلڑا: میں نے صحرا نوردی اختیار کی، تھل میدانوں میں رہائش اختیار کی۔ کلہڑا: اکیلا، تنہا۔ چانگے: مال مویشی کے گلے، گائے بھینسیں بکریاں۔ چاراں: میں چراؤں۔ توَں سنگ: تیرے ساتھ۔

ترجمہ: میں نے جس محبوب دوست کی محبت کی خاطر دشت نوردی اختیار کی (ریگستانوں کی خاک چھانی) خدا کرے کہ وہ میرے پاس آجائے اے محبوب دوست مجھے اکیلا نہ چھوڑ میری تمنا ہے کہ میں تیرے ساتھ مویشیوں کے گلے چرانے میں شامل رہوں۔

(4) جَیں ڈینہہ یار اَساں توں نِکھڑے میہندی رُوپ رِڈکھائے رِپھکڑّے
ڈِسدے سُرخی دے رنگ بِکھڑے وِگھریاں کجل دیاں دھاراں

حل لغات: نِکھڑے: جُدا ہوئے۔ میہندی: مہندی۔ رِپھکڑّے: پھیکے۔ بِکھڑے: بیرنگ ہو گئے، بے رونق غیر موزوں۔ وِگھریاں: پھیل گئیں، بکھر گئے۔

ترجمہ: جس دن سے محبوب ہم سے جدا ہوا، اسی دن سے مہندی کا رنگ پھیکا پڑ گیا ہے۔ سرخی کا رنگ بھی پریشان ہے، کاجل کی دھاریں پھیل کر بدنما ہو گئی ہیں (بکھر گئی ہیں)۔

(5) مَن مَن مَنتاں پیر مَناواں مُلّاں گول تعویذ لِکھاواں
سَڈ سَڈ جوسی پھالاں پانواں کر دی سوَنڑ ہزاراں

حل لغات: مَن مَن مَنتاں: منتیں مان مان کر۔ گول: تلاش کرکے، ڈھونڈ کر۔ پھالاں پانواں: فال ڈالوں، نکلوا دیں۔ سوَنڑ: ٹونے، ٹوٹکے، وہمی علاج۔

ترجمہ: منتیں مان مان کر پیروں فقیروں کو مناتی پھرتی ہوں۔ ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر مُلّا سے تعویذ لکھواتی ہوں اور جوتشیوں کو بلا کر فال نکلواتی ہوں اور محبوب کے وصال کے لئے سینکڑوں ٹونے ٹوٹکے استعمال کرتی ہوں۔

(6) خواجے پیر دے ڈیساں چھنّے اِتھے ڈینہہ اتھائیں بھنّے
جیندیاں سبھ دِل رکیتاں منّے وَسِمّ سَدا گھر باراں

حل لغات: چھنّے ڈیساں: مراد بر آنے پر خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ کا چھنّا ڈیساں۔ چوری کا کٹورہ بھر کر کچھ مزید رسوم کے ساتھ خانقاہ پر چڑھانے کو چھنا ڈیون کہتے ہیں۔ بھنّے: لفظی معنی توڑے، محاورہ کے معنی بسر کرے، دن یہیں گزارے، کاٹے۔

دل کیتیاں منے: اس کے کئے ہوئے قول و قرار کو پورا کرنا' دل کی تمام حسرتوں کو پورا کرے۔

ترجمہ: اگر میرا محبوب جس کا ہر شخص دل سے متمنی ہے میرے پاس آکر چند دن گزارے۔ میری تمام حسرتوں کو پورا کرے تو میں خواجہ پیر کا چھناں دوں گی۔

(7) بَندڑے نال نہ کرسیں مَندڑا توڑیں کوجھا کملا گندڑا
لٹک سُہائیں صحن سوہندڑا پوَں پوَں توُں جِند وَاراں

حل لغات: بندڑا: بندہ کی تصغیر۔ مندرا: برائی' مندا کام۔ لٹک سہائیں: مستانہ چال سے مٹک مٹک کر چلنا۔ سوہندڑا: سجانے والا۔ پوں پوں: پاؤں پاؤں' قدم قدم۔ جند واراں: جان قربان کروں۔

ترجمہ: اگرچہ میں بدصورت دیوانہ اور گندڑا (بے نوا) ہوں' پھر بھی تیری بادفا ذات سے یہی امید ہے کہ تو اپنے غلام سے برائی نہیں کرے گا اور کرم فرما کر میرے صحن خانہ کو فخر بخشے گا تاکہ میں تیرے قدم قدم پر جان قربان کروں۔

(8) چھوڑ فرید نہ یار دا دامن جَیں جی رکیتا جُڑ کر کامن
ڈوہاں جہاناں ساڈا مامن کینویں دِلوں وِسَاراں

حل لغات: کامن: جادو' مسحور۔ مامن: جائے امن' تکیہ گاہ' آسرا' جائے پناہ۔ جڑ کر: اچھی طرح سے۔ کینویں: کیسے۔ وساراں: بھول جاؤں۔

ترجمہ: دوست نے اچھی طرح مسحور کر رکھا ہے' اے فرید اس کا دامن نہ چھوڑ' وہ تو دونوں جہانوں (دنیا و عقبیٰ) میں ہمارا تکیہ گاہ اور آسرا ہے میں اس کو کس طرح دل سے بھلاؤں۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 98

(1) تتی نینہ دے پندھ اڑانگے نیں ڈکھے ڈونگر اوکھے لانگھے نیں

حل لغات: تتی: سوختہ بخت۔ پندھ: سفر۔ اڑانگے: اڑانے والے' مشکل' کٹھن' دشوار گزار۔ نیں: ہیں۔ اوکھے: مشکل۔ ڈکھے: دشوار گزار۔ ڈونگر: اونچے نیچے پہاڑی راستے۔ لانگھے: راستے' گزرگاہ' ندی نالے وغیرہ۔

ترجمہ: اے عاشق زار' محبت کے سفر تو بہت کٹھن ہیں۔ پہاڑ' صبر آزما گزرگاہیں اور مشکل راہ ہیں۔

(2) ڈِنگے راہ اوَلڑے وَلڑے دے بیا پندھڑے روہ جبلڑے دے
متاں سمجھیں مُفت سہانگے نیں

حل لغات: ڈِنگے: ٹیڑھے' کج۔ اَولڑے: پیچیدہ۔ ولڑے: پیچ و خم' چکر۔ مُتاں: شاید' مبادا' ایسا نہ ہو کہ تو ان کو مفت اور

ستا سمجھے۔ سہانگے: سستے، کم قیمت۔

ترجمہ: راہ محبت کو سہل اور آسان نہ سمجھنا بلکہ یہ تو بہت طویل چکروں والے اور بہت پیچیدہ راستے ہیں، اس کے علاوہ کوہ و صحرا کے سخت و کٹھن سفر ہیں، ان راستوں میں سنبھال کر چلنا ہو گا۔ کہیں ان کو آسان نہ سمجھ لینا۔

(3) رکھ طرح طریق توکّل نُوں کر حوصلہ صبر تحمّل نُوں
ولؔ وصل وصال مہانگے نیں

حل لغات: طرح: بنیاد۔ طریق: راستہ، مسلک، طریقہ۔ وَل: پھر، اس کے بعد۔ مَہانگے: مہنگے، بیش قیمت، مشکل۔

ترجمہ: توکل (راضی بر رضا ہونے) کو اپنا طریق بنانے اور حوصلہ اور تحمل کو اختیار کر لے، اس کے باوجود بھی وصال محبوب بہت مشکل ہے۔

---

(1) "مثنوی معدن عشق" میں یہ مصرع اس طرح ہے: "دل وصل وصال ڈو تانگے نیں"

(4) سَے دِھکڑے ڈھوڑے سُول بَہوُں لکھؔ خار آزار بُول بَہوُں
سَبھ سُہندے یار دے لانگھے نیں

حل لغات: سَے: سینکڑوں۔ دِھکڑے: دھکے۔ ڈھوڑے: ٹھوکریں۔ آزار: دکھ درد۔ بول: کیکر کے کانٹے۔ سہندے: اچھے لگتے ہیں۔ لانگھے: گزرگاہیں۔

ترجمہ: اس پُرخطر راہ میں سینکڑوں دھکے لگتے ہیں اور تکلیف بہت ہیں، لاکھوں خار، آزاد اور کانٹے ہیں، یہ تمام مشکلات اور تکلیفیں محبوب کے راہ عشق میں بھلے معلوم ہوتے ہیں۔

---

(1) اسرار فریدی میں لفظ "سانگے" ہے۔

(5) بن مارُو، اے تھَل مارُو ہے نہؔ جھوک نا کوئی چارُو ہے
نا بھیڈاں بکریاں چانگے نیں

حل لغات: مارُو: پہلے کے معنی محبوب دوسرے کے معنی خونخوار اور قاتل۔ چارُو: چرواہا، گڈریا۔ چانگے: بھیڑ بکریوں کے بچے۔

ترجمہ: دوست کے بغیر یہ تھل قاتل لگتا ہے، جہاں نہ کوئی آبادی ہے نہ کوئی چرواہا دکھائی دیتا ہے اور نہ اس میدان میں بھیڑوں اور بکریوں کے گلے چرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

---

(1) "نہ جھوک وسوں نہ چارو ہے" مثنوی معدن عشق

(6) سُنج بَر ہے، ڈَر ہے، دُڑبڑ ہے رِچھ راخس مَم دی گڑبڑ ہے
کئی بھُجھم نہ اصلوں ٹانگے نیں

حل لغات: سُنج: سنسان۔ بَر: ویرانے۔ دڑبڑ: افراتفری، بے چینی، دہشت۔ راخس: ایذا رساں بلائیں۔ مَم: بلائیں۔ بھُجھم:

مجھے سوجھتے۔ ٹانگے: نشان راہ۔

ترجمہ: عشق کی یہ تمام منزل سنسان' بھیانک' دہشت انگیز ہے جہاں ریچھوں' دیوؤں اور ڈینوں نے اودھم مچا رکھی ہے۔ نشان راہ تک کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔

(7) سِر بھوندے تے رُوح پھِردے ہِن   دِل ڈُکھدے تے ہاں گھردے ہِن

چَم لیراں ماس وی گھانگے نیں

حل لغات: سَر بھوندے: سر چکراتا ہے۔ رُوح پھِردے ہن: طبیعت خراب ہوتی ہے۔ ہاں گھردے: جی گھبراتا ہے' جی ڈوبتا ہے۔ چم لیراں: چمڑا ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے۔ ماس وی گھانگے: گوشت کے پرخچے اڑ گئے ہیں۔

ترجمہ: سر چکراتا ہے' جی متلاتا ہے' دل درد محسوس کرتا ہے اور جی ڈوبتا جاتا ہے۔ چمڑا ٹکڑے ٹکڑے اور گوشت پرزے پرزے ہوجاتا ہے۔

(8) غم محنت دی دِل جوئی ہے   سِر گُھڑی مونڈھے لوئی ہے

گئے چولے بوچھن لانگھے نیں

حل لغات: لوئی: پشمینہ کی چادر' موٹی چادر۔ لانگھے: عورتوں کے ستر کا کپڑا' گھاگھرا' لہنگا' غرارہ۔ مونڈھے: کندھے پر۔

ترجمہ: ان تکالیف میں دلجوئی کرنے کے لئے غم موجود ہے' وحشت کا یہ عالم ہے کہ قمیض' دوپٹے اور غرارے سب بھول گئے ہیں اور اب سر پر مشکلات کی گٹھڑی اور کندھے پر وحشت کی لوئی (اونی دھسا) رکھی ہے۔

(9) گھر باروں برہوں بعید کیتا   کم کاروں فرد فریدؔ کیتا۔

دِل پرم نگرڈوں تانگھے نیں

حل لغات: گھرباروں: گھربار سے۔ کم کاروں: کام کاج سے۔ بعید: دور' پرے۔ فرد فرد: الگ تھلگ' منفرد' علیحدہ۔ پرم نگر: محبت کا شہر۔ تانگھے: انتظار کرتا ہے' اشتیاق ہے' منتظر ہے۔

ترجمہ: عشق نے گھربار سے دور کردیا ہے' دنیا کے کاروبار سے الگ تھلگ کردیا ہے۔ اب تو اے فریدؔ دل مضطرب محبت کے وطن (پریم نگر) کا منتظر ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 99

(1) جِند سُولاں دے وات نیں   ڈِتڑی برہوں برات نیں

حل لغات: جند: جان۔ سولاں دے: درد و غم کے۔ وات: منہ۔ ڈتڑی برہوں برات: محبت نے یہ برات (تحفہ) دیا۔ (حصہ'

نصیبہ، عطیہ)۔

ترجمہ: محبت سے یہ تحفہ ملا ہے کہ جان درد و الم کے منہ میں ہے۔

(2) رکڈیں ڈینہہ ڈُکھاندا سر تے رکڈیں غماں دی رات رنیں

حل لغات: رکڈیں: کبھی، گاہ گاہ۔

ترجمہ: کبھی دن غم میں اور رات درد و رنج میں بسر ہوتی ہے۔

(3) توُل تلیندی سیجھ سڑیندی جلدیں تھئی پر بھات رنیں

حل لغات: تلیندی: بھونتی، جلاتی ہے، تلتی ہے۔

ترجمہ: رضائی تل رہی ہے اور سیج جلاتی ہے۔ اسی طرح جلتے جلتے صبح ہو جاتی ہے۔

(4) روندیں عمر وہانی ساری یار نہ پایم جھات نیں

حل لغات: جھات: جھانکنا۔ وہانی: گزر گئی، بسر ہو گئی۔

ترجمہ: محبوب نے تو جھانکا تک بھی نہیں، میری ساری عمر روتے روتے گزر گئی۔

(5) پُنل ہے مسجود دِلیں دا دین ایمان دی بات نیں

حل لغات: مسجود: جس کو سجدہ کیا جائے، مرکز توجہ۔

ترجمہ: یہ ایمان کی بات ہے کہ ہمارا محبوب دلوں کا مسجود ہے۔

(6) اَحد تے احمد ﷺ فرق نہ کوئی واحِد ذات صِفات نیں۔

ترجمہ: احد اور احمد ﷺ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ دونوں کی ذات صفات ایک جیسی ہیں یعنی ذات میں یکتا اور صفت میں لاثانی ہیں۔

(7) حُسن پرستی تے مے خواری ساڈی صوم صلوٰت نیں

حل لغات: اصطلاح تصوف میں ہر خوبصورت چیز کو دیکھ کر خالق کی صنعت اور کاریگری کا اعتراف حسن پرستی کہلاتا ہے۔ شراب عشق میں سرشار رہنے کو میخواری کہتے ہیں۔

ترجمہ: ہماری صوم و صلوٰۃ (نماز روزہ) حسن پرستی اور مے خواری ہے۔

(8) فقر فنا دا راہ اڑانگا ہن لکھ لکھ آفات نیں

حل لغات: اڑانگا: ٹیڑھا، دشوار گزار، کٹھن، پُرپیچ۔

ترجمہ: فقر و فنا کا راستہ پُرپیچ اور نہایت مشکل ہے۔ اس دشوار گزار راستہ میں لاکھوں آفتیں اور ہزاروں مصائب ہیں۔

(9) ٹھڈڑے ساہ تے ہار ہنجوں دے مُتڑی عشق سوغات نیں

حل لغات: ٹھڈڑے ساہ: ٹھنڈے سانس، آہ سرد۔ ہار ہنجوں دے: آنسوؤں کے ہار۔ مُتڑی: متی، بھیجی۔

ترجمہ: عشق نے ٹھنڈی آہیں اور آنسوؤں کے ہار سوغات میں بھجوائے ہیں۔

(10) ساڑے سُول فریدؔ دی سنگت درد کشالے سات نیں

حل لغات: ساڑے: جلائے۔ سُول: درد و اندوہ۔ سنگت: صحبت' دوستی۔ کشالے: تکالیف' مصائب۔ سات: ساتھ' ہمراہ۔

ترجمہ: درد جلن فرید کے ساتھی ہیں اور رنج و الم بھی ان کے ساتھ ہیں۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 100

(1) جیَں رَمز راول جی بُجھی رتن کھے مشاہدہ رات دن

حل لغات: جیں: جس نے۔ بجھی: پہچان لی' جان لی۔ جی: سندھی' حرف اضافت' کی۔ رتن کھے: ان کو (سندھی: تن: ان۔ کھے: کو)۔

ترجمہ: جس شخص کو محبوب کا راز معلوم ہو گیا۔ اس کو رات دن مشاہدہ جمال ایزدی حاصل ہوتا رہتا ہے۔

(2) نہیں جا اتھاں افیوُن دی ناں بھنگ ناں مَعجُون دی

جنہاں سُدھ لکھی بے چُوں دی نت مَست رے پیتیں وَتن

حل لغات: اِتھاں: یہاں۔ لکھی: معلوم کر لی۔ ایک نسخہ میں "رکھی" بھی ہے معنی ظاہر ہے۔ رے پیتے: بغیر پئے' بن پئے۔ وتن: پھرتے ہیں۔

ترجمہ: اس منزل عشق میں نہ افیون کی کوئی ضرورت ہے نہ بھنگ اور معجون کی۔ جنھوں نے اس ذات بے چون و بے چگون (جمال لایزال) کی خبر رکھی ہے۔ وہ ہمیشہ بغیر پئے کے ہی مست و سرشار رہتے ہیں۔

(3) رَل وَسدے لوکاں نال ہِن پر اصل فارغ بال ہِن

ہر آن غرقِ خیال ہن شاغل سمُن شاغل اُٹھن

حل لغات: رَل وَسدے: مل کر اکٹھے زندگی بسر کرتے۔ لوکاں نال: لوگوں کے ساتھ۔ اصل: فی الحقیقت۔ ہر آن: ہر لحہ۔ سمن: سوئیں۔ اُٹھن: اٹھیں۔ فارغ بال: فارغ البال' آزاد۔

ترجمہ: ان مست سالکوں کا یہ حال ہے کہ بظاہر تو لوگوں کے ساتھ اکٹھے مل کر رہتے ہیں مگر حقیقت میں وہ ہر لحاظ سے آزاد ہوتے ہیں۔ (دنیا کے تمام دھندوں سے فارغ البال ہوتے ہیں) اور ہر وقت اپنے محبوب کے خیال میں محو رہتے ہیں۔ وہ سوتے ہیں تو اسی دھن میں اور جاگتے ہیں تو اسی خیال میں۔

(4) خود توں خودی توں دُور ہِن سر مست جامِ طُہور ہِن

حق دے ہمیش حضُور ہن   اولیں وچوں بھولے بھنن

حل لغات: اولیں وچوں بھولے بھنن: دنیاوی مصروفیات میں رہ کر آزمائشیں کرتے ہیں۔ دنیاوی کاروبار ان کی اوٹ ہیں۔

ترجمہ: اس قدر مست اور فنافی اللہ ہیں کہ خودی تو ایک طرف خود سے بھی دور اور بیزار ہیں اور جام طہور سے مست رہتے ہیں اور ہمیشہ حسن حقیقی کے حضور میں فیض یاب اور انوار تجلیات سے مستفید ہوتے رہتے ہیں اور یہ دنیاوی مشاغل تو ان کا ظاہر دکھاوا ہے۔

(5) نہیں مِلک مُلک تے مال دے   نہیں زال دے نہیں بال دے

رہن ذوق' وجد تے حال دے   گمُ کر گمُاں یک رُو رہن

حل لغات: زال: بیوی۔ بال: بچے۔ رہن: رہتے ہیں۔

ترجمہ: یہ سرمست عشاق صرف ذوق وجد و حال میں مصروف ہیں۔ شک و گمان کی دنیا سے دور یک سو اور یک رو رہتے ہیں۔ انہیں نہ ملک و ملک کی خبر ہے' نہ بیوی بچوں کی سدھ ہے صرف یہی ایک جذبہ وجدان ہے۔

(6) سر ڈے لہن سر دا لقا   گئے محض مرنوں سر لُکا

ہو کر فنا پاون بقا   سو سُود نقصانوں کرن

حل لغات: لقا: دیدار' منظر' تماشا۔ اگر یہ لفظ بہا پڑھا جائے تو بہا کے معنی مول' قیمت' بہائے سر۔ مرنوں: مرنے سے' موت سے۔ سرلکا: سر چھپا گئے۔ نوٹ: ایک نسخہ میں بہا لکھا ہے۔ نقصانوں: قربانیاں کر کے۔

نوٹ: ایک نسخہ میں "کرن" کی بجائے "لہن" لکھا ہوا ہے۔

ترجمہ: یہی وہ لوگ ہیں جو سر دے کر راز حقیقت کا نظارہ کرتے ہیں' جیتے جی موت سے انہوں نے اپنے آپ کو بچا لیا ہے۔ یہی لوگ فنا ہو کر بقا حاصل کرتے ہیں۔ ان کے نقصان میں بھی سو سو سود اور فائدے ہیں۔ (ایک نقصان ان کے لئے سینکڑوں فائدوں کا سبب بنتا ہے۔)

(7) وَنج وُٹھڑے دیس سُہاگ دے   سُکھ روپ مَانَڑ بھاگ دے

بارہاں مہینے پھاگ دے   پاچین چڑھ سیجیں بہن

حل لغات: پھاگ: پھاگن' موسم بہار۔ چیں: آرام' اطمینان۔ وٹھڑے: آباد ہوئے۔ ونج: جا کر۔ مانن: لطف اندوز ہوں۔ سیجیں: سج کے اوپر۔ بہن: بیٹھیں۔

نوٹ: اسرار فریدی میں "بہن" کی بجائے "سمن" ہے۔

ترجمہ: منزل بقا میں پہنچ کر سہاگ کے مسرت افزا وطن میں جا کر آباد ہو گئے ہیں۔ خوش بختی کی صحت بخش صورتیں اختیار کئے ہوئے ہیں' ان کے بارہ مہینے عیش و عشرت کے ہیں' انہوں نے چین اور سکون حاصل کر لیا ہے اور یہی لوگ سیجوں (پھولوں کے بستروں) پر خوشی سے بیٹھے ہوئے ہیں۔

Scanned with CamScanner

(8) جَیں مَن مندر پایا پیا ڈُکھ پاپ سارا مِٹ گیا
تھی محو اثباتی تھیا رَہنْدا فریؔد فرید بن

حل لغات: مَن مندر: دل کے مندر میں۔ پیا: محبوب۔ ڈُکھ پاپ: درد و اندوہ۔ رَہنْدا فرید: بے مثل ہو کر رہتا ہے۔ فرید بن: اس ذات بے ہمتا حق تعالیٰ کو چھوڑ کر۔ تھی محو: محو خیال یار ہو کر۔

ترجمہ: جس شخص (سالک) کے دل میں محبوب بس گیا اور عرفان کی منزل اسے مل گئی اس کے تمام پاپ مٹ گئے اور مشکلیں حل ہو گئیں۔ وہی خوش نصیب نفی کی مشکل منزل عبور کر کے اثبات کی منزل مقصود پر پہنچ گیا اور باوجود فرید کے موجود ہونے کے بھی بن فرید رہتا ہے، یعنی اپنی ہستی کو مٹا کر فنا کا مرتبہ حاصل کر چکا ہے۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 101

(1) درسَن بن اَکھیاں ترس رَہیاں

حل لغات: دَرسَن: دیدار، نظارہ، درشن۔ بن: بغیر۔ ترس رہیاں: ترس رہی ہیں۔

ترجمہ: دیدار محبوب کے بغیر آنکھیں ترس رہی ہیں۔

(2) سَے سُول سَہاں سِک سانگ سِوا سُکھ سڑ گئے خوشیاں راکھ تھیاں

حل لغات: سہاں: سہتی ہوں، برداشت کرتی ہوں۔ سِک: چاہت۔ سانگ: نیزہ، برچھی۔ سڑ گئے: جل گئے۔ سوا: بغیر، علاوہ۔ راکھ: خاکستر۔

ترجمہ: آرزوئے وصال کی جو برچھی دل میں لگی ہوئی ہے اس کے علاوہ اور سینکڑوں درد و غم سہہ رہی ہوں، یہاں تک سکھ جل گئے اور خوشیاں جل کر راکھ ہو گئیں۔

(3) جی جَلدا سِینے اَگ لگی دِل بیکل ہَنجڑوں ڈھلک پیاں

حل لغات: جلدا: جلتا ہے۔ ہَنجڑوں: آنسو۔ ڈھلک پیاں: ٹپک کر نکلتی ہیں، بہہ پڑیں۔ بیکل: بے چین۔

ترجمہ: جی جلتا ہے، سینے میں آگ لگی ہے، دل بے چین ہے اور آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے ہیں۔

(4) بَٹھ سیجھ سَڑی بَٹھ تُول تَتی گیاں سینگیاں سرتیاں وِسر سَیّاں

حل لغات: بَٹھ: بھاڑ میں گئی۔ سَڑی: جلی۔ تُول: رضائی۔ تَتی: بدبخت۔ سینگیاں: ہم عمر۔ سرتیاں: ہمجولیاں۔ وِسریّاں: بھول گئیں۔

ترجمہ: جلی ہوئی سیج اور بدبخت دولائی بھاڑ میں جائے، تمام ہم عمر سہیلیاں اور ہمجولیاں بھی ہم کو بھول بھلا گئی ہیں۔

Scanned with CamScanner

(5) گل کوجھے کانٹے خار چبھن   تھئی چولی سالھوں سہنس دھیاں

حل لغات: کوجھے: بدصورت۔ سالوں: وہ سرخ رنگ کی عروسی چادر ہے۔ سہنس: سینکڑے، سوسو۔ دَھیاں: تار تار، ریشہ ریشہ۔

ترجمہ: چولی اور سالھوں سب پھٹ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ (ان کے ریشے) گلے میں بدصورت کانٹوں اور تیز خار کی طرح چبھتے ہیں۔

(6) کئی لہر لوڑھے کئی روہ رولے   کئی پھر دے بوٹے بیٹ لیئاں

حل لغات: لہر: موج دریا، لہر۔ لوڑھے: بہہ گئے۔ روہ: پہاڑ، کوہستان۔ بیٹ: لب دریا کی بنجر اور ریتلی زمین۔ لیناں: جھاؤ کی جھاڑیوں میں۔

ترجمہ: بعض تو دریا کی مہیب لہروں میں بہے جا رہے ہیں اور کئی کوہ و بیابان میں آوارہ پھر رہے ہیں اور بعض بیٹ کے بوٹوں اور لیوں میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔

(7) دِن بیت گئے سُدھ بسر گئی   ساجن نے بُرائیاں جوڑکیاں

حل لغات: بیت گئے: گزر گئے۔ سُدھ: سمجھ، خبر۔ بسر گئی: بسر گئی، جاتی رہی، بھول گئی۔ جوڑکیاں: خوب کیں۔

ترجمہ: عرصہ گزر گیا، سوجھ بوجھ جاتی رہی۔ محبوب نے خبر تک نہ لی۔ اس نے ہمارے ساتھ اچھی طرح برائیاں کیں۔

(8) ہے ناز نہیں اعراض منڈھوں   رکھ آس نہ تھی غم واس میاں

حل لغات: اعراض: رخ پھیرنا، بے پرواہی۔ منڈھوں: بالکل، محض، ابتدا سے۔ آس: امید۔ غم واس: غم بسانے والا یا غم میں بسنے والا۔

ترجمہ: محبوب کی یہ بے توجہی اعراض نہیں ہے، بلکہ یہ بھی ایک قسم کا ناز ہے۔ اس بے رُخی سے ناامید نہیں ہونا چاہیے بلکہ امید وصال رکھنی چاہیے۔

(9) بن یار فریدؔ نہ عید ڈھُم   کھِل کھیڈاں ساریاں وسرگیاں

حل لغات: عید: خوشی کا تہوار۔ کھِل: ہنسی، مذاق، چہل۔ کھل کھیڈاں: رنگ رلیاں۔ وسرگیاں: بھول گئیں۔

ترجمہ: اے فریدؔ محبوب کے بغیر تمام کھیل کود کے اسباب مسرت بھول گئے اور کوئی عید بھی میرے لئے عید نہیں ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 102

(1) وَل عِشق مچائی اَگ سائیں   ڈکھ سوز رچیا رگ رگ سائیں

حل لغات: ول: پھر۔ اگ مچائی: آگ بھڑکائی۔ رچیا: رچ گیا، پھیل گیا، نفوذ کر گیا۔ سائیں: اے آقا۔

ترجمہ: اے آقا! پھر محبت نے آگ بھڑکا دی ہے اور رگ رگ میں سوز و گداز جذب ہو گیا ہے۔

(1) دل: مثنوی معدن عشق' اسرار فریدی (2) رچا: مثنوی معدن عشق' اسرار فریدی

(2) گھر گھر رل گئے ہوکے رقبلہ یار دی جھوکے
ایں جگ تے اوں جگ سائیں

حل لغات: ہوکے: جمع ہوکا۔ ڈھنڈورا' منادی۔ جگ: جہان' عالم' دنیا۔ جھوک: مسکن' قیام گاہ۔

ترجمہ: گھر گھر میں ڈھنڈورا پیٹ گیا ہے کہ محبوب کا مسکن ہی اس اور آئندہ دنیا و عقبیٰ کے عالم میں ہمارا قبلہ اور مرکز توجہ ہے۔

(3) دلبر دُور سدھاناں ساڑاں تُول وہاناں
جیواں کینّدے لگ سائیں

حل لغات: سدھاناں: چلا گیا ہے۔ تول: دولائی' رضائی۔ وہاناں: تکیہ' سرہانا۔ لگ: لگ کر' مل جل کر' سہارے۔

ترجمہ: محبوب بہت دور چلا گیا ہے' اس کے فراق میں میں سامان عیش کو جلا رہی ہوں۔ میرے آقا! اب بتا کہ جیوں تو کس کے سہارے جیوں۔

(4) ہور نہیں کئی باقی ایہا ذات صفاتی
ہاں دلدار دا سگ سائیں

حل لغات: ہور: اور' دوسرا۔ ایہا: یہی۔ ذات: ذات باری تعالیٰ۔ صفات: باری تعالیٰ کی صفات جمع صفت۔ ہاں: میں ہوں۔

ترجمہ: اسی واحد لاشریک کے سوا کوئی باقی نہیں۔ وہی اپنی ذات اور صفات میں تنہا ہے' میں تو اسی کا کتا ہوں۔

(5) من مُونجھا تن ٹونّڈے لنگ مَیلے سر بھونڈے
سُول آون کر وَگ سائیں

حل لغات: مُونجھا: اداس۔ ٹونڈا: زار و نزار' مڑا ہوا' تشنج میں مبتلا۔ لنگ: اعضاء' بدن' ہاتھ پاؤں۔ بھونڈے: بدشکل' وحشت انگیز۔ وگ: انبوہ' جوق در جوق' ہجوم' یلغار۔

ترجمہ: دل اداس ہے' جسم بدحال اور خستہ ہے' اعضاء میلے کچیلے اور سر بھونڈا سا ہو گیا ہے۔ درد و اندوہ ہیں کہ ہجوم کرکے آتے ہیں' میرے آقا!

(6) برہوں' رُوح' حیاتی غم ہے بیلی' ساتھی
درداں دی ہم تگ سائیں

حل لغات: بیلی: ہمدم، مددگار، ساتھی۔ ٹیک: آسرا، بھروسہ، تکیہ، ناز، پائیداری۔
ترجمہ: محبت ہماری زندگی اور روح ہے۔ غم ہمدم و دمساز ہے اور دردوں کا سہارا ہے۔

(7) حال فریدؔ خوارے دِلڑی زار نزارے
کیتم ہجر الگ سائیں

حل لغات: خوار: زبوں۔ زار و نزار: خستہ، بدحال۔ الگ: بے سہارا۔
ترجمہ: اے فرید میرا حال خراب ہے، دل زار و نزار ہے اور عشق میں گھلا جا رہا ہے، ہجر نے مجھے (دنیا جہان سے) الگ کر دیا ہے، میرے آقا!

☆ ━━ ☆ ━━ ☆

کافی 103

(1) دِل مست محوِ خیال ہے سرِمُو تفاوت نہ سَہُوں
حل لغات: تفاوت: فرق، کمی، جدائی۔ نہ سہوں: برداشت نہیں کر سکتے، نہیں سہہ سکتے۔
ترجمہ: ہمارا مست دل محبوب کے خیال میں محو ہے۔ اس محویت میں میں ذرہ بھر علیحدگی برداشت نہیں کر سکتا۔

(2) اے خیال عین وصال ہے تے کمال ہے نہ کہ ہے جنوں
حل لغات: خیال: واہمہ۔ وصال: محبوب کی ملاقات۔ جنون: دیوانگی، وحشت۔
ترجمہ: یہ خیال ہی عین وصال ہے، یہ جنون نہیں بلکہ درجہ کمال حاصل ہو گیا ہے۔

(3) اصل الاُصُول شَہِدتہٗ ہمہ سُو بسُو ہمہ کُوبکُو
چہ شہُود عین بعینہٖ نہیں فرصت اتنی کہ دَم بھُروں
حل لغات: اصل الاصول: ذات مبدِ فیاض، تمام کائنات کے اصول کی جڑ، تمام بنیادوں کی بنیاد۔ شہود: صوفیائے کرام کی اصطلاح میں سلوک کا ایک مرحلہ ہے، جس میں سالک کثرت مراتب اور موہومات صوری سے گزر کر توحید کے مقام پر پہنچ جاتا ہے اور اس کو تمام موجودات میں جلوہ ذات محبوب نظر آنے لگتا ہے۔ عین: وہی اصلی۔ بعینہٖ: بالکل وہی۔
ترجمہ: میں نے تمام بنیادوں کی بنیاد کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا ہے۔ ہر جانب اور ہر کوچہ و گلی میں دیکھ لیا ہے اور یہ میرا عینی مشاہدہ ہے، گویا جمال حقیقی کو میں نے بالکل اصلی اور وہی کا وہی دیکھ لیا ہے۔ اسی محویت میں اس قدر استغراق میں ہوں کہ دم لینے کی فرصت تک نہیں ہے۔

(4) جو مکاں تھا بن گیا لامکاں جو نشاں تھا ہو گیا بے نشاں

شدہ اسم و رسم زَمن دواں　　　اللہ اپنے آپ کو کیا کہوں

نوٹ: "اسرار فریدی" میں "تھا" کی بجائے "تھیا" ہے۔ "اسم و رسم" کی بجائے "اسم رسم" ہے۔

حل لغات: شدہ: ہو گیا۔ اسم: نام۔ رسم: قاعدہ قانون۔ زمن دواں: مجھ سے دور بھاگ جانے والا۔ دواں: دوڑتا ہوا چلا گیا' روانہ ہو گیا' محو ہو گیا' مٹ گیا' بھاگ گیا۔

ترجمہ: میری محویت اور استغراق کی یہ کیفیت ہے کہ قاعدے قانون اور نام کی تمیز بھی جاتی رہی ہے۔ مکان لامکان ہو گیا اور نشان بے نشان ہو گیا۔ یہ روحانیت کا ایک ایسا عظیم مقام آگیا ہے کہ میں خود حیران ہوں۔ اے اللہ! میں اپنے آپ کو کیا کہوں۔

(5) نہ عیاں ہے نہ نہاں ہے　　　نہ بیان ہے نہ دھیان ہے
نہ رہا اے جسم نہ جان ہے　　　کیہاں ڈوس ہوش حواس کوں

حل لغات: ڈوس: الزام' شکوہ' دوش۔ عیاں: ظاہر۔ نہاں: خفیہ' چھپا ہوا۔ دھیان: تصور' علم توجہ۔

ترجمہ: عالم فانی الذات ہونے کی یہ صورت ہے کہ عیاں و نہاں کا فرق مٹ گیا' بیان اور دھیان کی بھی ضرورت نہ رہی۔ اب نہ یہ جسم باقی رہا ہے اور نہ یہ جان ہے اور معاملہ ادراک اور فہم سے بالاتر ہو گیا تو اب پھر میں ہوش و حواس' عقل و خرد کو کس طرح مورد الزام ٹھہراؤں؟ (یہ بیچارے تو عالم اسباب کے محتاج ہیں اور روحانی معراج ان کے ادراک سے بلند ہے۔)

(6) شد عکس در عکس ایں بنا　　　کہ فنا بقا ہے' بقا فنا!
باقی نماندہ بجز "انا"　　　رکتھ اوتے توں رکتھ ہاں تے ہوں

حل لغات: بنا: بنیاد۔ عکس: پرچھائیں' سایہ۔ فنا: کھو جانا' مٹ جانا' مرجانا۔ بقاء: فنا کی ضد ہے' باقی رہنا' زندہ رہنا۔ انا: عربی حرف ضمیر متکلم' میں بولنے والا' خود۔

ترجمہ: بنائے عالم اسباب کو اگر عرفانی نظر سے دیکھا جائے تو عکس در عکس کا منظر معلوم ہوتا ہے جس کو بظاہر فنا کہا جاتا ہے۔ حقیقت میں وہی بقاء ہے اور جس کو بقاء اور زندگی کا نام دیا جاتا ہے وہی فنا ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ذات باری کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا اور اسی ذات کا انتہائی تصور وہ اور میں کے فرق کو مٹا دیتا ہے اور انا کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

دوسرے لفظوں میں: یہ بنیاد عکس در عکس (الٹ پلٹ) ہو گئی۔ فنا بقا ہو گئی اور بقا فنا بن گئی سوائے انا (ذات کا تشخص' خودی) کے باقی کچھ نہ رہا۔ کہاں وہ اور تم اور کہاں "میں ہوں" اور "ہم ہیں"۔

(7) کڈیں شور دے سطوات ہن　　　کڈیں زور دے شطحات ہن
کئی قسم دے بکوات ہن　　　ستوں دے بتوں بتوں دے ستوں

حل لغات: سطوات: جمع سطوۃ' واردات کے حملے' حملے۔ شطحات: حالت وجد میں جو حرکات اور اقوال خلاف شریعت سالک کے منہ سے نکلتے ہیں' ان کو اصطلاح تصوف میں شطحات کہتے ہیں۔ بکوات: بکواس' بیہودہ گوئی' لغو و خرافات۔ ستوں دے بتوں بتوں دے ستوں: محاورہ ہے' غیر موزوں اور پریشان گوئی کے موقعہ پر بولا جاتا ہے۔ کہنا کچھ ہوا اور کہہ دیا کچھ۔ ستوں کی جگہ بتوں کہہ دیا اور بتوں کی جگہ ستوں کہہ دیا۔ لایعنی بکواس' بے معنی گفتگو۔

ترجمہ: کیف و سکر' مستی شوق اور غلبہ حال میں کبھی بے ہودہ اور کبھی خلاف شرع اقوال منہ سے نکل جاتے ہیں۔ یہ صورت حال کبھی شدت اختیار کر جاتی ہے اور کئی قسم کے بکواس اور بے معنی باتیں منہ سے نکلتی ہیں مگر یہ سب بے اختیاری کی حالت میں ہوتا ہے۔ کیونکہ دل اسی خالق کے تصور میں محو و مستغرق ہوتا ہے اور اس کو کسی دوسری چیز کا ہوش ہی نہیں ہوتا۔

(8) اُٹھ گئی فریدؔ ہوس مُنڈھوں نہ ریہا ہے وس ہکو خس منڈھوں
کسے کس ہو کس ناکس مُنڈھوں چپ چاپ فیل فساد توں

حل لغات: منڈھوں: بالکل' محض' قطعاً۔ وس: اختیار' قدرت۔ ہک خس: ذرہ بھر' تنکے کے برابر۔ فیل فساد: لڑائی جھگڑا۔ یہ اصل میں "فعل فساد" ہے۔

ترجمہ: اے فرید (اس عالم حیرت و محویت میں پہنچ کر) کوئی ہوس باقی نہ رہی۔ ہوس بالکل ختم ہو گئی ہے۔ تنکے کے برابر اختیار بھی بالکل نہیں رہا۔ کس و ناکس کا فرق اور تمیز باقی نہیں رہی ہے' اس عالم میں پہنچ کر بالکل خاموشی ہی اختیار کرنی پڑتی ہے۔ کچھ کہنے اور کرنے سے فساد اور خرابیوں کے اندیشے ہیں' یہاں تو چپ رہنا ہی بہتر ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 104

(1) ڈُکھاں سُولاں کیتم کِک سائیں ہُنڑ مَوت بھلی بے شک سائیں

حل لغات: کک: تنگ' جاں بلب۔ بھلی: اچھی' مرغوب' بہتر۔ سائیں: صاحب' آقا' محترم۔

ترجمہ: اے میرے آقا! دکھوں اور تکلیفوں نے اس قدر تنگ کر دیا ہے کہ اب اس جینے سے موت ہی اچھی ہے۔

(2) پُنل کیچ رِسدھایم وَلدی خبَر نہ آیم
رَہیّاں رَاہیں تک سائیں

حل لغات: ولدی: واپس آنا' بواپسی' لوٹ کر۔ راہیں تک: راستے تکنا' انتظار کرنا' راہ تکنا۔

ترجمہ: محبوب پنل کیچ چلا گیا ہے اور اس کی کوئی خبر واپس نہیں آئی' میں راہ تک تک کر تنگ آ گئی ہوں' اے آقا!

(3) گھولاں بھیڑی گِھل کوُں پوِون تتی دے دل کوُں

سُو سُو پُور تے جَک سائیں

حل لغات: گھولاں: قربان کروں، صدقے کروں۔ گھل: اونگھ، غنودگی۔ پُور: تفکرات، دورے، درد کے مروڑ۔ جَک: اختلاج دل کے درد، سندھی میں اس کے معنی غصہ، جوش، پیچ و تاب۔

نوٹ: ایک نسخہ میں بجائے جَک کے چک لکھا ہے۔

ترجمہ: اس بدبخت اونگھ کو صدقے کر ڈالوں، میری جدائی کا بہانہ یہی غنودگی اور نیند [1] بن گئی۔ اب تو دوست چلا گیا۔ اب اس سوختہ بخت کے دل کو تفکرات کے سو سو ابال اور دورے پڑتے ہیں، میرے آقا!

(1) مشہور ہے کہ سسی کو سوتا چھوڑ کر بلوچ پنوں کو زبردستی ساتھ لے گئے تھے، اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

(4) آے سخت کروپ کشالے کون بندی دے ٹالے

جو لِکھیا مستک سائیں

حل لغات: کروپ: گھناؤنے، برے، مصیبت، مشکلات، کروپ کا لفظ کرب سے بنا ہے۔ کشالے: درد۔ ٹالے: ٹال دے، روک دے۔ مستک: پیشانی، ماتھا۔

ترجمہ: یہ جو مشکلات اور درد درپیش ہیں، یہ روز ازل سے میری پیشانی پر لکھی جا چکی ہیں، اس باندی (کنیز) کے نوشتہ تقدیر کو کون ٹال سکتا ہے۔

(5) ڈُکھڑے درد ڈُکھیندے جان جگر وچ پیندے

سُو چُونڈھی لکھ چک سائیں

حل لغات: ڈُکھڑے: ڈُکھ کی تصغیر، درد و الم۔ ڈُکھیندے: دکھاتے ہیں، تکلیف دیتے ہیں۔ پیندے: ڈالتے ہیں۔ چونڈھی: چٹکی لینا۔ چک: دانتوں سے کاٹنا۔

ترجمہ: ناقابل برداشت درد اور تکالیف جان و جگر میں سینکڑوں چٹکیاں لیتے ہیں اور لاکھوں مرتبہ دانتوں سے کاٹتے ہیں۔

(6) بھاگ سہاگ رگیوسے یار دِلوں وِسریوسے

پک سائیں ہم پک سائیں

حل لغات: بھاگ: بخت و خوش قسمتی۔ سہاگ: عیش کا زمانہ، عروسی کی مسرتیں۔ وِسریوسے: ہمیں بھلایا۔ پک: پختہ، یقینی، اعتماد۔

ترجمہ: ہجر محبوب میں بھاگ اور سہاگ دونوں رخصت ہو گئے۔ محبوب نے اپنے دل سے ہم کو بھلا دیا ہے، یہ پکی بات ہے میرے آقا بالکل پکی بات۔

(7) ہجر فرید اُجاڑیم سوز اندر دے ساڑیم

دلڑی ہم چک مک سائیں

حل لغات: اُجاڑیُم: مجھے تباہ کیا' برباد کیا۔ چک مک: اصل لفظ چقماق یا چقمق ہے' ایک پتھر کی قسم ہے جس کو باہم رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے' ترکی زبان کا لفظ ہے۔

ترجمہ: ہجر محبوب نے مجھے برباد کر دیا ہے اور دلی سوز و گداز نے جلا کر رکھ دیا ہے۔ میرا دل چقمق ہے' میرے آقا! جو ہر وقت آگ لگاتا رہتا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 105

(1) ڈُکھ ڈھیر سُکھ دا وَیر ہے ۔ رِیڑاں گھنیاں پیڑاں بہُوں

رَت رو ہنجُوں نِیراں وَہِن ۔ نک سیڑھ تے سِیڑھاں بہُوں

حل لغات: وَیر: دشمنی' مخالفت۔ رِیڑاں: ہڈیوں کا درد' درد مسلسل۔ گھنیاں: گھنے' بکثرت۔ بہوں: بہت' زیادہ۔ رَت: خون' لہو۔ ہنجوں: اشک' آنسو۔ نیر: مسلسل' دھارے۔ وہن: بہتی ہیں' جاری ہیں۔ نک سیڑھ: نکسیر' ناک سے خون بہنا۔ سیڑھاں: دھاریں' مسلسل دھاریں' تیزرو' منجدھار۔

ترجمہ: دکھوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں اور سکھ دشمنی پر اتر آئے ہیں۔ استخواں کے درد نے بے چین کر رکھا ہے۔ ہر وقت درد و الم کی زیادتی ہے اور آنکھوں سے خونین آنسوؤں کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ نکسیر جاری ہے اور دھاروں کی طرح مسلسل بہہ رہی ہے۔

(2) بُجھ بُجھ کراں دھائیں بہُوں ۔ ڈُکھ ڈُکھ کڈھاں آہیں بہُوں

دُکھ دُکھ اُٹھن بھائیں بہُوں ۔ اُک چُک پیاں دِھیراں بہُوں

حل لغات: بُجھنا: درد سے گھلنا' زار و نزار ہونا۔ دھائیں: جمع دھاں۔ فریاد' آہ و زاری۔ دُکھ: دھواں کا دھکنا۔ اُک چُک پیاں: چوک گئیں' بے اثر رہ گئیں' ناکام رہیں۔ دِھیراں: تسلیاں' تدبیریں' تجویزیں' ڈھارس۔

ترجمہ: درد فراق میں گھل گھل کر میں بہت نالہ و بکا کرتی ہوں اور دکھی ہو کر آہیں بہت زیادہ بھرتی ہوں' کلیجے میں جو آگ بھڑک رہی ہے اس کا دھواں سلگ سلگ کر نکل رہا ہے' بے شمار تدبیریں اور جتن کئے مگر کوئی کوشش کارگر نہ ہوئی۔

(3) سر بھُونڈ اُجڑیا خاک ہے ۔ مُونہہ دُھوڑ سِینہ چَاک ہے

چُوچک تھیا ہُن چَاک ہے ۔ مُٹھی جھوک' دِل ویراں بہُوں

حل لغات: سربھُونڈ: گرد آلود سر' پریشاں حال۔ مُونہہ دھوڑ: چہرہ غبار آلود۔ چُوچک: ہیر کے باپ کا نام' مراد دشمن'

مخالف۔ مٹھی: برباد ہوئی۔ جھوک: بستی۔ بھوں: بہت۔

ترجمہ: سر میں دھول مٹی پڑی ہوئی ہے اور اجڑا ہوا ہے مونہہ خاک آلودہ اور سینہ چاک چاک (زخمی) ہے۔ محبوب مخالف ہو گیا ہے۔ جھوک (آبادی) اجڑ گئی اور دل ویران ہو گیا ہے۔

(4) سبھ لوک کردا ٹوک رہم لگی دل نیارڑی نوک رہم
ڈتی برہوں ڈاڈھی چوک رہم چٹی درد دے تیراں بھوں

حل لغات: ٹوک: مذاق، ہنسی، مخول، طعنہ زنی۔ نیارڑی: نیاری کی تصغیر، انوکھی، نئی، عجیب۔ چوک: خلق، کچوکا، تیر و خنجر کا چبھونا۔ چٹی: نشانہ بنی ہوئی، ہدف بنی ہوئی ہوں۔ تیراں: تیروں نے۔

ترجمہ: سب لوگ مجھ سے مذاق کرتے ہیں۔ دل میں عجیب نوک لگی ہے اور فراق نے خنجر چبھو دیا ہے، درد کے تیروں نے ہدف بنا کر سینے کو چھلنی کر دیا ہے۔

(5) بے پیر دل دیاں چالیاں سبھ ہن اُپٹھیاں گاھیاں
پیتم نہ پیتاں پالیاں رو رو کرے ریڑاں بھوں

حل لغات: چالیاں: جمع چال کی، دھوکے فریب۔ اُپٹھیاں گاھیاں: الٹی باتیں۔ پیتاں پالیاں: پالنا، وفاداری کرنا۔ ریڑاں: چیخ پکار، بین، دردناک صدائیں۔

ترجمہ: بے پیر یعنی دل گم کردہ راہ کی چالیں دیکھو، اُس کی سب باتیں الٹی ہیں، محبوب نے وفا نہیں کی۔ اس لئے میں ہر وقت آہ و فغاں کرتی رہتی ہوں اور روتی رہتی ہوں۔

(6) کلّھی مَیں نہیں ایہیں جولڑی پھڑے لکھ فرید اِیہیں تولڑی
دل بوڑ دی دل رولڑی سوہنیاں سسّیاں ہیراں بھوں

حل لغات: کلھی: اکیلی، تنہا۔ جول یا جھول: جماعت یا فرقہ، گروہ۔ تول: وزن، مساوات، برابر۔ ٹول: گروہ، فرقہ۔ بوڑدی: ڈبوتی ہے، غرق کرتی ہے۔ رولدی: آوارہ کرتی۔

ترجمہ: اے فرید میں ہی اکیلی اس عاشقوں کے گروہ میں مبتلا نہیں ہوئی، بلکہ لاکھوں اسی تول اور ٹول میں میرے ساتھ ہیں۔ یہ دل ہی ہے جو ڈبوتا ہے اور دل ہی آوارہ و سرگردان کرتا ہے۔ سوہنی (مبتلائے مہینوال) سسی (پنوں کی دلدادہ) ہیر (رانجھے کی عاشق) سب کو دل ہی نے تباہ و برباد کیا۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 106

(1) ڈُکھڑے پُکھڑے آیم خوشیاں بھاونڑں رہیّاں

حل لغات: ڈُکھڑے: دکھ۔ پُکھڑے: پوکھ کی تصغیر، حصہ۔ بھاونڑں رہیّاں: نہیں بھاتیں۔ رسیاں: رہ گئیں۔

ترجمہ: میرے حصہ میں درد و دکھ آئے ہیں، خوشیاں نہیں بھاتیں۔

(2) چاندڑیاں راتیں برہوں براتیں سیّاں کھیڈنڑ گیّاں

حل لغات: چاندڑیاں راتیں: چاندنی راتیں۔ برہوں براتیں: عشق کے عطیات ہیں۔ کھیڈن گیّاں: کھیلنے گئیں۔ سیاں: سہیلیاں۔

ترجمہ: چاندنی راتیں عشق کے عطیات و تحائف ہیں، سہیلیاں کھیلنے گئی ہیں۔

(3) رُت ساونڑ دی مینہہ برساتیں رَل مِل دھاونڑ پیّاں

حل لغات: رُت: موسم، وقت، سماں۔ دھاون پیاں: نہا رہی ہیں، غسل کرنے لگی ہیں۔

ترجمہ: ساون کا موسم، بارشیں اور برساتیں ہیں۔ یہ اکٹھے مل ملا کر (بارش میں) نہا رہی ہیں۔

(4) صَدقے کیتا نال نہ نیتا پکڑ نہ کھیڑا بیّاں

حل لغات: صدقہ کیتا: قربان کر دیا، بدبخت۔ نال نہ نیتا: ہمراہ نہ لے جایا گیا۔ بیاں: بانہہ، بازو۔ کھیڑا: ہیر کا خاوند مراد رقیب، نفس امارہ۔

ترجمہ: اے کمبخت، ہمراہ لے جانے کے ناقابل کھیڑا تو میرے بازو پکڑ کر مجھے نہ روک (اور مجھے اپنی سہیلیوں کے ساتھ شامل ہونے دے۔)

(5) روز ازل دا وارث ساڈا توں ہیں رانجھن سیّاں

حل لغات: سیّاں: (سیں۔ آں): اے رانجھن سائیں، سائیں تعظیم کا لفظ ہے، صاحب، اے آقا۔ توں ہیں: تو ہے۔

ترجمہ: اے محبوب رانجھن! تو تو روز ازل سے ہمارے دل کا مالک اور مختار ہے۔

(6) وسریم سارا راج بابانہ وِسریاں سینگیاں سیّاں

حل لغات: وسریم: مجھے بھول گیا۔ راج بابانہ: باپ کا راج، ماں باپ کا آرام و عیش۔ وسریاں: بھول گئیں۔

ترجمہ: مجھے تو محبوب رانجھے کی محبت میں ماں باپ کا لاڈ پیار اور عیش و آرام بھول گیا ہے اور سہیلیاں اور ہمجولیاں بھی بھول گئی ہیں۔

(7) سَکڑے سَوہرے خویش قبیلے سَٹ کرتیڈڑی تھیّاں

حل لغات: سکڑے: عزیز اقربا، رشتہ دار۔ سوہرے: خسر، سسرال کے رشتہ والے، اگر بجائے سوہرے کے سوڑے پڑھا

جائے تو سوڑے سے مراد قریبی رشتہ دار ہیں۔ خویش قبیلے: عزیز و اقارب۔ سٹ کر: چھوڑ کر پھینک کر۔ تھیاں: ہوئی ہوں۔

ترجمہ: اے محبوب! میں تو اپنے تمام عزیز و اقارب خویش قبیلے کو چھوڑ چھاڑ کر صرف تیری ہو چکی ہوں۔

(8) سینگیاں سَرتیاں شہر سُہاوِن میَں وَت بُوٹے لیّاں

حل لغات: شہر سُہاون: شہر میں خوشی کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ سینگیاں: ہم عمر (مؤنث)۔ سرتیاں: سہیلیاں۔ بُوٹے لیّاں: لب دریائی جنگل کے چھوٹے چھوٹے پودے اور لئی یعنی جھاڑ کے چھوٹے چھوٹے درخت مراد بیابان صحرا۔

ترجمہ: تمام سہیلیاں اور ہم جولیاں شہر میں اس کا لطف اٹھا رہی ہیں اور میں تیرے فراق میں دریا کے کنارے جھاؤ کے پودوں اور جھاڑیوں میں آوارہ و سرگردان پھر رہی ہوں۔

(9) عشق فرید کوں خلعت ڈِتڑی موہنہ سِر بُھبّڑ چھیاں

حل لغات: ڈِتڑی: دی۔ موہنہ سر بھبر چھائیاں: لف و نشر مرتب یعنی موہنہ بھبڑ اور سر چھیٔ۔ بُھبّڑ: خاک' غبار۔ چھیٔ: 'خاکستر چھیٔ یا' دھوڑپا' محاورہ ہے جس کے معنی ذلیل ہو' خاک آلودہ ہو۔

ترجمہ: فرید کو عشق نے موہنہ اور سر پر دھول مٹی اور راکھ کی خلعت دی ہے۔ یعنی ذلت اور خواری بخشی ہے۔

☆ ▬ ☆ ▬ ☆

کافی 107

(1) ڈُکھے ڈِینہہ فرقت دے نبھن مُٹھے نَینڑ رو رو رَت تھیون

حل لغات: ڈُکھے: دشواری سے۔ نبھن: گزریں' گزرتے ہیں' بسر ہوتے ہیں۔ رت تھیون: لہولہان ہوتے ہیں۔

ترجمہ: جدائی کے دن بڑی دشواری سے گزر رہے ہیں' جن میں بدنصیب آنکھیں رو رو کر لہولہان ہو جاتی ہیں۔

(2) ساتھی پُنّل گیا دُور ہے سر دَرد قہر کلُور ہے
تن چُور من رنجُور ہے شالہ سجَنڑ کولے وَسِن

حل لغات: قہر کلور ہے: سخت' غضب کا۔ چور: تھکا ہوا' چکنا چور۔ رنجور: بیمار۔ شالا: خدا کرے۔ کولے وسن: نزدیک آباد ہوں' قریب آکر رہیں۔

ترجمہ: میرا محبوب پنوں دور چلا گیا ہے' اس کے ہجر و فراق کے باعث سر میں سخت درد' تن چور اور دل بیمار ہے۔ خدا کرے کہ دوست میرے قریب آکر آباد رہیں۔

(3) ماہی مِٹھل گیوں رول وے واہ ڈھول تیڈڑے بول وے
ڈیکھاں ہیں کیندے کول وے دِل ڈھانڈھ درداں دے بَلن

حل لغات: ماہی مٹھل: میٹھے محبوب۔ گیوں: تم گئے۔ رول: آوارہ کرکے۔ ڈھول: محبوب۔ بول: وعدے' اقرار' عہد۔ ڈیکھاں: دیکھوں' میں بھی تو جانوں۔ کیندڑے: کس کے۔ کول: پاس۔ ڈھانڈھ: بڑے شعلوں والی آگ' چخہ۔ درداں دے: درد کے (جمع)۔ بلن: جلتی ہیں۔

ترجمہ: اے پیارے محبوب! تو مجھے آوارہ و سرگرداں کرکے چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ واہ دوست آپ کے یہی قول و قرار تھے؟ میں بھی تو دیکھوں کہ تم اب کس کے پاس ہو؟ میرے سینے میں تو آتش عشق کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔

(4) دِلڑی تپے سینہ جَلے رجیڑا ڈُکھے جندڑی گلے
ہَڈ چَم سَڑے لُوں لُوں تلے اَکھیاں ڈُکھن دِیداں سِکن

حل لغات: ہَڈ: ہڈیاں۔ چَم: چمڑا۔ لوں لوں: بال بال' رواں رواں۔ سِکن: منتظر ہیں' آرزو مند ہیں۔

ترجمہ: دل تپ رہا ہے' سینہ جل رہا ہے' جی دکھتا ہے' زندگی تباہ حال ہے' ہڈیاں اور چمڑا جل سڑ گئے ہیں' بدن کا رواں رواں تلا جا رہا ہے' آنکھیں دکھتی ہیں اور نگاہیں ترستی ہیں۔

(5) مُونس تے ناں غمخوار ہے چو گوٹھ سخت اوجاڑ ہے
پَل پَل غماں دی دھاڑ ہے مشکل نبھاواں رات دن

حل لغات: مُونس: انس و محبت کرنے والا' محبوب۔ چوگوٹھ: چاروں گوشے' ہر طرف۔ پَل پَل: لمحہ بہ لمحہ۔ دھاڑ: حملہ' چیخ و پکار' ڈاکہ۔ نبھاواں: گزاروں۔ اوجاڑ: اجاڑ' ویرانی (یہ لفظ اوجھڑ کی صورت ہے)۔

ترجمہ: نہ کوئی مونس ہے اور نہ کوئی غمخوار ہے۔ چاروں طرف سخت ویرانی ہے۔ لمحہ بہ لمحہ غم کا حملہ ہے۔ بڑی مشکل سے دن اور رات بسر کرتی ہوں۔ (زندگی سے نباہ دشوار ہو گیا ہے۔)

(6) ڈِٹھڑے سِوا کیکر رہوں سُنج بَر پھروں ڈُکھڑے سَہوں
رِجھ رچھ گھنے راخس بَہوں باندر بلائیں بھوت جِن

حل لغات: ڈِٹھڑے سوا: دیکھے بغیر۔ کیکر: کیونکر' کس طرح۔ سُنج: سنسان۔ بَر: ویرانہ۔ رچھ: ریچھ' جنگلی درندے۔ راخس: دیو و پری' جن بھوت' آدم خور۔

ترجمہ: محبوب کے دیدار بغیر ان ویران جنگلوں میں جہاں جنگلی درندے ریچھ' راخس' بندر' بلائیں' جن بھوت بے شمار ہیں میں کس طرح دکھ بھری زندگی گزار سکتی ہوں۔

(7) سوہنی' فرید' ستی سَبھے ماہی پچھے راہی تھئے
یا ونج ملے یا رُل موئے گئے ہن ڈُکھاں نوں ساتھ رکھن

حل لغات: سید فرید ستی سبھے: بعض قلمی اور مطبوعہ دیوانوں میں یہ مصرع ان لفظوں میں لکھا ہوا پایا گیا ہے اور کسی طرح کسی زبان کے لغات میں اس کا حل نہیں ہو سکا۔ زیادہ قیاس سید کا اشارہ شاہ عبداللطیف صاحب کی طرف ہے جو

سندھ کے ایک مشہور بزرگ، شاعر اور ولی گزرے ہیں۔ ان کی نظمیں بھی سندھی زبان میں یہی رنگ رکھتی ہیں، حضرت خواجہ نے بھی بیشتر اسی کا رنگ اختیار فرمایا ہے۔ سسی بھی اسی نواح کی عاشق پنوں بلوچ گزری ہے۔ رل: آوارہ۔ گھن: لے کر۔

ترجمہ: تمام محبت کے دیوانے سوہنی سسی اور خود راقم فریدؔ محبوب کے پیچھے روانہ ہو گئے۔ بعض نے تو محبوب کو پالیا اور بعض مشکلات کی تاب نہ لا سکے اور مر گئے۔ دکھوں کو بھی اپنے ساتھ لے گئے۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 108

(1) ڈُکھے عِشق دے ڈُکھڑے گھاٹے نیں — سر پھٹڑا ترُٹڑے گاٹے نیں

حل لغات: ڈُکھے: مشکل۔ ڈُکھڑے: دکھ۔ گھاٹے: نقصانات، گاڑھے، بکثرت۔ نیں: نی، ہیں۔ سر پھٹڑا: سر پھوٹا، سر زخمی ہوئے۔ ترُٹڑے: ٹوٹے ہوئے۔ گاٹے: گردن، منکا۔

ترجمہ: دردانگیز عشق کی تکالیف بھی بہت ہیں، یہاں سر پھوٹتے ہیں اور گردنیں ٹوٹتی ہیں۔

(2) مَیں جاتا سوہنٹا یار پُنّل — رہسی کول نہ ویسی کیچ ڈوں وَل
ہُن وَل وَل پُور پیون پَل پَل — اکھیں نیر ہنجوں فرڑاٹے نیں

حل لغات: جاتا: میں نے جانا، خیال کیا، سمجھا۔ ول: واپس۔ وَل وَل: بار بار، مسلسل۔ پُور: تفکرات کے ابال۔ پیون: پڑیں۔ فرڑاٹے: پانی کی دھار کا زور سے نکلنا، فراٹے، فوارے۔

ترجمہ: میں نے سمجھا تھا کہ حسین پنل محبوب میرے پاس ہی رہے گا اور کیچ (وطن) کی طرف واپس نہیں جائے گا۔ محبوب واپس چلا گیا اس کے فراق میں میرے دل میں بار بار درد کے دورے پڑ رہے ہیں۔ آنکھوں سے آنسو فوارے کی طرح جاری ہیں۔

(3) سُنج سیجھ اَتے گل خار تھئے — دَھیاں ہار حمیلاں مار تھئے
جند جوکھوں تار و تار تھئے — مُٹھی دلڑی کرِم گھگھاٹے نیں

حل لغات: سُنج: برباد، ویران۔ دَھیاں: ٹکڑے ٹکڑے، تار تار۔ حمیلاں: جمع حمائل کی، گلے میں پہننے کا زیور۔ مار: سانپ۔ جند جوکھوں: جان کے عذاب۔ تار و تار: بھرپور، لبریز۔ کرم: مجھے کریں، گلے سے بے تابانہ نکلتی ہے۔ گھگھاٹے: گھگھی بندھ جانا، گلے گھٹنے کے وقت کی آواز۔

ترجمہ: سیج برباد ہو گئی اور پھول کانٹے بن کر چبھتے ہیں، پھولوں کے ہار ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور حمائل سانپ بن کر کاٹتی ہے۔ عاشق کی جان جوکھوں سے لبریز ہے اور بد قسمت دل غم فراق میں نزع کی حالت میں گھگھاٹے مار رہی ہے۔

Scanned with CamScanner

(4) بُرا برہُوں بُری بیماری ہے ڈُکھ پیڑ تے نالہ زاری ہے

ڈھولے باجھ نہ ہرگز کاری ہے کوُڑے شربت گھوٹے چاٹے نیں

حل لغات: ڈھولے باجھ: محبوب کے بغیر۔ کاری: علاج' دوا۔ کوڑے: جھوٹے۔ گھوٹے: رگڑی ہوئی دوائی۔ چاٹے: چاٹنے کی دوائی۔

ترجمہ: عشق بری بلا اور بری بیماری ہے' ہروقت درد و غم' آہ و بکا جاری ہے۔ اس بیماری کا علاج تو سوائے محبوب کے اور کوئی نہیں' شربت' گھوٹے اور چاٹے سب جھوٹے اور بے اثر ہیں' ان سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

(5) بدُوں' باندر' بُوز اَدائیں ہِن گڈ گینڈے گُرگ بلائیں ہِن

تھل مارُو اوکھیاں جائیں ہِن سرڑاٹے سخت چکاٹے رَنیں

حل لغات: بدُوں: بدو' جنگلی' وحشی۔ باندر: بندر۔ اَدائیں: ادا۔ گُرگ: بھیڑیے۔ جائیں: مقامات۔ بوز: لنگور۔ گڈ: اکٹھے' یکجا' جمع۔ سرڑاٹے چکاٹے: زور سے ہوا کے چلنے میں جو درختوں سے آواز پیدا ہوتی ہے اس کو سرڑاٹے اور درختوں کی باہمی آویزش کی آواز کو چکاٹے کہتے ہیں۔ چکاٹے: جنگلی جانوروں کی آواز کو بھی کہتے ہیں۔

ترجمہ: محبوب کی تلاش میں تھل مارو اور دشوار گزار مقامات ہیں جہاں بدو' بندر' لنگور' گینڈے' بھیڑیے اور بلائیں ہیں اور ہروقت وحشت انگیز سراڑٹے اور چکاٹے کی آوازیں دل دہلا رہی ہیں۔

(6) بُٹھ والی والیاں بُول تتے آئے پیش تتی دے سُول تتے

پیریں چُبھن ہزار ببُول تتے رِیک ریت تتی بیا بھاٹے رَنیں

حل لغات: بُٹھ: بھاڑ میں جائے۔ والی: بالی' کانوں کے زیور۔ بُول: ناک میں پہننے کے زیور۔ ببُول: کیکر کے کانٹے۔ تتے: گرم۔ تتی: بدبخت۔ بھاٹے: گرم دھوپ کی چنگاریاں' شرر انگیز کڑاکے کی دھوپ' بھاٹے کے معنی جھلس جانا بھی ہے۔ محاورہ ہے' پیروں میں بھاٹے پڑ گئے یعنی جھلس گئے' باد سموم۔

ترجمہ: کان اور ناک کے زیور بالیاں' والے' بول بھاڑ میں جائیں۔ عشق نے نئے دردوں کا سامان فراہم کر دیا ہے' صحرا نوردی میں ہزاروں کانٹے پیروں میں چبھتے ہیں۔ پاؤں کے نیچے گرم ریت ہے اور انگارے دہک رہے ہیں۔ (باد سموم جیسی ہوا چل رہی ہے)۔

(7) آئی روہاں جبلاں جال میری ممیں ڈینہیں لہن سنبھال میری

رِچھ راکس رکھدے بھال میری ڈینہہ رات فرید گپاٹے نیں

حل لغات: روہاں: پہاڑوں میں۔ جال: جالنا' زندگی بسر کرنا' گزارا کرنا۔ ممیں ڈینہیں' رِچھ' راکس: جنگلی وحشی اور خطرناک جانور۔ لہن سنبھال: خبرگیری کریں۔ بھال: نگہداشت۔ گپاٹے: حیران کن چکر' آوارہ گردی' دشوار گزار راستے۔

ترجمہ: اے فرید! میرا گزارا پہاڑوں اور ریگستانوں کے بھیانک ٹیلوں میں ہے' جہاں درندے اور وحشی خطرناک ڈائنیں اور

ریچھ راخس وغیرہ ہی میری دیکھ بھال اور خبرگیری کرتے ہیں۔ دن رات یہی حیران اور پریشان کن چکر اور حیرت کے سامان ہیں، دشوار گزار راستے ہیں۔

☆ ـــ ☆ ـــ ☆

کافی 109

(1) ڈھولن تیڈی رِسک ڈھیر ہم تانگھاں گھٹیاں چاہیں بہوں
کھپ کھپ کراں آہیں بہوں تپ تپ اُٹھن بھاہیں بہوں

حل لغات: ڈھولن: اے محبوب۔ رِسک: چاہت۔ ڈھیر: بہت زیادہ۔ گھٹیاں: زیادہ، بکثرت۔ تانگھاں: انتظار۔ بہوں: بہت۔ کھپ کھپ: تنگ ہو کر، مغز کھپا کھپا کر، غمگین ہو کر۔ تپ تپ: جل کر، بھڑک بھڑک کر اٹھیں۔ بھاہیں: (آگ کی جمع) شعلے۔

ترجمہ: اے میرے محبوب! میرے دل میں تیری چاہت اور شوق بہت زیادہ ہے، انتظار شدید اور چاہ، خواہشیں دل بستگیاں ہیں۔ پریشان ہو کر آہیں بھرتی ہوں جس سے آتشِ عشق کے شعلے بھڑک اٹھتے ہیں۔

(2) کھسّی دل مہیں دے چاک ہے رجھیڑا سدا غم ناک ہے
تن چور سینہ چاک ہے سر ڈھوڑ مونہہ پاہیں بہوں

حل لغات: کھسّی: چھین لی۔ مہیں دا چاک: بھینسیں چرانے والا، مہینوال، محبوب۔ رجھیڑا: دل۔ سدا: ہمیشہ۔ ڈھوڑ: غبار، خاک، مٹی۔ پاہیں: جمع پاہ، خشک گوبر۔

ترجمہ: مہینوال محبوب نے دل چھین لیا ہے، دل ہر دم غمناک ہے، بدن درد سے چور چور اور سینہ زخم ہائے فراق سے چاک چاک ہے، سر میں گرد و غبار اٹا ہوا ہے اور چہرہ پر غبار کی تہیں جم گئی ہیں اور گوبر کا غبار چھایا ہوا ہے۔

(3) لگا سخت ڈکھڑا روگ ہے بے پیر دل نوں جوگ ہے
تتی پئی بھوگیندی بھوگ ہے رو رو کرے دھاہیں بہوں

حل لغات: ڈکھڑا: دکھ دینے والا۔ روگ: بیماری، عارضہ۔ بے پیر دل: دل جو خود سر ہے اور کسی کے تابع فرمان نہیں ہے۔ جوگ: سزاوار، قابل، شوق وصال۔ بھوگ بھوگیندی ہے: مصیبت جھیل رہی ہے، مصائب برداشت کر رہی ہے۔ دھاہیں: فریادیں۔

ترجمہ: یہ محبت کا سخت روگ لگ گیا ہے، دل بے پیر نے محبت کی رٹ لگا رکھی ہے جس کی وجہ سے وہ اسی نتیجہ کی سزاوار ہے۔ تفتہ دل عاشق مصیبت بھوگ رہی ہے اور رو رو کر آہ و فریاد کرتی رہتی ہے۔

(4) ماہ پنل دلڑی لٹی دل لُٹ کے تھیا راہی پٹھی

رُل رُل تھکی پھر پھر ہُٹی   بُوٹے، لَیّاں کاہیں بَہوں

حل لغات: لٹی: نے لوٹ لی۔ راہی: راہ گیر، روانہ۔ پچھی: الٹا، واپس۔ پٹھ: یعنی پشت، پیٹھ کی طرف، الٹے پاؤں۔ ہٹی: ماندہ ہو گئی، تھک گئی۔ بوٹے: سرکنڈے، کانے کے پودے۔ لَیّاں: جمع ہے لئی کی، جھاؤ کے پودے۔ کاہیں: خاص قسم کا گھاس جو لب دریائی مقامات پر ہوتا ہے اسی کاہیں کے شاخوں کے قلم بھی بنائے جاتے ہیں، کلک کا بوٹا۔

ترجمہ: پنوں محبوب نے میرا دل لوٹ لیا۔ پھر دل لوٹ کر الٹے پاؤں واپس چلا گیا ہے اور میں اس کی تلاش میں صحرا و بیابان میں جہاں بہت بوٹے، لیاں اور کاہیں ہوتے ہیں آوارہ پھر پھر کر ہار گئی ہوں اور تھک کر چور ہو گئی ہوں۔

(5) جُڈاں دِل نُوں تیڈی چاہ تھئی   سَٹ سیجھ تھل دے راہ تھئی
سُنج بر کلھی بے واہ تھئی   چھڈر آسرے واہیں بَہوں

حل لغات: جَڈاں: جس وقت، جب۔ کلھی: اکیلی، تنہا۔ چھڈر: چھوڑ کر، ترک کر کے۔ آسرے: جمع آسرا کی، سہارا، تکیہ، بھروسہ۔ بے واہ: بے یارومددگار، ناچار، بیچاری، لاوارث۔ واہ: راہ خلاص، چارہ کار، جائے پناہ۔

ترجمہ: جس وقت دل کو تیری محبت کی کشش ہوئی اسی وقت پھولوں کے بستر چھوڑ کر ریگستانوں کی راہ میں چل پڑی۔ دشت و بیابان میں اکیلی بے یارومددگار پھرتی رہی اور تمام سہارے چھوڑ دیئے۔

(6) گُزری فریدؔ آخر عُمر   آئی نہ دِلبرَ دی خبر
ڈھونڈہاں جنگل جھر برَ بحَر   تک تک رہاں راہیں بَہوں

حل لغات: جنگل، جھر، بر: بیابان، گنجان جنگل، سنسان دشت۔ بحر: دریا۔ راہیں: جمع راہ کی راہ تک تک رہی ہوں۔

ترجمہ: اے فرید، فراق محبوب میں آخرکار عمر بسر ہو گئی، اب تک اس دلبر کی کوئی خبر نہ ملی، جنگل و بیابان، بحر و بر میں ڈھونڈھتی اور اس کی راہ تکتی رہ گئی مگر وہ نہیں ملا۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 110

(1) ڈِینہاں رَاتیں سنجھ صباحیں   کنڑیں کانؔ بجاوِم بین

حل لغات: ڈینہاں راتیں: دن رات۔ سنجھ: شام۔ صباحیں: صبح کو۔ کنڑیں: کانٹ، گوش۔ کان: کرشن، محبوب، پریتم۔ بجاوم: بجائے۔ بین: بنسری، بانسری۔

ترجمہ: دن رات، صبح شام، رموز فطرت کی بنسری کی آوازیں کانوں میں سنائی دے رہی ہیں۔

(2) قدسی بنسی اَنہد ازلوں   رانجھن پُھوک سنّاوِم فضلوں

رُکھ رُکھ وحدت دی آئین

حل لغات: قدسی: پاکیزہ، عالم قدس کی۔ بنسی: بانسری۔ ازلوں: ازل سے، ابتداء سے۔ سناؤم: مجھے سنائے۔ پھوک: پھونک کر، بجاکر۔ آئین: طرز، طریقہ، دستور۔

ترجمہ: روز ازل سے محبوب حقیقی نے اپنے فضل و کرم سے اپنی یکتا اور وحدانیت کی لے میں قدسی بانسری میں انہد کا دلکش راگ جس میں وحدت کا رنگ بھرا ہوا ہے، پھوک کر سنایا ہے۔

(3) اِثنینیّت دی گئی رِعلّت عوج تھئی سبھ حنفی رِملّت
سین بلال ؓ دا بیشک شین

حل لغات: اثنینیت: دوئی، شرک۔ علت: بیماری۔ عوج: ختم ہوئی، ٹھہر گئی۔ حنفی ملت: بعض نسخوں میں مخفی ملت بھی لکھا ہوا ہے۔ سین بلال ؓ دا بیشک شین: حضرت بلال حبشی ؓ مؤذن صحابی حضرت نبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوجہ زبان کی لکنت کے شین کا تلفظ **اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ** اور **اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ** کلمات اذان میں سین ہی بولا کرتے تھے اور محبت و عشق کے جذبات میں ڈوبا ہوا یہ تلفظ بھی عشاق کے دل میں خاص قسم کا کیف و سرور پیدا کر دیتا تھا۔

ترجمہ: دوئی اور شرک کی بیماری ختم ہوئی اور یہی حنفی ملت کی غرض و غایت ہے۔ بلال ؓ کا سین اب بے شک شین ہے۔ حضرت بلال ؓ کے **اسھد** کہنے سے ہم ان کی غلطی نہیں سمجھتے بلکہ یقین ہو چکا ہے کہ صحیح لفظ **اشھد** ہے مگر سنائی **اسھد** دیتا ہے۔ یا حضرت بلال ؓ محبت میں ایسے کھوئے گئے تھے کہ ان کو اپنے تلفظ کی غلطی کا احساس بھی نہ ہوتا تھا اور وہ **اشھد** کی جگہ **اسھد** مستی کے عالم میں کہہ دیا کرتے تھے۔

(4) جو ہے مرد محقّق مؤقن اُس دا تھیا شیطان بھی مومن
رِملل نِحَل کل قیّم دین

حل لغات: محقّق: تحقیق کرنے والا۔ مؤقن: یقین کرنے والا۔ ملل نحل: دین و دنیا، ایک مستند کتاب کا نام جو علامہ ابن قیم کی تصنیف سے ہے۔ ملل: جمع مِلّت، مذاہب۔ نحل: جمع نحلت، چھوٹے فرقے۔ قیم: قائم رکھنے والا۔

ترجمہ: مرد محقق اور صاحب یقین کا نفس امارہ (شیطان) بھی مومن ہوتا ہے۔ اس کو کہیں لغزش نہیں ہوتی قدرت قدم قدم پر اس کی راہنمائی کرتی ہے۔ بڑے بڑے مذاہب ہوں یا چھوٹے چھوٹے گروہ، سب سے دین حنیف کو تقویت پہنچتی ہے۔ ان سب کو دین کا قائم رکھنے والا سمجھنا چاہئے۔ (اور اس کی دلیل علامہ ابن قیم کی کتاب ملل و نحل ہے۔)

(5) دِلڑی غیروں وَیروں خالی صَدر صُدور ولایت والی
رَاسخ مَالک مُلک یقین

حل لغات: دلڑی: دل۔ غیروں: غیر۔ ویروں: جمع ویر کی، دشمنی، عناد۔ ویروں کو بعض نے غیروں کا تابع مہمل بھی قرار دیا ہے۔ صَدر صُدور: قول و فعل، جو چیز ان سے صادر ہوتی ہے۔ ولایت: مدد کرنے والی، صداقت پر مبنی۔ رَاسخ: پکے، ٹھیک۔

ترجمہ: حضرت خواجہ اپنے مقامات عالی کو مدنظر رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دل غیر کے خیالات فاسدہ سے پاک اور صاف ہے۔ ان سے جو عمل بھی صادر ہوتا ہے، خواہ وہ قول کی شکل میں ہو خواہ فعل کی شکل میں، وہ صداقت پر مبنی ہوتا ہے اور مدد کرنے والا ہوتا ہے۔ دراصل یہی وہ لوگ ہیں جو ملک یقین کے صحیح اور پکے مالک ہیں۔

(6) میثاقوں تا روز حشر دے جُودِ وجُود نثار فقر دے
دولت صحبت فخر الدین

حل لغات: میثاق: روز ازل سے لے کر۔ جود وجود: وجود کی جوانمردی۔ دولت: بدولت، توجہ، طفیل۔

ترجمہ: اپنے پیرو مرشد بھائی کی دولت صحبت و فیض روحانیات کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ پیرو مرشد حضرت فخرالدین علیہ الرحمتہ کی صحبت مبارک نے ایسا مست اور شیدا کر دیا ہے کہ اس فقر پر روز ازل سے لے کر قیامت تک عاشق کا جود اور وجود دونوں (تمام وجود کائنات کی پائمردی) قربان ہیں اور اسی کے طفیل روز ازل سے ابد تک ہم نے اپنا سب کچھ فقر پر نچھاور کر دیا ہے۔

(7) ظُلم جہالت تھیوم پریرے کیتے عدل عدالت دیرے
آئی تمکین تے گئی تلوین

حل لغات: تھیوم: میرا ہوا۔ پریرے: پرے، دور، علیحدہ۔ تمکین: تمکنت، اطمینان، سکون و قرار۔ تلوین: رنگینی تلون طبع، مختلف، رنگ ہائے طبعی، اضطراب۔

ترجمہ: جہالت کا اندھیرا دور ہو گیا، عدل و عدالت نے اپنے ڈیرے لگا دیئے ہیں، اب تلون مزاجی کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اطمینان کا دور دورہ ہے۔ (اضطراب چلا گیا اور سکون و قرار نصیب ہوا۔)

(8) بُٹھ گھت اے تلبیس ابلیسی اے دل سکھ تدریس ادریسی
تھی وارث فاران تے سین

حل لغات: بُٹھ گھت: بھاڑ میں ڈال۔ تلبیس ابلیسی: شیطانی ملمع سازی، منافقانہ چال، مکاری، دھوکہ بازی۔ تلبیس: مکاری، عیاری، دھوکا فریب۔ تدریس: سبق۔ ادریسی: ادریس علیہ السلام کا پیغمبری۔ تدریس ادریسی: سبق آئین ادریسی۔ فاران: مکہ مکرمہ کے ایک پہاڑ کا نام ہے۔ سین: سے مراد عراق و موصل کا پہاڑ ہے یا ابن سینا کا فلسفہ مراد ہے۔ کوہ سینا کی ایک چوٹی کا نام بھی ہے جو حجاز کے شمال مغرب میں واقع ہے۔

ترجمہ: اے دل مکرو فریب کے خیال چھوڑ دے اور حقیقت شناسی کے ادریسی (پیغمبرانہ) سبق سیکھ اور پھر فاران (تعلیم نبوی ﷺ) اور آئین خلوص سین کا وارث بن جا۔ (فاران اور سینا کا وارث بن جا۔)

(9) سو سو حمد تے لکھ شکرانے یار فرید لدھوسے خانے
گئی تشویش تے آئی تسکین

حل لغات: لدھوسے: ہم نے پالیا۔ خانے: گھر میں' دل کے اندر۔ تشویش: پریشانی' اضطراب۔
ترجمہ: اے فرید خدا تعالیٰ کا سو سو حمد اور لاکھ لاکھ شکر ہے کہ محبوب ہم کو (گھر میں) مل گیا ہے' اب فکر و تشویش رخصت ہوئی اور تسکین آگئی۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 111

(1) ڈینہہ رات ڈکھاں وِچ جالاں ونجیاں خوشیاں غم بیٹھی پالاں

حل لغات: ڈینہہ رات: دن رات۔ ڈکھاں وچ: دکھوں میں۔ جالاں: گزاروں' بسر کرتی ہوں۔ ونجیاں: گم ہو گئیں' کھوئی گئیں۔ پالاں: پالتی ہوں' پرورش کر رہی ہوں۔

ترجمہ: دن رات دکھ میں بسر کر رہی ہوں۔ خوشیاں برباد ہو گئی ہیں۔ اب بیٹھی غم کو پال رہی ہوں۔

(2) یار پنل گیا کیچ شہر ڈوں تھی راہی روہی تھل برڈوں
بے واہی کیوں آکر گھر ڈوں جھُک جھُک عمراں گالاں

حل لغات: ڈوں: طرف' جانب' ڈوں کا صحیح لفظ ڈو یا ڈھوں ہے۔ جھُک جھُک: گھل گھل کر غم میں زار و نزار و کر۔ راہی: راہگیر۔ روہی: روہی کا ویران علاقہ۔ تھل: ریگزار۔ بَر: ویرانے۔ بے واہی: بے آسرا' بیکس۔ عمراں: عمر۔ گالاں: میں ضائع کروں۔

ترجمہ: پنل محبوب تو کیچ کی طرف چلا گیا ہے' میں بیکس' بے سہاری عاشق کس طرح گھل گھل کر عمر برباد کروں' یہی بہتر ہے کہ روہی ریگستان' جنگل بیابان کی طرف نکل جاؤں۔

(3) ڈیون ڈوڑے' سُول سہیلیاں بد طینت پُٹھڑیاں تے دل مَیلیاں
سُنج برسارے صحن حویلیاں سر ساڑاں جی جالاں

حل لغات: ڈیون: دیں۔ ڈوڑے: دگنے' اذیتیں۔ پُٹھڑیاں: اُلٹی چال یا عقل والیاں۔ بدطینت: بری سرشت والی۔ دل مَیلیاں: میلے دل والی۔ سُنج: سنسان۔ بر: ویران۔ ساڑاں: جلاؤں۔ جالاں: جلاؤں۔

ترجمہ: بدباطن' الٹی چال والے میلے دلوں والی سہیلیاں دوگنی کئی گنی تکلیفیں دیتی ہیں۔ فراق محبوب میں میری اپنی حالت یہ ہے کہ گھر کے صحن اور حویلیاں برباد اور ویران ہو گئی ہیں۔ جی جلتا ہے' سر دکھتا ہے' زار و نزار ہوں۔

نوٹ: بعض نسخوں میں "سر ساڑاں" کی بجائے "تن ساڑاں" ہے۔

(4) رہیت پریں دی روز سَوائی وِسرے خویش قبیلے بھائی

سَٹ کرِ ویرَݨ بھینڑیں مائی   سانوَل تیڈیوں بھالاں

حل لغات: پریں دی: محبوب کی۔ سوائی: زیادہ، بڑھی ہوئی۔ ویرݨ: بھائی۔ بھالاں: راہ دیکھتی ہوں۔

ترجمہ: محبوب کی محبت روز افزوں ہے، خویش قبیلے بھائی سب بھول بھلا گئے ہیں۔ میں اپنے بھائیوں، بہنوں اور ماں کو چھوڑ کر اے محبوب ملیح صرف تیری طرف متوجہ ہوں۔

(5) یار نہ پاندھاں پئی کرلانواں   سُوہے سیج نوں بھاہ بھڑکانواں

رپٹ رپٹ رو رو بار اُٹھانواں   وین کراں روہ ڈالاں

حل لغات: پانواں: پاؤں، ملوں۔ پئی: پڑی۔ کرلانواں: فریاد کرتی ہوں، چیخوں چلاؤں۔ سُوہے: عروسی کا سرخ رنگا ہوا کپڑا۔ سوہی سیج: عروسی کی رنگین سیج۔ وین: نوحہ، بین۔ روہ ڈالاں: پہاڑ کو پھاڑتی اور شگاف کرتی ہوں۔ بھاہ: آگ۔ بھڑکانواں: بھڑکاؤں، آگ میں جھونکوں۔

ترجمہ: محبوب نظر نہیں آتا۔ اس کے فراق میں آہ و زاری کرتی ہوں، سیج اور پارچات عروسی کو جلا کر آگ بھڑکاتی ہوں، رو رو فریاد کر کے جنگل کو سر پر اٹھالوں، ایسے بین کروں جن سے پہاڑ بھی پھٹ جائیں۔

(6) لگڑی جُڑ کر چوٹ اندر وِچ   آیم ڈوڑے ظُلم قہر وچ

چھُڈ کر کلہڑی روہ ڈونگر وِچ   ہوت نہ لہم سنبھالاں

حل لغات: لگڑی: لگی۔ ہوت نہ لہم سنبھالاں: محبوب میری خبر نہیں رکھتا، خبر گیری نہیں کرتا۔ جُڑ کر: خوب اچھی طرح سے۔ اندر وِچ: سینے میں۔ ڈوڑے: اذیتیں۔ کلہڑی: اکیلی۔ روہ: پہاڑ۔ ڈونگر: دشوار گزار پہاڑی راستے۔

ترجمہ: محبوب نے مجھے اکیلا دشت و بیابان میں چھوڑ کر پھر خبر بھی نہ لی۔ میں اپنی محبت کی سخت چوٹ کے باعث دوگنے عذاب اور مصیبت میں مبتلا ہو گئی ہوں۔

(7) یار فریدؔ نہ لہندا ساراں   سہندی ساڑے سُول ہزاراں

رَت رو رو کر رات گزاراں   ڈُکھ ڈُکھدیں ڈینہہ ڈھالاں

حل لغات: ساراں: جمع سار کی خبر، ہمدردی، دیکھ بھال۔ سہندی: سہتی ہوں۔ ساڑے: جلاپے، صدمے، مصائب۔ ڈینہہ ڈھالاں: دن ڈھال دیتی ہوں، دن بسر کرتی ہوں۔ رَت: خون۔ ڈکھدیں: برداشت کرتے۔

ترجمہ: اے فرید چونکہ محبوب میری خبر نہیں رکھتا، میں اس کی محبت اور فراق میں ہزاروں صدمے سہہ رہی ہوں، میرا دن دکھوں میں ڈھلتا ہے اور خون کے آنسو بہا بہا کر رات گزارتی ہوں۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 112

(1) رَت رو سر پاہ رنگانوڈیاں برُے برہوں دے شگن سُہانوڈیاں

حل لغات: رَت: خون۔ سرپاہ: عروسی لباس' یا وہ خلعت جو آقا کی طرف سے غلام کو دی جاتی ہے۔ رنگانودیاں: رنگواتی ہوں۔ شگن: شگون۔ سہانودیاں: زیب دیتی ہوں۔

ترجمہ: میں محبوب کے فراق میں خون کے آنسوؤں سے عروسی لباس کو رنگ رہی ہوں۔ اس طرح اپنی محبت اور فراق کے شگون منا رہی ہوں۔

(2) سبھ سینگیاں سرتیاں بھاگ لدھا سر گوڈڑے کنتھ سہاگ لدھا
مَیں مُٹھڑی مُفت ڈُہاگ لدھا ڈُکھے ڈُکھڑے بار اُٹھانودیاں

حل لغات: سینگیاں: سہیلیوں نے۔ سرتیاں: ہم عمر۔ بھاگ: بخت۔ لدھا: پایا' حاصل کیا۔ گوڈڑے: گوڈے' گھٹنے۔ کنتھ: معشوق' محبوب' شوہر۔ سہاگ: خوش بختی۔ مُٹھڑی: بدبخت۔ ڈُہاگ: بیوگی' بدبختی' بے کسی (سہاگ کی ضد)۔ ڈُکھے: مشکل' ناقابل برداشت۔ ڈُکھڑے: دکھ' درد۔ اٹھانودیاں: اٹھاتی ہوں۔

ترجمہ: تمام سہیلیوں اور ہمجولیوں کی قسمت نے یاوری کی اور وہ اپنے محبوب کے گھٹنوں پر سر رکھے وصل کی خوشیاں منا رہی ہیں مگر ایک میں بدبخت ہوں کہ بیکسی کی مصیبت میں دکھوں کے ناقابل برداشت بوجھ اٹھا رہی ہوں۔

(3) کہیں چوڑا ہار سنگار ٹھپے کہیں سُرخی کجلہ دھار ٹھپے
کہیں نوریں دا ٹھمکار ٹھپے میں کجڑے سانگ رسانودیاں

حل لغات: ٹھپے: بجتی ہے۔ نورے: پازیب۔ کجڑے: غلیظ' میلے کچیلے۔ سانگ رساون: سوانگ بھرنا' روپ اختیار کرنا۔

ترجمہ: سہیلیوں کی خوشیوں کا یہ عالم ہے کہ کہیں کسی نے اپنے آپ کو سرخی اور کاجل کی دھار لگا کر آراستہ کیا ہوا ہے' کہیں چوڑے پہن کر سنگار کیا جا رہا ہے اور کہیں پازیبوں کی جھنکار کا لطف آ رہا ہے مگر ایک میں ہوں جو میلے سوانگ رچا رہی ہوں۔

(4) کہیں جوبن جوش بہار سوہے کہیں ٹول خوشی دے تار سوہے
کہیں بانہہ سراندی یار سوہے رہک میں روندی غم کھانودیاں

حل لغات: سوہے: زیب دیتا ہے' خوش معلوم ہوتا ہے۔ ٹول: اکٹھ۔ تار: سرسے اونچے۔ بانھ سراندی: بازو سرہانے کی جگہ۔ کھانودیاں: کھاتی ہوں۔

ترجمہ: کہیں تو جوانی کے جوبن کی بہار خوشنما ہے اور کہیں عیش و خوشی کی ٹولیاں مزے اڑا رہی ہیں اور کسی نے بازو کا تکیہ بنائے ہوئے محبوب کو سنوارا ہوا ہے۔ مگر ایک میں ہوں کہ رو رو کر غم کھا رہی ہوں۔

(5) ہکو جیڈیاں ٹبینسر بُول چھکّے ہجوں سیجھ نہالی تُول چھکے
میں موئی نوں کوجھا سُول چھکے مُونہہ پلڑو گھر گھر پانوّ ریاں

حل لغات: ہکو جیڈیاں: ہم عمر سہیلیاں۔ چھکے: اچھا لگے، سجائے، ٹھکائے۔ موئی: مردہ، مری ہوئی۔ ہجوں: ازخود۔ کوجھا: بدصورت۔ سول: درد و اندوہ۔ مونہہ پلڑو: نوحہ و ماتم۔ پانودیاں: ڈالتی ہوں، کرتی ہوں۔

ترجمہ: ہم عمر سہیلیوں کے ناک میں بولے اور بینسر زیب دے رہے ہیں اور عشاق عروس کی سیج، نہالی اور رضائی کے لطف اٹھا رہی ہیں مگر میں مردہ دل ایسی ہوں کہ دُکھ درد میں مبتلا ہوں اور مونہہ پر پلہ ڈال کر گھر گھر میں ماتم اور نوحہ کرتی پھرتی ہوں۔

(6) سوہنا یار فریدؔ نہ بھانودیاں سوہی سیجھ سُنجی اگ لانودیاں
تڑپھاندی رات رنبھانودیاں رو بوچھن پاند پوسانودیاں

حل لغات: بھانودیاں: بھاتی ہوں۔ بوچھن: دوپٹہ۔ پاند: سرا، کنارہ، پلو۔ سوہی: رنگین۔ اگ لانودیاں: آگ لگاتی ہوں۔ تڑپھاندی: تڑپتے ہوئے۔ رنبھانودیاں: گزارتی ہوں۔ پوسانودیاں: بھگو دیتی ہوں، گیلا کرتی ہوں۔

ترجمہ: اے فریدؔ جب میں اپنے حسین محبوب کو نہیں بھاتی اس لئے میں عروسی کی رنگین سیج کو آگ لگاتی ہوں اور تڑپ تڑپ کر رات گزار دیتی ہوں اور رو رو کر اپنے دوپٹہ کو آنسوؤں سے بھگو دیتی ہوں۔

(1) "غم کھانودی حال ونجانودیاں" (مثنوی معدن عشق)

☆ — ☆ — ☆

کافی 113

(1) رَت روندیں عُمر نبھیساں ایہو داغ قبر وچ نیساں

حل لغات: روندیں: روتے ہوئے۔ نبھیساں: نبھاؤں گی۔ نیساں: ساتھ لے جاؤں گی۔

ترجمہ: میں خون کے آنسو رو رو کر عمر گزاروں گی اور یہی داغ قبر میں ساتھ لے جاؤں گی۔

(2) لگا تیر جگر وچ کاری تھیا خون اکھیں توں جاری
مَیں مُٹھڑی ڈکھڑیں ماری ہے! کیندے سانگ جلیساں

حل لغات: سانگ: ساتھ، شامل ہو کر۔ جلیساں: گزاروں گی، بسر کروں گی۔

ترجمہ: جگر میں کاری تیر لگا ہے کہ آنکھوں (تک) سے خون جاری ہو گیا ہے۔ میں دکھوں کی ماری تباہ اور برباد ہو گئی۔ ہائے اب کس کے ساتھ زندگی بسر کروں گی۔

Scanned with CamScanner

(3) راتھ رہݨ نہ ڈیندیاں پیڑاں تھئے نیر ہنجوں تک سیڑھاں
ڈینہہ رات ڈکھاندیاں بھیڑاں ہُن موت دا مُلک وسیساں

حل لغات: راتھ: یہاں۔ پیڑاں: درد۔ نیر: آنسو۔ نیر ہنجوں: آنسوؤں کے دھارے۔ سیڑھاں: دھاریں' نک سیڑھاں' نک سیر' نک سے خون بہنا۔ بھیڑاں: بھیڑ' ہجوم' اجتماع۔ ہن: اب۔ وسیساں: آباد کروں گی۔

ترجمہ: درد (غم) یہاں رہنے نہیں دیتا' آنکھوں سے خونی آنسو اور ناک سے نکسیر جاری ہیں۔ دن رات دکھوں کا ہجوم رہتا ہے۔ اب موت کا ملک آباد کروں گی۔

(4) سڑ سوݨیں دی گئی مہندی تھئی کنڈڑے سیجھ پھُلیندی
تتی قسمت روودھے ڈیندی مَیں مُٹھڑی کیڈے ویساں

حل لغات: سوݨ: شگون' شادی کی خوش رسمیں۔ کنڈڑے: کانٹے۔ پھُلیندی: پھولوں کی۔ روودھے: تکلیف' مشکلات۔ کیڈے ویساں: کدھر جاؤں گی۔

ترجمہ: خوشی کے شگون کی مہندی بھی جل گئی اور پھولوں کی سیج کانٹے بن گئی' بدبخت قسمت سخت تکلیف دے رہی ہے' اب میں تباہ و ویران شدہ کہاں جاؤں گی۔

(5) کِھل کھیڈ دے وقت وہاݨے بُٹھ پھُلوں توُل وہاݨے
بھَن ہار حمیلاں گاہݨے بھَن چُوڑا اگ اڑیساں

حل لغات: کِھل کھیڈ: ہنستے کھیلتے۔ اگ اڑیساں: آگ میں ڈال دوں گی۔ وہاݨے: گزر گئے۔ دوسرا وہاݨے: تکئے' سرہانے۔

ترجمہ: ہنسنے اور کھیلنے کے وقت اب گزر گئے' پھولوں والے گاؤ تکئے اور دولائیاں بھاڑ میں جائیں اور زیور ہار اور حمائلیں توڑ پھوڑ کر چوڑا چور چور کر کے آگ میں جھونک دوں گی۔

(6) ہڈ جالے تتڑیں آہیں تن گالے ٹھڈڑیں ساہیں
مَیں ویساں یار دے راہیں ونج کیچ فرید مٹیساں

حل لغات: ہڈ: ہڈیاں۔ تتڑیں آہیں: آہ گرم۔ ساہیں: جمع سانس۔ مٹیساں: مانوں گی' بسر کروں گی۔

ترجمہ: گرم آہوں نے ہڈیوں تک کو جلا دیا ہے' ٹھنڈے سانسوں نے تن بدن کو مضمحل کر دیا ہے' میں یار کی راہ پر جاؤں گی اور اے فرید کیچ (معشوق کی وطن) میں جاکر زندگی بسر کروں گی۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 114

روندی   مُنجھ   صَباحیں

حل لغات: روندی: روتی ہوں۔ مُنجھ: شام۔ صباحیں: صبح۔

ترجمہ: میں صبح شام روتی رہتی ہوں۔

(1) پُنّل آوم آ گل لاوم پوم قبُول دعائیں

حل لغات: آوم: میرے پاس آوے۔ گل لاوم: مجھے گلے لگاوے۔

ترجمہ: میری دعائیں خدا قبول فرمائے اور محبوب پنل آ کر مجھے گلے سے لگا لے۔

(2) یار بروچل پھیر نہ آیا اُجڑیاں جھوکاں جاہیں

حل لغات: پھیر: واپس لوٹ کر۔ اُجڑیاں: برباد ہو گئیں' ویران ہو گئیں۔ جھوکاں: عارضی آبادیاں۔ جاہیں: ٹھکانے۔

ترجمہ: محبوب بلوچ واپس نہ آیا۔ آبادیاں اور قیام گاہیں اجڑ گئیں۔

(3) مارُو تھلڑے ڈُکھڑے پَینڈے سہنس ہزار بلائیں

حل لغات: مارو: قاتل۔ پینڈے: سفر' فاصلے۔ سہنس: سینکڑوں۔

ترجمہ: ظالم ریگستان کے سفر بہت دکھوں سے بھرے ہوئے ہیں اور راستے میں سینکڑوں اور ہزاروں بلائیں ہیں۔

(4) باجھ مُٹھل دے باجھ نہ کائی بُجھم نہ ہرگز واہیں

حل لغات: باجھ: دو دفعہ اس بند میں آیا ہے پہلے باجھ کے معنی بغیر' سوائے کے ہیں اور دوسرے باجھ کے معنی پشت پناہ' سہارا' آسرا کے ہیں۔ بُجھم نہ: مجھے سوجھتی کوئی نہیں' نظر نہیں آتی۔ واہیں: جمع واہ کی راستہ' تدبیر' طریقہ' جائے پناہ' آسرا۔

ترجمہ: میرے محبوب خوش ادا کے سوا میرا اور کوئی سہارا ہی نہیں ہے اور نہ کوئی دوسری تدبیریں سوجھتی ہیں۔ (کوئی دوسرا آسرا سوجھتا ہی نہیں۔)

(5) روز اَزل دی ایں جگ اُوں جگ مَیں باندی تُوں سائیں

حل لغات: جگ: جہان' عالم' دنیا۔ باندی: کنیز' لونڈی۔ سائیں: آقا' مالک۔

ترجمہ: روز ازل سے اس دنیا میں اور اس دنیا میں میں کنیز ہوں اور تو آقا ہے۔

(6) ساڑاں بیور زیور تریور بیناں' سَبِینسَر باہیں

حل لغات: ساڑاں: جلاؤں' پھونک ڈالوں۔ بیور تریور: دو اور تین کپڑے والے جوڑے۔ بنیا' سَبِینسَر: زیوروں کے نام ہیں۔ باہیں: ہاتھ کے چوڑے۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: محبوب کے سوا کپڑے، زیور، بینا، بینسر اور چوڑے کے دستے کس کام کے، ان کو جلا دوں گی۔

(7) کیچی پیچی دے ہتھ وِیچی جندڑی سترے پائیں

حل لغات: کیچی: کیچ کا رہنے والا محبوب پنل۔ پیچی: پیچ باز، چالاک، فریب دینے والا۔ ویچی: فروخت کر دی، بیچ ڈالی۔ سترین پائیں: بالکل سستی، بے وقعت، سات پائی کے عوض۔

ترجمہ: میں نے اپنا دل و جان کیچ کے چالاک پنل محبوب کے ہاتھ بالکل سستے داموں سات پائی کے عوض فروخت کر دیا ہے۔

(8) عمر وہانڑیں کانگ ڈیندیں تھکڑی تک تک راہیں

حل لغات: وہانڑیں: گزر گئی، بسر ہو گئی۔ کانگ اوڈیندیں: کوے اڑاتے، فالیں ڈالتے۔ تھکڑی: تھک گئی۔ تک تک راہیں: راہ تکتے تکتے، انتظار کرتے کرتے۔

ترجمہ: محبوب کے ملنے کے لئے کوے اڑاتے اڑاتے عمر گزر گئی ہے اس کی راہ تکتے تکتے میں تھک ہار گئی ہوں۔

(9) کر کر یاد سجن دے رلڑے نکلن لکھ لکھ آہیں

حل لغات: رلڑے: صحبتیں۔

ترجمہ: محبوب کی صحبتیں جب یاد آتی ہیں تو دل سے لاکھوں آہیں نکلتی ہیں۔

(10) ڈھولن کارن جاون لادیاں لگڑیاں دل نوں چاہیں

حل لغات: ڈھولن کارن: محبوب کے لئے۔ جاونڑ لادیاں: پیدا ہوتے ہی، پیدا ہونے کے وقت سے۔ لگڑیاں: لگی ہیں۔ چاہیں: جمع چاہ کی، محبت، خواہش۔

ترجمہ: میرے دل میں محبوب کے لئے پیدا ہونے کے وقت سے چاہ اور محبت ہے۔

(11) آنگن فریدؔ دے آ اَلبیلا کر کر ناز اَدائیں

حل لغات: انگن: صحن خانہ۔ البیلا: نازنین، شوخ۔

ترجمہ: اے محبوب نازنین (کبھی تو) ناز و ادا کرتا ہوا پھر فرید کے آنگن (گھر) میں قدم رنجہ فرما، اے البیلے محبوب اب تو ہی فرید کے آنگن میں ناز و ادا کے ساتھ جلوہ افروز ہو جاؤ۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 115

(1) روہی لگڑی ہے سانونڑیں تُرت وَلا ہوت مہاراں

حل لغات: سانونی لگڑی: ساون کی برساتیں ہو رہی ہیں۔ ترت: جلدی سے، شتابی۔ ولا: موڑ، واپس، پھیر۔ مہار: اونٹ کی

نکیل۔ ہوت: محبوب، اے ہوت بلوچ (پنوں)۔

ترجمہ: اے محبوب اب تو روہی (ریگستان) میں ساون کی برساتیں شروع ہو گئی ہیں۔ اب جلدی سے اونٹوں کی مہاریں اس طرف پھیر کر میرے پاس آجاؤ۔

(2) رِکھمنیاں کھمن رنگیلڑیاں رم جھم بارش باراں

حل لغات: رکھمڑیاں: بجلیاں۔ کھمن: چمکیں۔ رنگیلڑیاں: رنگیلی۔ کھمنیاں کھمن: بجلیاں کوند رہی ہیں۔ بارش باراں: باران رحمت الٰہی رم جھم رم جھم برس رہا ہے۔

ترجمہ: رنگ رنگ کی بجلیاں چمک رہی ہیں اور رم جھم رم جھم بادل برس رہے ہیں۔

(3) سارے سَگن سُہاگڑے یار مِلم، آیا ر ا ں

حل لغات: سَگن: سگون، علامات، آثار۔ سُہاگڑے: سہاگ کے، خوش بختی کے ہیں۔ یار مِلم: میرا محبوب ملے۔

ترجمہ: سارے شگون خوشی اور سہاگ کے ہیں، خدا کرے محبوب بھی ہم کو آ کر مل جائے۔ (محبوب یاروں کا یار بن کر آملے۔)

(4) بَدلے گوڑھے سانورے وچ برسات دیاں دھاراں

حل لغات: بدلے: بادل۔ گوڑھے: گہرے۔ سانورے: سانولے، سیاہی مائل۔ دھاراں: لہریں۔

ترجمہ: گہرے سیاہ اور سانولے رنگ کے بادلوں میں سے برسات کی دھاریں نکل رہی ہیں۔

(5) کر دھدکارے گاجڑاں گاوِن برہوں دیاں وَاراں

حل لغات: دھدکارے: بادلوں کی گرج کی آواز، کڑک۔ گاجڑاں: گاج کی تصغیر، گرج، رعد۔ گاوِن: گاتی ہیں۔ برہوں: عشق۔ وَاراں: جمع وار کی، راگنیاں (کافیاں، غزلیں)۔

ترجمہ: بادل زور زور سے گرج کر عشق و محبت کی راگنیاں الاپ رہے ہیں۔

(6) مارُو والیاں کھارڑے سُنجڑے تَھلڑے باراں

حل لغات: مارو: مار دینے والی، خونخوار۔ والیاں: جمع والی کی، ریت، ریگزار۔ کھارڑے: کھار بجی کا پودا، یہ ریگستان میں پیدا ہوتا ہے۔ سُنجڑے: ویران، غیر آباد۔ تھلڑے: تھل کے ٹیلے۔ باراں: بارش۔

ترجمہ: ریگستان اور کھار کے پودوں ویران اور سنسان تھلوں میں باران رحمت ہے، پہلے وہ خشک و خونخوار بنے ہوئے تھے۔

(7) کارن مُٹھڑی مَاروی گُل گلزار بَہاراں

حل لغات: مُٹھڑی: بے کس، دل باختہ، آفت رسیدہ۔ مَاروی: عمر کے عاشق کا نام ہے، مراد عاشق۔

ترجمہ: درد رسیدہ ماروی عاشق کی خاطر دشت و بیابان گل گلزار ہو گئے ہیں اور بہار آ گئی ہے۔

دوسری صورت:

کارنْ مِٹھڑے یار دے گُل گلزار بہاراں

حل لغات: کارن: کے لئے۔ مِٹھڑے: میٹھے، شیریں ادا۔

ترجمہ: شیریں ادا محبوب کی خاطر گل و گلزار اور بہار کے مناظر نظر آتے ہیں۔

(8) سختیاں سُول سڑاپڑے سہندڑی ساریاں ماراں

حل لغات: سول: کانٹے، درد۔ سڑاپڑے: سڑاپے، جلن، سوزش۔ سہندی: سہتی ہوں۔

ترجمہ: یہ تمام سختیاں، کانٹوں کی چبھنیں اور (گرم ریت) کی جلنیں وغیرہ سب اذیتیں برداشت کر رہی ہوں۔

(9) شالاِ بھٹڑیں ریتڑیں توں سنگ ڈاگاں چاراں

حل لغات: شالا: خدا کرے۔ بھٹڑیں: بھٹوں میں، ریت کے ٹیلوں میں۔ ریتڑیں: ریتوں میں، بنوں اور ٹیلوں کے درمیان جو نشیبی ریتیں بنی ہوئی ہوتی ہوں، ریگزاروں میں۔ سنگ: ساتھ مل کر۔ ڈاگاں: مویشیوں کے گلے۔ چاراں: چراؤں۔

ترجمہ: خدا کرے کہ ریگستان کے ان ٹیلوں اور نشیبی علاقوں میں تمہارے ساتھ شامل ہو کر میں بھی مویشیوں کے گلے چراؤں۔

(10) سجن مُنجیں دا کوئی نہیں دُشمن سہنس ہزاراں

حل لغات: سجن: خیر خواہ، دوست۔ مُنجیں: بیکس، مفلس، بدبخت۔

ترجمہ: مجھ بدبخت کا ایک بھی سجن اور خیر خواہ نہیں ہے مگر دشمن اور بدخواہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں ہیں۔ (ایسی حالت میں میں کہاں جاؤں۔)

(11) ڈوڑے ڈوہ ڈوراپڑے رگلڑے رکرن پچاراں

حل لغات: ڈوڑے: دوہرے، دوگنے، بڑھا کر۔ ڈوہ: الزام۔ ڈوراپڑے: طعنے، ملامت۔ رگلڑے: گلے، شکوے۔ پچاراں: شکائتیں، گلے، عیب جوئیاں۔

ترجمہ: ہمدردی تو بجائے خود رہی، لوگ الٹا دوگنے الزام اور طعنے دیتے اور گلے اور شکائتیں کرتے ہیں۔

(12) اُٹھی اُٹھی نِندرُوں روندڑی سَے سُفنے گارہاں

حل لغات: نندروں: نیند سے۔ روندڑی: روتی ہوئی۔ سفنے: سپنے، خواب۔ گارہاں: بیان کرتی ہوں، بتلاتی ہوں۔

ترجمہ: میں نیند سے روتی ہوئی جاگتی ہوں اور سو سو قسم کے خواب دیکھ کر تعبیر لینے کے لئے (سہیلیوں کو) بیان کرتی ہوں۔

(13) رُنْ رُنْ ہَس ہَس سینگیاں اُلٹا مرکرن ویاراں

حل لغات: ہَس ہَس: ہنس ہنس کر۔ الٹا: برعکس۔ ویار: شکایت، بدگوئی۔

ترجمہ: میری سہیلیاں میری حالت سن سن کر مذاق اڑا کر طعنے دیتی ہیں اور ہمدردی کی بجائے نفرت (طعنہ زنی) کرتی ہیں۔

(14) ٹبڑڑے ڈھر سلابڑے ٹوبھے تار متاراں

حل لغات: ٹبڑڑے: ٹیلے' ریت کے ٹبے۔ ڈھر: ریگستان کے کف دست میدان۔ سلابڑے: نشیبی مقامات' پانی سے بھرے ہوئے' سیلاب آیا ہوا ہے۔ ٹوبھے: نشیب' تالاب۔ تار متاراں: پوری طرح لبریز۔

ترجمہ: بارانِ رحمت الٰہی سے تمام ریگستان کے ٹیلے اور میدان سیلاب زدہ ہو گئے ہیں اور تالاب لبریز ہو گئے ہیں۔

(15) چھیڑن چھیڑو ۔ چھانگڑاں نازو کرن تواراں

حل لغات: چھانگڑاں: مویشیوں کے گلے' ریوڑ۔ نازو: نازنین' نازو انداز کے ساتھ۔ تواراں: لمبی لے کا گیت۔

ترجمہ: چرواہے مویشیوں اور بکریوں کے گلے چراتے پھرتے ہیں اور بڑے ناز کے ساتھ لمبی لے کے گانے گا رہے ہیں۔

(16) مُکلواده سواد ڈو ۔ رو رو واٹ نہاراں

حل لغات: مُکلواد سواد: (سندھی لغت) مقام قیام محبوب' شمال مغربی کونا (جہاں سے آئی ہوئی گھٹا یقینی بارش برساتی ہے۔) سواد: طرف' کنارے۔ ڈو: کی طرف۔ واٹ نہاراں: راہ تکتی ہوں۔

ترجمہ: میں مُکلواد سواد کی طرف منہ کر کے رو رہی ہوں اور محبوب کی راہ تک رہی ہوں۔ (شمال مغربی افق کی طرف رو رو کر راستہ دیکھ رہی ہوں کیونکہ اسی طرف سے گھٹائیں اٹھتی اور بارش برساتی ہیں۔ اس کے بعد محبوب ریگستانوں میں آ جاتا ہے۔)

(17) ڈِسدا یار پرو بھرا بیٹھی کانگ اُڈاراں

حل لغات: ڈِسدا: دکھائی دیتا ہے۔ پرو بھرا: پرے' دور گیا ہوا۔ کانگ اُڈاراں: کووں کو قاصد بنا کر اڑا رہی ہوں۔

ترجمہ: میرا محبوب کہیں دور گیا ہوا ہے' میں اس کے انتظار میں کوے اڑا رہی ہوں۔

(18) کُکڑے مکڑے ڈھانڈلے رُکن رِمن مینہہ بھُنگاراں

حل لغات: کُکڑے مکڑے: بھورے' مٹیالے۔ ڈھانڈلے: تیز ہوا اور بادل' بارش کی۔ بھُنگار: دونوں ایک ہی معنی دیتے ہیں' باریک پھوہار۔

ترجمہ: ککڑے مکڑے رنگ کے بادل اور تیز ہوائیں اور مینہ کی پھوار اور بوندا باندی ہو رہی ہے۔

(19) طرفاں مرخاں پھوگڑے لانڑ' لایاں' کھاراں

حل لغات: طرفاں مرخاں: ریگستان کے پودے۔ پھوگڑے: ریگستان کے ایک درخت کا نام ہے۔ لانڑ' لائی اور کھار: یہ سب ریگستانی بوٹیاں ہیں۔

ترجمہ: بارش کے باعث ریگستان کے تمام پودوں اور درختوں کا جوبن نکھر آیا ہے۔

(20) پُورب ہیلاں بھانوڑیاں ٹھڈریاں مینگھ ملہاراں

حل لغات: پُورب ہیلاں: مشرقی ہوا کے نرم نرم جھونکے۔ ٹھڈریاں: ٹھنڈی۔ مینگھ ملہاراں: بادل کی ٹھنڈی ملہار۔

ترجمہ: پورب کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے نرم جھونکے اور بادلوں کی ٹھنڈی ملہار دلکش ہیں۔

(21) کوئل، اغن، پپیہڑے دَردوں کڈھن پکاراں

حل لغات: کوئل، اغن، پپیہے: مشہور پرندے ہیں، پپیہڑے پپیہے کی تصغیر ہے۔ دردوں: جذبہ دل سے مجبور ہو کر۔ کڈھن: نکالیں۔ پکاراں: پکاریں، بولیاں۔

ترجمہ: درد فراق محبوب سے کوئل اغن اور پپیہے درد انگیز لے میں فریاد کر رہے ہیں۔

(22) سوہنا عربی ﷺ سانورا آ لہو ساراں

حل لغات: سانورا: محبوب۔ ساراں لہو: خبر لو، خبر گیری کرو۔

ترجمہ: اے حسین عربی سانولے محبوب ایسے حسین سے میں آؤ اور ہماری خبر لو۔

(23) تیڈے باجھ فرید نوں ڈکھڑے تارو تاراں

حل لغات: تیڈے: تمہارے۔ باجھ: بغیر، سوا۔ تارو تاراں: لبریز سر سے اونچا پانی۔

ترجمہ: اے محبوب عربی! تمہارے بغیر فرید غم و آلام کی اتھاہ گہرائیوں میں غرق ہے۔ یعنی دکھ درد کا دریا چڑھا ہوا ہے۔

☆——☆——☆

کافی 116

(1) ساری عمر گزاریم گڈ سائیں ہُن ہوت پنل گیوم لڈ سائیں

حل لغات: گڈ: مل کر، اکٹھے رہ کر۔ سائیں: آقا، مالک۔ گیوم لڈ: لڈ گیوم، کوچ کر گیا، نقل مکانی کر کے چلا گیا۔

ترجمہ: تمام عمر تو میں نے محبوب کے ساتھ گزاری ہے اور اب محبوب پنل کوچ کر کے (اپنا سامان لاد کر یہاں سے) چلا گیا ہے، میرے آقا!

(2) نا کَل یار سجن دی نال وِرہ گئی جُوہ جَتن دی
نا تڑ تاڈے مُڈ سائیں

حل لغات: کَل: خبر، سدھ۔ سرکنڈوں اور تیلیوں کی جھونپڑی۔ جُوہ: گوشہ، پلّو، سبیل۔ جَتن: کوشش۔ تڑ: دریا کو پیدل عبور کرنے کا گھاٹ۔ تاڈا: ٹھکانا، مسافروں کے آرام پانے کا مقام۔ مُڈ: ڈیرہ، بستی، عارضی آبادی، اکٹھ۔

ترجمہ: محبوب کی کوئی خبر نہیں اور نہ ہی کوئی اس کے ملنے کی صورت نظر آتی ہے، نہ کوئی گھاٹ ہے جس سے دریا کے پار جایا جاسکے۔ نہ کوئی آبادی، مسافروں کی آرام گاہ اور ڈیرہ ہے جہاں اس کی تلاش میں پھروں، میرے آقا!

دوسرا ترجمہ یوں بھی ہے: ویرانی اور بربادی کا یہ عالم ہے کہ نہ تو محبوب کی تیلیوں کی جھونپڑی ہے اور نہ شتربانوں کی جوہ باقی ہے۔

(3) تھل مارُو دیاں پٹّیاں ڈونگر اَوکھیاں گھٹیاں

اَپڑم توڑ نہ سَدّ سائیں

حل لغات: تھلَ مارُو: قاتل تھل۔ پٹیاں: جمع پٹی، لمبے راستے۔ ڈونگر: دشوار گزار پہاڑی راستے۔ اوکھیاں گھٹیاں: مشکل اور دشوار گزار گھاٹیاں۔ اپڑم: پکڑتا ہے، پہنچتا ہے۔ توڑ: آخر تک۔ سَدّ: آواز، پکار، بلانے کی آواز۔

ترجمہ: مردم خور تھل کے لمبے، پتھریلے اور پریشان کن راستے ہیں جس میں پہاڑ اور دشوار گزار تنگ گھاٹیاں آتی ہیں۔ میری تو آواز بھی وہاں تک نہیں پہنچتی۔

(4) سخت اَوبڑے پینڈے رَڑدے[1] رِچھ تے گینڈے

اُٹھ گئی آس تے تَنڈ سائیں

حل لغات: اوبڑے: چکر دار اور مشکل۔ پینڈے: سفر، فاصلے۔ رڑدے: چیختے ہیں۔ لڑدے: لڑتے ہیں۔ اُٹھ گئی: ختم ہو گئی۔ آس: امید۔ تَنڈ: تکیہ، زور، آسرا۔

(1) نوٹ: ایک نسخہ میں "لڑدے" ہے۔

ترجمہ: منزل عشق کے سفر سخت مشکل اور چکر دار فاصلے ہیں، اس راستہ میں ریچھ اور گینڈے زور زور سے چیختے ہیں (یا لڑتے ہیں) میرے آقا! اب یار تک پہنچنے کی امید بھی ختم ہو گئی ہے۔

(5) باندر راخس گھاٹے کھُڑ ربّن کھوب گیاٹے

قدم قدم تے کھڈ سائیں

حل لغات: گیاٹے: گھنے، دلدل، کیچڑ۔ راخس: بلائے آدم خور: کھڑبن: ناہموار زمین۔ کھوب: دلدلیں۔ کھڈ: گڑھے۔

ترجمہ: بندر، آدم خور (ایذا رسا بلائیں) بکثرت ہیں، میرے آقا۔ راستہ دشوار گزار ہے، قدم قدم پر گڑھے، دلدل، ناہموار زمین اور غاریں ہیں۔

(6) دَرد فریدؔ ستاوے اگ لاوے بھُن کھاوے

پَٹ پَٹ ماس تے ہَڈ سائیں

حل لغات: ستاوے: ستائے۔ اگ لاوے: آگ لگائے۔ پَٹ پَٹ: نوچ نوچ کر۔ ہَڈ: ہڈیاں۔ بھُن کھاوے: بھون کر کھا جاتا ہے۔ ماس: چمڑا۔

ترجمہ: اے فرید درد عشق ستاتا ہے، میرے آقا۔ آگ لگا کر گوشت اور ہڈیوں تک کو بھون کر نوچ نوچ کر کھا جاتا ہے۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 117

(1) ساڑون مینگھ ملہاراں ترس پووی پُنلَ آ موڑ مُہاراں

حل لغات: ترس پووی: تجھے ترس یا رحم آوے۔ مینگھ: برسنے والا بادل' برسات' ایک راگ کا نام بھی ہے۔ ملہار یا ملار: اَبر آلود فضائیں' ایک راگ کا نام ہے جو برسات میں گایا جاتا ہے۔ مینگھ ملہاراں: بارش برسانے والے چھائے ہوئے ہیں۔ مہاراں: باگیں۔ پُنل آ: اے پنل محبوب۔

ترجمہ: اے پنل محبوب ساون کے دن ہیں گھنگور گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ نہایت دلفریب سماں ہے۔ اب تو رحم کر اور مہاریں موڑ کر ادھر کو آ۔

(2) ہنجڑوں ہاراں وَاٹِ نہاراں بیٹھی کانگ اُڈاراں

حل لغات: ہنجڑوں: آنسو۔ ہاراں: بہاتی ہوں' ضائع کروں۔ وَاٹِ نہاراں: راہ تک رہی ہوں۔ کانگ: کوے۔ اڈاراں: اڑاؤں۔

ترجمہ: فراق دوست میں راہ تک رہی ہوں اور لگاتار آنسو بہا رہی ہوں اور کوے اڑا رہی ہوں۔

(3) سجڑیاں راتیں پاواں فالاں ڈیہاں ڈھالے ماراں

حل لغات: سجڑیاں راتیں: ابتدائے شب سے' سرشام۔ (سندھی میں) ساری رات' رات بھر۔ ڈھالے ماراں: پانسے پھینک کر ان سے تفاول لیتی ہوں۔ پاواں فالاں: فالیں ڈالوں۔ ڈیہاں: دن کو۔

ترجمہ: ساری ساری راتیں محبوب کے انتظار میں فالیں نکالتی رہتی ہوں اور دن بھر پانسے پھینک پھینک کر شگون لیتی ہوں کہ تم سے ملاقات ہو گی یا نہ ہو گی؟

(4) توں بن کیچ شہر دا والی اوکھی عمر گزاراں

حل لغات: اوکھی: مشکل۔ والی: حاکم۔ گزاراں: بسر کروں' گزاروں۔

ترجمہ: اے کیچ کے حاکم تمہارے بغیر میری زندگی بڑی مشکل سے گزر رہی ہے۔

(5) روز اَزل دیاں لَدھیم لانواں ہُن کیوں کر دیں عاراں

حل لغات: لاواں لدھیم: تمہارے ساتھ میں نے رسوم عروسی ادا کی تھیں۔ ہُن: اب۔ کردیں: تم کرتے ہو۔ عاراں: نفرت' پرہیز۔

ترجمہ: اے محبوب میں نے تو تیرے ساتھ روز ازل سے رشتہ جوڑ کر رسوم عروسی تک ادا کر چکی ہوں۔ اب تم مجھ سے پرہیز کیوں کرتے ہو؟

(6) سُنجڑیں ٹبڑیں دلڑی موہی وِسرے شہر بزاراں

Scanned with CamScanner

حل لغات: سنجڑیں: ویرانے۔ موہی: موہ لی ہے۔ ٹبڑیں: ٹبہ، ٹیلہ۔ وسرے: بھول گئے۔

ترجمہ: غیر آباد اور ویران ریت کے ٹیلوں نے میرا دل موہ لیا ہے، شہر اور بازار کی رونقیں بھول گئے ہیں۔

(7) مُلک ہلیر کو سائیم مولیٰ تھیاں چو گوٹھ بہاراں

حل لغات: ہلیر: کراچی کی نزدیک ایک قصبہ، جہاں کا میٹھا پانی اور سبزہ زار مشہور ہیں، تفریحی مقام۔

ترجمہ: خدا تعالیٰ نے مُلک ہلیر کو بارشوں سے آباد کر دیا ہے اور اب چاروں طرف بہاریں ہی بہاریں ہیں۔

(8) تھل چترانگ ڈِسیجن ندیاں رم جھم لاسوں تاراں

حل لغات: چترانگ: چٹیل میدان، وسیع ریتلے میدان۔ ڈسیجن: دکھائی دیں۔

ترجمہ: تھل اور میدانوں میں بارش کی وجہ سے ندیاں اور نالے دکھائی دے رہے ہیں۔ رم جھم کے تسلسل سے تاریں سی بندھ گئی ہیں۔

(9) نیلیاں پیلیاں رَتیاں پینگھاں مچھلی سہنس ہزاراں

حل لغات: نیلیاں، پیلیاں، رَتیاں: رنگ نیلگوں، زرد اور سرخ کو ظاہر کرتے ہیں۔ پینگھاں: قوس و قزح۔ مچھلی: مچھلی کی شکل کے لکہ ہائے ابر، قوس و قزح کے گول دائرے۔

ترجمہ: نیلگوں، زرد اور سرخ رنگ کی قوس قزح کی عجیب بہار ہے اور اس میں سینکڑوں ہزاروں مچھلی کی شکل کے لکہ ہائے ابر نظر آ رہے ہیں۔

(10) سُرخ کرینہہ تے چٹڑیاں بوئیاں[1] ساویاں لانڑیاں کھاراں

حل لغات: کرینہ: کریر کا درخت۔ چٹڑیاں: سفید۔ بُوئیاں: پودے۔ ساویاں: سبز۔ لانیاں: بجی کے پودے۔ کھاراں: کھار کے پودے۔

ترجمہ: کریر کے لال پھول پھل اور بُوئی کے سفید سفید پھول لانٹے اور کھاروں کے سبز سبز پودے بہار میں جان ڈال رہے ہیں۔ (تمام پھولوں کا رنگ نکھر آیا ہے۔)

(1) بعض نسخوں میں "بوٹیاں" ہے۔

(11) جو پھڑ جو پھڑ گھمکن مٹیاں سُہندیاں گھنڈ تواراں

حل لغات: جو پھڑ جو پھڑ: جوہ پڑ، جھونپڑی۔ گھمکن: چھاچھ بلونے سے جو آواز نکلتی ہے۔ مٹوں کا گھمکنا: چھاچھ بلونے کے برتن کی آواز۔ تواراں: چرواہوں کی لمبی لے کے گیت۔

ترجمہ: ہر ایک جھونپڑی میں چھاچھ بلونے کی دلکش آوازیں آ رہی ہیں اور مویشیوں کے گلے کے گھنٹیوں کی نرم نرم صدائیں کیا بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ چرواہوں کے "لمبی تان کے گیت" اس آواز کے ساتھ مل کر کتنے دلفریب اور سہانے لگ رہے ہیں۔

Scanned with CamScanner

(12) گائیں بکریاں بھیڈاں چانگے چرُ دے جوڑ قطاراں

حل لغات: بھیڈاں: بھیڑیں۔ چانگے: بزغالوں کے ریوڑ، بچوں کے ریوڑ (مویشی)۔ چرُ دے: چرتے ہیں۔ جوڑ: جوڑ کر، بنا کر۔

ترجمہ: قطاریں بنا کر گائیں، بکریاں، بھیڑیں اور بچے چرتے پھرتے کتنے خوبصورت نظر آتے ہیں۔ (برسات کی وجہ سے ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہے۔)

(13) یار فریدؔ ملم دِل بھاندا مَیلے ویس اتاراں

حل لغات: ملم: مجھے ملے۔ دِل بھاندا: دل پسند، دل کو بھانے والا۔ مَیلے ویس: میلے کپڑے۔ ویس: بھیس، لباس۔ اتاراں: میں اتاروں۔

ترجمہ: اے فرید اگر اس بہار کے موسم میں مجھے محبوب دل پسند مل جائے تو میں بھی خوشی مناؤں اور میلا لباس اتار دوں۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 118

(1) سجّن توں بن نہ تھیساں مَیں گھڑی کیا پَل نہ جیساں میں

حل لغات: توں بن: تیرے بغیر۔ نہ تھیساں: نہ ہوں گی۔ نہ جیساں: نہ جیوں گی۔

ترجمہ: اے محبوب! تیرے بغیر میں کچھ بھی نہیں رہوں گی۔ ایک گھڑی کیا میں تو پل بھر بھی زندہ نہ رہوں گی۔

(2) گیا سُولاں اندر سِر گل سبھو مشکل رِتھیوسے حل
سَسّی سوہنٹی اَتے مُومَل اونہاں وِچ پَئی گنیساں میں

حل لغات: سُولاں اندر: درد و مصائب میں۔ سبھو: سب کی سب۔ رِتھیوسے: ہماری ہو گئی۔ اَتے: اور۔ انہاں: ان ہی۔ گنیساں: شمار ہوں گی۔

ترجمہ: دردوں کے اندر سر گل گیا ہے اور ساری مشکل حل ہو گئی ہے۔ اب میرا شمار سسی سوہنی مومل (عشاق) کے زمرہ میں ہو گا۔

(3) رنتوںنت ٹیک رِڈکھلاوے کرے وعدے تے نہ آوے
جے آئے آئے نہ تاں کھٹ کھاوے نہ وَل سَتی مَنیساں میں

حل لغات: رنتوںنت: ہمیشہ، روزبروز۔ ٹیک: فخر، غرور، تکبر۔ کھٹ کھاوے: محاورہ ہے، بے تعلقی کے اظہار کے موقعہ پر

استعمال کیا جاتا ہے یعنی اپنے کام میں مصروف رہے۔ سَستی مَنیساں: آسانی سے رضامند ہوں گی۔

ترجمہ: محبوب ہمیشہ اپنے حسن پر اظہار غرور کرتا ہے' آنے کا وعدہ کر کے بھی نہیں آتا' اس دفعہ میں نے بھی تہیہ کرلیا ہے کہ اگر وہ حسب وعدہ آگیا تو بہتر' نہیں آتا تو نہ آئے۔ اپنا کام کرے میں پھر جلدی اور آسانی سے نہیں مانوں گی۔

(4) نہ سڈ دیندے نہ آندا ہے ڑیہنو ڈینہہ رُوح ماندا ہے

تَتا جیون نہ بھاندا ہے ہلا ہل جھول پیساں مَیں

حل لغات: سڈ دیندے: بلواتا ہے۔ ڑیہنو ڈینہہ: روز بروز۔ تَتا: بدبخت۔ ماندا: تھکا ہوا' بیمار۔ ہلاہل: زہر۔ جھول پیساں: گھول کر پی لوں گی۔

ترجمہ: محبوب نہ تو خود آتا ہے نہ مجھے اپنے پاس بلواتا ہے۔ روزبروز روح نڈھال ہوتا جا رہا ہے۔ بدبخت زندگی بھی اب نہیں بھاتی۔ زہرہلاہل گھول کر پی لوں۔

(5) کئی ڈکھڑیں توں بچ بچ گیاں کئی وَر نال رَچ رُچ گیاں

کئی رِیک سانگ مچ مُچ گیاں کراں کیں نال ریساں مَیں

حل لغات: ڈکھڑیں: دکھوں۔ بچ بچ: بچ گئیں' بچ' بچ کا تابع مہمل ہے' اسی طرح دوسرے مصرع میں رچ اور تیسرے مصرع میں مچ تابع مہمل ہیں۔ بچ بچ گئیاں: بچ گئیں۔ رَچ رُچ گیاں: گھل مل گئیں۔ مچ مُچ گیاں: بھڑک اٹھیں' تیز ہو گئیں۔ سانگ: کے تعلق سے۔ ور: محبوب' خاوند' شوہر۔ ریک: آرزو' چاہت۔ ریساں: جمع ریس کی' رشک' نقالی۔

ترجمہ: کئی دکھوں سے بچ گئیں۔ کئی خاوند کے ساتھ گھل مل گئیں۔ کئی محبت کے طفیل بھڑک اٹھیں (شہرۂ آفاق ہو گئیں) میں ان میں سے کس کس پر رشک کروں۔

(6) فریدؔ آیا نہ ماہی وَل ڈِتی سُولاں نہ ساہی وَل

پیا ڈُکھ ڈور پھاہی وَل راجھو اَج کل ہَریساں میں

حل لغات: وَل: واپس۔ ڈِتی: دی۔ سُولاں: دکھوں نے۔ ساہی: آرام' وقفہ' فرصت۔ پھاہی: پھندا پھانسی کی رسی۔ وَل: پھر۔ اجھو: جلدی' عنقریب۔ ہَریساں: ہار جاؤں گی' ناکام ہو جاؤں گی۔

ترجمہ: اے فرید! میرا محبوب تو اب تک واپس نہ آیا' دکھوں نے کوئی وقفہ' آرام بھی نہ دیا۔ بلکہ دکھوں کی ڈوری کا پھندا پڑ گیا ہے۔ ان مصائب کا نتیجہ دیکھ لینا۔ عنقریب یعنی آج کل میں مایوس ہو کر ہار جاؤں گی۔ (زندگی کا خاتمہ کرلوں گی۔)

☆ — ☆ — ☆

Scanned with CamScanner

کافی 119

نوٹ: اس کافی میں خواجہ صاحب نے اپنے مسلک وحدت وجودی کی تشریح فرمائی ہے۔

(1) سکھ ریت رَوش منصُوری نوُں ہُن ٹھَپ رکھ کنز قدُوری نوُں

حل لغات: رَوش منصُوری: حسین منصور حلاج جس نے انا الحق کہہ کر سولی پر جان دی تھی۔ کنز اور قدوری: علم فقہ کی معتبر اور مستند کتابیں۔ ٹھَپ رکھ: بند کر کے رکھ دے۔

ترجمہ: اے سالک طریق و فلسفہ منصوری سیکھ لے اور (فقہی مسائل کی کتابوں) کنز قدوری کو تہہ کر کے رکھ دے۔

(2) جو کوئی عشق مدرسے آیا رفقہ اصُول دا فکر اُٹھایا
بے شک عارف ہو کر پایا رمز حقیقت پُوری نوُں

حل لغات: فکر اٹھایا: سوچ بچار چھوڑ دی۔ پایا: حاصل کیا۔ پُوری: مکمل۔

ترجمہ: جو شخص بھی مکتب عشق میں آیا' اس نے فقہ اور اصول کا دھندا ترک کر دیا۔ حقیقت کے رمز و کنایات کو فی الواقع اس نے عارف بن کر حاصل کیا۔

(3) جو کوئی چاہے علم حقائق راز لدُنّی کشف دقائق
رتھیوے اپنے آپ دا شائق سٹ نزدیکی دوُری نوُں

حل لغات: حقائق: جمع حقیقت کی۔ رتھیوے: ہو جائے۔ سٹ: چھوڑ کر۔

ترجمہ: جو شخص علم حقائق حاصل کرنا چاہتا ہو یا اسے راز لدنی اور کشف دقائق کی طلب ہو تو پہلے وہ اپنی پہچان کرے۔ **من عرف نفسہ فقد عرف ربہ** کی طرف اشارہ ہے اور نزدیک و دور کے سوال کو دور پھینک دے۔

(4) ہمہ اوست دے بھید نیارے جاݨن وحدت دے ونجارے
ہر ہر شے وچہ کرن نظارے اصل تجلی طوری نوں

حل لغات: ونجارے: بنجارے' سوداگر' سامان زیب و زینت کو پھر کر گلی کوچوں میں بیچنے والے' عام طور پر بیوپاری' خرید و فروخت کرنے والے۔ نیارے: انوکھے' عجیب۔ اصل نوں: حقیقت کو۔ وحدت دے ونجارے: وحدت کے اسرار و رموز کو سمجھنے والے۔

ترجمہ: ہمہ اوست کے اسرار و رموز عجیب و غریب ہیں' ان کو تو صرف وہی لوگ سمجھتے ہیں جو وحدت وجودی کا صحیح مفہوم جانتے ہیں۔ جو ہر ایک چیز میں اصل کوہ طور کی تجلی دیکھا کرتے ہیں۔

(5) بید انوکھے پنتھ اویڑے ویڑھے وسدے رکھن بکھیڑے
ہور نہ کوئی آپ نبیڑے اپنی راکی پُوری نوُں

حل لغات: بید: مذہبی کتابیں۔ پنتھ: مذہبی طریقے۔ نبیڑے: طے کرے' فیصلہ کرے۔ بکھیڑے: عداوت۔ اکی پوری: نوآموز قمار بازوں کا ایک کھیل ہے' ایک شخص کچھ کوڑیاں یا دانے یا پیسے اپنی مٹھی میں بند کرکے دوسرے مقابل حریف سے پوچھتا ہے کہ میری مٹھی میں اکی ہے یا پور یعنی طاق دانے ہیں یا جفت' اگر اس نے صحیح بتلایا تو وہ جیت گیا ہے اور اگر صحیح نہ بتلا سکا تو ہار جاتا ہے۔ عام طور پر اصطلاح تصوف میں وحدت کثرت کی طرف اشارہ ہے۔ حل و عقد' امور متنازعہ فیہ۔

ترجمہ: توحید وجودی کے مسلک کی مقدس کتابیں بھی عجیب و غریب ہیں۔ ان کے اصول و قواعد بھی انوکھے ہیں۔ ان عشاق کے ساتھ تو ہمسائے بھی چھیڑ چھاڑ رکھتے ہیں جو کسی اور کے محتاج نہیں ہوتے اور خود ہی اپنی اکی پوری (قمار بازی کی اصطلاحات) کو نبیڑے ہیں یعنی ایک طرف مختلف قیود مذہب و شریعت ہیں' دوسری طرف ساتھ رہنے والے ہر وقت جھگڑے فساد کرتے رہتے ہیں' دنیا میں محض جدوجہد کے سوا کوئی دوسرا کسی کا ہاتھ نہیں بٹاتا۔ ہر کسی کو اپنے قضیئے خود طے کرنے پڑتے ہیں۔ دوسروں کو کیا پڑی ہے کہ مفت کی سردردی مول لیں۔

(6) لطف اَزل دا ویہلا آیا فخرِ جہاں " گُرگیان سنّایا
طبع رسلیم فریَد دی پایا فہم لغُات طیوُری نوں

حل لغات: ویہلا: وقت' زمانہ۔ گُرگیان: علم لدنی۔ گیان: علم۔ گر: گرو' مرشد۔ لغات طیوری: پرندوں کی زبان۔

ترجمہ: سرمدی اور ازلی کیف و سرور کا وقت آگیا ہے حضرت فخر جہاںؒ نے اصول عرفان اچھی طرح واضح کر دیئے ہیں اور فرید کی طبع سلیم نے تمام عرفانی گر اچھی طرح سمجھ لئے ہیں اور لغات طیوری کے فہم کا مرتبہ حاصل کر لیا ہے۔ یعنی فرید نے ان حقائق و معارف کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے جنہیں لوگ پرندوں کی بولی کی طرح بے معنی اور بے مقصد جانتے ہیں۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 120

(1) سُتڑیں ہوت رِسدھانڑے ناہیں رِہک رِتل ترس جتَن میں

حل لغات: سُتڑیں: سُونے کی حالت میں' سوتا ہوا' غافل چھوڑ کر۔ رِسدھانڑے: روانہ ہو گئے۔ ناہیں: نہیں ہے۔ ہِک تل: ایک تل کے برابر بھی' ذرا بھر بھی۔ جتن: کوشش شتربانوں میں۔

ترجمہ: ہوت بلوچ (مجھے) سوتا ہوا (چھوڑ کر) روانہ ہو پڑے۔ انہیں میری حالت زار پر ذرہ بھر بھی ترس نہ آیا۔ (ان شتربانوں میں ایک تل کے برابر بھی ترس اور رحم نہیں ہے۔)

(2) گئے کرہوں' قطاری بر ڈو تھی پاندھی کیچ شہر ڈو
کر زورا زور دھنگانڑے خوش ووٹھڑے دیس وطن میں

حل لغات: کرہوں: اونٹ۔ بر: ویرانوں۔ ڈو: کی طرف۔ پاندھی: مسافر' راہ گیر۔ دھنگانڑے: زبردستی سے۔ ووٹھڑے:

وڈ ٹھے' آباد ہوئے' جا بسے۔

ترجمہ: میرے محبوب کو زبردستی اونٹ پر جکڑ کر ویرانوں سے گزر کر اپنے وطن کیچ کی طرف چلے گئے اور اپنے وطن میں جاکر مسرت کی دنیا بسائی۔

(3) تَتی کلہڑی تے ڑندرائی بیواہی مُونجھ مونجھائی
مونہہ بسرا نین کمانے ہوش نہ سر میں سُرت نہ تَن میں

حل لغات: تَتی: سوختہ بختہ۔ کلہڑی: تن تنہا۔ ڑندرائی: خواب آلودہ۔ بے واہی: بے آس' بے بس۔ مُونجھ مونجھائی: لاچار' حزن و ملال میں ڈوبی ہوئی۔ مونجھ: اداسیوں کی۔ مونہہ بسرا: خاک آلودہ مونہہ' میں۔ نین کمانے: مرجھائی ہوئی آنکھیں' کہلائے۔ سرت: طاقت' قوت۔

ترجمہ: محبوب کے چلے جانے کے بعد میں سوختہ جان اکیلی اور خواب آلودہ بے یار و مددگار' پریشان و حیران رہ گئی' فراق محبوب میں منہ پژمردہ اور گریہ کی وجہ سے آنکھیں مرجھائی ہوئیں' بے ہوش و بے تاب تڑپتی رہ گئی۔ (نہ سر میں ہوش تھا اور نہ تن بدن میں طاقت تھی۔)

(4) بُٹھ بے دَرداں دی یاری میں مُٹھڑی لا کر ہاری
رَتت جھُر دی جھور جھُرانے رہندی درد اندوہ محن میں

حل لغات: بٹھ: بھاڑ میں جائے۔ مُٹھڑی: بدبخت۔ جھردی: غم و افکار کی حالت میں زار و نزار ہوں' خیالات و تفکرات میں گھلتی۔

ترجمہ: بھاڑ میں جائے بیدرد اور بے رحم لوگوں کی دوستی' میں بدنصیب ایسی محبت لگا کر ہار چکی ہوں' اس عشق میں ہمیشہ زار و نزار اور مضمحل رہتی ہوں اور ہر وقت درد و رنج میں مبتلا ہوں۔

(5) آ' آپے یاری لائیں ٹول رویندیں نہ مُکلائیں
سَبھ رہ گئے حال پُرانے دِل دی دِل میں مَن دی مَن میں

حل لغات: آپے: خود ہی۔ لائیں: اس نے لگائی۔ نہ مُکلائیں: اجازت بھی نہ لی' وداع بھی نہ کی۔ پُرانے: اندیشے۔

ترجمہ: اس نے خود ہی اپنی محبت میں مبتلا کیا اور پھر جاتے ہوئے خدا حافظ بھی نہ کیا اور نہ وداع کی۔ محبت کی تمام داستانیں دل کے دل ہی میں رہ گئیں۔ دل کی باتیں دل میں رہ گئیں اور من کی من میں۔

(6) ڈے وَیرنؒ ڈوہ ڈوڑاپے رُکھ آس مِلَنؒ دی آپے
موئیں جنیدیں تھلڑے مانے رِنیتس پُوری گور کفن میں

حل لغات: ڈے: دے کر۔ ڈوہ: گلے' الزام۔ ویرنؒ: یہ لفظ دو طرح پر پڑھا جاسکتا ہے' وَیرَنؒ یعنی بھائی' ویرن یعنی بیر رکھنے والی' دشمن۔ ڈوڑاپے: تکلیفیں' بددعائیں۔ موئیں جنیدیں: مر کر اور زندگی میں۔ تھلڑے مانے: ریگستانوں میں گزر بسر ہو۔

نیتس: وہ لے گئی۔
ترجمہ: ویرن کے گلوں اور شکووں کے باوجود میں اس کے وصال کی آرزو میں اور امید میں ثابت قدم ہوں اور اسی امید وصال پر تمام زندگی اور بعد از مرگ بھی ریگستان کے میدانوں میں پڑی سڑ رہی ہوں، مگر اس بے پرواہ محبوب نے جو سوچا تھا اس نے میری گور و کفن کی منزل یعنی آخر منزل تک برابر نبھایا۔

(7) گئے جوبَن جوش بہاری   گئی ہار سِنگار دِی وَاری
تھئے کجل مُساگ نِمانڑے   والی وَنڑی سُہم نہ کَن میں

حل لغات: نمانڑے: مایوس، عاجز، مسکین، بے رونق۔ والی: بالی، کان میں پہننے کا زیور۔ ونڑی: کان میں ڈالنے کے تاگے، (ونٹے) یہ سیاہ دھاگے کے بنے ہوئے ہوتے ہیں جو بالے کے بجائے کان کے اسی سوراخ میں ڈال دیئے جاتے ہیں جب بالے کسی وجہ سے (غم یا سوگ) کی وجہ سے اتار دیئے جاتے ہیں تو سیاہ دھاگے کے ونٹے ڈال دیئے جاتے ہیں تاکہ کان کے سوراخ بند نہ ہو جائیں۔ سُہم: اچھی لگتی ہے، بجتی، زیب دیتی ہے۔
ترجمہ: جوبن اور جوش جوانی کا وقت گزر گیا اور ہار سنگار کے زمانے بھی بیت گئے، کاجل اور مسی بھی بے رونق ہو گئیں۔ اب تو کان میں بالیاں اور ونڑیاں بھی اچھی معلوم نہیں ہوتیں۔

(8) ٹھگ باز بہوں دل کالے   سے پیچ کرن لکھ چالے
کر کُوڑ فریب اگھانڑے   ڈسدے پُورب وَسن دکھن میں

حل لغات: ٹھگ باز: دھوکہ باز۔ بہوں: بہت۔ دل کالے: سیاہ باطن۔ سے: سینکڑوں۔ پیچ: فریب۔ چالے: چالاکیاں۔ کوڑ: جھوٹ، فریب۔ اگھانڑے: قیمت پاتے ہیں۔ وَسن: بستے ہیں، بسیں، رہیں۔ پُورب: مشرق۔ ڈسدے: بتاتے۔
ترجمہ: محبوب اور معشوقان زمانہ کا حال نہ پوچھو یہ بڑے مکار اور سیاہ باطن ہیں۔ سینکڑوں فریب کرتے ہیں اور لاکھوں چالیں چلتے ہیں۔ یہ جھوٹ فریب کر کے ہی قدر و قیمت پاتے ہیں۔ یہ رہتے دکن میں ہیں لیکن (اپنا پتہ) پورب کا بتاتے ہیں۔

(1) دلیں: اسرار فریدی

(9) سبھ سینگیاں مُلک امن وچ   اے چھوری بیت حزن وچ
کر بیٹھم جاہ نِکانڑے   سوز بدن میں دُود دہن میں

حل لغات: سینگیاں: ہم عمر سہیلیاں۔ چھوری: بے مادر، بے یار و مددگار، بیکس، بے نوا۔ بیٹھم: میں بیٹھی۔ جاہ: جگہ۔
ترجمہ: میری تمام سہیلیاں امن و آرام میں زندگی بسر کر رہی ہیں اور میں بیکس اور بے نوا غم و اندوہ کے گھر میں اپنا مقام اور اپنی جگہ بنا بیٹھی ہوں۔ بدن سے شعلے نکل رہے ہیں اور منہ سے دھواں۔

(1) آئی: اسرار فریدی

Scanned with CamScanner

(10) تھیاں خوشیاں آسے پاسے گئے رِوسر مزاخاں ہاسے
کیا حُسن جمال دے مانڑے بُڈھڑی تھیُم نویڑے سَن میں

حل لغات: تھیاں: ہوئیں۔ مزاخاں: مذاق' ہنسی مخول۔ رِوسر: بھول۔ ہاسے: ہنسی' مخول۔ آسے پاسے: اِدھر اُدھر۔ مانڑے: غرور۔ بُڈھڑی: بوڑھی' ضعیف' سن رسیدہ۔ تھیُوم: میں ہو گئی۔ نویڑے سَن میں: نوعمری میں' نوجوانی کے سن میں۔ رِن: عمر۔ نویڑے: آغاز جوانی۔

ترجمہ: مصائب نے ہنسی اور خوشیوں کو مجھ سے جدا کر لیا ہے اور ہنسی مذاق کی باتیں بھول بھلا گئی ہیں۔ حسن و جمال کا کیا غرور کریں میں تو نوعمری ہی میں بوڑھی ہو گئی ہوں۔

(11) اے غمزے ناز نہورے اے خوشیاں زورے تورے
ہن ڈاڈھے سخت سیانڑے ہَر ہَر علم تے ہَر ہَر فن میں

حل لغات: نہورے: نخرے' خوش فعلیاں۔ تورے: ملکی قانون' حکم حاکم۔

ترجمہ: معشوق باوجود ان غمزوں اور ناز آفرین اداؤں' خوشیوں اور سرمستیوں کے سبب ہر علم اور فن میں مہارت کاملہ رکھتے ہیں۔

(12) لائینہ فرید نہ رِپھرساں اِیہو گھیر کللڑا رِگھرساں
او جانڑے خواہ نہ جانڑے رَہسوں ہَر دَم ہکڑے وَنڑ میں

حل لغات: لا: لگا کر۔ پھرساں: واپس ہٹوں گی۔ ایہو: یہی۔ گھیر رگھرساں: گھاٹ عبور کروں گی۔ کللڑا: مشکل' پیچیدہ' ناہموار۔ ہکڑے: ایک ہی۔ ونڑ: شکل' صورت' نمونہ' حالت' رنگ' قسم' طور طریقے۔ جانڑے: جانے۔ رَہسوں: رہیں گی۔

ترجمہ: اے فرید میں نے عشق لگایا ہے تو اس سے ہرگز نہ پھروں گی' اسی مشکل اور دشوار گزار گھاٹ ہی سے گزر کر پار جاؤں گی۔ خواہ وہ جانے خواہ نہ جانے! ہم ہمیشہ ایک ہی رنگ میں رہیں گے۔ میں ہمیشہ اسی عہد پر قائم رہوں گی اور ایک ہی صورت میں عمر گزاروں گی۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 121

(1) سوہنڑیاں رَمزاں تیریاں بھانْودیاں سانُوں گھُمڑی چوٹک لانودیاں

حل لغات: رَمزاں: ادائیں' ناز۔ بھانودیاں: بھاتی ہیں' پسند آتی ہیں۔ گھُمڑی: مخفی' پوشیدہ' نامعلوم۔ چوٹک: چوٹ' ضرب۔ لانودیاں: لگاتی ہیں۔

ترجمہ: اے محبوب تیری خوبصورت ادائیں بھاتی ہیں اور ہمارے دل پر پوشیدہ چوٹ لگاتی ہیں۔

(2) چشماں جادوُ ، قہر رقیامت ہوش حواس بُھلانوّدیاں

حل لغات: چشماں: جمع چشم کی' آنکھیں۔ بھلانودیاں: بھلا دیتی ہیں' فراموش کرا دیتی ہیں۔

ترجمہ: تیری آنکھوں میں وہ غضب کا قیامت برپا کرنے والا جادو ہے جو ہمارے ہوش و حواس گم کر دیتا ہے۔

(3) اَبرُوُ قوس' تے مژگاں کیبر ظُلمیں چوٹ چلانوّدیاں

حل لغات: ابرو: بھنویں۔ قوس: کمان۔ مژگاں: پلکیں۔ کیبر: تیر۔ ظلمیں: ظالمانہ۔ چلانودیاں: چلاتی ہیں' لگاتی ہیں۔

ترجمہ: تیرے بھنویں کمان کی طرح ہیں اور پلکیں تیروں کی طرح جو نہایت ظالمانہ چوٹ لگاتے ہیں۔

(4) چڑھن شکار نہ مُڑدیاں ہرگز زُلفاں صَید بھَہانودیاں

حل لغات: چڑھن: روانہ ہوں' چڑھیں۔ مڑدیاں: واپس آنا' لوٹنا' باز آنا۔ زلفاں: جمع زلف کی' بال' گیسو۔ صید: شکار۔

بھہانودیاں: پھنساتی ہیں۔ صید: شکار۔

ترجمہ: تیری زلفیں جب دلوں کا شکار کرنے نکلتی ہیں تو خالی واپس نہیں آتیں۔ کوئی نہ کوئی شکار ضرور پھنسالاتی ہیں۔

(5) چالیں ناز دیاں دِل نُوں موہندیاں حُکمیں برھُوں بُجھانوْدیاں

حل لغات: چالیں: چال۔ موہندیاں: فریفتہ کرتی ہیں' موہ لیتی ہیں۔ حُکمیں: حکمی' یقینی طور پر۔ بُجھانودیاں: بجھا دیتی ہیں' متعاقب کراتی ہیں' پیچھے سے حملہ کراتی ہیں۔

ترجمہ: تیری نازک ادا چالیں دل کو موہ لیتی ہے اور حکماً ولازماً عشق کو بھڑکا اور اکسا دیتی ہیں۔

(6) تیغاں تیز نگاہ دیاں ہر دم لال لہو وچہ دہانْودیاں

حل لغات: تیغاں: تلواریں۔ دہانودیاں: نہاتی ہیں۔

ترجمہ: تیری نگاہوں کی تیز تلواریں ہروقت عشاق کے سرخ خون میں نہاتی رہتی ہیں۔

(7) عشق فریَد کئی گھر گالے سہَنس پیاں تڑپھانْودیاں

حل لغات: گالے: تباہ کئے' برباد کئے۔ تڑپھانودیاں: تڑپ رہی ہیں' مضطرب ہیں۔ سہَنس: سینکڑوں۔

ترجمہ: اے فرید عشق نے کئی گھر برباد کر دیئے ہیں۔ اس کے زخم خوردہ سینکڑوں جانیں تڑپ رہی ہیں۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 122

(1) سِینہ مخض رلوَیراں دِلڑی دُھتّیاں دُھتّیاں

حل لغات: محض: بالکل۔ لوِیراں: ٹکڑے ٹکڑے، لیریں، دھجیاں۔ دھیاں دھیاں: تار تار، ٹکڑے ٹکڑے۔

ترجمہ: (غم فراق میں) سینہ ٹکڑے ٹکڑے اور دل پارہ پارہ ہو گیا ہے۔

(2) رو رو اُجڑیاں اکھیاں سُجڑیاں چولی چُنڑی رلیراں
کِھلدیاں سینگیاں سیّاں

حل لغات: اُجڑیاں: اجڑی ہوئی، برباد شدہ۔ سُجڑیاں: سوج گئی ہیں، متورم ہو گئی ہیں۔ رلیراں: تار تار، ٹکڑے ٹکڑے۔
چنڑی: چنی، سرکی اوڑھنی، رنگین دوپٹہ۔ کھلدیاں: ہنستی ہیں۔ سینگیاں سیاں: ہم عمر سہیلیاں۔

ترجمہ: اجڑی آنکھیں روتے روتے سوج گئیں، دوپٹہ اور پیراہن تار تار ہو گیا۔ ہم جولیاں اور سہیلیاں ہنسی اڑاتی ہیں۔

(3) عشق برائی جوڑ کرائی لوُں لوُں لکھ لکھ پیڑاں
وَس سُولیں دے پیّاں

حل لغات: جوڑ: اچھی طرح سے، پوری طاقت سے۔ لوُں لوُں: روئیں روئیں۔ لکھ لکھ: لاکھ لاکھ۔ پیڑاں: درد (جمع)۔
وَس: بس، اختیار، قبضہ۔ سُولیں دے: رنج و مصائب کے۔

ترجمہ: عشق نے پوری شدت سے میرے ساتھ برائی کی ہے۔ میرے ہر بن مو میں لاکھ لاکھ درد ہے (گویا) میں دردوں کے بس میں ہوں، یعنی دکھوں کی گرفت میں آ گئی ہوں۔

(1) "برائی جڑ کر آئی"--- اسرار فریدی

(4) درد اندر وچ سوز جگر وچ اَکھیاں نیر وہیراں
مُنہ سِر بُھتّر چھیّاں

حل لغات: اندر وچ: سینے میں۔ نیر وہیراں: آنسو جاری ہیں، اشک بہہ رہے ہیں۔ بُھتّر: خاک، مٹی، غبار۔ چھیاں: چھائی، دھول، راکھ۔

ترجمہ: دل میں درد اور جگر میں سوز ہے اور آنکھوں سے آنسوؤں کے دھارے بہہ رہے ہیں۔ سر اور منہ میں خاک اور دھول ہے۔

(5) رنیڑے ویڑہم سخت نہیڑم چُٹڑی ہجر دے تیراں
او خوشیاں کِن گیّاں

حل لغات: نیڑا: عشق، محبت۔ ویڑہم: ویڑھ لیا ہے، لپیٹ لیا ہے۔ نہیڑم: گھیر لیا ہے، مجھے جھنجھوڑا ہے۔ چٹڑی: ہدف، نشانہ۔ کن: کدھر۔ گیّاں: گئیں۔

ترجمہ: محبت نے مجھے لپیٹ لیا ہے اور سخت جکڑ رکھا ہے، ہجر و فراق کے تیروں نے ہدف بنا لیا ہے۔ وہ پہلی مسرتیں اور خوشیاں اب کہاں چلی گئیں۔

(6) کھوٹ کماوِن کُوڑ اَ لاوَن کُوڑیاں ڈیوم دِھیراں
چھڈ دے سانوَل بیّاں

حل لغات: کھوٹ کماون: دھوکا کریں۔ کوڑ: جھوٹ۔ الاون: بولیں۔ کوڑیاں: جھوٹی (جمع)۔ ڈیوم: مجھے دیں۔ دھیراں: تسلی، حوصلہ۔ بیاں: بازو۔ سانول: اے محبوب۔

ترجمہ: فریب کماتے ہو اور جھوٹ بولتے ہو، مجھے جھوٹی تسلیاں دیتے ہو۔ دوست! میرے بازو کو چھوڑ دو۔ (میں ایسی محبت سے باز آئی۔)

(7) برہوں بھنوالی ڈیکھ فریدا سے سیّاں لکھ ہیراں
رُلدیاں بُوٹے لیّاں

حل لغات: بھنوالی: چکر، پھیر، گردش۔ سے: سینکڑوں۔ لکھ: لاکھ۔ رلدیاں: آوارہ و سرگردان۔ لیاں: جھاؤ کے جنگلوں میں۔

ترجمہ: اے فرید عشق کے چکر دیکھو! سینکڑوں سیاں اور لاکھوں ہیریں بوٹے بوٹے اور لئی لئی میں آوارہ و سرگرداں پھر رہی ہیں۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 123

(1) عِشق اَولڑی چال بھلا یار وے یاریاں لانوَنڑ سِر مَنگدیاں

حل لغات: اولڑی: پیچیدہ۔ بھلا یار وے: اے اچھے دوست۔ یاریاں لانون: محبت کرنا، یاری لگانا۔ یاریاں: دوستی۔ منگدیاں: مانگتی ہیں۔

ترجمہ: محبت کی چال بھی الٹی ہے۔ اے ہمنوا دوست! یاری لگانے اور محبت کرنے میں سر کی بازی لگانی پڑتی ہے۔ (عشق سر کی قربانی مانگتا ہے۔)

(2) زُلفاں دِل نُوں پاون جالی اکھیاں کردیاں مست موالی
ناز نگاہاں دے نال بھلا یار وے برہوں پھینڈیاں نہیں سنگدیاں

حل لغات: زلفاں: زلفیں۔ پاون جالی: جال ڈال دیتی ہیں۔ نہیں سنگدیاں: تامل نہیں کرتیں، نہیں رکتیں، لحاظ نہیں کرتیں، ہچکچاتی نہیں۔ موالی: دنیا سے بے تعلق۔ پھینڈیاں: بھڑکاتے ہیں۔

ترجمہ: محبوب کی زلفیں دل پر جال پھیلا دیتی ہیں اور آنکھیں مست اور دیوانہ بنا دیتی ہیں، اس پر اس کی نگاہ ناز عشق کو

بھڑکانے اور عاشق پر حملہ کراتے ہوئے ذرا بھر بھی دریغ نہیں کرتی۔

(3) چشماں قہری رَمزاں وَیری اَکھیّاں ظالم دید لُٹیری
ڈیون جندڑی گال بھلا یار وے سِرھون بہادر ہن جنگدیاں

حل لغات: چشماں: آنکھیں۔ قہری: قہرآلود۔ رمزاں: اشارے۔ اکھیاں: آنکھیں۔ دید: نگاہ' نظر۔ ڈیون گال: تباہ کر دیں۔ لٹیری: لوٹنے والی' ڈاکو۔ گال: گلا دیتی ہیں۔ سرھوں: سروں' سرے سے' بالکل۔

ترجمہ: محبوب کی آنکھیں سخت بیدرد اور اس کی ادائیں دشمن دل ہیں' ظالم آنکھیں اور ڈاکو نگاہیں زندگی کو تلخ کر دیتی ہیں' یہ زبردست بلائیں ابتدا سے ہی جنگ کے لئے نڈر اور بہادر مانی گئی ہیں۔

(4) نازک چالیں یار سجن دیاں موہنیاں گالہیں من موہن دیاں
کَرن دلیں پامال بھَلا یار وے ہَر ہَر آن کھڑیاں تنگدیاں

حل لغات: موہنیاں: خوبصورت۔ گالہیں: باتیں۔ من موہن: دل کو موہ لینے والا۔ تنگدیاں: تانگ میں ہیں' انتظار کر رہی ہیں۔ دلیں: دلوں کو۔ ہر ہر آن: ہر لمحے۔

ترجمہ: محبوب کی نازک ادائیں' ناز بھری رفتار اور من موہنی گفتار دلوں کو پامال کر دیتی ہیں' یہی دشمن جان انداز ہر وقت عشاق کے انتظار میں رہتے ہیں۔

(5) چہری طرز ڈکھاون اَکھیّاں زُلفاں تیل پھُلیل دیاں مکھیاں
گھتدیاں جی جنجال بھَلا یار وے زورے رگ رگ نوں ڈنگدیاں

حل لغات: چہری: چاہری' پرذائقہ' پُرکیف' لذت آفرین' انوکھی' دلفریب۔ پھلیل: پھولوں کی خوشبو' عطر۔ مکھیاں: مکھی ہوئی' معطر' تیل سے چرب کی ہوئی' خوشبو لگائی ہوئی۔ گھتدیاں: ڈالتی ہیں۔ جی: دل میں۔ جنجال: پریشانی۔ زورے: جبراً۔ ڈنگدیاں: ڈستی ہیں۔

ترجمہ: آنکھیں ہر دم دلفریب طرز دکھاتی ہیں اور عطر و تیل سے معطر زلفیں دلوں کو جنجال میں پھنسا دیتی ہیں اور سانپ بن کر رگ رگ کو زبردستی ڈنگ مارتی ہیں۔

(6) عشق فرید کشالے گھلّے آس اُمید تسلّے بھلّے
کوڑا وہم خیال بھَلا یار وے ڈِٹھڑیاں پیتاں دل سنگدیاں

حل لغات: کشالے: رنج و الم' دکھ درد۔ گھلے: بھیجے' ارسال کئے' تحفے بھیجے۔ تسلے: تسلیاں۔ بھلے: اچھے۔ کوڑا: جھوٹا۔ ڈٹھڑیاں: دیکھ لیں۔ پیتاں: محبتیں۔ دل سنگ: سنگ دل۔

ترجمہ: اے فرید عشق نے مشکلات اور رنج و الم کے تحفے بھیجے ہیں اور وصل کی بڑی بڑی امیدیں دلائی ہیں' یہ سب جھوٹے وہم و خیال ہیں' میں نے سنگدل محبوب کی محبت اور وفا کو اچھی طرح دیکھ لیا ہے اور آزما لیا ہے۔

Scanned with CamScanner

☆ — ☆ — ☆

کافی 124

(1) عِشق بھُلایاں کلُ طاعاتاں

حل لغات: بھلایاں: بھلا دیں۔ طاعاتاں: جمع اطاعت، بندگی، عبادت، زہد و تقویٰ۔

ترجمہ: عشق نے تمام زُہد و تقویٰ کو بھلا دیا ہے۔

(2) اے گھر میرا سُکھ مندر معمُور خفی دے اَندر
رجتھ بحِر مُحیط دا بَندَر اُتھ ہر جنسوں مِلن سوغاتاں

حل لغات: اے: حرف اشارہ، یہ۔ سکھ مندر: مقام آسائش، آرام گاہ۔ معمور: بھرا ہوا، آباد، تعمیر شدہ، بنایا ہوا۔ خفی: دل کی پوشیدہ قوتیں، روح کی وہ طاقتیں جو انسانی نگاہ سے مخفی ہیں، ایک لطیفہ ہے چھ لطائف میں سے۔ جتھ: جہاں۔ بحر محیط: سمندر، دریائے ناپیدا کنار۔ بندر: کنارہ کی فرودگاہ، بندرگاہ۔ جنسوں: جنس سے۔ سوغاتاں: سوغاتیں۔

ترجمہ: میرا گھر (مقام قلب) سکھ کا مندر ہے جو لطیفہ خفی کے اندر معمور ہے۔ (یہ مقام انسان کی ان مخفی مثبت صلاحیتوں کے درمیان آباد ہے جو شرف انسانیت کا باعث بنتی ہیں۔) اسی قلب کو بحرمحیط کا بندرگاہ کہتے ہیں اور یہیں ہر جنس کی سوغاتیں اور تحائف مل جاتے ہیں۔ (اس بند میں دل کی وسعت اور اس کے سینے کے اندر مقام خفا میں موجودگی اور تمام عالم کائنات کے مناظر سے متاثر ہونے کے حالات کو واضح کیا گیا ہے۔)

(3) آئی حال مقام دی وَاری تھئی رفع حجب یکباری
گئی زُہد عبادت ساری حَج زکواتاں صوم صلواتاں

حل لغات: مقام حال: لذت ذکر و فکر میں محویت اور حالت وجد طاری ہوتی ہے۔ واری: باری۔ تھئی: ہو گئی۔ رفع: دور۔ حجب: جمع حجاب کی پردہ ہائے پندار۔ یکباری: یک لخت، دفعتاً۔

ترجمہ: اس بند میں حضرت نے اپنے حال اور وجد کا ذکر بیان کیا ہے۔ جب میری منزل مقام حال تک پہنچی تو تمام حجاب دور ہو گئے۔ حتیٰ کہ محویت کا یہ عالم طاری ہوا جس میں حج، زکوٰۃ، صوم صلوٰۃ جیسی فرض عبادات بھی معاف ہو جاتی ہیں۔ (مقام تحیر پر پہنچنے کے بعد اب مقام حال آگیا ہے۔ جہاں زہد و عبادت وغیرہ بغیر ذکر فکر کے نہیں پہنچا سکتیں۔)

(4) تھئی نُصرت فتح فتُوحی سَب سرّی قلبی رُوحی
گئی ظلمت نُور صبُوحی ہیتیاں جسم عجب پُربھاتاں

حل لغات: نُصرت: امداد، مدارج ریاضت کا ایک مقام ہے۔ فتح: فتوح الغیب، غیب کی باتوں پر اطلاع حاصل کرنا۔ سری،

قلبی، روحی: یہ تینوں بھی علیحدہ علیحدہ منازل ریاضت ہیں۔ ظلمت: تاریکی، اندھیری۔ نور صبوحی: صبح کا نور۔ پربھات: صبح، سویرا۔

ترجمہ: ریاضت و مجاہدہ میں جب فتوح الغیب کا مرتبہ حاصل ہوا۔ تمام مراحل سری، قلبی اور روحی میں کامیابی ہوئی اور جسم میں جہاں شب تاریک چھائی ہوئی تھی، انوار تجلیات نے اسے روز روشن کر دیا۔ نور صبوحی نے جسم انسان کو نئی نئی صبحوں سے منور کر دیا۔

(5) رسر اَنہدَ طَبَل شہانہ خوش مُطرب تان ترانہ
گیا نِفل نماز دوگانہ وِسریاں ڈوں ترے چار رکعتاں

حل لغات: سِر: راز۔ انہد: نغمہ بے آواز، دیکھو کافی نمبر2۔ طبل شہانہ: بادشاہی نقارہ۔ مطرب: گویا، گانے والا، قوال۔ وِسریاں: بھول گئیں۔ ڈو: دو۔ رکعتاں: جمع رکعت کی، نماز کا ایک حصہ جس میں قیام رکوع اور سجدے شامل ہوتے ہیں۔

ترجمہ: انہد کا راز شاہی نقارہ کی طرح بج بج کر ظاہر ہوا اور قوال کے کیف اور تان اور ترانے سے محویت اور وجود کی نوبت آئی، اس وقت نفل نماز دوگانہ کا ہوش جاتا رہا اور نماز کی دو تین چار رکعتیں بھی بھول گئیں۔

نوٹ: ایسے عالم میں سالک ہر قید سے پاک ہو جاتا ہے۔

(6) گُر بات بتائی پُوری طیفوری تے منصوری
تھئی فاش تجلی طوری ہر جا ایمن تے میقاتاں

حل لغات: گر: گرو نے۔ پوری: (i) مکمل (ii) عشق کی۔ طیفوری: حضرت بایزید بسطامیؒ کا مشرب اور مسلک اور حسین بن منصور حلاجؒ کے مسلک کو منصوری کہا جاتا ہے۔ فاش: ظاہر، منکشف۔ تجلی طوری: کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو حقیقت واضح ہوئی تھی۔ ایمن: اس وادی کا نام ہے جس میں کوہ طور واقع ہے۔ میقاتاں: جمع میقات کی۔ وہ مقرر اوقات جن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلیمی حاصل ہوتا تھا۔

ترجمہ: مرشد نے پورے پورے اسرار طیفوری اور منصوری سے آگاہ فرمایا اور تجلی طور کی حقیقت ظاہر ہو گئی اور اب معلوم یہ ہوا ہے کہ ہر جگہ وادی ایمن ہے اور ہر مقام وعدہ دیدار کا مقام ہے۔

(7) اے وِجدانی شطحاتاں ہِن وحدت دیاں آیاتاں
کر طمس دِلیں سطواتاں کردا ظاہر اے کلماتاں

حل لغات: اے: یہ۔ وجدانی شطحاتاں: حالت وجد و سکر میں جو بے اختیارانہ کلمات خلاف شرع منہ سے نکل جاتے ہیں۔ آیاتاں: جمع آیت کی نشانیاں، علامات۔ طمس: مراد قطع کرنا، ہٹانا، مٹانا۔ جس وقت ایک درویش لی مع اللہ وقت کے عالم کیف و وجد میں ہو تو اس کا فعل و قول اس کے اختیار سے باہر سمجھا جاتا ہے۔ اس حالت میں جو کچھ اس کے منہ سے نکلتا ہے، وہ فنا فی اللہ کے درجہ کو ظاہر کرتا ہے اور ان الفاظ میں نور حقیقی کی جھلک یا آثار معلوم ہوتا ہے اور ان الفاظ میں نور

حقیقی کی جھلک یا آثار معلوم ہوتے ہیں اس طرح باری تعالیٰ اپنے جلال و جمال (سطوات) لم یزل کا عکس ڈال کردہ کلمات اس مجذوب کے منہ سے ظاہر کراتے ہیں۔ سطواتاں: جمع سطوت کی معنی انانیت کو مٹا دیا۔ کلماتاں: کلمہ کی جمع الجمع ہے۔ باتیں۔

ترجمہ: وجد و حال کی وہ منزل آگئی جس میں شطحات بے اختیارانہ باتیں منہ سے نکلتی ہیں، یہی وحدت وجود کے تصور میں محویت کی علامت ہے اور اسی سے اسرار مخفی کے کلمات ظاہر ہوتے ہیں۔

نوٹ: ڈاکٹر مہر عبدالحق تیسرے مصرعے کو یوں لکھتے ہیں: "کر ممس دلیں، ہفواتاں" لفظ ہفوات، شطحیات کے قریب ہے یعنی بیہودہ گفتاری۔ اس لفظ سے شعر کے معنی زیادہ آسانی سے متعین کئے جاسکتے ہیں۔

(8) کُل اُٹھ گئے فتن زلازِل بھج پئے اغلال سلاسِل

دِل ہِک پاسے تھئی شاغِل بٹھ درکاتاں تے درجاتاں

حل لغات: اٹھ گئے: ختم ہو گئے۔ فتن: جمع فتنہ کی، شکوک کے جھگڑے۔ زلازل: جمع زلزلہ کی۔ بھج پئے۔ ٹوٹ گئے۔ اغلال: زنجیریں، ہتھکڑیاں اور جولان، پابندی مذہب اور رسوم کے حدود۔ سلاسل: زنجیریں۔ شاغل: مشغول۔ درجات: جمع درجہ کی، یعنی ثواب و ترقی کی منزل، درجات جنت۔ درکات: جمع درکہ کی، درکات، حضرۃ اور مخدع قرب الہیہ کے مقامات ہیں جو درجہ بدرجہ ولیوں کو نصیب ہوتے ہیں۔ تنزل: یہ لفظ درجات کا ضد ہے۔

ترجمہ: اس مقام اعلیٰ پر تمام شکوک ختم ہو گئے اور مذہبی پابندیوں کی زنجیریں ٹوٹ گئیں۔ دل مختلف مصروفیتوں سے ہٹ کر صرف ایک ہی طرف مشغول ہو گیا اور اب منازل فقر سے بھی دل اس بات سے بے نیاز ہو جاتا ہے کہ وہ راہ سلوک میں ترقی کر رہا ہے یا نیچے گر رہا ہے۔

(9) تھئے بھاگ فریدؔ بھلیرے دل دلبر لائے ڈیرے

آ کان دوارے میرے بنسی جوڑ سٹایاں گھاتاں

حل لغات: تھئے: ہوئے۔ بھاگ: بخت۔ بھلیرے: اچھے۔ لائے ڈیرے: ڈیرہ لگا لیا۔ کان: سنسکرت کا لفظ ہے بمعنی کرشن جی، یہاں پر مراد حسن حقیقی ہے۔ دوارے: مسکن، گھر، مراد دل۔ بنسی: نے، بانسری۔ گھاتاں: اعلیٰ منزل کی گئیں، انتہائی کمال کے راگ۔ جوڑ: اچھی طرح۔

ترجمہ: فرید کے بخت نے یاوری کی۔ اس کے دل میں نور حقیقی آگیا۔ حسن حقیقی نے دل کو منور کر دیا اور اس نے نئے اعلیٰ قسم کے راگ الاپے، محبوب ازل نے دل میں جگہ بنالی۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 125

(1) گزریا وقت گُندھاوݨ دھڑیاں ‏ ‏ وِسریا ہار سِنگار اَساہاں
روگ کروپ کشالے ہر دَم ‏ ‏ دردوں نالہ زار اَساہاں

حل لغات: گندھاوݨ دھڑیاں: سر کے بال گندھانے والے۔ روگ کروپ: درد و الم۔ اساہاں: ہمیں۔ کروپ: درد کشالے۔ وسریا: بھول گیا۔ دردوں: درد سے۔

ترجمہ: عیش و آرام کا وقت ختم ہوگیا ہے۔ بال گندھانے اور ہار سنگار کے زمانے گزر گئے، اب تو رنج و مصائب کا زمانہ آگیا اور ہردم آہ و زاری سے ہماری حالت بری ہو رہی ہے۔

(2) سُرمہ پاوݨ سُرخی لاوݨ ‏ ‏ بینسر بُول تے مانگھ بݨاوݨ
ہبھوں پُھلوں سہرے پاوݨ ‏ ‏ سبھ کجھ تھیا بیکار اَساہاں

حل لغات: سرمہ پاون: آنکھوں میں سرمہ ڈالنا۔ لاون: لگانا۔ بناون: بنانا۔ ہبھوں: بآسانی، خوشی خوشی سے، شوق سے۔ پھلوں سہرے پاون: پھولوں کی بدھیاں پہننا، سہرے پہننا۔

ترجمہ: سرمہ ڈالنا، سرخی لگانا، بینسر بولے پہننا، مانگ نکالنا، پھولوں کے سہرے پہننے کے تمام خوشی کے اسباب ہمارے لئے بیکار ہوچکے ہیں۔

(3) تن مَن چُبھڑی سانگ غماں دی ‏ ‏ جان جگر وچہ چوک ڈُکھاں دی
دِلڑی سُولیں رِکیتی ماندی ‏ ‏ سِینے سَو سَو خار اَساہاں

حل لغات: چبھڑی: چبھ گئی۔ سانگ: برچھی، نیزہ، تیر کی انی۔ چوک: خلش، چبھن۔ ماندی: بیمار، زار و نزار، پریشان۔

ترجمہ: تن بدن میں غم و الم کی برچھی چبھی ہوئی ہے اور جان و جگر میں دکھوں کی خلش پیدا ہوئی، دل کو ہجوم درد نے زار و نزار کردیا اور ہمارے سینے میں سینکڑوں کانٹے چبھ رہے ہیں۔

(4) ہَسݨ کِھلݨ کجھ یاد نہ آوے ‏ ‏ روندیں کھپدیں عُمر نبھاوے
رِجند جُھکھ جُھکھ لکھ رَنج اُٹھاوے ‏ ‏ ڈُکھڑے تارو تار اَساہاں

حل لغات: ہسن کھلن: ہنسنا، کھیلنا، کھیل کود، قہقہے۔ کھپدیں: مغز کھپاتے ہوئے۔ جھکھ: مبتلائے آرزو رہ کر۔ جھکھ جھکھ: گھل گھل کر۔

ترجمہ: ہنسنے اور کھیلنے کی باتیں کچھ یاد نہیں رہیں۔ اب تو رونے اور سر کھپانے میں عمر گزر رہی ہے اور جان گھل گھل کر لاکھ طرح کے رنج برداشت کر رہی ہے، دکھوں کا دریا چڑھا ہوا اور پانی سرسے گزر گیا ہے۔

(5) پِیت پُنّل دی رَگ رَگ گھیرِیم ‏ ‏ یار اغیار کنوں مُنہ پھیرِیم

جھور جھُرانے جُڑ جُڑ ویڑھیمُ چھُٹ گیا کُل کم کار اَساہاں

حلِ لغات: گھیریم: مجھے گھیر لیا ہے۔ جھور جھرانے: تفکرات نے۔ جڑ جڑ: خوب اچھی طرح۔ منہ پھیریم: توجہ ہٹالی، رخ گردانی کرلی۔ جڑُ جڑُ ویڑھم: اچھی طرح لپیٹ لیا ہے، قابو کرلیا ہے۔ کم کار: کاروبار۔

ترجمہ: محبوب کا عشق تمام رگ و پے میں سرایت کرچکا ہے، اب تو میں نے یار و اغیار سب سے منہ موڑ لیا ہے اور تفکرات نے خوب اچھی طرح سے مجھے لپیٹ لیا ہے۔ یہاں تک کہ کل کاروبار ہم سے چھوٹ گئے ہیں۔

(6) یار فریدؔ نہ آیمُ ویڑھے ٹوکاں کر دے کھیڑے بھیڑے
سوہٹے رکیتے سخت نکھیڑے تُول تَتی تھئی دار اَساہاں

حلِ لغات: ویڑھے: صحن خانہ گھر۔ کھیڑے: ہیر کے سسرال یہاں مراد رقیب، دشمن۔ ٹوکاں: مذاق۔ بھیڑے: بدباطن۔ نکھیڑے: جدائی، علیحدگی۔ تول: رضائی۔ دار: سولی۔ تتی: بدبخت۔

ترجمہ: اے فرید! محبوب میرے آنگن میں نہیں آیا، اب تو بدباطن کھیڑے بھی مخول کرتے ہیں، یہ اسی محبوب کی جدائی کا نتیجہ ہے کہ میرے لئے بستر آسائش بھی دار و رسن ہوگیا ہے۔

☆ ▬▬ ☆ ▬▬ ☆

کافی 126

(1) کلہڑی رول ہلیر گیوں یار ولا ہُنڑیں ہُنڑیں واگاں

حلِ لغات: کلہڑی: اکیلی۔ رول: آوارہ کرکے۔ گیوں: تم گئے۔ ولا: واپس موڑ دے۔ واگاں ولا: باگ پھیرے۔ ہنے ہنے: ابھی، جلدی جلدی۔ واگاں: باگیں۔

ترجمہ: اے دوست مجھے اکیلا چھوڑ کر ملہیر چلے گئے ہو۔ اب جلدی واپس آؤ اور باگیں پھیر کر ادھر کا رخ کرو۔

(2) روہ جبلڑے اوکھڑے ڈکھڑے تھلڑے جھاگاں

حلِ لغات: روہ: کوہستان۔ جبلڑے: جبل، پہاڑ۔ اوکھڑے: اوکھے، مشکل، دشوار گزار۔ ڈکھڑے: بڑی مشکل سے، دقت سے۔ تھلڑے: ریگزار۔ جھاگاں: پانی میں سے گزرنا، عبور کرنا۔

ترجمہ: دشوار گزار کوہ و صحرا کو اور پانی کے گھاٹوں کو بہت مشکل سے عبور کر رہی ہوں۔

(3) قدم قدم تے ڈھے پوواں دلڑی لگڑیاں لاگاں

حلِ لغات: ڈھے ڈھے پوواں: گر پڑتی ہوں۔ دلڑی: دل میں۔ لاگاں لگڑیاں: محاورہ ہے، تعلق ہونا، محبت پیدا ہونا، جنون کا اثر ہونا، متاثر ہونا۔

ترجمہ: قدم قدم پر گر پڑتی ہوں، عشق نے دل میں آگ لگا دی ہے۔

Scanned with CamScanner

(4) روہی وُٹھڑی گھاہ تھئے مٹڑیں لگڑیاں جاگاں

حل لغات: وٹھڑی: بارش سے سرسبز ہوئی۔ گھا: گھاس۔ تھئے: ہو گئے۔ مٹڑیں: مٹکے' دودھ بلونے کے برتن۔ جاگ کی جمع جاگاں: جاگ اس دہی یا کھٹاس کو کہتے ہیں جو دودھ کو دہی بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے' کھٹا' ترشی۔

ترجمہ: ریگستان میں بارش نے شادابی ہو گئی ہے۔ گھاس بکثرت پیدا ہو گیا ہے' اس لئے مویشی بہت دودھ دیتے ہیں اور گھر گھر مٹکوں میں دہی جمایا جائے گا۔

(5) گائیں سَہنس سُوائیاں سَے چَرن کُراگاں

حل لغات: سوائیاں: دودھ دینے والی۔ کراگاں: دودھ نہ دینے والی۔

ترجمہ: (برساتوں کی وجہ سے) سینکڑوں گائیں دودھ والی اور دودھ نہ دینے والی چر رہی ہیں۔

(6) رِسندھڑی ڈُکھڑے گھاٹڑے روہی مِلڑے بھاگاں

حل لغات: سندھڑی: سندھ کی تصغیر' سندھ اس علاقہ کو کہتے ہیں جو دریا سندھ کے قریب ہو۔ روہی: اس علاقہ کو کہتے ہیں جو دریا سے بہت دور ریگستان ہو۔ گھاٹڑے: گھنے' زیادہ۔ ملڑے: ملے ہیں۔ بھاگاں: بخت۔

ترجمہ: درد دکھ اب سب سندھ کی طرف ہیں' روہی تو خوش قسمتی نے گھیرلی ہے۔ (روہی کے بخت مل چکے ہیں۔)

(7) لانٹے پھوگ پُھلاریئے رَل رِل چَارُوں ڈاگاں

حل لغات: لانے' پھوگ' پھولاری: یہ سب ریگستان کے پودے ہیں۔ چاروں: چرائیں۔ ڈاگاں: مویشیوں کے گلے۔

ترجمہ: اے محبوب اب روہی میں لانے' پھوگ اور پھولاڑی عام ہے۔ آؤ مل کر مویشیوں کے گلے چرائیں اور لطف اٹھائیں۔

(8) ڈیہاں ڈوڑے ڈوراپڑے راتیں روندیں جاگاں

حل لغات: ڈیہاں: دن کو۔ ڈوڑے: دگنے۔ ڈوراپڑے: تکالیف' دکھ درد۔ روندیں: رو رو کر۔ جاگاں: میں جاگوں۔

ترجمہ: فراق دوست میں دن دگنے عذاب درد میں اور رات رو رو کر گزارتی ہوں۔ (نہ دن کو چین ہے' نہ رات کو آرام ہے۔)

(9) سینگیاں سَرتیاں رَل رِملا سُرخیاں کجلے مساگاں

حل لغات: مل ملا: مل جل کر' اکٹھی ہو کر۔ سرخیاں کجل: سرخی' کاجل۔ مساگاں: مساگ۔

ترجمہ: ہم عمر سہیلیاں تو سب مل کر خوشیاں منا رہی ہیں۔ سرخی کاجل مسیاں مل کے ہار سنگار کر رہی ہیں۔ ایک میں ہی ہجر و فراق میں مبتلا ہوں۔

(1) کرن: اسرار فریدی

(10) مَیلے ویس سُہانوڑے پھیری کنڈھ سُہاگاں

حل لغات: ویس: لباس۔ سہانودے: بھلے لگتے ہیں۔ پھیری کنڈھ: پشت پھیرلی' واپس گئے۔ سہاگاں: سہاگ کی' مسرتوں نے۔

ترجمہ: مجھے اب میلے کچیلے کپڑے ہی زیب دیتے ہیں۔ سہاگ اور خوشی نے تو پیٹھ پھیرلی ہے۔

(11) دَرد فرید اُجاڑیا ڈُکھڑے ڈِتم ڈُہاگاں

حل لغات: اجاڑیا: اجاڑ دیا۔ ڈکھڑے: دکھوں نے۔ ڈتم: مجھے دیں۔ ڈہاگاں: ڈوہاگ' سہاگ کی ضد ہے' بدبختی' رنڈاپا' مصیبت۔

ترجمہ: دردِ فراق نے فرید کو اجاڑ دیا ہے اور دکھوں نے مجھے بدقسمت بنا دیا ہے۔

☆——☆——☆

کافی 127

(1) گُوڑھیاں اَکھیاں سَدا متوالیاں رَت پیوݨ کاݨ اُباہلیاں

حل لغات: گوڑھیاں: سرخ' لال۔ سدا: ہمیشہ۔ متوالیاں: مست' مخمور۔ کاݨ: کے لئے۔ اباہلیاں: جلد باز۔

ترجمہ: محبوب کی ہمیشہ مخمور اور سرخ آنکھیں عاشق کا لہو پینے میں بے حد جلد باز ہیں۔

(2) تَن مَن بَنھ بَنھ قید کریندیاں رَگ رَگ وَگ وَگ پیچ اڑیندیاں
راہے زلفاں دلڑی کالیاں

حل لغات: نبھ نبھ: باندھ باندھ کر۔ کریندیاں: کرتی ہیں۔ وگ وگ: جلدی جلدی' بے دھڑک۔ پیچ: پیچ و خم۔ اڑیندیاں: اڑاتی ہیں' اٹکا دیتی ہیں۔ ایہے: یہی۔ دلڑی کالیاں: سیاہ دل کی۔

ترجمہ: محبوب کی سیاہ دل زلفیں بن سنور کر عاشق کے تن من (جان و دل) کو قید کرتی ہیں اور دوڑ بھاگ کر عاشق کے رگ رگ میں جلدی جلدی بے دھڑک پیچ اڑا دیتی ہیں۔

(3) جان جگر رِوچ پاوِن داماں عشوے غمزے ناز خراماں
واہ نازک رِتیاں چالیاں

حل لغات: پاوِن: ڈالیں۔ داماں: جمع دام کی جال' پھندے۔ رتیاں: ریت کی جمع' رسم' طریق۔ چالیاں: چالیں۔

ترجمہ: محبوب کی نازک چالیں' عشوے' غمزے (ناز و ادائیں) اور خرام ناز عاشق کے جان و دل میں جال پھیلا کر اس کو گرفتار کرنے (پھنسانے) کی کوشش کرتی ہیں۔

(4) کرن نہ ٹالے موہن مالے سَیِّنسَر بُول اَتے کُٹھالے

کیا پُھلوالے کیا والیاں

حل لغات: کرن نہ ٹالے: معاف نہیں کرتے۔ موہن مالے: گلے میں پہننے کا زیور۔ اتے: اور۔ بینسر' بول' کٹمالا' پھلوالا اور بالیاں: تمام زیوروں کے نام ہیں جو ناک' گلے اور کانوں میں پہنے جاتے ہیں۔

ترجمہ: محبوب کے زیور موہن مالا' بینسر' بولے' کٹمالے' پھلوالے اور بالیاں عاشق کو قابو کرنے سے کبھی گریز نہیں کرتیں۔

(5) ساڑم دلڑی ڈُکھڑیں کٹھڑی جندڑی لٹڑی سُکھڑیں کھٹڑی

بیاں اَکھیاں دردُوں آلیاں

حل لغات: ساڑم: مجھے جلائے۔ ڈکھڑیں کٹھڑی: دکھوں کی ماری ہوئی' قتل شدہ۔ لٹڑی: لوٹی ہوئی' برباد شدہ۔ سکھڑیں: سکھ۔ کھٹڑی: کھٹی ہوئی' ختم شدہ' جس میں سکھ ختم ہو چکے ہیں۔ آلیاں: تازہ' زخمی۔ بیاں: اور' اس کے علاوہ۔

ترجمہ: درد و الم کا قتل کیا ہوا دل مجھے جلا رہا ہے۔ زندگی جس کے لئے سکھ چین ختم ہو چکے ہیں' لٹ گئی ہے۔ اس کے علاوہ میری آنکھیں درد و الم کی وجہ سے ہمیشہ پُر آشوب رہتی ہیں اور ان کے زخم تازہ رہتے ہیں۔

(6) گھولے کُوچے شہر بزاراں سُوہن فریدؔ نوں اُجڑیاں باراں

ڈِتیاں برھُوں مُلک نکالیاں

حل لغات: گھولے: قربان کئے۔ سوہن: سہاتی' زیب دیں' اچھی لگتی ہیں۔ اجڑیاں: اجڑی ہوئی۔ باراں: جمع بار کی' جنگل' ویرانہ۔ ملک نکالیاں: شہربدر کرنا' وطن سے نکال دینا' دیس نکالا۔

ترجمہ: فرید کو عشق نے دیس نکالا دے دیا ہے اور اب اسے اجڑے ہوئے ویرانے اور جنگل ہی پسند ہیں اور اس نے شہر و بازار اور کوچہ کی رونقیں قربان کر دیں۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 128

(1) کَون کَرَم نرواز تیغ بِرھُوں دی کُٹھیّاں کُٹھیّاں

حل لغات: کرم: میرا کرے۔ نروار: انصاف۔ کون کرم نروار: میرا انصاف کون کرے گا۔ کٹھیاں: کشتہ ہوں' ذبح کی ہوئی۔

ترجمہ: میں تو کشتہ تیغ محبت ہوں' میرا انصاف کون کرے گا۔ (مجھے توقع انصاف نہیں ہے۔)

(2) اَنہد رَبین بَجا مَن مُوہیس رَاول جوگی لُٹیّاں لُٹیّاں

حل لغات: من موہیس: میرا من موہ لیا ہے' دل قابو کرلیا ہے۔ راول: سپاہی' معشوق۔ لٹیاں: لٹی ہوئی ہوں۔
ترجمہ: میں تو راول جوگی محبوب کی لٹی ہوئی ہوں جس نے انہد کی بین بجا کر میرا دل چھین لیا ہے۔

(3) راز حقیقی فاش ڈِٹھوسے علم و عمل توں چُھٹیاں چھٹیاں

حل لغات: فاش: برملا' ظاہر' کھلا ہوا۔ ڈٹھوسے: ہم نے دیکھا۔ چھٹیاں: چھوٹ چکی ہوں' آزاد ہو گی ہوں۔
ترجمہ: میں نے حقیقت کے اصلی راز کو کھلم کھلا دیکھ لیا ہے بس اب میں علم و عمل سے آزاد ہو گئی ہوں۔

(4) عشق نہیں ہے آگ غضب دی دہانّہہ کریندی ہُٹیاں ہٹیاں

حل لغات: دہانہہ: فریاد' آہ و زاری۔ ہٹیاں: ہٹی ہاں' تھک گئی ہوں۔
ترجمہ: عشق غضب کی آگ ہے جس نے جلا دیا ہے' میں تو فریاد کرتی کرتی تھک گئی ہوں۔

(5) کلہڑی چھڈ کے کیچ سدہایوں اکھیں ملیندی اُٹھیاں اُٹھیاں

حل لغات: کلہڑی: اکیلی' تن تنہا۔ سدھایوں: روانہ ہو گئے۔ اکھیں ملیندی: آنکھیں ملتی ہوئی' مسلتی ہوئی۔ اٹھیاں: میں اٹھی ہوں' بیدار ہوئی ہوں۔
ترجمہ: اے محبوب' پنل' تو مجھے اکیلی چھوڑ کر کیچ چلا گیا اور میں نیند سے آنکھیں ملتی ہوئی اٹھی ہوں اور تجھے تلاش کرتی ہوں۔

(6) جام زہر دے ظلم قہر دے درد پلیندا گھٹیاں گھٹیاں

حل لغات: پلیندا: پلاتا ہے۔ گھٹیاں: گھونٹ گھونٹ کر کے۔
ترجمہ: درد عشق مجھے سخت قاتل زہر کے پیالے بھر کر گھونٹ گھونٹ پلاتا ہے۔ ایک ہی مرتبہ نہیں پلاتا کہ جلدی جان چھوٹے۔

(7) عشق فرید نہیں اَج کل دا روز ازل دی مُٹھیاں مٹھیاں

حل لغات: اج کل: آج کل۔ مٹھیاں: مٹھی ہاں کا مخفف' میں مٹھی ہاں' برباد ہوں۔
ترجمہ: اے فرید! یہ عشق آج کل کا روگ نہیں' میں تو اس میں روز ازل سے گرفتار ہوں۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 129

(1) گھاٹے عشق دے گھاٹے جاتے میں تاں بھی چُم سر اکھیاں چاتے میں

حل لغات: گھاٹے: جمع گھاٹا کی' نقصان' خسارہ' بکثرت' گھنے۔ چم: چوم کر' احترام کر کے' عزت کے ساتھ۔ جاتے: میں نے جانے۔ تاں وی: پھر بھی۔ سر اکھیاں: سر آنکھوں پر۔ چاتے: اٹھائے' اٹھا لئے۔

ترجمہ: میں نے یہ جان لیا تھا کہ عشق کے نقصانات بہت زیادہ ہیں۔ پھر بھی میں نے اسے چوم کر سر آنکھوں پر اٹھا لیا ہے۔

(2) کھوٹا بینہہ انوکھا ویری ہے — مُونہہ دُھور مٹی سر کیری ہے
ڈکھاں سُولاں دلڑی گھیری ہے — پلّو سُول کپتڑے پاتے میں

حل لغات: کھوٹا بینہہ: غیر خالص عشق۔ ویری: دشمن۔ مونہہ دھوڑ: مونہہ پر غبار۔ سر کیری: سر میں راکھ خاکستر۔ گھیری: گھیر لی ہے۔ کپتڑے: ناشائستہ، جھگڑالو، فسادی۔ پلو: دامن میں۔ پاتے: ڈالے۔

ترجمہ: عشق کھوٹا اور عجیب دشمن ہے، اس کے سبب سے منہ غبار آلود اور سر میں خاکستر ڈالے دیوانہ بنی ہوئی ہوں اور درد و رنج نے دل کو گھیرے میں لے لیا ہے اور محبت سے میں نے ناشائستہ سول درد ہی اپنے دامن میں ڈالے ہیں۔

(3) بجّی رات بخّی تڑپھاندی ہے — تتی تُول سُتیں اگ لاندی ہے
ڈُکھی ڈُسک ڈُسک کرلاندی ہے — بُرے برہوں دے ساہ سُنجاتے میں

حل لغات: بجی رات: سرشام، رات کا ابتدائی حصہ۔ بخی: بدبخت۔ تڑپھاندی ہے: تڑپتی ہے۔ تتی تول: سوختہ دولائی، رضائی۔ ستیں: سوتے ہوئے۔ لاندی ہے: لگاتی ہے۔ ڈکھی: دکھیاری۔ ڈسک ڈسک: سسکیاں بھر بھر کر۔ کرلاندی: فریاد کرتی۔ ساہ سنجاتے میں: میں نے سانس پہچان لئے ہیں یعنی مزاج پہچان لیا ہے۔

ترجمہ: عاشق بدنصیب سرشام سے ہی تڑپتی رہتی ہے، تو شک بھی سونے نہیں دیتی اور آگ لگا دیتی ہے۔ یہ دکھیاری سسکیاں بھر بھر کر آہ و زاری کرتی ہے۔ عشق کے برے نتیجے، برے سلوک میں نے پہچان لئے ہیں۔ میں نے اس برے عشق کے سانس تک پہچان لئے ہیں۔

(4) بیواہی وَہ وَہ وَاہ میری ہے — ہو ہو عزّت جاہ میری
سُنج واہ ہے تکیہ گاہ میری — پاتی پیت توں ایہا براتے میں

حل لغات: بیواہی: بے کسی، بے نوائی۔ وہ وہ: کلمات حیرت، کیا خوب۔ ہو ہو: کلمات تحقیر بدنامی، رسوائی۔ واہ: آسرا، سہارا۔ سنج واہ: ویرانے۔ برات: خلعت، تحفہ، حصہ۔ پاتی: پائی، حاصل کی۔

ترجمہ: بے کسی اور بے نوائی کیا خوب میرا آسرا اور سہارا ہے۔ لوگوں کی واہ واہ خندہ زنی ہے اور میری عزت و توقیر لوگوں کی ہو ہو کلمات تحقیر و رسوائی ہیں اور ویرانے میرا مسکن ہو گئے ہیں، بارگاہ عشق سے مجھے یہی خلعت ملی ہے۔

(5) لگی تانگ پنّل دی سانگ جڈاں — بھناّ چُوڑا اُجڑی مانگ تڈاں
اللہ تھیسم وصل دا سانگ کڈاں — رہرے ساڑ سٹے گہنے لاتھے میں

حل لغات: تانگ: انتظار۔ سانگ: برچھی۔ جڈاں: جب۔ بھناں: توڑتی ہوں، توڑا۔ تھیسم: مرا ہو گا۔ سانگ: پہلے مصرع میں تیر اور نیزے کے معنی ہیں اور تیسرے مصرع میں باعث، ذریعہ ہے، اتفاق موقعہ۔ ساڑ سٹے: جلا پھینکے۔ گہنے: زیور۔

لاتھے: اتار دیئے۔

ترجمہ: جب سے محبوب پنل کی انتظار کی برچھی لگی اسی وقت چوڑا توڑ ڈالا ہے اور مانگ اجڑ گئی ہے، سہرے جلا دیئے ہیں اور زیور سب اتار ڈالے ہیں۔ اللہ کوئی وصل دوست کا ذریعہ پیدا کر دے۔ (اللہ میری ملاقات کا موقع کب ہو گا؟)

(1) گانے: مثنوی معدن عشق

(6) ناں باجھ ہے باجھ خواری دے — اتھے حال تساڈڑی یاری دے
ڈکھے گزرن ڈینہہ ازاری دے — متھے نین کلڑے لاتے ئیں

حل لغات: باجھ: پہلے باجھ کے معنی جائے پناہ، دوسرے باجھ کے معنی بغیر، سوائے، بجز کے ہیں۔ اتھے: یہی۔ ازاری: درد مند۔ ڈکھے: مشکل، دشواری سے۔ گزرن: گزریں۔ ڈینہہ: دن۔ متھے: بدبخت۔ کلڑے: بے ڈھنگے، بے ڈھب۔ لاتے: لگائے۔

ترجمہ: خواری کے سوا مجھے کوئی جائے پناہ نہیں ملتی۔ اے محبوب آپ کی دوستی کی وجہ سے میرا یہ حال ہے۔ اس دکھیا کے دن نہایت تکلیف سے گزر رہے ہیں، میں نے بدبخت آنکھیں بے ڈھب سی لگائی ہیں۔

(7) گل زلف پنل دا پیچ پیم — ہتھ ہوت دے دلڑی وِیچ ڈتم
ست سیجھ فرید بعید تھیم — ویساں کیچ نہ رہساں جاتے مین

حل لغات: گل: گلے میں۔ پیم: مجھے پڑا۔ دلڑی: دل۔ ویچ ڈتم: میں نے بیچ دی، فروخت کر دی۔ بعید تھیوم: دور گئی۔ ویساں: میں جاؤں گی۔ نہ رہساں: نہ رکوں گی۔ جا: مسکن، گھر، ٹھکانہ، وطن۔ جاتے میں: میں نے جان لیا ہے۔

ترجمہ: اے فرید! محبوب سے دور ہو کر میں نے سیج چھوڑ دی ہے اور گلے میں محبوب کی زلف کا پیچ پڑا ہوا ہے، ہوت محبوب کے ہاتھ میں نے دل کو بیچ دیا ہے، اب تو ضرور کیچ (وطن محبوب) کی طرف چلی جاؤں گی اور اپنے مسکن پر ہرگز نہ رہوں گی۔

نوٹ: اگر اس لفظ کو "جاتے میں" پڑھا جائے تو معنی یہ ہوں گے کہ میں نے جان لیا ہے کہ کیچ چلی جاؤں گی۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 130

(1) ماہی باجھ کلیاں — دلدار بغیر اولیاں

حل لغات: ماہی: محبوب۔ باجھ: کے بغیر۔ کلی: ناکارہ۔ اولی: بے راہ، الجھنوں میں مبتلا۔ اولی اور کلی: دونوں ہم معنی اور اکثر اکٹھے استعمال ہوتے ہیں، بے ڈھب، غیر موزوں کے معنوں میں بولے جاتے ہیں۔

ترجمہ: میں محبوب کے بغیر ناکارہ ہوں اور دلدار کے بغیر میرا کوئی کام اچھا نہیں رہا۔ (الجھن میں مبتلا ہوں۔)

Scanned with CamScanner

(2) ماہی جھوک لڈائی وینڈا سانگ ہجر دے رلیاں

حل لغات: جھوک لڈائی وینڈا: خیمے لاد کرلے جارہا ہے۔ سانگ: سنگت، ساتھ، ٹولی۔ رلیاں: میں شامل ہوئی ہوں۔

ترجمہ: محبوب تو اپنے خیمے لاد کرلے جارہا ہے۔ میں ہجر و فراق سہنے کے لئے اس کے حلقہ محبت میں شامل ہو گئی ہوں۔

(3) ترس نہ آوے ہک رِتل تینوں سخت غماں وِچ گلیاں

حل لغات: ہک تل: تل کے برابر، ذرہ بھر۔ تینوں: تمہیں۔ غماں وچ: غم و اندوہ میں۔ گلیاں: گلی ہوں، برباد ہوئی ہوں۔

ترجمہ: اے محبوب! تجھے ذرہ بھر رحم نہیں آیا۔ میں غم اور درد میں گھل گھل کر گل گئی (تباہ ہو گئی ہوں)۔

(4) وِیڑھا کھاوے انگنْ نہ بھاوے اَگ فراق دی جَلیاں

حل لغات: ویڑھا: صحن خانہ۔ انگن: گھر کی چار دیواری، آنگن۔ بھاوے: بھائے۔ جلیاں: جلی ہوئی ہوں۔

ترجمہ: میں ہجر فراق کی آگ میں جل چکی ہوں، اب مجھے گھر کھانے کو دوڑتا ہے اور انگن نہیں بھاتا۔

(5) شرم ونجایُم بھَرم گنْوایُم رُلدی کوُچے گلیاں

حل لغات: ونجایم: میں نے ضائع کی۔ بھرم: عزت، توقیر، وقار، ساکھ۔ گنوایم: میں نے کھو دیا۔ رلدی: آوارہ و سرگردان پھرتی ہوں۔

ترجمہ: میں نے شرم و حیا کو بھلا دیا اور بھرم گنوا دیا اور اب کوچوں اور گلیوں میں آوارہ پھر رہی ہوں۔

(6) عِشق فرید بُہوں ڈُکھ ڈیسم اَج کل موئی موئی بھلیاں

حل لغات: بہوں: بہت۔ ڈیسم: مجھے دے گا۔ ڈکھ: دکھ۔ بھلیاں: بھلی ہوں، اچھی ہوں۔ موئی: مری ہوئی، مردہ (مؤنث)۔

ترجمہ: اے فرید عشق و محبت تو بہت دکھ دیں گے، اگر میں آج کل مرجاتی تو یہ میرے لئے اچھا ہوتا۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 131

(1) آ رِل ماہی مَیں ماندی ہاں بے وَس برہوں دی باندی ہاں

حل لغات: ماہی: محبوب۔ ماندی: بیمار، مضطرب اور بے چین، دل گرفتہ۔ بے وس: بے بس۔ باندی: کنیز۔

ترجمہ: آؤ محبوب ملاقات کرلو۔ میں بہت بیمار ہوں۔ میں بے بس ہوں کیونکہ عشق کی (زر خرید) باندی ہوں۔

(2) عِشق اوَیڑے دُشمن ویڑھے سَس نناناں کرم بکھیڑے

اَمڑی جُڑ جُڑ لاوِم جھیڑے بابل وِیر نہ بھاندی ہاں

حل لغات: اویڑا: بے ڈھب، ٹیڑھا۔ نناناں: جمع نناں کی، نند، خاوند کی بہن۔ کرم بکھیڑے: میرے ساتھ جھگڑے فساد

کریں۔ جڑ جڑ: خوب تیار ہو کر۔ لانوم جھیڑے: میرے ساتھ جھگڑیں۔ امڑی: ماں۔ ویر: بھائی۔ بابل: باپ۔ نہ بھاندی ہاں: نہیں بھاتی ہوں۔

ترجمہ: ایک تو بے ڈھب عشق سے پالا پڑ گیا ہے دوسرا محلہ دشمن ہے' ساس اور نند مذاق کرتی ہیں' ماں خوب تیار ہو کر جھگڑے کرتی ہے' باپ اور بھائی تک کو میں بھاتی ہی نہیں۔

(3) کھیڑے بھیڑے سخت ستاون نیڑے وسدے مارن آون
سینگیاں سرتیاں تہمت لاون کلہڑی پئی کرلاندی ہاں

حل لغات: بھیڑے: بدخو۔ ستاون: ستائیں۔ کھیڑے: سسرال کے لوگ۔ نیڑے وسدے: قریب رہنے والے' ہمسائے۔
کرلاندی ہاں: کرلا رہی ہوں' کراہ رہی۔ کلہڑی: اکیلی۔ پئی: پڑی' رہی۔

ترجمہ: کھیڑے بدخو بہت ستاتے ہیں' ہمسائے مجھے مارنے کو دوڑتے ہیں' مل کر کھیلنے والی سہیلیاں بھی تہمتیں اور الزام تراشتی ہیں' میں بالکل اکیلی تنہا کراہ رہی ہوں۔

(4) سیج سڑیندی لنبے لیندی گانے گہنے پھل نہ پیندی
توں تلیندی چوڑ جلیندی روندی تے غم کھاندی ہاں

حل لغات: سڑیندی: جلاتی ہے۔ لنبے لیندی: آگ لگاتی ہے۔ لنبے: شعلے۔ پھل: تعویذ' گہنے۔ نہ پیندی: نہیں پہنتی۔ توں: دولائی۔ تلیندی: تلتی ہے۔ چوڑ: بازو میں پہننے کا ہاتھی دانت کا بنا ہوا چوڑا۔ جلیندی: جلاتی ہے۔

ترجمہ: سیج انگاروں کی طرح جلاتی ہے' پھول زیور اور سنگار پہننا میں نے ترک کر دیا ہے' توشک جسم کو تل رہی ہے۔ جلاتی ہے اور بازو کی چوڑ جھلس دیتی ہے۔ ہر وقت رونے اور غم کھانے سے کام ہے۔

(5) ڈکھڑے پانواں نینہہ نبھاواں توں بن کینوں کوک سناواں
تپدیں کھپدیں وقت ونجاواں ول ول جھوکاں جاندی ہاں

حل لغات: ڈکھڑے: دکھ۔ پانواں: میں پاؤں' حاصل کروں۔ نینہہ: عشق۔ نبھاواں: نبھاتی ہوں۔ کینوں: کس کو۔ کوک سناواں: فریاد سناؤں۔ تپدیں: تپتے ہوئے۔ کھپدیں: اضطراب میں گھلتے ہوئے۔ ونجاواں: ضائع کروں۔ ول ول: بار بار۔ جھوکاں: قیام گاہ کی طرف۔ جاندی ہاں: جاتی ہوں۔

ترجمہ: مصائب سہتی ہوں' مگر محبت کو نباہ رہی ہوں۔ اے دوست! تیرے بغیر کس کو فریاد سناؤں' میرا وقت آگ میں جلتے ہوئے اور اضطراب میں کراہتے ہوئے گزر رہا ہے اور بار بار یار کے کاشانہ کی طرف جاتی ہوں۔

(6) مولیٰ جھوکاں پھیر وسیسی سارا روگ اندر دا ویسی
یار فرید انگن پوں پیسی ڈیسم بانہہ سرہاندیاں

حل لغات: روگ اندر دا: دل کی بیماریاں۔ ویسی: چلی جائیں گی۔ پوں پیسی: قدم رکھے گا۔ پھیر وسیسی: پھر آباد کرے گا۔

بانہہ سراندی ڈیسی: اپنا بازو میرے سر کے نیچے رکھے گا۔

ترجمہ: یقین ہے کہ خداوند تعالیٰ پھر یہ ویرانے آباد کرے گا' اس وقت دل کا تمام درد دور ہو جائے گا۔ جب اے فرید یار پھر صحن خانہ میں قدم رنجہ فرمائے گا اور میرے بازو پھر اس کا سرہانہ بنیں گے۔ (اپنا بازو میرے سر کے نیچے رکھے گا۔)

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 132

حضرت خواجہ صاحب اس کافی میں اپنے مسلک "ہمہ اوست" کی مختلف اسالیب اور انداز میں تشریح فرمائی ہے۔

(1) میڈا عشق وی توں میڈا یار وی توں   میڈا دین وی توں ایمان وی توں

حل لغات: میڈا: میرا۔ وی: بھی' نیز۔ توں: تو' خداوند مطلق۔

ترجمہ: اے خداوند مطلق! میرا عشق بھی تو ہے' محبوب بھی تو ہے اور دین و ایمان بھی تو ہے۔

(2) میڈا جسم وی توں میڈا رُوح وی توں   میڈا قلب وی توں جند جان وی توں

حل لغات: قلب: دل۔ روح: وہ لطیفہ جو صوفیائے کرام کے نزدیک عرفانی دنیا میں ترقی کے مراحل طے کرنے کے قابل خیال کیا گیا ہے' روح کے متعلق قرآن پاک کا یہ حکم قل الروح من امر ربی کافی اشارہ ہے۔

ترجمہ: تو ہی میری روح' جسم' دل و جان ہے۔ میرا جسم بھی تو ہے روح بھی تو ہے' قلب اور دل و جان بھی تو ہے۔

(1) میڈی:--- اسرار فریدی

(3) مَیڈا کعبہ قبلہ' مسجد' منّبر   مصحف تے قُرآن وی توں

حل لغات: مصحف: صحیفہ' آسمانی کتاب' کلام الٰہی۔

ترجمہ: میرا کعبہ' قبلہ' مسجد' منبر' مصحف اور قرآن بھی تو ہی ہے۔

(4) مَیڈے فرض فریضے حج زکواتاں   صوم صلوٰت اذان وی توں

حل لغات: زکوٰۃ: مال کا چالیسواں حصہ جو ہر مستطیع مسلمان سال بہ سال خیرات کیا کرتے اور یہ خیرات بطور فرض ہر مسلمان پر لازم ہے۔

ترجمہ: میرے تمام ارکان مذہب فرائض حج' زکوٰۃ' صوم' صلوٰۃ' اذان سب کچھ تو ہے۔

(5) میڈی زہد عبادت طاعت تقویٰ   علم وی توں عرفان وی توں

حل لغات: زہد: پرہیزگاری' لذات دنیاوی سے پرہیز اور کنارہ کشی۔ طاعت: فرمانبرداری۔ تقویٰ: بیم و رجا' خوف خدا' پرہیزگاری۔ عرفان: معرفت' خداشناسی' پہچان' وہ علم جو حواس خمسہ کا محتاج نہیں۔

ترجمہ: اے مالک! میری تمام نکوکاری' عبادت' فرمانبرداری' پرہیزگاری' علم و عرفان کا مرکز تو ہی ہے۔ ان صلوٰتی و

نسکی و محیای و مماتی للّٰہ رب العالمین کا ترجمہ ہے۔

(6) مَیڈا ذِکر وی توں میڈا فِکر وی تُوں   مَیڈا ذوق وی توں وِجدان وی تُوں

حل لغات: فکر: سوچنا' تدبر۔ ذوق: لذت روحانی۔ وجدان: کیف۔

ترجمہ: میرا ذکر' فکر' ذوق اور وجان بھی تو ہے۔

(7) میڈا سَانوَل مِٹھڑا شام سلوٹْنا   من موہن جانان وی تُوں

حل لغات: سانول: ملیح۔ مٹھڑا: میٹھا۔ شام: تکیہ گاہ' سہارا' جائے پناہ۔ سلونا: نمکین' خوش ادا محبوب ملیح۔ من موہن: دل کو موہ لینے والا۔ جانان: محبوب۔

ترجمہ: میرے محبوب ملیح' میٹھے سانولے نمکین محبوب' میرا من موہن اور جان جاں بھی تو ہے۔

(8) میڈا مُرشد ہادی پِیرِ طریقت   شیخ حقائق دَان وی تُوں

حل لغات: مُرشد: صاحب ارشاد' ہدایت کرنے والا۔ طریقت: روحانی منازل طے کرنے کے لئے بزرگوں نے اسلامی مساعی اور مصروفیتوں کو شریعت' طریقت' معرفت اور حقیقت کے مختلف درجے قائم کر رکھے ہیں۔ یہ ان میں سے ایک ہے۔

ترجمہ: میرا رہنما' ہادی' پیر طریقت' شیخ حقیقت آشنا تو ہی ہے۔

(9) میڈا آس اُمید تے کھٹّیاں وَٹّیاں   تکیہ مانْ تے تراݨ وی تُوں

حل لغات: کھٹیا وٹیا: تمام عمر کا سرمایہ' عمر بھر کی کمائی۔ مانْ: غرور' مایہ ناز۔ تران: طاقت کا گھمنڈ' آسرا' سہارا۔

ترجمہ: میری امید' میرا سہارا' میرا حاصل زندگی' میرا فخر اور میرا سہارا بھی تو ہے۔

(10) میڈا دَھرم وی تُوں میڈا بھَرم وی تُوں   مَیڈا شرم وی تُوں میڈا شان وی تُوں

حل لغات: دھرم: مذہب' مسلک۔ بھرم: عزت' ناموس' وقار۔

ترجمہ: میرا مذہب بھی تم ہو' میرا وقار بھی تم ہو۔ میری شرم و حیا بھی تم ہو۔ میری شان بھی تم ہو۔

(11) میڈا دُکھ سُکھ رووݨ کھِلݨ وی تُوں   میڈا درد وی تُوں درمان وی تُوں

حل لغات: ڈکھ: دکھ۔ رودن: رونا۔ کھلن: ہنسنا۔ درماں: علاج' مداوا' دوائی۔

ترجمہ: میرا دکھ سکھ' ہنسنا رونا بھی تم ہو۔ میرا درد بھی تم درمان بھی تم ہو۔

(12) میڈا خوشیاں دا اسباب وی تُوں   میڈے سُولاں دا سامان وی توں

حل لغات: اسباب: جمع سبب' باعث' وجہ۔ سولاں دا: رنج و اندوہ کا۔

ترجمہ: میری تمام خوشیوں کا باعث تیری ہی ذات پاک ہے۔ میرے رنج و اندوہ کا سامان بھی اور اس کا علاج بھی تیرے ہی رحم و کرم پر منحصر ہے۔

Scanned with CamScanner

(13) میڈا حُسن تے بھاگ سُہاگ وی توں   میڈا بخت تے نام و نشان وی توں

حل لغات: حسن: خوبی۔ بھاگ: بخت، قسمت، خوش نصیبی۔ سہاگ: خوشی، عروسی کی مسرتیں۔ بھاگ سہاگ: بخت اور سہاگ۔

ترجمہ: میرے حسن کی خوش بختی اور سہاگ بھی تم ہو۔ میرا بخت اور میرا نام و نشان بھی تم ہو۔

(14) میڈا ڈیکھݨ بھالݨ جاچݨ جوچݨ   سمجھݨ جاݨ سُنجاݨ وی توں

حل لغات: جاچݨ جوچݨ: پرکھنا، معلوم کرنا۔ جاݨ سنجاݨ: جان پہچان، واقفیت۔

ترجمہ: میری جان پہچان، دیکھ بھال، جانچ اور علم کی تمام طاقتیں تیرے ہی نام سے وابستہ ہیں۔

(15) میڈے ٹھَڈڑے ساہ تے مُونجھ مُنجھاری   ہَنجنُوں دے طُوفان وی توں

حل لغات: ٹھَڈڑے ساہ: ٹھنڈے سانس۔ مونجھ منجھاری: اداسی، گھبراہٹ، حزن و ملال۔ ہنجنوں: آنسو۔

ترجمہ: میری سرد آہیں، اداسی اور گریہ و زاری اور آنسوؤں کے طوفان بھی تم ہو۔

(16) میڈے تِلک تِلولے سیندھاں مانگھاں   ناز نہورے تانڑ وی توں

حل لغات: تلک: وہ نشان جو ہنود مذہبی رسوم کے سلسلہ میں سیندور وغیرہ سے ماتھے پر لگاتے ہیں۔ سیندھ مانگھ: دونوں ہم معنی مانگ۔ تان: تکیہ، آسرا، سہارا۔

ترجمہ: میری تمام اسباب آرائش، تلک، تل، سیندھ، مانگیں، ناز و انداز اور آسرے صرف تمہاری ذات ہے۔

(17) میڈی مہندی کجل مُساگ وی توں   میڈی سُرخی بیڑا پان وی توں

حل لغات: مساگ: درخت اخروٹ کا چھلکا جس کو عورتیں دانتوں کی صفائی اور رنگینی کے لئے استعمال کرتی ہیں۔

ترجمہ: میری مہندی، کاجل، مسی، مساگ، سرخی، پان بھی تم ہو۔

(18) میڈی وحشت جوش جُنون وی توں   میڈا گریہ آہ و فغان وی توں

حل لغات: جوش جنوں: دیوانگی کا جذبہ۔

ترجمہ: اے محبوب حقیقی، میری وحشت، جوش دیوانگی، آہ و فغان، گریہ و زاری سب تم ہی ہو۔

(19) میڈا شعر عرُوض قوافی توں   میڈا بحر وی توں اوزان وی توں

حل لغات: شعر: بیت، نظم کا ایک ٹکڑا۔ عروض: وہ علم جس سے شعر کہنے کی واقفیت اور طریقہ حاصل ہو۔ قوافی: جمع قافیہ کی ہر شعر کا وہ آخری لفظ جو ہم وزن غزل کے دوسرے شعروں میں بدلتا چلا جاتا ہے۔ بحر: وہ موزوں بنیاد جس کے مطابق صحیح شعر کہا جاتا ہے۔ اوزان: جمع وزن کی، پیمانہ، اندازہ، شعروں کا صحیح پیمانہ و اندازہ۔

ترجمہ: میرے تمام شعر و اشعار علم شاعری، قافیئے، بحر اور وزن سب کچھ تو ہی ہے۔

(20) میڈا اول آخر اندر باہر   ظاہر تے پنہان وی توں

حل لغات: اولؔ: جو ہر ایک ابتداء سے پہلے ہو' صنعت باری تعالیٰ' اس طرح۔ آخر: جو تمام انتہاؤں کے بعد ہو' ذات باقی جس کو کبھی فنا نہیں' مراد ذات باری تعالیٰ۔

ترجمہ: تو ہی اول آخر ہے' تو ہی اندر ہے' تو ہی باہر ہے' تو ہی ظاہر و باطن میں ہے' ہر جگہ تیرا ہی جلوہ ہے۔

(21) میڈا فرد اتے دیروز وی توں   الیوم وی توں آلان وی توں

حل لغات: فردا: کل' روز دیگر' آنے والا دن۔ دیروز: گزرا ہوا دن۔ الیوم: آج۔ آلان: ابھی' اس وقت۔

ترجمہ: میرا امروز و فردا' آج کل اور آلان بھی تو ہے۔

(22) میڈا بادل برکھا کھمنیاں گاجاں   بارش تے باران وی توں

حل لغات: برکھا: بارش' برسات۔ کھمنیاں: بجلیاں۔ گاجاں: رعد' کڑک' گرج۔

ترجمہ: میرا بادل' میری برکھا' میری کوندتی بجلیاں' میری کڑک گرج' میری بارش اور باران بھی تو ہے۔

(23) میڈا ملک ملہیر تے مارو تھلڑا   روہی چولستان وی توں

حل لغات: ملک ملہیر: محبوب کا وطن۔ مارو: قاتل۔ تھلڑا: ریگزار۔ مارو تھلڑا: کف دست میدان۔ روہی: ریگستان۔ چولستان: ریگستان۔

ترجمہ: میرا ملک ملہیر' میرا کف دست میدان' میری روہی اور میرا چولستان بھی تو ہے۔

(24) جے یار فرید قبول کرے   سرکار وی توں سلطان وی توں

ترجمہ: اے فرید! اگر محبوب تجھے قبول کرلے تو پھر سرکار بھی تم ہو اور سلطان بھی تم ہو۔

(25) نہ تاں کہتر کمتر احقر ادنیٰ   لاشئے لا امکان وی توں

حل لغات: کہتر: سب سے چھوٹا۔ احقر: حقیر' ذلیل۔ ادنیٰ: چھوٹے طبقہ کا' حقیر۔ لاشے: جس پر کسی چیز کا اطلاق نہ ہو سکے' کچھ نہ' بے وجود۔ لا امکان: امکان سے گرا ہو' امکان بمعنی طاقت' قدرت۔

ترجمہ: اگر دوست قبول نہ کرے' تو پھر سب سے کمتر' ذلیل' ادنیٰ' لاشی اور امکان سے گرا ہوا تو ہی ہو گا۔

نوٹ: "مثنوی معدن عشق" میں ایک یہ شعر بھی درج ہے:

میڈے تول نہالی زیور تریور   ہار سنگھار تے آن وی توں

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 133

(1) میڈا یار گیا پردیس ڈوں وے میاں   گانے گہنے کینویں پاواں تڑی پاواں

حل لغات: ڈوں: طرف، جانب، سمت۔ گانے، گہنے: زیور، بند وغیرہ۔ کینویں: کیسے۔ پاواں: پہنوں۔

ترجمہ: میرا محبوب تو پردیس گیا ہوا ہے، میں ہار سنگار کس طرح اور کس کے لئے کروں، گانے گہنے کیونکر پہنوں؟

(2) ساڑاں سیندھ تے مانگ اُجاڑاں   بوڑی نوں اگ لانواں ڑی لانواں

حل لغات: ساڑاں: میں جلاؤں۔ سیندھ: مانگ۔ مانگھ: مانگ۔ اجاڑاں: میں اجاڑوں۔ اگ لانواں: آگ لگا دوں۔ بوڑی: چوٹی، پراندہ۔

ترجمہ: ہجر محبوب میں مانگیں اجاڑ دوں، جلا دوں! چوٹی کو بھی آگ لگا دوں۔

(3) . بُٹھ کجلا بٹھ سُرخیاں مہندیاں   سُولیں سانگ نبھاواں ڑی نبھاواں

حل لغات: بٹھ: بھاڑ میں جائے۔ کجلا: کاجل۔ سولیں: دکھ درد۔ سانگ: کے ساتھ، سنگت۔ نبھاواں: نبھاوں، نباہ کروں، دن گزاروں۔

ترجمہ: فراق زدہ کی سرخیاں، مہندیاں کاجل سب چھوٹ گئے ہیں، میں تو درد و رنج کے ساتھ نبھا رہی ہوں۔

نوٹ: اکثر نسخوں میں لفظ "بن سرخیاں" ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ کاجل بھاڑ میں گیا اور بغیر سرخی مہندی کے میں تو درد و غم کے ساتھ نبھا رہی ہوں۔

(4) سجڑی رات کراں فریاداں   ڈیہاں وَینڑ ولاواں ڑی ولاواں

حل لغات: سجڑی: تازہ یعنی شروع شب، سندھی زبان میں اس کے معنی ہیں: رات بھر، ساری رات۔

ترجمہ: تمام رات یا ساری رات آہ و فریاد کرتی ہوں اور دن بین و نوحہ میں گزرتا ہے۔

(5) کنگڑے کنڈڑے فرش وچھا کر   ڈُکھ دی سیجھ سُہاواں ڑی سُہاواں

حل لغات: کنگڑے: کنکر، اینٹوں کے ٹکڑے۔ کنڈرے: کانٹے۔ وچھاکر: بچھا کر۔ سیج سہاواں: سیج کو زینت دوں۔

ترجمہ: کنکروں اور کانٹوں کا بستر بچھا کر اس پر درد و الم کی سیج کو زینت دوں۔

(6) مُلک ملیر نہ وُٹھڑم ہے ہے   رو رو سندھ ڈوں آواں ڑی آواں

حل لغات: نہ وُٹھڑم: مینہ نہ برسا، بارش نہ ہوئی، میں نہ آباد ہوئی۔ وٹھڑم: کی اس صورت میں آباد ہونا مگر پہلا معنی زیادہ موزوں ہے۔ ہے ہے: ہائے افسوس۔ ڈوں: کی طرف۔

ترجمہ: ہائے افسوس اس بار ملیر میں بارش نہیں ہوئی (ملیر کا ملک آباد نہ ہوا) رو رو کر اب سندھ کی طرف آؤں۔

(7) بھینڑیں ویر تھئے سبھ وَیری   اَمڑی مول نہ بھاواں ڑی بھاواں

حل لغات: ویر: بھائی۔ ویری: دشمن، مخالف۔ امڑی: ماں۔ بھانواں: پسند آؤں۔

ترجمہ: بہنیں، بھائی دشمن ہو گئے ہیں، ماں کو میں بالکل نہیں بھاتی (قطعاً پسند نہیں)۔

(8) باجھوں یار فریدؔ ہمیشہ   رَت روواں غم کھاواں ڑی کھاواں

حل لغات: باجھوں: بغیر۔ رت: خون میں۔

ترجمہ: اے فرید محبوب کے بغیر (فراق میں) ہر وقت غم کھا رہی ہوں اور خون کے آنسو بہا رہی ہوں۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 134

اس کافی میں حضرت خواجہ صاحب ؒ نے وحدت الوجود کے فلسفہ کو شعری انداز میں نہایت خوبصورت اور دل پسند انداز کے ساتھ بیان کیا ہے۔

(1) ناصح ناہی ناتھی مانع عشق اَساڈا دین ایمان

حل لغات: ناصح: نصیحت کرنے والا، واعظ۔ ناہی: نہ کرنے والا، روکنے والا۔ مانع: منع کرنے والا، باز رکھنے والا۔

ترجمہ: اے واعظ تو مجھے عشق سے نہ روک عشق تو ہمارا دین اور ایمان ہے۔

(2) کُنتُ کَنزاً عشق گواہی پہلوں حُب خود ذات کوں آہی

جیں سانگے تھیا جمل جہان

حل لغات: کُنتُ کَنزاً: حدیث قدسی کُنتُ کَنزاً مخفیاً کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی میں ایک مخفی خزانہ تھا۔ پھر مجھے اپنے آپ سے محبت ہوئی۔ میں نے اپنے آپ کا تعارف چاہا۔ میں نے کُن کہا اور کائنات پیدا ہو گئی۔ جیں بہانگے: جس کی وجہ سے۔ جمل جہان: جملہ جہان، تمام جہان، سارا جہان۔

ترجمہ: کنت کنزاً مخفیاً کی حدیث عشق کے (جواز کی) گواہی دے رہی ہے۔ سب سے پہلے عشق خود باری تعالیٰ کی ذات میں پیدا ہوا جس کی وجہ سے جملہ جہاں وجود میں آئے۔

(3) عشق ہے ہادی پرم نگر دا عشق ہے رہبر راہ فقر دا

عِشقوں حاصل ہے عرفان

حل لغات: پرم نگر: دیار محبت، عشق کا شہر۔ رہبر: رستہ دکھانے والا۔ عرفان: معرفت الٰہی کا علم۔

ترجمہ: عشق پریم نگر کا ہادی ہے۔ عشق راہ فقر کا رہبر ہے۔ عشق ہی سے عرفان (معرفت) حاصل ہوتا ہے۔

(4) مال عیال دی بُٹھ گھت یاری دنیا عُقبیٰ توں تھی عاری

بے سامانی ہے سامان

حل لغات: مال و عیال: کو انسان کی غفلت کا ذریعہ بتلایا گیا ہے، چنانچہ کلام مجید کی آیت المال والنبون فتنہ۔ بٹھ گھت: بھاڑ میں ڈال۔ توں: سے۔ عاری: فارغ، خالی۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: راہ محبت میں تو بے سامانی ہی کچھ سامان ہو سکتا ہے' اس لئے اے سالک تو مال و عیال کی خواہش کو ترک کر دے' بلکہ دنیا و عقبیٰ کے فکر سے آزاد ہو جا۔ تب کہیں منزل مقصود کا سراغ مل سکے گا۔

(5) مذہب مشرب "لا" مذہب دا لُبّ ہے سارے ارث عرب دا
شاہد درس حدیث قرآن

حل لغات: مذہب: راستہ' طور طریق۔ مشرب: طور طریق' دوسرے لفظ مذہب کے معنی ہیں' دین اسلام۔ لامذہب کے ایک معنی تو بے مذہب کے ہیں لیکن لا کا اشارہ کلمہ مبارک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی طرف بھی سمجھا جاسکتا ہے۔ لب: خلاصہ' مغز' عقل۔ ارث: ورثہ۔ شاہد: گواہ۔

ترجمہ: آیات قرآنی اور احادیث مبارک شاہد ہیں کہ کلمہ "لا" ہی تمام میراث عرب کا لب لباب ہے یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی تمام مذہب کی بنیاد ہے اور یہی افضل الاذکار ہے کیونکہ موجودہ مذہب اسلام عرب کی لامذہبیت کے علاج کے لئے آیا۔ نفی ہر اثبات کی بنیاد ہے۔

(6) سِکھ خِلّت سَٹ غیر دی عِلّت ابن العربیؒ دی رکھ مِلّت
آکھیم سوہنے فخرِ جہانؒ

حل لغات: خلت: محبت' دوستی' خلوت انتہائی' یکسوئی' حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی طریقت۔ سٹ: چھوڑ دے۔ ملت: مشرب' مسلک۔ ابن العربی: صوفیائے کرام کے بڑے امام شیخ محی الدین عربی' جو ہمہ اوست کے عقیدے کے بڑے پیشرو سمجھے جاتے ہیں۔ علت: بیماری۔

ترجمہ: مجھے اپنے خوبصورت پیر فخر جہاں صاحب کا ارشاد ہے کہ ابن العربی کا مسلک رکھ اور خلوت ہی میں زندگی بسر کر دے' غیر کی محبت اور علت کو چھوڑ دے' یعنی غیر خدا کے وجود سے انکار کر دے۔ یعنی حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے طریق خلت کو اختیار کر۔

(7) غافل شاغل ناسی ذاکر صالح طالح مومن کافر
سب ہے نُور قدیم دا شان

حل لغات: غافل: غفلت کرنے والا۔ شاغل: یاد الٰہی میں مشغول۔ ناسی: فراموش کنندہ' بھول جانے والا۔ ذاکر: ذکر کرنے والا۔ صالح: نیک۔ طالح: بدکردار' صالح کی ضد۔ نور قدیم: نور ازل۔ حضرت باری تعالیٰ کی ذات قدیم ہے۔ اس لئے ان کا نور بھی قدیم ہے' مراد جناب باری تعالیٰ۔ کافر: انکار کرنے والا۔ مومن: ایمان رکھنے والا۔ شان: حال' حالت۔

ترجمہ: تمام دنیا میں اسی نور قدیم کی شان نظر آتی ہے۔ غافل ہو' مصروف عبادت ہو' عابد زاہد ہو یا فراموش کنندہ ذکر پروردگار ہو' صالح ہو یا طالح' مومن ہو یا کافر سب اسی کے بندے ہیں۔

(8) اَحد اوہی ہے احمد ﷺ اوہے میم دے اولے دلڑی موہے

دھیان فریدؔ رکھیں ہر آن

حل لغات: اوہی: وہی۔ اوہے: وہ۔ اولے: اوٹ میں' پردے میں' آڑ میں۔ میم احمد: احد اور احمد ﷺ میں میم کا فرق ہے۔ دلڑی: دل۔ موہے: موہ لیتا ہے۔ دھیان: توجہ۔ ہر آن: ہر لمحے۔

ترجمہ: احد بھی وہ آپ ہے اور احمد ﷺ بھی وہ آپ ہے۔ صرف میم کی اوٹ میں اپنے آپ کو چھپا کر ہمارے دلوں کو موہ رہا ہے۔ اے فرید تو ہر وقت اس نظریہ کو دھیان میں رکھ۔

☆ ▬ ☆ ▬ ☆

کافی 135

(1) نینہہ لائیم کارن سُکھ وے میاں
پئے پلڑے ڈوڑے ڈُکھ وے میاں

حل لغات: نینہہ لائیم: میں نے عشق لگایا۔ کارن: واسطے' کے لئے۔ پئے پلڑے: پلڑے میں آئے' پلے پڑے۔ ڈوڑے: دوگنے' دوہرے۔ ڈوڑھے: اذیتیں۔

ترجمہ: "عشق" ہم نے (آسان سمجھ کر) سکھ کی خاطر لگایا تھا لیکن (سکھ کی بجائے) دکھ اور اذیتیں پلے پڑیں۔

(2) نہ خواہش دُنیا دَولت دی
نہ شاہی شوکت صَولت دی
ہے ہِک دیداری بکھ وے میاں

حل لغات: ہئی: تھی۔ بکھ: بھوک' خواہش' تمنا۔ صولت: جاہ و جلال۔

ترجمہ: ہمیں دنیا' دولت' بادشاہی شان و شوکت کی کوئی خواہش ہی نہیں' ہمیں تو صرف دیدار محبوب کی بھوک ہے۔

(3) نہ قاصد نہ پیغام آیا
نہ خشک جواب سلام آیا
گئی گزر عمر مُجھ مُجھ وے میاں

حل لغات: بکھ بکھ: گھل گھل کر' مصیبیں جھیلتے۔

ترجمہ: محبوب کی طرف سے نہ کوئی قاصد آیا' نہ پیغام پہنچا۔ یہاں تک کہ سلام کا خشک جواب بھی نہیں ملا۔ انتظار کے صدمات میں تمام عمر گھل گھل کر گزر گئی ہے۔

(4) وِچ دِلڑی دَرد اندوہ بھری
پئی رُوڑی وانگے چِڻنگ ذری
رَت سَرُم تتّی دُکھ دُکھ وے میاں

حل لغات: رُوڑی: وہ ڈھیر جہاں محلّہ کے کوڑا کرکٹ' خس و خاشاک جمع ہوتا ہے۔ وانگے: کی طرح۔ چِڻنگ: چنگاری' شرر۔ ذری: تھوڑی سی۔ جندڑی: جان۔ پئی: پڑ گئی۔ نت: ہمیشہ۔ تتی: بدبخت۔ دکھ دکھ: سلگتے سلگتے۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: دل پر درد میں اس طرح محبت کی چنگاری آپڑی، جس طرح کوڑے کرکٹ کے ڈھیر میں چنگاری پڑ جاتی ہے اور وہ سلگ سلگ کر ہمیشہ جلتا رہتا ہے۔ اب یہ جان بدبخت آہستہ آہستہ جل رہی ہے (اس طرح کہ دھواں تو نکل رہا ہے مگر شعلہ نہیں بھڑک رہا)۔

(5) کہیں خبر ڈَساں مَیں ڈَھا لادی — دل سنجڑی مُنبڑی منڈھ لادی
تھولے گالہوں ویندی ڈُکھ وے میاں

حل لغات: کہیں: کیسی، کیا۔ ڈساں: میں بتاؤں۔ ڈھا لادی: اتار چڑھاؤ، نشیب و فراز، شکست و ریخت۔ منبڑی (منجڑی): سنجری کا تابع مہمل، بدبخت، بے حقیقت، تباہ شدہ۔ منڈھ لادی: ابتدا سے، روز اول سے، شروع سے۔ تھولے: تھوڑے۔ گالھوں: بات سے۔ ویندی ڈکھ: آزردہ ہو جاتی ہے۔

ترجمہ: میں دل ویراں کے اتار چڑھاؤ کی کیا حقیقت بتاؤں، یہ تو روز ازل سے بدنصیب اور بدحال ہے۔ تھوڑی سی بات پر بھی آزردہ ہو جاتا ہے۔

(6) ہیوں عشق دے ملک دے میر اَسّاں — پوشاک ہے سَو سَٹھ لیر اَسّاں
ہے بستر کھتڑی کُنکھ وے میاں

حل لغات: ہیوں: ہم ہیں۔ اساں: ہم۔ میر: سندھ کے نوابوں کا خطاب، مالک، حاکم، بادشاہ، فرمانروا۔ سوسٹھ: سینکڑوں۔ لیر: دھجیاں۔ کھتڑی: ٹکڑے، ٹکڑے، بوسیدہ۔ نکھ: کھجور کے پتوں کی چٹائی۔

ترجمہ: ہم عشق کی سلطنت کے فرمانروا ہیں اور ہمارا لباس ایک سو ساٹھ چیتھڑوں کا بنا ہوا ہے اور بستر پرانی پھٹی ہوئی کھجور کے پتوں کی چٹائی کا ہے۔

(7) اِیہو کھٹیا علم ہنر دا ہے — کیوں وسرے نقش پتھر دا ہے
سوہنے خان پُنَل دا مُکھ وے میاں

حل لغات: ایہو: یہی۔ کھٹیا: کمایا ہوا، ماحصل۔ علم و ہنر: علم و دانش۔ نقش پتھر: پتھر کی لکیر، نقش برسنگ، نہ مٹنے والے حروف جس کو پتھر پر لکھا جائے یعنی نہ فراموش ہونے والی بات۔ وسرے: بھولے۔ مکھ: رخ، چہرہ، منہ۔

ترجمہ: ہمارے علم و فن کا یہی ماحصل ہے، محبوب حسین کا نقش صورت ہمارے آئینہ دل پر نقش ہے، پتھر کی لکیر کی طرح ہے، یہ کیونکر ہم کو بھول سکتا ہے۔

(8) ہے چھوٹیں لادی دِل کٹھڑی — ہتھوں ناز بروچل دی مُٹھڑی
اَجاں ڈتے نہ ہامس سُکھ وے میاں

حل لغات: چھوٹیں لادی: بچپن کی، چھوٹی عمر کی۔ کٹھڑی: قتل کی ہوئی، عاشق، مقتول۔ ہتھوں: ہاتھ سے۔ مٹھڑی: لٹی ہوئی، تباہ کردی گئی۔ اجاں: ابھی تک۔ ڈتے: دیئے۔ ہامس: میں نے تھے۔

ترجمہ: میرا دل بچپن ہی سے مقتول تھا۔ اب محبوب کے ناز و ادا کے ہاتھوں گھائل ہے، جبکہ ابھی تک میں نے اسے کوئی سکھ چین بھی نہ دیا تھا۔

(9) تھل مارُو دے وِچ رول گیا آیا سخت ڈُکھاندے وات جیا
تلے ریت تتی اتوں لُکھ وے میاں

حل لغات: تھل مارو: قاتل ریگزار۔ رول گیا: آوارہ و پریشان کر گیا۔ وات: منہ میں۔ جیا: جی، دل و جان۔ تلے: نیچے، یعنی بستر۔ اتوں: اوپر، اوڑھنا۔ ریت تتی: گرم ریت۔ لکھ: لو، گرم ہوا، جھلس دینے والی لو۔

ترجمہ: وہ مجھے تھل مارو کے سنسان بیابان میں آوارہ چھوڑ گیا ہے اور میرے دل و جان درد و دکھ میں مبتلا ہیں، حالت یہ ہے کہ نیچے گرم ریت ہے اور اوپر سے گرم اور تیز لو ہے۔

(10) جَیں ڈینہہ فرید توں یار رُٹھن پِٹ رو رو کُٹ کُٹ پیٹ مٹھن
ماری مُک سینے گُگ لکھ وے میاں

حل لغات: جیں ڈینہہ: جس دن۔ رٹھن: روٹھے ہیں، ناراض ہو گئے ہیں، روٹھ کر چلے گئے ہیں۔ پٹ رو رو: رو پیٹ کر۔ کٹ کٹ: کوٹ کوٹ کر، سینہ کوبی کر کر کے، سینہ پر ہاتھ مار مار کر نوحہ و بکا کرنا۔ مٹھن: برباد ہو گئے۔ مک: مکا، ہاتھ بند کر کے گھونسا مارنا۔ گگ: گھونسا، مکا۔ لکھ: پسلی، کوکھ، پہلو۔

ترجمہ: اے فرید جس دن سے محبوب روٹھ کر چلا گیا ہے، اسی دن سے رو رو پیٹ پیٹ کر سینہ کوبی کر رہی ہوں، کبھی سینے پر مکے مارتی ہوں اور کبھی پسلیوں کے نیچے یعنی پہلو میں گھونسے مار مار کر بے تاب ہو جاتی ہوں۔ (رات دن سینہ کوبی اور آہ و زاری میں بسر ہو رہے ہیں۔)

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 136

نوٹ: خواجہ صاحب کو روہی سے عشق تھا۔ روہی اپنے قدرتی مناظر کے اعتبار سے ہی دل کش نہیں۔ ان کے مکینوں کا خداداد حسن اور ان کے ناز و ادا بھی اہل دل کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ یہاں کی حسیناؤں کے بارے میں خواجہ صاحب نے اس کافی میں دلفریب انداز اختیار کیا ہے۔

(1) وِچ روہی دے رہندیاں نازک نازو جٹیاں

حل لغات: روہی: ریگستان، ریتلا ملک۔ رہندیاں: رہتی ہیں۔ نازو: ناز بھری۔ جٹیاں: جٹی کی جمع، جاٹ عورت، ریگستانی خوبصورت نازنین۔

ترجمہ: نازک و خوش ادا اور ناز آفرین دلفریب جٹیاں روہی میں رہتی ہیں۔

(2) راتیں کرن شکار دلیں دے ڈیہاں ولوڑن مٹیاں

حل لغات: راتیں: رات کو۔ کرن: وہ کریں۔ دلیں دے: دلوں کے۔ ڈیہاں: دن کو۔ ولوڑن: بلوتی ہیں، لسی چھاچھ بناتی ہیں۔ مٹیاں: جمع مٹی کی مٹکے، چاٹیاں۔

ترجمہ: یہ ناز آفرین بٹیاں رات کو دلوں کے شکار کرتی ہیں اور دن کو چھاچھ کے مٹکے بلوتی ہیں۔

(3) گھُرڑے تیر چلاوِن کاری سَے سَے ولڑیاں پھٹیاں

حل لغات: گھرڑے: مخفی، پوشیدہ۔ چلاون: وہ چلائیں۔ سے سے: سینکڑوں۔ ولڑیاں: دل۔ پھٹیاں: زخمی ہوئیں (ہوئے)۔

ترجمہ: یہ نازنین چھپ چھپ کر نگہ ناز کے تیر چلاتی ہیں جن سے سینکڑوں دل گھائل ہو جاتے ہیں۔

(4) کر کر درد منداں کوُں زخمی ہَے ہَے بَدھن نہ پٹیاں

حل لغات: کوں: کو۔ ہے ہے: ہائے ہائے، آہ۔ بدھن: باندھیں۔ بدھن نہ پٹیاں: پٹیاں بھی نہیں باندھتیں، مرہم پٹی تک نہیں کرتیں۔

ترجمہ: یہ بے پرواہ محبوب دردمند عشاق کو زخمی کر کے ہائے افسوس کہ پھر پٹیاں تک نہیں باندھتیں (مرہم پٹی تک نہیں کرتیں)۔

(5) چھیڑن بھیڈاں بکریاں گائیں لیلے، گابے، کٹیاں

حل لغات: بھیڈاں: بھیڑیں۔ لیلے: بکری یا بھیڑ کے بچے۔ گابے: گائے کے بچھڑے۔ کٹیاں: بھینس کے بچے (مادہ)۔

ترجمہ: یہ حسین دوشیزائیں بھیڑیں، بکریاں، گائیں، لیلے، گابے اور کٹیوں کے چرانے میں مصروف رہتی ہیں۔

(6) کئی مسکین. مُسافر پھاتے چُوڑ رکتونے ترٹیاں

حل لغات: پھاتے: پھنس گئے۔ کتونے: انہوں نے کی۔ ترٹیاں چوڑ کرنا: محاورہ ہے، تباہ کرنا، برباد کرنا۔

ترجمہ: کئی مسکین مسافران کے دام حسن میں پھنس گئے اور انہوں نے اپنا حال تباہ کر لیا۔

(7) دھوئیں دار فقیر تھیوسے فخر وڈائیاں سٹیاں

حل لغات: دھوئیں دار: دھونی لگانا محاورہ ہے۔ کسی جگہ اور کسی خاص غرض کے لئے دھونی رمائے بیٹھے رہنا، دھونی رمانے والے۔ تھیوسے: ہم ہوئے۔ وڈائیاں: غرور، فخر و تکبر۔ سٹیاں: پھینک دیں۔

ترجمہ: ہم بھی انہی مست ناز محبوبوں کی محبت میں پھنس کر دھونی رمانے والے فقیر بن بیٹھے ہیں اور تمام فخر و بڑائی کو ترک کر دیا۔

(8) ہیوں دلبر دے کُترڑے در دے برھوں پیاں گل گٹیاں

حل لغات: ہیوں: ہم ہیں۔ کترڑے: کتے کی تصغیر۔ در دے: دروازے کے۔ برھوں: عشق۔ پیاں: پڑ گئیں۔ گل: گلے

ہیں۔ گٹیاں: گٹی‘ قلاوہ‘ وہ زنجیر جو کتے کے گلے میں ڈالی جاتی ہے‘ طوق۔

ترجمہ: ہم اپنے محبوب کے دروازے کے حقیر کتے ہیں۔ عشق نے ہمارے گلے میں قلاوے ڈال دیئے ہیں۔

(9) مُونجھ فریدؔ مزید ہمیشہ اَجّ کل خوشیاں گھٹیاں

حل لغات: مونجھ: اداسی۔ مزید: زیادہ۔ اج کل: آج کل‘ ان دنوں۔ گھٹیاں: گھٹ گئی ہیں‘ گم ہو گئی ہیں‘ تھوڑی ہو گئی ہیں۔

ترجمہ: اے فرید وحشت اور اداسی اب روزبروز بڑھ رہی ہے اور ان دنوں خوشیاں گھٹ گئی ہیں۔

☆ ــــــ ☆ ــــــ ☆

کافی 137

اس کافی میں زندگی فانی اور سفر آخرت کی طرف اشارات دیئے گئے ہیں‘ یعنی یہ دنیائے فانی عارضی قیام کی ایک سرائے ہے‘ صبح شام یہاں سے کوچ ہونے والا ہے‘ یہ مکانات اور مسکن خالی رہ جائیں گے‘ یہ بیگانہ دیس ہے۔ ہم حقیقی محبوب کی طرف روانہ ہو رہے ہیں‘ خداوند کریم کامیاب فرمادے۔

(1) ویسُوں سَنجھ صَباحیں خالی رَہسن جائیں

حل لغات: ویسوں: جائیں گے۔ سنجھ: شام کو۔ صباحیں: صبح کو۔ رہسن: رہیں گے۔ جائیں: جگہیں‘ مسکن‘ مکانات۔

ترجمہ: شام یا صبح کو ہم یہاں سے کوچ کر جائیں گے اور یہ مکان اور بستیاں سب خالی رہ جائیں گی۔

(2) پکھّی پردیسی اُبھّے سِر دے دو دن دے خلقائیں

حل لغات: پکھی: پنچھی۔ پردیسی: دوسرے دیس آئے ہوئے۔ ابھے: شمال۔ سردے: سر یا سرد کے معنی سرکے ہیں۔ دریا کے بہاؤ کی مخالف سمت یعنی شمال کو بھی سر کہتے ہیں۔ جنوب کے لئے سرائیکی میں لماں اور سندھی میں لاڑ کا لفظ ہے۔ خلقائیں: خلق کرنے والے‘ پیار محبت کے بھوکے۔ دو دن: صحیح زبان کے الفاظ ”ڈوں ڈینہہ“ ہیں۔

ترجمہ: ہم دوسرے دیس یعنی شمالی سرے سے آئے ہوئے پنچھی ہیں جو صرف دو دن کے خلق کے بھوکے پیاسے ہیں۔

(3) مُلک بیگانہ دیس پَرایا کوجھیاں کُوڑ بِنائیں

حل لغات: بیگانہ: پرایا‘ اجنبی۔ کوجھیاں: بدصورت‘ خراب۔ کوڑ: جھوٹی۔ بنایں: بنیادیں۔

ترجمہ: پرایا دیس ہے اور بیگانہ ملک ہے جس کی بنیادیں جھوٹی اور بدصورت ہیں۔

(4) نہ کوئی ساتھی نہ کوئی سَنگتی کینُوں درد سُنائیں

حل لغات: کینوں: کس کو۔ سنگتی: ہمراہی۔ سنائیں: سناؤں۔

ترجمہ: جہاں نہ کوئی ساتھی ہے اور نہ کوئی ہمراہی ہے۔ کس کو اپنا درد سناؤں؟

Scanned with CamScanner

(5) رقسمت سانگے ڈِٹھم اے دھرتی آندا کون راتھائیں؟

حل لغات: قسمت سانگے: اتفاق قسمت سے۔ سانگے: سے' کے تعلق سے۔ ڈِٹھم: میں نے دیکھی۔ دھرتی: زمین' علاقہ۔ آندا: آتا۔ اتھائیں: اس جگہ پر۔

ترجمہ: قسمت سے میں نے یہ زمین دیکھی (ورنہ) کون یہاں آتا تھا۔

(6) حُسن نگر ڈوں تھیوم روانہ یا رب توڑ پُچائیں

حل لغات: حسن نگر: خوبصورتی کا شہر' منزل مقصود۔ ڈوں: کی طرف۔ تھیوم: میں ہوئی۔ توڑ: انتہا تک' منزل مقصود تک۔ پچائیں: پہنچانا۔

ترجمہ: حسن نگر کی طرف جانے کے لئے روانہ ہوا ہوں' الٰہی تو ہی (منزل مقصود تک) پہنچا دینا۔

(7) منگاں دُعائیں اللہ سائیں وِچھڑیا ڈھول رلائیں

حل لغات: منگاں: میں مانگتی ہوں' میں مانگتا ہوں۔ سائیں: مالک و آقا۔ وچھڑیا: بچھڑا ہوا' جدا۔ ڈھول: محبوب۔ ملائیں: ملا دینا۔

ترجمہ: یا الٰہی میں یہ دعائیں ہر وقت مانگتی ہوں کہ میرا بچھڑا ہوا محبوب ملا دے۔

(8) عِشق فریدؔ بہوں ڈُکھ ڈتڑے رِبچھیاں برہوں بلائیں

حل لغات: بہوں: بہت۔ ڈکھ: دکھ' آزار۔ ڈتڑے: دیئے۔ بچھیاں: کسی کے تعاقب میں لگنا' حملہ آور ہونا۔ بچھیاں: غضبناک ہو کر بھڑک اٹھیں۔

ترجمہ: اے فریدؔ! مجھے عشق نے بہت دکھ دیئے ہیں اور محبت کی بلائیں ہر وقت میرے تعاقب میں ہیں۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 138

(1) وَیندَیں وَل کیچ ڈو پُنّل کیندے کانڑ

حل لغات: ویندیں: تم جاتے ہو۔ ول: پھر۔ ڈو: کی طرف۔ کیندے: کس کے۔ کانڑ: واسطے' کے لئے۔

ترجمہ: اے محبوب پنّل کیچ کی طرف پھر واپس کس کے لئے جا رہے ہو؟

(2) جِیندیں سَانْوَل رَل مِل مانوں شہر بھنبھور سیوہاٹڑ

حل لغات: جیندیں: جیتے جی۔ رل مل مانوں: مل جل کر اکٹھے گزاریں' لطف اندوز ہوں۔ بھنبھور اور سیوہاں: دونوں سسی کے وطن ہیں' مقامات کے نام ہیں۔

ترجمہ: اے محبوب! (کیا ہی اچھا ہو اگر ہم) جیتے جی اکٹھے مل کر بھنبھور اور سیوہان سے لطف اندوز ہوتے رہیں۔

(3) توں ہیں جیونڑ جوگا ساڈی ڈُکھڑی دل دا مانڑ

حل لغات: جیون جوگا: زندہ رہنے کے لائق' دعا ہے' خدا تجھے زندہ رکھے۔ ڈکھڑی: دکھی۔ مان: ناز' فخر' سہارا۔

ترجمہ: اے محبوب خدا تجھے زندہ رکھے تو ہی ہمارے دکھی دل کا مان ہے۔

(4) ناز و ادا دی جانی لایو جان جگر وِچ کانڑ

حل لغات: جانی: محبوب۔ کان: تیر۔ لایو: تم نے لگائی۔

ترجمہ: اے دلبر تو نے اپنے ناز و ادا کا تیر میرے جان و جگر میں پیوست کر دیا ہے۔

(1) ناز ادا: اسرار فریدی

(5) ڈترڑی جمدیں اَمڑی کُھتڑی غم گھرڑی وکھ ڈانڑ

حل لغات: امڑی: ماں' والدہ' دودھ دینے والی۔ کھتڑی: خستہ حال' بد قسمت۔ گھرڑی: گھٹی' وہ سیال دوائی جو بچوں کو بطور دوائے صحت و حفظ ماتقدم پلایا کرتی ہیں۔ ڈان: دودھ پیتے بچوں کی خوراک۔

نوٹ: ایک قلمی نسخہ میں " کھتڑی" کی جگہ لفظ "مٹھڑی" لکھا ہوا ہے بمعنی برباد' تباہ حال۔

ترجمہ: مجھے پیدا ہوتے ہی خستہ جگر ماں نے غم کی گھٹی اور دکھ کا ڈان پلایا تھا کہ اب تک غم و رنج میں مبتلا ہوں۔

(6) ایں جگ اوں جگ موئیں جنیدیں ہاں تیڈڑی جانڑ نہ جانڑ

حل لغات: ایں جگ: یہ دنیا۔ اوں جگ: دوسرا جہاں' اس جہان۔ موئیں جنیدیں: مر کر یا جیتے جی۔ ہاں: میں ہوں۔

ترجمہ: اس جہان (اس دنیا) میں اور اس جہان میں مر کر یا جیتے جی میں تیری ہوں تیری مرضی ہے جانے یا نہ جانے (قدر کر یا نہ کر)۔

(7) توں بِن گانونڑ یار مٹھی دے وَینڑ تَتی دے وَانڑ

حل لغات: توں بن: تیرے بغیر۔ گانون: گانے۔ مٹھی دے: بدبخت کے۔ وین: بین۔ وین: نوحہ' آہ و بکا۔ وان: گانے کی دردناک لے' نوحے۔

ترجمہ: اے محبوب تیرے بغیر' اس بد قسمت بدبخت کے گانے بین اور نوحے ہیں۔

(8) جے ڈینہہ بھلڑے مترو ی بھلڑے ہے مشہور اکھانڑ

حل لغات: جے: اگر۔ ڈینھ بھلڑے متروی بھلڑے: مشہور ضرب المثل ہے' دن بھلے ہوں تو دوست بھی بھلائی کرنے والے ہوتے ہیں۔ اکھان: ضرب المثل' کہاوت' مشہور مثال۔

ترجمہ: یہ مشہور کہاوت ہے کہ اگر دن اچھے ہوں تو یار دوست بھی اچھے بن جاتے ہیں۔

(9) درد مُٹھا چک چُونڈھیاں پاوے مارِم سُول وَڈانڑ

حل لغات: چک: دانتوں سے کاٹنا۔ چونڈھیاں: ناخن سے چٹکی مار کر ایذا دینا' چونڈھی لگانا' چٹکی لینا۔ سول: درد۔ وڈان:

ہتھوڑا۔

ترجمہ: بدبخت درد مجھے دانتوں اور ناخنوں سے کاٹتا ہے اور ایذا دیتا ہے اور درد ہتھوڑے کی چوٹ لگاتا رہتا ہے۔

(10) لیلیٰ مجنوں رہیر زُلیخا سے لُڑھ گئے ہیں گھاٹ

حل لغات: سے: سینکڑوں۔ لڑھ گئے: بہہ گئے۔ گھان: بھنور، گرداب۔

ترجمہ: لیلیٰ مجنوں، ہیر اور زلیخا ایسے سینکڑوں عاشق انہیں درد و غم کے گرداب میں بہہ گئے۔

(11) باجھوں یار فریدؔ رنھّایا جیوے کینڈے ترانؓ

حل لغات: نبھایا: بیچارا جو کسی کو نہ بھاتا ہو، ناپسندیدہ۔ جیوے: جیئے۔ کینڈے: کس کے۔ تران: امید، سہارا۔

ترجمہ: محبوب کے بغیر ناپسندیدہ فرید اب کس کے سہارے جئے (زندہ رہے)۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 139

(1) ہر جا ذات پُنّل ہے صوفی سمجھ سُنجّانؓ

حل لغات: جا: جگہ۔ سنجان: پہچان، اچھی طرح دیکھ لے۔

ترجمہ: اے صوفی اچھی طرح سمجھ اور جان لے کہ ہر جگہ محبوب (حسن حقیقی) کا جلوہ موجود ہے۔

(1) حسن ازل: اسرار فریدی

(2) لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ سَب شے اُس نُوں جَانؓ

حل لغات: لیس کمثله شيء: آیت قرآنی کا حصہ ہے جس کا مطلب ہے: "کوئی چیز اس کی مثال نہیں۔"

ترجمہ: اس کے مانند اور کوئی شے نہیں ہے، تو سب شے میں اسی کا جلوہ یقین کر، ہر چیز اسی کو سمجھ۔

(3) یَبْقیٰ وَجْهُ رَبِّکَ باقی کُل شَیٔ فان

حل لغات: فان: فنا ہونے والی۔ کل من علیها فان و یبقٰی وجه ربک ذوالجلال والا والاکرام○

قرآن کریم کی آیت ہے جس کا ترجمہ ہے: "صرف تیرے رب کی ذات باقی رہے گی باقی ہر چیز فانی ہے۔"

ترجمہ: تیرے رب کی ذات باقی رہے گی، باقی تمام اشیاء فانی ہیں۔

(4) لَا یَحتاجُ سِوَی اللّٰهِ ہے فقر دا شان

حل لغات: لا یحتاج سوی اللّٰه: سوائے اللہ کے اور کسی کے محتاج نہیں ہوتے۔ شان: کیفیت، حالت، حقیقت، اصول۔

ترجمہ: سوائے ذات پروردگار کے اور کسی کی ضرورت (حاجت) نہیں، یہی فقر کی شان ہے۔

Scanned with CamScanner

(5) لا مَوجُود سِوَیٰ اللّٰہ ساڈا دین ایمان

حل لغات: لاموجود سوی اللّٰہ: اللہ کے سوا کوئی موجود نہیں۔ ساڈا: ہمارا۔

ترجمہ: ہمارا دین و ایمان یہی ہے کہ سوائے ذات پروردگار کے اور کوئی شے موجود نہیں ہے، سب فنا ہونے والے ہیں۔ صرف وہی ذات موجود رہے گی اور موجود ہے۔

(6) حق باجھُوں بیو باطل دھیان رکھیں ہر آن

حل لغات: باجھوں: کے سوا۔ بیو: اور، دوسرا۔ باطل: جھوٹا، فانی۔ رکھیں: تم رکھنا۔ ہر آن: ہر لمحے۔

ترجمہ: تم ہر وقت یہی خیال رکھنا کہ حق کے بغیر اور سب کچھ باطل ہے۔

(7) عِلم فریدؔ ہے حاجِب بے شک بے عرفان

حل لغات: حاجب: حجاب والا، حقیقت کو چھپانے والا، نگہبان، پردہ دار، حفاظت کرنے والا، دربان، یہاں حجاب کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے: اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَکْبَرُ○ بے عرفان: بغیر پہچان کے۔

ترجمہ: اے فرید! علم ایک بہت بڑا حجاب ہے۔ بلاشک و شبہ یہ پہچان سے محروم ہے۔ یا اے فرید جو علم بغیر معرفت اور عرفان کے ہو۔ وہ بے شک حجاب ہے مشہور مثل العلم حجاب الاکبر کی طرف اشارہ ہے یعنی اصلی علم معرفت پروردگار ہے اس کے سوا تمام علوم حجاب ہیں اور منزل مقصود تک نہیں پہنچنے دیتے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 140

(1) ہَر جَا ذَات پُنّل جی عاشِق جانڑ یقین

حل لغات: جان: جان، معلوم کر۔

ترجمہ: اے عاشق حسن ازل جان لے کہ محبوب کی ذات (ذات باری تعالیٰ) ہر جگہ موجود ہے۔

(2) ہر صُورت وِچ یار دا جلوہ کیا اَسمان، زمین

حل لغات: جلوہ: اظہار، نظارہ۔

ترجمہ: کیا زمین اور کیا آسمان، ہر صورت (شکل) میں یار کا جلوہ ہے۔

(3) اَحَد آہا بَنڑ احمد ﷺ آیا موہیس رچین مچین

حل لغات: آہا: تھا۔ بن: بن کر۔ موہیس: اس نے موہ لیا۔ چین مچین: چین، ماچین، مشہور ممالک کے نام۔

ترجمہ: خود احد تھا مگر دنیا میں اس نے احمد ﷺ کی صورت میں ظہور فرمایا اور ساری دنیا (چین اور ماچین) کے قلوب کو مسخر کرلیا ہے۔

(4) حاکم ہو کر حُکم چلاوے آپ بنے مسکین

حل لغات: حاکم: حکم کرنے والا، حکمران۔

ترجمہ: کہیں حاکم بن کر حکم چلاتا ہے اور کہیں خود ہی (سائل) مسکین بن جاتا ہے۔

(5) آپ کرے بَہہ وعظ نصیحت آپ بجائے بِین

حل لغات: بَہہ: بیٹھ کر، بیٹھا۔

ترجمہ: خود ہی بیٹھا وعظ و نصیحت کرتا ہے۔ پھر خود ہی بین بجاتا ہے۔

(6) جے چاہیں توں یار دا میلا سَٹ کاوِڑ بُٹھ کِین

حل لغات: میلا: ملاقات، وصال۔ کاوڑ: غصہ۔ کین: کینہ، حسد۔ سٹ: پھینک دے، دور کرے۔ بٹھ: بھاڑ میں ڈال۔

ترجمہ: اے سالک اگر تو محبوب ازل کے وصال کا طالب ہے تو غصہ چھوڑ دے اور کینہ (بغض) کو بھاڑ میں ڈال دے۔ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس کی طرف اشارہ ہے۔

(7) زاہد کُوں جا خبر سُناؤ عِشق اَساڈا دین

حل لغات: زاہد: عبادت گزار، مُلّا۔ اساڈا: ہمارا۔

ترجمہ: زاہد کو یہ خبر جاکر سنا دو کہ عشق ہمارا دین و ایمان ہے۔

(8) پیرِ مُغاں ہِک رَمز سوجھائی ساجن سمجھ قرین

حل لغات: پیر مغاں: مراد مرشد، ہادی، رہبر۔ ساجن: محبوب، دوست، حسن ازل۔ قرین: قریب۔

ترجمہ: پیر طریقت نے مجھے یہ راز بتلایا ہے کہ محبوب کو اپنے بالکل قریب ہی سمجھ (نحن اقرب الیه منْ حبل الورید کی طرف اشارہ ہے)۔

(9) غافل نہ تھی یار تھوں ہِکدم ہر جاگہہ ہر حین

حل لغات: حین: وقت، ساعت۔ تھوں: توں، سے۔ جاگہہ: جگہ۔

ترجمہ: یار سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہو۔ ہر جگہ اور ہر وقت اسی کی یاد میں محو رہ۔

(10) دِل فَرِید دے لُٹّن کِیتے بنیاؔ فخر الدّین

حل لغات: لٹن: لوٹنا۔ کیتے: کے لئے۔

ترجمہ: فرید کے دل کو لوٹنے کے لئے فخرالدین بن گیا۔ حضرت اپنے مرشد کے متعلق ظاہر کرتے ہیں کہ میرے دل کو لوٹنے کے لئے فخرالدین کی صورت میں مجھے رشد و ہدایت دی ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

Scanned with CamScanner

کافی 141

(1) ہکو راز ڈِٹھم ہر گال کنُوں ہکّا رَمز لَدھم ہر چال کنُوں

حل لغات: ہکو: ایک ہی (مذکر)۔ ہکا: ایک ہی (مؤنث)۔ ڈٹھم: میں نے دیکھا۔ کنوں: سے' میں سے۔ گال: بات گفتگو۔ لدھم: میں نے پائی۔ کنوں: سے' میں سے۔

ترجمہ: میں نے ہربات میں ایک ہی راز دیکھا ہے اور ہر چال سے ایک ہی رمز حاصل کی ہے۔

(2) ہر صورت مَن نوں موہنّدی ہے ہر مُورت دل نوں کوہنّدی ہے
سب نسبَت یار نوُں سوہنّدی ہے ہر حال کنُوں ہر قال کنُوں

حل لغات: من نوں: دل کو۔ موہندی ہے: موہ لیتی ہے۔ کوہندی: ذبح کرتی ہے' قتل کرتی ہے۔ سہندی ہے: بھلی معلوم ہوتی' خوبصورت لگتی ہے' اچھی نظر آتی ہے۔ کنوں: میں سے' سے۔

ترجمہ: دنیا کی ہر شکل دل کو موہ لیتی ہے اور ہر تصویرِ دل کو قتل کرتی ہے۔ محبوب حقیقی کو دنیا کی تمام نسبتیں بھلی معلوم ہوتی ہیں' غرض ہر حال ہو یا قال دونوں محبوب ازل کا گرویدہ اور شیدائی بناتے ہیں۔

(3) کِتھے دِلبر تھی مَن موہنّدا ہے کِتھے عاشق ہو کر رونّدا ہے
کِتھے ربطوں فارغ ہوندا ہے غم ناز دی قید وَبال کنُوں

حل لغات: کتھے: کہیں' کسی جگہ۔ تھی: بن کر۔ موہندہ ہے: موہ لیتا ہے۔ رونداہے: روتا ہے۔ ربطوں: جمع ربط کی' تعلق' وابستگی۔ وبال: مشکلات۔

ترجمہ: وہ حسن ازل کہیں دلربا ہو کر دل کو موہ لیتا ہے' کہیں عاشق کی صورت میں آہ و زاری کرتا نظر آتا ہے اور کہیں غم اور ناز حسن دونوں کی قید اور تعلق سے فارغ البال نظر آتا ہے۔

(4) بدنامی میڈا نام ہویا غم کھاون شُرب مدام ہویا
رت پیوݨ کام دوام ہویا چھُٹ پیوسے شرم دی جال کنُوں

حل لغات: شرب مدام: ہمیشہ شراب پینا۔ رت پیوݨ: خون پینا۔ دوام: ہمیشہ کا۔ چھٹ پیوسے: ہم چھوٹ گئے۔ جال: بسر اوقات' گزارا۔

ترجمہ: میری رسوائی ہی شہرت کا باعث ہوئی ہے۔ غم کھانا (گویا) شراب پینا ہو گیا۔ خون جگر ہمیشہ پینے کو ملتا ہے۔ شرم و حیا کی قیود سے ہم آزاد ہو گئے ہیں (چھوٹ گئے ہیں)۔

(5) ڈیکھو حُسن حقیقی ظاہر ہے کیا اندر ہے کیا باہر ہے
کِتھے ناسی ہے کِتھے ماہر ہے سوہنا اپنڑے وصل وصال کنوں

حل لغات: ڈیکھو: دیکھو۔ کتھے: کہیں۔ ناسی: نسیان سے، بھول جانے والا۔ ماہر: مہارت رکھنے والا، استاد کامل۔
ترجمہ: دیکھو محبوب حقیقی کا حسن ظاہر ہے۔ کیا (کائنات کے) اندر اور کیا باہر۔ محبوب اپنے وصل وصال (دیدار عام) کے اعتبار سے کہیں بھولنے والا اور کہیں مہارت رکھنے والا بن جاتا ہے۔

(1) کتے (2) کتے (3) سوہنے --- اسرار فریدی

(6) جڈاں عِشق فریدؔ اُستاد تھیا   سب علم عمل بَرباد تھیا
پر حضرتِ دل آباد تھیا   سو وَجد کنُوں لکھ حال کنُوں

حل لغات: جڈاں: جس وقت، جب۔ تھیا: ہوا۔ پر: لیکن۔ وجد و حال: وہ کیفیت جو محویت ذکر سرور اور مستی کے وقت سالک پر طاری ہوتی ہے اور وہ بے اختیار ہو جاتا ہے۔
ترجمہ: اے فرید جب سے عشق کو ہم نے استاد مان لیا تو علم و عمل کا تمام کام برباد ہو گیا لیکن سینکڑوں وجد اور لاکھوں حال کے باعث دل کی بستی آباد ہو گئی۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 142

(1) ہُن دل بدلایُم سُر سائیں   گیا درُدوں جیڑا جُھر سائیں

حل لغات: ہن: اب۔ سر بدلایم: انداز بدل دیا ہے۔ جھر گیا: زار و نزار ہو گیا، درد سے گھل گیا، نڈھال ہو گیا۔ سائیں: اے آقا۔
ترجمہ: درد عشق نے اب اس طرح نڈھال اور بے بس کر دیا ہے کہ میرے دل نے اب انداز موسیقی تک کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ (کوئی کہاں تک اس شوق لاحاصل کی خاطر اپنی زندگی برباد کرے)۔

(2) دَرد دے کنڈرے سینے لگڑے رہن دیرینے
پئے نِکلن بھُر بھُر سائیں

حل لغات: کنڈرے: کانٹے۔ لگڑے ہن: لگے ہیں۔ دیرینے: پرانے، بہت مدت سے۔ پئے نکلن: پڑے نکلتے رہیں گے۔ بھر بھر: ٹکڑے ٹکڑے ہو کر، ریزے ریزے ہو کر، عام مشاہدہ ہے کہ جو کانٹا چبھ کر جلدی نہ نکلے اور دیر تک جسم میں رہ جائے تو وہ گل کر پھر سالم نہیں نکلتا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر وقتاً فوقتاً نکلتا رہتا ہے، حضرت خواجہ نے اسی عام تجربے کو کس خوبصورتی اور فصاحت سے بیان فرمایا ہے۔
ترجمہ: عشق میں روز ازل سے سینے میں درد و فراق کے کانٹے چبھے ہوئے تھے، جو اب بھر بھر کر ریزے ریزے ہو کر نکل رہے ہیں، یہ تکلیف مسلسل دکھ کا سبب بن رہی ہے۔

Scanned with CamScanner

(3) ڈُکھڑے روز سَوائے جَیّن ڈینہہ سجّنؔ رسدھائے
شہر بھنبھوروں ٹُر سائیں

حل لغات: ڈکھڑے: دکھ درد۔ سوائے: زیادہ۔ سدھائے: روانہ ہوئے، چلے گئے۔ ٹرسدھائے: چلے گئے۔

ترجمہ: جس دن سے میرا محبوب شہر بھنبھور سے واپس چلا گیا ہے، اسی دن سے دکھ روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔

(4) ڈیہاں راتیں ماتم ڈُکھ آیا سُکھ واٹم
خُوشیاں دے تھئے پڑ سائیں

حل لغات: واٹم: رخصت، روانہ (واٹ کے معنی راستہ)۔ پڑ: تہہ بہ تہہ۔ پرسائیں: مقامی اصطلاح ہے، ماتم پرسی، تعزیت کرنا۔ ایک رسم ہے جس میں کسی کے مرنے کے بعد تین دن تک زمین پر چٹائیاں بچھا کر بیٹھتے ہیں۔ تیسرے دن تعزیت کے لئے دور و نزدیک سے لوگ آتے ہیں۔ اس رسم تعزیت کو ہندوؤں کی رسوم میں "پُرسائیں" کہتے ہیں۔ دے تھئے: کی ہوئی۔

ترجمہ: دن رات ماتم کی سی کیفیت ہے۔ دکھ آئے اور سکھ رخصت ہو گیا۔ خوشیوں کے لمحات ختم ہو گئے اور مسرتوں کی ماتم پُرسی ہونے لگی۔ (خوشی کا تصور تک باقی نہیں رہا۔)

(5) یار نہ آوے اکھیاں رو رو ہُٹیاں تھکیاں
ڈینہہ راتیں دی پھُر پھُر سائیں

حل لغات: ہٹیاں: تھک گئیں۔ پھرپھر: انتظار میں آنکھیں پھڑکتی ہیں، اس کے متعلق حضرت خواجہ نے اپنے روزمرہ کا لفظ منتخب کیا ہے اور پھر وہی قافیہ بن گیا ہے۔ جس سے فصاحت لفظی کے ساتھ معنوی بلاغت کا رنگ بھی نکھر آیا ہے۔

ترجمہ: محبوب نہیں آتا، اس کے انتظار میں آنکھیں رو رو کر تھک گئی ہیں اور نڈھال ہو چکی ہیں۔ شب و روز پھڑک رہی ہیں۔ انہیں اب بھی محبوب کے آنے کا انتظار بھی ہے اور امید بھی۔

(6) چمڑا، ماس، لوِیراں کپڑے رلیر کتیراں
بِرہوں ڈِتوسے بُر سائیں

حل لغات: لوِیراں: ٹکڑے ٹکڑے، ریزہ ریزہ۔ لیر کتیراں: چیتھڑے، پھٹے ہوئے، دھجیاں۔ ڈتوسے: نے ہمیں دیا۔ بُر: حوصلہ افزائی، جرأت۔ (ٹھیٹھ محاورہ ہے "فلاں کو بر آگئی ہے" یہ محاورہ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے، جب کسی شخص کے متعلق یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ اس کو جرأت ہو گئی ہے، یا حوصلہ افزائی ہو گئی ہے، اسے سہارا مل گیا ہے۔

ترجمہ: جسم کی کھال تک ادھڑ گئی ہے۔ گوشت ریزے ریزے ہو گیا ہے اور لباس بھی تار تار ہے۔ کپڑوں کی دھجیاں اڑ گئی ہیں۔ دیوانگی اور خستہ حالی کی عشق نے حوصلہ افزائی کر دی ہے۔

Scanned with CamScanner

(7) صبر فریدؔ نہ آوے • گھر کھاوے تے جُھر تاوے
دِلڑی کیتم لُر سائیں

حل لغات: آوے: آئے۔ کھاوے: کھائے (کھانے کو دوڑے)۔ جھر: جنگل' سرکنڈوں کا جنگل۔ تاوے: تپاوے' بیتاب کرے۔ کیتم: نے مجھے کیا۔ لر: وحشت زدہ' دیوانہ' پاگل۔

ترجمہ: اے فرید! اے میرے آقا! صبرو قرار نہیں آتا' نہ گھر بھاتا ہے' نہ ویرانہ' گھر مجھے کھانے کو دوڑتا ہے اور جنگل جلا دیتا ہے۔ دل ناصبور نے دیوانہ بنا دیا ہے۔

☆ ▬ ☆ ▬ ☆

کافی 143

(1) ہُن عشق وَنّجایم چَس سائیں لکھ وار اَساڈی بَس سائیں

حل لغات: ہن: اب۔ ونجایم: ضائع کر دیا۔ چس: چسکا' لذت' مزا۔ لکھ وار: لاکھوں مرتبہ۔ بس: بس کرنا' ختم کرنا۔ سائیں: آقا۔

ترجمہ: محبت نے تمام لذتوں کو بے مزہ کر دیا ہے' اب تنگ آ کر یہی کہتے ہیں کہ اب اس سے لاکھ دفعہ ہماری بس ہے' توبہ ہے۔

(2) رَات ڈِیہاں تڑپھانْواں اَتے رو رو حال وَنْجانْواں
رحم نہ کیتو خَس سائیں

حل لغات: رات ڈیہاں: دن رات۔ تڑپھانواں: میں تڑپوں۔ اتے: اور۔ ونجانواں: ضائع کروں' برباد کروں۔ خس: تنکا' ذرہ بھر۔

ترجمہ: میرے آقا! میں محبت میں دن رات تڑپ رہی ہوں اور رو رو کر بدحال ہوں مگر آپ نے ذرہ برابر بھی میرے حال پر رحم نہ کیا۔

(3) کلھڑی پَئی کرلاواں کھپدیں عُمر نبھانْواں
دھانہہ کراں بے وَس سائیں

حل لغات: کلھڑی: اکیلی۔ پئی: پڑی۔ کرلانواں: چیختی چلاتی ہوں۔ کھپدیں: آہ و زاری میں' واویلا کرتے ہوئے۔ دھانہہ: فریاد' زاری۔ نبھانواں: گزاروں۔ بے وس: بے بس' بے اختیار۔

ترجمہ: میرے آقا! میں تنہا پڑی ہوئی کراہ رہی ہوں اور آہ و زاری میں عمر بسر کر رہی ہوں' درد و غم سے نڈھال ہو کر میں

بے اختیار فریاد کرتی ہوں۔

(4) چاک مہیں مَن بھانے ٹھنیں ڈیوم رنانے

طعنے مارِم سَس سائیں

حل لغات: چاک: چرواہا' بھینسیں چرانے والا' مراد مہینوال۔ مہیں: بھینسیں۔ من بھانے: دل کو بھا گیا۔ مہنیں: طعنے۔ مارِم: مجھے مارے۔

ترجمہ: بھینسوں کا چرواہا میرے دل کو بھا گیا ہے' اس کی محبت کے طعنے نندیں دیتی ہیں اور ساس برا بھلا کہتی ہے۔

(5) نندر سبھو ڈکھ لائیم سُتڑیں ساتھ لڈائیم[1]

ناں کئی خبر ناں ڈس سائیں

حل لغات: نندر: نیند' خواب۔ سبھو: سب' سارا۔ ڈکھ لائیم: مجھے دکھ لگایا۔ ستڑیں: سوتے ہوئے' خواب میں۔ ساتھ لڈائیم: ساتھ لڈانا' اور ساتھ لٹانا محاورہ ہے' قافلہ کا سفر پر چلے جانا' کارواں کا لٹ جانا۔ ڈس: اطلاع' خبر۔

نوٹ: ایک نسخہ میں "لٹائیم" کا لفظ ہے۔

ترجمہ: نیند ہی نے میرے لئے سامان درد پیدا کیا' میری حالت خواب میں میرا سارا قافلہ لٹ گیا۔ محبوب کی اب تک نہ کوئی خبر ملی نہ کوئی اطلاع حاصل ہوئی۔

(6) عشقوں سُود نہ پائیم سارا بھرم ونجائیم

جو لگڑی سو[1] کس سائیں

حل لغات: عشقوں: عشق سے۔ سود: فائدہ' نفع۔ بھرم: وقار' عزت' اعتماد۔ پائیم: میں نے پایا۔ ونجائیم: میں نے گنوایا۔ کس: نقصان' گھاٹا' خسارہ۔ لگڑی: لگی۔

نوٹ: بعض نسخوں میں "سو" کی جگہ "سبھ" ہے۔

ترجمہ: میرے آقا! محبت میں مجھے کوئی فائدہ نہیں ملا بلکہ اپنا ننگ و ناموس بھی کھو بیٹھی ہوں اس سودے میں جو بھی ہوا' وہ خسارہ ہی ہوا۔

(7) ڈکھے[1] پینڈے تھَل دے پور پوون پَل پَل دے[2]

دردیں دی ہتھ رَس سائیں

حل لغات: پینڈے: سفر۔ تھل: ریگزار۔ پور پوون: دورے پڑتے ہیں۔' تفکرات کے ابھار پڑیں۔ پل پل دے: لحہ بہ لحہ کے۔ دردیں دے: درد کے (جمع)۔ ہتھ رس: خاص اصطلاح ہے' کام بنا ہوا ہے' دور دورہ ہے۔ رس: (راس) لگام' باگ ڈور۔

---

(1) "اوکھے" مثنوی معدن عشق (2) "دے" مثنوی معدن عشق

ترجمہ: ریگزاروں کے سفر اور طویل فاصلے تکلیف دہ ہیں۔ رہ رہ کر دل میں درد اٹھتا ہے اور غم کے دورے پڑتے ہیں' میری زندگی کی باگ ڈور اور میرے ارادہ و عمل کا اختیار میرے غم و اندوہ اور درد و الم کے ہاتھ میں ہے' میرے آقا!

(8) درَد اندوہ گھنیرے کر دے سُول ڈہیرے

نَس گیوں دل کھَس سائیں

حل لغات: گھنیرے: گھنے' زیادہ' بکثرت۔ سول: درد و مصائب' آلام۔ ڈہیرے: حملہ' دھاوا' اکٹھے ہو کر کسی پر پل پڑنا۔ وہر کے معنی شکاریوں اور حملہ آوروں کے گروہ کے ہیں۔ وہر چڑھن محاورہ ہے۔ کھس: چھین کر۔

ترجمہ: درد و اندوہ کا ہجوم ہے اور سول (درد) اکٹھے ہو کر مجھ پر دھاوا بول رہے ہیں۔

(9) غم فریدؔ ستایم ڈُکھڑا نیڑا لائیم

مُونہہ سرپایم بھَس سائیں

حل لغات: ستایم: مجھے ستایا۔ ڈکھڑا: دکھ درد سے بھرا ہوا۔ نیڑا: عشق۔ لایم: میں نے لگایا۔ پایم: میں نے ڈالی۔ بھس: دھول' خاک' غبار۔

ترجمہ: اے فرید مجھے غم نے بہت ستایا ہے' میں نے بہت ہی دکھ بھرا عشق لگایا ہے۔ اس عشق میں مبتلا ہو کر میں نے منہ اور سر میں دھول ڈال رکھی ہے' میرے آقا!

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 144

(1) ہُن کیتم برہوں تنگ سائیں دِل نال اساڈی جنگ سائیں

حل لغات: کیتم: مجھے کر دیا ہے۔ برہوں: محبت' فراق۔ نال: کے ساتھ۔ اساڈی: ہماری۔

ترجمہ: محبت نے اب سخت تنگ کر دیا ہے' دل ناداں کے ساتھ اب ہماری ہر وقت لڑائی ہوتی رہتی ہے۔

(2) غمزے سخت اوَیڑے جھیڑے کرن بکھیڑے

ناں کجھ ترس نہ سنگ سائیں

حل لغات: غمزے: ناز و ادا' اشارے کنایے۔ اویڑے: پیچیدہ' بدخو' عیار۔ جھیڑے: جھگڑے۔ کرن: کریں۔ بکھیڑے: لڑائیاں۔ سنگ: حجاب' رکاوٹ' لحاظ' خوف' تامل۔

ترجمہ: میرے آقا! محبوب کے ناز و انداز سخت عیار ہیں۔ یہ ہر وقت لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں' ذرہ بھی رحم نہیں آتا اور نہ لحاظ ہوتا ہے۔

(3) عشق مریلے لٹیاں ہٹیاں مٹھیاں کٹھیاں
تن من چُور چورنگ سائیں

حل لغات: مریلے: خونخوار، ظالم۔ لٹیاں: میں لوٹی ہوئی ہوں۔ ہٹی آں: تھک گئی ہوں۔ مٹھی ہاں: برباد ہو گئی ہوں، لٹ گئی ہوں۔ کٹھی ہاں: ذبح ہو گئی ہوں۔ چور: چور چور، ٹکڑے ٹکڑے، ریزے ریزے۔ چورنگ: اس چیز کو کہتے ہیں جس پر تلوار و تیر وغیرہ کے مسلسل اور متواتر وار ہوتے رہیں۔ تختہ مشق ستم، گتکے کھیلنے والوں کے ہاتھ میں دوسرے حریف کے وار کو روکنے کے لئے جو پھری ہوتی ہے۔ اس کو بھی چرنگ کہتے ہیں، ہدف، نشانہ۔

ترجمہ: مجھے تو ظالم عشق نے لوٹ لیا ہے۔ اب میں تھک گئی ہوں اور دھوکا کھا بیٹھی ہوں، ذبح ہو چکی ہوں، تمام تن بدن چور چور ہے اور مصائب و آلام کے تیروں کا نشانہ بنا ہوا ہے۔

(4) گُزرے وَیلے سُکھ دے جی جُھکھدے پیا دُکھدے
رَگ رَگ تے اَنگ اَنگ سائیں

حل لغات: ویلے: وقت، زمانے۔ جی جھکھدے: دل جلتا ہے، جگر زار و نزار ہے۔ ڈکھدے: دکھتے ہیں۔ انگ انگ: عضو عضو۔

ترجمہ: میرے آقا! عیش و آرام کے وقت گزر گئے ہیں۔ اب تو دل جگر زار و نزار ہے جسم کے رگ رگ اور عضو عضو میں درد ہے۔

(5) دَرد، اندوہ، پرانڑے جُھر دی جھور جُھرانڑے
یار مُلیمؔ دل سنگ سائیں

حل لغات: پرانے: پرانے، دیرینہ۔ جھور جھرانے جھرنا: ہجوم غم میں زار و نزار ہونا۔ جھر دی: تفکرات میں غرق رہتی ہوں۔ ملیم: مجھے ملا ہے۔ دل سنگ: سنگدل، سخت مزاج۔

ترجمہ: میں ہروقت تفکرات میں ڈوبی رہتی ہوں۔ دکھ درد، خوف اندیشے اور تفکرات بکثرت ہیں اور محبوب مجھے بہت ہی سنگ دل ملا ہے۔

(1) "ملیم" اسرار فریدی

(6) عِشق علامت ظاہر سُول گھنڑے تے لاغر
ساوا پیلا رنگ سائیں

حل لغات: علامت: نشانی۔ گھنے: زیادہ، بکثرت۔ لاغر: کمزور۔ ساوا: سبز۔ پیلا: زرد۔

ترجمہ: عشق کی علامتیں ظاہر ہیں جسے یہ لاحق ہو جائے، دکھ درد کا اس پر ہجوم ہو جاتا ہے۔ وہ کمزور پڑ جاتا ہے۔ اس کے چہرے کے زرد اور سبز رنگ سے اس کی حالت زار صاف ظاہر ہو جاتی ہے، میرے آقا!

Scanned with CamScanner

(1) (i) "سول کیتے تن لاغر" مثنوی معدن عشق (ii) "سول گھنے تن لاغر" اسرار فریدی

(7) رنینہہ رنرالی ڈاتے ملی فریدؔ براتے
گیا ناموس تے ننگ سائیں

حل لغات: نینہہ: عشق۔ نرالی: انوکھی' عجیب۔ ڈات: عطیہ' انعام' تحفہ' خلعت۔ برات: تحفہ' وظیفہ' عطیہ۔ تے: اور۔ ناموس: عزت' شہرت۔

ترجمہ: اے میرے آقا! عشق انوکھا اور عجیب عطیہ ہے جو فرید کو بھی برات کے طور پر ملا ہے اور جس کے سبب ننگ و ناموس جاتا رہا ہے۔

☆ ▬▬ ☆ ▬▬ ☆

کافی 145

یہ کافی بعض مطبوعہ اور قلمی دیوانوں میں نہیں ہے۔ یہی کافی نمبر61 پر درج ہے۔ غالباً یہ کافی حج کی تیاری کے دنوں میں لکھی گئی ہے۔

(1) ہُنڑ وطن بیگانے ول نہیں آنوناں یاد کیتم دلدار نیں

حل لغات: ول: پھر۔ آنوناں: آنا۔ کیتم: کیا ہے۔ نیں: حرف خطاب' اے مخاطب مجھے دلدار نے یاد کیا ہے۔

ترجمہ: مجھے محبوب نے یاد کیا ہے' مجھے اس بیگانے وطن میں پھر نہیں آنا۔

(2) کولے رہساں مول نہ سہساں ہجر دا باری بار نیں

حل لغات: کولے: کول' نزدیک' قریب' پاس۔ سہساں: سہوں گی' برداشت کروں گی۔ مول: ہرگز۔ بار: بوجھ۔

ترجمہ: میں اب ہجر و فراق کا ناقابل برداشت بوجھ نہیں سہہ سکتی۔ اس لئے اب (بقیہ زندگی) محبوب کے پاس رہوں گی۔

(3) وِسریا سارا راج بباناں وِسر گیا گھر بار نیں

حل لغات: وسریا: بھول گیا۔ باباناں: ماں باپ کا' والدین کا۔

ترجمہ: محبوب کے بلانے کی اتنی خوشی ہوئی ہے کہ مجھے والدین کا راج اور گھربار سب بھول گئے ہیں۔

(4) بھاݨ منیساں ماݨ نبھیساں گھولے عار و یار نیں

حل لغات: بھان: اس مقام کو کہتے ہیں جہاں مالدار لوگ عارضی مکانات میں سکونت پذیر ہو کر مال مویشی بھی وہیں باندھتے ہیں اور پھر ان کے چلے جانے کے بعد وہ مکانات خالی رہ جاتے ہیں۔ منیساں: میں گزر بسر کروں گی۔ مان: تکیہ' آسرا' فخر۔ نبھیساں: نبھاوں گی۔ گھولے: قربان کئے۔ عار: شرم' حجاب' لحاظ۔ ویار: گلہ' شکوہ' نکتہ چینی۔

ترجمہ: میں دیار محبوب کی اجڑی بستی کو آباد کروں گی اور اسی کے سہارے بقیہ ساری عمر گزاروں گی' شرم اور نکتہ چینی کی

مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

(5) سُرخی کجّل مساگ گیوسے ۔ بُٹھ پیا ہار سنگار نیں

حل لغات: کجّل: کاجل۔ گیوسے: ہمارا گیا۔ بٹھ پیا: بھاڑ میں گیا۔

ترجمہ: فراق محبوب میں ہمارا ہار اور سنگار چھوٹ گیا ہے۔ بھاڑ میں جائیں سرخی' کاجل اور مساگ۔ سب بھول بھلا چکے ہیں۔

(6) پاروں ڈِسدی جھوک سجّن دی ۔ کیوں رَہساں اُروار نیں

حل لغات: پاروں: دریا کے اس پار۔ ڈسدی: دکھائی دیتی ہے۔ جھوک: ڈیرہ' خیمہ' قیام گاہ۔ اروار: دریا کے اس جانب' اس کنارے۔

ترجمہ: وہ سامنے دریا کے پار محبوب کا مسکن نظر آرہا ہے' اب اس کو دیکھ کر میں کیوں اس طرف رک جاؤں۔

(7) میَں مُتاری تے نَیں باری ۔ قادر رَیسم پار نیں

حل لغات: متاری: جس کو تیرنا نہ آتا ہو۔ نیں: ندیہ' نہر' رودکوہی' دریا۔ باری: تیز اور گہری۔ قادر نیسم: خدا تعالیٰ مجھے لے جائے گا۔

ترجمہ: میں تیرنا نہیں جانتی اور (راستے میں حائل) ندی بہت تیز اور گہری ہے۔ قادر کریم مجھے اس پار لے جائے گا۔

(8) بِٹھ پَئی سِندھڑی کیتم مولیٰ ۔ ملک مَلِیر ملہار نیں

حل لغات: سندھڑی: دریا سندھ کے کنارے کی آبادی کو سندھ اور سندھڑی کہتے ہیں۔ بٹھ پئی: بھاڑ میں ڈالی۔ کیتم مولا: میرے مولا نے کیا۔ ملک ملیر: ملیر کا علاقہ۔

ترجمہ: اب مولا کریم نے ریگستان کے جنت کو فیض بارش سے دلکش اور جانفزا کر دیا ہے' میں اب سب دریائی مقام سندھڑی کو بھاڑ میں جھونک کر محبوب کے وطن ملیر چلی جاؤں گی۔

(9) دیس عرب دا ملک طرب دا ۔ سارا باغ بہار نیں

حل لغات: طرب: خوشی' فرحت۔

ترجمہ: عرب کا دیس خوشیوں کا ملک' اب تمام کا تمام (آباد و شاداب ہو کر) باغ و بہار دکھائی دے رہا ہے۔

(10) روہی راویں روہیں رولیُس ۔ نَس گیا کرہوں قطار نیں

حل لغات: راویں: راوے کا ملک۔ روہیں: کوہستان' پہاڑ۔ کرہوں: اونٹ۔

ترجمہ: محبوب خود تو اونٹ قطار کر قافلہ کے ساتھ چلا گیا اور مجھے روہی (ریگستان) صحرا اور کوہستان میں آوارہ اور پریشان کر گیا۔

(11) ڈِینہہ ڈُکھاندا ڈونگر ڈِسدا ۔ رات غماں دی غار رنیں

حل لغات: ڈونگر: پہاڑ، کوہ، دشوار گزار راستے۔ ڈسدا: ہو کھائی دیتا ہے۔

ترجمہ: دن دکھوں کا پہاڑ معلوم ہوتا ہے اور رات غم کی غار نظر آتی ہے۔

(12) سانول آیا روہی وٹھڑی بار تھئی گلزار نیں

حل لغات: وٹھڑی: برس گئی، بارش ہو گئی۔ بار: جنگل، صحرا۔

ترجمہ: محبوب آگیا اور روہی آباد ہو گئی، محبوب کی آمد سے جنگل تک گلزار بن گئے ہیں۔

(13) دار مدار فرید ہے دل نوں ڈکھڑے تارو تار نیں

حل لغات: دار و مدار: آسرا، یقین، بوجھ، تکلیف۔ تارو تار: بہت زیادہ، سر سے اونچے، ناقابل برداشت، تار تار ہو جائیں گے۔

ترجمہ: اے فرید ہجر دوست کے دکھ بہت بڑھ گئے ہیں اور یہ تمام بوجھ صرف نازک دل عاشق پر ہے۔ یا فرید کے دل کو بھی یقین ہو گیا ہے کہ اب دکھ درد تار تار ہو کر بکھر جائیں گے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 146

(1) ہے صدقے گھولے یار توں ایہو جیڑا نینہہ نپناں

حل لغات: گھولے: قربان۔ جیڑا: دل۔ نپناں: پروردہ عشق، محبت میں گھلا ہوا، محبت میں رچا بسا ہوا۔

ترجمہ: یہ دل جو عشق میں رچا بسا ہوا ہے، محبوب پر سے قربان ہے۔

(2) شالا حسن جوانی مانے مٹھڑی دل دا وناں

حل لغات: شالا: خدا کرے، کلمہ دعائیہ۔ جوانی مانے: جوانی کی بہار سے لطف اندوز ہو۔ وناں: محبوب، دولہا، نوشہ۔

ترجمہ: خدا کرے میرے ٹوٹے دل کا سہارا، میرا دولہا، جوانی کی بہاروں سے خوب لطف اٹھائے۔

(3) تھل تیڈڑے چترانگ وی تیڈڑے ملک ملہیر دا بناں

حل لغات: چترانگ: چٹیل میدان۔ بناں: بنرا، شوہر، خاوند، مالک، دولہا۔

ترجمہ: اے ملک ملہیر کے والی! ریگستان بھی تیرے ہیں اور چٹیل میدان بھی۔

(4) ڈکھ دا حال نہ تھیوم پورا چتراں سو سو پناں

حل لغات: نہ تھیوم پورا: میرا پورا نہ ہو، ختم نہ ہو۔ چتراں: لغوی معنی اس کے نقش کرنا۔ اصطلاحی معنی لکھوں، گنجان طریق پر۔ پناں: کاغذ، صفحہ۔

ترجمہ: میرے دکھ درد کا ماجرا ختم نہ ہو۔ اگرچہ میں سو سو صفحات لکھ لکھ کر بھر ڈالوں۔

(5) جے توں آویں تن من ڈیساں پیرؔ پرم دا چھناں

حل لغات: جے: اگر۔ پیرپرم: محبت کا دیوتا' عشق کا پیر۔ ڈیساں: دوں گی۔ چھنا: منت' نذر' چڑھاوا' نذرانہ۔

ترجمہ: اے محبوب اگر تو آجائے تو میں عشق کی بارگاہ میں تن من جان و دل نذر چڑھاؤں گی۔

(1) "پریم" پیام فرید

(6) بیعت کرکے عشق کڈھایم علم عمل توں بناں

حل لغات: بیعت کرنا: پیر کا مرید ہونا۔ بناں: حد' لکیر' حدبندی۔ بناں کڈھاون: زمینداروں کے حدود ملکیت کے جدا جدا قائم کرنے کو کہتے ہیں۔

ترجمہ: عشق نے مجھے اپنا مرید بنا کر مجھے علم و عمل کی سرحد سے باہر نکال دیا ہے۔

(7) سوہنے دے وچ وصف وفا دی میں اے گالھ نہ مناں

حل لغات: وصف: صفت' عادت۔ گالھ: بات۔ نہ مناں: نہیں مانتی' نہ مانوں۔

ترجمہ: حسین معشوقوں میں وفاداری کی صفت ہو' یہ ناممکن ہے میں تو یہ بات ہرگز نہ مانوں گی۔

(8) برہوں فرید تھیوسے ساتھی سب شئے توں جی بھناں

حل لغات: تھیوسے: ہمارا ہوا۔ ساتھی: ہمراہ' رفیق' ہمدم۔ جی بھناں: جی' ٹوٹ گیا' بیزار ہو گیا' بھاگ گیا۔

ترجمہ: اے فرید! عشق ہمارا ساتھی بن گیا ہے۔ اس لئے دنیا کی تمام چیزوں سے دل اچاٹ ہو گیا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 147

(1) تم بیشک اصل جہان کے ہو

حل لغات: اصل: بنیاد' جڑ' ابتدا' باعث وجود عالم۔

ترجمہ: اے انسان! اس میں کوئی شک اور شبہ نہیں ہے کہ تم ہی باعث تکوین عالم ہو اور تم ہی اس کائنات کا نقطۂ نظر ماسکہ ہو۔ یعنی سب کچھ تمہیں ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس ٹیپ کے مصرع میں **لولاک لما خلقت الافلاک** کی حدیث قدسی کی طرف اشارہ ہو اور اس سے مراد ذات نبوی ﷺ ہو اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

(2) ناں تم فرشی ناں تم عرشی ناں فلکی ناں ارضی ہو
ذات مقدس نور معلّی آئے وچ انسان کے ہو

حل لغات: ناں: نہ۔ فرشی: فرش زمین پر رہنے والا۔ عرشی: عرش الٰہی پر سرفراز ہونے والا۔ فلکی: فلک یعنی آسمان'

مخلوقات آسمانی۔ ارضی: زمین پر رہنے والی' کائنات۔ ذات مقدس: پاک اور محترم ذات مبارک۔ نور معلیٰ: عالی شان نور۔
ترجمہ: اے نور مقدس' نہ تو تم فرش پر رہنے والے ہو' نہ ہی عرش آپ کا مسکن ہے' نہ آپ کو فلکی کہہ سکتے ہیں نہ ارضی آپ تو مقدس ذات اور عالیشان نور میں جو صورت انسان کے اندر جلوہ افروز ہوئے۔

(3) روتے ہو کبھی ہنستے ہو کتھے عاشق تے معشوق بنو
اپناں بھیت بتاؤ رے تم کون ہو بھلا کہاں کے ہو

حل لغات: بھیت: بھید' مخفی راز' چھپی ہوئی حقیقت۔ کتھے: کہیں۔
ترجمہ: تم کبھی روتے ہو اور کبھی ہنستے ہو۔ کہیں عاشق بنتے ہو اور کہیں معشوق بن جاتے ہو۔ ذرا اپنا بھید بتا دو کہ تم کون ہو اور کہاں کے رہنے والے ہو۔ یعنی اپنی حقیقت سے ہمارے قلب کو روشن کرو تا کہ ہم کو آگاہی حاصل ہو۔

(4) روپ انوکھے طور اوپڑے نازک چالیں من موہنیاں
ناز نزاکت حسن ملاحت صاحب سب سامان کے ہو

حل لغات: روپ: صورت' شکل۔ طور: طرز' طریقہ۔ اوپڑے: نرالے' انوکھے' عجیب' پیچیدہ۔ حسن ملاحت: نمکین حسن حضرت یوسف علیہ و علی نبینا السلام کو صبیح حسن کا سرمایہ دار کہا جاتا ہے اور حضور نبی الکریم ﷺ کو ملیح حسن سے موصوف کیا جاتا ہے' آپ کے حسن میں زیادہ گورا پن اور سفیدی کی بجائے ملاحت اور نمکینی کے کمالات کا نور زیادہ تھا۔
ترجمہ: آپ کے روپ (صورت کے مختلف نقشے) عجیب و غریب ہیں' عادات و خصائل مبارک بھی حیرت انگیز ہیں۔ من موہنی نازک چالیں ہیں اور نزاکت سے بھرے ہوئے ناز اور ملیح حسن تمام بہترین اور خوبصورت ہونے کی تمام صفات کا سامان آپ کی ذات میں موجود ہے۔

(5) کتھ جاہل . کتھ فاسق فاجر اپنا آپ گماتے ہو
کتھ عارف کتھ اہل حقائق واقف سرِ نہاں کے ہو

حل لغات: کتھ: کہیں۔ جاہل: عالم کی ضد ہے' ان پڑھ' نادان۔ فاسق: کبیرے گناہوں کا مرتکب' گنہگار۔ فاجر: بدکار۔ گماتے ہو: گم کرتے ہو' گنواتے ہو' ضائع کرتے ہو۔ عارف: صاحب معرفت' نیک دل اور روشن ضمیر۔ اہل حقائق: حقیقت آگاہ' اصل شناس' عارف باللہ۔ واقف سرنہاں: معرفت اور حقیقت کے پوشیدہ رازوں کے جاننے والے' ماہر معرفت' روشن دماغ۔
ترجمہ: کہیں تم جاہل ہو کہیں فاسق فاجر ہو۔ اس طرح اپنے آپ کو چھپاتے پھرتے ہو۔ کہیں تم عارف باللہ بن جاتے ہو اور کہیں تم اہل حقیقت ہو (اور اس طرح) تمام پوشیدہ اسرار کے جاننے والے ہو۔

(6) قبلہ' کعبہ' مسجد' مندر دیر کنشت سب تجھ میں ہے
صوم صلوٰۃ کے خود ہو والی کیوں پابند گماں کے ہو

حل لغات: قبلہ' کعبہ' مسجد' مندر' دیر کنش (کنشت): یہ سب مختلف اقوام عالم کی عبادت گاہوں کے نام ہیں۔ صوم صلوٰۃ: مسلمانوں کی روزہ و نماز۔ گماں: وہم' شک و شبہ۔ پابند: جکڑے ہوئے۔

ترجمہ: مسلمانوں کا مرکز توجہ (سمت قبلہ) کعبہ (بیت اللہ شریف) مسجد جائے نماز' مندر ہنود کا مقام عبادت' دیر گرجا عیساؤں کی عبادت گاہ' کنش (پارسیوں کا مقام عبادت) کنشت' یہ تمام عبادت کے مقامات تیری ہی ذات سے وابستہ ہیں اور باوجود اس کے پھر بھی پابند گمان ہو اور ہر شخص یہ گمان کر رہا ہے کہ وہ صحیح راستہ پر صحیح طور پر آپ کی ذات پاک کی عبادت کر رہا ہے یا نہیں۔

(7) غیر تمہارا محض محالے اس جگ میں اور اُس جگ میں
دُنیا تم ہو عقبیٰ تم ہو مالک کون مکان کے ہو

حل لغات: غیر: رقیب' دوسرا' مدمقابل۔ محض محال: بالکل مشکل' ناممکن۔ عقبیٰ: عالم آخرت' جزا و سزا کا دن۔ کون و مکان: کائنات۔

ترجمہ: تمہارا غیر (رقیب' مقابل) محض محال ہے (یعنی بالکل ناممکن ہے) دونوں جہانوں میں تمہارا مثیل کوئی نہیں۔ بلکہ تم خود دنیا اور خود ہی آخرت ہو کیونکہ اس ساری کائنات کے تم مالک ہو۔

(8) وعظ نصیحت رَمز فریدؔی سوچ سُنْجانو دَم دَم سے
اپنی عظمت یاد کرو کیوں تھئے یوسفؑ زندان کے ہو

حل لغات: سوچ: سوچ سمجھ کر' غور و فکر کرے۔ سنجانو: پہچانو۔ عظمت: شان کی بلندی' پایہ وجود۔ یوسفؑ زندان: مصر کے زندان میں حضرت یوسفؑ کو جو پریشانی ہوئی اس کی طرف اشارہ ہے۔

ترجمہ: فرید کے اشارے اور اس کے وعظ و نصیحت کو اپنے ایک ایک سانس کے ساتھ پہچانو اور اس پر غور و فکر کرو اور اپنی عظمت کو یاد رکھو۔ (اور اسے پیش نظر رکھو) تم اے یوسفؑ! زندان کے ہو کر رہ کیوں گئے ہو۔ (بے یقینی اور شک و گمان کے کنویں سے نکل کر اپنے حسن کا جائزہ لو اور دیکھو کہ تم واقعی یوسف ہو یا نہیں۔) جس طرح یوسف علیہ السلام کا حقیقی مقام تخت مصر اور شہنشاہی ملک تھا' تمہارا بھی اصلی مقام وصل حسن حقیقی کا جنت ہے' اس سے غافل نہ رہو۔

☆ ▬ ☆ ▬ ☆

کافی 148

اس کافی میں سسی (پنوں کی عاشق) کے جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔

(1) ڈِٹھری یار بھلائی رِہک رَتی ترس نہ آیو

حل لغات: ڈٹھری دیکھی۔ رہک تل: ایک تل کے برابر' ذرہ بھر بھی۔ آیو: تمہیں آیا۔

ترجمہ: اے دوست تیری بھلائی دیکھ لی ہے۔ تم نے ذرہ برابر بھی مجھ پر رحم نہ کیا۔ (تمہیں ذرا بھر بھی ترس نہ آیا۔)

(2) پا گلواڑی ستڑوں ویندیں نہ موکلایو

حل لغات: گلواڑی: گلے لگ کر' ایک دوسرے کے گلے میں بانہیں ڈال کر ملنا۔ ستڑوں: تو سویا تھا۔ ویندیں: جاتے وقت' سفر کرتے ہوئے۔ موکلایو: اجازت لی' رخصت حاصل کی' وداع کی۔

ترجمہ: تم تو میرے گلے میں بانہیں ڈال کر میرے ساتھ سوئے ہوئے تھے' جب جانے لگے تو وداع تک بھی نہ کی اور مجھے سوتا ہوا غافل چھوڑ کر چلے گئے۔ (تلمیح قصہ سسی پنوں)

(3) ہیجُوں کول بلھا کے کیوں جانی! دِل چایو

حل لغات: ہیجوں: خوشی' شوق' دلجمعی سے' اشتیاق سے۔ کول: پاس' نزدیک' قریب۔ بلھا کے: بٹھا کر۔ دل چایو: دل برداشتہ ہوئے' محبت کا سلسلہ ترک کر دیا' تم نے اٹھالیا۔

ترجمہ: پہلے خوشی اور شوق سے محبت کی اور قریب بٹھلایا' مگر پھر کیوں اے محبوب' دل برداشتہ ہو گئے۔ (تم نے کیوں دل اٹھالیا۔)

(4) ہے ہے!! یار بروچل کیں مَیں توں بھرمایو

حل لغات: ہے ہے: کلمہ تاسف' افسوس۔ کیں: کس نے۔ بروچل: پردیسی (مراد پنوں)۔ بھرمایو: ورغلایا' بے دل کیا' پھسلایا' بدگمان کیا۔ توں: سے۔ میں توں: مجھ سے۔

ترجمہ: اے بروچل محبوب! مجھے تو اس بات کا افسوس ہے کہ تم کو مجھ سے کس (دشمن) نے بدگمان کر دیا۔

(1) "کیں تینوں بھرمایو" اسرار فریدی

(5) جے ہاوی اے نیّت کیوں وَت یاری لایو

حل لغات: جے: اگر۔ ہاوی: تھی۔ نیت: ارادہ' پیش رفت۔ وت: پھر۔ لایو: تم نے لگائی۔

ترجمہ: اگر تمہاری یہی نیت تھی تو پھر تم نے یاری ہی کیوں لگائی؟

(6) جان فرید نکمڑی مُفت ڈُکھاں وِچ پایو

حل لغات: نکمڑی: نکمی کی تصغیر' بیکارہ۔ مفت: خواہ مخواہ۔ پایو: تم نے ڈالی۔

ترجمہ: اے فرید تم نے اپنی نکمی جان کو مفت مشکلات اور دکھوں میں مبتلا کیا یا یہ کہ ان بے وفائیوں کی وجہ سے تم نے

Scanned with CamScanner

فرید کی نکمّی (ناکارہ) جان کو مفت دکھوں میں پھنسایا۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 149

(1) کر یار اساں ول آون دی اَجّ ہَج کنوں آکھ پھڑکے وو

حل لغات: اساں ول: ہماری طرف۔ ول: پھر۔ آون دی: آنے کی۔ آون دی کر: جلدی سے آجا (محاورہ ہے)۔ ہج: خوشی، مسرت، شادمانی۔ اکھ پھرکے: محاورہ ہے، ایسے موقعہ پر جبکہ کسی شخص کے آنے کا انتظار ہو، آنکھ پھڑکے تو کہتے ہیں کہ وہ آرہے ہیں، اکھ پھرکدی ہے۔ وو: ندائیہ کلمہ۔

ترجمہ: اے محبوب ہماری طرف آنے کی جلدی کرو، کیونکہ آج تو اسی خوشی کی وجہ سے آنکھ پھڑکنے لگی ہے۔

(2) گزُری ڈُکھ ڈوہاگ دی واری روہی گُل پھُل نال سنگاری

مُد مستانی ڈینہہ مَلہاری باد شمالی لرُ کے وو

حل لغات: ڈوہاگ: تکلیف، رنڈاپا، سہاگ کی ضد۔ واری: باری، وقت۔ سنگاری: سنور گئی، آراستہ ہوئی۔ مد: مدت، عرصہ، موسم، وقت، زمانہ، دن۔ ملہاری: ابر آلود، مسرت افزاء۔ باد شمالی: اترکی ہوا، شمال سے جو خوشگوار ہوا چلتی ہے۔ لرکے: آہستہ آہستہ چل رہی ہے، خرام ناز میں ہے۔

ترجمہ: تکلیف اور مصیبت کی باری گزر گئی ہے۔ آج تو ریگستان گل پھول سے آراستہ ہو رہا ہے۔ مستی اور کیف افزاء موسم اور دن ابر آلود ہے، باد شمالی بھی خرام ناز سے آہستہ آہستہ چل رہی ہے۔

(3) رکیتی بھاگ سُہاگ اتاوَل رُت آئی کر ترُت اُو باہل

کن مِنڑ کنِیاں رِم جھم بادل بارش برکے بُرکے وو

حل لغات: کیتی: کی۔ بھاگ: خوش بختی۔ اتاول: جلدی۔ رت: موسم بہار۔ ترت: جلدی۔ او باہل: تیزی سے، جلدی سے۔ کن من: بوندا باندی۔ کنیاں: بارش کی بوندیں۔ بادل: ابر۔ برکے برکے: آہستہ آہستہ، زم زم (بھنکار)، فوار پڑنا۔

ترجمہ: خوش قسمتی اور بخت نے جلدی کی اور آگئے، اب کے موسم بہار بھی تیزی سے جلدی پہنچ گیا ہے، بوندا باندی ہو رہی ہیں اور بادل رم جھم برس رہے ہیں، بارش مینہ آہستہ آہستہ لطف دے رہا ہے۔

(4) سِدھڑی تھئی وَل قسمت پُٹھڑی آپے منڑی راحت رُٹھڑی

سوہنڑی موسم روہی مُوٹھڑی وحشت ڈوں دل سُرکے وو

حل لغات: سدھڑی تھئی: سیدھی ہوئی۔ ول: پھر۔ قسمت پٹھڑی: الٹی قسمت۔ آپے: خود بخود، خود ہی۔ منڑی: من گئی،

صلح کرلی۔ وٹھڑی: روٹھی ہوئی۔ روہی وٹھڑی: ریگستان میں بارش ہو گئی۔ وحشت: پریشانی' جنون' دیوانگی۔ دل سُرکے وو: دل مائل ہوتا ہے' تمنا کرتا ہے' خواہش کرتا ہے۔

ترجمہ: الٹی قسمت اب سیدھی ہو گئی ہے' خوشی جو روٹھ گئی تھی' خودبخود من گئی' راضی ہو گئی' دل فزا موسم ہے' روہی برس رہی ہے' خوشی سے جنوں عشق کی طرف پھر دل راغب ہے اور وحشت زدہ ہونے کا آرزو مند ہے۔

(5) ٹھڈریاں ہیلاں پُورب والیاں کجلے بادل لسرڑیاں کالیاں
سینگیاں سرتیاں نوں خوشحالیاں ہک وَیرن پئی کُرکے وو

حل لغات: ٹھڈریاں ہیلاں: ٹھنڈی ہوا کے جھونکے۔ پورب: مشرق۔ کجلے: سیاہ رنگ کے کاجل کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور مینہ سے بھرا ہوا بادل بھی سیاہ رنگ کا نظر آتا ہے۔ لسرڑیاں کالیاں: لسرڑیاں' لسی کی جمع ہے' وہ جھربادل جو دور دور تک فضائے آسمانی پر چھا جائے اس کو لسی کہتے ہیں۔ گھنگھور گھٹا ویرن: ویری کی تانیث' دشمن عورت' بدبین' مخالف۔ کرکے: بڑبڑاتی ہے' ناپسند کرتی ہے' تکرار کرتی ہے۔

ترجمہ: پورب کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں' سیاہ بادل اور تمام فضا میں پھیلی ہوئی جھریاں بہار باراں دکھا رہی ہیں۔ تمام سہیلیاں خوش ہیں' مگر حاسد دشمن عورتیں بڑبڑا رہی ہیں۔

(6) آپے یار فریدؔ سنبھالیمُ سوہنے سانوَل پیتاں پالیمُ
بختیں سُنجڑی سختی ٹالیمُ جی مُسکے دل مُرکے وو

حل لغات: آپے: ازخود۔ سنبھالیم: سنبھالا' یاد کیا' تشریف لائے۔ پیتاں پالیم: پیت پالنا' وفاداری کرنا' محبت کا عہد پورا کیا۔ سنجڑی سختی: سونی سختی' بدبختی کی شدت۔ ٹالیم: ٹال دی ہے۔ جی مسکے: دل متبسم ہے' دل مسکرائے' مسکن تبسم کرنے کو کہتے ہیں۔ دل مرکے: مرکن اس ہنسی کو کہتے ہیں جس میں بہت ہی تصوڑے تھوڑے دانت نمایاں ہوں۔

ترجمہ: اے فرید محبوب خودبخود مجھے شرف بخشا اور محبوب ملیح نے پیت پالنے کا حق ادا کیا اور وفاداری کی' بخت بیدار نے منحوس سختی کو ٹال دیا' اب وصل محبوب کی خوشی میں دل مسکرا رہا ہے اور جی اندر ہی اندر خوش ہو رہا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 150

(1) کَیں پایا باجھ فقیراں جذبہ عِشق کی لذّت کو

حل لغات: کیں پایا: کس نے معلوم کیا' کس کو حاصل ہوا۔ باجھ: بغیر' سوائے۔

ترجمہ: فقیروں کے سوا جذبہ عشق کی لذت کو کون حاصل کر سکتا ہے۔ (یہ نعمت صرف فقیروں اور مجاہدہ کرنے والے سالکوں کو ہی مل سکتی ہے)۔

(2) کل شئ وِچ کل شَی ڈِٹھوسے ہمہ اوست دا درس رکیتوسے
برکت صحبت پیراں پی کر بادۂ وحدت کو

حل لغات: کل شئ: ہر ایک چیز۔ کل شئ: خالق کل' مالک کائنات۔ ہمہ اوست: وہ مسلک محض صوفیائے کرام کا ہے جس پر محی الدین ابن عربی' شیخ اکبر اور حضرت بایزید بسطامی کو گامزن اعتقاد کیا جاتا ہے اور حضرت خواجہ نے بھی اسی مسلک کا متعدد مقامات پر اظہار کیا ہے۔ ڈِٹھوسے: ہم نے دیکھی۔ کتوسے: ہم نے کیا۔

ترجمہ: ہم نے بزرگان ملت کی صحبت اور درس کی برکت سے جام شراب وحدت پی کر ہمہ اوست کا منظر مطالعہ کیا اور ہر ایک شے میں خالق کا جلوہ دیکھا۔ (کل اشیاء جو اجزاء کی صورت میں منتشر ہیں' ان میں "واحد کل" دکھائی دیتا ہے۔)

(3) جب مدہوشی ناز ڈِکھایا عُریانی نے رنگ جمایا
خرقہ پاڑ لویراں پہنیم رِندی خلعت کو

حل لغات: عریانی: برہنہ ہونا۔ یہاں حسن ازل کا برملا نظر آنا۔ رنگ جمایا یا رنگ لایا: اپنا رنگ جمایا' یقین دلایا اور مظاہرے دکھلائے۔ خرقہ: لباس درویشی۔ پاڑ لویراں: پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ پہنیم: میں نے پہنا' بدن پر اوڑھا۔ رندی: شراب خوری' یہاں عشق حقیقی کی لذت آشنائی شراب معرفت کا شغل مراد ہے۔

نوٹ: کئی نسخوں میں "رنگ جمایا" کی جگہ "رنگ لایا" لکھا ہوا ہے۔

ترجمہ: جب کیف و مستی نے اپنا پورا تسلط جما لیا اور حسن ازل برملا نظر آنے لگا تو میں نے درویشی کا لباس اتار دیا اور رندی خلعت کو خلعت سلطانی سمجھ کر زیب تن کر لیا۔

(4) درمنداں کوں درد سلامت بار محبّت پَنڈ ملامت
دُکھ دُکھ اُٹھدیاں پیڑاں گھول گھتاں سب راحت کو

حل لغات: درمنداں کوں: اہل درد کو' اہل درد کے لئے۔ سلامت: دعائیہ لفظ ہے' یعنی دردمندوں کا درد خدا کرے سلامت رہے۔ پنڈ: گٹھڑی' گٹھ' بوجھ۔ گھول گھتاں: قربان کر دوں۔ دکھ دکھ: سلگ سلگ کر۔ اٹھدیاں: اٹھتے ہیں (مؤنث)۔ گھول گھتاں: میں قربان کر دوں۔

ترجمہ: الٰہی دردمند عشاق کو درد' بار محبت اور رسوائی کی ناقابل برداشت گٹھڑی' سلامت رہے' یہی ان کی مونس اور غمگسار ہیں' اس کی وجہ سے دل میں آتش عشق سلگ سلگ کر دردوں کو برانگیختہ کرتی رہتی ہے۔ مجھے تو یہ درد اور رسوائی اس قدر پیاری معلوم ہوتی ہے کہ میں اس پر زمانہ کی تمام راحت و مسرت کو قربان کر دوں۔

(5) حُسن فریدؔ کئی گھر لُوٹے رُلدیاں پھر دیاں جنگل بُوٹے
سے سَیّاں لکھ رہیراں ڈیکھو عشق دی شِدّت کو

حل لغات: لوٹے: اردو لفظ لوٹ لئے' غصب کر لئے۔ رلدیاں پھردیاں: آوارہ و سرگردان ہو کر پھر رہی ہیں۔ سے:

سینکڑوں۔ شدت: سختی، تعدی۔

ترجمہ: اے فرید حسن ازل نے تو بے شمار گھر لوٹ کر تباہ کر دیئے ہیں۔ عشق کی تعدی ملاحظہ ہو کہ سینکڑوں سسیاں اور لاکھوں ہیریں بادیہ پیمائی میں آوارہ پھرتی رہیں اور صحرا کی خاک چھانتی ہوئی گزر گئیں۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 151

(1) نینہہ رنبھایا سخت بُرا ہے بارَ اجَل سرِ باری بَھلّو

حل لغات: نینہہ: عشق۔ نبھایا: نہ بھایا ہوا، ناپسندیدہ۔ نبھایا: عشق کا نباہ۔ بار اجل: موت کا بوجھ۔ اجل: موت۔ سرباری: سر پر بھاری ہے۔ بھلو: سندھی لفظ ہے۔ تعریفی معنوں میں بھلے کے معنی ہیں یعنی بہتر یہ سندھی زبان میں تعجب اور خوشی کے موقعہ پر استعمال ہوتا ہے۔

ترجمہ: ناپسندیدہ عشق سخت برا ہے۔ یہ موت کا بوجھ ہے، جو سر پر گراں معلوم ہوتا ہے۔ اچھا!

(2) مارُو محُب ملہیر سدہایا وَلدا کوئی پیغام نہ آیا
پھر دی شہر آواری بَھلّو

حل لغات: مارو: ظالم، خونخوار، قاتل، محبوب، ستمگر۔ محب: دوست، محبوب۔ سدھایا: روانہ ہوگیا۔ ولدا: ول، واپس۔ آواری: آوارہ، بیکار (مؤنث)۔

ترجمہ: محبوب ستمگر، ملہیر چلا گیا ہے جس کا کوئی پیغام بھی واپس نہیں آیا اور میں شہر میں آواروں کی طرح پھر رہی ہوں، اچھا!

(3) کیچ گیاں دی خبر نہ آئی روندیں گل گئی عمر اَجائی
یار نہ کیتم کاری بَھلّو

حل لغات: روندیں: روتے روتے۔ گل گئی: تباہ ہو گئی۔ اجائی: بے سود، اکارت، بیکار، بے نتیجہ۔ کاری: علاج، تلافی، مداوا، درمان۔ منہ کیتم کاری: میری دل جوئی نہ کی، چارہ گری نہ کی۔

ترجمہ: محبوب کیچ چلا گیا ہے اور اس کی خبر تک نہیں آئی، میں نے روتے روتے عمر ضائع کر دی، پھر بھی محبوب نے مجھ پر رحم نہ کیا اور میرے درد کا کوئی علاج نہ کیا، اچھا!

(4) ڈُکھڑے ڈُکھڑے آیم پکھڑے تاڈے ڈُکھڑے ٹُوبھے ٹُکڑے
دِلڑی دردیں ماری بَھلّو

حل لغات: ڈکھڑے: دکھ۔ پکھڑے: پوکھا کی تصغیر' قسمت' حصہ۔ آیم پکھڑے: میری قسمت میں آئے' میرے حصہ میں آئے۔ تاڑے: ریگستان کے عارضی مقامات' سکونت' جھونپڑیاں۔ ڈھٹھڑے: ڈھٹھے' گر گئے' ویراں ہو گئے۔ ٹوبھے: ریگستان کے نشیبوں کے تالاب جن میں بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے۔ سکڑے: سوکھ گئے۔

ترجمہ: میری قسمت میں دکھ ہی لکھے ہوئے تھے (یعنی میرے حصے میں دکھ آئے) دل درد سے پریشان ہو گیا ہے حتیٰ کہ تاڑے (جھونپڑیوں) تک گر گئے ہیں اور ٹوبھے سوکھ گئے ہیں' نہ رہنے کی جگہ ہے' نہ پینے کا پانی ہے۔

(5) کرے کنڈڑے راہ جبل دے اوکھے پینڈے مارو تھل دے

سولیں ساڑی ہاری بھلو

حل لغات: کرے: کنکرے۔ کنڈڑے: کانٹے۔ جبل: پہاڑ۔ اوکھے: مشکل' دشوار گزار۔ پینڈے: فاصلے' سفر۔ مارو تھل: قاتل ریگستان۔ سولیں ساڑی: دکھوں کی جلی ہوئی۔ ہاری: ہاری ہوئی ہوں' تھک ہار گئی۔

ترجمہ: پہاڑی راستہ کے کنکر اور کانٹے' راستہ دشوار اور سفر مشکل' میں تو کس قدر مصائب میں گرفتار ہوں' دل زار و نزار کو دردوں نے جلا دیا اور میں اب ہار گئی ہوں' اچھا!

(6) ریت تھلاندی پیر پچالے جھلکن چھلکن لکھ لکھ چھالے

پلڑے پیوم خواری بھلو

حل لغات: تھل: ریگستان کا کف دست میدان۔ پیر پچالے: پاؤں جھلس دیتی ہے۔ جھلکن: جھلک دیتے ہیں' نمایاں ہیں۔ چھلکن: چھلکتے ہیں۔ چھالے: آبلے۔ پلڑے پیوم: میرے پلے میں پڑی' مجھے حاصل ہوئی۔ خواری: ذلت' رسوائی۔

ترجمہ: ریگستان کی (گرم) ریت پاؤں کو جلا رہی ہے جس سے لاکھوں چھالے جھلک اور چھلک رہے ہیں' میری تقدیر میں اس قسم کی ذلت اور خواری ہی شاید لکھی ہوئی ہے۔ اچھا!

(7) روہ ڈونگر دیاں اوکھیاں گھٹیاں مارو تھل دیاں ڈکھڑیاں بٹیاں

وہ وہ یار دی یاری بھلو

حل لغات: روہ: پہاڑ۔ ڈونگر: دشوار گزار پہاڑی راستے۔ گھٹیاں: جمع گھٹی کی گلی' راستہ۔ اوکھیاں: مشکل۔ بٹیاں: جمع پٹی کی' چھوٹا سا راستہ۔ ڈکھڑیاں: دکھ دینے والی' دشوار گزار۔ وہ وہ: عجیب و غریب' انوکھا' کلمہ تعجب۔

ترجمہ: کوہستانی اور ریگستانی دشوار گزار راستے ہیں اور مارو تھل تک پہنچنے کے لئے دکھوں بھری تنگ پگڈنڈیوں میں مصیبت اٹھانی پڑتی ہے' افسوس یاری اور محبت کا اچھا پھل ملا۔ واہ واہ یار کی یاری بھی دیکھ لی' کیا خوب ہے۔ اچھا!

(8) عشق فرید نہ کیتم بھلا ہے ہے بخت نہ تھیوم سولا

وینِدم ہوت وساری بھلو

حل لغات: کیتم: مجھ سے کیا۔ بھلا: بھلائی' خوبی' نیکی۔ سولا: قریب' نزدیک۔ وینِدم: میرا محبوب جا رہا ہے۔ وساری: بھول

کرے۔

ترجمہ: اے فرید عشق نے میرے ساتھ کوئی بھلائی نہیں کی' افسوس کہ بخت نے یاوری نہیں کی اور محبوب پنل مجھے نظرانداز کرکے جا رہا ہے' اچھا!

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 152

(1) ہر دل جو دلدار! یار مُہنجو سوہنْیاں جو سردار! یار مُہنجو

حل لغات: جو: کا۔ مہنجو: (سندھی) میرا۔ جو: حرف اضافت 'کا'۔

ترجمہ: میرا محبوب ہر دل کا دلدار ہے اور وہ تمام حسینوں کا سردار ہے۔

(2) کِتھ ملّا کِتھ آمِر ناہی کِتھ مَنصُور تے دَار! یار مُہنجو

حل لغات: کتھ: کہیں۔ آمر: امر کرنے والا' نیکی کا حکم دینے والا۔ ناہی: نہی کرنے والا' روکنے والا' باز رکھنے والا' برے کاموں سے منع کرنے والا۔ یہ دونوں الفاظ **والامرون بالمعروف و ناھون عن المنکر** سے لئے گئے ہیں اور اسی کی طرف اشارہ ہے۔ منصور: منصور حلاج جس کو شرعی فتوئی کے تحت حاکم وقت نے سولی پر چڑھا دیا تھا۔

ترجمہ: میرا محبوب کہیں ملّا ہے' کہیں حاکم اور کہیں منع کرنے والا ہے اور کہیں منصور کو دار (سولی) پر کھینچے جانے کے حالات میں وہ نظر آتا ہے۔

(3) آپ چھپائے راز حِقیقی آپ کرے اظہار! یار مُہنجو

حل لغات: راز حقیقی: حقیت حسن ازل کے سربستہ راز' حقیقت کے اسرار۔

ترجمہ: کہیں میرا محبوب خود ہی راز حقیقت کو چھپاتا ہے اور کہیں خود ہی ان کا اظہار کر دیتا ہے۔

(4) کِتھ بُلبُل کِتھ گُل جی صُورت برگ کِتھاں کِتھ خار! یار مُہنجو

حل لغات: بلبل اور گل: میں شاعرانہ نکتہ خیال سے عاشق و معشوق کا جو تعلق ہے اسی کی جانب اشارہ ہے۔ جی: (سندھی) حرف اضافت کی۔ برگ: پتہ' درخت کے پتے۔ خار: کانٹا۔

ترجمہ: میرا محبوب کہیں بلبل ہے اور کہیں گل کی صورت میں ہے۔ کہیں وہ برگ ہے اور کہیں خار ہے۔

(5) کِتھ سُرخی کِتھ ناز نزاکت کِتھ کجلہ' کِتھ دھار! یار مُہنجو

حل لغات: سرخی: محبوب کے لب نازک کی سرخی۔ کجلہ: کاجل۔ دھار: کاجل کا وہ سیاہ خط جو آنکھوں سے باہر نکلا ہوا ہوتا ہے' کاجل کی پتلی سی لکیر۔

ترجمہ: میرا محبوب کہیں سرخی' کہیں ناز نزاکت' کہیں کاجل اور کہیں کاجل کی دھار ہے۔

Scanned with CamScanner

(6) کتھ ڈھولک تے کتھ تان ترانہ کتھ صُوفی کتھ سرشار! یار مُہنجو

حل لغات: ڈھولک: چھوٹا ڈھول۔ تان ترانہ: سر' تال' لے۔ صوفی: صاف باطن' پاک دل' ایک فرقہ صوف پوش کا نام۔ سرشار: مست۔

ترجمہ: ڈھولک اور اس کے تان ترانوں میں بھی اسی کا نغمہ ہے صوفی اور مست الست کے جذبات میں بھی اسی کا جلوہ ہے۔

(7) کتھ عابد تے کتھ نفل دوگانہ کتھ کیفی میخوار! یار مُہنجو

حل لغات: عابد: عبادت کرنے والا۔ دوگانہ: دو رکعت کی نماز۔ کیفی: وہ شخص جس پر مستی کا سارنگ نمایاں ہو' مست۔

ترجمہ: میرا محبوب کہیں عابد نفل گزار اور کہیں کیف و سرور میں مست میخوار نظر آتا ہے۔

(8) کتھ عاشق کتھ درد کُشالے کتھ دلبر غم خوار یار مُہنجو

حل لغات: کشالے: تکلیف' محنت' آلام و مصائب۔

ترجمہ: کہیں وہ عاشق کی صورت میں مصیبتیں جھیل رہا ہے اور کہیں دلبر غمخوار کی شکل میں غمخواری کرتا ہے۔

(9) یار فریدؔ نہیں وچ پردے خود پردہ ہے یار! یار مُہنجو

حل لغات: وچ: میں۔

ترجمہ: اے فرید یار پردہ میں مستور نہیں ہے بلکہ خود یار پردہ ہے۔

نوٹ: اس شعر میں خواجہ صاحب نے وحدت وجود کے اس عقیدہ کو بیان کیا ہے کہ ذات باری من حیث الاسما والصفات عین عالم ہے' یار پردہ میں (مخفی) نہیں ہے بلکہ جس کو پردہ کہا جاتا ہے وہ عین حقیقت ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 153

(1) پریں اَج نہ گیوسے کل ہی سہی ایہو وطن بیگانہ کُوڑا کُوڑ ٹکانہ

حل لغات: پریں: دوست' محبوب کے دیس کو۔ کوڑا: جھوٹا' جھوٹ۔ ٹکانہ: ٹھکانہ' جائے قیام' رہنے کی جگہ۔

ترجمہ: اے دوست (اس فانی جہاں سے) آج نہ گئے کل سہی جانا ضرور ہے' یہ پرایا وطن ہے اور اس کو اپنا ٹھکانا سمجھنا جھوٹ اور غلط ہے۔ (دوسرا ترجمہ: آج ہم محبوب کے دیس کو نہ گئے تو کل ہی سہی' یہ وطن بیگانہ ہے---)

(2) رنگ گُل پُھل ڈیکھ کے بُھل نہ ہیں رِدّھے راہوں سالک رُل نہ ہیں

ایہیں جگ دی جگمگ سمجھ بہانہ

حل لغات: بھل نہ بہیں: بھول نہ بیٹھنا' غلط فہمی میں نہ رہنا۔ رل نہ بہیں: رل نہ جانا' آوارہ ہو کر بیٹھ جانا۔ جگمگ: چمک دم' شان و شوکت۔

ترجمہ: اے سالک دنیائے فانی کے گل و غنچہ کے رنگ پر مائل نہ ہو جانا' ایسا نہ ہو کہ اس غفلت سے سیدھے راستے سے بھٹک جائے' یہ تو ناپائیدار دنیا کے سراب (چلچل) کا سا بے حقیقت منظر ہے اس پر مچل نہ جانا اور اپنے حقیقی مقصد کو فراموش نہ کر بیٹھنا۔ اس دنیا کی جگمگ کو محض ایک بہانہ سمجھ۔

(3) اے نگری مُلک، پَرایا ہے ۔ ہِتھ آسرا رکھن اَجایا ہے
مُنڈھوں رہن نہ ڈیندے رکرن روانہ

حل لغات: اجایا: بے سود' فضول ضائع۔ منڈھوں: منڈھ' جڑ' بالکل' محض۔ کرن: کریں۔

ترجمہ: یہ ملک اپنا نہیں ہے' پرایا ہے' یہاں کسی پر بھروسہ اور اعتماد کرنا بے فائدہ اور فضول ہے' یہاں تو رہنے ہی نہیں دیتے اور دوسرے عالم کو روانہ کر دیتے ہیں۔

(4) تھی غافِل اصلوں ہِک نہ گھڑی ۔ ہُݨ ہتھ مَل مَل پرتاب ذری
اَجھّو موت نے بھیجیا لِکھ پروانہ

حل لغات: اصلوں: بالکل۔ ہن: اب۔ پرتاپ: پشیمان ہونا' پچھتانا۔ اجھو: ابھی' تھوڑے وقت کے اندر۔ ذری: ذرا۔

ترجمہ: اے انسان! ایک گھڑی بھی غافل نہ ہو اور اپنی خطاکاریوں سے پشیمان ہو کر کف افسوس مل اور توبہ کر تاکہ انجام بخیر ہو' موت نے پروانہ لکھ کر تجھے بھیجا ہے' یہ زندگی ختم ہو جائے گی۔

(5) بُٹھ دُنیا فانی ویس ایہو ۔ سب مکر فریب دا ویس ایہو
کیا ناز نہورے تَان ترانہ

حل لغات: بٹھ: بھاڑ میں ڈال۔ ایہو: یہی۔ ویس: بھیس' لباس۔ نہورے: نخرے' انداز معشوقانہ۔ تان ترانہ: گیت نغمے' فخر اور غرور۔

ترجمہ: یہ دنیا فانی ہے اس کو بھاڑ میں ڈال دے۔ یہ تمام کاروبار دنیا' مکر و فریب کے لباس میں ہیں' ناز نخرے گانے بجانے اور دنیا کے دوسرے رنگین مشاغل سب یہیں رہ جائیں گے' کوئی چیز ساتھ نہیں جائے گی۔

(6) کر توبہ استغفار سَدا ۔ رکھ بدعت رشرکوں عار سَدا
تھی محض مُوحِّد صاف یگانہ

حل لغات: سدا: ہمیشہ' ہر وقت۔ بدعت: وہ اعمال جو شرع نبوی ﷺ کے مقررہ اعمال سے مختلف ہوں۔ خود ساختہ اعمال' خلاف سنت نبوی۔ شرک: پروردگار کی صفات الہیہ میں کسی دوسرے کو شامل کرنا۔ عار: نفرت' پرہیز۔ موحد: توحید مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ' خدا کے ایک جاننے والے کو اور اسی اعتقاد پر شرعی اعمال کے پابند کو موحد کہتے ہیں۔ یگانہ:

Scanned with CamScanner

خاص، تنہا، یکتا، ایک کا (دوست)۔

ترجمہ: ہمیشہ شرک و بدعت سے بچ کر توبہ استغفار کیا کر اور خالص موحد اور یگانہ ہو کر زندگی بسر کر۔

(7) رَب باجھ فرید نوں آس نہیں ۔ ۔ ۔ اِیہا عمر سبھو ہِک پاس نہیں

کہیں نال نہ چاڑھے توڑ زمانہ

حل لغات: نوں: کو۔ آس: امید۔ ایہا: یہی۔ سبھو: سب کی سب۔ پاس: پہر، گھڑی بھر۔ توڑ نہ چاڑھے: آخر تک ساتھ نہیں دیتا، وفا نہیں کرتا (توڑ کے معنی انجام کار کے ہیں)۔ توڑ چڑھانا: نباہ کرنا، انجام تک برابر برتاؤ کرنا۔

ترجمہ: فرید کو رب کے سوا کسی پر آسرا (سہارا) نہیں ہے۔ یہ عمر بے وفا تو ایک پہر جتنی معلوم نہیں ہوتی (عرصہ عمر کوتاہ ہے) زندگی کسی کے ساتھ نہیں رہی۔ بے وفا زمانہ کسی کے ساتھ پوری وفا نہیں کرتا۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 154

یہ کافی حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ نے مناسکِ حج ادا کرنے کے سلسلہ میں اس وقت تحریر کی جب کارون حجاج دیار رسول اللہ ﷺ کے منازل سفرطے کر کے منزل مقصود مدینہ منورہ کے قریب پہنچا تھا۔

(1) تھیواں صدقے صدقے آیا شہر مدینہ

حل لغات: تھیواں: ہو جاؤں۔ صدقے صدقے: قربان، واری جانا، فدا ہونا۔

ترجمہ: شہر مدینہ آگیا، میں صدقے قربان ہو جاؤں۔

(2) سُکھ دی سیجھ سُہایم گیا ڈُکھڑا دیرینہ

حل لغات: سیجھ: سیج، بستر نرم۔ سہایم: میں نے زیب دیا (مجھے سیج سہانے کا موقعہ ملا)۔ ڈکھڑا: دکھ، درد و غم۔ دیرینہ: پرانا۔

ترجمہ: عمر کا پرانا دکھ رخصت ہو گیا ہے۔ اب مجھے مدینہ طیبہ میں آرام و آسائش، اطمینان اور تسلی کی سیج سہانے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ (میں نے سکھ کی سیج کو زیب دیا ہے۔)

(3) ناں رو، دِلڑی لُٹڑی نہ ڈُکھ سُنجڑا سینہ

حل لغات: لٹڑی: لٹی ہوئی۔ سنجڑا: سنجاں، بدبخت، دل سے خالی، ایک صاحب کی رائے میں یہ لفظ سنجڑا نہیں ہے بلکہ سُجرا ہے، سُجرا کا معنی دل میں جگہ دینے کا ہے، ترجمہ یہ ہو گا کہ اے دل نہ رو اور اے سینہ اب دکھ کو اپنے اندر جگہ نہ دے۔

ترجمہ: اے لٹے ہوئے دل اب نہ رو اور اے بخت خفتہ سینہ اب زیادہ دکھ نہ اٹھا۔

(4) رنجھ سونے دا اُبھریا رِڈھڑا نیک مہینہ

حل لغات: بجھ: آفتاب، سورج۔ ابھریا: طلوع ہوا، نمودار ہوا، نکل آیا۔ سونے دا بجھ ابھریا: محاورہ ہے مبارک دن نکلا، اس دن خوب روحانی مال و دولت لٹے گی، مراد حاصل ہوئی۔ ڈٹھڑا: دیکھا گیا۔

ترجمہ: سونے کا سورج نکل آیا اور مبارک مہینہ دیکھا گیا۔

(5) حَرَم مُعلّٰی روشن ہے نُوری آئینہ

حل لغات: حرم: دربار نبوی ﷺ کو حرم پاک حرم اقدس اور حرم معلّٰی کہتے ہیں۔

ترجمہ: حرم معلّٰی روشن ہے۔ یہ نور کا آئینہ ہے۔ مدینہ طیبہ کا حرم نور حقیقی کا آئینہ اور عکس ہے، یہاں انوار و تجلیات موجزن ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔

(6) عرب دی سَاری دَھرتی سوہنٹی صاف نگینہ

حل لغات: دھرتی: زمین۔ نگینہ: نگین، انگوٹھی میں قیمتی پتھر۔

ترجمہ: عرب شریف کی تمام سرزمین نگینے کی طرح صاف شفاف نظر آتی ہے۔ (عرب کی ساری سرزمین حسین اور صاف آئینہ ہے۔)

(7) مِلسی جیہڑَا رکھسی صِدق ثبُوت یقینہ

حل لغات: ملسی: ملے گا / گی۔ جیہڑا: جو کوئی۔ رکھسی: رکھے گا۔ یقینہ: یقین، اعتماد۔

ترجمہ: جو شخص صدق دل سے ذات نبوی ﷺ کے اوپر ایمان اور اعتقاد رکھتا ہے اور اسی محبوب کی محبت کا دم بھرتا ہے اسی کو مقصود دلی حاصل ہوگا۔ وہی آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو گا۔

(8) تھیا شیطان پَسِیلہ مر گیا نَفس رِکمینہ

حل لغات: پسیلہ: ایک طرف، علیحدہ، دور۔ کمینہ: شریف کی ضد۔

ترجمہ: مدینہ طیبہ پہنچ کر شیطان دور ہو گیا ہے اور نفس کمینہ (امارہ) مرگیا ہے۔

(9) خبر فریدؔ سُنیٹوسے مِلسوُں شب آدینہ

حل لغات: سینوسے: ہم نے سنا۔ ملسوں: ملیں گے۔ شب آدینہ: شب جمعہ۔

ترجمہ: اے فرید ہم نے یہ خبر سنی ہے کہ زیارت مبارک شب ادینہ (جمعہ) کو ہو گی۔ [اے فرید، ہم نے خبر سنی ہے کہ جمعہ کی رات کو ملیں گے۔]

☆ —— ☆ —— ☆

Scanned with CamScanner

کافی 155

یہ کافی مسلک وحدت وجود کے تحت لکھی گئی ہے۔

(1) ہے عشق دا جلوہ ہَر ہَر جا سُبحان اللہ! سبحان اللہ!!
خود عاشق خود معشُوق بَنْیا سُبحان اللہ! سبحان اللہ!!

حل لغات: سبحان اللہ: کلمہ تعجب و کلمہ عظمت۔

ترجمہ: ہر جگہ عشق جلوہ گر ہے۔ سبحان اللہ کیا شان ہے۔ خود ہی عاشق اور خود ہی معشوق ہے۔ سبحان اللہ' سبحان اللہ العظمتہ للہ کیا شان عشق حقیقی ہے۔ (اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے۔)

(2) خود بُلبُل تے پروانہ ہے گُل شمع اُتے دیوانہ ہے
تھی چانّد چکور نوں موہ لیا سُبحان اللہ! سبحان اللہ!!

حل لغات: بلبل پروانہ اور چکور: عاشقوں کی صف میں شمار ہوتے ہیں۔ گل' شمع اور چاند: معشوق قرار دیئے گئے ہیں یعنی بلبل گل پر اور پروانہ شمع اور چکور چاند کا عاشق ہے۔ چکور ایک پرندہ کا نام ہے جو چاند کا عاشق ہے۔

ترجمہ: حسن ازل (عشق) خود ہی بلبل ہے اور خود ہی پروانہ ہے۔ جو گل اور شمع پر دیوانہ اور فریفتہ ہے۔ چاند بن کر چکور کو موہ لیتا ہے۔ سبحان اللہ! واہ سبحان اللہ!

(3) کڈیں موسیٰؑ تھی میقات چڑھے وَل وعظ کرے توریت پڑھے
کڈیں عیسیٰؑ یحییٰؑ ذکریاؑ سُبحان اللہ! سبحان اللہ!!

حل لغات: حضرت موسیٰ' عیسیٰ' یحییٰ' ذکریا علیہم السلام: پیغمبروں کے نام ہیں۔ کڈیں: کبھی۔ تھی: ہو کر۔ میقات: مقام کلام موسیٰ علیہ السلام۔ توریت: صحیفہ موسیٰ علیہ السلام' وعدے کی جگہ۔

ترجمہ: کبھی موسیٰ علیہ السلام کی صورت میں حضرت عشق میقات پر کلام الٰہی سے شرف یاب ہوتے ہیں اور کبھی توریت شریف کا وعظ و نصیحت فرماتے ہیں' حضرت عیسیٰ یحییٰ اور ذکریا علیہم السلام میں بھی اسی عشق کا جلوہ ہے۔

(4) کِتھے شاد کِتھے دل تنگ ڈِسے کِتھے صُلح ڈِسے کِتھے جنگ ڈِسے
تھیا شان جلال جمال دا سُبحان اللہ! سبحان اللہ!!

حل لغات: جلال و جمال: صفات ایزادی میں جلال اور جمال کی دو کیفیتیں ہیں' اسماء الٰہی حروف تہجی' بلکہ تمام مناظر اور حالات عالم میں جلال اور جمال کی صفات کا مظاہرہ سمجھا گیا ہے۔ ڈِسے: دکھائی دے۔

ترجمہ: کسی جگہ عشق کا جذبہ مسرت اور شادمانی پر مشتمل ہے اور کہیں غصہ ملال اور تنگ دلی کا مظہر ہوتا ہے۔ صلح اور جنگ کے حالات میں بھی شان جلالی اور جمالی کا اظہار ہوتا ہے۔ سبحان اللہ!

(5) کِتھے راز اَنَا الْحَقّ فاش تھیا کِتھے سُبْحَانِیْ دا وِرد پڑھیا
کِتھے اِنّی عَبْد رَسُوْلُہٗ کہیا سُبْحان اللہ! سُبْحان اللہ!!

حل لغات: انا الحق: وہ کلمہ ہے جو منصور حلاج نے کہہ کر جان دی۔ سبحانی ما اعظم شانی وہ کلمہ ہے جو بایزید بسطامی مشہور امام صوفیا نے اپنے پایۂ بلند کے متعلق کہا اور اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ وہ کلمہ مبارک ہے جو حضور پرنور حضرت نبی الکریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اقرار عبودیت و شان رسالت کے متعلق امت کو سکھلایا۔

ترجمہ: عشق و محبت کے رنگ میں کہیں منصور کی زبان سے انا الحق نکلواتے ہیں' کہیں بایزید بسطامیؒ کے منہ سے سبحانی کا ورد کراتے ہیں' کہیں حضرت نبی الکریم ﷺ کی زبان حقیقت ترجمان سے' انی عبداللہ و رسولہ' کا اقرار کراتے ہیں' سبحان اللہ العظمۃ للہ!

(6) ہِن ہستی دے نیرنگ عجب ہِن حُسن اَزل دے ڈَھنگ عجب
بے رنگ بہ ہر ہر رنگ رَچیا سُبْحان اللہ! سُبْحان اللہ!!

حل لغات: نیرنگ: نئے نئے رنگ تماشے۔ ڈھنگ: طور طریقے' طرز' انداز۔

ترجمہ: وجود (زندگی ہستی) کے جلوے اور نظارے خوب ہیں اور حسن ازل کے انداز اور طور طریقے بھی عجیب ہیں۔ ذات باری تعالیٰ ہر رنگ سے پاک اور ہر رنگ میں جلوہ بار ہے۔ خود بے رنگ ہے اور ہر رنگ میں رچا ہوا ہے۔ اس کی قدرت کا جلوہ ہر ایک ہستی کے رنگ میں جلوہ نما ہے۔ سبحان اللہ!

(7) ہے محض مقام تَحیُّر دا بُٹھ حیلہ درک و تَفَکُّر دا
ہِن ڈونگھڑے ڈیہہ ڈوں ہَتھ نہ پا سُبْحان اللہ! سُبْحان اللہ!!

حل لغات: تحیر: حیرانی' حیرت۔ درک: ادراک' معلوم کرنا۔ حیلہ: کوشش۔ تفکر: فکر' سوچ۔ ڈونگھڑے: ڈونگھے' گہرے عمیق' دشوار گزار۔ ڈیہہ: راستہ۔ ہتھ نہ پا: نہ چھیڑ' دخل نہ دے' ہاتھ نہ ڈال۔

ترجمہ: یہ راز (وحدت وجود) مقام تحیر ہے غور اور فکر کا حیلہ نہ کر اور اس عمیق راستہ کی طرف ہاتھ نہ ڈال کیونکہ سوائے عارف کامل کے یہ راز ہر شخص نہیں پا سکتا۔

(8) تقدیس کِتھاں تنزیہہ کِتھاں تقیید[1] اَتے تَشبیہ کِتھاں
ہے حیرت سکھ تسلیم و رضا سُبْحان اللہ! سُبْحان اللہ!!

حل لغات: تقدیس: پاکیزگی۔ تنزیہہ: آلائشوں سے دور رہنا' پاکیزگی۔ تقیید: مقید بالذات' تعین وجود۔ تشبیہ: دیگر اشیا میں مظہر جمال۔ تسلیم و رضا: بغیر تقیید و توجیہہ کے ماننا۔

نوٹ: ایک نسخہ میں یہ "تنقید" بھی پڑھا گیا ہے مگر صحیح لفظ "تقیید" ہے' تنقید نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: کسی جگہ ذات باری تعالیٰ پاک اور اعلیٰ و ارفع ہے، بعض دفعہ خود مقید بالذات کے رنگ میں جلوہ گر ہے۔ کسی جگہ دوسری تمام تصورات انسانی سے اس کی قدرت جلوہ فرما ہے مگر وہ کیا ہے اور کیسا ہے۔ اس قسم کی توجیہہ اور تنقید کی بجائے آمنت باللّٰہ کہنا یعنی ایمان بالیقین لانا کافی اور ضروری ہے۔ (تسلیم و رضا کی روش کو اختیار کرلے۔)

(9) تھئی عمر تلف برباد سبھو   ہیہات سبھو فریاد سبھو
مر مر دے تئیں نہ پیوم سُما   سُبحان اللہ! سُبحان اللہ!!

حل لغات: تلف: تباہ، ضائع، بیکار۔ نہ پیوم سُما: خبر نہ ہوئی۔ سُما: خبر، سدھ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ہیہات: افسوس۔ مردے تئیں: مرتے وقت تک۔

ترجمہ: تمام عمر تباہ اور برباد ہو گئی جس کا مجھے سخت افسوس ہے، مجھے مرتے دم تک اس کی کچھ بھی خبر نہ ہو سکی (حقیقت کا علم نہ ہو سکا) سبحان اللہ والعظمۃ اللہ!

(10) ہے پیت فرید دی ریت عجب[1]   ہے دَرد تے سوز دی گیت عجب
سُن سمجھو سارے اہل صفا   سُبحان اللہ! سُبحان اللہ!!

حل لغات: پیت: محبت، عشق۔ ریت: رسم، طریقہ، انداز۔

(1) نوٹ: ایک نسخہ میں "اہل وفا" بھی لکھا ہوا ہے۔

ترجمہ: اے تمام اہل صفا لوگو! سنو اور سمجھو کہ فرید کا شغل زندگی اور عجیب مشغلہ محبت، سوز اور درد ہے۔ سبحان اللہ یہ بڑی عجیب نعمت ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 156

(1) آ پہونتم جیندیں مکّے   اہیں شہر مُبارک بکّے

حل لغات: پہونتم: میں پہنچا۔ جیندیں: جیتے جی، زندگی میں۔ اہیں: اسی۔ شہر مبارک: برکت والا، عظیم الشان شہر۔ بکہ: قرآن مجید میں مکۃ اللہ کا نام بکہ بھی آیا ہے۔

ترجمہ: الحمدللہ! میں جیتے جی مکہ میں آپہنچا ہوں، اس مبارک شہر میں آگیا ہوں جس کو (قرآن میں) بکہ کہا گیا ہے۔

(2) واہ دیس عرب دیاں چالیں   خوش طرحیں خوب خصالیں
گیاں وِسر وطن دیاں گالھیں   کیا خویش قبیلے سکّے

حل لغات: خویش، قبیلے اور سکے: یہ تینوں الفاظ رشتہ داروں کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ کنبہ اور خاندان کے لوگ

اور رشتہ دار مراد ہیں۔ گیاں وسر: بھول گئیں۔ گالہیں: باتیں۔

ترجمہ: سبحان اللہ! ملک عرب کی عجیب چال ڈھال' طرح' وضع اور خوب سیرت و صورت نے اپنے وطن کی تمام باتیں حتیٰ کہ خویش قبیلے اور عزیز و اقارب بھی سب بھلا دیئے۔

(3) ہے لذّت وادھو' وادِھنی ہے ہر دَم ڈوڑی شادی
ہر وہلے تانگھ زیادی کئی ہارے تے کئی تھکّے

حل لغات: ڈوڑی: دوگنی' روز افزوں۔ ہر وہلے: ہر وقت' ہر دم' ہمیشہ۔ وادھو وادھی: بیش از بیش' زیادہ سے زیادہ۔

ترجمہ: ہر وقت بیش از بیش لطف آرہا ہے اور مسرت روز افزوں ترقی پر ہے اور ہر گھڑی انتظار تجلیات نور زیادہ ہو رہی ہے (اس دلکش اور صبر آزما لطف و انتظار میں) بہت لوگ تھک گئے اور بہت ہار چکے ہیں۔

(4) بڑھن پتھر سیجھ پھُلاں دی ہے دُھوڑی تُول گلُاں دی
شب بادِ صبا مَن بھاندی تا صبح جھلیندی پکھّے

حل لغات: دھوڑی: گرد و غبار۔ تول ودلائی: رضائی' اوپر اوڑھنے کا ہلکا لحاف۔ جھلیندی: ہلاتی ہے۔ پکھے: پنکھے۔ گلاندی: گلاب کے پھولوں کی۔ من بھاندی: دل کو بھانے والی۔

ترجمہ: اس سرزمین پاک کے پتھر پھولوں کی سیج سے زیادہ خوشگوار ہیں اور گرد و غبار عرب پھولوں کی رضائی کا لطف رکھتے ہیں اور رات کو جو زندگی بخش اور دلکش ہوا چلتی ہے' وہ نہایت دلفزا ہے جو صبح تک (مسافروں کے لئے پنکھے ہلا کرتی ہے)۔

(5) انگور ہزار متیرن خرُبُوزے پنڈ رکھیرن
رُمّاں صِغیر کبیرن چُنڑ دانے ماروں پھکّے

حل لغات: متیر: تربوز۔ رماں: انار۔ پنڈ: کھجور۔ ماروں پھکے: مٹھی بھر بھر کر منہ میں ڈالنا۔

ترجمہ: بازار انگوروں' متیروں' خربوزوں اور کھجوروں سے بھرے ہوئے ہیں' چھوٹے بڑے انار بھی بکثرت ہیں جن کے دانے چن چن کر ہم پھانک رہے ہیں۔

(6) ہے مُلک مُقدس نُوری ہے جنّت حُور قصُوری
ربن عاشق پاک حضُوری بیا کون قدم راتھ رکھّے

حل لغات: مقدس: پاک' اجلا' واجب الاحترام۔ جنت: بہشت۔ اتھ: اس جگہ۔ بیا: اور۔

ترجمہ: (عرب مقدس) مقامات تجلیات نور ہے' بہشت ہے جس میں حور و قصور ہیں' یہاں عاشق حضوری ہی شرف داخلہ پا سکتے ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی بوالہوس یہاں قدم نہیں رکھ سکتا۔

(7) دَرج ڈِھُم مدینہ عالی رجتھ کون و مکان دا والی

Scanned with CamScanner

ہے دھرتی عیبُوں خالی پیا نُور رسالت چھکّے

حل لغات: کون و مکان: دنیا و مافیہا۔ چھکے: چمکتا ہے، سجتا ہے۔ ڈٹھم: میں نے دیکھا۔

ترجمہ: میں نے مدینہ عالیہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے، جہاں دوجہان کے سردار ہیں۔ یہ ارض مقدس عیبوں سے پاک ہے اور نور رسالت کی ہروقت ضیاپاشی ہو رہی ہے۔

(8) رکیوں رہ سرن یار دے دیرے تھیاں اکھیاں رو رو بیرے
دَم جیندیں کرسُوں پھیرے یا لڈ بھُوں آ پکّے

حل لغات: بیرے: پارہ گوشت، روتے سے آنکھیں سرخ خون کی طرح ہو جاتی ہیں، ان کو بیرے کہتے ہیں۔ پھیرے: آمدورفت، پھیرا لگانا۔ پکے: پختہ طور پر مستقل طور پر۔ تھیاں: ہو گئیں۔ دم جیندیں: اگر زندگی رہی۔ کرسوں: کریں گی۔ لڈ بھوں: سازوسامان لے کر مستقل یہیں آکر رہائش پذیر ہو جائیں گے۔

ترجمہ: محبوب کی فرود گاہیں کس طرح بھول سکتی ہیں بلکہ (ان کے لئے تو) روتے روتے آنکھیں بھی خون آلود ہو گئیں تادم حیات بار بار یہاں آتے رہیں گے یا وطن سے کوچ کر کے یہاں مستقل سکونت اختیار کریں گے۔

(9) توڑے لگدے دِھکّے دَھکّے اکھ وَل وَل یار ڈوں تکّے
تن آگ محبّت مَکھّے دِل درروں لذّت چکھے

حل لغات: توڑے: اگرچہ۔ دھکے: ہچکولے، ضربات۔ تکے: تکتی ہے، دیکھتی ہے۔ مکھے: جل رہی ہے، آگ سلگ رہی ہے۔

ترجمہ: اگرچہ راستہ کی کشمکش سے دھکے لگتے ہیں مگر آنکھیں بار بار یار کے نظارہ کی منتظر ہیں۔ بدن میں عشق و محبت کی آگ روشن ہے اور دل اِس لذت افزا درد سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔

(10) ہے سخت(1) شدید آزاری کرے کون فرید دی کاری
تھیئے تُلّے نالے جاری دِل سوزوں بھُج بھُج پکّے

حل لغات: تلے: جمع تلا، گوشہ چشم۔ نالے: ندیاں، نہریں۔ بھج بھج: برشتہ ہو کر، جل بھن کر۔

ترجمہ: فرید محبت کا سخت درد رسیدہ ہے۔ اس کا کون (بجز محبوب) علاج کرے، آنکھوں سے خون کے نالے بہہ رہے ہیں اور دل تپش محبت کی آگ میں جل بھن کر پک رہا ہے۔

(1) بعض نسخوں میں "بخت" ہے۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 157

(1) آپے بار محبّت چایُم ڑی ٭ وَنج آپ کُوں آپ اَڑایُم ڑی

حل لغات: آپے: خود بخود۔ چایم: میں نے اٹھایا' برداشت کیا میں نے۔ ونج: جاکر۔ اڑایم: میں نے پھنسایا' مشکل میں ڈالا۔ ڑی: اڑی کا مخفف ہے' حرف ندا' او' اے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اری (سہیلی)۔

ترجمہ: اری سہیلی! بات یہ ہے کہ اپنی مرضی سے خود بخود میں نے محبت کا بوجھ اٹھایا ہے اور خود ہی اپنے آپ کو عشق کے جال میں پھنسایا ہے۔

شرح: حضرت خواجہ نے عشق الہٰی کے بوجھ کو اس آیت مبارک کا مضمون ادا کیا ہے: **انا عرضنا الامانة علی السموات والارض فابین ان یحملنها واشفقن منها و حملها الانسان انه کان ظلوما جهولاO** "ہم نے اپنی امانت کا (بوجھ) آسمانوں اور زمینوں کو پیش کیا مگر انہوں نے اس بوجھ کے اٹھانے سے ڈر کے مارے انکار کر دیا مگر ظالم اور جاہل انسان نے (خود بخود) اس بوجھ کو اٹھالیا ہے۔"

(2) سَب ڈُکھاں سُولاں دی تات ملیُم ٭ غم درد' اندوہ برات مُلیُم
بھیڑے ڈُکھڑیں ما مُونجھایُم ڑی

حل لغات: تات: سہارا' خلعت' عطیہ۔ ملیم: مجھے ملا۔ برات: تحفہ' عطیہ' انعام' برائے عاشقان بر شاخ آہو۔

ترجمہ: میری اچھی سہیلی! (تمہیں کیا بتاؤں کہ اس سودے میں مجھے کیا ملا) مجھے جو کچھ ملا' یہ سب دردوں' دکھوں' تکلیفوں اور مصائب کی خلعتیں اور عطیے ہی ہیں۔ مجھے ناگوار اور غیر مطبوع دکھوں نے اضطراب اور گھبراہٹ میں مبتلا کر کے مار دیا ہے۔

(3) سوہناں ہوت پُنّل چھڈ کیچ گیا ٭ گَل سوز فراق دا پیچ پیا
جو لِکھیا پلڑے پایُم ڑی

حل لغات: سوہناں: خوبصورت۔ پنل: پنوں۔ چھڈ: چھوڑ کر۔ گل: گلے میں' سوز سوزش (جلن)۔ پیچ: حلقہ (طوق)۔ پلڑے پایم: میں نے اپنی جھولی میں ڈالا۔

ترجمہ: (میرا خوبصورت محبوب) ہوت پنل مجھے چھوڑ کر (اپنے وطن) کیچ کی طرف چلا گیا ہے اور اس وجہ سے میرے گلے میں سوز فراق کی زنجیر آپڑی (قسام ازل نے میری قسمت میں) جو لکھا تھا وہی میں نے اپنے پلے میں ڈالا ہے۔

شرح: پنوں یا پنل (سسی کا مشہور محبوب ذات کا ہوت بلوچ تھا' ان کے عشق و محبت کی داستان زباں زد خلائق ہے۔) سسی کو محو خواب چھوڑ کر پنوں کے ورثاء پنوں کو جبراً اٹھا کر وطن کی طرف لے گئے تھے' محبوب کے چلے جانے سے جو طریق ہجر و فراق عاشق کے نصیب ہوا۔ اس بند میں اس کا بیان کیا گیا ہے۔ اس بند کے مضمون کی تعبیر ایک اور صورت میں بھی کی گئی ہے۔ پنل سے مراد ذات بابرکات سرور کائنات فخر عالم ﷺ سے ہے اور عاشق کو ان کے دیدار کی محرومی سے ان کے

Scanned with CamScanner

مدینہ (کیچ) واپس تشریف لے جانے کا غم ناقابل برداشت ہے اور وہ اس کو نوشتہ تقدیر (لکھیا) سے تعبیر کرتا ہے۔

(4) ڈُکھا تھل مارُو آ پیش گیا   دلَ، جانَ، جگرَ، تنَ ریش تھیا
تتَی عشق اوَلڑا لایُم ڑی

حل لغات: ڈُکھا: دشوار گزار، مشکلات سے بھرا ہوا۔ تھل: صحرائے بے آب و گیاہ۔ مارو: مار ڈالنے والا، خونخوار، ظالم۔ ریش: زخمی۔ تتی: سوختہ جگر (عاشق)۔ اولڑا: غیر معمولی، ٹیڑھا، بے ڈھب۔ لایم: میں نے لگایا۔

ترجمہ: (تلاش محبوب میں) مجھے صحرائے خطرناک کی بادیہ پیمائی کرنی پڑی جس سے تمام وجود دل و جان و جگر سب زخمی اور زار و نزار ہو گئے۔ (اپنے آپ کو خطاب کرتے ہیں) سوختہ جان نے انوکھا عشق لگایا ہے۔

شرح: اوپر والے بند کی تشریح میں یہ لکھا گیا ہے کہ پنل کو اس کے ورثاء جبراً سسی سے جدا کر کے لے گئے تھے۔ اب سسی (عاشق) کے لئے بادیہ پیمائی کا مرحلہ تلاش کی وجہ پاؤں کا زخمی ہو جانا چھوڑ جان و جگر تک کا زار و نزار ہو جانا اور آخر جذبات عشق کے مہلک اثر سے تنگ آ کر اپنے آپ کو ملامت کرنے کا بھی مرحلہ نہیں بھلایا اور کلام الٰہی "ظلوماً جہولا" کی تفسیر کر دی۔ تتی (سوختہ قسمت) نے بار امانت کے برداشت کرنے کی جرأت اولی (اولڑا) غیر موزوں کی ہے، یہ انسان کے بس کا روگ نہ تھا۔

(5) مُہنجا یار پُنل گیا کیچ رُٹھا   سر ظُلمی رنینہہ جو مینْھ وُٹھا
رَب ایڑھے بار سُہایم ڑی

حل لغات: منہجا: (سندھی) میرا۔ رٹھا: روٹھ کر، ناراض ہو کر۔ نینہہ: عشق و محبت۔ جو: (سندھی) کا۔ وٹھا: برسا۔ ایڑھے: ایسے، اس طرح، اتنے بڑے۔ سہایم: مجھ سے برداشت کرائے۔

ترجمہ: میرا محبوب روٹھ کر کیچ چلا گیا ہے۔ میرے سر پر ظالم عشق کا مینہ برسا ہے، خدا تعالیٰ نے ایسے (سنگین بوجھ) مجھ پر ڈالے جو سہنے پڑے ہیں، میری سہیلی۔

شرح: میرا محبوب تو مجھ سے روٹھ گیا ہے، اس مصیبت کے باعث مجھ پر اس قدر مظالم برسے ہیں جو میری طاقت سے بھی زیادہ تھے مگر یہ بوجھ سہارنے کے لئے اس لئے مجھ پر عائد کئے ہیں کہ حضرت انسان نے خود ہی بار امانت الٰہی کو جسے زمین آسماں اور دوسری تمام مخلوقات نے اٹھانے سے انکار کر دیا تھا، خود بطیب خاطر اٹھایا تھا۔

(6) ہک وار فریدؔ نوں یار ملے   سِروں پَنڈ ہجر دا بار ٹلے
جیندے کارن عمر گنوایُم ڑی

حل لغات: ہک وار: ایک مرتبہ۔ نوں: کو۔ سروں: سر پر سے۔ پنڈ: بوجھ (گٹھڑی)۔ ٹلے: ٹل جائے، دور ہو جائے۔ کارن: واسطے۔ گنوایم: میں نے گنوائی (ضائع کی)۔

ترجمہ: (تمنا اور دعا ہے کہ) ایک بار فرید کو محبوب کا وصال حاصل ہو اور سر سے ہجر و فراق کا بوجھ ٹل جائے (ہلکا ہو جائے)

Scanned with CamScanner

اس کے انتظار وصال میں میں نے تمام عمر ضائع کر دی ہے۔

☆ ── ☆ ── ☆

کافی 158

(1) آپے کیتوئی یار وے کیوں تھی کھڑیوں اوازار وے

حل لغات: آپے: خود ہی۔ کیتوئی: تو نے کیا۔ اوازار: بیزار' آزار' باز آنا۔ وے: حرف خطاب' اے۔

ترجمہ: اے دوست' تو نے خود ہی مجھے اپنا دوست بنایا اور (نبھانہ کیا) اب کیوں بیزار ہو کر مجھ سے کنارہ کش ہو گیا ہے۔

(2) اینویں نہ ہا لائق پُنل کلہڑی دی وَل لدھڑو نہ کلَ
ونج کیچ لایو عیش گلُ مَیں گل موئی وِچ بار وے

حل لغات: اینویں: اس طرح۔ لائق: مناسب' شایان شان۔ کلہڑی: اکیلی' تنہا۔ ول: پھر۔ لدھڑو: تو نے لی۔ کل: خبر۔ لدھڑو نہ کل: خبر نہ لی' حال نہ پوچھا۔ گل لایو: ہمکنار ہوا' گلے سے لگایا۔ گل موئی: گل کر مرگئی' تباہ ہو گئی۔ بار: جنگل' بیابان۔

ترجمہ: اے پنل محبوب تجھے یہ مناسب نہ تھا کہ تو نے مجھ اکیلی کی پھر خبر ہی نہ لی اور اپنے وطن کیچ جاکر عیش و عشرت میں مصروف ہو گیا (عیش کو گلے سے لگایا) اور میں دشت و بیابان میں گل سڑ کر مرگئی (تباہ ہو گئی)۔

(3) دِلڑوں نہ سُنجڑی کُوں چہیں شرمُوں کُشرمُوں آ بہیں
شالا سدا توں خوش رہیں اصلوں نہیں اے کاروے

حل لغات: دلڑوں: دل سے۔ سنجڑی: سنجی کی تصغیر سونی' بدبخت۔ چہیں: چاہتا ہے' پسند کرتا ہے' محبت کرتا ہے۔ شرموں کشرموں: شرموں کا تابع مہمل ہے' شرم و لحاظ سے دنیاوی ظاہری شرم و عار کے باعث۔ شالا: خدا کرے۔ اصلوں: دراصل' فی الواقع' بالکل' محض۔ کار: مناسب کام' شائستہ حرکت' جائز۔

ترجمہ: اے محبوب میں جانتی ہوں کہ تو مجھ بدبخت کو دل سے نہیں چاہتا بلکہ زمانہ کے شرم و لحاظ سے بادل ناخواستہ میرے پاس آکر بیٹھتا ہے اور ظاہرداری سے دلجوئی کرتا ہے' یہ بات بالکل مناسب نہیں ہے' اچھا! خدا تجھے ہمیشہ خوش و خرم رکھے۔

(4) جُڑ جُڑ لگی آسانوُنڈی مُدمست رمینہ وَساونی
موسم سُہاگ سہاونی میں سر ڈوہاگ دا بار وے

حل لغات: جڑ جڑ لگی: خوب لگی' اچھی طرح لگی' جی بھر کر مینہ برسا۔ مد: مدت' موسم۔ وساونی: وساون والی' برسانے

والی۔ ڈوہاگ: بدبختی، بدنصیبی۔

ترجمہ: ساون خوب زوروں پر ہے اور موسم مست پر کیف بارش کے لطف سے بھرا ہوا ہے اور سہاگ کا زمانہ سہانے اور خوش خوش بسر کرنے کا ہے۔ لیکن ہائے افسوس! صرف میرے سر پر بدبختی اور غمگینی کا بہت بڑا بوجھ آپڑا ہے۔

(5) گئی مُفت چیتر بہار وی   سُرخی تے کجلہ دھار وی
رہندی تے ہار سِنگار وی   کر یاد قول قرار وے

حل لغات: وی: بھی، نیز۔ قول قرار: وعدہ، قرارداد، اقرار۔ مفت: رائیگاں۔ دھار: کاجل کی دھار۔

ترجمہ: چیت بہار کا موسم بھی مفت رائیگاں گزر گیا اور سرخی کاجل کی دھار مہندی کا رنگ ہار سنگار سب ضائع ہو گئے۔ اے محبوب وہ اپنے وعدے تو ذرا یاد کر جن کی وجہ سے میں منتظر رہا۔

(6) ما پیُو تتی توں دُور ہے   ڈُکھ درد قہر کلُور ہے
سانوَل سبھو منظُور ہے   رہک توں نہ تھی بیزار وے

حل لغات: تتی: سوختہ بخت، بدقسمت۔ قہر کلور: غضب کا ظلم و ستم۔ کلور: سختی۔

ترجمہ: عاشق بدنصیب کے ماں باپ تو بہت دور ہیں اور میں ہجر و فراق کے سخت قہر جھیل رہی ہوں، اے محبوب یہ سارے مصائب مجھے منظور ہیں، صرف تم مجھ سے بیزار نہ رہا کرو۔

(7) آیاں رُتاں من بھانوٹیاں   لالیاں رلوِنڑ تے کاوُنٹیاں
وَل[1] تانگھ چاوے چاوٹیاں   وَل رَل[2] وَسّوں رہک وار وے

حل لغات: رتاں: جمع رت کی، مدت، موسم۔ لالیاں لون: لالی، زغن، ایک چھوٹا سا پرندہ ہے اس کے بولنے کو لون کہتے ہیں اور بہار کے دنوں میں یہ پرندے اکٹھے ہو کر خوش آواز سے اظہار مسرت کرتے ہیں۔ کاونیاں: کاں کی تصغیر اور مؤنث ہے، کوے کی مادہ کانونی، بہار کے موسم میں کوے بھی ایک دوسرے سے مل کر خوشیاں مناتے ہیں۔ چاوے چاونیاں: برانگیختہ کرنا، ابھارنا، اندرونی جذبات، انتظار کو حرکت دینا۔ رس وسوں: خوش ہو کر بسر کریں۔ وار: ایک بار۔

ترجمہ: دلکش موسم بہار آگیا، لالیاں اور کانونیاں خوشی سے پھڑپھڑا کر نغمہ ہائے مسرت گا رہی ہیں اور میرے دل کے جذبات برانگیختہ کر رہی ہیں، اے دوست آجا تاکہ پھر ایک بار ہم مل کر خوشی سے وقت بہار بسر کریں۔

(1) "دل" اسرار فریدی (2) "دل رل" مثنوی معدن عشق

(8) رگیوں رول مٹھڑا ڈھول وے   سارے بُھلے ٹِک ٹول وے
وِسرے اَلول مخول وے   ڈُکھ سُول ناسیں تار وے

حل لغات: گیوں رول: تم مجھے آوارہ و پریشان کر گئے۔ مٹھڑا ڈھول: محبوب شیریں شمائل، خوش ادا۔ ٹک ٹول: خوشی کی صحبتیں۔ وسرے: بھول گئے۔ الول مخول: ناز نخرے، ہنسی مذاق، دل لگی، خوش مذاقی۔ ناسیں تار: ناس، ناک کے نتھنے، تار

محاورہ ہے' چڑھا ہوا' چڑھے ہوئے' دریا کی نسبت کہتے ہیں: دریا چڑھا ہوا ہے' ناک تک چڑھا ہوا ہے۔ عمیق۔

ترجمہ: اے محبوب شیریں ادا تو مجھے بھٹکتا ہوا چھوڑ گیا ہے کہ وہ گزشتہ عیش و عشرت کے زمانہ کی تمام صحبتیں ختم ہو گئیں اور ہنسی مذاق کی رنگیلی مجلسیں بھول بھلا گئیں' اب تو درد اور دکھ ناک تک بھر گیا ہے۔ (میں ناک تک ان میں غرق ہوں۔)

(9) دِل شِینہہ نینہہ دے وات ہے ہَیہات ڈِیہاں رات ہے
اے مُونہہ نہ مانّدی بات ہے دل ہِک تے لکھ آزار وے

حل لغات: شینہ: شیر۔ نینہہ: محبت' عشق۔ وات: منہ میں۔ مونہہ نہ ماندی بات: محاورہ ہے' ایسی بات ہے جو منہ میں بھی نہیں آسکتی' یعنی چھوٹا منہ بڑی بات۔ ہیہات: آہ و فغاں۔

ترجمہ: دل شیر کے منہ میں (مشکل میں مبتلا ہو گیا ہے) رات دن آہ و فغاں' فریاد و زاری میں بسر ہوتے ہیں۔ صورت حالات ناقابل بیان ہے کہ منہ سے نہیں کہی جاسکتی' دل زار اکیلا ہے اور اس کے لئے لاکھوں آزار ہیں۔

(10) قِسمت پُٹھی دیاں گالیاں مارُو نہ پِیتاں پالیاں
ڈے گیوم مُلک نکالیاں گھر بار بَرّ' گھر بار وے

حل لغات: پُٹھی: الٹی۔ مارو: محبوب ظالم۔ پیتاں نہ پالیاں: وفا نہ کی۔ ڈے گیوم: مجھے دے گیا۔ بر: ویران۔ ملک نکالی: شہر بدر کرنا۔

ترجمہ: میری بدقسمتی کی کیا بات ہے' محبوب ستم آفرین نے پیت نہ پالی (وفا نہ کی) اور مجھے وطن سے بے وطن کر گیا۔ اب تو میرا گھر ویرانہ جنگل ہے اور ویرانہ غیر آباد صحرا میرا گھر بنا ہوا ہے۔

(11) ڈُکھ پیا پَٹی دے پیش ہے غمُ صبح شام ہمیش ہے
دل زخم زخمی ریش ہے توں بِن تھیوم لاچار وے

حل لغات: پٹی: صدمہ زدہ' بدقسمت' شکستہ حال۔ پیش پیا: سامنے آگیا ہے' پیچھے پڑ گیا ہے۔ ریش: زخم' ناسور۔ لاچار: صحیح لفظ ناچار ہے مگر عام طور پر اس زبان میں لاچار ہی استعمال کیا جاتا ہے' بیچارہ' لاعلاج۔

ترجمہ: درد و دکھ اس بدنصیب کے حصہ میں آگیا ہے' رات دن اسی غم سے تعلق ہے۔ دل زخمی ناسور کی طرح ہر وقت موجب آزار ہے' اے محبوب تیرے بغیر میں سخت ناچار ہوں۔

(12) بابل دی شفقت کھُٹ گئی ما مار مَار تے ہُٹّ گئی
بھینیں دی سنگت ترٹ گئی وِیرن دا ہتھ تکرار وے

حل لغات: بابل: باپ۔ کھٹ گئی: کم ہو گئی' ختم ہو گئی۔ ہٹ گئی۔: تھک گئی' ہار گئی۔ ترٹ گئی: ٹوٹ گئی۔ ویرن: بھائی۔ تکرار: جھگڑا' لڑائی۔

ترجمہ: باپ کی شفقت اب باقی نہیں رہی' ماں مار مار کر تھک گئی ہے (عاجز آگئی ہے) بہنوں نے ساتھ توڑ دیا ہے' بھائی

ہمیشہ لڑتا جھگڑتا رہتا ہے، گھر بھر میں کوئی بھی میرا ہمدرد و غمگسار نہیں ہے۔

(13) جے تئیں نہ ڈیکھاں وَل تیکوں — اَصلوں نہ ٹِک رَہساں مُنڈھوں
رکھسیں جے اِتنی تانگھ توں — ہَٹ پار نیلا پار وے

حل لغات: جے تئیں: جب تک۔ ٹک رہساں: ٹھہروں گی، مطمئن ہو کر رہ سکوں گی۔ منڈھوں: بالکل، ہرگز۔ پار نیلا پار وے: محاورہ عام ہے، نیلا پار رہے، یعنی نیلا گھوڑا دریا کے پار پہنچ جائے، دلی مقصود حاصل ہو جائے، مراد بر آئے۔

ترجمہ: مجھے تو اس وقت تک ہرگز قرار نہ آئے گا جب تک پھر تیرا دیدار نصیب نہ ہو گا۔ تجھے بھی اتنی ہی انتظار اور توجہ ہو جائے تو پھر میرا مقصود حاصل ہو گا۔ (تو پھر بیڑا پار ہے)۔

(14) ہن ہَٹ دی کُوڑی بچ گئی — نیڑے کنوں دِل رَج گئی
ڈُکھڑیں توں دِلڑی بھَج گئی — بَس یار گیوسے ہار وے

حل لغات: ہٹ: ضد۔ بچ: عادت، سلیقہ، مچلنا۔ دل رج گئی: جی بھر گیا۔ بھج گئی: بھاگ کھڑی ہوئی۔ گیوسے: ہم گئے۔ کوڑے بچ کماون: محاورہ ہے جو اس موقع پر استعمال ہوتا ہے جہاں دراصل انسان کسی معاملہ میں کمزور اور ہارا ہوا یا اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہو مگر بظاہر اپنی آن نہ جانے دے اور ہار نہ مانے۔

ترجمہ: اے دوست غم و الم سہتے سہتے اب طبیعت ہار گئی ہے، اب وہ پہلی سی ضد پر مچلا نہیں جاسکتا۔ محبت سے دل برداشتہ ہو گیا ہے اور درد کی تاب باقی نہیں، طبیعت بھر گئی ہے۔

(15) آ، آپ رکیتو پیار وے — چار سِر تے ڈوہ ہزار وے
گِلڑے، پچار، ویار وے — ٹھہنڈی نہیں ہُنڑ عار وے

حل لغات: ڈوہ: الزام۔ گلڑے: گلے۔ پچار: نکتہ چینی۔ ویار: رسوائی، بدنامی، غیبت۔ ٹھہندی: مناسب نہیں۔

ترجمہ: اے محبوب تم نے خود ہی آکر طرح محبت ڈالی تھی، اور اپنے سر پر دنیا کے طرح طرح کے الزام، گلے، شکائتیں، نکتہ چینیاں، بدنامیاں اور رسوائیاں اٹھا کر پیار کیا تھا۔ اب ہم سے نفرت اور پرہیز مناسب نہیں۔

(16) سُتڑی کوں کلہڑا چھوڑ گیوں — واگاں وطن تے موڑ گیوں
سُنج بَردی چھَل وچ بوڑ گیوں — لُٹ دھاڑ ظلم اندھار وے

حل لغات: لٹ: لوٹ کھسوٹ۔ دھاڑ: ڈاکہ۔ ستڑی: سوئی ہوئی، محو خواب۔ واگاں: باگ، لگام۔ چھل: سیلاب، طوفان۔ بوڑ: غرق کرنا، ڈبو دینا۔ ظلم: بے انصافی۔ اندھار: اندھیر، زبردستی۔

ترجمہ: یہ عجیب لوٹ، ڈاکہ، بے انصافی اور اندھیر ہے کہ مجھے سوتا ہوا اور اکیلا دشت و بیابان میں چھوڑ کر تم نے اپنے وطن کی طرف باگ پھیر دی اور مجھے غم و الم کے طوفان بلا میں ڈبو کر چلے گئے۔

Scanned with CamScanner

(17) ہیں ظلم توں کر بَس کڈیں　　رَلڑے فریدؔ دے وَس کڈیں
وَس رَس آتے کِھل ہَس کڈیں　　ڄیوݨ دے ݙینہہ ہِن چار وے

حل لغات: کڈیں: کبھی، گاہے۔ رلڑے: اکٹھے، ساتھ۔ وس: آباد، ہو قیام کر۔ کھل ہس: ہنس کھیل، خوش و خرم ہو۔
ترجمہ: اے محبوب دل نواز، چار دن کی زندگی ہے، جینے کا کیا بھروسہ ہے، اب ظلم و ستم سے بس کر اور اپنے عاشق فرید کے ساتھ آکر آباد ہو جاؤ اور بے تکلف ہنسی خوشی سے (بقیہ زندگی) بسر کرو۔

☆ ━━ ☆ ━━ ☆

کافی 159

یہ کافی حضرت خواجہ فریدؒ نے برج بھاشا میں لکھ کر کمال کر دکھایا ہے۔

(1) آج بن موں برج راج بنسری بجائی　　بنسری بجائی اگم گیت گائی

حل لغات: بن موں: صحرا میں، بن مون بندرابن کے شہر کو کہتے ہیں، جو ہنود کے کرشن مہاراج کی جائے ولادت ہے۔ بن: جنگل۔ برج راج: مہاراجہ کرشن۔ بنسری بجائی: بین بجائی، اکثر تصویروں میں مہاراج کرشن کو بانسری بجاتا ہوا دکھلایا جاتا ہے۔ اگم گیت: بلند پایہ نظم، نرالا گیت، غیبی گیت، روحانی گیت۔
ترجمہ: آج بندرابن میں مہاراج کرشن نے بانسری بجائی اور روحانی گیت گایا۔

(2) رُت سہاگ بھاگ پھاگ راگ رنگ پیا سنگ　　بھیو آنند انگ انگ ہر موں ہریائی

حل لغات: رت: موسم۔ سہاگ: عیش و خوشی۔ بھاگ: بخت، خوش قسمتی۔ پھاگ: پھاگن، بہار، پھل لانا، بار آور ہونا۔ پیا سنگ: محبوب کے ساتھ۔ بھیو: ہوا۔ آنند: آرام، سکھ چین۔ انگ انگ: عضو عضو، ہر ایک بازو۔ ہر موں: ہر ایک بال میں، ہر بن مو، بال بال، ہر عضو میں۔ ہریائی: خوش ہے، شاد و خرم ہے، تازگی۔
ترجمہ: عیش و عشرت کا خوشگوار موسم ہے، بخت یاور ہے اور نصیب جاگا ہے، محبوب جاں نواز کے ساتھ راگ رنگ کی محفل ہے، رنگ رلیاں منا رہے ہیں، خوشیاں ہیں، ہر بن مو سے خوشی کے فوارے (ابل رہے ہیں)۔

(3) کُونج گلی موں بھلی کرشن سے کھیلوں ہوری　　پریم نیم گیان کی گلال کو اُڑائی

حل لغات: کونج گلی: وہ گلی کوچہ جس میں بچپن کے وقت مہاراج کرشن کھیلا کرتے تھے۔ بھلی: خوشی سے، اطمینان سے۔ ہوری: ہولی، ہندوؤں کا مشہور تہوار ہے جس میں رنگ گلال وغیرہ سے کھیلا کرتے ہیں۔ پریم نیم: عہد محبت، وعدہ پریم، عشق کے قول و قرار۔ گلال: سرخ رنگ جس سے بالعموم ہولی کھیلی جاتی ہے۔
ترجمہ: کونج گلی میں پیارے کرشن کے ساتھ ہولی کھیلوں اور عہد محبت کی گلال اڑاؤں۔

(4) عیَن بیَن چین میں بین بھیو نہیں بین　　اُنہد گھَن گھور شور جوَر سے مچائی

حل لغات: عین بین: صوت سرمدی، دل کی مسرت آمیز آواز۔ چین: آرام، سکون، اطمینان۔ بھیو: (بھو) خوف و خطر۔ انہد: وہ دل کی آواز جو خاص ریاضت اور مجاہدہ کی حالت میں سنائی دیتی ہے۔ دیکھو شرح کافی نمبر2۔ گھن: بادل، ابر۔ گھور: بڑا زبردست۔ جور سے: زور سے چلا چلا کر۔

ترجمہ: دل کی آواز بڑی آرام دہ اور اطمینان بخش ہے۔ اس میں کوئی خوف و خطر نہیں، انہد کی صدائے دل گویا بادلوں کے زور شور کی گرج کی طرح ہے۔ (گھنگھور گھٹا کا شور ہے)۔

(5) سَن مینہ سمادھ سُدھ الکھ دا لاگ رہو — مہان گھٹ وَہٹ پَٹ جوت ہے جگائی

حل لغات: سَن: سچی، توجہ۔ سمادھ: تصور، خیال، نشست۔ سدھ: شدھ، پاک، صاف۔ الکھ: ذات فوق الادراک۔ مہان: بڑا۔ گھٹ: گھڑا، وجود انسانی۔ وہٹ پٹ: ٹوٹنا، شکست پانا، ٹوٹ پھوٹ گیا۔ جوت جگائی: چراغ روشن کیا، روشنی کی۔

ترجمہ: سچے محبوب کے تصور (مراقبہ) نے آخر ذات محبوب کا پتہ دے دیا۔ انسانی خودی کی شکست سے روح واصل نور ہو گئی اور چراغ دل روشن ہو گیا۔ (بڑا گھر (جسم انسانی) ٹوٹ پھوٹ گیا تو چراغ روشن ہو گیا)۔

(6) کہاں گنگ گومتی جمنا اررام گنگ — دِل جَل موں ٹوب ٹوب تیرتھ پرسائی

حل لغات: گنگ، گومتی، جمنا: دریاؤں کے نام ہیں، جن کی ہندو عزت اور پوجا کرتے ہیں۔ جل: پانی، دریائے معرفت۔ تیرتھ: زیارت گاہ، مندر۔ پرسائی: تہوار منانا۔ دل جل موں: دل کے پانی میں۔ ٹوب ٹوب: غوطے لگا کر۔

ترجمہ: دریائے گنگا، گومتی اور جمنا کہاں ہیں۔ دل خود ہی دریائے معرفت میں ڈوب گیا ہے۔ میں نے تو اپنے دل کے سمندر میں ڈوب کر تیرتھ نہانے کا تہوار منالیا ہے۔

(7) کاشی، متھرا، پراگ، برما، بشن[1] مہیش — سب ہی اپنے بھیس کیوں پدیس آجائی

حل لغات: کاشی، متھرا، پراگ: ہنود کے مقدس مقامات۔ برما، بشنو (وشنو) مہیش: ہنود کے قابل پرستش دیوتا۔

ترجمہ: برما، بشنو اور مہیش کی تلاش میں کیا کاشی، متھرا اور پراگ میں جائیں، سب کچھ تو میرے اپنے لباس کے اندر دل میں موجود ہے، پردیس جانے کی کیا ضرورت ہے۔

(1) "بشنو" اسرار فریدی

(8) برم کی فرید کھیل بسری[1] جگت موں بیل — درمٹ کے پھول کو پھلا کے پھل[2] کھائی

حل لغات: برم: محبت حقیقی۔ بسری: بھول گئی۔ بسری: پھیلی ہوئی ہے۔ درمٹ: بدی، گناہ۔ درمت: کم عقلی۔ پھلا کے: شگفتہ کر کے۔ پھل کھائی: غلطی کی۔

ترجمہ: اے فرید جس کو حسن حقیقی کی محبت بھول گئی، اس نے دنیا میں گمراہ ہو کر بدی کے بیل کا پھل کھایا اور گناہوں میں مبتلا ہو کر اصلی نعمت سے محروم رہ گیا۔

(اے فرید جگ جہان میں تو محبت کی بیل ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ ہم نے بدی کے پھولوں کو شگفتہ کر کے بہت بڑی

غلطی کی۔)

(1) "پسری" اسرار فریدی (2) "بھل"

☆——☆——☆

کافی 160

(1) اَج پہلوں سیج سُڑیندی ہے — تَتی توُل سَڑی چک پَیندی ہے

حل لغات: پھلوں: پھولوں کی' پہلو بھی ہو سکتا ہے جس کے معنی بدن کے ایک طرف پہلو۔ سڑیندی ہے: جلاتی ہے۔
تول: دولائی' توشک۔ چک پیندی ہے: دانتوں سے کاٹتی ہے۔
ترجمہ: پھولوں کی سیج آج پہلو میں آگ لگاتی ہے اور بدبخت (سوختہ قسمت) توشک بھی کاٹتی ہے۔

(1) "پھلوں" (2) "سڑے"

(2) ڈینھ فراق اَساں سر کَڑکے — دِلڑی پھڑکے چھاتی تھَڑکے
سُول نوَیں نِت ڈیون دَھڑکے — سختی سخت سَتیندی ہے

حل لغات: اساں سر: ہمارے سر پر۔ کڑکے: کڑکتا ہے۔ پھڑکے: پھڑکتی ہے۔ تھڑکے: لرزتی ہے' تھڑکتی اور دھڑکتی ہے۔
سول: درد۔ دھڑکے: دھمکیاں' ڈراوٗنے' خوف دلانا۔ ستیندی: ستاتی ہے' تکلیف دیتی ہے۔
ترجمہ: ہجر و فراق کے دنوں کی بجلی ہمارے سر پر کڑک رہی ہے' دل پھڑکتا ہے اور سینہ لرز رہا ہے' نئے نئے درد و الم ہمیشہ دھمکیاں دیتے ہیں۔ سختی اور بدبختی بہت ستاتی ہے۔

(1) "وڑکے" : مثنوی معدن عشق

(3) آئے وقت وداع سجَن دے — سوہنے سانوَل مَن موہن دے
سنجڑے سینے بَیت حزَن دے — دِلڑی جھوک ڈُکھیندی ہے

حل لغات: وداع: رخصت' جدائی۔ سنجڑے: سنسان' برباد' ویران۔ بیت: گھر' قیام گاہ۔ جھوک: قیام گاہ۔ حزن: غم و اندوہ۔
ترجمہ: محبوب کی جدائی کا وقت آگیا اور خوش لقا' من موہن' سانولا محبوب چلا گیا' اس کے جانے سے ویران سینے غم و اندوہ کا گھر بن گئے ہیں اور دل کو دکھ درد کی قیام گاہ ہے۔

(1) "سینے سنجڑے" : مثنوی معدن عشق

(4) اُجڑی رنگت بھَکڑے بھُٹڑے — ہار حمیلاں سِہرے تُرٹڑے

آےڈُکھ کٹھڑے سُکھڑیں کُٹھڑے پَل پَل پِیڑ مُونجھیندی ہے

حل لغات: اجڑی: اجڑ گئی، تباہ، خواب ہو گئی۔ بھڑڑے: زخم۔ بھڑڑے: تازہ ہوئے، آلے ہوئے، سرسبز ہوئے۔ یا بھڑڑے: چنی، دوپٹے، سوہے۔ بھڑڑے: پھٹ گئے۔ کٹھڑے: جمع ہو کر۔ کٹھڑے: جمع ہو کر۔ کھٹڑے: ختم ہوئے۔

ترجمہ: فراق دوست میں رنگ فق ہو گیا (اور زخم جگر پھر آلے تازے ہو گئے ہیں) ہار حمائلیں سب ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں۔ درد دکھ جمع ہو کر آ گئے اور آرام و سکھ کم ہو گئے ہیں۔ اب تو ہر وقت درد پیہم مضطرب اور مضمحل کر رہا ہے۔

نوٹ: بجائے سوکھڑیں کٹھڑے کے سوکھڑیں کھڑے زیادہ موزوں ہے اور بجائے اے کے آئے درست ہے یعنی ایسے دکھ اکٹھے آئے جس میں سکھ کم (ناپید) ہیں۔

(5) وطن پیاساں چاپاں خُنکیاں خوشیاں ڈُسکیاں مُونجھاں مُسکیاں
سانوں ڈوڑیاں ڈوڑیاں خُشکیاں قِسمت رُخ بَدلیندی ہے

حل لغات: وطن پیاساں: وطن کی پیاس، حب وطن۔ چاپاں خنکیاں: تازہ ہوئیں۔ ڈسکیاں: سسکنا، ہچکیاں لینا۔ یعنی خوشیاں رو رہی ہیں، یا خوشی غم آلود ہو کر چلی گئی۔ مسکیاں: تبسم کرنا، ہنسنا۔ ڈوڑیاں: دگنی۔

ترجمہ: ہجوم غم فراق میں وطن کی یاد تازہ ہو گئی ہے، خوشیاں رو کر رخصت ہو گئیں اور اضطراب ہنس کر تشریف لایا خشکیاں اور تکلیف ہر وقت دوگنی اور روز افزوں ہے۔ افسوس قسمت بدل رہی ہے۔

(6) پاس نہ کیتی آس دِلیں دے یاری تروڑی یار پھینندے
مانڑ وَنجایُم مانڑ مہَیں دے جِندڑی کھتر کریندی ہے

حل لغات: پاس نہ کیتی: لحاظ نہ کیا۔ آس دلیں دے: دل کے آسرے، امید گاہ مراد محبوب۔ تروڑی: توڑی۔ پھینندے: محبوب، مرغوب۔ مان: آسرا، غرور، فخر۔ مہیں دے: بھینسوں کے (مایۂ ناز) مراد رانجھا، محبوب۔ کھترنا: تاسف، غم، رونی صورت، ظلم ڈھانا۔

ترجمہ: محبوب دلنواز نے میری محبت کی قدر نہ کی اور میرے دل کے سہارے محبوب نے یاری توڑ دی اور میرے مایۂ عزت و غرور دوست نے میرا فخر مٹا دیا۔ دل بھی مجھ پہ عجیب ظلم ڈھاتا ہے۔ اب میری جان تاسف کرتی ہے۔

(7) مَتک لِکھڑی پیش پیوسے یار فرید نہ کھڑ موکلیوسے
بیدرداں دے ساتھ رَلیوسے سَب کُئی مہنڑیں ڈیندی ہے

حل لغات: متک: پیشانی، ماتھا جبیں۔ لکھڑی: لکھی ہوئی، تحریر، پیشانی۔ بیدرداں دے ساتھ: بیدرد معشوقوں کی خاطر کے لئے۔ مہنیں: طعنے، الزام۔ کھڑ نہ موکلیوسے: محاورہ ہے، کھڑے کھڑے بھی نہ ملتا گیا، ہمیں وداع نہ کیا۔

ترجمہ: پیشانی کی لکھی ہوئی تقدیر پیش آئی اے فرید یار نے جاتے ہوئے کھڑے کھڑے وداع بھی نہ کیا۔ نہ اجازت لی، ہم کو بیدرد محبوبوں کی دوستی نے برباد اور آوارہ کر دیا، ہم بھٹک رہے ہیں اور تمام زمانہ ہم کو طعنے دیتا ہے اور ہم پر ہنستا ہے۔

Scanned with CamScanner

نوٹ: "مثنوی معدن عشق" میں درج ذیل بند بھی دیا گیا ہے:

سو سو ویر گنوانڈ ہن پاوے جھگڑے شور پھاج ودھاوے
سس نناں تہمت لاوے اَمڑی منہ نہ لیندی ہے

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 161

حضرت نے یہ کافی سفر حجاز کے دوران میں تحریر فرمائی ہے۔

(1) اَج ڈوڑی سِک دیدار دی ہے مَتاں آئی نگری دلدار دی ہے

حل لغات: ڈوڑی: دگنی۔ سِک: تمنا' چاہت' آرزو۔ متاں: شاید' غالباً' یہاں مبادا کے معنی نہیں ہیں۔

ترجمہ: آج دیدار کی چاہت پہلے سے دگنی ہے' شاید دیار محبوب (دلدار کی نگری) قریب ہے۔

(2) اَرض مُقدّس مُلک عرب دی ہر ہر واری فرح طرب دی
منزل منزل طرح عجب دی ساری وضع سِنگار دی ہے

حل لغات: ارض مقدس: پاک اور متبرک زمین۔ وادی: میدان' پہاڑوں کے درمیان پانی کے بہنے کا نشیب' بیابان۔ فرح: خوشی' فرحت۔ طرب: مسرت' خوشی۔ منزل: مسافروں کی جائے قیام۔ سنگار: آرائش۔ وضع: بناوٹ' طرز۔

ترجمہ: ملک عرب کی مقدس سرزمین کی ہر ایک وادی اور منزل خوشی اور روحانی مسرت کے عجیب اور دلکش انداز کی رہے' اس کی وضع قطع ایسی ہے جیسے کسی محبوب نے سنگار کیا ہوا ہو۔

(3) ہَر ہَر قطرہَ آب ہے کوثر گرد غبار ہے مُشک تے عَنبر
رکُرڑ کَنڈا شمشاد صنوبر خار وی شکل بہار دی ہے

حل لغات: کوثر: جنت کے ایک نہر کا نام ہے۔ مشک: مشہور خوشبو' کستوری۔ عنبر: یہ بھی مشہور خوشبو ہے۔ کرڑ کنڈا: کرر درخت کرینہہ اور کنڈا درخت جنڈ یہ دونوں خاردار درخت ریگستان عرب میں زیادہ ہوتے ہیں۔ کنڈا: کانٹا۔

ترجمہ: یہاں کے پانی کا ہر قطرہ جنت کے چشمہ کوثر کی طرح زندگی بخش ہے اور یہاں کے گرد و غبار مشک و عنبر سے زیادہ خوشبو ناک اور دلفزا ہیں' یہاں کے خاردار درخت کرینہہ اور جنڈ شمشاد و صنوبر معلوم ہوتے ہیں اور کانٹے بھی بہار کے پھول نظر آتے ہیں۔

(4) عرب شریف ہے سوہنی ساری نازک نازو تے مَتواری
رکھیواں واری لکھ لکھ وَاری دار نبی مختار ﷺ دی ہے

حل لغات: نازو: ناز بھری' ناز آفرین۔ متواری: متوالی' مست' پرکیف۔ واری: قربان' بار۔ وار: حویلی' وطن' گھر' نگری۔
ترجمہ: عرب کی سرزمین ساری خوبصورت' نازک دلربا اور پرکیف ہے' یہ حضور نبی الکریم احمد مختار ﷺ کا وطن ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اس پر جان کو لکھ بار قربان کر ڈالوں۔

(5) آئے حج عُمرے دے وارے — سَبھ رَل مِل لَبَّیک پُکارے
جِیندیں ڈیکھاں رَب نہ مارے — وِسری حُب گھر بار دی ہے

حل لغات: وارے: باری۔ حج: ایک اسلامی فرض ہے جو صاحب استطاعت اور مالدار مسلمانوں پر عائد ہوتا ہے۔ اس کا طریق عام یہ ہے کہ مقررہ وقت و ارکان کی پابندی سے نویں تاریخ قمری مہینے ذوالحج شریف کو مقام عرفات میں پہنچ کر خطبہ سنے۔ عمرہ: ارکان حج میں ایک عمل ہے' مقررہ مقام سے احرام باندھ کر بیت اللہ شریف کا طواف کیا جاتا ہے۔ لبیک: وہ کلمات ہیں مناسب حج ادا کرنے کے سلسلے میں احرام باندھنے کے بعد ہر وقت کہتے رہتے ہیں: **لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک اِن الحمد والنعمۃ ولک والملک لاشریک لک** ○ "میں حاضر ہوں اے پروردگار میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں تمام تعریف و تحمید نعمت اور ملک تیرا ہی ہے' تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں)۔ جِیندیں: جیتے جی۔
ترجمہ: حج اور عمرہ کے موقعے قریب آگئے ہیں۔ تمام حجاج شامل ہو کر اکٹھے لبیک کی صدا بلند کریں گے' خداوند کریم مبارک نظارے دیکھنے تک زندہ رکھے' اب تو یہی دھن لگی ہوئی ہے۔ گھربار وطن اور دیس کی محبت بھول گئی ہے۔

(6) اَنگن نہ بھاوے تے گھر کھاوے — ساڑے تُول نہالی تاوے
کئی شے اصلوں مَحَض نہ بھاوے — سِک ہِک سَانول یار دی ہے

حل لغات: انگن: صحن خانہ۔ بھاوے: بھائے۔ کھاوے: کھانے کو دوڑے۔ ساڑے: جلائے۔ تول: دولائی۔ نہالی: توشک۔ تاوے: تپاوے۔ سک: چاہت۔
ترجمہ: اب تو محبوب عربی ﷺ کی محبت اور انتظار طبیعت پر طاری ہے' نہ گھر بھاتا ہے نہ صحن خانہ' بلکہ گھر کھانے کو دوڑتا ہے اور دولائی آگ لگاتی ہے' نہالی توشک انگاروں کا فرش معلوم ہوتا ہے' غرض کوئی چیز اچھی نہیں لگتی۔ صرف ایک ہی شوق وصال یا زیارت (محبوب) کشاں کشاں لئے جا رہا ہے۔ (صرف ایک محبوب ملیح کی چاہت ہے)۔
(1) "مول"

(7) عِشق فَرید خرید کِیتوسے — کُل کارُوں آزاد تھیوسے
سُرخی سِیندھ مُساگ رَگیوسے — ناں کل کجلے دھار دی ہے

حل لغات: سیندھ: مانگ' سر کے بالوں کے درمیان جو خط نظر آتا ہے اس کو مانگ سیندھ کہتے ہیں۔ کاروں: کام کاج سے۔ کل: خبر' ہوش۔

ترجمہ: اے فرید ہم نے عشق نبی ﷺ خرید کر لیا ہے اور تمام دنیا کے کاروبار سے بری الذمہ ہو گئے ہیں' نہ کسی کام کی خبر ہے نہ آسائش کی حتیٰ کہ سرخی بھی' مساگ سیندھ اور کاجل تک کا ہوش نہیں رہا۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 162

(1) اَج رنگ رُخ تے وَلیا ہے — مَتاں ماہی ماہنُوں گھَلیا ہے

حل لغات: رنگ ولیا ہے: محاورہ ہے' چہرے کا رنگ پھر اچھا ہو رہا ہے' ایسے موقعہ پر بولتے ہیں جب بیمار اپنے مرض کے افاقہ کی حالت میں روزبروز قوی معلوم ہونے لگتا ہے۔ ماہی: محبوب۔ ماہنوں: (سندھی) آدمی' قاصد' پیغام رساں۔ گھلیا ہے: بھیجا ہے۔

ترجمہ: آج چہرے کا رنگ (واپس آگیا ہے) تروتازہ معلوم ہوتا ہے شاید محبوب نے کوئی قاصد بھیجا ہے۔

(2) جنگل بیلے سبزی چائی — رونق روز بروز سَوائی
رَل مِل سَیّاں ڈیون وَدھائی — رانجھڑ لُوں لُوں رلیا ہے

حل لغات: بیلے: جھاڑیوں کے جھنڈ۔ سوائی: ترقی' زیادہ۔ رل مل: اکٹھے مل کر۔ ودھائی: مبارک باد' خوشخبری۔ لوں لوں: رواں رواں' بال بال۔ رلیا ہے: شامل ہوگیا ہے' حلول کرگیا ہے' رچ گیا ہے۔

ترجمہ: جنگل اور بیابان سرسبز ہو گئے ہیں' ان کی شادابی روز افزوں ہے۔ سہیلیاں مل جل کر مبارک دے رہی ہیں' محبوب ہر رگ وپے میں سماگیا ہے۔

(3) کانہہ کہیلے خُنکی چائی — چائی لَیاندے بُور لَلائی
گُل پھُل کر دے حُسن نمائی — سُکھ رلیا ڈُکھ ٹَلیا ہے

حل لغات: کانہہ' کہیلے: دریائی سرکنڈے۔ سرکنڈے کانے کے بوٹے جو بہار کے دنوں میں سرسبز ہو جاتے ہیں۔ خنکی: تازگی۔ لیاندے بور: لیاں دے' لئی جھاؤ کے بوٹے جن کے خوشے بہار کے دنوں سرخ ہو جاتے ہیں۔ بور: خوشے۔ للائی: سرخی۔

ترجمہ: صحرائی سرکنڈوں پر خنکی کے آثار نمایاں ہیں اور جھاوں کے خوشے سرخ ہو گئے ہیں' باغ کے پھول اپنی خوبصورتی کی نمائش کر رہے ہیں۔ آرام اور خوشی آگئی اور غم ٹل گیا ہے۔

(4) رانجھڑ جوگی میڈا ماہی — میں بے واہی داہے واہی
روز اَزَل توں اُسدی آہی — جَیں رِدلڑی نوں مَلیا ہے

حل لغات: واہی: تکیہ' سہارا۔ جیں: جس نے۔ ملیا ہے: پوری طرح گھیر رکھا ہے' سما گیا ہے۔

ترجمہ: رانجھن جوگی میرا محبوب ہے' جو مجھ بے سہارا کا سہارا اور آسرا ہے' میں تو روز ازل سے اس کی تھی' جو میرے دل میں سما گیا ہے۔

(1) "الستوں"

(5) ڈھولن ڈتی بانہہ سراندی   سَس ننان تھئی درماندی
کھیڑیں بھیڑیں حسرت آندی   کوئی گلیا تے کوئی جلیا ہے

حل لغات: بانہہ سراندی: سر کے نیچے بازو' محبوب کے بازو پر سر رکھ کر سو جانا' وصال سے لذت کش ہونا۔ کھیڑے: رقیب۔ بھیڑے: خواب' بدطینت۔ درماندی: نڈھال۔ حسرت آندی: حسد کرنے لگے۔ گلیا: گل رہا ہے (غم سے گھل رہا ہے)۔ جلیا ہے: جل گیا ہے۔

ترجمہ: میرے محبوب نے اپنا بازو میرے سر کے نیچے رکھا۔ اس سے میری ساس اور نند ناراض (نڈھال) ہو گئی ہیں اور بدنصیب کھیڑے بھی حسرت کھانے لگے کوئی جل گیا اور کوئی گل گیا (گھلنے لگا)۔

(6) ماہی کیتے جھوکیں دیرے   تھئے ہن میرے بھاگ بھلیرے
ہتھ گانے سر سوہندے سہرے   باغ خوشی دا پھلیا ہے

حل لغات: جھوکیں: تنہائی کے مقامات۔ دیرے: ڈیرے۔ بھاگ بھلیرے: بخت اچھے۔ سر سوہندے: سر پر خوشنما معلوم ہوتے ہیں' زیب دیتے۔ پھلیا ہے: پھلا پھولا ہے۔

ترجمہ: میرا ماہی (محبوب) میری جھوک میں آ ٹھہرا ہے' میرے نصیب اچھے ہو گئے ہیں' ہاتھ میں گانے اور سر پر سہرے کیا خوش دکھائی دیتے ہیں' خوشی کا باغ پھلا پھولا ہے۔

(7) تھیوسے سُول کنوں جی واندا   گزریا ویہلا وقت ڈکھاندا
یار فرید ملیوم دل بھاندا   بخت اساں ول ڈھلیا ہے

حل لغات: جی تھیوسے: ہمارا دل ہوا۔ ویہلا: فارغ' بیکار۔ واندا: فارغ' خالی۔ ملیم: مجھے ملا۔ دل بھاندا: دل کو بھانے والا' دل پسند۔ ڈھلیا: مائل ہوا ہے' پلٹا ہے۔

ترجمہ: غم و درد سے دل خالی ہو گیا ہے اور رنج و غم (دکھوں) کا وقت گزر گیا۔ اے فرید مجھے اپنا دل پسند محبوب مل گیا ہے اور خوش قسمتی نے ہماری طرف رخ کیا ہے۔ (بخت ہماری طرف پلٹا ہے)۔

☆ —— ☆ —— ☆

Scanned with CamScanner

کافی 163

(1) اَج فالؔ فراق ڈَسیندی ہے   متاں یار کنوں نکھڑیندی ہے

حل لغات: فال: تفاول۔ متاں: شاید' مبادا۔ ڈسیندی ہے: بتاتی ہے' ظاہر کرتی ہے۔ نکھڑیندی ہے: جدا کرتی ہے' الگ کرتی ہے۔

ترجمہ: آج فال ہم کو جدائی کی خبر دیتی ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ دوست سے جدائی ہونے والی ہے۔

(2) سَختیاں وَدھیاں سُکھ تھئے تھولے   رنج و اَلم غم سوز سَمولے
چَرکھا ڈُکھڑی رُوں رُوں بولے   تنّد ڈنگی ول پَیندی ہے

حل لغات: ودھیاں: بڑھ گئیں' زیادہ ہوئیں۔ تھولے: تھوڑے' قلیل' کم۔ سمولے: یکجا' جمع ہو گئے۔ چرکھا: چرخا۔ ڈکھڑی: دکھ بھری۔ روں روں: چرخے کی آواز۔ تند: تانت' تار۔ ڈنگی: ٹیڑھی۔ ول: پیچ' بل۔ پیندی ہے: ڈالتی ہے۔

ترجمہ: تکلیفیں بڑھ گئیں اور سکھ چین کم ہو گئے ہیں۔ سوز و غم' رنج و الم سب جمع ہو گئے ہیں حتیٰ کہ چرخے کی آوازیں روں روں بھی دکھ بھری ہوتی ہیں اور اس کی ٹیڑھی تانت بھی طبیعت میں پیچ ڈال رہی ہے اور پریشان کر رہی ہے۔

(3) سِیندھاں کُجڑیاں میندیاں پھکڑیاں   کجلے اُجڑے سُرخیاں بکھڑیاں
یاساں' رملیاں آساں نکھڑیاں   لُوں لُوں وَین وَلیندی ہے

حل لغات: سیندھ: مانگ۔ کجڑیاں: میلی کچیلی۔ پھکڑیاں: پھیکے ہو گئے۔ بکھڑیاں: رنگ بکھر گیا ہے' رنگ بکھرنا محاورہ ہے' پھیکی پڑ گئی' بد رنگ ہو گئیں۔ یاساں: جمع یاس کی ناامیدی۔ آساں: جمع آس کی امید' توقع وصال۔ نکھڑیاں: جدا ہو گئیں۔ لوں لوں: بدن کا رواں رواں' بال بال۔ وین: نوحہ' بین' ماتمی سر۔ ولیندی: بولتی ہے' الاپتی ہے۔ وین ولاون: محاورہ ہے' ماتم کی لے میں رونا۔

ترجمہ: مانگ میلی کچیلی ہیں' مہندی کے رنگ پھیکے پڑ گئے ہیں' کاجل اجڑ گئے' برباد ہو گئے اور سرخیاں بے رونق گئی ہیں' ناامیدیوں کا زور ہے' امیدیں ہم سے رخصت ہو گئی ہیں اور بدن کا رواں رواں نوحہ و ماتم کر رہا ہے۔

(4) تُول نہالیاں دار ڈِسیجن   ہار پھُلاندے خار ڈسیجن
صِحن' حویلیاں بار ڈِسیجن   سَب شئے مُونجھ وَدھیندی ہے

حل لغات: تول: رضائی' دولائی۔ نہالی: توشک۔ دار: سولی' پھانسی کا تختہ۔ ڈسیجن: نظر آتا ہے' معلوم ہوتا ہے۔ بار: صحرا' دشت' بیابان' جنگل۔ مونجھ: ملال' گھبراہٹ' اداسی۔ ودھیندی: بڑھاتی' زیادہ کرتی ہے۔

ترجمہ: (نرم و گداز) نرم بستر سولی معلوم ہوتے ہیں اور پھولوں کے ہار کانٹے نظر آتے ہیں' گھر کے صحن اور حویلیاں' جنگل اور سنسان ویرانے دکھائی دیتے ہیں اور اب ہر ایک چیز اداسی اور غمگینی میں اضافہ کرتی ہے۔

Scanned with CamScanner

(5) بھاگ گیا، بَدبختی جاگی ؍ بانْہہ چوڑیلی تھیوم ڈوہاگی
رجیندیں ڈیکھاں سانْول ساگی ؍ رجنڈڑی مَر مَر ویندی ہے

حل لغات: بھاگ: بخت، قسمت۔ بانْہہ چوڑیلی: چوڑے سے آراستہ بازو۔ ڈوہاگی: ماتمی، غمگین، دردانگیز۔ ساگی: اصلی، ہوبہو، بالکل وہی۔ جنڈڑی: جان۔ ویندی ہے: جاتی ہے۔

ترجمہ: خوش بختی رخصت ہوئی اور بدبختی جاگ اٹھی۔ چوڑے سے آراستہ بازو بھی اب غمگین ہو گیا ہے۔ میری زندگی مسلسل موت کے منہ میں ہے۔ خدا کرے میں اپنی زندگی میں دیدار محبوب سے شرف یاب ہو جاؤں۔

(6) ٹوٹے کنگنْ کڑیاں، نیوَر ؍ ٹکڑے، بینڑے، بُولے بیْنسر
کٹمالے تھئے نانگ برابر ؍ چوہنْب کلی چک پیندی ہے

حل لغات: کنگنْ، کڑیاں، نیور، بینڑے، بولے، بینسر، کٹمالے، چوہنب کلی (چمپا کلی): یہ سب زیوروں کے نام ہیں۔ چک پیندی ہے: دانتوں سے کاٹتی ہے، تکلیف دیتی ہے۔

ترجمہ: کنگن، کڑیاں، نیور سب ٹوٹ گئے ہیں اور اور بینڑے، بولے اور بینسر بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ گلے کی مالا (کٹمالا) سانپ کی طرح ڈس رہی ہے اور چمپا کلی کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے۔

(7) نظر نہ آوے رانْجھن ماہی ؍ رکتیس بے کس تے بے واہی
مُونجھ مونجھاری گَل دی پھاہی ؍ صَبر آرام وَنجیندی ہے

حل لغات: کتیس: اس نے کیا۔ بے واہی: (واہ، جائے پناہ) بے پناہ، بے آسرا۔ مونجھ منجھاری: اداسی اور غمگینی۔ گل دی پھائی: گلے کی پھانسی۔ ونجیندی: گنواتی ہے۔

ترجمہ: محبوب دلربا نظر نہیں آتا، اس نے مجھے بیکس اور بے یارو مددگار کر دیا ہے، ملال اور رنج میرے گلے میں پھانسی کا پھندا بن گئے ہیں اور میرے صبرو قرار کو برباد کر دیا ہے (صبر سکون ختم ہو چکا ہے)۔

(8) دَرد کنُوں مُنّہ ساوا پیلا ؍ چولا کالا بوچھنْ نیلا
تُوں بن ساڈا کوجھا حیلہ ؍ ہر کئی سخت الیندی ہے

حل لغات: کنوں: سے۔ ساوا: سبز رنگ۔ پیلا: زرد رنگ۔ چولا: کرتہ۔ بوچھن: دوپٹہ۔ توں بن: تیرے بغیر۔ کوجھا: بدشکل، برا۔ حیلہ: فریب، بہانہ، حال۔ الیندی: بولتی ہے، بات کرتی ہے۔

ترجمہ: درد کی شدت سے چہرے کا رنگ سبز اور زرد ہو گیا ہے، کرتا اور دوپٹہ بھی ماتمی رنگ، سیاہ اور نیلے ہو گئے ہیں۔ اے محبوب دلنواز تیرے بغیر ہماری حالت بری ہے، یہاں تک کہ لوگ بھی سخت کلامی سے پیش آتے ہیں۔

(9) سَوَن شگون سبھے تھئے پُٹھڑے ؍ وصل وصال دے سانگے تُرٹڑے

نیٹن نہ بھائے رو رو ہُٹڑے ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ رِڈڑی کیس کریندی ہے

حل لغات: سون شگون: رسوم شادی اور نیک فالیں۔ پٹھڑے: الٹے، معکوس، برعکس۔ سانگے: تعلقات، وسیلے۔ ترٹڑے: ٹوٹ گئے۔ ہٹڑے: تھک گئے ہیں۔ نین نبھائے: بدبخت آنکھیں۔ کیس کریندی ہے: انتہائی غم و رنج میں مبتلا ہے، محاورہ ہے۔

ترجمہ: خوشی کے تمام شگون اور رسمیں الٹی ہو گئی ہیں۔ میل جول اور وصال کے تعلقات ٹوٹ چکے ہیں۔ بدنصیب (میرا دل ہی مجھے شرمندہ اور بے وقار کر رہا ہے)۔ آنکھیں رو رو کر تھک گئی ہیں اور میرا دل بھی الٹا مجھے برا بھلا کہہ رہا ہے۔

(10) چیتر بہار خزاں ڈِسیجے ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ جھوک سبھو ویران رڈِسیجے

نہ کوئی علم نہ بانڑ ڈِسیجے ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ روہی ڈَینڑ ڈَریندی ہے

حل لغات: چیتر: چیت کا مہینہ، موسم بہار کے آغاز کے دن۔ بان: ذریعہ کامیابی، سعی، کوشش، طریق کار۔ ڈسیجے: دکھائی دے۔ ڈین: ڈائن، چڑیل۔

ترجمہ: بہار کے دن خزاں معلوم ہوتے ہیں، گھربار ٹھکانے سب ویران اور برباد نظر آتے ہیں، کوئی نہ کوئی علم اور نہ کوئی علاج سوجھتا ہے۔ روہی (ریگستان) بھی ڈائن بن کر ڈراتی ہیں۔

(11) یار فریدؔ نہ کھڑ موکلایا ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ بارَی بارَ ہِجر سِر آیا

رِسک ساڑیا تے تانگھاں[1] تایا ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ قسمت رودھے ڈیندی ہے

حل لغات: کھڑ: کھڑے، ہو کر، ٹھہر کر، رک کر۔ مکلایا: آخری الوداع کہا۔ باری بار: بھاری بوجھ۔ رودھے ڈیندی ہے: مصروف مشکلات کرتی ہے، محاورہ ہے۔ رودھے: تکلیفیں۔

ترجمہ: اے فرید محبوب نے جاتے وقت ذرا توقف کر کے وداع بھی نہ کی، فراق و ہجر کا بھاری بوجھ سر پر آ پڑا ہے۔ خواہش دیدار یار نے جلا ڈالا اور انتظار محبوب نے تپا کر سوختہ جاں کر دیا۔ اپنی قسمت ہی نے مجھے مشکلات میں پھنسا دیا ہے۔

(1) "تانگھیں" اسرار فریدی

☆ — ☆ — ☆

کافی 164

(1) اج کل اکھ پھُرکاندی ہے ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ کئی خبر وصال دی آندی ہے

حل لغات: اکھ پھرکاندی ہے: پھڑکتی ہے، آنکھ پھڑک رہی ہے، آنکھ کے پھڑکنے سے لوگ دوست کے یاد کرنے یا تشریف لانے کا شگون (فال) سمجھتے ہیں۔ کئی: کوئی۔ آندی: آتی۔

ترجمہ: آج کل آنکھ پھڑک رہی ہے۔ شاید وصال (محبوب) کی کوئی خبر آنے والی ہے۔

(2) وقت مِلنؔ دی موسم آئی لذّت روز بروز سوائی
خوشیاں کر دی ما پیو جائی کیا بردی کیا باندی ہے

حل لغات: ملن دی: کے ملنے کی۔ سوائی: زیادہ، بیش، افزوں۔ ما پیو جائی: بہن، ہمشیرہ۔ بردی: کنیز۔ باندی: خادمہ۔

ترجمہ: ملنے اور وصل حاصل کرنے کا موسم آگیا ہے اور روز بروز لذت اور کیف و سرور بڑھتا جا رہا ہے، سب خوش نظر آرہے ہیں۔ بہن، خادمہ اور لونڈیاں سب خوش ہو رہی ہیں۔

(3) دَرد اَلم برباد تھیوسے جنگل بیلہ شاد تھیوسے
وِیرانہ آباد تھیوسے فرحت مُول نہ جاندی ہے

حل لغات: تھیوسے: ہو گیا ہے۔ مول: بالکل، محض۔ نہ جاندی ہے: نہیں جاتی۔ بیلہ: دریائی علاقوں کے جنگل۔

ترجمہ: درد اور غم سب برباد ہو گئے، بھیانک اور سنسان جنگلوں میں آثار مسرت پائے جاتے ہیں اور ویرانے بھی آباد ہو گئے ہیں۔ اب خوشی بالکل جانے والی نہیں ہے۔

(4) ہر ویہلے، ہر آن ہے شادی ڈیون لوگ مُبارک بادی
ہر آزاروں تھئی آزادی سُول کنوں دل واندی ہے

حل لغات: ویہلے: وقت، ساعت۔ آن: لمحہ۔ شادی: خوشی۔ آزاروں: تکلیف سے۔ تھئی: ہوئی۔ سول: دکھ درد۔ کنوں: سے۔ واندی: خالی، فارغ۔

ترجمہ: ہر وقت اور ہر لمحے خوشی ہے۔ لوگ مبارک باد دے رہے ہیں، تمام دکھ درد اور تکالیف سے چھٹکارا مل گیا ہے اور اب دل ہر درد سے فارغ (خالی) ہے۔

(1) "جند" اسرار فریدی

(5) رانجھن جوگی آیم ویڑھے سَڑ دے مَردے کھیڑے بھیڑے
ہُن وَت ساکوں کون نکھیڑے پَل پَل بانھ سرانْدی ہے

حل لغات: ویڑھے: صحن خانہ۔ کھیڑے: رقیب، دشمن۔ سڑدے مردے: مرتے جلتے۔ بھیڑے: بدخو۔ ہن وت: اب پھر۔ نکھیڑے: جدا کرے۔ بانھ سراندی ہے: بازو زیر سر تکیہ بنا ہوا ہے، بازو سر کے نیچے۔

ترجمہ: رانجھن جوگی (محبوب) نے میرے گھر میں قدم رنجہ فرمایا ہے۔ اس پر کھیڑے بدبخت جل بھن رہے ہیں، وصل محبوب حاصل ہو گیا ہے۔ اب ہمیں کون جدا کر سکتا ہے۔ اب یہ حالت ہے کہ محبوب کے بازو میرے سرہانے بنے ہوئے ہیں۔ (محبوب کا بازو میرے سر کے نیچے ہے۔)

(6) تھیا فرید سُہاگ سوایا مَولیٰ جھوک نون آن وَسایا
رانجھنڑ میڈا مَیں گھر آیا جَیں کارنڑ دِل مانڈی ہے

حل لغات: سہاگ: خوشی، عروسی کی مسرت۔ سوایا: افزوں۔ جھوک: بستی، آبادی۔ آن: آکر (کئی دنوں کے بعد، انتظار کے بعد)۔ کارن: واسطے، خاطر۔ مانڈی: بیمار، بے تاب۔

ترجمہ: اے فرید مسرت میں اضافہ ہوا ہے، شکر ہے کہ خدا تعالیٰ نے اجڑی ہوئی بستی کو آباد کر دیا۔ میرا محبوب (رانجھا) آخرکار میرے گھر آگیا ہے جس کے لئے دل مضطرب اور بے تاب تھا۔ (جس کی خاطر دل بیمار ہے۔)

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 165

(1) اَج مانگھ مہینے دی نانویں وے وَل آنویں آ گل لانویں وے

حل لغات: مانگھ: ماگھ سردیوں کے موسم کا ایک ہندی مہینے کا نام ہے جو پوس (پوہ) کے گزر جانے کے بعد آتا ہے اور موسم بہار کے آمد کی خوشخبری لاتا ہے۔ نانویں: نویں تاریخ۔ ول آنویں: واپس آجانا۔ گل لانویں: گلے سے لگا لینا۔

ترجمہ: اے محبوب تیری انتظار میں آج ماگھ کے مہینے کی نو تاریخ ہو گئی ہے (سردیاں بیت گئی ہیں، بہار کا آغاز ہونے کو ہے) اب تو واپس آکر مجھے گلے لگا لو۔

(2) رُت رَنگیلی تے سَاعت سوہنڑی موسم گُل پھُل دی مَن موہنڑی
مُد مَستانی ڈُکھڑیں کوہنڑی سَانول صحن سُہانویں وے

حل لغات: رت: موسم۔ رنگیلی: رنگین۔ من موہنی: دلکش، دل کو موہ لینے والی۔ مد: سماں، وقت، مدت، موسم۔ مستانی: مست کرنے والی۔ کوہنی: ذبح کرنے والی، قتل کرنے والی۔ سہانویں: زینت بخشو۔

ترجمہ: اے محبوب اب تو رنگین موسم اور خوبصورت گھڑیاں ہیں، کس قدر حسین لمحات ہیں۔ پھولوں اور پھلوں سے سماں دل کے لبھانے والا ہو گیا ہے، ایسا وقت کیف آور ہے کہ درد و رنج کافور ہو چلے ہیں، صرف تیرا انتظار ہے آ اور میرے صحن کو زینت عطا کر (بخشو)۔

(3) رتیاں ناز نواز کریندیاں کجلہ سُرخی مانگ بنّیندیاں
چیتر سیہندیاں، وَر گل لیندیاں مَیں گھروی پَوں پانویں وے

حل لغات: ور: پتی، محبوب۔ پوں پوویں: پاؤں ڈال، قدم رنجہ فرما۔ بنّیندیاں: بناتی ہیں۔ چیتر: چیت کا موسم۔ سیہندیاں: لطف اندوز ہوتی ہیں۔ گل لیندیاں: گلے لگاتی ہیں۔

ترجمہ: اے محبوب دیکھ تمام سہیلیاں بناؤ سنگار کر رہی ہیں' آنکھوں میں کاجل ہونٹوں پر سرخی لگا رہی ہیں اور مانگ نکال کر بہار کی آمد کی خوشیوں میں مست ہیں اور اپنے اپنے خاوندوں محبوبوں کو گلے لگا لگا کر چیت کی آمد سے لطف اندوز ہو رہی ہیں تو بھی تو میرے اجڑے ہوئے گھر میں قدم رنجہ فرما کر اس کو روشن کر (رونق بخش دے)۔

(4) مُٹھڑی رُوپ اَنُوپ وِسارے ڈُکھڑیں روندیں عمر گزارے
سوہنا ڈے کر کُوڑے لارے آندیں ناں مُڑ جانویں وے

حل لغات: مٹھڑی: دل باختہ' برباد شدہ' بدبخت۔ روپ انوپ: بناؤ سنگار' آرائش و زینت۔ وسارے: بھول جائے۔ ڈکھڑی: دکھیاں۔ روندیں: روتے ہوئے۔ کوڑے: جھوٹے۔ لارے: جھوٹے وعدے' طفل تسلیاں' دلاسے۔ آندیں: آتے ہوئے۔ مڑ جاویں: واپس لوٹ جانا۔

ترجمہ: تمہاری بدنصیب چاہنے والی بناؤ سنگار تک کے طریقے بھول گئی ہے۔ اس دکھیاری نے اپنی ساری عمر روتے روتے بسر کر دی ہے۔ اے حسین محبوب! مجھے جھوٹی امیدیں دلا کر کہیں ایسا نہ کر بیٹھنا کہ آتے ہوئے بھی واپس چلے جاؤ۔

(5) کھیڑے بھیڑے رکھن بکھیڑے سَس ننانڑاں لانوم جھیڑے
چاک مہیندا آ وڑ ویڑھے تتڑی نوں ناں تانویں وے

حل لغات: کھیڑے: ہیر سیال کے سسرال۔ بھیڑے: بدخو' بدقماش' برے۔ بکھیڑے: پرخاش' عناد' ضد' جھگڑے۔ جھیڑے: تنازے' جھگڑے۔ چاک مہیندا: بھینسوں کے چرانے والا' رانجھا' محبوب۔ ویڑھے: گھر' صحن خانہ۔ وڑ: داخل ہو۔ تتڑی: سوختہ جان۔

ترجمہ: کھیڑے بر سر پرخاش ہیں' ساس اور نندیں جھگڑتی رہتی ہیں۔ اے میرے بھینسوں کے چرانے والے محبوب! صرف تیرا سہارا ہے' تو تو میرے صحن خانہ میں آجا اور سوختہ جگر کو زیادہ نہ جلا۔

(6) سیّاں جگتاں ٹوکاں کر دیاں مہنٹے ہاپ کریندیاں بردیاں
رل ماہی ہنڑ سٹ گھت سردیاں ناں دھوتیں لاج لجاویں وے

حل لغات: جگتاں: مذاق' مخول۔ ٹوکاں: نوک ٹوک' طعنے' مہنے۔ مہنے ہاپ: ہاپ کے معنی مستوجب' لائق' طعنوں کا مستوجب۔ بردیاں: جمع بردے کی' لونڈیاں' کنیزیں۔ سردیاں: سردمہری' بے توجہی' کم التفاتی۔ دھوتیں: فتنہ پرداز' چغلخور۔ لاج: ناموس۔ لاج لجاویں: لاج نہ رکھنا' عزت برقرار نہ رکھنا' عزت و ناموس برقرار نہ رکھنا۔

ترجمہ: سہیلیاں اور ہم جولیاں مخول کرتی ہیں حتیٰ کہ لونڈیاں بھی خاطر میں نہیں لاتیں ہیں اور طعنے دیتی ہیں' اے محبوب مجھ پر ایسی حالت میں رحم کر اور سردمہری چھوڑ کر ملاقات کر لے۔ فتنہ پرداز چغلخور ہمسایوں میں میری لاج رکھ لے اور ان کو جھوٹا کر تاکہ میرے ناموس کو بٹہ نہ لگے۔

(7) توں بن میرا ہور نہ کوئی طعنے مارم خلق سبھوئی

روز ازل دی تیری ہوئی لگڑی توڑ نبھانویں وے

حل لغات: توں بن: تیرے بغیر۔ ہور: اور۔ مارم: مجھے مارے۔ سبھوئی: سب۔ لگڑی: لگی ہوئی دوستی' محبت۔ توڑ: آخر تک۔ توڑ نبھاویں وے: انجام تک پہنچانا' وفاداری پر ثابت قدم رہنا' محبت کو آخری دم تک برقرار رکھنا۔

ترجمہ: اے محبوب تیرے سوا میرا اور کوئی نہیں ہے' تمام دنیا مجھے طعنے دیتی ہے' میں روز ازل سے تیری ہو چکی ہوں۔ اپنے دامن گرفتہ کی لاج رکھنا اور محبت لگی ہوئی کو آخر تک نبھانا۔

(8) ساہُوں بھنڑا اکھیاں نیرے چولی چُنڑی لیر کتیرے
لُوں لُوں سیڑھاں لکھ لکھ چیرے اُلڑے زخم مٹانویں وے

حل لغات: ساہوں: عروسی شال۔ سیڑھاں: دھاریں۔ بھنڑا: تر ہو گیا' بھیگ گیا۔ چولی چنڑی: عروسی قمیض اور دوپٹہ۔ لیر کتیرے: تار تار ہے۔ الڑے: زخم' تازہ زخم۔ مٹانویں: مندمل کردے۔

ترجمہ: آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ عروسی شال اور کپڑے بھیگ گئے ہیں' چولی اور چنی اوڑھنی کی دھجیاں اڑ گئی ہیں' بدن کے روئیں روئیں میں درد ہے اور لاکھوں زخم ہیں۔ اے محبوب تو ہی ان تازہ زخموں کا مداوا کر۔

(9) نینہہ فریدؔ فقرؔ دی مُوڑی باجھ برہُوں دے کُل گل کُوڑی
مردیں جیندیں نیویں پُوری دِل نُوں داغ نہ لانویں وے

حل لغات: نینہہ: عشق۔ موڑی: سرمایہ۔ برہوں: عشق' محبت۔ کل گل: تمام باتیں۔ مردیں جیندیں: مرتے جیتے۔ نیویں: لے جانا' نبھانا۔ پوری نیون' محاورہ ہے۔ آخر تک نبھانا۔

ترجمہ: عشق و محبت فقر و درویشی کا راس المال یا یہ کہ فقیر کا سرمایہ محبت ہے۔ بغیر عشق و محبت کے دنیا کی اور تمام باتیں جھوٹی ہیں' اسی محبت کو جیتے جی بلکہ مر کر بھی نبھانا عاشق کا فرض عین ہے تو بھی اے فرید دل کو داغ نہ لگانا' ثابت قدم رہنا۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 166

(1) اَج مانگھ مہینے دی یارھی وے کیوں بیٹھیں یار وِساری وے

حل لغات: اج: آج۔ مانگھ مہینہ: ماگھ کا مہینہ۔ یارھی: گیارہویں تاریخ۔ بیٹھیں: بیٹھا ہے۔ وساری: بھلائے۔

ترجمہ: اے دوست تو نے مجھے کیوں بھلا دیا ہے' بہار کے دن قریب آگئے اور ماگھ کی گیارہویں تاریخ ہو گئی ہے۔

(2) آئی موسم چیتر بہاراں سینگیاں سرتیاں رلمیاں یاراں
جوبھن لہریں تار متاراں ہِک میں مُفت آزاری وے

حل لغات: چیتر: چیت۔ سرتیاں: سہیلیاں۔ جوبھن: جوبن' جوش شباب۔ تار متاراں: بھرپور ہیں۔ مفت: خواہ مخواہ۔ ازاری: مبتلائے آزار۔

ترجمہ: چیت بہار کا موسم کے اثر سے جوش شباب کا دریا لبریز اور ہر طرف موجزن ہے' تمام ہمجولیاں اور سہیلیاں تو اپنے اپنے دوستوں سے ہمکنار ہو گئیں' میں ہی ایک فراق زدہ مفت میں وقف آزار ہوں' مبتلائے آلام ہوں۔

(3) سَیّاں دھانوِنڑ' گانوَنڑ گانوِن سِہجوں ہار سِنگار سُہانوِن
مانگ بناوِن دھڑیاں گندھانوِن مَیں سر ڈُکھڑے بَاری وے

حل لغات: دھانون: غسل کرتی ہیں' نہاتی ہیں۔ گانون گانون: گانے گاتی ہیں' راگ الاپتی ہیں۔ سہجوں: خوشی سے۔ دھڑیاں گندھانون: دھریاں گوندھاتی ہیں' سر کے بال گندھانا۔ باری: بھاری۔

ترجمہ: میری تمام سہیلیاں نہا رہی ہیں اور خوشی کے گانے الاپ رہی ہیں' مانگ نکال رہی ہیں' دھڑیاں گوندھوا رہی ہیں' خوشی خوشی ہار سنگار کر کے اسے سجا رہی ہیں' صرف میں ہی ایسی بدقسمت ہوں کہ رنج و آلام کا وزنی بوجھ میرے سر پر ہے۔

(4) سُرخی کجلہ مہندی سُہندی ہر ہِک اپنڑے ڈھول نون مُہندی
مَیں مُٹھڑی غم لُٹڑی لُہنّدی کر دی لکھ لکھ زاری وے

حل لغات: سہندی: سجتی' زیب دیتی۔ مہندی: موہ لیتی۔ مٹھڑی: تباہ حال۔ غم لٹڑی: غم کی ماری ہوئی' غمزدہ۔ لندی: ترس رہی ہوں' آرزومند ہوں۔ زاری: فریادیں۔

ترجمہ: ہر ایک سہیلی سرخی کاجل مہندی سے آراستہ ہو کر اپنے اپنے محبوب کو موہ رہی ہے' صرف ایک میں ہی تباہ حال غم زدہ اپنے محبوب کے لئے ترس رہی ہوں اور لاکھ لاکھ آہ و زاری کر رہی ہوں۔

(5) زیور پانوِن' بیڑے لانوِن کُتھ رجھاوِن سیجھ سُہانوِن
بانہہ سِراندی وَر گل لانوِن مَیں ہِک سُولاں مَاری وے

حل لغات: بیڑے لاون: چوڑے بیڑے سجاتی ہیں۔ کتھ: محبوب۔ کتھ رجھاون: اپنے شوہر' محبوب کو رجھا رہی ہیں۔ ور: شوہر' محبوب۔ گل لاون: گلے لگاتی ہیں۔ بیڑے: وہ چوڑا جو مکمل ہو جس سے سارا بازو بھرا ہوا ہو۔ سولاں ماری: دکھوں کی ماری۔

ترجمہ: سہیلیوں کی یہ کیفیت ہے کہ چوڑے بیڑے زیور پہن کر اپنے اپنے محبوب کو رجھا رہی ہیں اور سیج سجا رہی ہیں اور اپنے اپنے محبوب سے گلے مل کر سر کے نیچے بازو رکھ کر انہیں گلے سے لگا رہی ہیں۔ مگر میں ہی ایک دکھ کی ماری ان مسرتوں سے محروم ہوں۔

(6) رُت سوہنی تے وقت سُکھیلے انگنڑ سُہیلے' گھر اَلبیلے

Scanned with CamScanner

میکوں وی رَب رَانجھݨ میلے قسمت ڈِیوم وَاری وے

حل لغات: سکھیلے: راحت افزاء' سکھ آرام و آسائش کے' اچھے' دلخواہ۔ سہیلے: خوبصورت' خوش منظر۔ البیلے: دلفریب' مانوس' بارونق۔ میلے: ملائے۔ ڈیوم واری: مجھے بھی باری دے۔

ترجمہ: موسم خوشگوار اور وقت راحت افزاء' صحن خانہ' دلکش اور گھر پسند خاطر ہے' خدا مجھے محبوب رانجھے کا وصال نصیب کرے اور میری قسمت کی بھی یاوری ہو۔

(7) گُل پھُل دَھجراں جوڑ ڈِکھانوِم بُلبُل' بھونڑے خوشیاں پانوِم
وَل وَل حسرت ساڑے آنوِم پَل پَل چِھبھم کٹاری وے

حل لغات: دھجراں: جمع دھج کی' سج دھج' آن بان۔ جوڑ ڈکھانوم: مجھے خوب طرح سے دکھائیں۔ پانوم: مجھے عطا کریں۔ بلبل: مشہور چھوٹا سا پرندہ جس کو پھول کا عاشق کہا جاتا ہے۔ بھونڑا: مشہور سیاہ بڑی مکھی جو پھولوں کے رس چوستی ہے۔ ساڑے آنوم: جلن آتی ہے۔ آنوم: مجھے آئیں۔ پل پل: لحظہ لحظہ' گھڑی گھڑی۔ چھبھم: چبھے۔

ترجمہ: باغ میں گل و غنچہ عجب انداز سے کھلے ہوئے ہیں اور صحن گلزار خوشبو سے معطر ہے' پھولوں کی عاشق بلبلیں اور بھونرے خوشیاں منا رہے ہیں' لیکن میرے پاس جلاپے اور حسرتیں ہی بار بار آتی ہیں اور ہر دم ہجریار کی کٹاری سینے میں چبھ رہی ہے۔

(8) اُجڑے سہرے ہار کُمانڑے ناز نواز دے ٹول وِہانڑے
گزرے سارے مانڑے ترانڑے لگڑی شہر خواری وے

حل لغات: اجڑے: اجڑ گئے' برباد ہو گئے' ویران ہو گئے۔ کمانے: پژمردہ ہو گئے' کملا گئے۔ ٹول وہانے: ٹول واؤ مجہول سے مجمع' صحبتیں' ساتھ' اگر اس لفظ کو تول بہ واؤ معروف پڑھا جائے تو بمعنی رضائی اور اس صورت میں دہانے کے معنی تکیہ ہوں گے' ورنہ پہلی صورت میں وہانے: گزر گئے' ختم ہو گئے۔ مانے: غرور' فخر' ناز۔ ترانے: مانے کا تابع مہمل ہے' گھمنڈ' طاقت کا غرور۔

ترجمہ: سہرے برباد ہو گئے اور ہار کملا گئے' ناز و نیاز کی صحبتیں گزر گئیں اور تمام ناز و غرور ختم ہو گئے۔ اب تو رسوائی اور بدنامی کے سوا اور کچھ نہیں (شہر بھر میں میری رسوائی اور بدنامی ہو گئی ہے)۔

(9) راتیں ننڈر نہ ڈِینہہ قرارے ہر ہر ویہلے دار مدارے
تُول نہالی ڈِسدی دارے تتڑی اوڑِک ہاری وے

حل لغات: ننڈر: نیند۔ راتیں: رات کو۔ قرارے: قرار ہے۔ تول: دولائی۔ نہالی: توشک۔ اوڑک: آخرکار۔ دار: پھانسی' سولی۔ تتڑی: بدبخت' سوختہ جان۔

ترجمہ: نہ رات کی نیند ہے نہ دن کا آرام ہے' ہروقت تکلیف اور پریشانی سے گزرتا ہے' رضائی اور توشک سولی نظر آتی

ہیں۔ ان مصائب اور تکلیفوں کے ہجوم کے باعث میں سوختہ جاں ہار گئی ہوں (ہار مان گئی ہوں)۔

(10) بانہہ چوڑیلی سِک سِک ہُٹڑی گل نہ لاوے ڈیندا پُٹھڑی
رِبیت کُلّڑی رِیت اَپُٹھڑی ڈِٹھڑی یار دی یاری وے

حل لغات: بانہہ چوڑیلی: چوڑے والا بازو۔ سِک سِک: ترس ترس کر۔ ہٹڑی: تھک گئی۔ ڈیندا پٹھڑی: پشت دکھا جاتا ہے' واپس جلا جاتا ہے۔ کلڑی: بے طوری' بے ربط پیچیدہ۔ اپٹھڑی: الٹی۔ ڈٹھڑی: دیکھ لی۔

ترجمہ: میرے چوڑیوں سے بھرے ہوئے بازو بھی ترستے ترستے تھک گئے ہیں اور تھک کر چور ہو گئے ہیں۔ محبوب گلے لگانے کی بجائے پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے۔ یہ پیت بھی انوکھی چیز ہے اور اس کی رسم بھی الٹی ہے' دوست کی محبت بھی دیکھ لی ہے۔

(11) ماہی مِٹھڑا گل ناں لانوِم گانے گہنے کھانوَنڑ آنوِم
باس گُلاندی ساہ موںجھانوِم ساڑے باد بَہاری وے

حل لغات: ماہی مٹھڑا: محبوب شیریں۔ لانوم: مجھے لگائے۔ کھانون آنوم: مجھے کھانے کو دوڑیں۔ باس: خوشبو۔ ساہ موںجھا وم: سانس روکتی ہے' دل کو پریشان کرتی ہے۔ ساڑے: جلا دے۔

ترجمہ: محبوب شیریں ادا گلے سے نہیں لگاتا اور پیار نہیں کرتا' اب یہ گانے اور زیورات کھانے کو آتے ہیں اور پھولوں کی خوشبو سے دل گھبراتا ہے اور باد بہار جلاتی ہے۔

(1) "ماہی ویہڑے جھات نہ پانوم": مثنوی معدن عشق

(12) دَرد' اندوہ تے روگ کشالے سوز پچالے اَکھیاں نالے
شالا یار فرِیدؔ سَمبھالے ٹالِم مُونجھ مُنجھاری وے

حل لغات: درد کشالے: تکالیف' مشکلات۔ پچالے: جلا کر راکھ کر دے۔ نالے: نالے ندیاں۔ ٹالم: ٹال دے' رفع کر دے۔

ترجمہ: درد اندوہ' مرض اور مشکلات نے بیتاب کر دیا ہے۔ سوز عشق جلا رہا ہے' آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب جاری ہے۔ اے فرید اب تو یہی تمنا ہے کہ محبوب توجہ کر کے میری خبر لے تاکہ میری مشکلات کا خاتمہ ہو اور اداسی ٹل جائے۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 167

(1) آ چُنڑوں رَل یار پِیلوں پکیاں نی وے

حل لغات: چنوں: چنیں، چن کر جمع کریں۔ رل: مل جل کر۔ پکیاں: پک گئی ہیں۔ نی وے: کلمہ ندائیہ۔ پیلوں: جال کے درخت کو جو پھل لگتا ہے، اس کو پیلوں کہتے ہیں فارسی میں یہ لفظ پیلو ہے۔

ترجمہ: پیلو پک گئے ہیں آؤ دوست مل جل کر اس کو چنیں۔

نوٹ: پیلو اور ڈیلھے چولستان کے خاص میوے ہیں۔ یہ کریںہ اور جال کے درختوں پر موسم بہار میں آتے ہیں۔ یہاں کے رہنے والے انہیں بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ جب یہ پھل پک جاتے ہیں تو ان کے رنگوں سے تمام صحرا رنگین دکھائی دیتا ہے۔

اس کافی میں بظاہر ایک صحرائی کیفیت کو الفاظ میں بیان کیا گیا ہے لیکن ان لفظوں میں معارف و حقائق کے سمندر موجزن ہیں۔ چشم بصیرت مطلوب ہے فی الواقع اس کافی کے مضمون پر جس نگاہ سے غور کیا جائے بہترین غذائے روحانی کا خزانہ ثابت ہوتی ہے۔ منظر کشی اور حقیقت نگاری کے اعتبار سے یہ کافی لاکھوں شعروں پر بھاری ہے۔ اہل تصوف نے ریگستان سے صحرائے عرب مراد لی ہے اور پیلو کے پھل سے ثمر اسلام کی تلمیحات کو آخر تک خوب نبھایا ہے۔ اگر اس تاویل کو نظرانداز بھی کر دیا جائے تو بھی اس کی ادبی منزلت میں کمی نہیں ہوتی۔

(2) کئی بُھوریاں کئی پِھکڑیاں رِنیلیاں　　کئی بگڑیاں، کئی ساویاں پِیلیاں
کئی اُودیاں، گلنار رِکٹویاں رَتیاں نی وے

حل لغات: بگڑیاں: سفید۔ ساویاں: سبز۔ پیلیاں: زرد۔ بھوریاں: بھوسلے رنگ کی۔ پھکڑیاں: پھیکے رنگ۔ اودیاں: اودے رنگ کی۔ کٹویاں رتیاں: آدھی سرخ۔ کٹویاں: کٹی کے رنگ کے یعنی دودھی رنگ۔

ترجمہ: مختلف رنگ کے پیلو ہیں، سفید، زرد، بھورے، پھیکے، نیلے، اودے، گلنار، دودھی اور سرخ رنگ کے ہیں۔ اس اختلاف رنگ نے صحرا کو دلفریب اور دلکش بنا دیا ہے اور منظر کو زیادہ نظر فریب بنا دیا ہے۔

نوٹ: پیلو کے پھل صبغت اللہ کے رنگ میں ڈوبے ہوئے ہیں یعنی **صبغة اللّٰه و من احسن من اللّٰه صبغة و نحن له عابدون** "ہم نے اللہ کا رنگ قبول کر لیا ہے اور کس کا رنگ بہتر ہے اللہ کے رنگ سے اور ہم اسی کی بندگی کرتے ہیں"۔۔۔ کی طرف اشارہ ہے۔

(3) بار تھئی ہے رشک ارم دی　　سُک سڑ گئی جڑھ ڈُکھ تے غم دی
ہر جا باغ بہار ساکھاں چکھیاں نی وے

حل لغات: بار: جنگل، صحرا، ریگستان۔ تھئی ہے: ہوئی ہے۔ رشک ارم: جنت کو رشک دلانے کا ذریعہ، جواب بہشت۔ سک: سوکھ گئی، خشک ہو گئی۔ ساکھاں: جمع ساکھ کی پھل، نیا اترا ہوا میوہ۔ جڑھ: جڑ۔ چکھیاں: چکھی ہیں۔

ترجمہ: ریگستان نمونہ بہشت بنا ہوا ہے، دکھ اور غم کی جڑیں سوکھ کر جل گئی ہیں (یعنی غم و رنج کا نشاں بھی باقی نہیں رہا) اب ہر جگہ باغ و بہار کا سا لطف ہے، اے دوست تو نے بھی یہ ساکھ (میوہ) چکھا ہے۔ (ہم تو پیلووں کی ساکھ بھی کر چکے

ہیں)۔

(4) پیلوں ڈیلھیاندیاں گُلزاراں کہیں گَل ٹوریاں کہیں سر کھاریاں
کئی لا بیٹھیاں بار بھر بھر پَچھیاں نی وے

حل لغات: ڈیلھے: کریر (کرینہہ) کے درخت کے پھل کو ڈیلھا کہتے ہیں۔ ٹوریاں: باریک تیلیوں کی بنی ہوئی ٹوکری۔ کھاری: ٹوکری۔ بار: خرمن' ڈھیری' انبار۔ پچھیاں: جمع پچھی کی' چھابڑی بسا اوقات کھجور کے پتوں سے جو ٹوکری بنائی جاتی ہے اس کو پچھی کہتے ہیں۔

ترجمہ: پیلوں اور ڈیلھے کے رنگا رنگ پھلوں سے ریگستان باغ و گلزار بن گیا ہے بن گیا ہے' پیلوں چننے والے بھی حسب پسند مختلف صورتوں میں یہ پھل جمع کر رہے ہیں' بعض کے گلے میں تیلیوں کی بنی ہوئی گاؤ دم شکل کی ٹوکریاں ہیں۔ بعض کے سروں پر کھاریاں ہیں' بعض پچھیاں ٹوکریاں بھر بھر کر ڈھیر کے انبار سا لگائے بیٹھی ہیں۔

(5) جال جَلوٹیں تھئی آبادی پِل پِل خوشیاں دَم دَم شادی
لو کی سہنس ہزار کُل نے بھکیاں نی وے

حل لغات: جلوٹیں: جال کے چھوٹے درخت۔ لوکی: لوگ انسانی مخلوقات' آدمی۔ سہنس: سینکڑوں' بکثرت۔ کل تے: سب پر' ہر حال جلوٹے پر۔ بھکیاں: پھانکیں' پھانکی ہیں۔

ترجمہ: پیلو کے بہار کی وجہ سے صحرا میں ہر چھوٹے بڑے جال کے درخت پر انسانی ہجوم اور آبادی کا منظر ہے۔ سینکڑوں ہزاروں لوگ جمع ہیں اور خوش و خرم ہیں اور پیلو پھانک رہے ہیں۔ یہ جنگل میں منگل منا رہے ہیں۔

نوٹ: اسلام کی ہر دلعزیزی کا منظر دکھایا گیا ہے کہ صدائے حق پر لوگوں کا خوشی خوشی جمع ہونا اور مدینہ طیبہ میں شجر اسلام کے روحانی ثمرات سے مستفیض ہو کر خوشیاں منانا' شام' فارس اور حبش سے آ آ کر مدینہ طیبہ کے بوٹے بوٹے پر ڈیرے ڈالنا اسلام کی عظمت' شوکت اور حقیقت نمائی کی دلیل ہے۔ قرآن پاک کی آیۃ **اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللّٰہ افواجا** (الخ) کی تفسیر ہے۔ "جب اللہ تعالیٰ کی جانب سے فتح و نصرت کی امداد پہنچی اور آپ نے دیکھا کہ لوگ فوج در فوج اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔"

(6) حُوراں پَریاں ٹولے ٹولے حُسن دیاں ہیلاں برہوں دے جھولے
راتیں ٹھڈیاں ٹھار لوئیں تَتیّاں نی وے

حل لغات: حور: جنت کی دوشیزہ' مہ جبین عورتیں جن کے رنگ سفید' بال اور آنکھیں سیاہ ہوں گی اور مومنوں کو دوسرے جہان میں ملیں گی۔ پریاں: کوہ قاف کی نہایت خوبصورت حسین مخلوقات۔ ہیلاں: باد نسیم کی آہستہ خرامی کے روح پرور جھونکے۔ جھولا: ہوا کے کسی قدر تیز جھونکے کو کہتے ہیں' ہیل سے روانی میں تیز۔ ٹھڈیاں: ٹھنڈی۔ ٹھار: خنک۔ لوئیں: لو کی جمع گرم ہوا۔

ترجمہ: حسینان عالم حوروں اور پریوں کی طرح ٹولیاں بنا کر خرام ناز میں محو ہیں' باد نسیم جن کے حسن سے متاثر ہو کر چل رہی ہے اور محبت کی پرجوش باد صبا میدان میں پھیلی ہوئی ہے۔ موسم پر اس کا جاں پرور اثر ہو گیا ہے اور راتیں ٹھنڈی ہیں۔ اگرچہ دن کو چلنے والی ہوائیں کافی گرم ہیں۔

(7) رکھدے ناز حُسن پَرور دے   اَبر و تیغ تے رتیر نَظر دے
تیز رتکھے ہتھیار دلیاں بھَٹیّاں نی وے

حل لغات: رکھدے: رکھتے ہیں۔ حسن پرور دے: حسن و نزاکت کی فضا میں پلے ہوئے' حسین' ناز آفرین۔ تکھے: تیز۔ تیغ: تلوار۔ دلیاں: دل۔ بھٹیاں: زخمی شدہ' مجروح۔

ترجمہ: یہ نازنین حسن و نزاکت کے پتلے' ابرو کی تلواریں اور نگاہوں کے تیر ایسے تیز ہتھیار رکھے ہیں کہ دلوں کو ایک ہی حملہ نگاہ میں زخمی کر دیتے ہیں۔

نوٹ: حسن نبوی اور تعلیم اسلام کے دلدوز اور مؤثر طریقہ کی طرف اشارہ ہے کہ یہ تعلیم پاک دلوں میں تیر نگاہ محبوب کی طرح اتر جاتی ہے اور جس دل میں اس کی چوٹ لگتی ہے' وہ گھائل ہو جاتا ہے اور تاحیات اسی حسن حقیقی کا زخمی رہتا ہے اور اسی زخم کی لذت میں اپنا مقصد تخلیق حاصل کرتا ہے۔

(8) کئی ڈیونِ اَنّ نال برابر   کئی گھن آنون ڈیڈھے کر کر
کئی وَیچن بازَار تُلیّاں تَکیاّں نی وے

حل لغات: ڈیون: دیں۔ ان: غلہ' دانہ' جنس۔ نال برابر: ہم وزن' ساتویں۔ گھن آون: لے آتی ہیں' حاصل کرتی ہیں۔ ڈیڈھے کر کر: ڈیوڑھے کر کے ایک نیم شرح سے' ایک پاؤ پیلو کے عوض ڈیڑھ پاؤ غلہ لینا۔ ویچن: فروخت کرتی ہیں۔ تلیاں: تلی ہوئی' وزن شدہ۔ تکیاں: تلی ہوئی کے ہم معنی اور مترادف ہے۔ تلیاں تلیاں نگاہ سے تلی ہوئی' وزن کا اندازہ کر کے۔

ترجمہ: نازنین جب پیلو چن کر بازار میں فروخت کے لئے لاتی ہیں' تو ان کی قیمت بھی مختلف ہوتی ہے' کئی تو غلہ کے ہم وزن پیلو دیتی ہیں' کئی ڈیوڑھی شرح سے قیمت وصول کرتی ہیں اور بعض ایسی ہیں جو بازار میں وزن کا اندازہ کر کے فروخت کرتی ہیں۔

(9) کئی دُھپ وچ وی چنڈیاں رہندیاں   کئی گھن چھاں چھنوریے بہندیاں
کئی چُنڑ چُنڑ پیاں ہار ہُٹیاں تھکیاّں نی وے

حل لغات: دھپ: دھوپ۔ چنڈیاں رہندیاں: چنتی رہتی ہیں۔ چھاں چھنوریے: سایہ' چھاؤں۔ ہٹیاں: بے دم ہو گئیں' تھک گئیں' تھک کر چور ہو گئیں۔

ترجمہ: کئی جفاکش تو دھوپ میں بھی پیلو چننے کا شغل جاری رکھتی ہیں اور کئی نازنین سایہ کے آڑ میں بیٹھ کر دھوپ سے بچی رہتی ہیں' زیادہ تاب نہ لانے والی چن چن کر بے دم ہو گئیں اور تھک کر ہار گئیں۔

نوٹ: اس بند میں محویت کے مدارج کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ثمر دین الٰہی حاصل کرنے کے لئے بعض سرگرم اور عشق میں گھلے ہوئے طبائع کو دھوپ کی حدت اپنے کام سے باز نہیں رکھ سکتی اور کمزور طبائع محنت سے کترا کر آرام کے درپے ہوتے ہیں اور بعض جفاکش طالب حق ریاضت اور مجاہدات کی مصروفیت میں تھک کر ماندگی کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔

(10) ایڈوں عشوے، غمزے نخرے اوڈوں یار خرائیتی بکرے

کُسَن کانڑ تیار رانداں رسیاں نی وے

حل لغات: ایڈوں: اس طرف سے یعنی ایک طرف سے۔ اوڈوں: اس طرف سے، دوسری جانب، مقابل۔ خرائیتی بکرے: صدقے کے بکرے۔ کسن کان: ذبح ہونے کے لئے، جان دینے کے لئے۔ رانداں: جمع راند، کھیل، مشغلہ۔ رسیاں: رچی ہوئی ہیں، لطف دے رہی ہیں۔

ترجمہ: پیلو چننے والے نازنینوں کی طرف سے عشوے، غمزے اور نخروں کی فوج تیار ہے اور ہلا بولنے پر آمادہ ہے، دوسری طرف عشاق دل فروش خیراتی بکروں کی طرح ذبح ہونے کے لئے ہیں، یہی دلکش کھیل رچا ہوا ہے۔

نوٹ: اس بند میں فدایان اسلام کی عظمت اور سرفروشی کا تذکرہ کیا گیا ہے اور بتلایا گیا ہے کہ کس طرح تعلیم نبوی سے مسلمان متاثر ہو کر سلسلہ تبلیغ میں جان فدا کر دیتے تھے اور اسوۂ نبوی ﷺ پر کس طرح غازی مسلمان ہروقت سر بکف اور کفن سر سے باندھے رہتے تھے۔

(1) پیلوں چُندیں بوچھن لیراں چولاوی تھیا لیر کتیراں

گلڑے کرن بچار سینگیاں سکیاں نی وے

حل لغات: چندیں: چنتے ہوئے۔ بوچھن: دوپٹہ، اوڑھنی۔ چولا: کرتی۔ لیر کتیراں: ٹکڑے ٹکڑے، تار تار۔ گلڑے: گلے، شکوے۔ بچار: عار کی بات، نکتہ چینی۔ سینگیاں: ہم عمر، ہم جولی، سہیلی۔ سکیاں: رشتہ دار عورتیں۔

ترجمہ: نازنین پیلو چننے میں اس قدر محو ہیں کہ دوپٹے اور چولے تک کی خبر نہیں۔ دوپٹوں کی الجھ الجھ کر دھجیاں اڑ گئی ہیں اور چولے پھٹ پھٹا کر تار تار ہو گئے ہیں، ان کی ہمجولی سہیلیاں اور رشتہ دار بھی ان کی محویت کو دیکھ کر گلے کرتی ہیں اور ان کی مستی پر نکتہ چینی کرتی ہیں۔

نوٹ: اس بند میں مسلمانوں کے دین اسلام حاصل کرنے اور اتباع سنت نبوی ﷺ پر قائم رہنے کے جذبات کو بیان کیا گیا ہے کہ اس مرحلہ میں مسلمانوں کو اپنے ہادی محترم کی پیروی کے سلسلے میں اپنے تن بدن کی سدھ نہ رہتی تھی اور ملامت کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔

(12) آیاں پیلوں چُننڑ دے سانگے اوڑک تھیاں فریدنڑ وانگے

چھوڑ آرام ، قرار تکیاں ہکیاں نی وے

حل لغات: آیاں: آئیں۔ سانگے: خاطر، واسطے۔ اوڑک: آخرکار۔ تھیاں: ہوگئیں۔ وانگے: طرح، مثل، مانند۔ ہکیاں

بکیاں: حیران، ششدر، متحیر۔

ترجمہ: پیلوں چننے کے لئے (اس دنیا میں) آئی تھیں، مگر فرید کی طرح حیران و ششدر رہ گئی ہیں۔ آرام و قرار سے محروم ہیں اور اپنی اس حالت سے پریشان ہیں۔

نوٹ: اس بند میں اسلام کی روحانی لذتوں اور عرفانی محویت کی طرف اشارہ ہے، جہاں فائز ہو کر ایک مجاہد مسلمان حیرت زدہ ہو جاتا ہے اور مقامات بلند پر پہنچ کر اس طرح خاموش ہو جاتا ہے کہ وہ دنیا اور زندگی کے ظاہری مقاصد اور ضروریات سے بے خبر ہے، یہی وہ مقام ہے جو ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد ہے اور جس کو روحانیات اور معارف کے معراج سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ اسلام کی پرسکون زندگی اور بتدریج اتباع سنت سے قرب الٰہی حاصل کرنے کا پروگرام عشق حقیقی سے مشرف کرنے کا ذریعہ ہے اور یہی انسانی تخلیق کا اصل مقصد ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 168

(1) اَجّ ویڑھا پیا بھانْدا ہے کوئی وصل سنیہڑا آندا ہے

حل لغات: ویڑھا: صحن خانہ۔ بھاندا: پسندا آ رہا ہے، اچھا لگتا ہے۔ سنیہڑا: پیغام، سندیسہ۔ آندا ہے: آتا ہے۔

ترجمہ: آج تو گھر کا صحن دلکش معلوم ہوتا ہے (اچھا لگ رہا) ہے، عجب نہیں کہ محبوب کے وصال کا کوئی پیغام آجائے۔

(2) رِل رِل آئے بادَر کارے بجلی چمکے رمینہ بھُنگارے
گَجّ گَجّ گاج کرے دُھد کارے جھوک سُہاگ سُہاندا ہے

حل لغات: بادر: بادل۔ کارے: کالے، سیاہ۔ بھنگارے: پھوار کی طرح برس رہا ہے۔ گاج: گرج، بادل کی آواز۔ دھد کارے: زور شور کی مہیب آواز، گھڑم گھڑم کی آواز۔ سہاندا: سجتا ہے، زیب دیتا ہے۔

ترجمہ: سیاہ بادل مل مل کر یورش کر آئے ہیں، بجلی چمک رہی ہے اور پھوار پڑ رہی ہے، بادل گرج گرج کر زور شور کر رہے ہیں اور گھر میں عروسی کا سا عالم ہے، یعنی وقت سہانا ہے۔

(3) ٹوبھے اُچھلن، مال نہ ماوے راتیں یار اساں گل لاوے
ہر کوئی فرحت نال نبھاوے ہِک دُکھ دُکھ پیا کھاندا ہے

حل لغات: ٹوبھے: ریگستان کے نشیب، جوہڑ، تالاب۔ اچھلن: لبالب بھرے ہوئے ہیں، اچھلیں۔ مال: مویشی۔ نہ ماوے: نہ سمائے۔ اساں: ہمیں۔ گل لاوے: گلے سے لگائے۔ نبھاوے: وقت گزارے۔ ہک: ایک۔ دُکھ پیا کھاندا ہے: رنجیدہ خاطر ہو رہا ہے۔

ترجمہ: ریگستان میں تالاب بارش کے پانی سے اچھل رہے ہیں۔ اس قدر مال مویشی آگئے ہیں کہ سما نہیں سکتے اور اس

Scanned with CamScanner

پُرکیف فضا میں نہ ہی صرف مجھے وصال یار نصیب ہے بلکہ ہر کوئی اپنے محبوبوں کے ساتھ مسرتوں میں ڈوبا ہوا ہے۔ راتوں کو ہمارا محبوب بھی ہمیں گلے سے لگالیتا ہے اور دکھ اپنے اس دکھ میں مبتلا ہے کہ ہم تک نہیں پہنچ سکتا۔

(4) کوئل کُوکے' مور چنگھاڑے اَگن پپیہے کرن بُلارے
ہر ہر وحشی کر للکارے گیت خوشی دے گاندا ہے

حل لغات: کوئل' مور' اغن' پپیہے: مشہور پرندے ہیں' بہار کے دنوں میں زیادہ مستی اور بلارے بولیاں کرتے ہیں۔
کرن بلارے: ایک دوسرے کو بلانے کی بولیاں بولیں۔
ترجمہ: کوئل کوک رہی ہے اور مور چنگھاڑ رہا ہے' اگن اور پپیہے بھی بول رہے ہیں بلکہ بہار کے اثر سے جنگل کا ہر وحشی جانور بھی للکار للکار کر خوشی کے گیت گا رہا ہے۔

(5) دَشت بیاباں ڈِسن بہاراں بُوٹے بُوٹے سَہنس تواراں
راحت ہوئی ہے تار متاراں چولے اَنگ نہ ماندا ہے

حل لغات: ڈسن: دکھائی دیں۔ سہنس: سینکڑوں۔ تواراں: دور کی سہانی آواز' گھنٹیوں کی چھنا چھن۔ تار متاراں: لبالب' لبریز۔ چولے: جامے میں۔ انگ: بدن' جسم۔ نہ ماندا ہے: نہیں سماتا۔
ترجمہ: دشت و بیاباں میں بہار ہی بہار نظر آتی ہے اور پودے پودے سے ہزاروں جانوروں کی خوش صدائیں بلند ہو رہی ہیں' ایسا سماں ہے کہ راحت اور خوشی سے زمانہ لبریز ہے اور ہر شے جامہ میں پھولی ہوئی نہیں سماتی۔

(6) چِھنکے کر دے چِھنک سُہیلی ویہلے آن سنبھالیُم بیلی
سیندھ فرید رکھاں کیوں میلی ناز نواز سُہاندا ہے

حل لغات: چھنکے: وہ گھنڈی (گھنٹی) جو مویشیوں کے گلے میں ہوتی ہے اور ان کے چلنے پھرنے سے بجتی رہتی ہے' چھوٹے چھوٹے گھنگھرو۔ چنک: اس گھنٹی کی آواز کو کہتے ہیں' چھن چھن۔ سہیلی: سہاونی۔ ویلے: بروقت۔ سیندھ: مانگ۔ بیلی: دوست۔ سہاندا ہے: زیب دیتا ہے' برموقعہ معلوم ہوتا ہے۔
ترجمہ: مویشیوں کے گلے کی ٹلیاں بج بج کر عجیب دلکش آواز کر رہی ہیں اور موسم خوشگوار ہے تو بھی بج سنور کر یار سے مل۔ وقت پر یار نے مجھے سنبھالا ہے' بروقت رونق بخشی ہے اور یاد آوری کی ہے۔ اس لئے اب میں کیوں مانگ میلی رکھوں اب تو سب ناز نواز مجھے بھلے لگتے ہیں۔

☆ —— ☆ —— ☆

Scanned with CamScanner

کافی 169

(1) اَجھوّ مارُو رلیو دِل نَاں مانّدی تھی

حل لغات: اجھو: عنقریب، ابھی، جلدی۔ مارو: ظالم معشوق، محبوب۔ ملیو: ملے گا۔ ماندی تھی: ملول ہو، پریشان ہو۔

ترجمہ: اے دل اب تو مضطرب اور پریشان نہ ہو۔ ابھی جلدی محبوب کا وصال نصیب ہو گا۔

(2) سُوہے سیج کوُں سَاڑتے وَنّج مِتراں دی تھی

حل لغات: سوہا: وہ سرخ اوڑھنی جو شب عروسی کو دلہن پہنتی ہے۔ سیج: عروسی بستر۔ ساڑ: جلا دے۔ ونج تھی: جا کر ہو جا۔ متر: دوست، محبوب۔

ترجمہ: لباس عروسی اور بستر عشرت کو جلا دے اور محبوب کی بن جا۔

(3) بانّدی بَردی یَار دی بَردی بانّدی تھی

حل لغات: بردی، باندی: ہم معنی الفاظ ہیں: لونڈی، کنیز، زر خرید۔ بر: ویرانے۔

ترجمہ: تو اپنے یار کی لونڈی اور کنیز ہے جا اسی کی کنیز بن۔ غیر کو چھوڑ کر اسی کی بن کر رہ۔

(4) غیروں اُلفت یار دے دِلڑی وَانّدی تھی

حل لغات: واندی: فارغ، آزاد۔ غیروں: غیر سے۔

ترجمہ: اے دل یار کی الفت کے سوا باقی سب سے اپنا ناطہ توڑ دے۔

(5) رنیتیہہ رنبھیندی مَر گیوم پُنّل کانّدھی تھی

حل لغات: نبھیندیں: نبھاتے ہوئے۔ مرگیوم: میں مرگئی۔ کاندھی: کندھا دینے والا، جنازہ کے اٹھانے والا۔

ترجمہ: محبت نبھاتے ہوئے (محبت کا دم بھرتے ہوئے) میں مرگئی ہوں، اے محبوب پنوں اب میت کو کندھا دینے والا تو بن۔ (میرے جنازے کو کندھا دے۔)

(6) تَانگھ فرِید نُوں آکھدی بَرڈوں پَانّدھی تھی

حل لغات: آکھدی: کہتی ہے۔ برڈوں: ویرانوں کی طرف۔ تانگھ: تانگ، انتظار۔ پاندھی: سفر کرنے والا۔ تھی: بن۔

ترجمہ: انتظار فرید کو یہ کہہ رہی ہے کہ جنگل کی طرف سفر کرنے والا بن (سفر اختیار کر۔)

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 170

(1) اِلف ہِکو رہم بَس وے مِیاں جی

Scanned with CamScanner

حل لغات: الف: قاعدہ کا پہلا حرف، حروف مقطعات کا ابتدائی حرف جہاں سے علم کا آغاز ہوتا ہے۔ ہکو: ایک ہی، تنہا، اکیلا۔ ہم: مجھے ہے۔ بس: کافی، حسب ضرورت۔

ترجمہ: حضرت قبلہ میاں جی صاحب! مجھے ایک الف ہی کافی ہے۔ صرف الف اللہ کا علم ہی میرے لئے بہت ہے۔

(2) ہور کہانی مُول نہ بھانی الف گیوم دِل کھس وے میاں جی

حل لغات: ہور: اور، دوسری۔ کہانی: قصہ، داستان۔ دل کھس: دل چھین لیا۔

ترجمہ: میرے لئے کسی اور کہانی میں دلچسپی نہیں ہے۔ میرا دل تو الف ہی نے موہ (چھین) لیا ہے، میاں جی!

(3) بے، تے دی پئی گل نہ کائی الف کیتم بے وس وے میاں جی

حل لغات: بے، تے: حروف قاعدہ کا دوسرا اور تیسرا حرف۔ گل: خبر، سدھ بدھ۔ کیتم: مجھے کیا۔ بے وس: بے بس، بے قابو، از خود رفتہ۔

ترجمہ: الف (وحدت الوجود) نے مجھے اس قدر بے قابو کر دیا ہے کہ بے تے کی کچھ سدھ بدھ نہیں رہی، میاں جی!

(4) ٹھپ رکھ فقہ اُصول دے مسئلے باب برہوں دا ڈس وے میاں جی

حل لغات: ٹھپ رکھ: بند کر دے، تہہ کر رکھ، کتاب کے بند کرنے کو ٹھپ رکھ کہتے ہیں۔ فقہ اصول: شریعت اسلامی کے علوم ہیں جن سے شریعت نبوی ﷺ کے قواعد اور تشریحات معلوم ہوتے ہیں۔ ڈس: بتلا، سکھا، تعلیم دے، امر کا صیغہ ہے۔

ترجمہ: فقہ اور اصول کے مسائل کو بند کر کے رکھ دو، مجھے تو محبت کا باب پڑھاؤ، میاں جی!

(5) جے کر لگڑو چاٹ برہوں دی جایاں کوں ڈیسیں ڈس وے میاں جی

حل لغات: جے کر: اگر۔ چاٹ لگڑو: خبط ہوا، چوٹ لگی، حقیقت کھلی، علم اور انکشاف ہوا۔ جایاں: جنے ہوئے، پیدا ہونے والے بچے، اولاد، نسل، آئندہ نسلوں کو۔ ڈیسیں: تم دو گے۔ ڈس: اطلاع، نصیحت۔

ترجمہ: اگر محبت کی کوئی چوٹ تم کو بھی لگی تو تم آئندہ نسلوں کے لئے بھی سبق چھوڑ جاؤ گے، میاں جی!

(6) جے ناں سبق برہوں دا ڈتڑو اَج کل ویساں نس وے میاں جی

حل لغات: ڈتڑو: تو نے دیا، پڑھایا۔ ویساں: میں جاؤں گی۔ نس: بھاگ جاؤں گی، مفرور ہو جاؤں گی۔

ترجمہ: اگر آپ نے عشق و محبت کا سبق نہ دیا تو میں آج کل ہی بھاگ جاؤں گی، میاں جی!

(7) برہوں سکھیں تے برہوں سکھائیں ہئی شابس شابس وے میاں جی

حل لغات: سکھیں: تم سیکھنا۔ سکھائیں: تم سکھانا۔ شابس: شاباش، شادباش۔

ترجمہ: محبت ہی سیکھو اور محبت ہی کا درس دینا یہی کام بہترین شغل ہے۔ شاباش!! میاں جی!

(8) رجیندیں موئیں ہک یار دے رہسوں دِسری ہور ہوس وے میاں جی

Scanned with CamScanner

حل لغات: جیندیں: زندگی میں، جیتے جی۔ موئیں: مرنے کے بعد۔ ہوس: خواہش، آرزو، تمنا۔

ترجمہ: جیتے جی اور مرنے کے بعد بھی ہم محبوب ہی کے ہو کر رہیں گے۔ میاں جی دوسری تمام خواہشات بھول گئی ہیں۔

(9) مَنتر پریت دا پھُوک شکاریں   لنگڑیں ہم آئس وے میاں جی

حل لغات: منتر: کلام، جادو۔ پھوک: دم کرنا، پھونکنا۔ شکاریں: دم کریں، پھونک مار دے۔ لنگڑیں: اعضاء میں، ہاتھ پاؤں میں۔ آئس: سستی، کسلمندی۔

ترجمہ: میاں جی! آج میرے اعضائے بدن میں کسلمندی ہے کوئی محبت کا منتر پڑھ کر پھونک دو تاکہ مقصد حاصل ہو۔

(10) اُلفت زَردی گھر دی وَردی   ناں رہ گئی ہِک خَس وے میاں جی

حل لغات: زر: مال دولت۔ خس: تنکا، ذرہ بھر۔ ور: خاوند۔

ترجمہ: میاں جی! میرے دل میں مال، دولت اور گھربار کی الفت تنکے کے برابر بھی نہیں رہ گئی۔

(11) رانجھنڑ میڈا مَیں رانجھنڑ دی   کھیڑیاں دے مُونہہ بھَس وے میاں جی

حل لغات: بھس: خاک، دھول، نفرت کے سلسلہ میں کسی پر خاک ڈالنے کو بھس پانا کہتے ہیں۔

ترجمہ: میں محبوب (رانجھا) کی ہوں اور رانجھا محبوب میرا ہے، کھیڑوں کے مونہہ میں خاک ڈالو میاں جی!

(12) سَٹ گھر بار تے بار وسیساں   بَدلیں کیتی لَسّ وے میاں جی

حل لغات: سٹ: پھینک کر۔ بار: صحرا، بیابان۔ لس: بادل جب باہم مل کر تمام فضاء کو تیرہ و تاریک کر دیتے ہیں۔ اس کو لس کرنا کہتے ہیں، بجلی کی چمک۔

ترجمہ: گھربار چھوڑ کر بیابان کو آباد کروں گی۔ اب تو بادلوں کی گھٹا چھائی ہوئی ہے (بادلوں نے بجلی کی چمک دکھائی ہے۔) میاں جی!

نوٹ: "اسرار فریدی" میں یہ شعر بھی ہے:

گھول گھتاں میں یار دے ناں توں   بال بچے اس کھس وے میاں جی

---

(13) عِلم عَمَل بھُل وَیسی جے کر   عِشق پیو کَنْ رَسْ وے میاں جی

حل لغات: بھل ویسی: بھول جائیں گی۔ جے کر: اگر۔ پیو کن: تمہارے کان میں پڑا۔ کن رس: کان میں احساس ہونا، سمجھ میں آنا۔

ترجمہ: اے میاں جی! اگر محبت سے ایک دفعہ تیرے کان آشنا (واقف) ہو گئے تو یہ تمام علم و عمل کے دفتر بھول جاؤ گے۔

(14) اوڑک عِشق اندر جند ڈیسُوں   ناں سمجھیں کھِل ہَس وے میاں جی

حل لغات: اوڑک: انجام کار، بالآخر۔ جند ڈیسوں: ہم جان دیں گے، مر جائیں گے۔ ناں سمجھیں: تم نہ سمجھنا۔ کھل ہس:

ہنسی، مول، ٹھٹھا۔

ترجمہ: آخرکار عشق کے اندر ہم جان دے دیں گے۔ تم اس کو ہنسی اور کھیل نہ سمجھنا میاں جی!

(15) رنینہہ کڈوکڑاں پیوسے پُکھڑے ناں ہئی قلم تے مَس وے میاں جی

حل لغات: کڈوکڑاں: عرصہ دراز کا مدت سے، روز ازل سے۔ پکھڑے: پوکھا، حصہ، قسمت۔ مس: سیاہی۔

ترجمہ: محبت اور عشق اس وقت سے ہمیں نصیب ہوا ہے، جب نہ قلم تھی اور نہ سیاہی تھی میاں جی! یعنی روز ازل سے ہمارے قسمت میں عشق و محبت کا حصہ آیا تھا۔

(16) ناں اج کل دی یار دے وَل دی روز ازل دی ہَس وے میاں جی

حل لغات: ول: طرف کی۔ ہس: ماضی بعید کی علامت، تھی، بودم، میں ازل سے اسی دوست کی تھی۔

ترجمہ: اپنے محبوب کی پرستار میں آج کل سے نہیں بلکہ روز ازل سے اسی کی ہوں میاں جی!

(17) عِشقوں مُول فریدؔ نہ پِھر سُوں روز نوّیں ہم چَس وے میاں جی

حل لغات: مول: قطعاً۔ پھرسوں: لوٹیں گے، منہ نہ موڑیں گے۔ نویں: نئی نئی، عجیب عجیب۔ ہم: مجھے ہے۔ چس: لذت، ذائقہ، مزا۔

ترجمہ: اے فرید! ہم عشق سے کبھی منہ نہ موڑیں (پھیریں) گے (اس میں) ہر روز نیا نیا لطف ملتا ہے میاں جی!

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 171

(1) اللہ میلے وَل سَنگ یارا بَردی توں دِلبر دی

حل لغات: اللہ میلے: خدا ملا دے۔ سنگ: سنگت، صحبت، اتفاق ملاقات، اکٹھے۔ یارا: اے دوست۔ بردی: کنیز۔

ترجمہ: اے دوست میں تو تیری لونڈی ہوں خدا پھر ہمارا سنگ، ساتھ ملا دے۔

نوٹ: بعض اس کو دل سنگ بھی پڑھتے ہیں جس کے معنی سنگدل محبوب کے ہیں مگر یہ درست نہیں ہے۔

(2) ناز نزاکت، حُسن ملاحت کیا چالیں کیا ڈھنگ یارا
سوہنٹی طرح نظر دی

حل لغات: ملاحت: نمکین حسن، سانولا پن۔ ڈھنگ: طرز بود و باش، انداز۔ طرح: بناوٹ، طرز۔

ترجمہ: اے دوست تیرے ناز، نزاکت، حسن اور نمکینی، یہ طور طریقے، یہ انداز کتنے ہی دلفریب ہیں اور نگاہ خوش ادا کا تو کیا کہنا، سبحان اللہ!

(3) رِعشوے غمزے رکرن لڑائی چشماں کردیاں جنگ یارا
ڈاڈھے ظُلم قہَر دی

حل لغات: کرن: کریں۔ کردیاں: کرتی ہیں۔ ڈاڈھے: سخت۔

ترجمہ: اے دوست عشوے اور غمزے یعنی ناز و انداز لڑائی کرتے ہیں اور آنکھیں سخت ظلم و قہر کی لڑائی کرتی ہیں۔

(4) ہر ہر کاکُل نانگ رِرادھا - زُلف مرندی ڈنگ یارا
لَڑ دی مُول نہ اَڑ دی

حل لغات: کاکل: سر کے وہ بال جو کانوں کے سامنے بل دے کر خوبصورت بنائے جاتے ہیں۔ زلف: سر کے بال۔ ورادھا: جنوں و مستی میں آیا ہوا۔ لڑدی: لڑائی کرتی ہے۔ اگر اڑدی پڑھا جائے تو معنی ہچکچاتی' تامل کرتی ہوں گے۔

ترجمہ: اے محبوب تیرے کاکل سانپ کی صورت ہیں اور زلف ڈنگ مارتی ہیں' یہ ایسے ظالم ہیں کہ لڑتے ہیں اور ہرگز نہیں ٹلتے۔

نوٹ: "اڑدی" کی جگہ بعض نسخوں میں "لڑدی" ہے۔ ایک نسخہ میں "ڈردی" بھی ہے جس کے معنی ڈرنے کے ہیں۔

(5) قامت یار قیامت ساری سہنس فریب فرنگ یارا
کر دی جو جو سردی

حل لغات: قامت: قد۔ فریب فرنگ: فرنگی فریب' انگریز کا فریب ہے۔ جو جو: جو کچھ۔ سردی: حتی الامکان' کرسکتی ہے۔

ترجمہ: محبوب کی قامت ایک قیامت ہے جس میں صدہا فرنگی فریب اور داؤ پیچ ہیں' غرض جو بھی ممکن ہوتا ہے' وہ دریغ نہیں کرتی اور قیامت برپا کر رہی ہے۔

(6) تیر نِگہ دا رَگ رَگ رَچیا سارا بَدن چو رنگ یارا
لگڑی نوک ہُنَر دی

حل لغات: رچیا: پیوست ہوگیا۔ رگ رگ: رگ رگ میں۔ چورنگ: زخمی' چورنگ اصل میں اس پھڑی کو کہتے ہیں جس پر مسلسل ہمیشہ گتکے کے ضربات لگتے رہیں یا نیلگوں خون آلود' ہدف' تختہ مشق۔ لگڑی: لگی۔

ترجمہ: نگاہ ناز کا تیر رگ رگ میں پیوست ہوگیا ہے جس کی وجہ سے سارا بدن زخمی ہے۔ بڑی مہارت سے نوک مژہ نے اپنا وار کیا ہے۔

(7) رعِشق فریدؔ رُلایُم بَر رِوچ ہَڈ ہَڈ تے اَنگ اَنگ یارا
رنِکھڑیُم کُونج وِلھَر دی

حل لغات: رلایم: مجھے آوارہ رلایا۔ ہڈ ہڈ: ہڈیاں۔ انگ انگ: جوڑ جوڑ' اعضائے بدن۔ نکھڑیم: میں جدا ہوئی۔ کونج: ایک

مشہور پرندہ جس کی نسبت مشہور ہے کہ وہ اپنی جماعت کے ساتھ رہتی ہے' اگر کبھی اپنے ٹولے سے جدا ہوتی ہے تو کراہ کراہ کر مرجاتی ہے۔ ولھر: ساتھ 'ٹولا' ڈار۔ وچ: میں سے۔

ترجمہ: اے فرید عشق نے میری ہڈیوں اور عضو عضو کو اس طرح جنگل و بیابان میں آوارہ رلا دیا ہے جس طرح اپنی ٹولی اور گروہ سے کونج جدا ہو کر پریشان ہوتی ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 172

(1) الیوم بَصَرَ حَدِیدٌ وے   ہر وقت یار تے دید وے

حل لغات: الیوم بصر حدید: کلام اللہ شریف کی پوری آیت اس طرح سے ہے: لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ O (سورہ ق پارہ 26)

ترجمہ: آج نگاہیں تیز ہو رہی ہیں کیونکہ نظریں ہروقت محبوب پر جمی ہوئی ہیں۔

(2) کھولی عشق قلب کلید وے   تھئے گجھڑے راز بدید وے

ڈینہہ رات ساڈڑی عید وے   تھیا بُعد سخت بعید وے

حل لغات: قلب کلید: دل کی چابی' قفل قلب کو عشق نے کھول دیا ہے۔ گجھڑے: پوشیدہ' مخفی۔ بدید: ظاہر' برملا۔ تھیا: ہوا۔ ساڈڑی: ساڈی' ہماری۔ بُعد: قرب کی ضد' پرے' دوری۔ بعید: دور۔

ترجمہ: عشق نے ہمارے دل کے قفل چابی لگا کر کھول دیئے ہیں' اب اسرار مخفی اور پوشیدہ سب ظاہر ہو گئے ہیں اور شب و روز ہمارے عید کی طرح خوشی سے گزر رہے ہیں' کیونکہ وصال نصیب ہو گیا ہے اور بعد یعنی ہجر و فراق سے نجات مل گئی ہے۔

(3) غیروں ہے قطع برید وے   ہٹ کھٹ گئی تقلید وے

دل مل گھدی توحید وے   ہے حال روز مزید وے

حل لغات: غیروں: غیر سے' ماسویٰ اللہ۔ قطع برید: قطع تعلق' علیحدگی' بیزاری' انقطاع۔ ہٹ کھٹ گئی: کم ہو گئی' تھک کر ہار گئی' رفع دفع ہو گئی۔ تقلید: پیروی کرنا' کسی پیر و مرشد یا امام پیشوا کی پیروکاری کرنا۔ مل گھدی: مل لی' احاطہ کر لیا' چھا گئی۔ توحید: خدا تعالیٰ کے واحدہ لا شریک لہ کے اعتقاد پر ایمان لانا۔

ترجمہ: ماسویٰ اللہ سے قطع تعلق ہو گیا' اب تقلید کی زنجیریں بھی کٹ گئیں کیونکہ دل میں توحید سما گئی ہے' اب عاشق سالک کا حال روز افروز بہتری کی طرف مائل ہے اور اچھا ہے۔

(4) ہر لحظہ شوق شدید وے   ہر آن ذوق جدید وے

امّارہ نفس رعنید وے کر صُلح تھیوم مُرید وے

حل لغات: شدید: سخت، زیادہ۔ ہر آن: ہر وقت، لحظہ بہ لحظہ جدید: نیا نیا۔ امارہ نفس: انسان کے اندرونی جذبات جو ہر وقت انسان کو برائی، گناہ اور بدکاری کی رغبت دلایا کرتے ہیں۔ عنید: دشمن، عناد کرنے والا، نقصان رساں، خطرناک۔ مرید: تابع، حکم بردار، فرماں پذیر۔

ترجمہ: دیدار الٰہی کا شوق ہر وقت زیادہ اور روز افزوں ہے، نئے نئے ذوق و شوق دل میں اٹھتے ہیں، نفس امارہ جو سخت خطرناک دشمن اور بدخواہ ازل ہے اس نے مجھ سے صلح کر لی ہے اور اب وہ میرا مرید فرمانبردار ہو گیا ہے۔

(5) وہ فقر دی تمہید وے وہ جذب دی تائید وے
تھی محو گفت و شنید وے گئے وسر وعد وعید وے

حل لغات: جذب: دل کی وہ کیفیت جو سالک کو ریاضت کے سلسلہ میں ایک خاص مقام اور موقعہ پر حاصل ہو جاتی ہے۔ تائید: امداد، موافقت۔ فقر: دنیاوی یا مادی اسباب سے آزادی۔ تمہید: ابتدا، آغاز، شروع کی حالت۔ گئے وسر: بھول گئے۔ محو: مصروف، مستغرق۔ وعید: عذاب کی دھمکی۔

ترجمہ: سلسلہ فقر و سلوک کی تمہید بھی عجیب مرحلہ ریاضت ہے، جذب نے وہ تائید اور امداد کی اور گفت و شنید کی محویت اور لذت کلام کی وجہ سے وعد و وعید سب بھول گئے اور سالک مست محو بالذات اور واصل باللہ کے معراج کو پہنچ گیا۔

(6) ٹھہندی نہیں تشدید وے کاوڑ اتے تہدید وے
ایہو ادنیٰ عبد فرید وے ازلوں ہے دید خرید وے

حل لغات: ٹھہندی: زیب دیتی، اچھی لگتی، پسندیدہ۔ تشدید: سختی، بے رخی، تشدد، ستم۔ کاوڑ: غصہ، غیض و غضب۔ تہدید: دھمکی، سزا۔ ادنیٰ عبد: کمترین بندگان۔ ازلوں: ازل سے۔

ترجمہ: اے محبوب ازل اس قدر عنایت اور قرب کے بعد اب سختی زیب نہیں دیتی، یہ غصہ اور زجر و توبیخ اچھی نہیں معلوم ہوتی، یہ تو کمترین بندگان ناچیز فرید آپ کے دیدار کا ازل سے خرید شدہ اور بے دام غلام ہے۔

☆ ── ☆ ── ☆

کافی 173

(1) اوتھ درد منداں دے ڈیرے جتھ کرڑ کنڈا بوئی ڈھیرے

حل لغات: اوتھ: وہاں، اس جگہ۔ ڈیرے: مقام، قیام، قیام گاہیں، منزل۔ جتھ: جہاں، جس جگہ۔ کرڑ: کرینہ کا خاردار درخت جو ریگستان میں اگتا ہے، اس کے لال لال پھل کو ڈیلے کہتے ہیں۔ کنڈا: یہ بھی ایک خاردار درخت ہے، جو ریگستان میں اگتا ہے اس کو جنڈ بھی کہتے ہیں اس کی پھلیاں پکا کر لوگ کھاتے ہیں۔ بوئی یا بوئیں: یہ بھی ریگستان کی ایک بوٹی ہے

Scanned with CamScanner

جس کو کپاس کی مانند پھول لگتے ہیں' ان پھولوں کو ریگستان کے شتربان لوگ اونٹوں کے پالانوں میں بھر کر نرم کرتے ہیں۔

ترجمہ: ریگستان میں جہاں کریر کے درخت اور خاردار جھاڑیاں اور بوئیں پیدا ہوتے ہیں وہاں اہل درد کی قیام گاہیں ہیں۔

(2) اے اُچے رُبڑے عالی اے سوہنٹی کِکڑی والی
ہِن مُشتاقاں دے والی بیا کون قدم راتھ پھیرے

حل لغات: اچے: اونچے' بلند۔ ٹبڑے: ٹیلے۔ ککڑی: بھوسلے رنگ کی۔ والی: ریت' ریگ۔ بیا: دوسرا۔ قدم پھیرے: سفر کرے' قدم رنجہ کرے۔

ترجمہ: یہ اونچے بلند بالا ٹیلے' یہ خوبصورت خوش رنگ بھوری ریت ہی عشاق کی دل بستگی کا سبب ہیں' عاشقوں (اہل جذب) کے سوا یہاں کون قدم رکھ سکتا ہے۔

(1) اُچڑے

(3) کھپ کھاراں تے لئی لانئیں سنھ پھوگ بہوں من بھانئیں
تھل ٹبے ڈہر ٹکانئیں ہر رہبٹ رہبٹ نال بسیرے

حل لغات: کھپ: ریگستان کا ایک گھاس۔ کھار: بجی۔ لئی: جھاؤ کا چھوٹا پیڑ۔ لانیں: بجی یعنی کھار کے تولے۔ سنھ: ایک قسم کی گھاس ہے۔ پھوگ: یہ سب ریگستان کے چھوٹے بڑے درخت اور پودے ہیں۔ بہوں: بہت زیادہ۔ من: دل۔ بھانئیں: پسند آگئے' بھا گئے۔ تھل اور ڈہر: ریگستان کے کف دست میدان۔ بھٹ: ریت کے فرازی موقعی' ٹیلے' ٹیلوں کی چوٹیاں۔ رین بسیرے: رات گزارنے کے مقام۔ ٹکانے: ٹھکانے۔

ترجمہ: کھپ' بجی' جھاؤ' کھار' سنھ اور پھوگ دل کو بہت پسند ہیں۔ عاشقوں کے تھل کے ٹیلوں اور وسیع ریگزاروں میں ٹھکانے ہیں اور ہر ایک ریگستان کے فرازی موقعہ کے دامن میں (شب باشی) رین بسیرے ہیں۔

(4) مُنڈ جھوکاں تے ترڑ تاڈے رَس چُھٹڑے کھیلاں کھاڈے
واہ تکیہ گاہ آساڈے ہُٹن ہووے کون نکھیڑے

حل لغات: مُنڈ: جھوک' مقام رہائش۔ جھوک: عارضی آبادی۔ ترڑ: جائے عبور' گھاٹ۔ تاڈے: مقام قیام۔ کھیلاں: جمع کھیل کی' پانی کے ٹھہرنے اور بہاؤ کی نشیبی نالی کو کہتے ہیں۔ جو باغوں کے چمنوں میں پانی پہنچانے کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ کھاڈا: نشیب' کھڈا۔ نکھیڑے: جدا کرے' علیحدہ کرے۔

ترجمہ: مسکن اور آبادیاں گھاٹ اور جائے بود و باش زرعی مقاصد کے نشیب اور پانی کے جوہڑ (چھوٹے تالاب) یہ ہیں ہماری بہترین ٹھہرنے کی قیام گاہیں' یہاں سے اب کون ہے جو ہم کو جدا کر سکے۔

(5) رَب ٹوبھے باہیں سوہنڑے وِچ چِٹکے دل نوں موہنڑے
بِی ہر ویلے پیا لوہنڑے ہے ہر دَم ہوون نیڑے

حل لغات: ٹب: بڑے ٹیلے۔ ٹوبھا: تالاب۔ باہیں: آس پاس کے' بازو والے۔ سوہندے: خوبصورت دکھائی دیتے ہیں۔ وچ چنکے: وچ بمعنی مقابلہ میں آکر چنکے' دھوپ یا روشنی میں ظاہر ہو کر۔ لوہندے: منتظر ہے' مشتاق ہے' فریفتہ ہے۔ نیڑے: نزدیک' قریب۔

ترجمہ: بڑے ٹیلے' تالاب اور آس پاس کے خوش منظر دھوپ میں دل موہ لیتے ہیں' ان کے لئے ہمارا دل ہر وقت ترستا ہے' خدا کرے یہ ہمیشہ ہمارے قریب رہیں۔

(6) جھڑ' گاجاں' بجلیاں' بادل کیا چٹڑے گورے سانول
سِک سانوّل کرے او باہل لڈھوت وسم آ ویڑھے

حل لغات: جھڑ: جھڑی' بادل۔ گاجاں: جمع گاج کی' کڑک' رعد۔ چٹڑے: سفید۔ گورے: گندم گوں۔ سک: انتظار' تمنا' شوق۔ او باہل: جلدی تعجیل۔ لڈ: کوچ کرکے' نقل مکانی کرکے۔ ہوت: محبوب۔ وسم: آباد ہو۔ ویڑھا: محلّہ' صحن خانہ' خانہ۔

ترجمہ: گھنگھور گھٹائیں بجلی اور ان کی کڑک اور سفید گوری اور سانولی بدلیاں ان قدرتی مناظر میں محبوب کے ملنے کی انتظار تیز تر ہوتی جا رہی ہے' خدا کرے میرا محبوب بھی ساز و سامان لاد کر نقل مکانی کرکے آجائے اور میرے گھر کے صحن میں آکر متمکن ہو جائے۔

(7) وَلھ ککڑیاں ر۔لبھڑ کچریاں کئی سبز متیرے کھکڑیاں
کئی گدریاں پیلیاں ککڑیاں سر روہی سوہندے سہرے

حل لغات: ولھ: خربوزے اور ککڑی وغیرہ کی بیل۔ ر۔لبھڑ: ریگستانی خربوزے کی ایک چھوٹی قسم ہے۔ کچریاں: چھوٹے کچے خربوزے' ریگستانی کھیتوں میں چھوٹے چھوٹے پھل والی بیل ہوتی ہے جس کو جھبڑ کہتے ہیں۔ اس کو سکھا کر ترشی کی غرض سے گوشت میں ڈالتے ہیں۔ کھکڑیاں: کھٹے چھوٹے چھوٹے خربوزے۔ گدریاں: مل گجا رنگ جس میں سفید' سیاہی وغیرہ ملے جلے رنگ ہوتے ہیں۔ ککڑیاں: گگی' سرخ سنہری رنگ کی۔ سہندے: سجاتے۔

ترجمہ: بیلوں میں رنگ برنگ کی کچریاں ر۔لبھڑ لگے ہیں' کہیں کہیں سبز تربوز اور ککڑیاں بھی ہیں' ان میں کئی مل گجیاں' زرد اور سرخی آمیز ہیں' یہ تمام خوبصورت مناظر کا ریگستان کے سر پر سہرا ہی تو ہے۔

(8) خوش قطرنٹ عِطروں بھنڑی گزلائی ساوی سنڑی
کھا ساگ پوسی دی بھُنڑی رنبھ ویندے وقت سُکھیرے

حل لغات: قطرن یا کترن: ریگستان کا خوشبودار گھاس جس کو خس کہتے ہیں' عطر خس اسی کترن سے تیار کیا جاتا ہے۔ عطروں بھنڑی: عطر میں بسی ہوئی۔ گز اور لائی: ریگستان میں بارش کے بعد لائی کا رنگ دار منظر۔ سنڑی: تر و تازہ' جھاؤ۔ ساگ: سبزی۔ پوسی: ایک ریگستانی درخت کے پھول جن کو خشک کرکے ساگ کی طرح پکاتے ہیں۔ بھنڑی: شلغم' تارا میرا وغیرہ کے زرد زرد پھولوں کو پھنڈڑی یا بھنڑی کہتے ہیں۔ نبھ ویندے: گزر جاتے ہیں' بسر ہو جاتے ہیں۔ سکھیرے: آسانی

Scanned with CamScanner

ہے۔

ترجمہ: ریگستان کے تحائف عطر بیز، خوشبودار حسین، خس عطر میں بسے ہوئے جھاؤ اور لائی کے علاوہ سبز سنہری گھاس ہے، پوس (روہی کی ایک بوٹی کے پھول) اور بھنڑی کا ساگ کھا کر اچھے وقت گزر جاتے ہیں۔

(9) دِل ہر ویہلے پَئی تانگھے   وَنج ڈیکھاں مال دے لانگھے
گئیں بکریاں بھیڈاں چَانگھے   لنگھ پوندِم قدم اگیرے

حل لغات: پَئی تانگھے: انتظار کرے۔ ونج: جاکر۔ ڈیکھاں: دیکھوں۔ لانگھے: مویشیوں کی آمدورفت کے راستے، گزرگاہیں، راستے۔ چانگھے: بکریوں بھیڑوں کے گلے۔ لنگھ پوندم: آگے بڑھتے ہیں، گزر جاتے ہیں۔ اگیرم: آگے کو۔

ترجمہ: میرا دل ہر وقت مویشیوں کی آمد کی راہ دیکھنے کو بے تاب رہتا ہے، گائیں بکریاں بھیڑوں کے گلے دیکھنے کے لئے شوق سے قدم آگے بڑھتے ہیں۔

(10) سُنج واہ اساڈیاں جھوکاں   سُٹّ کملے کر دے ٹوکاں
کجھ خبر نہیں اِنہاں لوکاں   دِل پُٹھڑے سخت اَویڑے

حل لغات: سنج واہ: غیر آباد ویرانے۔ ٹوکاں: مذاق، مسخری، ہنسی۔ دل پٹھڑے: پٹھے، الٹے دل والے، بے طور۔ اویڑے: پیچیدہ، مکار۔

ترجمہ: ہمارے مسکن ویرانوں میں ہیں۔ جہاں پاگل بھی ہم پر طعنہ زنی کرتے ہیں، ان لوگوں کو کچھ خبر نہیں یہ تو وہ لوگ ہیں جن کے دل سخت الٹے اور پیچیدہ ہیں۔

(11) بَٹھ شہر بزار عمارت   بیواہی برہوں بشارت
پَر بے شک عشق اشارت   چھَڈ جھگڑے کوڑے جھیڑے

حل لغات: بٹھ: بھاڑ میں ڈال۔ بے واہی: واہ بمعنی ذریعہ، بے ذریعہ، بے سروسامان۔ بشارت: خوشخبری، مژدہ۔ جھیڑے: فساد۔

ترجمہ: تمام شہر کی عمارتیں اور بازار بھاڑ میں جائیں۔ ہماری بے سروسامانی عشق کا پیغام ہے۔ بے شک یہ عشق ہی کے اشارات ہیں، جھگڑے اور جھوٹے فساد چھوڑ دے۔

(12) تھیاں روہی مینگھ ملّہاراں   کُل گُل گلزار بہاراں
وِچ سوہندیاں گھنڈ تواراں   ہر ٹوبھے چھانگاں چھیڑے

حل لغات: مینگھ: مینہ برسنے کو تھا۔ ملہار: ابر آلود۔ گھنڈ: وہ گھنٹیاں جو مویشیوں کے گلے میں ڈالی جاتی ہیں۔ تواراں: آواز اور بھنک۔ چانگاں: مویشیوں کے بچوں کے ریوڑ۔ چھیڑے: گڈریئے، گوالے یا گلے چرا رہے ہیں، چھیڑیا گلہ ہے۔

ترجمہ: روہی میں گھنگھور گھٹائیں چھا گئی ہیں۔ ہر جگہ پھول اور گلزار کی بہار کا لطف ہے جس میں ان مویشیوں کے گلے کی

Scanned with CamScanner

گھنٹیوں کی آواز پیاری لگتی ہے۔ جو ہر ایک ٹوبھے پر اکٹھے ہو کر چرتے ہوئے گزرتے ہیں۔

(13) سَو ککرے کنڈڑے کاٹھیاں لکھ ڈونگر اوکھیاں گھاٹیاں
سَب ڈِنگڑے وَٹڑے چاٹیاں رِجتھ تھیوم فریدؔ وَہیرے

حل لغات: ککرے: کنکر۔ کاٹھیاں: لکڑیاں۔ ڈونگر: اونچی نیچی جگہ۔ ڈنگڑے: ٹیڑھے۔ وٹڑے: ڈھیلے' کلوخ۔ چاٹیاں: جمع چاٹی' لمبا چوڑا پتھر کا ٹکڑا۔ وہیرے: پاؤں میں چبھتا ہے' پاؤں زخمی کرتے ہیں' تنگ گزرگاہ۔

ترجمہ: سینکڑوں کنکر کانٹے اور لکڑیاں لاکھوں نشیب و فراز کے دشوار گزار راستے فرید کی گزرگاہوں میں ہیں۔ ٹیڑھے نوکیلے پتھر پاؤں میں چبھتے ہیں جس سے پاؤں زخمی ہو جاتے ہیں۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 174

(1) اے عِشق نہیں سِر روہ ہے ڈُکھیں سُولیں دا انبوہ ہے

حل لغات: سر: سرپر۔ روہ: پہاڑ۔ ڈکھیں: دکھوں کا۔ انبوہ: ہجوم' ڈھیر۔ سولیں دا: درد و الم کا۔

ترجمہ: یہ عشق نہیں ہے یہ تو دکھ درد کے ہجوم کا ایک پہاڑ ہے جو سر پر آگرا (ٹوٹ پڑا) ہے۔

(2) ناں تولہہ ٹانگ سنداری مَیں مَن تاری تے نیَں باری
مینہ بُوری رات اَندھاری بیا خاص مہینہ پوہ ہے

حل لغات: تولہہ' ٹانگ اور سنداری: تینوں ایسی چیزیں ہیں جو دریا میں تیرنے میں مدد دیتی ہیں۔ تولہہ: سرکنڈے کا ایک گٹھ جس سے دریا پار کرتے ہیں۔ ٹانگ: دریا کے دوسرے کنارے پر نشان جس کو سامنے رکھ کر تیراک یا کشتی بان اس پار جاتے ہیں' نشان منزل۔ سنداری: کھال جس میں ہوا بھر کر دریا پار کرتے ہیں۔ مینہ بوری: بارش کا نزول ہونا' مسلسل بوندا باندی۔ پوہ: سردیوں کے جوبن کا مہینہ' پوس۔ بیا: دوسرا' اور۔

ترجمہ: بے سروسامانی کا عالم ہے کہ میرے پاس بحر عشق کو عبور کرنے کو نہ تولہہ ہے نہ سنداری ہے نہ دوسری طرف کوئی نشان منزل ہے۔ پھر اس تیز اور گہری ندی میں مجھے تیرنا بھی نہیں آتا۔ بارش کا زور رات کی تاریکی' پوس کے مہینے کی سخت سردی ہے۔ میں اس بحر عشق کو کیسے عبور کروں۔

(3) تھی یار رکھے ہم رازی ہے کُوڑی حِیلہ سَازی
ہے پیچ اَتے ٹھگ بازی اے لُطف نہیں کوئے دروہ ہے

حل لغات: تھی یار: دوست ہو کر۔ کوڑی: جھوٹی' غلط۔ ٹھگ بازی: مکاری' غداری۔ دروہ: فریب' دھوکا۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: دوست بن کر محرم راز اور ہمدرد بنے' یہ حیلہ سازی اور جھوٹی بات ہے۔ یہ فریب' ٹھگ بازی اور دھوکا ہے۔

نوٹ: ایک نسخہ میں "نہیں یار رکھی ہم رازی ہے" یعنی یار نے ہمرازی نہیں رکھی بلکہ یہ جھوٹی حیلہ سازی ہے۔

(4) پیاں کھوج پُنّل دیاں خبراں گیاں روگ اندر دیاں ڈمراں

جڈاں عاشقاں بَدھیاں کمراں تھئی دِلّی ڈھائی کوہ ہے

حل لغات: پیاں: پڑیں (ملیں)۔ کھوج: سراغ' نشان' پتہ۔ روگ: درد' مرض' بیماری۔ ڈمر: (سندھی) اداسی' دکھ' ملال۔ ڈمراں: بے حس یا سن' مرض ڈمراں جمع ڈمر مرض' ڈمرا ہونا کسی عضو کے بے حس یا سن ہو جانے کو کہتے ہیں۔ بدھیاں کمراں: کمریں باندھیں' آمادہ سفر ہوئے' تیار ہوئے۔ دلی ڈھائی کوہ ہے: محاورہ ہے اور ایسے موقعہ پر بولا جاتا ہے جہاں ہمت کو وسیلہ کامیابی سمجھنا مقصود ہو۔ مطلب یہ کہ جب عاشق تلاش میں کمر باندھ کر روانہ ہوئے تو دلی جیسا دور دراز مقام صرف اڑھائی کوس نظر آنے لگتا ہے یعنی مشکل سے مشکل کام بھی آسان نظر آتا ہے۔

ترجمہ: عاشق نے جب تلاش یار کے لئے کمر باندھی تو دلی اڑھائی کوس معلوم ہونے لگی' اندرونی مرض محبت کا جوش کم ہونے لگ گیا ہے کیونکہ محبوب کے سراغ کی خبریں مل رہی ہے اور پتہ چل گیا ہے۔

(1) ہن

(5) رو' رِنگ رِنگ رکھم کریہل بُٹھ ڈُکھ سُکھ رَج مُکھ دی رگل

دَم جیندیں توڑیں گھیل رجھ جُوہ جَتن دی تھوہے

حل لغات: رنگ رنگ: رینگنا' کراہنا' بار بار آواز کرنا۔ کہم: مجھے کہتا ہے۔ کریہل: محبوب (پنوں کے اونٹ کا نام) کا اونٹ (جو وہ چھوڑ گیا تھا) زردی مائل سبز رنگ کا اونٹ۔ گھیل: گھسیٹ' کشکش' کشاں کشاں۔ جوہ و جتن: چارہ کار' شتربانوں کی جائے قیام' ٹھکانہ۔ تھوہے: منزل مقصود' پتہ' نشان۔

ترجمہ: میرے محبوب کا کریہل اونٹ رو رو کر بار بار مجھے کہتا ہے کہ رنج و راحت (یا زاد راہ) خوراک یا فاقہ کشی کا تو فکر نہ کر' یہ تمام باتیں بھاڑ میں جائیں۔ جب تک میرا دم میں دم ہے' تجھے اختیار ہے کہ مجھے اپنی منزل مقصود تک جہاں تیرا چارہ کار ہے' گھسیٹ کر لے چل۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔

(6) ناں یار فرید ملیوسے ناں ڈردیں واند ڈتوسے

پَندھ کر کر ہُٹ پیوسے سَندھ سَندھ دی رَنگھتی موہ ہے

حل لغات: ملیوسے: ہمیں ملا۔ درریں: دردوں نے۔ واند: فراغت' موقعہ۔ ڈتوسے: ہمیں دی۔ پندھ: سفر۔ ہٹ پیوسے: تھک گئے' ہار گئے' بے دم ہو گئے۔ سندھ سندھ: جوڑ جوڑ' عضو عضو' ہر ایک بازو۔ رنگھتی موہ: موہ نکلنا۔ محاورہ ہے موچ نکلنا' موچ آگئی ہے۔

ترجمہ: نہ تو ہمیں یار فرید ملا اور نہ درد و الم نے فراغت دی۔ طویل سفر طے کرتے کرتے ہم تھک ہار کر چور ہو گئے۔ بدن

کے جوڑ جوڑ میں موج آگئی ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 175

یہ کافی مناظر فطرت کی عکاس ہے۔ خواجہ صاحب کے کلام کا شاہکار ہے۔ ساون بھادوں اور برسات تو آپ کا محبوب ترین موضوع ہے۔ آپ مناظر قدرت کی سماں بندی کے بادشاہ ہیں۔ آپ کا اسلوب نرالا ہے۔

(1) آئے مَست ڈِہاڑے ساون دے   وہ ساونڑ دے من بھانوَن دے

حل لغات: ڈہاڑے: دن۔ مَست ڈہاڑے: مستی پیدا کرنے والا موسم' کیف آفرین ایام۔ وہ: کیا خوب۔ من بھانون: دل کے بھانے والے' دلکش' دل کو پسند آنے والے۔

ترجمہ: ساون کے مست کر دینے والے دن آگئے ہیں' سبحان اللہ یہ کتنا دلکش ساون کا مہینہ ہے۔

(2) بَدلے پُورب مَارْ دَکھن دے   کجلے' بھُورے سَو سَو وَنْڑ دے

چارے طرفوں زور یُوَنڑ دے   سارے جوڑ وَساوَنڑ دے

حل لغات: بدلے: بادل۔ کجلے: سیاہ' سرمئی۔ ون: شکل' طرح' صورت' قسم۔ زور یون: زور ڈالے آتے ہیں' برسات لانے والی ہوا۔ جوڑ: اسباب' علامات۔ وساون دے: برسات کے' برسانے کے۔

ترجمہ: پورب مارواڑ اور دکھن کے طرف سے زور بھر کر سیاہ بھورے اور سینکڑوں رنگ کے بادل امڈے چلے آتے ہیں۔ یہ سب نشانیاں مینہ برسانے کی ہیں۔ (ضرور برسے گا۔)

(3) چکویاں چکوے اغن پپیہے   کوئل مور چچونے چیہے

سہنس چکور چنڈور پپیہے   شاغل گیت سناونڑ دے

حل لغات: چکوا چکوی' اغن' پپیہا' کوئل' مور' چچونے' چیہے' چکور' چنڈور: سب پرندوں کے نام ہیں جو برسات میں مست ہو کر نغمے الاپتے ہیں۔ سہنس: سینکڑے۔ شاغل: مشغول۔ سناون: سنانا۔

ترجمہ: چکوے' چکیاں' اغن' پپیہے' کوئل' مور' چچونے' چیہے' چکور' چنڈوں اور پپیہے سینکڑوں کی تعداد میں گیت سنانے میں مشغول ہیں۔

(4) ڈِیہاں پینگھاں ساویاں پیلیاں   راتیں کھمنیاں کھمڑ رنگیلیاں

گج گج گاجاں گجن رسیلیاں   وقت سنگار سُہاونڑ دے

حل لغات: ڈیہاں: دن میں۔ پینگھاں: دھنکیں' قوس و قزح۔ کھمنیاں: بجلیاں۔ کھمن: کوندتی ہیں۔ گاجاں گجن: رعد

کڑکے۔ گج گج: آواز رعد۔

ترجمہ: دن کے وقت سبز و زرد رنگ کی قوس قزح کا منظر پُرلطف ہوتا ہے اور رات کو بجلی کے کوندنے اور رعد کے کڑکنے کی رسیلی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ سبحان اللہ کیا سج دھج کا وقت ہے' سنگار سہانے کا وقت آگیا ہے۔

(5) روہی راوے تھیاں گلزاراں تھل چتراَنگ وی باغ بہاراں
گھنڈ تواراں بارش باراں چرچے دھانوݨ گانوݨ دے

حل لغات: راوے: وہ ریگستانی علاقہ جو دریائے راوی کے قریب ہے۔ راوا عام طور پر سنگلاخ اور سخت زمین کو اور دریا کے پار والے علاقہ کو بھی کہتے ہیں۔ تھل: کف دست میدان' ریگستان۔ چتراَنگ: ریگستان کے ٹیلوں کے درمیان جو سفید چھوٹے چھوٹے میدان نکل آتے ہیں' ان کو چتراَنگ کہتے ہیں۔ گھنڈ: مویشیوں کے گلے میں جو ٹلی باندھ دی جاتی ہے اس کو گھنڈ کہتے ہیں اور مویشیوں کی آہستہ رفتار سے اس میں جو مست آواز مترنم نکلتی ہے اس کو توار کہتے ہیں۔

ترجمہ: برسات نے روہی اور تھل کی سخت زمین اور ریگستان کو گلزار بنا دیا ہے اور روہی کے میدان باغ کی بہار دکھا رہے ہیں۔ مویشیوں کے گھنڈوں کی آواز اور پھر بارش یہ سب مناظر نہانے اور گانے کی دعوت دے رہے ہیں۔

(6) چانڈنی رات ملہاری ڈینہہ ہے ٹھڈڑیاں ہیلاں رم جھم مینہ ہے
سوہݨی موسم لگڑا نینہہ ہے گئے ویلے غم کھانوݨ دے

حل لغات: ملہاری: ملہار والا' بادلوں والا۔ ٹھڈریاں: ٹھنڈی' سرد۔ ہیلاں: ہوا کے ہلکے جھونکے۔ رم جھم: آواز باراں' بوندا باندی۔ ویلے: وقت۔ کھانون دے: کھانے کے۔

ترجمہ: راتیں چاندنی اور دن ابر آلود ہیں' ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں اور بارش کی رم جھم لگی ہوئے۔ سبحان اللہ کیسا خوشگوار موسم ہے اور کیا اچھے وقت محبت کا آغاز ہوا' اب خوشی ہی خوشی ہے۔ غم کھانے کے دن نہیں رہے۔

(7) مُد مستانی تے خوش ڈِنڑے سالھوں سُوہے کیسر بھنڑے
ماہیوں مینہ برساتوں سِنڑے جھڑ گئے لانگھے لانوݨ دے

حل لغات: مد: مدت' وقت' موسم۔ ڈنڑے: دن کی تصغیر۔ سالھوں اور سوہے: عروسی کے رنگین پارچات' دوپٹے۔ کیسر: زعفران۔ بھنڑے: بسے ہوئے۔ سنڑے: گیلے' نمناک۔ لانگھے: لہنگا۔ لاون: شلوار اور لہنگے کا وہ حصہ جو نیچے لٹکا رہتا ہے اور بالعموم ہوا سے لہرانے لگتا ہے' لہنگوں کے نچلے کنارے۔

ترجمہ: کیف آور موسم ہے اور دن خوشی کے آگئے ہیں' عروسی پارچات بھی زعفران میں بسے ہوئے ہیں' بارش بھی ہو رہی ہے اور معشوقوں کے لہنگوں کا کنارہ بھی چپک کر جھلمل جھلمل (جھڑگے) کر رہی ہے۔ لہنگے نہانے کے دوران جان بوجھ کر تربتر کئے جا رہے ہیں تاکہ بدن سے چپک کر حسن کو نمایاں کریں۔

(8) ڈیٖنھ فرید آباد رتھیوسے مال مویشی شاد رتھیوسے

دل دَردُوں آزاد رتھیوسے چولے اُنگّ نہ مانّونڑ دے

حل لغات: دیتھ: جھوک' مقام رہائش' وہ جگہ جہاں مال مویشی رکھا جاتا ہے۔ چولے انگ نہ مانون: محاورہ ہے خوشی سے پھولنا اور چولے میں نہ سما سکنا۔ دردوں: درد سے۔

ترجمہ: اے فرید اب ہماری جھوک بھی آباد ہو گئی ہے اور مال مویشی بھی موسمی گھاس کی فراوانی سے خوش ہیں' دل اب درد سے آزاد ہو گیا' اب تو ہم خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔

نوٹ: خواجہ صاحب نے اس کافی کو شاعری کی تمام صنعتوں سے مرصع کیا ہے۔ تیسرے شعر میں تکرار حرف "چ" چوتھے میں "گ" اور پانچویں میں "ر" سے اور چھٹے' ساتویں اور آٹھویں بند میں "ے" سے شوکت الفاظ کے علاوہ محاکات اور مصوری کے کمال فن سے اشعار کو بولتی ہوئی تصویر بنا دیا ہے۔ ہر بند کے تین مصرعوں میں ماحول کی عکاسی کی گئی ہے اور چوتھے مصرعے میں ذاتی کیفیت یا حالت کا اظہار کیا گیا ہے۔ جیسے بند 4 میں "وقت سنگار سہاون دے" بند 5 میں "چرچے دھاون گاون دے" بند 6 میں "گئے ویلے غم کھاون دے" بند 8 میں "چولے انگ نہ ماون دے"۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 176

نوٹ: کافی ہائے 176' 177 بھی ادائیگی مضمون' مصوری' واقعہ نگاری' محاورہ زبان' قدرت' ندرت بیان کے اعتبار سے پُرزور اثرات کی حامل ہیں۔

(1) اتھے ناز اَدا سانولڑیدے ہِن باعث عِشق اَولڑیدے

حل لغات: اتھے: یہ' یہی۔ سانولڑا: محبوب ملیح۔ ہن: ہیں۔ اولڑا: بے طور' بے ڈھنگ' انوکھا۔

ترجمہ: میرے بے طور عشق کا باعث میرے محبوب ملیح کے ناز و ادا ہی تو ہیں۔

(2) گئے ویہلے بھاگ سَولڑے دے آئے دَورے دَرد کلڑے دے
ڈِتے پیش فراق پُنلڑے ڈُکھے پَینڈے مارُو تھلڑے دے

حل لغات: ویلے: وقت۔ بھاگ: بخت' قسمت۔ سولڑا: قریبی' حسب مراد۔ کلڑا: غیر موزوں' بے ڈھب۔ ڈتے پیش: میرے پیش کئے' میرے حصے میں دیئے۔ مارو تھلڑا: صحرائے' خوفناک' خونخوار' ریگستان۔

ترجمہ: خوش نصیبی کے دن گزر گئے اور اب تکلیف دہ درد کے دورے پڑ رہے ہیں اور محبوب پنل کے ہجر و فراق نے مجھے سخت مشکلات کے سفر میں ڈال دیا ہے' سفر صحرائے جاں گداز کا ہے۔

(3) گئے گزر ڈہاڑے رَلڑے دے تَر سَلڑے عیش سُو کھلڑے دے
ہُن پَربَھت روہ جَبلڑے دے سُکھپال تھئے دِل جَلڑے دے

حل لغات: ڈہاڑے: دن' ایام۔ رلڑے دے: ملاقاتوں کے' ملاپ' محبت کے۔ ترسلڑے: تسلیاں' تسکین' اطمینان۔ سو کھلڑے: آرام' آسان۔ پربھت: پربت' پہاڑ۔ روہ: بیابان سنگلاخ۔ سکھپال: سکھ پالنے والے' آرام دہ۔ سکھپال قدیم زمانہ کی پالکی کو بھی کہتے ہیں جس میں امراء سوار ہوا کرتے تھے' سامان عشرت۔

ترجمہ: محبت ملاپ کے دن گزر گئے جو ہر طرح آسانی اور اور تسلی کا باعث تھے' اب تو دشت و بیابان کوہ و صحرا دل سوختہ کے لئے آرام دہ اور سامان عشرت بن گئے ہیں۔

(4) جُڑ کیتی برہوں چھول مُٹھی   گیا ہار سنگار دا توَل اُٹھی
لگی پھکڑی ہو ہو دول پُٹھی   واہ بھلڑے بھاگاں بھلڑے دے

حل لغات: جڑ کیتی: خوب کیا' اچھا گیا۔ چھول: ہجوم' طوفان۔ تول: وزن' طریق' عادت۔ ٹول: ساتھ ہمجولی رخصت ہو گئے۔ پھکڑی: بدنامی' فضیحت' رسوائی۔ دول: دہل' ڈھول۔ پٹھی: پشت' پیچھے' بد قسمت۔ بھاگاں بھلڑا: محبوب' خوش نصیب' بختاور۔

(1) نوٹ: "ٹول" بھی ایک نسخہ میں لکھا ہوا ہے۔

ترجمہ: محبت نے اس بدنصیب پر پورا احاطہ کیا' طوفان مصائب برپا ہوئے' ہار سنگار اور عیش و عشرت کے سامان کا طریق جاتا رہا (ساتھی جاتے رہے) اب تو رسوائی' فضیحت اور بدنامی کے ڈھول میرے پیچھے بج رہے ہیں' سبحان اللہ کیا محبوب خوش نصیب نے میرے ساتھ وفا کی اور بھلا کیا۔

(5) سب مصری کھنڈ نبات بھُلیم   اعجاز مسیح دی بات بھُلیم
مئے کوثر' آبِ حیات بھُلیم   سُن شوخ سخن راولڑیدے

حل لغات: کھنڈ: کھانڈ' چینی۔ بھلیم: مجھے بھول گئی۔ اعجاز مسیح: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ مردوں کے زندہ کرنے والا۔ مے کوثر: شراب طہور جو بہشت میں مومنوں کو ملے گی۔ آب حیات: ظلمات میں ایک پانی کا چشمہ ہے جس کے پینے سے آدمی ہمیشہ زندہ رہتا ہے اور موت نہیں آتی۔ راول: جوگی' محبوب' معشوق۔

ترجمہ: اپنے محبوب شوخ ادا شیریں سخن کی باتیں سن کر مجھے چینی اور مصری کی شیرینی اور اعجاز مسیح کا جاں بخش اثر آب کوثر اور آب حیات سب بھول گئے ہیں۔

(6) لگا نینہہ نیارڑی پیڑ اساں   دل چُبھڑے برچھے تیر اساں
سو نشتر لکھ لکھ سیرھ اساں   نبھ وقت چکے در ملڑے دے

حل لغات: نینہہ: عشق۔ نیارڑی: عجیب' نئی' انوکھی۔ چبھڑے: چبھے۔ سیرھ: سیڑ' دھار۔ نبھ چکے: گزر چکے۔ در ملڑے: دروازہ ملنے والے' آستاں بوس' عاشق (در مل' علاج)۔

ترجمہ: محبت نے انوکھا درد پیدا کر دیا ہے' دل میں برچھے' تیر اور سینکڑوں نشتر چبھنے سے لاکھ لاکھ دھار فوارہ کی طرح نکل

Scanned with CamScanner

رہی ہے اس دروازہ گیر دیوانے عاشق کی زندگی اسی طرح بسر ہوئی ہے اور اُس کے اچھے وقت کبھی کے گزر چکے۔

(7) لگی نوک نظر گیا ہوش ہُنر — رہے درد اندر سَدا سُول جِگر
ڈوَڑے ظلم قہر ڈہاں موہنہ دے بھر — ڈُکھے روہ ڈونگر راہ وَلڑے دے

حل لغات: نوک نظر: تیر نظر کی نوک۔ سول: زخم۔ ڈوڑھے: عذاب کے۔ ڈہاں موہنہ دے بھر: منہ کے بل گرتی ہوں۔ رہ ولڑے دے: پیچ دار راستہ کے۔ ڈونگر: کہسار۔ ولڑے: پر پیچ۔

ترجمہ: تیر نظر ایسا پیوست ہوا ہے کہ ہوش و خرد علم و ہنر سب جاتا رہا ہے اور جگر میں درد رہنے لگا ہے۔ محبت کے پیچ دار اور دشوار گزار تکلیف دہ راستہ میں منہ کے بل گرتی ہوں اور دوگنا ظلم و قہر برداشت کرتی ہوں۔

(8) سَٹ بُھمَل مَلمَل رنگ محل — گئے سانگ بدل کوئی لہم نہ گل
رِچھ راخس گُھل ممیں ڈَینٹیں دَل — آئے پیش سنبھل سر کلہڑے رے

حل لغات: سٹ: دور پھینکوں۔ بھمل: مخمل۔ گھل: جماعت' گلہ۔ سانگ: سوانگ' صورتیں۔ دل: کثیر تعداد' جماعت جس طرح ٹڈی کی جماعت کو ٹڈی دل کہتے ہیں۔ کلڑی: اکیلی' تنہا۔

ترجمہ: محبت نے میرا رنگ بھی بدل دیا ہے۔ مخمل اور ململ رخصت ہو گئے اور رنگ محل بھی نہیں رہا۔ اب تو کوئی خبر نہیں لیتا' نہ ہمدردی کرتا ہے۔ دنیا کی بلائیں ریچھ' راخس' ممیاں' ڈائنیں گھل کے گھل اور دل کے دل جمع اور کمربستہ ہو کر مجھ اکیلی کے سر پر ٹوٹ پڑے ہیں۔

(9) وَل وَل پیا زُلف پُنَل دا گَل — پئے سوز اُچھل پئے روگ اٹل
گئے سکھڑے ڈھل گیاں خوشیاں جَل — دل چَلڑے نیش اَجلڑے دے

حل لغات: ول ول: پہلے ول کے معنی پھیر اور دوسرے کے شکن اور پیچ۔ اچھل: خوشی میں کناروں یا حدوں سے باہر نکل پڑے۔ روگ: بیماری' درد۔ اٹل: حملہ آور ہونا' بھیڑ بھاڑ کرنا' ہجوم کرنا۔ ڈھل: کمزور ہونا' نابود ہونا۔ چلڑے: چلے پیوست ہوئے' دل میں چل گئے۔ اجلڑے: اجل کی تصغیر' موت' مرگ۔

ترجمہ: محبوب کی زلفوں کا ایک ایک پیچ و خم گلے میں آ پڑا ہے۔ سوز و گداز حد سے بڑھ چکا ہے' درد و غم حملہ آور ہو گئے ہیں' سکھوں کی گھڑیاں ڈھل گئیں اور اور خوشیاں جل کر راکھ ہو گئیں' اجل کے نشتر دل و جگر تک اتر چکے ہیں۔

(10) کُل کارُوں عِشق فرید رکیتا — گھر بارُوں پرہُوں بعید رکیتا
ہَر پَل پَل شوق جدید رکیتا — مُونہہ نُور بھرے نر ملڑے دے

حل لغات: کاروں: کاروبار سے۔ نر ملڑے: نرمل کی تصغیر' خوبصورت' خوش وضع محبوب۔ گھرباروں: گھربار سے۔ بعید: دور' پرے' بیزار۔ نرملڑے: خوش ادا' نرم و نازک۔

ترجمہ: تمام کاروبار چھوڑ کر فرید نے عشق قبول کیا ہے۔ اس عشق نے گھربار سے دور پھینک دیا ہے' محبوب ماہ لقا کے نور

Scanned with CamScanner

بھرے جلوہ نے طبیعت میں ہر لحظہ نیا عشق پیدا کر دیا ہے۔ اب ہر وقت اسی منور چہرے کا خیال دل میں سمایا رہتا ہے۔

☆ ▬▬ ☆ ▬▬ ☆

کافی 177

نوٹ: "اسرار فریدی" میں اس کافی کی ردیف "اساڈے" کی بجائے "ساڈے" ہے۔

(1) بُٹھ کھیانڑہ راج ببانہ واہ بھانڑے من بھانڑے اساڈے
ستر دھوئیں کانہہ کھبلے بیشک مانڑے ترانڑے اساڈے

حل لغات: بٹھ: ترک کر دے، بھاڑ میں جائے۔ کھیانہ: جھنگ کھیانہ ہیر کا مقام پیدائش۔ راج بانہ: والدین کا راج، ماں باپ کی حکومت۔ بھانے: جمع بھانہ کی، مویشیوں کے باندھنے کا مقام۔ من بھانے: دل کو بھا گئے، پسند آئے ہیں۔ ستر دھوئیں: جنگل کی جھونپڑیوں سے مراد ہے۔ کانہہ کھبلے: سرکنڈے اور گھاس کو مویشیوں کے کھلانے کے کام میں لایا جاتا ہے۔ مانے: مان اور فخر۔ ترانے طاقت کا گھمنڈ۔

ترجمہ: بھاڑ میں جائے کھیانہ اور باپ کے گھر کی سرداری۔ مجھے تو مویشی خانے ہی دل سے بھا گئے ہیں۔ یہ (گھاس پھوس کے) چھپر، یہ دھوئیں، کانہہ اور کھبلے یقیناً ہمارے لئے فخر اور گھمنڈ کی چیزیں ہیں۔

(2) سُنڑو سہیلیاں سینگیاں سیّاں برہوں ڈتیاں ڈکھڑی ہتھ بیّاں
چولہ بوچھنڑ دھیّاں دھیّاں خوُن جگر تھئے کھانڑے اساڈے

حل لغات: سینگیاں: ہم عمر۔ ڈتیاں: نے دی ہیں۔ ڈکھ ہتھ: دکھوں کے ہاتھ میں۔ بیاں: بازو۔ دھیاں دھیاں: تار تار، ٹکڑے ٹکڑے۔ بوچھن: دوپٹہ۔ تھئے: ہوئے۔

ترجمہ: اے ہم عمر سہیلیو، ہجولیو! یہ سن لو محبت نے ہمارے بازو درد و رنج کے حوالے کر دیئے ہیں اور اس کی وجہ سے چولا اور بوچھن تار تار ہو گیا ہے اور خون جگر کھانے کی خوراک ملتی ہے، یہی ہماری غذا ہے۔

(3) ہار ہنجوں دا گل وِچ پاواں سُولاں دی رَت سیجھ سوہاداں
ما پیُو بھاواں مُول نہ بھاواں وَیری دوست پرانڑے ساڈے

حل لغات: ہنجوں: آنسو۔ بھاواں: بھائیاں، بھائی، بھاؤں، پسند آؤں۔ مول: بالکل۔ ویری: مخالف، دشمن۔

ترجمہ: میں آنسوؤں کے ہار بنا کر گلے میں ڈال لیتی ہوں اور میرا بستر عروسی درد و غم کا ہے نہ ماں باپ کو بھاتی ہوں اور بھائی کو بھی بالکل نہیں بھاتی اور پرانے دوست بھی اب ہمارے دشمن ہیں۔

(4) ضُعف بدن وِچ سُرت ہن تن وِچ بھاہ جگر وِچ دُود دہن وِچ

دِلڑی غرق اندوہ رمُن وِچ رو رو نَینڑ کُمانڑے آساڈے

حل لغات: ضعف: کمزوری۔ سرت: طاقت۔ بھاہ: آگ۔ دوں: دھواں۔ رمُن: رنج' تاسف۔ کمانے: کملائے' پژمردہ ہوئے' مرجھا گئے۔

ترجمہ: جسم میں کمزوری ہے اور تن بدن میں طاقت نہیں رہی۔ جگر میں آگ ہے اور منہ سے دھواں نکل رہا ہے۔ دل درد و رنج میں ڈوبا ہوا ہے' فراق محبوب نے یہ حالت بنا دی ہے کہ روتے روتے آنکھیں بھی پژمردہ ہو گئی ہیں۔

(5) چھڈ گیا کیچ شہر دا والی تھل مارُو دی کِکڑی والی
کِکڑے کنڈڑے تُول نہالی ڈِلھ سِلھ پتھر وہانڑے اساڈے

حل لغات: چھڈ گیا: چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ کِکڑی والی: بھوسلے رنگ کی ریت۔ تول: رضائی۔ نہالی: بستر ے کا گدیلہ۔ ڈلھ: ڈھیلے۔ سلھ: سل' اینٹ۔ وہانے: سرہانے' تکئے۔

ترجمہ: کیچ شہر کا مالک (محبوب) مجھے ایسی جگہ چھوڑ کر چلا گیا ہے' جو تھل مارو کے نام سے مشہور ہے اور جس کی ریت بھی بھوسلے رنگ کی خطرناک ہے۔ کنکرے اور کانٹے میرے بستر اور رضائی کا کام دیتے ہیں اور اس تھل کے ڈھیلے اینٹیں پتھروں سے میں سرہانے کا کام لیتی ہوں اور ان کے فراق میں بے تاب اور مضطرب ہوں۔

(6) پینگھ رپپل مَلکانے بُھل گئے سہرے' گہنڑے' گانڑے پُھل گئے
گھر در جاہ ٹکانے رُل گئے رڑ پئے یار ایانڑے اساڈے

حل لغات: پینگھ: جھولا۔ پپل: پیپل۔ ملکانے: ملکوں کے۔ رڑ پئے: واسطہ پڑا' حصہ میں آئے' کسی سے پالا پڑنے کو کہتے ہیں رڑ پئے۔ جاہ ٹکانے: جگہ مقام' ٹھکانے۔ ایانے: نادان' الڑ' بھولے۔

ترجمہ: ملکوں والے پیپل میں جو جھولے جھولتے تھے' اب ہجر یار نے وہ بھلا دیئے ہیں' وہ گانے کی مجلسیں وہ زیورات وہ سہرے اور پھول سب دل سے اتر گئے۔ گھر' مکان اور مسکن سب تباہ ہو گئے۔ ایسے نادان اور بھولے محبوب سے دل اٹکا ہے کہ سب خوشی کی باتیں بھول گئیں۔

(7) مُفت فریدؔ ندامت چایُم سمجھ سنبھل کر نینہہ نہ لایُم
ساری پت پرتیت ونجایُم تھڑ گئے عقل سیانڑے اساڈے

حل لغات: مفت: بے قیمت' خواہ مخواہ۔ ندامت: شرمندگی۔ پت: عزت' شرم' لاج۔ پرتیت: اعتبار' اعتماد۔ تھڑ گئے: پھسل گئے۔ لایم: میں نے لگایا۔ ونجایم: میں نے گنوا دیا۔

ترجمہ: اے فرید! میں نے مفت ندامت اٹھائی اور تمام عزت ساکھ بھی کھو بیٹھے۔ سنبھل کر عشق نہ لگایا۔ ہم تو عقلمند اور سیانے تھے' ہماری عقل بھی پھسل گئی اور دیوانہ وار عشق لگا بیٹھے۔ (سمجھ دار سیانی عقل پھسل گئی۔)

☆ — ☆ — ☆

Scanned with CamScanner

کافی 178

(1) برہوں پیوسے پکھڑے بے کل دھنّدڑے چکڑے

حل لغات: پکھڑے: حصہ میں، قسمت میں۔ دھندڑے: کاروبار، مشاغل۔ چوکڑے: چوک گئے، بھول گئے، ختم ہو گئے، چکا دیئے گئے۔

ترجمہ: عشق ہماری قسمت میں (حصے میں) آیا ہے۔ اس کی وجہ سے دوسرے تمام کاروبار چھوٹ گئے ہیں۔ (ختم ہو گئے۔)

(2) پیت پرم دی چاشنی چکھڑیُم وسرے ڈکھڑے پکھڑے(1)

حل لغات: چاشنی: لذت، مزہ۔ چکھیم: میں نے چکھی۔ وسرے: بھول گئے۔ پکھڑے: تابع مہمل، دکھڑے، دکھ درد۔ سکھڑے: سکھ۔

ترجمہ: جب سے عشق کا مزہ چکھا ہے، اسی دن سے تمام دکھ سکھ بھول گئے ہیں۔

(1) سکھڑے

(3) عِشق دی بات نہ سمجھن اصلوں اے ملّوانے رکھڑے

حل لغات: سمجھن: سمجھیں۔ اصلوں: ہرگز، بالکل۔ ملوانے: مُلّا، ظاہربین مولوی۔ رکھڑے: روکھے، بے لذت، خشک مغز۔

ترجمہ: یہ روکھے (خشک دماغ) مُلّا عشق کی بات بالکل نہیں سمجھتے۔

(4) اَدَّبَنِی رَبِّیْ جب ہویا شرع مسائل مکڑے

حل لغات: اَدَّبنِی ربی: حدیث نبوی ﷺ ہے کہ "میرے رب نے مجھے سکھایا ہے اور راز کا محرم فرمایا ہے۔" مکڑے: مک گئے، ختم ہو گئے۔

ترجمہ: جب یہ حدیث شریف کہ میرے رب نے مجھے آگہی دی ہے، ثابت ہو گئی تو پھر اس کے بعد تمام شرعی سوالات اور اعتراضات ختم ہو جاتے ہیں۔ (حل ہو گئے۔)

(5) "ہمہ اوست" دا سبق گھدوسے فاش تھئے گجھ لکڑے

حل لغات: ہمہ اوست: صوفیا کا وہ فرقہ جو ہمہ اوست پر یقین رکھتا ہے۔ گھدوسے: ہم نے لیا۔ تھئے: ہو گئے۔ فاش تھئے: ظاہر ہوئے، برملا ہو گئے۔ گجھ: اسرار، پوشیدہ راز۔ لکڑے: لکے ہوئے، چھپے ہوئے، پوشیدہ۔

ترجمہ: جب ہمہ اوست کا سبق لے لیا ہے تو پھر سب مخفی اسرار اور پوشیدہ راز ہم پر فاش ہو گئے۔

(6) ہیں راہوں ناں پھرساں توڑیں سر تھیسم سو ٹکڑے

حل لغات: ہیں: اسی۔ راہوں: راہ سے۔ نہ پھرساں: نہ پھروں گی یا گا، نہ ہٹوں گا / گی۔ توڑیں: اگرچہ، خواہ۔ سر تھیسم: میرا سر ہو جائے گا۔

ترجمہ: اگر میرا سر کٹ کر سو ٹکڑے ہو جائے' پھر بھی میں اس راہ سے ہرگز نہ ہٹوں گا / گی۔ (انحراف نہ کروں گا۔)

(7) محض فرید نہیں کئی حاجت ہیوں ہک نینہہ دے بُکھڑے

حل لغات: محض: بالکل۔ حاجت: ضرورت۔ ہیوں: ہم ہیں۔ بکھڑے: بھوکے۔ نینہہ: عشق۔

ترجمہ: اے فرید ہم تو صرف ایک محبت کے بھوکے ہیں' اس کے سوا ہم کو کسی اور چیز کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 179

(1) ون یار مَٹھل مَیں وَیساں مَر جَیں باجھوں ہِک پَل کو نہ سَرے

حل لغات: ویساں: جاؤں گی۔ باجھوں: سوا' بغیر۔ کو نہ سرے: نہیں گزر سکتی۔ سرے: گزارے۔

ترجمہ: میں دوست / محبوب کے بغیر مرجاؤں گی جس کے بغیر ایک پل بھی بسر نہیں کیا جاسکتا۔

(2) چھوڑ ہوت[1] اکلہڑی کیچ[2] گیا سَو پیڑ اُٹھی لکھ پُور پیا

پِٹی پِٹ پِٹ ہُٹڑی شام سحر[3] پَی پیت دِے ڈُسدے پَنڈھ پَرے

حل لغات: کلہڑی: اکیلی۔ پیڑ: درد۔ پور: تفکرات کا چکر' رہ رہ کر تلملانا' وہم' خیالات۔ پَی: جس کو بددعا کی جائے' بدبخت۔ پَٹی: بڑے راستہ کو اور لمبے سفر والے مقام کو پٹی کہتے ہیں۔ پٹ پٹ: رو پیٹ کر۔ ہٹڑی: تھک گئی۔ پندھ: سفر۔

ترجمہ: ہوت (محبوب) اکیلا چھوڑ کر کیچ چلا گیا' سو درد اُٹھتے ہیں اور لاکھوں خیال اور توہمات گزرتے ہیں' یہ بدبخت شام و سحر رو رو کر تھک ہار گئی ہیں۔ محبت کی راہ میں فاصلے بہت طویل دکھائی دیتے ہیں۔

(1) ہوت سسی کا مشہور عاشق پنوں اسی ہوت قوم سے تھا۔ اسی نسبت سے ہوت معشوق کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

(2) کیچ پنوں کے اصل وطن کا نام ہے۔ (3) قریباً یہ مصرع کافی 176 میں بھی درج ہے۔

(3) مِٹھا مارُو مُحِب مَلیر وَسے رَت رَوواں سَارا لوک ہَسے

تھیساں بَرڈو راہی سَٹ گھر دَر توڑے یار قبول کرے نہ کرے

حل لغات: مارو: قاتل۔ محب: محبوب۔ وسے: آباد ہے۔ رت رووواں: خون کے آنسو بہانا۔ ہسے: ہنستا ہے۔ برڈو: جنگل کی طرف' بیابانوں کی طرف۔ راہی: راہگیر۔ گھردر: گھربار۔ توڑے: خواہ' چاہے۔

ترجمہ: ہمارا شیریں ادا قاتل محبوب ملیر میں رہتا ہے اور درد و فراق میں میرے خون کے آنسو رونے پر تمام لوگ ہنستے ہیں' اب گھربار کو چھوڑ کر میں جنگل کی راہ لوں گی' خواہ دوست مجھے قبول کرے یا نہ کرے۔

Scanned with CamScanner

(4) کُٹھی ناز نگاہ اَوَیڑے دی   مُٹھی لذت عشق بکھیڑے دی
موئیں جیندیں تا دم روزِ حشر   اللہ دل توں مُول نہیں وِسرے

حل لغات: کُٹھی: قتیل' مذبوح۔ اویڑھے: بے ڈھب' بے طور۔ مٹھی: تباہ ہوئی۔ بکھیڑے: جنجال۔ موئیں جیندیں: مرتے دم اور جیتے جی۔ مول: بالکل' ہرگز۔ وسرے: بھولے۔

ترجمہ: ظالم معشوق کی نگاہ ناز کی مقتول ہوں اور لذت عشق کے بکھیڑوں کی برباد شدہ ہوں۔ اے اللہ (میری دعا ہے) کہ مر کر بھی اور جیتے جی بھی محبوب (کا خیال) دل سے نہ محو ہو۔ (فراموش نہ ہو۔)

(5) واہ[1] دِلبر تیڈری یاری ہے   لگی پھکّڑی[2] شہر خواری ہے
دِل سَڑدی جَلدے جان جگر   سر ٹوٹے پُرزے سہنس ذرّے

حل لغات: واہ: کیا خوب۔ تیڈڑی: تیری۔ پھکّڑی: فضیحت' بدنامی۔ شہر خواری: شہر میں بری شہرت' رسوائی۔ ٹوٹے پرزے: ٹکڑے ٹکڑے' ریزہ ریزہ۔ سہنس: سینکڑے۔

ترجمہ: اے دلبر تیری محبت بھی کیا عجیب محبت ہے جس میں بدنامی' رسوائی اور فضیحت کے سوا اور کچھ نہیں' دل جل گیا اور جان و جگر بھی جل رہے ہیں' سر پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے اور ریزے ریزے ہو گیا ہے۔

(1) وہ (2) "لگی ہو ہو شہر خواری ہے" (مثنوی معدن عشق)

(6) شالا تھیوِم وصل دا سانگ کِڈیں   مِٹے لُٹڑی دل دی تانگ کِڈیں
ٹلے سخت پہر کرے بخت وَھر   سوہنا صحن سُنجیں دے پیر دَھرے

حل لغات: سانگ: اتفاق' موقعہ۔ کڈیں: کبھی' گاہے۔ مٹے: مٹ جائے' ختم جائے۔ ٹلے: ٹل جائے' ایک طرف ہو۔ وہر: ہجوم' یاوری' امداد۔ صحن سونجیں دے: سونی' بدبخت' صحن میں۔ پیر: پاؤں۔ دھرے: رکھے۔

ترجمہ: خدا کرے کبھی محبوب سے ملنے کا اتفاق ہو' کبھی تو لٹے ہوئے دل کا انتظار ختم ہو۔ سختی کا وقت گزر جائے اور بخت ہجوم کرکے آجائے کہ محبوب پیارا بدبخت کے صحن میں پاؤں رکھے۔

(7) آ انگن فریدؔ دے یار مِٹھل   ساری عمر گئی جھک جھکدیں ڈھل[1]
کر لطف مہر بٹھ ظلم قہر   دل دُکھڑی ٹھڈڑے ساہ بھرے

حل لغات: انگن: آنگن' صحن خانہ۔ مٹھل: میٹھے۔ جھک جھکدیں: غم میں گھلتے گھلتے' زار نزار ہوتے۔ ڈھل: عمر ڈھل گئی' گزر گئی۔ مہر: مہربانی۔ بٹھ: بھاڑ میں ڈال۔ قہر: غیظ و غضب۔ ٹھڈڑے ساہ بھرے: سانس بھرتی ہے۔

ترجمہ: اے محبوب دلنواز اب تو فرید کے گھر میں بھی آ' ساری عمر درد و غم میں کٹ گئی۔ ظلم اور نامہربانی کو چھوڑ' لطف و مہربانی کر۔ دکھی دل ٹھنڈی آہیں بھر رہا ہے۔

(1) "گل" اسرار فریدی

Scanned with CamScanner

☆——☆——☆

کافی 180

نوٹ: اب تک روہی' ٹبروں اور ٹوبھوں کا ذکر ہوتا رہا۔ ساون بھادوں کی برسات نے حضرت عشق پر کیف و مستی کا عالم طاری کر دیا۔ اس کافی میں عشق روہی سے منتقل ہو کر بیٹ میں آپہنچا ہے۔ اب عشق کی جولانیاں صحرا کی بجائے کنار دریا پر نظر آئیں گی۔ ویسے بھی عشق نے اپنے لئے صحرا' دریا اور پہاڑ چنے ہیں۔ میدان تو ہم ایسے بے درد اور بے عمل لوگوں کی بودوباش کی جگہیں ہیں۔ خواجہ صاحب اس کافی میں روہی کو تیاگ کر دریا کے قرب میں خیمہ زن نظر آتے ہیں۔ فی الحال ماروی' مومل اور لیلیٰ کی بجائے سوہنی' ہیر اور نوری کی داستانوں سے دلچسپی بڑھ رہی ہے۔

(1) بھاݨ وسایا یار پھیندے بیٹ سُہایا مَاݨ مھیندے

حل لغات: بھان: ویرانہ' بھینسوں کے دوہنے کا مقام' جانوروں کے باندھنے کی جگہ۔ پھیندے: مرغوب خاطر' پیارے' محبوب۔ بیٹ: لب دریا کی غیر آباد زمین' مراد غیر آباد مسکن۔ مان: سہارا' مان' تکیہ گاہ' باعث عزت۔ مان میندے: یہ بھینسوں کے مایہ ناز' ان کے چرانے والا' رانجھا مراد محبوب۔

ترجمہ: میرے دل سے چاہے جانے والے محبوب نے (تشریف لا کر میرے) ویرانے (بھینسوں کی قیام گاہوں) کو آباد کیا ہے۔ بھینسوں کے اس مان اور فخر نے دریائی علاقے کی جنگلوں سے بھری ہوئی سرزمین کو زینت بخشی۔ (رونق بخشی۔)

(2) اصلوں مُول نہ وَیساں روہی کانْہہ کھیلے دِلڑی موہی
رَانجھن دی سر چیساں ڈوہی تَن مَن مِلک تھیندے

حل لغات: اصلوں: بالکل۔ ویساں: جاؤں گی۔ کانہہ کھیلے: گھاس' دریائی پودے۔ سر چیساں: سر پر اٹھاؤں گی۔ ڈوہی: الزام' تہمت' دوہی ہوئی' رانجھن (دوست) کی دوہی ہوئی (یعنی محبوب کے ہاتھوں کا دوہا ہوا دودھ)۔ منت: احسان کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ تھیں دے: اسی کا ہے۔

ترجمہ: میں تو اب کبھی ہرگز روہی کی طرف نہ جاؤں گی کیونکہ یہ علاقہ اب آباد ہو گیا ہے اور کانہہ کھیلے گھاس نے میرا دل موہ لیا ہے' یہیں رانجھن کی نوکر بن کر اس کا دودھ دوہاؤں گی۔ (رانجھن کی تہمتیں سر پر) اٹھاؤں گی کیونکہ میرا تمام تن بدن اسی کی ملکیت ہے۔

(3) گائیں وِیچ تے منجھیاں لیساں نَیں چندن تے جھوک بنسیاں
بیلا' بیلی نال سو ہیساں رجیڑھا چاک سَڈیندے

حل لغات: ویچ تے: فروخت کر کے' بیچ کر۔ منجھیاں لیساں: بھینسیں خریدوں گی' گاؤ میشیں لوں گی۔ نیں چندن: دریائے چناب۔ بنیساں: بناؤں گی۔ بیلا: جنگل' صحرا۔ بیلی: ساتھی' ہمدرد' محبوب۔ سوہیساں: لطف اندوز ہوں گی۔ چاک. بھینسوں کا

چرواہا' رانجھا۔ جیڑھا: جو۔ سڈیندے: کہلاتا ہے' مشہور ہے' پکارا جاتا ہے۔

ترجمہ: اپنی گائیں بیچ کر میں بھینسیں لوں گی اور چندن ندی کے کنارے پر اپنی جھوک بناؤں گی' یہ سنسان جنگل اپنے محبوب کے ساتھ مل کر سہاؤں گی جو لوگوں میں چاک مشہور ہے۔ (جس کو لوگ چاک کہتے ہیں۔)

(4) ماراں ڈھالے پاواں فالاں ساری عمر تیڈے سنگ جالاں
رنگپور ساڑاں ساڑ بجالاں بٹھ کھیڑے موئے جیندے

حل لغات: ڈھالے ماراں: فال ڈالوں' پانسے پھینکوں۔ فالاں پاواں: فال ڈالتی ہوں۔ سنگ: ساتھ۔ جالاں: گزاروں' بسر کروں۔ بجالاں: جلا کر راکھ کر دوں۔ کھیڑے: وہ قوم جس میں ہیر کی شادی ہوئی تھی۔ موئے جیندے: زندہ مردہ۔

ترجمہ: میں (ہر دم) ڈھالے مارتی ہوں اور فال دیکھتی ہوں' تمنا یہی ہے کہ اے محبوب تیرے ساتھ ساری عمر مل کر گزاروں۔ رنگپور (سسرال کے شہر) کو آگ لگاؤں اور جلا کر راکھ کر دوں۔ یہ کھیڑے بھی سب کے سب مردہ زندہ بھاڑ میں جائیں۔

(5) جاں جاں کنّیں رِنگ سُنیندی جندڑی صدقے گھولے تھیندی
پاہ' ہنباہہ تے دھوڑ مہیندی ڈِسدا نور اکھیں دے

حل لغات: جاں جاں: جوں جوں' جب بھی' جس وقت۔ کنّیں: کانوں میں۔ رنگ: بھینسوں کی آواز۔ سنیدی: سنائی دیتی ہے۔ صدقے گھولے: قربان' فدا' واری۔ پاہہ: مویشیوں کا سوکھا ہوا باریک گوبر۔ ہنباہ: مویشی خانہ سے تازہ موٹا غیر خشک شدہ گوبر' گوبر کا انبار۔ دھوڑ: غبار راہ بھینسوں کے چلنے سے جو غبار اڑتا ہے' دھول' گرد و غبار۔ مہیں بھینسوں کی۔

ترجمہ: جوں جوں بھینسوں کی آواز کانوں میں آتی ہے۔ جان صدقے قربان ہونے لگتی ہے۔ مجھے تو بھینسوں کا خشک گوبر' گوبر کے انبار اور ان کا غبار راہ آنکھوں کا نور معلوم ہوتا ہے۔

(6) ہر دم یار دے نام سڈیواں شالا نہ بے واہی تھیواں
باجھ تیڈی دے باجھ نہ جیواں بیا کوئی کون کہیندے

حل لغات: سڈیواں: بلائی جاؤں' پکاری جاؤں۔ بے واہی: بے آسرا۔ باجھ: بھروسہ' آسرا' امداد' تکیہ۔ باجھ: سوا' بغیر۔ جیواں: جیوں۔

ترجمہ: خدا کرے میں کبھی بے مددگار نہ رہوں اور ہمیشہ دوست کے نام پر لوگ مجھے بلائیں' تیری امداد کے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتی' اس دنیا میں کون کسی کا ہے۔

(7) ہیر سلیٹی چوچک بیٹی ناز پُننی مشک لپیٹی
آ تقدیروں چاک چکیٹی ہُن ڈیکھو کیا تھیندے

حل لغات: سلیٹی: سیال۔ چوچک بیٹی: چوچک کی بیٹی' چوچک ہیر کے باپ کا نام تھا۔ ناز پننی: ناز پروردہ۔ مشک لپیٹی: مشک

میں لپٹی ہوئی، خوشبوؤں میں بسی ہوئی۔ چاک: رانجھا۔ چکیٹی: وابستہ ہوئی۔ ہن: اب۔ تھیندے: ہوتا ہے۔

ترجمہ: چوچک کی ناز پروردہ اور مشک بیز بیٹی، ہیر سیال تقدیر کے چکر میں آکر رانجھے کی محبت میں پھنس گئی ہے۔ دیکھو اب کیا ہوتا ہے، تقدیر کیا رنگ دکھاتی ہے۔

(8) چاکی اُلڑے چاک چکائے وِسریا ما پیو ما پیو جائے
ماسے چاچے تے ہمسائے اَنْ سُوہیں نظر بندے

حل لغات: چاک: ایک چاک کے معنی رانجھا ہے اور دوسرے چاک کے معنی زخم ہے۔ الڑے چاک: تازہ زخم۔ چکائے: زخموں سے مواد بہتا ہے، بہائے، لگائے۔ وسریا: بھول گیا۔ ماپیو: ماں باپ۔ ان سوہیں: ناواقف۔

ترجمہ: یہ تازہ زخم اسی بھینسوں کے چرواہے نوکر کے لگائے ہوئے ہیں اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ ماں باپ، بھائی بہن، ماموں، چچے اور ہمسائے سب بھول گئے ہیں اور اب وہ سب بیگانے اور اجنبی معلوم ہوتے ہیں۔

(9) پار چناہوں رانجھن آیا جھنگ سیالیں پھیرا پایا
ہیرے نوں جُز جادو لایا کینویں چھپ چھپیندے

حل لغات: پار چناہوں: دریائے چناب کے پار سے۔ پھیرا پایا: قدم رکھا، چکر لگایا۔ جھنگ سیالیں: جھنگ سیال میں، سیالوں کے جھنگ میں۔ ہیرے نوں: ہیر کو۔ جادو لایا: جادو کیا، مسخر کیا۔ چھپ چھپیندے: محاورہ ہے، راز کی بات کو پوشیدہ رکھنا۔ کینویں: کیسے۔

ترجمہ: رانجھا، دریائے چناب کے پار سے آیا اور سیالوں کے جھنگ میں پھیرا ڈال کر ہیر پر جادو کر دیا۔ اب یہ راز کس طرح مخفی رکھا جاسکتا ہے۔ (کیونکہ عشق اور مشک چھپائے نہیں چھپتے۔)

(10) گھڑڑے وَکڑے ٹوبھے تاڈے سب وسرائے رنیڑے تاڈے
آ وَس سانوَل کولے ساڈے بُٹھ گھت دروہ دِلیں دے

حل لغات: گھڑڑے: جمع گھٹ، گھاٹیاں، نرم زمین۔ وکڑے: زمین کا ایک قطعہ، کیارہ، خیاباں۔ ٹوبھے: تالاب۔ تاڑے: رہائش اور مقام کی جگہ، جہاں پانی جمع ہو جائے۔ نیڑے: عشق، محبت، الفت۔ تاڈے: تمہارے، تمہاری محبت نے۔ کولے: کول، نزدیک، قریب۔ دروہ: فریب، دھوکا، کھوٹ۔

ترجمہ: ریگستان کے تمام حسین مناظر گھڑڑے، کھیت، جوہڑ اور مقام سب تمہاری محبت نے بھلا ڈالے ہیں، اے سانولے محبوب! اب دل سے کدورت کو نکال دو اور میرے پاس آجاؤ۔ (آکر آباد ہو جاؤ۔)

(11) موسم مست ڈِہاڑے بھلڑے ڈاگاں رِملڑے ساوے تلڑے
بھاگ سُہاگ فرید سَولڑے اَکھیاں نال ڈِسیندے

حل لغات: ڈہاڑے: دن۔ بھلڑے: بھلے، مفید، اچھے۔ ڈاگاں ملڑے: مویشیوں کے گلوں کو۔ ملڑے: مل گئے ہیں۔

ساوے تلڑے: سبز تلے کی گھاس' تلہ ایک قسم کا گھاس ہوتا ہے۔ سولڑے: قریب' نزدیک۔ ڈیسندے: نظر آتے ہیں۔
ترجمہ: کیف آفرین موسم ہے اور زمانہ مساعد ہے' مویشیوں کو جابجا سبز تلہ کی گھاس میسر ہے۔ اے فرید (بخت اور وقت کی یاوری کی وجہ سے) خوش قسمتی اور آسائش اتنی قریب ہے کہ آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہے۔ (بھاگ اور سہاگ کا زمانہ ہے۔)

☆ — ☆ — ☆

کافی 181

(1) بے صُورت صُورت اولے کر ناز ادا گھُنڈ کھولے

حل لغات: بے صورت: ذات باری تعالیٰ جو شکل اور صورت سے پاک ہے۔ اولے: کی اوٹ میں' آڑ میں' پس پردہ۔ گھنڈ: پردہ' نقاب۔

ترجمہ: ذات پاک باری تعالیٰ جو صورت سے پاک ہے وہ اپنے محبوب سرور عالم کے قلب مبارک پر پس پردہ بصد ناز ناز و ادا نقاب کو کھول رہی ہے۔ بے صورت' صورتوں کی اوٹ میں ناز و ادا کر کے نقاب کھولتا ہے۔

(2) ہَر ہَر جا وچ رانجھنؑ ماہی آیا نال صفات کماہی
سب سُر انہد مُرلی وَاہی رمز حقائق چولے

حل لغات: رانجھن ماہی: محبوب ازل۔ نال صفات کماہی: صفت یعنی جیسا کہ "وہ ذات پاک ہے" انہیں صفات کی معیت میں' موصوف باہمہ اوصاف خداوندی۔ انہد: آوازۂ حقیقت۔ مرلی واہی: بین بجائی' بنسری پھونکی۔ چولے: چولنا' ہلانا' چھیڑنا۔

ترجمہ: محبوب ازل کا جلوہ ہر ہر جا موجود ہے۔ وہ اپنی صفات قدرت کاملہ اور کیفیت کماہی کے ساتھ انہد کی لے میں بانسری بجا بجا کر حقائق کائنات کے مخفی رموز کو افشاء کرتا ہے۔

(3) وَ فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ بھیت بتاوے نَحْنُ اَقْرَبُ بین بجاوے
لَوْدلیّتم رگیت سُناوے لفظ اَنَا الْحَقّ بولے

حل لغات: وفی انفسکم: قرآن کی ایک آیت کا حصہ ہے: وفی انفسکم افلا تبصرونO "وہ تو تمہارے اپنے نفس میں موجود ہے کیا تم اسے نہیں دیکھتے۔" نحن اقرب: یہ حصہ اس آیت شریف کا ہے: نحن اقرب الیہ من حبل الوریدO "ہم اپنے بندے کی رگ حیات سے بھی زیادہ قریب ہیں۔" لو دلیتم: کی ساری عبادت حسب ذیل ہے: لو دلیتم فی الارض حبل لعلی اللّٰہ ھبط جس کے معنی یہ ہے "اگر زمین کے نیچے رسی لٹکائی جائے تو وہ خدا تعالیٰ پر جاکر منتہی ہو گی یعنی اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔" انا الحق: (میں حق ہوں۔) یہ منصور حلاج کا قول ہے جس نے مستی کی حالت میں ایسا کلمہ کہہ کر اپنے آپ کو مستوجب دار (سولی) بنایا۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: وہ ذات محبوب ازل کبھی کلمہ **وفی انفسکم** فرما کر اپنا راز (بھید) ظاہر کرتا ہے اور کبھی **نحن اقرب** کی بین بجا کر کائنات کو اپنی ذات کا آشنا کرتا ہے اور کبھی **لو دلیتم** کا گیت سنتا ہے اور کبھی **انا الحق** کی آواز بلند کرتا ہے۔

(4) جو کوئی دل ڈوں دھیان رکھیسی ۔۔۔ سارے گجھڑے رَاز نوں پیسی
اِثنینیت کل اُٹھ ویسی ۔۔۔ بھج پوسن سبھ بھولے

حل لغات: ڈوں: طرف، جانب۔ دھیان: توجہ، التفات، محویت۔ گجھڑے: گجھے، مخفی، پوشیدہ۔ اثنینیت: دوئی، وحدت کی ضد۔ بھج پوسن: ٹوٹ جائیں گے، حل ہو جائیں گے، حقیقت کھل جائے گی۔ بھولے: شکوک، شبہات، بھولے بھجن محاورہ ہے اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

ترجمہ: جو کوئی بھی اپنے دل کی طرف توجہ کرے گا، وہی پوشیدہ اسرار کو پالے گا۔ اسی کی توجہ کی وجہ سے وحدت کا علم حاصل ہو کر دوئی سب جاتی رہے گی اور تمام شکوک رفع ہو جائیں گے۔ **من عرف نفسه فقد عرف ربه**○

(5) ہِک جاہِن احکام شریعت ۔۔۔ ہِک جا ہِن اسرار طِریقت
تھیوے کیا دریافت حقیقت ۔۔۔ کون اے پھولے پھولے

مذہب اسلام کے ظاہری پہلو کا نام شریعت اور باطنی کا نام طریقت ہے۔ پھر شریعت بھی دو حصوں میں منقسم ہے: ایک عبادات دوسرا معاملات۔ عبادات کا تعلق عقائد اور رسوم بندگی سے ہے جس کی بدولت تعلق باللہ قائم ہوتا ہے۔ معاملات کا تعلق دنیاوی امور سے ہے جو انسان کی معاشرتی، معاشی اور سیاسی زندگی کے قواعد و ضوابط پر مشتمل ہے۔ طریقت کا تعلق تزکیہ نفس سے ہے جس کے ذریعے ذات حق تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک تیسری چیز ہے جس کا نام حقیقت ہے۔ اس کا تعلق اس دنیا اور آخرت کے حقائق سے ہے۔ حقیقت خالی علم نہیں بلکہ ذاتی تجربہ اور ذات حق تک رسائی کا نام ہے۔ بالفاظ دیگر حقیقت ان مشاہدات، مکشوفات اور مقامات کا نام ہے جو طریقت کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں۔ تصوف مجموعہ ہے "طریقت" اور "حقیقت" کا۔

حل لغات: پھولے پھولے: پہلے پھولے کے معنی قابل انکشاف راز دوسرے پھولے کے معنی کھولے، ظاہر کرے، ہویدا کرے۔

ترجمہ: ایک جگہ پر شریعت کے احکام ہیں۔ ایک جگہ پر طریقت کے اسرار ہیں۔ ایسے حالات میں اس کی حقیقت کیونکر دریافت ہو سکتی ہے۔ کون ان عقدوں کو حل کرے۔

(6) ناں رُل ڈُکھڑی روہ جبل وچ ۔۔۔ ناں تھی اَوکھی مارُو تھَل وِچ
پہلُو دوش کنار بغل وچ ۔۔۔ یار پُنّل ہے کولے

حل لغات: اوکھی: آزار، مشکل۔ پہلو: دوش (کندھا) بغل سب ہم معنی ہیں جھولی میں۔ مارو: قاتل۔ تھل: ریگزار۔ کولے: قرب، نزدیک۔ ناں: نہ۔ رل: آوارہ و سرگرداں ہو کر پھر۔ ڈکھڑے: دکھوں والے۔

نوٹ: ایک نسخہ میں بجائے "پہلو" کے لفظ "پھولیں" یعنی "جستجو کر، تلاش کر" درج ہے۔

ترجمہ: اے سالک تو مشکل اور دشوار گزار پہاڑوں میں نہ بھٹک اور نہ ہی مارو تھل میں خراب پریشان ہو، محبوب پنل تو تیرے اپنے پہلو میں ہے، اپنی بغل میں دیکھ۔ وہ تو تیرے ساتھ ہے، تیرے اندر ہے۔

(7) فخرِ جہاںؒ ہک رِیت سِکھائی اُصلوں حاجت رہی نہ کائی
دل جُڑ جُڑ دُھم دھام مچّائی تھئے گُن گیان سمولے

حل لغات: فخرجہاںؒ: حضرت فخرجہاں صاحب علیہ الرحمتہ سے مراد ہے جو حضرت خواجہ کے پیرو مرشد اور بزرگ بھائی تھے۔ ریت: طریقہ، رسم۔ اصلوں: بالکل۔ گن گیان: علم و عمل۔ سمولے: جمع، اکٹھے۔

ترجمہ: حضرت فخرجہاں علیہ الرحمتہ نے ایک ایسی ریت (رسم) سکھائی ہے جس کے بعد پھر کسی دوسری چیز کی ضرورت باقی نہیں رہی اسی عمل کی وجہ سے دل نے خوب اچھی طرح سے ایسی دھوم دھام مچائی ہے کہ تمام روحانی علوم اور عمل (اوصاف) جمع ہو گئے ہیں۔

(8) رنگپور دے ہِن پنتھ نیارے ہِک نوں بوڑے ہِک نُوں تارے
ہِک پیا جیتے ہِک پیا ہارے تلدے ماسے تولے

حل لغات: رنگپور: رنگ سے بھرا ہوا رنگین، رنگپور وہ شہر جہاں ہیر بیاہی گئی تھی۔ پنتھ: طور طریقے، مذہب، رسم و رواج۔ نیارے: انوکھے، عجیب۔ بوڑے: ڈبو دے، غرق کرے۔ ماسے: ماشے۔ تلدے: تلتے ہیں، وزن کئے جاتے ہیں، تولے جاتے ہیں۔

ترجمہ: رنگ پور کے طور طریقے عجیب ہیں۔ یہ ایک کو ڈبو دیتا ہے اور ایک کو تیرا دیتا ہے۔ (بیڑا پار کر دیتا ہے) گویا ایک جیت رہا ہے اور ایک ہار رہا ہے۔ یہاں تولے ماشے تک کا حساب ہوتا ہے۔ (تولا جاتا ہے۔)

(9) فاش فریدؔ اے وَعظ سُناتوں عالِم، جاہل، شاہ گدا کُوں
جے کوئی چاہے فقر فنا کُوں اَپنڑے آپ کوں گولے

حل لغات: فاش: علانیہ، ظاہر، برملا۔ فقرفنا: فقراور استغراق۔ جے: اگر، عرفان حقیقی۔ گولے: تلاش کرے، ڈھونڈھے۔

ترجمہ: اے فرید! ہر عالم جاہل، بادشاہ اور فقیر کو کھلم کھلا یہ وعظ سنا دے کہ جو شخص فنائی اللہ کا طالب ہو وہ اپنے اندر اس کی تلاش کرے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 182

نوٹ: اس کافی کی ہیئت کسی حد تک مسدس سے ملتی جلتی ہے۔ فراقیہ کیفیات کو مختلف مراحل کی صورت میں پوری

نفسیاتی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ کافی سب کافیوں سے زیادہ طویل ہے۔

(1) پُٹی پیت دے پَنڈھ پریرے بُرے برہوں دے بار بریرے

حل لغات: پٹی: وہ راستہ جو آمدورفت کے لئے ریگستان میں بنایا جاتا ہے۔ پٹی: بدبخت' بدعائی ہوئی۔ پندھ: سفر' فاصلہ۔ پریرے: دور دراز' طویل۔ بریرے: بہت بھاری وزنی' ناقابل برداشت۔

ترجمہ: بدبخت عشق کے سفر کا فاصلہ بہت طویل ہے اور برے فراق کا بوجھ بہت بھاری ہے۔ (ناقابل برداشت ہے۔)

(2) جانڑے مول نہ جانڑے بھانڑے یار دے مَن نوں بھانڑے
گانڑے گہنڑے میوے کھانڑے وِسرے تُول رِہانڑے
راج بَہانڑے حُسن دے مانڑے گزرے بھاگ بھلیرے

حل لغات: مول: بالکل۔ بھانے: یہ لفظ اس مصرع میں دو دفعہ لایا گیا ہے' پہلے بھانے کے معنی پسند' دلخواہ' باعث رضامندی یا مویشیوں کے ٹھہرنے کی جگہ' دوسرے بھانے کے معنی پسند ہیں' قبول ہیں۔ گانے: شب عروسی کے رسمی رنگین تاگے جو دولہا دلہن کی کلائیوں میں باندھے جاتے ہیں۔ تول: رضائی' دولائی۔ وہانے: سرہانے' تکیے۔ راج بہانے: ماں باپ کے سایہ عاطفت کا لطف و آرام' باپ کے گھر کی سرداری۔ حسن دے مانے: غرور حسن' خوبصورتی کا فخر' بڑائی' تکبر۔ بھاگ بھلیڑے: بھلے بخت' بختاور' خوش بختی۔

ترجمہ: محبوب دلنواز التفات کرے یا نہ کرے وہ ہماری محبت اور وفاداری کا احساس کرے یا نہ کرے' ہم کو تو اسی کے پسندیدہ کاروبار پسند ہیں اسی کے مویشیوں کے مقامات دلکش نظر آتے ہیں۔ حضرت عشق نے گانے' گہنے' میوے' کھانے' بستر' رضائیاں اور سرہانے' راج بہانے اور حسن کے غرور سب بھلا دیئے ہیں اور خوش قسمتی کے وقت گزر گئے ہیں۔

(3) ٹول خوشی دے رول ڈِتے وَہ سُولاں لائی کانی
ڈھول نہ نِیتّم کول مُٹھی گیا جوبن جوش جَوانی
ہار سِنگار نہ کھڑ مُکلایا تُرٹڑے پھلوں سہرے

حل لغات: ٹول: صحبتیں' جماعت' پارٹی' مجمع۔ رول ڈتے: تتر بتر کردیں' آوارہ کردیں۔ سولاں: درد و الم۔ کانی: تیر' بددعا کا نشانہ۔ ڈھول: محبوب' معشوق۔ کھڑ: رک کر۔ نہ کھڑ مکلایا: جاتی دفعہ وداع بھی نہ کیا۔ ترٹڑے پھلوں سہرے: پھولوں کے سہرے ٹوٹ گئے' ٹوٹ پھوٹ گئے۔

ترجمہ: درد و الم نے ایسا تیر چلایا کہ عیش و مسرت خوشی و خرمی کی ساری ٹولیاں بکھر کر رہ گئیں۔ (تتر بتر ہو گئیں) محبوب دلنواز مجھ برگشتہ قسمت کو ساتھ نہ لے گیا' میرے جوش جوانی کے جذبات سب بیکار اور ختم' ہار سنگار کرنے کا وقت بھی ایسا ہاتھ سے نکل گیا کہ جاتے وقت وداع بھی نہ کہا' پھولوں کے ہار اور سہرے بھی ٹوٹ پھوٹ گئے۔

(4) بادل کالے پُورب والے نالے باد شمالے

Scanned with CamScanner

بارش نالے وقت سُکھالے موسم رُوپ ڈِکھالے
سوز اُگالے پُوِن اُبالے یار نہیں ہے وَیڑھے

حل لغات: سکھالے: آرام کے، سکھ چین کے۔ روپ: چہرہ۔ اگالے: جوش دے، جلا دے۔ ابھالے: جلدی تعجیل لفظ اوبالے ہے یعنی اوبال اے، جوش دے۔

ترجمہ: پورب (مشرق) کے کالے کالے بادل اور شمال کی ٹھنڈی ہوائیں اور خوشی اور آرام کے وقت سب جگر میں سوز پیدا کرتے ہیں۔ موسم بہار کے قابل دید نظارے سب درد کا باعث بن گئے ہیں، سوز جلاتا ہے اور اس میں ابال آتے ہیں کیونکہ محبوب صحن خانہ میں نہیں ہے۔

(5) چیتر بَہاراں کھیتر ہزاراں ٹوبھے تار مَتاراں
گُل گلزُاراں لکھ للہکاراں کَنِّیں پوِن توَاراں
جوہپڑ سَاڑاں جھوک اُجاڑاں دوست نہ وَسدا نیڑے

حل لغات: چیتر: چیت۔ کھیتر: ریگستان میں موسم بہار میں خربوزوں، ککڑیوں کے کھیت۔ للہکار: صدا، بلانے والی آواز۔ تواراں: خوش آواز، چرواہوں کے لمبی لے کے گیت۔ پوِن: پڑیں۔ جوہپڑ: جوہ پڑ، عارضی ٹھکانے، چھپر، جھونپڑیاں۔ ساڑاں: میں جلادوں۔ اجاڑاں: اجاڑ دوں۔ وسدا: بستا، رہتا۔ نیڑے: نزدیک۔

ترجمہ: چیت کی بہاریں اور کھیتوں کی رونق ریگستان کے لبالب تالاب چمن کے غنچہ کی مہکیں (جن کی بھینی بھینی صدائیں فردوس گوش ہوتی ہیں) یہ تمام مناظر درد بڑھانے والے ہیں کیونکہ محبوب قریب نہیں ہے۔ جی چاہتا ہے کہ جھونپڑا جلا دوں اور جھوک اجاڑ دوں۔

(6) تانگھاں یار دیاں سانگاں کنڑیں بَرہوں مُنٹایاں بانگاں
کُجڑے وال تے اُجڑیاں مانگھاں لِکھدی ہجر دے کانگاں
کر دی چانگاں بجھن نہ تانگاں سُکھ دے بُڈ گئے بیڑے

حل لغات: تانگھاں: انتظار۔ سانگ: برچھی۔ کجڑے: پریشان، میلے کچیلے۔ بجھن: سوجھیں۔ مانگھاں: مانگیں۔ کانگ: لمبا خط۔ چانگ: کوشش۔ تانگ: ذریعہ، کامیابی۔ بڈ گئے: ڈوب گئے۔ بیڑے: کشتی۔

ترجمہ: محبوب کے انتظار یار کی برچھیاں لگی ہیں، کانوں میں جدائی کی آوازیں آ رہی ہیں، بال پریشان اور مانگ اجڑ گئی ہیں، ہجر کے طویل حال لکھ رہی ہوں۔ کئی تدبیریں اور کوششیں کرتی ہوں کوئی امید کامیابی کی نظر نہیں آتی۔ سکھ (آرام) چین کے بیڑے غرق ہو گئے ہیں۔

(7) راہ جبل دے مارو تھَل دے سانگ کسانگ اَجل دے

آوِن یادِ پُنّل ڈے رَلڑے پُور پُون پَل پَل دے
ڈُکھڑے وَل وَل پُکھڑے ڈُھلدے درد اندوہ گھنیڑے

حل لغات: جبل: پہاڑ۔ مارو تھل: قاتل ریگستان۔ کسانگ: غیر موزوں۔ سانگ کسانگ مرکب ہے جس کے معنی اچھے برے طریقے، ذرائع یا وسائل۔ پور پون: غم کے دورے ہوتے ہیں۔ پل پل: لحہ بہ لحہ۔ ول ول: بار بار۔ رلڑے: ساتھ، صحبت۔ پوکھڑے: قسمت، حصہ۔ گھنیڑے: بکثرت۔

ترجمہ: پہاڑوں اور ریگستانوں کے راستے اجل کے تیر کی مانند معلوم ہوتے ہیں اور جب دوست کے ساتھ رہنے کے وقت یاد آتے ہیں تو بے انتہا دکھ اور لحہ بہ لحہ تفکرات کے دورے پڑتے ہیں، میری تقدیر دکھ بار بار میرے حصے میں درد والم کثرت سے بھیجتی رہتی ہے۔

(1) گھلدے:

(8) وَیس وٹیساں دیس چھوڑیساں جوگن تھی گزریساں
خاک رَمیساں دُھونی لیساں نازک نینہہ نبھیساں
شرم لڑھیساں بھَرَم بوڑیساں کیجو کِھلِسن کھیڑے

حل لغات: ویس: بھیس، پوشاک۔ وٹیساں: بدلوں گی۔ دیس: وطن۔ چھوڑیساں: چھوڑوں گی۔ رمیساں: بدن پر ملوں گی۔ کیجو کھلسن: کیا ہوا جو ہنسیں گے۔ نبھیساں: نبھاؤں گی، وفا کروں گی۔ لڑھیساں: بہادوں گی۔ بوڑیساں: ڈبو دوں گی۔

ترجمہ: بھیس بدل کر وطن چھوڑوں گی اور جوگن بن کر عمر گزاروں گی، خاک بدن پر ملوں گی اور دھواں رما کر عشق کا نازک زمانہ گزاروں گی، شرم اتاروں گی اور عزت غرق کر دوں گی، بہا دوں گی۔ کیا ہوا جو کھیڑے ہنسیں گے۔ (میرا مذاق اڑائیں گے۔)

(9) نوک غماں دی چوک ڈُکھاندی دَم دَم دِل دَرماندی
رات ڈِیہاں تڑپھاندی کُٹھڑی مہنیں سِٹھڑیں کھاندی
سیجھ نہ بھاندی پئی کُرلاندی مُٹھڑی عِشق اَویڑے

حل لغات: چوک: چبھن، خلش۔ ڈکھاں دی: دکھوں کی۔ درماندی: تھکی ہوئی، نڈھال۔ تڑپھاندی: مضطرب، تڑپتی۔ مہنیں سٹھڑیں: بدکلامیاں اور طعنے۔ کرلاندی: آہ و زاری کرتی، بے چین۔ اویڑا: زبردست، ضدی، جو معمولی باتوں پر ضد کرے جس سے جان چھڑانا مشکل ہو، بے ڈھب۔

ترجمہ: غم کی نوک اور دکھوں کی خلش ہے، دل ہر وقت بے چین ہے، طعنے سہتی ہوں اور دن رات تڑپتی ہوں اس بے ڈھنگے عشق نے ایسا خراب کیا ہے کہ سیج نہیں بھاتی اور ہر وقت کراہ رہی ہوں (چیخیں چلاتی ہوں۔)

(1) لٹڑی

(10) دِلڑی حرمَل اَکھیاں بَل بَل پیریں چھَل چھَل چھالے
زِرمَل دَرد اندر دے دَرمَل ڈِرتڑے روگ کُشالے
جَلبل تے ہتھ مَل مَل کُوکاں زخم پئے وَنج زیرے

حل لغات: حرمل: سپند، نظربند کے واسطے بیماروں اور بچوں کے سر پر سے وار کر دھونی مارتے ہیں جو ہلکی سی آنچ پر بھی تڑپتا ہے اور تڑتڑ کی آواز دیتا ہے۔ بل بل: لبریز، اشک آلود۔ چھل چھل: بکثرت۔ زرمل: ریشم، نرم۔ در مل: علاج۔ کشالے: مصائب۔ جلبل: سوختہ۔ کوکاں: شور کروں۔ زیرے: کلیجے۔

ترجمہ: میرا دل مانند سپند ہے اور آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہیں، پاؤں میں چھل چھل چھالے ہو گئے ہیں۔ جل جل کر اور ہاتھ مل مل کر شور کرتی ہوں کیونکہ کلیجے کے اندر ناسور پڑ گئے ہیں۔ زخم اب جگر تک جا پہنچے ہیں۔

(11) لالی لِوئے تے کانگا بولے رِتھیواں اولے گھولے
مُرغ مولے کرن چہولے ناں ڈے راوَل رولے
سارے سَوَنڑ شُگون سمولے وَڑ ویڑھے بَٹھ جھیڑے

حل لغات: لالی لوے: زغن کی آواز، لالی بولتی ہے۔ اس کو لونا کہتے ہیں۔ چہولے: کلیلیں، خوش گفتاریاں۔ سمولے: تمام، اکٹھے، یکجا۔ اولے گھولے: قربان، فدا۔ مرغ مولے: مرغ اور مولے (چھوٹے بڑے پرندے)۔ وڑ: داخل ہو۔

ترجمہ: کوے اور لالی کی آوازوں پر اس لئے قربان ہوتی ہوں کہ وہ شاید تیرے آنے کی خبر دے رہے ہوں، مرغ اور مولے کلیلیں کرتے ہیں (اور میں بیقرار ہوتی ہوں) اے دوست اب تو زیادہ چکر نہ دے اور جھگڑے چھوڑ کر میرے گھر آجا کیونکہ تمام آثار اور شگون تیرے آنے کی خبر دے رہے ہیں۔

(12) کیا دُوری مجُوری اوڑک وَنجنڑاں جھوک ضُروری
پُوری نیساں سِک سانوّل دی رِہم اِیمان دی مُوڑی
پُورے جھورے خاک رِپٹی دی کر سِم کیچ وَہیڑے

حل لغات: اوڑک: آخر کار۔ ونجناں: جانا۔ موڑی: سرمایہ۔ پوری جھوری: ملوث، لپٹی ہوئی، خاک میں لتھڑی ہوئی۔ وہیڑے: بسیرے، طعن۔ پٹی: راستہ۔ پٹی: بدبخت۔ کرسم: کرے گی۔

ترجمہ: دوری اور مجبوری کے بعد آخر منزل پر پہنچنا ضروری ہے، دوست کی محبت جو میرے ایمان کا سرمایہ ہے۔ اس کو پوری طرح نبھاؤں گی، جب میں راستہ کے گرد و غبار سے ملوث ہو کر کیچ پہنچوں گی تو وہاں کے لوگ مجھ پر طعن کریں گے۔

(13) اَگ لائی بھڑکائی رَنگت چشماں چوٹ چلائی
رِیداں رِکرن لڑائی رَمزیں جُڑ کر چاٹ چکھائی

بے واہی دے نال اَجائی غمزے رَکھن بکھیڑے

حل لغات: چوٹ چکھائی: درد آشنا کیا۔ بکھیڑے: چھیڑ چھاڑ۔ رنگت: رنگ روپ نے۔ جڑ کر: اچھی طرح' خوب۔ بے واہی: بے آسرا۔ اجائی: یونہی' بیکار۔

ترجمہ: محبوب کے رنگ روپ نے میرے تن بدن میں آگ بھڑکا دی ہے اور آنکھیں پیہم چوٹ کر رہی ہیں' نگاہیں لڑتی ہیں اس کے دلربا عشوے اپنی پوری طاقت کے ساتھ تھپڑ مارتے ہیں خواہ مخواہ جھگڑے رکھتے ہیں۔

(14) اللہ راسی' ماناں ماسی شہر بھنبھور دی وَاسی
طرح اُداسی سخت پیاسی بَدن بھَبھُوت سَناسی
کھَوساں پھاسی تھی بے آسی پَل پَل موت کہیڑے

حل لغات: کہیڑے: للکارے' دعوت دیتی ہے۔ اللہ راسی: وہ شخص جس کا کوئی مددگار نہ ہو اور خدا پر بھروسہ ہو۔ ماسی: خالہ۔ واسی: رہنے والی۔ کھوساں: کھاؤں گی۔ پھاسی: پھانسی۔ بے آسی: مایوس' ناامید۔

ترجمہ: میں بے یارومددگار (اللہ پر بھروسہ رکھنے والی جس کی ماں اور ماسی (خالہ) تک بھی نہیں ہیں) اداس اداس اور سخت پیاسی پھر رہی ہوں۔ شہر بھنبھور کے رہنے والی بدن پر (بھبھوت) راکھ ملے اور سنیاسی بنی ہوئی ہوں' مجھے تو ہر وقت موت پکار رہی ہے۔ آخر ناامید ہو کر پھانسی کھا جاؤں گی۔ موت لمحہ بہ لمحہ مجھے دعوت دے رہی ہے۔

(15) جنگل' بیلے' رِشینہ مَریلے ڈوڑے ڈُکھ ڈوہیلے
کپڑے مَیل کچیلے رِنہھ گئے ہَسّن کھِلّن دے ویہلے
ویہلے میلے کر' اَکلیلے آ وس ہوت اوریرے

حل لغات: ڈوڑے: اذیتیں۔ ڈکھ ڈوہیلے: تکالیف۔ اوریرے: اس طرف' نزدیک' قریب۔ نبھ گئے: گزر گئے۔ ہسن کھلن: ہنسی مذاق۔ ویلے: اوقات۔ ویہلے: جلدی' شتاب۔

ترجمہ: جنگل بیابان میں جہاں مارنے والے شیر ہیں اور میں دکھ درد اور مصیبت میں مبتلا ہوں' کپڑے میلے کچیلے ہیں' ہنسی خوشی کے وقت (زمانے) گزر گئے ہیں۔ اے البیلے دوست اب تو نزدیک آ کر رہائش اختیار کر اور جلدی ملاقات کی کوئی سبیل کر۔ (اے ہوت بلوچ ذرا اس طرف کو اور زیادہ قریب آکر آباد ہو جا۔)

(16) پَندھ اَڑانگے دِلڑی تانگھے اَوکھے وصل دے سانگے
مِلّن مہانگے کوجھے لانگھے چولا بوچھن گھانگھے
جُوہ جُتّن دے ڈِسّم نہ چانگے نال کھارے نہ چھیڑے

حل لغات: پندھ: مسافتیں۔ اڑانگے: پیچیدہ' مشکل' دشوار گزار۔ اوکھے: مشکل۔ سانگے: مواقع' اتفاقات۔ ملن: ملنا۔

مہانگے: مشکل ہے' مہنگا ہے۔ کوجھے: خراب' بدصورت۔ لانگھے: گزرگاہیں۔ چولا: کرتا۔ بوچھن: دوپٹہ۔ گھانگے: پھٹے ہوئے' تار تار۔ ڈسم: نظر آتے ہیں۔ کھارے: راستہ' مویشیوں کی گزرگاہیں۔ چھیڑے: چھیڑ ہے' بھینسوں کے گلے۔ جوہ جتن: ٹھکانے اور آبادی۔ چانگے: مویشیوں کے گلے' آثار' نشانیاں۔

ترجمہ: سفر مشکل اور دل منتظر و بیتاب ہے۔ وصل کے اتفاق بہت مشکل ہیں۔ محبوب کا ملنا دشوار ہے۔ کپڑے پھٹے ہوئے ہیں' راستے خراب اور بے ڈھب ہیں۔ کرتا اور دوپٹہ تک تار تار ہو چکا ہے۔ کسی آبادی اور ٹھکانے کے کوئی آثار بھی مجھے دکھائی نہیں دیتے۔ نہ مویشیوں کے گلے ہیں' نہ ان کی گزرگاہوں کے نشانات ہیں اور نہ چرنے والی بھینسوں کے گلے نظر آتے ہیں۔

کوشش کے لئے کوئی طریق کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔

(17) رتیر جگر وِچ پیڑ اندر وِچ رنیراں نیر وَہیراں
پیر مناواں دِھیر نہ پاواں دِل دِلگیر لَویراں
مارُو چھوڑ ملہیر سِدھایا پئے تقدِیر نکھیڑے

حل لغات: پیڑ: درد۔ نیراں: آنسو۔ نیر وہیراں: آنسو زیادہ بہہ رہے ہیں۔ دھیر نہ پاواں: قرار نہ ملے' چین نہ پاؤں۔ لویراں: دھجیاں۔ پیر مناواں: پیروں کی منتیں مانوں۔ دہیر: تکیہ' سہارا۔ نکھیڑے: جدا کرے۔

ترجمہ: جگر میں تیر (لگا ہوا ہے) اور دل میں درد ہے' آنسوؤں کی جھڑی لگی ہے' پیر (مرشد) مناتی ہوں مگر کوئی سکون اور قرار نہیں پاتی۔ دل سخت اداس اور غمگین ملول و پاش پاش ہے کیونکہ محبوب مجھے چھوڑ کر ملہیر (اپنے وطن) چلا گیا ہے اور تقدیر نے ہمارے درمیان جدائی ڈال دی ہے۔ (جدائیاں پڑ گئی ہیں۔)

(18) سَٹیاں مَٹیاں بَھٹیاں کٹیاں وَٹیاں پَٹیاں پَتیاں
گھٹیاں خوشیاں پاڑوں پَٹیاں ہَٹیاں سُکھ دیاں رَتیاں
مُٹھیاں تیغ برھوندی دی کُٹھیاں لُٹیاں ناز نویرے

حل لغات: سٹیاں: پھینک دیں' چھوڑیں۔ رہٹیاں: دودھ بلونے کے برتن۔ بھٹیاں: بھاڑ میں گئیں۔ کٹیاں: بھینس کے بچے۔ وٹیاں: رستہ۔ پٹیاں: رستہ۔ پتیاں: حصہ زمین۔ پاڑوں پٹیاں: جڑ سے نکلے ہوئے بے بنیاد۔ ہٹیاں: ہٹ گئیں' دور ہو گئیں۔ مٹھیاں: زیر نقصان۔ نویرے: نوعمر' معشوق' محبوب۔

ترجمہ: مٹیاں (دودھ دوہنے کے برتن) چھوڑ دے کٹیاں (بھینسوں کے بچے) بھاڑ میں ڈالیں' سیدھے راستے بھول گئے' محبت گھٹ گئی اور خوشیاں جڑ سے نکلی ہوئی ایک طرف ہو گئیں۔ خوشی کی راتیں گزر گئیں اور میں برباد شدہ عشق کی تیغ سے محبوب کے ناز و ادا کی یاد میں لٹ گئی (غارت ہو گئی۔)

(19) درد جدید مزید ہمیشہ ریت پریت سوائی

پریت پرم دے گیت سکھایم نیت اساں سر چائی
عید فرید بعید سنیوسے غم کیتے دل دیرے

حل لغات: پریت: محبت۔ سوائی: اور زیادہ۔ سکھایم: مجھے راس آئے۔ نیت سرچائی: لفظی معنی نیت سرپر اٹھالی۔ محاورہ ہے ہمیں اپنی نیت کا پھل ملا۔ سینوسے: سنائی دے۔

ترجمہ: ہمیشہ نیا ورد اضافے میں ہے اور محبت روز بروز زیادہ ہے اور اس محبت نے ہی جس کو ہم نے نیت کرکے اپنے ارادہ سے اپنے سرپر اٹھایا ہے، عشق کے گیت ہم کو سکھائے ہیں۔ مجھے تو محبت اور پریم کے گیت راس آگئے ہیں اس لئے یہ سب مجھے اپنی نیت کا پھل مل رہا ہے۔ اے فرید سنا ہے کہ عید ابھی کافی دور ہے یعنی عید کے دن بہت دور ہیں۔ اس لئے غم و آلام نے دل میں ڈیرے ڈال دیئے ہیں یعنی غم نے دل میں گھر کرلیا ہے۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 183

(1) پردیسی یارا، وا پورب دی گھلے

حل لغات: پردیسی: غریب الوطن، مسافر۔ وا: ہوا۔ پورب: مشرق۔ گھلے: چلے، چلتی ہے۔

ترجمہ: اے پردیس میں رہنے والے دوست مشرق سے آنے والی ہوا چل پڑی ہے۔

(2) ساونڑ مینہ برسات دی واری پھوگ پھلی کھپ پھلے

حل لغات: واری: باری۔ پھلی: پھولی، پھلاری، ببول کی قسم کا ایک صحرائی پودا۔ پھوگ کھپ: ریگستان کے پودے۔ پھلے: سرسبز ہو جائے۔

ترجمہ: ساون کی برسات کی باری آگئی ہے۔ پھوگ اور کھپ کے پودے بڑھ گئے اور ان پر پھول نکل آئے ہیں۔

(3) گاجاں گجکن بجلیاں لسکن ذوقوں دلڑی چھلے

حل لغات: گاجاں: گرجیں۔ گجکن: گرج دھمک کی آواز۔ لسکن: چمکیں۔ ذوقوں: ذوق سے۔ چھلے: جوش میں آئے، ہیجان میں آئے۔

ترجمہ: بادل گرج رہے ہیں بجلیاں کوند رہی ہیں اور دل میں ذوق و وجدان کی جوہ سے ہیجان پیدا ہو رہا ہے۔

(4) دھامن کترن سنھ تے سبھوں چتر سہاگ دا جھلے

حل لغات: دھامن کترن سنھ: ریگستان کے پودے ہیں۔ سبھوں: اپنے آپ۔ جھلے: جھولے۔

ترجمہ: دھامن کترن سنھ کے سرپر سہاگ کا چتر جھول رہا ہے، سب مسرت سے ہیں، خوشی سے جھول رہے ہیں۔

(5) جے تیئں پانی پلہڑ نہ گھٹسی کون بھلا سندھ جُلّے

حل لغات: جے تیئں: جب تک۔ پلہڑ: بارش کا پانی جو ریگستان کے نشیبوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ نہ گھٹسی: کم نہ ہو گا' ختم نہ ہو گا۔ جلے: جائے' جا سکتا ہے۔

ترجمہ: جب تک بارش کا پانی خشک نہیں ہوتا بھلا سندھ کی طرف کون جا سکتا ہے' جب تک ریگستان میں پانی باقی ہے' ہمارا قیام یہیں رہے گا۔ (سندھ روہی کے مقابل آباد علاقہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور یہ دریائے سندھ کا قریبی علاقہ ہے۔)

(6) روز بروز فرید ہے لذّت طبع ڈیہنو ڈینہہ کھُلّے

حل لغات: لذت: کیف و سرور۔ ڈیہنو ڈینھ: روز بروز' دن بدن' آئے دن۔ کھلے: کھلتی ہے' شگفتہ ہوتی ہے۔

ترجمہ: ایسے کیف افزاء اور خوشگوار موسم کے اثر سے' اے فرید روز بروز لذت زیادہ ہو رہی ہے اور طبیعت ہر دن شگفتہ ہو رہی ہے۔ (ہوتی جا رہی ہے۔)

☆ ▬ ☆ ▬ ☆

کافی 184

(1) پُر وحشت سُنجڑی روہی اے دِل دیوانی موہی

حل لغات: پُر وحشت: بھیانک' وحشت انگیز۔ سنجڑی: سونی' غیر آباد' سنسان' ویران۔ موہی: موہ لیا' مبتلا کر لیا۔

ترجمہ: وحشت انگیز اور ویران روہی (ریگستان) نے اس دیوانہ دل کو موہ لیا ہے۔

(2) واہ یار پُنّل مَن بھاندا[1] واہ داروں دَرد دلاں دا
ہاں بردا تیڈڑے[2] ناں دا چُم چاتم تیڈڑی ڈوہی

حل لغات: من بھاندا: من پسند' دل کو لبھانے والا۔ داروں: دارو' علاج' دوا۔ چم چاتم: چوم کر میں نے اٹھا لیا۔ ڈوہی: ملامت (محبت کا بوجھ)' تہمت' الزام۔

ترجمہ: میرے من پسند محبوب پنل! تو تو دلبر محبوب ہے تو دردمند دلوں کا علاج ہے' میں تو تیرے نام پر بک چکا ہوں اور تیری محبت کی ملامت کو میں نے خوشی خوشی چوم کر سر پر اٹھا لیا ہے۔

(1) منداں (2) تیڈڑا باندا

(3) وَنج آکھیں قاصد بھلڑا ہے سانوِنڑ سخت سَولڑا
رل یار تھلاں وِچ کلہڑا ہی قسم خدا دی دروہی

حل لغات: بھلڑا: بھلا' نیک۔ قاصد: پیغام پہنچانے والا۔ سولڑا: نزدیک' قریب' آسان۔ کلھڑا: اکیلا' تنہا۔ دروہی: قسم' واسطہ۔

ترجمہ: اے قاصد نیک بخت' تو جب میرے محبوب سے ملے تو میری طرف سے یہ عرض کر دینا کہ اب تو ساون کا مہینہ بہت قریب ہے۔ تمہیں خدا کی قسم ایسے وقت تو مجھے تنہا روہی میں آکر مل۔ خدا کی قسم کھا کر میں تمہیں دروہی دیتی ہوں اور ایفائے عہد کی پابند کرتی ہوں۔

(4) تھی راہی برڈوں جُلساں   وَل رَاہُوں مُول نہ وُلساں
وَنج ساتھ پریں دے رلساں   وِچ روہی کرسُوں بوہی

حل لغات: بر: ویرانے۔ ڈوں: کی طرف۔ جلساں: چلوں گی۔ ولساں: واپس آؤں گی۔ پریں: دوست' مہمان' قافلہ۔ رلساں: مل جاؤں گی۔ بوہی: گزر اوقات' کھیتی باڑی۔

ترجمہ: میں نے پکا ارادہ کر لیا ہے کہ صحرا نوردی کے سلسلہ میں روہی جاؤں گی اور راستہ سے ہرگز واپس نہ لوٹوں گی (واپس نہ آؤں گی) اور اپنے محبوب سے مل کر روہی میں بسر اوقات کروں گی۔

(5) بُٹھ توں بِن چیتر بہاراں   سر سُول آون کر واراں
دِل دُکھڑے درد ہزاراں   اندوہ کرَن اَنبوہی

حل لغات: بٹھ: بھاڑ میں جائے۔ توں بن: تیرے بغیر۔ واراں: جمع وار کی' حملہ۔ انبوہی: ہجوم' کثرت' بھیڑ۔

ترجمہ: اے دوست تیرے بغیر میں موسم بہار کو کیا کروں گی' تیرے ہجر میں تو میرے سر پر لگاتار درد و غم کے سول ہیں اور دل میں ہزارہا درد و رنج ہیں۔ افکار اور اندوہ ہجوم کر کے میری مصیبت بڑھا رہے ہیں۔

(6) گیا زیور ہار چنبیلی   کیا پھُلوں سیجھ سُہیلی
تھیا عِشق فرید آبیلی   سبھ بھُل گئے ایہی اوہی

حل لغات: گیا: ختم ہوا۔ ہار چنبیلی: زیوروں کے نام۔ سہیلی: خوش نما۔ بیلی: ہمدم' ساتھی' محرم راز۔ ایہی اوہی: یہ' وہ۔

ترجمہ: اے فرید جب سے عشق میرا ہمدم و دمساز ہوا ہے اس وقت سے زیور پھولوں کی سہاونی سیج سب بھول گئے ہیں' یہ بھی اور وہ بھی سب بھول گئے ہیں۔

☆ ▬▬ ☆ ▬▬ ☆

کافی 185

(1) پَل پَل سُول سَوایا ہے   جی مُفت دُکھاں وِچ آیا ہے

حل لغات: سول: درد و اندوہ۔ سوایا: سوا کہتے ہیں $1\frac{1}{4}$ کو یعنی ایک سے بقدر ایک چوتھائی کے بڑھتا جا رہا ہے' زیادہ' روز افزوں ہے۔ دکھاں وچ: دکھوں میں۔

ترجمہ: دردِ دل ہر گھڑی زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ مفت میں زندگی تکلیفوں کا شکار بن گئی ہے۔

(2) دوُر گیا منظور دِلیں دا تَن مَن دَھن ہے مال جِہیندا
شالا ڈھولَنڑ مِلِم پَہیندا درداں سخت سَتایا ہے

حل لغات: دلیں دا: دلوں کا۔ جہیں دا: جس کا۔ پہیندا: دلبر' پسندِ خاطر' دلربا۔ شالا: خدا کرے۔ ملم: مجھے ملے۔

ترجمہ: میرا تن من دھن جس کے لئے وقف ہے' وہ دلی محبوب دور چلا ہے۔ خدا کرے مجھے میرا چہیتا محبوب مل جائے کیونکہ دردِ فراق نے سخت بے چین کر رکھا ہے۔

(3) دَشت بیاباں جال اَساڈی سوز اندوہ دی چال اَساڈی
ماتم حال تے قال اَساڈی عِشق بَہوُں ڈُکھ لایا ہے

حل لغات: دشت: جنگل۔ بیاباں: صحرا۔ جال: گزارا۔ اندوہ: ڈر' خوف۔ بہوں: بہت۔ ڈکھ: دکھ۔

ترجمہ: ہمارے ٹھکانے اب جنگل اور بیابان میں ہیں اور ہماری ہر ایک چال میں سوز و اندوہ ہے' ہمارا حال و قال سب ماتم کا نمونہ ہے' عشق ہی نے بڑے دکھ دیئے ہیں۔

(4) چاک کِیتے دل چاک مَہیندے کون کُلَڑے زخم کوُں سِیندے
مرہم وصل وصال تَہینڈے کھیڑا کوُڑ اجایا ہے

حل لغات: چاک کیتے: ٹکڑے ٹکڑے کئے' پاش پاش کئے' زخمی کر دیئے۔ چاک مہیندے: بھینسوں کا چرواہا' رانجھن مہیں کو اگر میم کی زبر سے پڑھیں تو اس کا معنی ہو گا کہ میرے چاک یا میرے محبوب نے دل کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ کلڑے: پیچیدہ۔ سیندے: سیتا ہے۔ تہیں دے: اسی کا۔ کوڑ: جھوٹ۔ اجایا: بے کار' بے فائدہ۔

ترجمہ: میرے دل کو محبوب نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے' یہ خطرناک زخم کون سی سکتا ہے اس کے لئے تو چاک (محبوب) ہی کا وصال مرہم ہو گا۔ کھیڑا تو بالکل بیکار جھوٹ ہے۔

(5) رَانجھنڑ جوگی میں جُگیانڑی بے زر اُس دے راہ وِکانڑی
مُٹھڑی ماری پھراں نِمانڑی نام نِشان گنوایا ہے

حل لغات: وکانی: بکی۔ نمانی: جس کا کوئی سہارا نہ ہو' بے وسیلہ' مایوس' دلگیر۔ گنوایا: کھویا' ضائع کیا۔

ترجمہ: میں تو اپنے جوگی محبوب کے لئے جوگن بنی ہوئی ہوں اور اس کے راہ میں مفت بک چکی ہوں' میں ستم زدہ ماری ماری پھر رہی ہوں اور محبوب کے عشق میں اپنا نام و نشاں تک گنوا چکی ہوں۔

Scanned with CamScanner

(6) ربہوں البنی جُڑ کر لائی سَڑدیں بَلدیں پِھراں لوکائی
لوک کیا جانے پِیڑ پَرائی جو لِکھیا سو پایا ہے

حل لغات: البنی: شعلہ' آگ۔ جڑ کرلائی: خوب اچھی سے آگ لگائی۔ لوکائی: لوگوں سے چھپائے پھرنا۔ پیڑپرائی: دوسرے کا درد' پرایا دکھ۔ لکھیا: قسمت کا لکھا ہوا' نوشتہ تقدیر۔ سوپایا ہے: سو' وہی' وہی پایا' وہی ملا جو قسمت میں لکھا ہوا تھا۔

ترجمہ: عشق نے زبردست آگ لگا دی ہے' جل بھن کر خاک ہو گئی ہوں' پھر بھی اسے چھپائے پھرتی ہوں' دوسرے کا درد کون جان سکتا ہے جس تن لاگے سو تن جانے جو میری قسمت میں لکھا تھا وہی میں نے پایا ہے۔

(7) چَھڈ گیا رانجھن سِر دا وَالی کِتیُس حال کنُوں بے حالی
ساڑاں سیجھ تے تُول نہالی سَب کُجھ ہجر بُھلایا ہے

حل لغات: چھڈ گیا: چھوڑ گیا۔ سردا والی: ولی نعمت' سر کا مالک' محبوب۔ کتیس: اس نے کیا۔ بے حالی: خستہ حال' بدمنظر۔ ساڑاں: جلا دوں۔

ترجمہ: میرے سر کا مالک رانجھا مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے اور مجھے بدحال کر گیا ہے۔ میں سیج' تکئے' رضائی اور نہالی کو آگ لگاتی ہوں اس کے ہجر نے سب کچھ بلا دیا ہے۔

(8) دِل نُوں لُٹیا عِشق مَریلے پِھر دی شہر تے جنگل بیلے
مَتاں فرِیَد کرے رَب میلے تانگھ آرام ونجایا ہے

حل لغات: نوں: کو۔ مریلے: مارنے والا' ڈاکو' رہزن' قاتل۔ بیلے: جنگل' بیابان۔ متاں: شاید۔ رب میلے کرنے: خدا ملائے۔ ونجایا: گنوایا۔

ترجمہ: عشق کے رہزن چور نے دل کو لوٹ لیا ہے' میں شہر اور ویران جنگلوں میں پھر رہی ہوں' شاید کہیں خدا تعالیٰ فرید کو محبوب ملا دے۔ اس کے انتظار نے صبرو قرار مٹا دیا اور آرام گنوا دیا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 186

(1) پُرانی پیڑ پَئی گَل دی نہ گَل دی دال در مَلّ دی

حل لغات: پرانی: پرانی' دیرینہ۔ نہ گل دی دال: نہیں گلتی' دل نہیں گلتی۔ درمل: دارو' علاج' دوائی' معالجہ۔ درمل کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ دروازہ مل کر بیٹھنے والا (دروازہ پر دھواں ڈال کر بیٹھنے والا) اس طرح شعر کا ترجمہ یہ ہو گا کہ محبت کا پرانہ زخم گل سڑ رہا ہے اس لئے کہ دروازہ پر دھواں ڈال کر بیٹھنے والے عاشق کی کوئی دال نہیں گلتی۔ (کوئی بات نہیں سنی

جاتی) دال نہ گلنا محاورہ ہے۔

ترجمہ: پرانی محبت گلے آپڑی ہے' اب علاج اور دواؤں کی دال نہیں لگتی' یعنی دوائی کسی کام نہیں آتی۔

(2) سَدا جَلدی تے ہَتھ ملدی   اَجل دی تانگھ پَل پَل دی
وَتاں رُلدی پَٹی تَھلدی   نہ ٹَل دی سِک بروچِل دی

حل لغات: سدا: ہمیشہ۔ ہتھ ملدی: ہاتھ ملتی' کف افسوس ملتی ہوں۔ اجل: موت مرگ۔ وتاں رلدی: آوارہ پھرتی ہوں۔ پٹی تھل دی: میدان صاف کو پٹی کہتے ہیں۔ تھل: کف دست میدان وسیع۔ نہ ٹلدی: نہیں ٹلتی' رفع نہیں ہوتی۔ سک: انتظار' چاہت۔ بروچل: بلوچ' محبوب۔

ترجمہ: محبت میں ہمیشہ جل رہی ہوں اور ہاتھ مل رہی ہوں اور ہر وقت موت کا انتظار کر رہی ہوں' ریگستان کے میدانوں کی پٹیوں میں بے خانماں پھرتی آوارہ ہو رہی ہوں۔ پردیسی محبوب کی محبت اور چاہت کم نہیں ہوتی۔ (نہیں ٹلتی۔)

(3) سڑیندی سیجھ مَلمل دی   تلیندی تُول نَرمل دی
سَنجی نوں سانگ سانوَل دی   ازل دی ہے نہ اَج کَل دی

حل لغات: سڑیندی: جلاتی ہے۔ ململ: مخمل۔ تول: رضائی۔ تلیندی: تل رہی ہے۔ نرمل: کے صحیح معنی خالص' صاف پاکیزہ کے ہیں۔ یہاں نرم اور نرمہ کے معنی ہیں' نرمہ خاص قسم کی ایک کپاس ہوتی ہے جو عام کپاس سے زیادہ نرم ہوتی ہے۔ سنجی: سونی' بے نوا۔ سک سانول دی: محبوب کے عشق کی چوٹ' دوست کا انتظار' محبوت کی چاہت۔

ترجمہ: مخمل کی سیج جلاتی ہے اور رضائی کی نرم اور خالص کپاس تل رہی ہے۔ بدبخت کو محبوب ملیح کا انتظار ہے۔ عاشق بے نوا کو محبوب کی محبت کا بھالا ازل سے لگا ہوا ہے' آج کل کا نہیں ہے۔

(4) ڈُکھاں ڈُکھڑے ڈِتے ڈاڈھے   ہَڈاں دا ماس غم کھادھے
ہمیشہ دَرَد دِہن وادھے   پُنل وَلدیں کریں جَلدی

حل لغات: ڈکھاں: دکھوں نے۔ ڈکھڑے: درد و رنج۔ ڈتے: دیئے۔ ڈاڈھے: زبردست' زیادہ' سخت۔ ہڈاں: جمع ہڈ' ہڈیاں۔ ماس: چمڑا' گوشت۔ وادھے: زیادہ' بڑھے ہوئے' ترقی پر۔ ولدیں: واپسی۔

ترجمہ: فراق کے دکھوں نے بہت ستایا ہے اور غم ہڈیوں کا ماس (گوشت) تک کھا گیا ہے' اے پنل محبوب جلدی واپس آنے کی تدبیر کرو' یہاں تو ہر وقت درد روز افزوں بڑھ رہا ہے۔

(5) اَویڑا عِشق پیا جھولی   لَویراں ہے چُنی چولی
نہ جَمدیں وقت ما گھولی   رِڈتی گولی ہلاہل دی

حل لغات: اویڑا: پیچیدہ' بے ڈھب۔ جھولی: گود' دامن۔ لویراں: ٹکڑے ٹکڑے' تار تار۔ چنی: دوپٹہ۔ چولی: کرتا زنانہ۔ جمدیں وقت: وقت ولادت' پیدا ہوتے ہی۔ گھولی: واری گئی' صدقے ہوئی۔ ہلاہل: زہر قاتل۔

ترجمہ: بے ڈھب عشق میرے پلے پڑا ہے جس کے جوش میں دوپٹہ اور کرتا ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں' صدقے گئی ماں نے بھی پیدائش کے وقت مجھے زہر کی گولی کیوں نہ دی؟

(6) سجن رُٹھڑاتے مُکھ مُٹھڑا خوشی دا سانگ سبھ تُرٹڑا
نہ ڈُکھ کھُٹڑا نہ جی چھُٹڑا اپُٹھڑی مُونجھ وَل وَلدی

حل لغات: رٹھڑا: روٹھا' ناراض ہوا۔ مکھ: منہ۔ سانگ: اتفاق' موقع' تعلق' علاقہ۔ ترٹڑا: ٹوٹ گیا' شکستہ ہو گیا۔ کھٹڑا: کھٹ گیا' کم ہوا۔ اپٹھڑی: الٹی۔ مونجھ: اداسی۔ ول: پھر۔ ولدی: لوٹتی ہے' واپس آتی ہے۔

ترجمہ: محبوب ناراض ہوا' چہرہ بے رونق ہو گیا' خوشی کا تمام تعلق ٹوٹ گیا۔ نہ دکھ کم ہوا نہ جان چھوٹی' الٹا گھبراہٹ پھر زیادہ ہو گئی ہے۔

(1) سکھ

نوٹ: ایک نسخہ میں لفظ "سکھ ہٹرا" ہے اور زیادہ درست یہی ہے یعنی محبوب کے روٹھ جانے سے سکھ باقی نہ رہا۔

(7) سَڑیندا سوز چھاتی ہے مریندا روگ کاتی ہے
نہ پیندا یار جھاتی ہے کراں کیا کُجھ نہیں چلدی

حل لغات: سڑیندا: جلاتا ہے۔ مریندا: مارتا۔ چھاتی: سینہ۔ کاتی: چھری' کارد' خنجر۔ جھاتی: جھانک۔ چلدی: چلتی' کارگر ہوتی۔

ترجمہ: سوز سینے کو جلاتا ہے اور درد چھریاں چلاتا ہے' محبوب کا یہ حال ہے کہ وہ تھوڑی سی دیر کے لئے بھی جھلک نہیں دکھاتا۔ کیا کروں کچھ بس نہیں چلتا۔

(8) ڈُکھی دا درد وَیری ہے مُٹھی دی ما اَویڑی ہے
تَتی دا وِیر ڈَیری ہے سِرُوں سختی نہیں ڈھلدی

حل لغات: ڈکھی: دکھیا۔ ویری: دیر کا' دیرینہ۔ اویڑی: بے قاعدہ' بے ڈھنگی۔ ویر: بھائی۔ ویری: بیری' دشمن' مخالف۔ ڈھلدی: ڈھلتی' علیحدہ ہوتی۔ ٹلدی: ٹلتی۔

ترجمہ: دکھیا کا درد تو دیر تک کا رہنے والا ہے۔ برگشتہ قسمت کی ماں سخت مزاج ہے اور بھائی بھی مخالف (غیرت مند) ہے' ان حالات میں سختی اور تکلیف جو مجھ پر گزر رہی ہے' وہ سر سے نہیں ٹلتی اور دور نہیں ہوتی۔

(1) ٹلدی

(9) فرید آیا نہ ماہی ہے ڈِتی سُولاں نہ ساہی ہے
جگر وِچ جرح جاہی ہے لگی جُڑ نوک راوَل دی

حل لغات: ڈِتی: دی۔ ساہی: دم لینا' سانس لینا' آرام کرنا۔ جرح: زخم۔ جاہی: برہدف' پورا' نشانے پر۔ جڑ: اچھی طرح۔

نوک: تیر کی نوک۔ راول، جوگی، محبوب۔

ترجمہ: اے فرید محبوب ابھی تک نہیں آیا۔ درد و غم نے بھی سانس نہیں لینے دیا اور زخم جگر کاری ہے اور محبوب کی محبت (کی خلش مضبوط اور جگر گداز ہے) تیر بہدف ثابت ہوئی ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 187

(1) پُورب لِلھاوے تے پتالوں پانی آوے

حل لغات: پورب: مشرق یہاں باد بہار مشرقی ہوا مراد ہے۔ للھاوے: لہلہائے، ہوا آہستہ خرامی سے چلے۔ پتال: پاتال، تحت الثریٰ، طبقہ زیریں زمین۔

ترجمہ: جب باد بہاری مشرق سے چلتی ہے تو پاتال کا پانی سطح زمین کی طرف آجاتا ہے۔

(2) پینگھاں وَنوَنڑ دیاں مُھلے، پیلے، گُوڑھے، ساوے
بَدلے دردوں رووِن بجلی اَکھ مارے مُسکاوے

حل لغات: پینگھاں: جمع پینگھ، قوس قزح۔ مُھلے، پیلے، گوڑھے، ساوے: رنگوں کے نام ہیں۔ رووِن: روتے ہیں، گریہ کرتے ہیں۔ بجلی: برق، کھون۔ اکھ مارے: آنکھ مارتی ہے، اشارے کرتی ہے، چمکتی ہے۔ مسکاوے: ہنستی ہے، مسکرائے۔

ترجمہ: قوس قزح کئی رنگوں میں مُھلے، زرد، سرخ اور سبز رنگ میں ظاہر ہو رہی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بادل مارے درد کے رو رہے ہیں اور بجلی بھی آنکھیں مٹکا مٹکا کر مسکرا رہی ہے۔

(3) روہی رنگ رنگیلی ,چک کِھپ ہار حمیلاں پاوے
بُوٹے بُوٹے گھنڈ سُہاگوں رگیت پَرم دے گاوے

حل لغات: چک، کھپ: ریگستانی بوٹیوں کے نام ہیں، بارش کے وقت ان بوٹیوں میں چھوٹے چھوٹے سرخ پھول نکل آتے ہیں۔ حمیلاں: جمع ہے، حمائل جو زیور یا ہتھیار گلے میں پہنا جائے، یہاں گلے کا زیور مراد ہے۔ گھنڈ: گھونگھٹ۔ سہاگوں: سہاگ سے۔ پرم: محبت، پریم۔

ترجمہ: رنگ رنگیلی روہی نے چک اور کھپ کے ہار حمائل پہن رکھے ہیں اور اس کا ہر پودا سہاگ کا گھونگھٹ نکالے محبت کے گیت گا رہا ہے۔

(4) کیسَر بھِنڑی چولی چُنڑی وَل وَل مینہ پو ساوے
پُورب مارڑ ڈھکڑ دے بادل کوئی آوے کوئی جاوے

حل لغات: کیسر بھنڑی: زعفران میں بسی ہوئی۔ چولی: کرتی۔ چنڑی: دوپٹہ۔ ول ول: بار بار۔ یوساوے: بھگو دیتا ہے، گیلا کرے۔ ماڑ: مارواڑ کے۔ ڈکھن: جنوب کے۔

ترجمہ: یہ ریگستان کی بوٹیاں زعفران میں چولی اور اوڑھنی بسائے ہوئے ہیں جن کو بارش بار بار تر کر دیتی ہے، مشرق ماڑواڑ اور جنوب کی طرف سے بادل آجا رہے ہیں۔ کوئی آتا ہے اور کوئی جاتا ہے، بے حد حسین منظر ہے۔

(5) ساونڑ مینگھ ملہاراں ہجھوں تھلڑیں مال نہ ماوے
پیسوں پانی دھارو دھاری ڈیسوں جھوک تراوے

حل لغات: دھارو دھاری: دھار دھار کا، علیحدہ علیحدہ۔ تراوے: تر کرنا، تروتازگی۔

ترجمہ: ساون بڑے عروج پر ہے۔ ساون کے ابر آلود موسیقی انگیز موسم کے فیض سے تھلوں میں مال مویشی بے شمار جمع ہو گئے، ہم بھی باران رحمت کا پانی علیحدہ علیحدہ پئیں گے اور جھوک کو اس پانی سے تر بتر کریں گے۔

نوٹ: دھارو، دھاری اور تراوا چولستان کے تین مشہور ٹوبھے (برساتی تالاب) ہیں۔

(6) وٹھڑے پالے تھئے خوشحالے مال مویشی گاوے
سبھ کئی پاکر چوڑے بیڑے بہہ مٹیاں گھبکاوے

حل لغات: وٹھڑے: برسے ہوئے۔ پالے: میدان ریگزار۔ گاوے: گائے کی جنس کے۔ چوڑے بیڑے: چوڑے کے ساتھ بطور تابع مہمل کے استعمال ہوتا ہے۔ مٹیاں: مٹکے، چھاچھ بلونے کے برتن۔ گھبکاوے: مدھانی چلنے کی آواز۔

ترجمہ: بارش ہو گئی اور علاقہ ریگستان میں خوشحالی کے آثار نظر آتے ہیں، گائیں مال مویشی خوش ہیں اور روہی کی عورتیں چوڑے بیڑے پہن کر چھاچھ مٹکوں میں بلو رہی ہیں۔ چوڑیوں کی کھنک کو مٹیوں کی "گھب گھب" کی موسیقی سے ہم آہنگ کرتی ہیں۔

(7) سوہنی کوجھی گہنے گٹھڑے پاوے، پا ٹھمکاوے
سیندھاں مانگھاں تلک تلولے کجل مساگ سہاوے

حل لغات: کوجھی: بدصورت۔ گہنے گٹھڑے: زیور وغیرہ، گٹھڑے کا لفظ بطور تابع مہمل استعمال ہوتا ہے۔ ٹھمکاوے: آراستہ کرے۔ سیندھ: مانگ۔ تلک: ماتھے پر کاجل یا سیندور سے بنا ہوا تل، بندی۔ تلولے: تل۔ کجل: کاجل۔ مساگ: دنداسہ۔ سہاوے: خوبصورت لگے۔

ترجمہ: بہار کی وجہ سے خوبصورت اور بدصورت نیک و بد زیور وغیرہ پہن کر بجی ہوئی ہے اور مانگھ تلک تلوے مساگ، کاجل وغیرہ سے اپنے آپ کو آراستہ کر رہی ہیں۔

(8) رشک خوئید ڈِسے سنّھ دھامنڑ تھئے چوگوٹھ پلاوے
نند نہ ماتون رکھیر گئیں دے پُر تھئے جھاب ڈوہاوے

حل لغات: رشک خوئید: سبز خوردہ گندم کا جواب۔ سنھ دھامن: چولستان کی گھاس کے اقسام۔ چوگوٹھ: چاروں کونوں میں' چاروں طرف۔ پلاوے: ٹوبھے' جوہڑ' تالاب۔ نند: طرف شیر۔ کھیر: دودھ' شیر۔ جھاب: ظرف شیر۔ ڈوہاوے: وہ مٹکا جس میں دودھ دوہا جاتا ہے۔

ترجمہ: ریگستان کی گھاس سنھ اور دھامن بھی گندم کے سبز خوردہ خوئید کو شرماتے ہیں اور چاروں طرف ٹوبھے بھرے ہوئے ہیں' گائیں اس قدر دودھ دیتی ہیں کہ برتنوں میں نہیں سما سکتا۔ جھاب اور ڈوہاوے بھر جاتے ہیں۔

(9) کُونجاں کرکن مور چنگھاڑے کوئل کُوک ٹُناوے
آون رلڑے یاد سجن دے ظلمیں برہوں ستاوے

حل لغات: کونج: ایک مشہور دریائی پرندہ ہے جس کا اپنے جوڑے سے محبت کرنا ضرب المثل ہے۔ کرکن: کونج کی درد بھری آواز' مور کی آواز کو چنگھاڑ کہتے ہیں۔ رلڑے: ساتھ' صحبت' ملاپ۔

ترجمہ: کونجیں نالہ و شیون کرتی ہیں' مور چنگھاڑتے ہیں اور کوئل کوکتی ہے' ان درد بھری آوازوں کو سن کر عاشق ہجراں زدہ کو ظالم فراق زیادہ ستاتا ہے اور محبوب کی صحبت اور وصل کا وقت یاد آتا ہے۔ ظالم عشق نے تنگ کر رکھا ہے۔

(10) سوہنی موسم سوہنیاں مُدتاں سوہنا آن ملھاوے
باقی عُمر فریدؔ دی شالا سانْول سانگ رِوہاوے

حل لغات: مدتاں: جمع مدت کی عرصہ' وقت۔ شالا: خدا کرے۔ ملھاوے: مل کر گزارے۔ وہاوے: گزرے' بسر ہو۔ سانگ: کے ساتھ۔

ترجمہ: خوش ادا محبوب بہار کے عمدہ موسم اور خوش وقت کو آکر اکٹھے گزارے' خدا کرے فرید کی بقیہ عمر محبوب سانول کے ساتھ بسر ہو۔ (گزرے۔)

☆——☆——☆

کافی 188

"یہ کافی بعض قلمی نسخوں میں نہیں ہے۔"

(1) تانگھ پُنل وَل تینْدی ہے سانُوں ہک پَل رَہن نہ ڈیندی ہے

حل لغات: تانگھ: انتظار' امید وصال۔ تینذی: بے قرار کرتی ہے۔ سانوں: اساکوں' ہم کو۔

ترجمہ: پنل محبوب کا انتظار پھر بے قرار کر رہا ہے اور ہمیں ایک پل بھی نہیں رہنے دیتا۔

(2) عشق اُجاڑی جھوک اُمن دی پاڑوں بیخ پٹیس ہَڈ تن دی

رِہک رِسک رہ گئی یار سَجّن دی   جو سب بار سہینڈی ہے

حل لغات: جھوک: قیام گاہ۔ پاڑوں: جڑھ سے' بیخ' بنیاد سے۔ پٹیس: اکھاڑی۔ ہڈ: ہڈی۔ تن: بدن۔ سک: چاہت۔ سہندی ہے: برداشت کراتی ہے۔

ترجمہ: عشق نے امن و امان کی بستی کو برباد کر دیا اور استخوان تن تک کی بیخ اور جڑ اکھاڑ ڈالی' اب تو صرف ایک ہی محبوب کی چاہت دل میں باقی ہے' جو یہ تمام بوجھ برداشت کرا رہی ہے۔

(3) مُونجھ مُنجھاری دَرد وِچھوڑا   لکھیا باب تَتی دے ڈوڑا

اے غم مُول نہ تِھیوم تھوڑا   جند مُجھ مُجھ مُکلیندی ہے

حل لغات: مونجھ منجھاری: اداسی' دلگیری۔ وچھوڑا: جدائی' فراق' ہجر۔ باب: دربارہ' واسطے' لیے۔ ڈوڑا: دوہرا' دگنا۔ مجھ مجھ: زار زار ہو کر۔ مکلیندی: موکل سے رخصت ہوتی ہے' وداع کرتی ہے۔

ترجمہ: فراق محبوب کا درد اور گھبراہٹ' پریشانی' تفتیدہ قسمت عاشق کے حق میں دوگنی ہے' خدا کرے یہ غم فراق تو کبھی بھی کم نہ ہو' اسی لذت میں زندگی اور روح زار زار ہو کر وداع کرتی ہے۔

(4) تیغ' طمانچہ' بانک' کٹاری   خنجر' پَلکاں' تیر' شکاری

پھٹ کیتے تَن مَن وِچ کاری   پیڑ قرار' وَنجیندی ہے

حل لغات: تیغ: تلوار' شمشیر۔ طمانچہ: تمنچہ' چھوٹی بندوق۔ بانک: چھوٹا خنجر۔ کٹاری: کٹار' دو دھاری چھری جس کو مضبوط پکڑنے کا دستہ لگا ہوتا ہے۔ پلکاں: جمع پلک' ابرو۔ ونجیندی ہے: گنواتی ہے۔

ترجمہ: محبوب کی پلکیں' تلوار' طمانچہ' بانک' کٹاری' خنجر اور شکار کرنے والے تیر ہیں جنہوں نے تن من میں کاری زخم لگائے ہیں اور قرار و آرام کو برباد کر دیا ہے۔

(5) دَرد اندوہ ہزاراں دِل نُوں   دُکھ ڈِیون لکھ ماراں دِل نُوں

سُولاں دیاں تلواراں دِل نُوں   حسرت بَرچھی لیندی ہے

حل لغات: ڈکھ: دکھ۔ ڈیون: دیں۔ نوں: کو' دل کو۔ برچھی: چھوٹا نیزہ۔ لیندی ہے: لگاتی ہے۔

ترجمہ: دل کو ہزاروں درد اور اندوہ ہیں اور دکھ دل کو لاکھوں چوٹیں لگاتا ہے۔ غم و الم کی تلواریں دل پر چلتی ہیں اور حسرت برچھی مارتی ہے۔

(6) مُونہہ نہ لینڈے سَکّے بھائی   مہنیں ڈیوے مَا پِیو جائی

خویش قبیلے کرن لڑائی   سَس نِنان مرنّدی ہے

حل لغات: مونہہ نہ لینڈے: منہ نہ لگانا' منہ نہیں لگاتے' التفات کرنا۔ ماپیو جائی: ماں باپ کی جنی ہوئی' بہن۔ ننان: نند'

خاوند کی بہن۔ مرینْدی ہے: مارتی ہے۔

ترجمہ: حقیقی بھائی بھی مجھے منہ نہیں لگاتے، بہنیں طعنے دیتی ہے اور خویش و اقربا لڑائی کرتے رہتے ہیں ساس اور نند بھی مجھے مارتی ہیں۔

(7) شوق فرید شعور لڑھایُم حال وَنجایم قال گنوّایُم

ڈھوڑی پایُم خاک رَمایُم دِل سَبھ رَکیس کرینْدی ہے

حل لغات: لڑھایم: بہا دیا، برباد کر دیا۔ ڈھوڑی: خاک، دھول، غبار۔ رمایم: بدن پر ملنا۔ کیس: ناپسندیدہ کام، شرمندہ اور بے وقار کرتی ہے۔

ترجمہ: اے فرید عشق نے میرا شعور (فہم و فراست کی حس) ضائع کر دیا ہے اور میں نے حال و قال دونوں گنوا کر سر پر خاک (دھول) ڈال لی ہے اور بدن پر خاکستر رمائی ہے، یہ تمام ناپسندیدہ کام دل نے ہی کرائے ہیں۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 189

(1) تَتا عِشق بَہُوں گزریو سے ایہو قہر نہ پیش ایوسے

حل لغات: بہوں: بکثرت، زیادہ۔ گزریوسے: ہم نے گزارا ہے۔ ایہو: یہی، یہ جواب ہے۔ پیش ایوسے: ہمارا پیش آیا۔

ترجمہ: عشق پرسوز کے ساتھ ہم نے بڑی مدت تک نباہ کیا ہے لیکن اب جو قہر ہم نے دیکھا ہے، پہلے کبھی پیش نہ آیا تھا۔

(2) بھاہ برہُوں دی ساڑ بچھالیا ہَڈ تَن کیتُس کیری

یار لدھو سے جانی وَیری لِکھیا واہ ملیوسے

حل لغات: بھاہ: آگ۔ ساڑ بچھالیا: جلا کر بھسم کر دیا۔ کیری: راکھ، خاکستر۔ واہ: ٹھیک، درست، پورا۔ بعض نسخوں میں "دیہہ" بھی پڑھا جاتا ہے۔ اس صورت میں دیہہ کے معنی بہہ کر جس طرح پانی بہہ کر مقررہ کھیت میں پہنچتا ہے اسی طرح نوشتہ تقدیر بھی بہہ کر عاشق کے اوپر پہنچا۔

ترجمہ: ہجر کی آگ نے ہمیں جلا کر بھسم کر دیا ہے۔ جسم اور ہڈیاں تک راکھ ہو گئے ہیں۔ ہمیں دوست بھی ملا ہے تو جانی دشمن ملا ہے۔ (وہ جانی دشمن ہے) جو کچھ ہماری تقدیر میں لکھا ہوا تھا، وہی ہم کو ملا ہے۔ (واہ خوب ہمیں تقدیر کا لکھا ملا ہے۔)

(3) جان جگر تن پارے پارے سینہ محض لوَیراں

لُوں لُوں رَگ رَگ وِچ سَو پیڑاں رُبجر بِرات ڈھیوسے

حل لغات: پارے پارے: ٹکڑے ٹکڑے' ریزے ریزے۔ لوِیراں: دھجیاں دھجیاں۔ لوں لوں: روئیں روئیں۔ برات: انعام' سوغات' خلعت۔ ڈھیوسے: ہمیں ملی۔

ترجمہ: جسم جان و جگر سب عشق میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں اور سینے کی بھی دھجیاں اڑ گئی ہیں' بدن کے ہر ایک بال اور رگ میں سو سو (سینکڑوں) درد ہیں' یہ وہ خلعت ہے جو ہمیں محبوب کی طرف سے ملی ہے۔

(4) ہنجّڑوں ہاراں وَاٹ نہاراں بیٹھی کانگ اُڈاراں
جان جگر ہے جینّدا دیرا تنہا چھوڑ گیوسے

حل لغات: ہنجڑوں: آنسو۔ ہاراں: بہا رہی ہوں' رو رہی ہوں۔ کانگ اوڈاراں: کوے اڑاتی ہوں' فال لینا۔ واٹ نہاراں: راہ تک رہی ہوں۔ گیوسے: ہمیں گیا۔

ترجمہ: میں آنسو بہا رہی ہوں اور راہ تک رہی ہوں اور اس کی انتظار میں کوے اڑاتی ہوں۔ جس کا مسکن (ڈیرہ) میرے جان و جگر میں ہے۔ وہ مجھے تنہا چھوڑ کر چلا گیا ہے۔

(5) رِپیت پُرانی مَن نُوں بھانی لذّت بہت رڑ کھالی
رِشل سمندر آتش اندر سَو سَو عیش لدھیوسے

حل لغات: پیپ پرانی: پُرجوش محبت' محبت ازلی۔ من نوں: دل کو۔ بھانی: بھا گئی۔ سمندر: آگ کا کیڑا' آگ جب زیادہ مدت تک جلتی رہے تو اس میں ایک صدی کے بعد کیڑا پیدا ہو جاتا ہے اور اسی آگ میں ہی رہتا ہے اور اسی میں خوش رہتا ہے کیونکہ اس کی زندگی ہی اسی آگ میں ہوتی ہے۔

ترجمہ: محبت ازلی ہی میرے دل کو بھا گئی ہے اور اس نے مجھے بہت لذت دکھائی ہے۔ سمندر کی طرح آتش محبت میں سینکڑوں عیش و آرام میں نے پائے ہیں۔

(6) سَڑ گیُم جَل گیُم مَر گیُم گَل گیُمُ یار فریدؔ نہ آیا
رِسکدیں تپدیں مَردیں کھپدیں نازک نینہہ نبھیوسے

حل لغات: سڑگیم: میں جل گیا۔ گل گیم: میں گل گیا' تباہ ہو گیا۔ سکدیں: ترستے ترستے۔ تپدیں: جلتے جلتے۔ مردیں کھپدیں: مرتے کھپتے۔ نبھیوسے: ہم نے نباہ کیا۔

ترجمہ: اے فرید میں جل سڑ گئی' مر گئی' تباہ ہو گئی مگر یار کا دیدار نصیب نہ ہوا۔ پھر بھی محبوب نہ آیا' میں نے انتظار میں تپ کر کھپ کر جس طرح بھی ہو سکا' محبت کے نازک تعلق کو آخری دم تک نبھایا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 190

(1) تتے رینبہہ تتڑی دے اُتے حیران سارا لوک ہے
اے دِل نہیں کچڑی گھدی ماہی وَجائی ٹھوک ہے

حل لغات: تتے ٹیمہہ: عشق سوختہ۔ تتڑی: سوختہ بخت۔ لوک: لوگ، خلق، خلقت۔ کچڑی: کچی، خام، ناپختہ۔ وجائی ٹھوک ہے: ٹھوک بجا کر لینا، اطمینان کر کے کسی چیز کا لینا، پرکھ لینا۔

ترجمہ: اس سوختہ جان عاشق کے عشق بد قسمت پر تمام خلق خدا (لوگ) حیران ہے (کیوں نہ ہو) یہ دل زار خام ثابت نہیں ہوا ہے۔ محبوب نے اس کو اچھی طرح پرکھ لیا ہے۔

(2) رچیٹ تھئی جوبن دی تار وے گئے کم، بھُلے کُل کار وے
توں بن تتی دا یار وے رجیوݨ نہ جیوݨ بھوگ ہے

حل لغات: چیٹ تھئی: برباد ہوئی۔ جوبن: جوش جوانی۔ تار: مستی، نشہ، لذت۔ بھوگ: مصیبت، لغوی معنی کھانا، استفادہ کرنا۔ یہاں مشکل، مصیبت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ جبراً کوئی کام کرنا۔

ترجمہ: جوانی کی مستی ضائع ہو گئی اور جوش جوانی کے جوبن بیکار ہو گئے، کاروبار بھول گئے، اے سوختہ جاں عاشق کے محبوب تیرے بغیر جینا نہ جینا ایک جیسی مصیبت ہے۔

(3) او اَپنی جاتے خوش وَسن اِتھ نین تھی بے وَس وَسّن
کیوں لوک نہ میں تے ہسّن مُٹھڑی کوُں چاتا بوک ہے

حل لغات: وسن: پہلے مصرع میں وسن کے معنی آباد ہوں اور دوسرے مصرع کے وسن کے معنی برسیں، بارش کی طرح برسنا۔ ہسن: ہنسیں۔ بوک: بختی، بدبختی۔ محاورہ ہے، فلاں کو بوک چائے اس نے جو کام کیا ہے اس کو بختی اور بدقسمتی نے ایسی غلطی پر آمادہ کیا ہے۔

ترجمہ: وہ اپنے مسکن پر خوش اور آباد ہے اور یہاں یہ حالت ہے کہ آنکھیں بے بس ہو کر برس رہی ہیں اور لوگ مجھ پر کیوں نہ ہنسیں۔ مجھ بدبخت کو جوش دل نے گرفتار عذاب کیا ہے۔

(4) رو رپٹ اساڈی کار ہے ڈُکھ سُول گاہناں ہار ہے
بر بار رچیٹ گھر بار ہے مارُو تھلاں وِچ جھوک ہے

حل لغات: روپٹ: رونا پیٹنا۔ کار: کام۔ گاہناں: زیور۔ بر: جنگل۔ بار: سنسان، بیابان۔ چیٹ: میدان کف دست، غیر آباد، برباد شدہ، چٹیل میدان۔ مارو تھل: قاتل ریگستان، خونخوار وادیاں۔ جھوک: جائے قیام، مسکن، مقام، آبادی، بستی۔

ترجمہ: رونا پیٹنا تو ہمارا کام ہے، دکھ اور درد ہمارے لئے زیور اور ہار ہیں۔ ہمارے گھر بار تو جنگل بیاباں اور کف دست

میدانوں میں ہیں اور قاتل ریگزار ہمارے ٹھکانے ہیں۔

نوٹ: ایک نسخہ میں دوسرا مصرع اس طرح ہے "ڈکھ سول ناسیں تار ہے" یعنی دکھ درد نتھنوں تک پہنچ گیا ہے (ناک میں دم ہے۔)

(1) رَت تھی ہنجوں۔۔ (اسرار فریدی)

(5) رِتھیا بخت مَیں تے تنگ ہے ۔۔۔ سُکھ دی ہمیشہ جنگ ہے
بِکھڑا مُساگ دا رنگ ہے ۔۔۔ اُجڑی سُہاگ دی نوک ہے

حل لغات: میں تے تنگ ہے: مجھ سے تنگ آگیا ہے، میرا ساتھ نہیں دینا چاہتا۔ بکھڑا: خراب ہوگیا ہے، پھیکا پھیکا۔ نوک: کاجل کی دھار۔

ترجمہ: بخت مجھ پر تنگ ہوگیا ہے۔ سکھ اور آرام کی مجھ سے ہمیشہ جنگ رہتی ہے۔ خوشی کے سامان مفقود ہیں یعنی مساگ کا رنگ بکھڑا ہوا ہے اور سہاگ کے کاجل کی نوک اجڑ گئی ہے۔

(6) بِچھُڑا فریدؔ دا حال ہے ۔۔۔ سَانْول نہ رِنیتمُ نال ہے
نظرِم وصال محال ہے ۔۔۔ ڈُکھ دی نوَیں نِت چوک ہے

حل لغات: بچھڑا: خستہ، پریشان، بگڑا ہوا، تباہ۔ نیتم: مجھے لے گیا۔ نظرم: مجھے دکھائی دے۔ نویں نت: نت نئی۔ چوک: خلش، ضرب۔

ترجمہ: فرید کا حال نہایت پریشان و خستہ ہے کیونکہ سانولا محبوب اپنے ہمراہ نہیں لے گیا۔ اب تو اس کا وصال بھی مشکل دکھائی دیتا ہے۔ درد اور دکھ کی ہمیشہ نت نئی خلش ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 191

(1) توں بن حضرت یار ہر دَم پھراں حیرانی

حل لغات: توں بن: تیرے بغیر۔ پھراں: پھروں۔ حیرانی: حیران ہو کر، متحیر۔

ترجمہ: اے حضرت محبوب تیرے بغیر میں ہر وقت حیران و پریشان پھر رہی ہوں۔

(2) مَاہی باجھوں سُول گھنیڑے جیوَنْ ہے بے کار
جانِم دِل دا جانی

حل لغات: باجھوں: بغیر۔ سول: درد و مصائب۔ گھنیڑے: بکثرت، زیادہ۔ جانم: جانتا ہے، میم متکلم کا ہے، میرے دل کا

جانی جانتا ہے۔

ترجمہ: محبوب کے بغیر درد و الم بہت ہیں اور اب جینا بیکار ہے۔ یہ میری کیفیت میرے محبوب کو معلوم ہے۔ (میرے دل و جان کا مالک جانتا ہے۔)

(3) دلبر جیہاں ہور نہ کوئی خوبی دا سردار
صورت وچ لاثانی

حل لغات: جیہاں: جیسا۔ ہور: اور' دوسرا۔ لاثانی: جس کی کوئی مثال نہ ہو' بے نظیر' لاجواب۔

ترجمہ: میرے محبوب جیسا خوبیوں کا مالک اور صورت میں بے نظیر اور کوئی بھی نہیں ہے۔ (دلبر جیسا اور کوئی نہیں ہے خوبی کا سردار ہے اور صورت میں لاثانی ہے۔)

(4) پُنّل چھڈ کے کیچ سدھایا کیتیس زار نزار
رد رو تھیوم دیوانی

حل لغات: چھڈ کے: چھوڑ کر۔ سدھایا: روانہ ہوا۔ کیچ: وطن پنوں۔ کیتیس: اس نے کیا۔ تھیوم: میں ہوئی۔

ترجمہ: محبوب پنل مجھے چھوڑ کر کیچ کر طرف چلا گیا ہے اور مجھے حال سے بے حال کر دیا ہے' میں رو رو کر دیوانی ہو گئی ہوں۔

(5) عشق اویڑا پیش پیوسے دل نوں دار مدار
تن من سَو سَو کانی

حل لغات: اویڑا: بے ڈھب۔ پیوسے: ہمیں پڑا۔ دارمدار: کشمکش۔ کانی: تیر' زخم۔

ترجمہ: بے ڈھب عشق ہمارے پیش آیا ہے' تمام تکالیف کا بوجھ اور دارومدار دل پر ہے اور تن بدن میں سینکڑوں تیر ہیں۔

(6) درد فرید ہے چیز مہانگی تھیندے ونج وپار
جندڑی کر قربانی

حل لغات: مہانگی: مہنگی' گراں۔ تھیندے: ہوتے ہیں' ہوا کرتے ہیں۔ ونج: بنج بپار' تجارت' سوداگری' خرید و فروخت۔ وپار: کاروبار' تجارت۔ جندڑی: جان۔

ترجمہ: اے فرید درد (محبت) بہت مہنگی چیز ہے' اس میں تو جبھی کاروبار ہوتا ہے' جب جان قربان کرنے کا تہیہ کر لو۔ اس میں بنج بیوپار ہوتے ہیں' زندگی قربان کر دے۔

☆ــــ☆ــــ☆

کافی 192

نوٹ: خواجہ صاحب ؒ نے اس کافی کو شاعری کی تمام صنعتوں سے آراستہ کیا ہے۔ پہلے شعر میں حرف "ی" دوسرے میں "ج" تیسرے میں "ی" کی تکرار سے اشعار میں جان ڈال دی ہے۔ باقی اشعار بھی صوتی ہم آہنگی' واقعہ نگاری اور ندرت زبان کے اعتبار سے پُرزور اثرات کے حامل ہیں۔ مناظر کی خوبصورت عکاسی کی گئی ہے۔

(1) تُوں بِن موت بھَلی وَینّدم شالا مَری ٹِکساں ہِک نہ ذری جِیساں پَل نہ گھڑی

حل لغات: بھلی: اچھی ہے۔ ویندم: میں جاتی۔ شالا: خدا کرتا کہ۔ ہک نہ ذری: ایک ذرہ بھر بھی نہیں۔ مری ویندم: میں مرجاتی۔ ٹکساں: رہوں گی' ٹھہرنا۔ جیساں: جیوں گی۔

ترجمہ: اے محبوب تیرے بغیر مجھے موت ہی اچھی معلوم ہوتی ہے' خدا کرے میں مرجاؤں۔ (اے کاش میں مرجاتی!) کیونکہ ہجر میں ذرہ دیر بھی نہیں ٹھہر سکتی اور نہ اک پل زندہ رہ سکتی ہوں۔

(2) پُورب طرف ڈھُوں مینگھ ملہار ڈِھُم بجلی لَسک رِڈتی گج گج گاج سُنُیم

رَہساں اِتھ نہ اڑی ویساں وطن وَری

حل لغات: پورب: مشرق۔ مینگھ: برسنے والے بادل۔ ملہار: ابر آلودگی۔ مینگھ اور ملہار: دونوں موسیقی کی راگنیوں کے نام ہیں اور برسنے والے بادلوں کو بھی کہتے ہیں۔ لسک: چمک' روشنی۔ گج گج: گرج گرج۔ گاج: کڑک۔ اتھ: یہاں۔ اڑی: اٹکی ہوئی' رکی ہوئی۔ وری: واپس' پھر' دوبارہ۔

ترجمہ: مشرق کی طرف سے بادل اڈے چلے آتے ہیں' بجلیاں کوند رہی ہیں اور رعد گرج رہی ہے' اب تو میں یہاں ایک لحظہ بھی نہیں رہوں گی اور اپنے محبوب وطن کو واپس چلی جاؤں گی۔

(3) کَنڑیں ووڑ پیوم روہی وُٹھڑی دی ڈھولا کل نہ لدھو ڈکھڑیں کُٹھڑی دی

پھاڑیُم چولی چُنّی رو رو تھیوم چَری

حل لغات: کنڑیں: کانوں میں۔ ووڑ: آواز بھنک' خفیف سی آواز۔ وٹھڑی دی: برسات لگنے کی۔ کل: خبر۔ نہ لدھو: تم نے نہ لی۔ ڈکھڑیں کٹھڑی: دکھوں کی ذبح شدہ' دکھوں کی ماری۔ پھاڑیم: میں نے پھاڑ ڈالی ہے۔ چولی: کرتی۔ چنی: دوپٹہ۔ تھیوم: میں ہوئی۔

ترجمہ: میرے کانوں میں روہی میں بارش ہونے کی خبر پہنچ گئی ہے۔ اے محبوب ایسے وقت میں بھی تو نے اس دکھیاری کی خبر نہ لی' میں نے تو تیرے ہجر میں اپنے کپڑے چولی اور اوڑھنی تک پھاڑ دیئے ہیں اور رو رو کر دیوانی ہو گئی ہوں۔

(4) اَپنڑے دیس وَنجاں دل نوں تانگ تھئی ڈیکھاں تاڈے ٹوبھے لانڑے کھار بُوئی

بَرڈوں راہی تھیواں ساڑیں سُول سڑی

حل لغات: دیس: وطن۔ تانگ: تانگھ' انتظار' شوق۔ تاڈے: روہی کے مختصر ٹھکانے' مقام قیام۔ ٹوبھے: جوہڑ' تالاب۔ لانے: کھار' روہی کے پودے جن سے کھار بنتی ہے۔ بوئی: روہی میں پیدا ہونے والے پودے۔ ساڑیں: جلائیں' جلاپے۔ سول: درد۔ سڑی: جلی ہوئی۔

ترجمہ: دل کو انتظار ہے کہ اپنے وطن پہنچوں (روہی کی طرف جاؤں۔) وہاں تاڈے' ٹوبھے لانے کھار اور بوئی کے پودے جا کر دیکھوں اور سنسان جنگل کی طرف نکل جاؤں کیونکہ درد و غم اور جلاپے نے تو مجھے بھون کر رکھ دیا ہے۔

(5) اونگاں بونگ اٹھن بدلیں کیتی لس — گھن گھن نام تیڈا روندی تھئی بے وس

سانول تیئوں ملاں یا سر پووم مری

حل لغات: اونگاں بونگ اٹھن: آسمان ابر آلود ہے اور گرج کی آواز آرہی ہے۔ تھئی بے وس: بے بس ہوگئی۔ بدلیں لس کیتی: بادل جھوم کر' اکٹھے ہوگئے اور گھنگھور گھٹا چھاگئی۔ سر پووم مری: میرے سر پر موت آجائے۔

ترجمہ: گرج یا شور برپا ہے اور بادل جھوم جھوم کر چھا رہے ہیں' اے محبوب تو تیرا ہی نام لے کر روتے روتے بس ہوگئی ہوں۔ میری یہی تمنا ہے کہ یا تو تجھے مل جاؤں یا مجھے موت ہی آجائے۔

(6) سرخی مہندی مٹھی کجلہ دھار ڳیم — ناز نواز بھلیا ہار سنگار ڳیم

بینسر بول بھناں اجڑی مانگھ دھڑی

حل لغات: مٹھی: خراب ہوگئی۔ ڳیم: میری گئی۔ بھناں: توڑوں' شکستہ کروں۔ دھڑی: چوٹی کے بال جو گوندھے جاتے ہیں' گندھے ہوئے بال۔

ترجمہ: میری یہ حالت ہے کہ سرخی مہندی چھوٹ گئی ہے' کاجل کی دھار کا خیال تک نہیں۔ ناز و انداز' ہار سنگار سب بھول گئے ہیں' بولے بینسر توڑ ڈالتی ہوں' مانگ اور دھڑی بھی اجڑ گئی ہے۔

(7) کھیڈن کوڈن گیا سکھ دا ٹول ڳیم — ڈکھڑے پکھڑے پئے خوشیاں رول ڳیم

جڑ کر راول جوگی لائی پرم جڑی

حل لغات: کھیڈن کوڈن: کھیلنا کودنا۔ ٹول: ساتھ' مجمع' پارٹی' صحبتیں۔ پکھڑے پئے: حصہ میں آئے' میری قسمت میں۔ پرم جڑی: محبت کی چنگاری۔

ترجمہ: راول جوگی (محبوب) نے ایسی محبت کی چنگاری لگائی ہے کہ کھیل کود کے سب مشاغل جاتے رہے اور آسائش و آرام کی صحبتیں بھول بھلا گئیں' خوشیاں مجھے چھوڑ کر آوارہ کر گئی ہیں اور دکھ میرے حصے میں آگئے ہیں۔

(8) رکھمدی کھمن فرید جھوکاں یاد پوون — اکھیاں نیر ہنجوں کر برسات وسن

لکھ لکھ ڈہانہہ اٹھم جاں جاں ڈسم جھڑی۔

حل لغات: کھمدی کھمن: بجلی کوندتی ہوئی' چمکتی ہوئی بجلی۔ یاد پوون: یاد پڑیں۔ نیر: آنسوؤں کی دھاریں۔ ہنجوں: آنسو۔

دہانہہ: فریاد' آہ و زاری۔ اٹھم: اٹھے' نکلے۔ ڈسم: مجھے دکھائی دے۔

ترجمہ: اے فرید جب بجلی کوندتی ہے تو مجھے (روہی کی) جھوکیں یاد آتی ہیں (روہی کی برسات مشہور ہے عجیب پُرلطف سماں ہوتا ہے) آنکھوں سے آنسو موسلادھار بارش کی طرح برسنے لگتے ہیں اور جوں جوں جھڑی نظر آتی ہے' دل سے لاکھوں فریادیں اور آہیں نکلتی ہیں۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 193

(1) تُوں بن رہیندا چاک وے   رِلڑی غماں دی جھوک ہے

جو جو خوشی سَرسبز تھئی   صَرصَر ڈُکھاں توں سوک ہے

حل لغات: توں بن: تیرے بغیر۔ رہیندا: بھینسوں کا چرواہا' مراد رانجھا' معشوق۔ غماں دی جھوک: غم کی بستی۔ صرصر: باد خزاں' ہوائے سرد کے جھونکے۔ سوک: خشک سوکھے ہوئے۔

(1) نوٹ: یہ لفظ ایک نسخہ میں "ٹرٹر" ہے۔

ترجمہ: اے محبوب رانجھا تیرے بغیر ہجرو فراق میں دل غم کی بستی بن گئی ہے' خوشی جس قدر بڑھتی ہے۔ غم کی باد خزاں فوراً اس کو سکھا دیتی ہے۔ (خوشی ذرا تروتازہ ہوئی کہ دکھوں سے جل کر پھر خشک کھیتی بن گئی۔)

(2) گئی ریت بُھت ڈِت رِگھت مُنڈھُوں   اصلوں نہ رٹکساں راتھ مُنڈھُوں

ساڑے نہ سَہساں نِت مُنڈھُوں   اے گال روک دی روک ہے

حل لغات: ریت بھت: رسم و رواج۔ ڈت گھت: لین دین' تعلقات باہمی۔ اصلوں: ہرگز۔ ٹکساں: قیام کروں گی۔ منڈھوں: سرے سے' بالکل' قطعی۔ اتھ: یہاں' اس جگہ۔ ساڑے: جلاپا۔ نت: ہمیشہ روزمرہ۔ روک: نقد۔ روک دی روک ہے: کھری کی کھری بات۔

ترجمہ: تمام رسم و رواج اور لین دین کے مراسم بالکل ختم ہو چکے ہیں' اب میں یہاں ہرگز نہ ٹھہروں گی اور یہ روزمرہ کے جلاپے اور تیر طعن ہرگز نہ برداشت کروں گی' یہی فیصلہ ہے اور یہ بات کھری کی کھری ہے۔

(3) رَل مِل تَتی نوں تیندیاں   رَکھ وَیر وَین اَلیندیاں

رہکڑیاں اُلانبھے ڈِیندیاں   رہکڑیاں دی نوک تے ٹوک ہے

حل لغات: تتی نوں: سوختہ بخت کو۔ تیندیاں: تپاتی ہیں' تنگ کرتی ہیں۔ وین الیندیاں: محاورہ ہے' گالیاں دینا' بددعا کرنا' نوحہ کرنا۔ الانبھے: گلے شکوے' طعنے۔ نوک تے ٹوک: مسخری' مذاق ہنسی' طعن و تشنیع۔

ترجمہ: (ہمجولیاں) ہم عمر عورتیں مل جل کر اسی سوختہ عاشق کو زیادہ جلاتی ہیں' دل میں بیر رکھ کر بددعائیں اور نوحہ گری

کرتی ہیں۔ کئی ایک طعنے دیتی ہیں اور دوسری مذاق اور مسخری اڑاتی ہیں۔

(4) رو رو اَکھیں وِچ پیاں چَرّاں کل مَردی شالا اَج مرَاں
یا وَنج بُڈّاں یا بھوئیں وَڑاں گیا یار تروڑ سنّجوک ہے

حل لغات: چراں: گھاؤ' زخم' نالیاں' جھریاں۔ بڈاں: ڈوب جاؤں' غرق ہو جاؤں۔ بھوئیں وڑاں: زمین میں داخل ہو جاؤں' دھرتی میں دھنس جاؤں۔ تروڑ: توڑ گیا۔ سنجوک: سنگت' ساتھ' دوستی' اتفاق۔

ترجمہ: رو رو کر آنکھوں میں زخم ہو گئے ہیں' خدا کرے کل کی بجائے آج مرجاؤں' یا کہیں پانی میں ڈوب مروں' یا زمین میں دھنس جاؤں' میرا زندہ رہنا مشکل ہے کیونکہ یار تو ساتھ توڑ گیا ہے۔ (رشتہ محبت توڑ کر چلا گیا ہے۔)

(5) ڈُکھ سُول ہار ہَنڈیپڑے آئے سِر تے سخت رَنڈیپَڑے
بَدبخت ضُعف بُڈھیپڑے گیا رِلیا تھوک کوُں تھوک ہے

حل لغات: ڈکھ: دکھ۔ سول: تکلیفیں۔ ہار: عام مشہور ہے' پھولوں کی بدھیاں' ہار۔ ہنڈیپڑے: لباس' بدن پر پہننے کے کپڑے۔ رنڈیپڑے: رنڈاپن۔ بڈھیپڑے: بڑھاپا' پیری۔ تھوک کوں تھوک: جہاں مقابلہ کا ذکر ہو اور دونوں فریق برابر ہوں تو اس وقت کہتے ہیں کہ تھوک کوں تھوک ملیا ہے' دونوں فریق برابر ہیں۔

ترجمہ: دکھ اور درد اب میرے ہار اور روزمرہ کا لباس ہو گئے ہیں کیونکہ سر پر سخت رنڈاپا آگیا ہے اور ساتھ ہی ضعف کمزوری اور بڑھاپا بھی لاحق ہو گیا ہے۔ (دونوں برابر ہیں) الغرض تھوک کو تھوک مل گیا ہے۔

(6) رِقسمت فرِیدؔ دی تھئی پُٹھی گیا رول سانول ڈے پُٹھی
رِچٹرڑے پَدھَر تے میں لُٹی خوش وَسدا سَارا لوک ہے

حل لغات: پٹھی: الٹی۔ پٹھی: پشت' پیٹھ۔ چٹرے پدھر: چٹڑا' سفید۔ پدھر: میدان' کف دست میدان' سفید صاف میدان۔ لٹی: میں لوٹی گئی۔

ترجمہ: فرید کی قسمت الٹی ہو گئی کہ محبوب سانول پیٹھ پھیر کر چلا گیا ہے۔ صرف میں اس طرح صاف میدان میں (سربازار) لٹ گئی ہوں' باقی تمام زمانہ خوش و خرم آباد و شاد ہے (خوش خوش آباد ہیں)۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 194

اس کافی کے ہر ایک بند میں چھ چھ مصرعے ہیں' وزن اور بحر کے لحاظ سے یہ کافی توجہ طلب ہے۔

(1) تیرا رِنیہہ لبھیساں زورے سانوں ہِکے کون تے ہوڑے

Scanned with CamScanner

حل لغات: نینہ: عشق۔ نبھیساں: نبھاؤں گی۔ زورے: زور سے' مجبوراً۔ سانوں: ہم کو' ہمیں۔ ہٹکے: منع کرے' باز رکھے' روکے۔ ہوڑے: یہ بھی منع کرنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے' روکے۔

ترجمہ: اے محبوب میں تیری محبت کو جس طرح بن پڑے گا' نبھاؤں گی۔ ہمیں کوئی منع نہیں کر سکتا۔ وہ کون ہے جو ہم کو منع کرے اور باز رکھے (روکے)۔

(2) جان جلیساں سِیس تڑیساں رَبھجوں[1] سوز سُہیساں
سَارا شرم لوڑہیساں سَاری عار و یار اُٹھیساں
تَن مَن دَھن سبّھ مِلک سجّن دے تونے[2] کیجو کرم وچھوڑے

حل لغات: جان: جان بمعنی بدن۔ جلیساں: جلاؤں گی۔ سیس: سر۔ لوڑہیساں: لڑہیساں' بہادوں گی۔ عار: شرم' حیا' لاج' ننگ ناموس۔ ویار: طعنے۔ تونے: باوجودیکہ' خواہ' اگرچہ۔ کیجو: خواہ کرم۔ وچھوڑے: وچھوڑا' جدائی' علیحدگی۔ کرم وچھوڑے: جدائی کر جائے' فراق میں مبتلا کرے۔

ترجمہ: محبوب کی محبت میں جان تک کو جلا دوں گی اور سر بھی آگ میں جلا ڈالوں گی' اس سوز عشق کو بآسانی سہوں گی۔ شرم و حیا کو دریا برد کروں گی اور تمام ننگ و ناموس ضائع کر دوں گی۔ طعنے تبرے برداشت کروں گی' جب تن من دھن سب اسی محبوب کا مال ملک ہے' خواہ وہ مجھ سے جدائی بھی اختیار کرے پھر بھی میں تو اس کے راہ میں فنا ہو جاؤں گی۔

(1) تھی جو گن گزر کریساں (2) کے جو کرم وچھوڑے

(3) عِشق اُجاڑیم سُولاں ساڑیم درداں[1] لائے ڈیرے
روگ کروپ کشالے ہَر دم گانے گہنٹے سہرے
رَاج بَبانے تُول رِہانے وِسرے زورے تورے

حل لغات: اجاڑیم: مجھے برباد کر دیا ہے۔ ساڑیم: نے مجھے جلا دیا۔ کشالے: درد۔ ببانے: باپ کے۔ کروپ: بگاڑ' بے اسلوبی' بدصورتی۔ تورے: حکومت' طاقت۔

ترجمہ: عشق نے مجھے برباد کر دیا ہے اور درد و غم نے جلا دیا ہے بلکہ اس نے میرے دل میں ڈیرے لگا دیئے ہیں۔ مرض' بے اسلوبی' تکلیف یہی میرے لئے زیور اور سہرے ہیں۔ والدین کے راج' رضائیاں تکئے اور زور حکومت سب بھول گئے ہیں۔ (عہد ماضی کی فراموش شدہ باتیں ہیں۔)

(1) دردیں

(4) پیکے ٹوکاں کَرم سوریجے مارم مُجگتاں نوکاں
مُٹھڑی دِلڑی لُٹڑی دا ہے قبلہ یار دیاں جھوکاں

ما پُیو خویش قبیلہ رل مل ڈیندے دِھکڑے دھوڑے

حل لغات: پیکے: میکے، ماں باپ اور ان کے رشتہ دار۔ ٹوکاں کرم: مجھے طعنے دیں۔ سوریجے: سسرال۔ جگتاں: اشارے، کنائے، لعن طعن، زباں درازی۔ دھکڑے: دھکے۔ دھوڑے: صدمات، دھکے، ٹھوکریں۔ مٹھڑی: تباہ شدہ۔ دلڑی لٹی: دل باختہ، جس کا دل لٹ چکا ہو۔

ترجمہ: میکے والے طعنے دیتے ہیں اور سسرال والے طعنے کے علاوہ زباں درازی بھی کرتے ہیں۔ اس عاشق دل باختہ اور ستم رسیدہ کا مرکز توجہ تو صرف محبوب کا مسکن ہے۔ جہاں سے مجھے ماں باپ اور خویش قبیلہ کے تمام افراد مل کر دھکے دیتے ہیں اور رہنے نہیں دیتے اور ٹھوکریں مارتے ہیں۔

(5) چشماں جادو جوڑ جگائے ہوش قرار بھلایا
ڈُکھڑے پکھڑے آئے غم ہم دَم دَم نال سَوایا
غمزے خُوب دھموڑے ڈیون رمزاں گھت دیاں گھوڑے

حل لغات: پکھڑے آئے: قسمت میں آئے، حصہ میں آئے۔ سوایا: زیادہ ایک کا سوا ایک یعنی $1\frac{1}{4}$۔ دھموڑے: ٹھوکریں، دھوڑے۔ گھوڑے گھتن: غضب کرنا، ظلم و ستم کرنا، محاورہ ہے۔

ترجمہ: محبوب کی آنکھوں نے ایسا جادو جگایا کہ مجھے ہوش و قرار تک بھول گیا۔ دکھ درد میرے حصے میں آگیا ہے اور غم میرے دم کے ساتھ روز افزوں ہے۔ دوست کے غمزے خوب ٹھوکریں مارتے ہیں جس سے ہڈی پسلی تک ہل جاتی ہے، رمز و کنایہ نے الگ ظلم ڈھا رکھا ہے۔ (غضب ڈھاتے ہیں۔)

(6) یار فرید نہ وِسرم ہرگز رو رو دھاہیں کرساں
جیندیں مردیں اوکھیں سوکھیں ساہ محبت بھرساں
دُوہری سِکدی سانگ جگر وِچ جے ڈُکھ ڈیوم ڈُوڑے

حل لغات: وسرم: مجھے بھولے۔ دھاہیں: فریادیں۔ اوکھیں: مشکل سے۔ سوکھیں: آسانی سے۔ ساہ بھرساں: محبت کا دم بھروں گی۔ جے: اگر۔ سانگ: نیزہ۔ ڈیوم: وہ مجھے دے۔ ڈُوڑے: دگنے۔

ترجمہ: اے فرید محبوب ہرگز دل سے محو نہیں ہوتا اسی کے فراق میں رو رو کر آہیں بھروں گی، جیتے جی اور بعد مرگ بھی آسانی سے یا مشکل سے اس کی محبت کا دم بھرتی رہوں گی۔ میری تو یہ حالت ہے کہ اگر محبوب اپنے ہجر و فراق کے دکھ دوگنے کر دے یعنی تکلیف زیادہ ہو تو انتظار کی سانگ (برچھی) جگر میں بھی دوگنی ہو کر چبھتی ہے۔ جس قدر زیادہ تکلیف ہوتی ہے اسی قدر زیادہ لذت پیدا ہوتی ہے۔

☆ — ☆ — ☆

Scanned with CamScanner

کافی 195

(1) تیرے بِناں سانْوَل بھوں دِلڑی الگ بے آس ہے
جندڑی جلے سینہ سَڑے سر چُور ہے تن ناس ہے

حل لغات: بناں: بغیر' سوا۔ بھوں: بہت' زیادہ۔ الگ: بے سہارا۔ بے آس: مایوس۔ جندڑی: جان۔ سڑے: جلے۔ چور: درد سے چور چور' بے تاب۔ ناس: برباد' ضائع' تباہ۔

ترجمہ: اے سانولے محبوب تیرے بغیر دل بے سہارا اور مایوس ہے۔ جان الگ جل رہی ہے' سینہ تپ رہا ہے' سرچور چور ہے اور بدن تباہ و برباد ہے۔

(2) جیڑا غماں دے وات ہے ہیہات ہے ہیہات ہے
ہک دُکھ تتی دے ساتھ ہے سُکھ دی نہ بُو نہ باس ہے

حل لغات: وات: منہ۔ جیڑا: جی۔ ہیہات: فریاد۔ تتی: سوختہ بخت۔ بیا: دوسرے۔

ترجمہ: میری زندگی غم کے منہ میں ہے جس کا سخت افسوس ہے۔ میرا ساتھی تو صرف ایک دکھ ہی ہے اس کے سوا' سکھ چین کی کہیں بو باس تک نہیں آتی۔

(3) جَیں ڈینہہ پُنّل گیا کیچ وَل سٹ سیجھ کھٹ رنگیں محل
جھاگاں جبل گھاٹیاں[1] تے تھَل ہک مُونجھ ہے بیٔ پیاس ہے

حل لغات: جیں ڈینہہ: جس دن۔ ول: واپس۔ سٹ: پھینک کر' چھوڑ کر۔ کھٹ: کھاٹ' چارپائی۔ جھاگاں: عبور کروں' جھیلوں۔ مونجھ: ملال' اداسی۔

ترجمہ: جس دن سے محبوب پنوں اپنے وطن کیچ واپس چلا گیا ہے اس دن سے میں نے سیج' چارپائی اور رنگین محل میں رہنا چھوڑ کر پہاڑوں' گھاٹیوں اور سنسان میدانوں میں آوارہ پھرنا شروع کر دیا ہے۔ اس مصیبت کے وقت تشنگی اور وصل کی پیاس ہر وقت موجود ہے۔ (ایک تو اداس ہوں دوسرے پیاس ہے۔)

(1) گھٹیاں

(4) وِسرے نہالی تُول سَب پُو پاتے بَینسر بُول سَب
ہُن سوز ہے یا سُول سَب یا دَرد ہے یا یاس ہے

حل لغات: وسرے: بھول گئے۔ نہالی: توشک' بچھونا۔ تول: رضائی۔ پوپا: ناک میں پہننے کا زیور۔ بینسر اور بول: بھی اسی قسم کے زیور ہیں۔ یاس: ناامیدی۔

ترجمہ: عیش کے بستر کی توشک اور رضائی سب بھول گئے ہیں۔ پوپے' بینسر اور بولے زیور بھی سب ترک ہو چکے ہیں۔

اب تو تکلیفیں ہیں یا سوز درد ہے۔ یا ناامیدی ہے اس کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

(5) کیڈے فرید اَج بھج نسُوں ‏ ‏ رجتھ رِچھ تے باندر دِی وَسّوں

ڈَینیں ممیں راخس بَہوں ‏ ‏ سَو غُول لکھ نسناس ہے

حل لغات: کیڈے: کدھر، کس طرف۔ بھج: بھاگ کر، دوڑ کر۔ نسوں: بھاگ جائیں، فرار ہو جائیں۔ وسوں: قیام گاہ، آبادی۔ ڈینیں: جمع ڈین کی۔ ممیں: جمع مم کی، خونخوار بلائیں۔ راخس: آدم خور۔ غول: چھلاوا، جن و شیطان، غول وہ شے ہے جس سے کسی کو ڈرایا جائے مگر فی الحقیقت اس کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔ غول بیابان: اس خوفناک منظر کو کہتے ہیں جو سنسان بیابان میں انسان کے خوف زدہ ہونے کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔ نسناس: بندر کی قسم کا ایک ڈراؤنی صورت کا حیوان

ترجمہ: اے فرید آج میں کہاں بھاگ کر جاؤں، یہاں تو ریچھ اور بندر رہ رہے ہیں۔ ڈائنیں ہیں، مم ہیں، راخس، غول بیابانی اور نسناس بلائیں بہت ہیں، ان میں گھرا ہوا ہوں۔

نوٹ: ایک نسخہ میں بجائے "نسناس" کے "خناس" ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 196

(1) ٹوبھہ بنوا ڈے پکا تڑ تاڑتے ‏ ‏ سندھڑوں دُور اُتارتے

حل لغات: ٹوبھہ: تالاب، ریگستان میں پانی تو ملتا نہیں، بارش کا پانی نشیبی مقامات میں ٹھہر جاتا ہے، لوگ اس نشیب میں نیچی جگہ معلوم کرکے داں چاہک کچے بنا لیتے ہیں تاکہ یہ پانی اس میں جمع رہے اور کام آتا رہے اس کو ٹوبھا کہتے ہیں۔ روہی والوں کے لئے ٹوبھا آب حیات ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ ٹوبھا معاشی، معاشرتی، ثقافتی، ذہنی اور روحانی سرگرمیوں کا محور و مرکز ہوتا ہے۔ پکا: پختہ، مضبوط۔ تڑ: گھاٹ، جگہ، زمین، مستقل قیام گاہ، گھر۔ تاڑتے: تاڑ کر، دیکھ بھال کر۔ سندھڑوں: سندھ سے یعنی دریائی پانی کی دسترس سے۔ اتار: سندھ کی ضد وہ موقعہ جہاں ریگستان ہو اور دریا کا پانی نہ پہنچ سکتا ہو۔ تھل، اونچی جگہ۔

ترجمہ: اے دوست مجھے تو ریگستان میں پختہ موقع محل تاڑ کر مستقل تالاب بنوا دو، جو سندھ کے نشیبی علاقوں سے دور اور تھل کے اونچی زمین پر ہو۔

(2) صبح سحُوریں گھبکن مَٹیاں ‏ ‏ جوہپڑ دے اگواڑ تے

حل لغات: سحورین: سحری کا وقت، علی الصبح۔ گھبکن: چھاچھ بلونے کی آواز۔ جوہپڑ: جھونپڑا، مسکن۔ جوہ: جھاؤ وغیرہ کی شاخوں کا چھپر۔ پڑ: مویشیوں کی شب باشی کی جگہ۔ گواڑ: سامنا، صحن۔

ترجمہ: ایسا موقعہ ہو جہاں صبح سویرے چھاچھ بلونے کی آوازیں' جھونپڑوں کے صحن سے بلند ہوتی ہوں اور لطف آتا رہے یا علی الصبح "جوہ" اور "پڑ" کے سامنے چھاچھ بلونے کی آوازیں نکل رہی ہوں۔

(3) روہی راوے روہیں دُھمّاں ہُوک پووے وَنج ماڑتے

حل لغات: روہی: تھل کے ریگزار۔ راوا: پانی سے دور اونچی زمین۔ روہ: پہاڑ۔ روہیں: پہاڑوں میں۔ دھماں: دھوم۔ ونج: جا۔ ہوک: آواز بلند' شہرت۔ ماڑ: ملک مارواڑ' راجپوتانہ۔

ترجمہ: ایسا ٹوبھا ہو کہ اس کی دھوم روہی' راوے اور پہاڑوں تک جا پہنچے اور ریگستان کیا راجپوتانے مارواڑ تک کے علاقے میں اس کی شہرت پھیل جائے۔ (جا پہنچے۔)

(4) اُچڑے ٹبڑے سُکھ ساگر دے چڑھنٹا پووِم پہاڑ تے

حل لغات: اچڑے: اونچے' بلند۔ ٹبڑے: ٹبے' بلند ٹیلے۔ سکھ ساگر: ایک ریگستان کے تالاب کا نام ہے' جہاں حضرت بسلسلہ سیاحت تشریف لے گئے تھے (خشک دریا)۔

ترجمہ: میرا ٹوبھا سکھ ساگر کے اونچے ٹبوں کی طرح بلند اور عمدہ مقام پر ہو' خواہ پہاڑ کی چڑھائی چڑھ کر بھی وہاں جانا پڑے۔

(5) چَو طرفوں وَیہہ پانی آوے سوہنٹے صاف رِجھکاڑتے

حل لغات: چو طرفوں: چاروں طرف سے۔ ویہہ آوے: بہہ کر آجائے۔ جھکاڑ: نشیب' نیچی جگہ۔

ترجمہ: چاروں طرف سے بارش کا پانی بہہ بہہ کر جمع ہوتا رہے' ایسے خوبصورت اور صاف نشیب میں ٹوبھا تیار کرا دو۔

(6) پاک ڈَھرَ وچ ٹوبھا ماروں ناں جھَت جھاڑ کُجاڑ تے

حل لغات: پاک: ستھرا' صاف۔ ڈہر: ہموار میدان۔ ماروں: کھودیں' بنائیں۔ جھت: گنجان' جھاڑ جھنکار۔ جھاڑ: خار دار بوٹیوں کے اجتماع کا موقعہ۔ کجاڑ: خراب' میلی اور بدنما جگہ جہاں کوڑا کرکٹ کانٹے وغیرہ بکثرت ہوں۔

ترجمہ: ٹوبھا ایسی پاک صاف جگہ پر بنائیں جہاں نہ تو درختوں کا جمگھٹ ہو نہ خاردار بوٹے ہوں' نہ خراب بدنما جگہ ہو۔

(7) روہی واس سبھے لڈ آ وِسن جھوکاں اَپنْیاں سَاڑ تے

حل لغات: روہی واس: روہی کے رہنے والے' ریگستان کے باشندے۔ لڈ آوسن: کوچ کر کے آجاویں گے۔ جھوکاں: عارضی مکان۔ ساڑتے: جلا کر۔

ترجمہ: ایسا عمدہ ٹوبھہ ہو کہ تمام روہی کے تمام باشندے اپنے جھونپڑے جلا پھونک کر وہیں کوچ کر کے آجاویں۔

(8) پُھلّو ڈُہے تے رِنّت لیسوں تھوڑا چڑھیسوں دِینے لاڑتے

حل لغات: پھلو اور دینالاڑ: خواجہ صاحب کے احباب کے نام جو روہی میں رہتے تھے۔ اس شعر کے متعلق ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمتہ نے روہی کے باشندوں میں ایک شادی کی تھی وہ اب تک روہی والی مائی

صاحبہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا مسکن ریلوے اسٹیشن فیروزہ کے قریب بستی "لالو لاڑ" میں تھا' یہ ریگستان کی ایک بستی ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت خواجہ صاحب اکثر روہی میں آیا جایا کرتے تھے اور بعض اوقات ہفتوں اور چلوں تک مقیم رہ کر مصروف یاد حق رہا کرتے تھے۔ وہ مائی صاحبہ قوم لاڑ کی ایک دوشیزہ حور تھیں جو لعلو لاڑ کی لڑکی تھیں اور دنیا لاڑ کے عزیزوں میں سے تھیں۔ ایک جھوک قوم ڈہاکی بھی ہے۔ پھلوڈہا وہاں کا معتبر تھا' وہ ہمیشہ حضرت کو دعوت دیا کرتا تھا اور دینالاڑ جو مقامی طور پر روہی میں حضرت کے لنگر خانہ کا مہتمم تھا' وہ بھی ہمیشہ آپ کا منتظر رہتا تھا۔ اس شعر میں اسی طرف اشارہ ہے۔ منت لیسوں: احسان کریں گے۔ تھورا: احسان۔

نوٹ: "لعلو" --- اسرار فریدی

ترجمہ: ہم ریگستان میں چل کر پھلوڈہا پر منت چڑھائیں گے' احسان کریں گے اور دینے لاڑ پر بھی احسان کریں گے۔

(9) آن فریدؔ سو ہیساں چَنّورے شہر بزار اُجاڑ تے

حل لغات: سو ہیساں: زینت دوں گا۔ چنورے: سایۂ دار چھپر۔ ریگستان میں چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں سایہ کے واسطے بنا لیتے ہیں' ان کو چھانورے یا چنورے کہتے ہیں۔

ترجمہ: اے فرید میں تو روہی کے ٹوبھے پر آکر چنورے کو سجاؤں گی اور آباد کروں گی' شہر اور بازار کو غیر آباد اور اجاڑ دوں گی۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 197

(1) ٹوبھا کھٹا ڈے سوہنٹی جا تاڑتے اوجھا نہ ہووے ساری ماڑتے

حل لغات: کھٹاڈے: کھدوادے۔ تاڑتے: دیکھ بھال کر' انتخاب کرکے۔ اوجھا: ایسا' اسی طرح کا' ویسا۔

ترجمہ: اے دوست! مجھے خوبصورت موقعہ انتخاب کرکے ایسا ٹوبھا بنوادے اس جیسا سارے مارواڑ کے علاقے میں نہ ہو۔

(2) ٹوبھے باجھوں مول نہ بھساں ناں گھ تے نہ پاڑ تے

حل لغات: بھساں: نہ رہوں گی۔ مول: ہرگز۔ گھ اور پاڑ: نرم اور بھربھری زمین کی قسمیں۔

(1) رہساں

ترجمہ: نرم اور بھربھری قابل کاشت زمین مجھے نہیں چاہئے۔ میں ٹوبھا بنوائے بغیر ہرگز نہیں رہوں گی۔

(3) ڈیہاں پیسوں لسیّاں گاویاں راتیں کھیر کوں کاڑھ تے

حل لغات: ڈیہاں: دن کو۔ پیسوں: ہم پئیں گے۔ لسیاں: لسی کی جمع ہے' چھاچھ۔ کھیر: دودھ۔ کاڑھ تے: ابال کر' گرم کرکے۔

ترجمہ: دن کو گائے کے دودھ کی چھاچھ اور رات کو دودھ گرم کر کے پئیں گے۔ تُوبھے کی زندگی کتنی پُرلطف ہو گی۔

(4) توں ربن سانوں اگ اڑیساں چولہ بوچھن پاڑ تے

حل لغات: توں بن: تیرے بغیر۔ اگ اڑیسوں: آگ میں ڈالوں گی' نذر آتش کروں گی۔ پاڑ تے: پھاڑ کر۔

ترجمہ: اے محبوب تیرے بغیر دیوانہ وار چولا اور بوچھن (کرتا اور اوڑھنی) پھاڑ کر آگ میں جلا ڈالوں گی۔

(5) جے نہ اوسیں توں ول جھوکاں لڈسوں جھوپڑ ساڑ تے

حل لغات: تول دل: تمہاری طرف۔ لڈسوں: کوچ کر کے آویں گے۔ جھوپڑ: (جوہ پڑ) جھونپڑیاں۔ ساڑ تے: جلا کر۔

ترجمہ: اگر تم نہ آئے' تو ہم خود اپنی جھونپڑیاں جلا کر تمہارے پاس آکر جھوک آباد کریں گے۔ (یا نقل مکانی کر جائیں گے۔)

(6) جوہپڑ جوڑ بنیسوں کھپ دے تھل دے صاف پساڑ تے

حل لغات: جوہپڑ: جھونپڑیاں۔ کھپ: ریگستان کا ایک گھاس ہے جس کی لمبی لمبی شاخوں کو جمع کر کے جھونپڑیاں بناتے ہیں۔ پساڑ: پھیلاؤ' وسعت' طویل۔

ترجمہ: کھپ کے پودوں سے جھونپڑے اپنے واسطے بنائیں گے اور ان میں رہائش کریں گے جو تھل کے صاف ستھرے اونچے پھیلاؤ پر ہوں گے۔

(7) گائیں سہنس سوائیاں سونہیاں ڈوبھسن آن اکاڑ تے

حل لغات: سوائیاں: گائے کی صفت ہے' تازہ بیائی ہوئی۔ ڈوبھسن: دودھ دیں گی' ودھی جائیں گی۔ آن: آکر۔ اکاڑ: وہ مقام جہاں رات کو گائیں وغیرہ رکھی جاتی ہیں۔

ترجمہ: وہاں سینکڑوں نئی خوبصورت گائیں ہوں گی جو اپنے تھان پر آکر دوہی جائیں گی۔

(8) ٹوبھا بنویسوں دل دے سانگے منت چڑھیسوں لعلو[1] لاڑ تے

حل لغات: دل دے سانگے: دل کے تعلق سے' جذبہ محبت سے مجبور ہو کر۔ منت: میم کی زیر سے ہے اس کے معنی احسان ہے یعنی لعلولاڑ پر بھی احسان چڑھائیں گے۔ لعلولاڑ ایک بستی کا نام بھی ہے جو اپنے بانی کے نام سے موسوم ہے اور لعلولاڑ حضرت خواجہ کے خسر کا نام بھی تھا۔

ترجمہ: ٹوبھا تو ہم جذبہ محبت سے مجبور ہو کر بنوائیں گے مگر منت لعلولاڑ پر چڑھائیں گے اور اسی پر احسان جتلائیں گے۔

(1) "دیئے" اسرار فریدی

(9) آنوم راحت ڈوڑی چوڑی لانے پھوگ دے واڑ تے

حل لغات: آنوم: مجھے آتی ہے۔ ڈوڑی: دوگنی چوگنی۔ واڑ: کھیت۔ لانے: کھار کے پودے۔ پھوگ: ریگستانی پودا۔

ترجمہ: لانے اور پھوگ کی تروتازگی دیکھ کر مجھے دوگنی چوگنی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

(10) فرح فریدؔ نوں روز سوائی ‌ ‌ سُنجّ بَر سخت اُجاڑ تے

حل لغات: فرح: خوشی۔ سوائی: زیادہ' افزوں۔ سنج: ویرانوں میں۔ بر: خشک بے آب و گیاہ۔ اجاڑ: غیر آباد' تنہا مقام۔
ترجمہ: فرید کی فرحت' ویرانوں اجاڑوں اور جنگلوں میں ہمیشہ روز افزوں ترقی کرتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے۔
نوٹ: ایک قلمی نسخہ میں یہ شعر بھی ہے:

گائیں تے گائیں پر بھیڈاں بکریاں ‌ ‌ تک نہیں رکھدیاں بگھیاڑ تے

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 198

(1) ٹوبھا کھٹا ڈے مُلک ملھیر تے ‌ ‌ پتھر پہاڑ کوں چیر تے

حل لغات: کھٹاڈے: کھدوا دے۔ ملھیر: ایک خوش منظر اور شاداب مقام' اقامت محبوب۔ چیرتے: چیر کر۔
ترجمہ: ملھیر کے علاقے میں ایک ٹوبھا (تالاب) بنوا دو۔ پتھروں اور پہاڑوں کو چیر کر۔

(2) مُلک ملھیر دی نازُ وچالی ‌ ‌ بُوئی لانی دا رُتبہ عالی
ٹوکاں کر دی دُھوڑی والی ‌ ‌ کیسر مُشک عنبیر تے

حل لغات: چالی: چال' ڈھال' رنگ ڈھنگ' طریقہ۔ بوئی لانی: ریگستان کی بوٹیاں۔ ٹوکاں کر دی: مذاق اڑاتی۔ دھوڑی: غبار' گرد' خاک۔ والی: ریت۔ کیسر: زعفران۔ عنبیر: عنبر۔ مشک: کستوری۔
ترجمہ: ملک ملھیر کی سرزمین کے رنگ ڈھنگ بہت ناز والے ہیں۔ یہاں کی بوٹیوں بوئی اور لانی کا رتبہ بھی بلند ہے اس ملک کا گرد و غبار اور ریت عنبر و مشک و زعفران کا مذاق اڑاتے ہیں۔

(3) منجھیاں رنگیسن گائیں ڈھکسن ‌ ‌ بھیڈاں بکریاں چانگے ٹکیسن
اکھیاں اڑسن دلڑیاں بکسن ‌ ‌ دھرتی دی تاثیر تے

حل لغات: رنگسن: بھینسوں کی آواز۔ ڈھکسن: گائے کی آواز جو وہ اپنے بچے کے انتظار میں نکالتی ہے۔ چانگے: چوپال' گلہ' مقام۔ ٹکسن: ٹکیں گی' ٹھہریں گی۔ اڑسن: اڑیں گی' مبتلا ہوں گی' فریفتہ ہوں گی۔ بکسن: جمع ہوں گی' ایک دوسرے سے ملیں گی' باہم پیوستہ ہوں گی' جڑ جائیں گے۔ دھرتی: زمین۔
ترجمہ: ٹوبھے پر بھینسیں رنگیں گی' آواز کریں گی اور گائیں اپنے بچھڑوں کو شوق سے بلائیں گی۔ بھیڑیں اور بکریاں یہاں آکر سکون و اطمینان محسوس کریں گی۔ ایسے پُرلطف مناظر اور محبت آفرین زمین کی تاثیر کے باعث عشق و محبت کا سلسلہ جنم لے گا۔ آنکھوں سے آنکھیں ملیں گی اور دلوں سے دل مل جائیں گے۔ (جڑ جائیں گے۔)

(4) برہوں دے ٹھوہ تے جوہ بَنیسُوں   جھوکاں جوڑ سنجوک پَچھکیسُوں
سَسّی تے سَے تھورے لیسُوں   مَنّت چڑھیسُوں مائی رہیر تے

حل لغات: برہوں: عشق۔ ٹھوہ: مناسب مقام۔ جوہ: ٹھکانہ' آبادی۔ سنجوک: ملاپ' وصل' اتفاق' رفاقت' رشتہ محبت۔ پچھکیسوں: لطف اندوز ہوں گے' سہائیں گے' رچائیں گے۔ سسی: پنوں بلوچ کی عاشق۔ منت چڑھیسوں: احسان لگائیں گے۔ ہیر: رانجھا کی عاشق۔

ترجمہ: ہم بھی عشق و محبت کے مناسب مقام پر قیام گاہ بنا دیں گے اور جھوک تیار کرکے رشتہ محبت کو مضبوط کریں گے۔ عشق کی رسم کو تازہ کرکے ہم سسی پر سو سو احسان چڑھائیں گے اور ہیر پر بھی منت اور احسان ہو گا۔

(5) بَیعت کریسُوں کُل تھَل بَر کُوں   ساگھر پریم تے سُکھ ساگر کُوں
گُھڑے رَچھنے جودھاسَر کُوں   رَکھ تکیہ گُرُ پیر تے

حل لغات: بیعت: تابع' مرید' بیعت کسی خاص مقصد یا اصول کی خاطر اپنے آپ کو دوسرے کے ہاتھ فروخت کرنا۔ تھل برکوں: ریگستانوں اور ویرانوں کو۔ پریم ساگر اور سکھ ساگر: دونوں ریگستانی مختصر آبادیوں کے نام جہاں پانی کے ٹوبھے بھی موجود ہیں۔ گھڑے رچھنے جودھاسر: یہ تینوں بھی روہی کے مقامات کے نام ہیں۔ تکیہ: سہارا' آسرا۔ گر: گرو۔ رکھ: رکھ کر۔

ترجمہ: اس ٹوبھے پر مقیم ہو کر تمام تھل اور ریگستان پریم ساگر' سکھ ساگر' گھڑا' رچھنہ اور جودھاسر کے لوگوں کو اپنے گرو اور مرشد کا بھروسہ لے کر مرید بنائیں گے۔

(6) جاں جاں ووٹھ دی وَہو سُنیٹوسے   سِندھڑوں رُوح اُچاک تھیوسے
ڈیہاں لَرڑی تے دِل تھیوسے   راتیں گاوے کھیر تے

حل لغات: جاں جاں: جوں جوں۔ ووٹھ: برسے ہوئے' بارش۔ وہو: خبر' اڑتی ہوئی اطلاع۔ سندھڑوں: سندھ سے۔ اچاک: اچاٹ' برداشتہ۔ دل تھیوسے: دل چاہنے لگا۔ کھیر: دودھ۔

ترجمہ: جوں جوں ہم نے بارش کے برسنے کی خبر سنی' ہمارا دل سندھ کے علاقے سے اچاٹ ہوتا گیا اور جی چاہنے لگا کہ دن کو (روہی میں پہنچ کر) لسی پیوں اور رات کو گائے کا دودھ۔

(7) ٹوبھے باجھوں مُول نہ ٹھُہساں   ناں وَکڑے ناں بَنّد تے بَہساں
ناں گُھڑ تے ناں پاڑ تے رَہساں   ناں وت کھُوہ وَہیر تے

حل لغات: باجھوں: بغیر۔ مول: ہرگز۔ نہ ٹھہساں: راضی نہ ہوں گی۔ وکڑے: وکڑا' پانی درمیان جو سفید ٹکڑا زرعی رہ جاتا ہے۔ بند: بندھ' پانی کے روکنے کے لئے جو پشتہ بنایا جاتا ہے۔ گھڑ اور پار: بھی ریگستانی زمین کے اقسام ہیں۔ کھوہ: چاہ' کنواں۔ وہیر: بہتا ہوا' چلتا ہوا' جاری کنواں یا ندی۔ وت: پھر۔

ترجمہ: میں ٹوبھے (تالاب) کے سوا ہرگز رضامند نہ ہوں گی' نہ کسی کھیت کے ٹکڑے پر اور نہ بندھ پر بیٹھوں گی' نہ گھڑ پر

اور نہ پار پڑ رہوں گی۔ نہ کسی جاری کنویں یا ندی پر رہوں گی۔

(8) آپے آ کر دِلڑی لاتو حال میڈا سَب سمجھیو، جاتو
ہُن کیوں مُٹھڑی توں دِل چاتو؟ دُھوتیں دی تقریر تے

حل لغات: آپے: خود بخود، اپنی مرضی سے۔ دھوتیں: چغل خور، دشمن، بدخواہ۔ جاتو: تو نے جانا۔ چاتو: تو نے اٹھا لیا۔

ترجمہ: اے دوست تم نے خود ہی آ کر دل لگایا تھا اور میرا حال سب اچھی طرح سمجھ اور جان لیا۔ پھر اب کیوں تم نے اس بدبخت سے دل اٹھا لیا ہے؟--- اور وہ بھی چغل خوروں کی لگائی بجھائی پر۔ (چغل خوروں کے کہنے پر)۔

(9) عِشق فرید لکھیا پروانہ گھر بارُوں تھی بار روانہ
کر سر صَدقے[1] پڑھ شُکرانہ ہیں مِٹھڑی تحریر تے

حل لغات: پروانہ: حکم نامہ۔ گھر باروں: گھر بار سے۔ بار: جنگل۔ مٹھڑی: میٹھی۔ ہیں: اس۔

ترجمہ: اے فرید عشق نے یہ پروانہ لکھ بھیجا ہے کہ اب گھر بار سے نکل کر جنگل میں جاؤ اور اس پروانہ کی میٹھی تحریر کے مطابق سر قربان کرو اور شکر کا سجدہ بجا لاؤ۔

(1) صدقہ

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 199

(1) جَڈاں جایُم پا کر جھولی
کر وَینڑ ڈِتی مَا لولی

حل لغات: جڈاں: جب، جس وقت۔ جایم: میں پیدا ہوئی۔ جھولی: آغوش، گود۔ وین کرن: ماتمی نوحہ کرنا۔ ما: ماں۔ ڈتی: دی۔ با: ماں۔

ترجمہ: جب مجھے ماں نے جنا، آغوش میں لے کر (وین! الاپ کر) ماتمی نوحہ کر کے ہی اس نے مجھے لوری دی۔

(2) پہلوں پیت نہ پئی پیُوُ ما دی وَت ہوت بلوچ نہ رَادھی
میں مُٹھڑی جَاوَنڑ لا دی ہم بخت سڑی دُکھ رولی

حل لغات: پہلوں: پہلے، پہلے پہل، آغاز۔ پئی: پڑی، ملی۔ وت: پھر، بعد ازاں۔ رادھی: لغوی معنی کاشت کرنا، بونا، یہاں اچھا سلوک کرنا، نبھا کرنا، وفاداری کرنا۔ مٹھڑی: برباد شدہ۔ جاون لادی: روز پیدائش سے۔ ہم بخت سڑی: میں سوختہ بخت تھی۔ ڈکھ رولی: گردش درد، دکھوں کے چکر میں آئی ہوئی۔

ترجمہ: پہلے پہل تو ماں باپ کی محبت سے محروم رہی' پھر ہوت بلوچ (محبوب) نے اچھا سلوک نہ کیا (وفا نہ کی) نبھا نہ کیا۔ میں تو پیدا ہوتے ہی تباہ ہو گئی۔ نصیب سوختہ اور دکھوں کے چکر میں پھنس گئی۔

(3) گھر فخر ”پیا' پوں پاوے آ اُجڑی جھوک وَساوے
رَل چیتر بہار سُہاوے وَس ہَس رَس کھیڈوں ہولی

حل لغات: فخر پیا: خواجہ صاحب کے مرشد اور بڑے بھائی حضرت فخر جہاں علیہ الرحمتہ' فخر محبوب۔ پوں پاوے: قدم رکھے' قدم رنجہ فرمائے' آئے۔ جھوک: بستی۔ وساوے: آباد کرے۔ ہولی: ہندوؤں کا ایک تہوار ہے جس پر رنگ پاشی کرتے اور خوشیاں مناتے ہیں۔ چیتر: چیت۔ سہاوے: لطف اٹھائے۔ وس: آباد۔ ہس رس: ہنسی خوشی۔

ترجمہ: (خدا کرے) میرے گھر میں میرا محبوب (حضرت فخر جہاں صاحب) قدم رنجہ فرمادے اور تشریف لا کر اجڑی ہوئی بستی کو آباد کرے تاکہ اس کے ساتھ مل کر چیت بہار سے لطف اندوز ہوں اور اکٹھے آباد ہو کر خوشی خوشی ہولی منائیں۔ ہولی کی مسرتوں میں شریک ہوں۔

(4) توڑے دَرشن مُول نہ پیساں تاں وی نازک نینہہ نبھیساں
وِچ کوٹ شہر مَر ویساں تھی دَر دِلبر دی گولی

حل لغات: توڑے: اگرچہ' خواہ' باوجودیکہ۔ درشن: دیدار۔ مول: بالکل' قطعاً۔ پیساں: نہ پاؤں گی۔ تاں وی: پھر بھی۔ نبھیساں: نبھاؤں گی۔ مرویساں: مرجاؤں گی۔ گولی: کنیز' خادمہ۔

ترجمہ: خواہ میں محبوب کا دیدار (دوبارہ) حاصل نہ کر سکوں گی۔ پھر بھی میں عشق کے نازک مرحلوں کو نبھاؤں گی' کوٹ مٹھن کے شہر ہی میں رہ کر اپنے محبوب کے دروازے کی کنیز رہ کر مرجاؤں گی۔ (محبوب کے در کی نوکرانی بن کر شاید اسی کوٹ شہر میں مرجاؤں گی۔)

(5) سارا چولا بوچھن گھانگے گئے زیور تریور لانگھے
سر مانگ مرندی سانگے تھئی سُرخی زہر دی گولی

حل لغات: چولا بوچھن: کرتا دوپٹہ۔ گھانگھے: پارہ پارہ' ٹکڑے ٹکڑے۔ لانگھے: لہنگے عورتوں کے پہننے کا لباس۔ مانگ مرندی سانگے: مانگ برچھی مارتی ہے۔

ترجمہ: فراق یار میں (تمام لباس) کرتہ اور دوپٹہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں اور گہنے' پوشاک اور لہنگے ختم ہو گئے۔ مانگ بھی اب میرے سر پر برچھی مارتی ہے اور ہونٹوں کی سرخی تو زہر کی گولی بن گئی ہے۔

(6) ربن یار نہ سیج سُہیساں پُھل سہرے تروڑ سٹیساں
بھن تکینسر بُول سَڑیساں بُٹھ چَندن ہار رِبنولی

حل لغات: بن یار: یار کے بغیر۔ پھل: پھول' گل۔ پھل سہرے: پھولوں کے سہرے۔ سہیساں: زیب دوں گی۔ سٹیساں:

پھینکوں گی۔ بھن: توڑ کر۔ چندن' ہار' بنولی: زیوروں کے نام ہیں۔ بٹھ: بھاڑ میں جائیں۔

ترجمہ: میں محبوب کے بغیر پھولوں کی سیج سے کبھی لطف اندوز نہ ہوں گی۔ پھولوں کے سہرے بھی توڑ پھینکوں گی' بینسر اور بولے کو توڑ پھوڑ کر جلا دوں گی۔ چندن' ہار اور بنولی کو بھی بھاڑ میں پھونک دوں گی۔

(7) سیّاں رَل مِل مِہنّے ڈیندِیاں   کھِل ہاسے کیس کریندِیاں
ما بھینیں وَین اَلیندیاں   سس مارم سو سو بولی

حل لغات: رل مل: مل ملا کر۔ مہنے: طعنے۔ ڈیندیاں: دیتی ہیں۔ کھل ہاسے: ہنسی' مخول۔ کیس کریندیاں: شرمندہ کرتی ہیں۔ بولی مارن: طعنہ دینا۔ الیندیاں: بدگوئی کرتی ہیں۔

ترجمہ: سہیلیاں مل جل کر طعنے دیتی ہیں۔ ہنسی' ٹھٹھے اور مخول کرتی ہیں' ماں اور بہنیں بھی برائیاں کر کے برا بھلا کہتی ہیں اور ساس تو سو سو طنز (طعنے) کی بات کرتی ہے۔

(8) رِجند جلڑی جِنڈڑی جھولی   رجتھ کرڑ کنڈا سب سُولی
رڑے کنکرے رتیڑ کُولی   دل دَرد چلائی گولی

حل لغات: جند جلڑی: سوختہ جاں۔ جنڈڑی جھولی: روح بے قرار ہو گی۔ جھولی: قربان۔ سولی: دار' پھانسی۔ رتیڑ کولی: رتیڑ' ریت' کولی' نرم۔ کنکری ریت: کنکروں والی ریت۔

ترجمہ: سوز محبت میں بدن جل گیا اور زندگی بے تاب ہے' روح بے قرار ہے۔ میں نے زندگی قربان کر دی۔ یہاں تو کرڑا اور کنڈا سب سولی (دار) نظر آتی ہیں' نرم ریت (کے ذرے) سنگریزے معلوم ہوتے ہیں دل میں درد (محبت) نے ایسی گولی چلا دی ہے۔

(9) ہَر پَل سِک پیت پُنّل دی   سِک سانوَل باروچل دی
ہے تیڈی روز اَزل دی   اِیہا کوجھی' کملی' بھولی

حل لغات: ہرپل: ہر لحہ۔ سک: چاہت۔ باروچل: بلوچ' باروچ' پنل کی طرف اشارہ ہے' یعنی محبوب۔ کوجھی: بدشکل' بدصورت۔ کملی: پاگل دیوانی۔ بھولی: سادہ لوح' کم عقل۔

ترجمہ: ہر دم محبوب کی محبت میں سرشار ہوں اور پردیسی سانولے بلوچ محبوب کی چاہت ہے۔ اے محبوب روز ازل سے یہ بدصورت پگلی اور سادہ لوح تیری ہی ہو چکی ہے۔

(10) وَل یار فریدؔ نہ آیا   سر سُولیں سانگ رَسایا
سب ہار سنگار وہایا   گئی ناز نواز دی ٹولی

حل لغات: ول: پھر۔ سانگ رسایا: سوانگ بھرنا' بہروپ رچایا۔ سولیں: آزار و مصائب نے۔ وہایا: گزر گیا۔ ٹولی: صحبت' سنگت' ساتھ' ٹول۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: اے فرید پھر محبوب لوٹ کر نہیں آیا۔ سر پر درد و کرب نے سانگ رچایا ہوا ہے۔ سب بناؤ سنگار ختم ہو گئے' ناز و دلبری کی تمام صحبتیں گزر گئیں۔ (تمام ہو گئیں۔)

☆ — ☆ — ☆

کافی 200

(1) جگ وَہم' خیال' تے خوابے — سَب صُورت نقش بر آبے

حل لغات: جگ: عالم' دنیا' جہان۔ نقش بر آب: فارسی محاورہ ہے' ناپائیدار' بے بنیاد' پانی کی نقاشی کی طرح بے ثبات۔

ترجمہ: دنیا وہم' خیال اور خواب ہے۔ تمام صورتیں پانی پر نقش کی مانند ناپائیدار ہیں۔

(2) جے پچُھدیں حال حقیقت — سُݨ سمجھ اَتے رَکھ رِعبرت
رجیوں بحر محیط ہے وحدت — کُل کثرت شکل حُبابے

حل لغات: جے پچھدیں: اگر تو پوچھتا ہے۔ بحر محیط: بڑا سمندر' دریائے ناپیدا کنار۔ حباب: بلبلہ۔

ترجمہ: اگر تم حقیقت کا حال دریافت کرتے ہو؟ تو سنو! سمجھو!! اور عبرت حاصل کرو جس طرح وحدت ایک دریائے ناپائیدار کنار (بحر محیط) ہے' اسی طرح دنیا کی لاتعداد اشیاء کی مثال اس بحر بیکراں کی سطح پر بلبلوں کی مانند ہے جو بن بن کر پھٹتے رہتے ہیں۔

(3) نہیں اَصلوں اصل دُوئی دا — خود جان ہے نسل دُوئی دا
گیا پھُوکا نکل دُوئی دا — وَل اوہی آب دا آبے

حل لغات: اصلوں: بالکل۔ اصل: بنیاد۔ خود جان: خودی' پنداز' سمجھ لے' جان لے۔ پھوکا: ہوا' پھونک۔ اوہی: وہی۔

ترجمہ: کائنات میں دوئی کوئی چیز نہیں ہے۔ تم خود ہی جان لو کہ کیا دوئی سے کوئی نسل کبھی چلی ہے۔ پندار اور خود بینی ہی دوئی کا وجود بڑھا دیتی ہے ورنہ جب دوئی کی ہوا (حباب سے) نکل گئی تو پھر تمام وہی پانی ہی پانی رہ جاتا ہے۔

(4) نہ کافی جانڑ کفایہ — نہ ہادی سمجھ ہدایہ
کر پُرزے جلد وقایہ — رِیہا دِل قرآن کتابے

حل لغات: جانڑ: جان۔ کفایہ' ہدایہ' وقایہ: یہ تینوں درس نظامی کی فقہی کتابیں ہیں۔ پرزے: ٹکڑے ٹکڑے۔

ترجمہ: (فقہ کی کتابوں سے کچھ حاصل نہیں ہو گا) نہ کفایہ کافی ہے اور نہ ہدایہ ہادی ہو سکتا ہے بلکہ وقایہ کو بھی پرزے پرزے کر دے۔ اصل کتاب (قرآن) دل تو تمہارے سینے کے اندر موجود ہے۔

(5) بے پَرَم گیان وی دِلڑی — ہے بَید پُران وی دِلڑی

دِل بطن بطون دا بابے ہے جان جہان وی دِلڑی

حل لغات: پرم: عمدہ' اعلیٰ' محبت۔ پرم گیان: علم' عرفان' سمجھ' عشق کا علم۔ پران: ہندوؤں کی معتبر کتاب جس میں مذہب ہنود کے اٹھارہ بنیادی اصول کو ویاس شاعر نے نظم کیا۔ بید: ہندو مذہب کی وہ چار کتابیں جن کو ہنود الہامی سمجھتے ہیں۔ رگ وید' سام وید' یجر وید' اتھر وید۔ جان جہان: روح کائنات۔ بطن بطون: صوفیائے کرام کے نزدیک لفظ کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے۔ پھر اس باطن کی تہ میں ایک اور باطن بھی مانا گیا ہے' اس کو "بطن بطون" کہتے ہیں۔

ترجمہ: دل ہی پرم گیان ہے یہی وید اور یہی پران ہے بلکہ تمام جہان کی جان ہی دل ہے اور یہی اسرار و معارف باب ہے۔ (دل پوشیدہ مفہوم الفاظ کے مزید پوشیدہ معانی کا (ایک مکمل) باب ہے۔)

(6) دل لُبّ ہے کون و مکاں دا دِل غایت اصل جہاں دا

دِل مرکز زمین زماں دا بیا کُوڑ پَلال رِجابے

حل لغات: لب: خلاصہ۔ غایت: انتہا' اصل۔ مرکز: ہر ایک دائرے کے درمیانی نقطہ کو مرکز کہتے ہیں۔ کوڑ: جھوٹ' دروغ' غلط۔ پلال: فریب' چالاکی' فضول چیز۔

ترجمہ: یہی دل ہی کون و مکان کا خلاصہ ہے اور یہی دل کائنات کی غایت مقصود ہے' یہی زمین و زمان کا مرکز ہے۔ باقی سب جھوٹ' فریب اور پردہ ہے۔

(7) وِچ صُورت دے ناسُوتی وِچ معنے دے ملکوتی

جبرُوت اَتے لاہُوتی دِل اندر سب اسبابے

حل لغات: ناسوت' ملکوت' جبروت اور لاہوت: صوفیائے کرام کے نزدیک یہ چاروں عالم مختلف مقامات کے لئے استعمال ہوتے ہیں مثلاً (1) ناسوت: عالم دنیا فانی' خاکی دنیا۔ (2) ملکوت: محویت اسماء الٰہی کا عالم۔ (3) جبروت: صفات الٰہیہ سے متصف ہونے کا عالم۔ (4) لاہوت: انائے کل' مقام فنافی اللہ کا عالم۔

ترجمہ: اسی دل کے اندر تمام عالم موجود ہیں بظاہر صورت اس کی ناسوتی اور معناً ملکوتی ہے' جبروت اور لاہوتی مقام بھی اسی میں ہیں۔ عالم کیا بلکہ تمام اسباب دل کے اندر موجود ہیں۔

(8) رکھ اَنتر دھیان فریدی سَٹ سکھرڑیں پیر مُریدی

ہے دُوری سخت بعیدی جی سکھرڑیں کاٹ عذابے

حل لغات: انتردھیان: تخیل' اندرونی توجہ' اپنے دل کے اندر جھانکنا۔ انتر: اندر۔ سٹ: چھوڑ۔ سکھرڑیں: خالی۔ سکھرڑیں: سکھ۔

ترجمہ: اے فرید تم اپنے دل کے اندر دھیان کا عمل جاری رکھو اور خالی پیری مریدی کو دور پھینک دو' دل سے دوری و غفلت انسان کو اپنی منازل سے بعید تر کر دیتی ہے اور آرام و آسائش کی طلب بھی عذاب میں مبتلا کرتی ہے۔ آرام طلبی اور

Scanned with CamScanner

تن آسانی چاہنا عذاب ہے۔

☆ ▬ ☆ ▬ ☆

کافی 201

(1) جندڑی اُچا کے جیڑا اُداسے — جاپے تتی کوں کینّدی پیاسے

حل لغات: جندڑی: جان، زندگی۔ اچاک: اچاٹ، بیزار، پریشان۔ جیڑا: دل، جی۔ جاپے: جانے خدا معلوم، خبر نہیں، پتہ نہیں۔ تتی: بدبخت۔ کیندی: کس کی۔ پیاس: محبت، تشنگی، انتظار۔

ترجمہ: ہر وقت طبیعت اچاٹ اور دل اداس ہے۔ خدا جانے کہ مجھ سوختہ بخت کو کس کی چاہت نے اس طرح ترسا دیا ہے۔

(2) پیکیں سوریجھیں گلڑے ویکھوہے — ڈیندی مُٹھی نوں ما بھیݨ ڈوہے
قسمت دیاں گالہیں دلبر وی دروہے — ایڈوں رہیوسے اوڈوں گیاسے

حل لغات: پیکیں: میکا، ماں باپ کا کنبہ۔ سوریجھیں: سسرال۔ گلڑے: گلے، شکوے۔ ویکھوہے: تہمتیں، الزام۔ مٹھی: بدبخت، بدنصیب، دل باختہ۔ مابھین: ماں، بہن۔ ڈوہ: الزام، قصور۔ دروہ: بے وفائی، دغا، فریب۔ گیاسے: گئے، محروم رہے۔ اوڈوں: اُدھر سے۔ ایڈوں: اِدھر سے۔

ترجمہ: میکے اور سسرال میں میرے گلے، شکوے اور شکائتیں ہوتی ہیں۔ مجھ بدبخت کو ماں اور بہن بھی الزام دیتی ہیں۔ قسمت کی بات کہ گھر کی یہ حالت ہے اِدھر معشوق کی بھی بے وفائی یعنی ہم اِدھر سے بھی گئے اور اُدھر سے بھی گئے۔

(3) تھئی آس پاسے آئی یاس پاسے — زربفت ڈورئے ململ تے خاصے
کھنڈڑیاں نباتاں مصریاں پتاسے — کچڑے اُوڈاہے کوڑے دلاسے

حل لغات: پاسے: پہلے "پاسے" کے معنی "ایک طرف" اور دوسرے کا مطلب "قریب آنا" ہے۔ آس: امید۔ زربفت، ڈوریہ، ململ، خاصہ: قیمتی کپڑوں کے نام۔ کھنڈڑیاں: کھانڈ، چینی۔ نباتاں: شکر۔ کچڑے اڈاہے: امید خام، طفل تسلی، ادھوری اور نامکمل تسلیاں۔ کوڑے دلاسے: جھوٹی تسلیاں۔

ترجمہ: آس یعنی امید علیحدہ ہوگئی اور یاس میرے نزدیک آگئی۔ زربفت، ڈوریہ، ململ اور خاصہ کے کپڑے کھانڈ شکر مصری اور بتاشے یہ سب چیزیں امید خام اور جھوٹی تسلیاں ہیں۔ (فراق محبوب میں کوئی چیز پسند نہیں آتی۔)

(4) رکھڑی متھے دی پلٹرے ریاسے — وہ واہ خُدا دے کم بے رقیاسے
جیٹرھیں کوں مُنہ وی لیندے نہ ہاسے — رل رل کریندیاں کھل ٹوک، ہاسے

حل لغات: لکھڑی متھے دی: پیشانی کی تحریر' قسمت کا لکھا۔ پلڑے: دامن' پلو' پلہ۔ بے قیاسے: قیاس سے بالاتر۔ جیڑھیں: جن کو۔ کھل ٹوک ہاسے: دو معنی ہیں: پہلا "ہم تھے" اور دوسرا معنی مخول اور پھبتیاں' ہنسی۔

ترجمہ: پیشانی کی تحریر یعنی (نوشتہ ازل) پلے پڑا۔ سبحان اللہ خدا کے کام کیسے نیارے ہیں اور انسانی عقل و فہم سے بالاتر ہیں کہ جن کو ہم منہ بھی نہ لگاتے تھے' آج وہی مل مل کر مخول کرتی ہیں' ہنستی ہیں اور پھبتیاں اڑاتی ہیں۔ (آوازے کستی ہیں۔)

(5) مُنہ ویڑھ ٹھڈہڑے ہُئیں ساہ بھر دی وَیندی نِبھائی ڈینہو ڈینہہ نِجّردی
چَس رَس نہ ماڑیُم گھردی نہ وَردی رِہک پَل نہ ڈِتڑُم سُکھ سیج پاسے

حل لغات: منہ ویڑھ: منہ چھپا کر' لپیٹ کر۔ ساہ: سانس۔ ویندی نبھائی: گزارتی جاتی ہوں' اگر نبھاتی بفتح نون پڑھا جائے تو اس کے معنی نہ بھانے کے قابل' یعنی عاشق روز بروز گھلتی جا رہی ہے مگر گزارہ کر رہی ہے۔ ڈینہو ڈینہہ: دن بدن' روز بروز۔ نجردی: گھلتی جاتی ہوں۔ چس رس: لطف ذوق۔ نہ ماڑیم: نہ نبھایا' لطف نہ اٹھایا۔ ور: خاوند۔ سکھ سیج: سکھ کی سیج۔ ڈتڑم: مجھے دی۔ پاسے: پہلو' کروٹیں۔

ترجمہ: منہ چھپا کر ٹھنڈے سانس بھرتی ہوں مگر باوجود روز بروز گھلے جانے کے نباہ کر رہی ہوں۔ افسوس ہے کہ زیں نے کوئی گھر کا آرام دیکھا نہ خاوند کا عیش پایا بلکہ ایک پل بھی بستر پر آرام کا پہلو نہ لیا' آرام نے ایک دم بھی سیج پر بیٹھنے کا موقع نہ دیا۔

(6) بِرہُوں پَھیندّا لَکھ لَکھ بَلائیں تھی تھی ڈکھاڑی منگدی دُعائیں
شالا کہیں دیاں یا رَب کڈاہیں دیداں نہ اَٹکن دِلڑی نہ پھاسے

حل لغات: برہوں: عشق۔ پھیندا: اکساتا ہے' بھیجتا ہے' مسلط کرتا ہے۔ تھی تھی ڈکھاری: دکھی ہو کر۔ شالا: خدا کرے۔ منگدی: مانگتی ہوں۔ کہیں دیاں: کسی کی۔ کڈاہیں: کبھی۔ دیداں: نظریں۔ اٹکن: اڑیں۔ پھاسے: پھنسے۔

ترجمہ: عشق لاکھ لاکھ مصائب مجھ پر مسلط کرتا رہتا ہے' میرے تعاقب میں لگا تا ہے اور میں دکھی ہو ہو کر دعائیں مانگتی ہوں کہ اے خدا کبھی کسی کی کہیں آنکھیں نہ لگیں اور دل کہیں نہ پھنس جائے۔

(7) سَانوَل سلُونڑاں مارُو مریلہ رنکھڑیا نہ ڈِٹھرس کوئی وقت ویہلہ
سُرخی ڈوہاگنڑ کُجلہ ڈوہیلہ گل گیا فریدا جوبَن نِراسے

حل لغات: سانول: ملیح۔ سلونہ: نمکین' ملیح۔ مارو: قاتل' معشوق' ظالم۔ مریلہ: ظالم' قاتل۔ نکھڑیا: جدا ہوا۔ ویہلہ: وقت۔ ڈوہاگن: بدبخت۔ ڈوہیلہ: اذیت دینے والا' دکھ دینے والا۔ جوبن: جوانی کا جوش۔ نراسے: بے لطف' راس نہ بیٹھا' مایوسی میں۔ وقت ویلا: موقع محل' وقت اور زمانہ۔

ترجمہ: سانولا نمکین محبوب' ظالم اور قاتل معشوق ہے جس نے جدا ہونے کا کوئی وقت (موقع محل) بھی نہیں دیکھا' میری

Scanned with CamScanner

سرخی بدبخت ہو گئی اور کجلہ دکھ دینے والا بن گیا ہے۔ اے فرید ہمارا جوبن اور نکھار یونہی اداسیوں اور مایوسیوں میں گزر گیا۔

(1) فریدن

☆——☆——☆

کافی 202

نوٹ: اس کافی کو سمجھنے کے لئے کافی نمبر196 کے ابتدائیہ پر ایک نظرڈال لیں۔

(1) جھوپڑ جُوڑوں چک کھپ تھڈتے ایجھاں نہ ہووے سارے مُدتے

حل لغات: جھوپڑ: جھونپڑی' جھونپڑا۔ جوڑوں: بنائیں۔ چک کھپ: ریگستانی بوٹیاں۔ تھڈتے: اکھیڑ کر۔ ایجھاں: ایسا۔ مُد: گاؤں' بستی' آبادی۔

ترجمہ: روہی کے چک کھپ پودوں کو اکھیڑ کر ہم ایک ایسی جھونپڑی بنائیں کہ جس کی نظیر اس ساری آبادی میں نہ ہو۔

(2) نہ وکڑے نہ بندتے بہساں نہ رگھ پاڑ دی کھڈ تے

حل لغات: وکڑے: کیارہ' کھیت' پانی روکنے کی منڈیریں۔ بند: روہی میں بارش کا پانی روکنے کے لئے دو تین ایکڑوں کے گرد بند باندھتے ہیں۔ بہساں: بیٹھوں گی۔ رگھ: بفتح نرم زمین' بھربھری ؤمین۔ پاڑ: گڑھوں والی زمین' جڑ۔ کھڈ: ایسی جگہ جہاں سے پودے جڑ سمیت اکھاڑ دیئے جائیں' سوراخ' گڑھا۔

ترجمہ: میں نہ کھیتوں کی منڈیروں پر جھونپڑا بناؤں گی اور نہ اس کھیت میں جس کا بند باندھا ہوا ہو' نہ پودے کی نرم زمین میں اور نہ کسی درخت کی جڑوں کے گڑھے میں۔ (میں ایسے مقام پر جھونپڑا بنانا چاہتی ہوں جہاں یہ نقص نہ ہوں۔)

(3) ساوّن آن سو ہیساں روہی سندھڑوں سگھری لڈتے

حل لغات: سوہیساں: گزاروں گی' زیب و زینت دوں گی۔ سندھڑوں: سندھ سے۔ سگھری: بال بچوں سمیت' سازوسامان سمیت۔ لڈتے: اسباب اٹھا کر' نقل مکانی کرکے' لاد کر۔

ترجمہ: ساون کا مہینہ روہی میں گزاروں گی اور سندھ سے اہل و عیال سمیت اسباب اٹھا کر آؤں گی۔ (روہی میں ساون کا مہینہ نہایت پُرلطف اور کیف آفریں ہوتا ہے۔)

(4) جے پانی کھٹ ویسی بہسوں ڈھائے تے کُل اڈتے

حل لغات: جے: اگر۔ کھٹ ویسی: ختم ہو جائے گا' کم ہو جائے گا۔ بہسوں: بیٹھیں گے۔ ڈھائے: کنارہ ریگستان' ریگزار کا کنارہ۔ کل: تیلیوں کے بنے ہوئے چھپر' پکھی' پکھیاں۔ اڈتے: ڈال کر' بنا کر' پھیلا کر۔

ترجمہ: اگر روہی میں پانی ختم ہو گیا تو ہم ڈھائے یعنی کنارہ ریگستان پر کل کی پکھیاں ڈال کر بیٹھ جائیں گے۔

Scanned with CamScanner

(5) شہر بھنبھور وی کھانوْنڑ اوَسم ہوت' نہ جاویں چھڈ تے

حل لغات: بھنبھور: سسی کا وطن۔ ہوت: پنوں خاں کی ذات ہوت بلوچ تھی۔ چھڈ: چھوڑ کے' تنہا چھوڑ کر۔
ترجمہ: اے پنل محبوب! تم مجھے چھوڑ کر چلے نہ جانا کیونکہ تیرے بغیر مجھے شہر بھنبھور بھی کھانے کو آئے گا۔ (مجھے ویران سا نظر آئے گا۔)

(1) کے

(6) تیغ فرید برہوں دی وَہہ گئی چَم چَم تے ھڈ ھڈ تے

حل لغات: برہوں: عشق' محبت۔ وہہ گئی: چلی گئی۔ چم: چمڑا۔ ہڈ: ہڈی۔
ترجمہ: اے فرید عشق کی تلوار ہر جگہ ہڈی اور گوشت پوست پر چل گئی۔ (تن بدن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔)

☆ — ☆ — ☆

کافی 203

(1) جوسی توں پوتھی پھول وے وسی کڈاں سوہنا کول دے

حل لغات: جوسی: جوتشی' برہمن۔ پوتھی: پتری' کتاب جس میں رمل و نجوم کے طریقے درج ہوتے ہیں۔ پھول: کھول۔ وسی: بسے گا' آباد ہو گا۔ کڈاں: کس وقت' کس دن' کب۔ سوہنا: معشوق۔ کول: نزدیک' قریب' پاس۔
ترجمہ: اے جوتشی ذرا پتری کھول کر دیکھ اور بتا کہ میرا محبوب میرے پاس کب آکر آباد ہو گا۔

(2) رو رو تھکی پٹ پٹ ہُٹی کیڈے ویساں ڈکھڑیاں کُٹھی
سُولاں لُٹی دردّاں مُٹھی ماہی پُنّل رِگیوم رول وے

حل لغات: پٹ پٹ: پیٹ پیٹ۔ ہٹی: تھک گئی۔ مٹھی: برباد شدہ۔ ماہی: دوست۔ کیڈے: کہاں' کدھر۔ ویساں: جاؤں گی۔ ڈکھڑیں: دکھوں کی۔ کٹھی: ماری ہوئی' ذبح کی ہوئی' مقتول۔ سولاں: سول کی جمع' درد۔ لٹی: ٹوٹی ہوئی۔ درداں مٹھی: دردوں کی برباد کی ہو گی۔ رول: جنگل میں چھوڑ جانا' آوارہ کرنا۔
ترجمہ: میں رو رو کر تھک گئی' پیٹ پیٹ کر کمزور ہو گئی' ہائے میں درد زدہ غمزدہ کہاں جاؤں گی' دردوں نے مجھے لوٹ لیا اور مصیبتوں نے مجھے برباد کر دیا اور افسوس کہ دوست پنل بھی مجھے چھوڑ گیا۔

(3) پانْدھی پُچھاّں واٹیں تکاّں سَرِ سَر بُھجاّں بھُج بھُج پکاّں
ٹُر ٹُر بھجّاں بھَج بھَج تھکاّں ٹُنج بَر رُلاِیم ڈھول وے

حل لغات: پاندھی: راہرو' مسافر۔ پچھاں: پوچھوں۔ واٹیں: جمع واٹ کی' طرف' راستے' سمت۔ تکاں: تکتی ہوں' دیکھتی

ہوں۔ سڑسڑ: جل جل کر۔ بھجاں: بھوننا، جل جل کر بھن جاتی ہوں۔ بھج بھج: بھن جانا، بھن بھن کر۔ ٹرٹر: چل چل کر۔ بھجاں: دوڑوں۔ بھج بھج: دوڑ دوڑ کر۔ تھکاں: تھک جاتی ہوں۔ نج: بیابان، سنسان، جنگل۔ رلایم: آوارہ کیا، رلایا۔ ڈھول: دوست، محبوب، معشوق۔

ترجمہ: مسافروں راہگیروں سے پوچھتی ہوں، مختلف سمتیں تاکتی رہتی ہوں۔ گرم ریت اور دھوپ میں جلتی ہوں اور جل جل کر پکتی ہوں، چل چل کر دوڑ پڑتی ہوں اور دوڑتی دوڑتے تھک جاتی ہوں۔ افسوس! محبوب نے مجھے ویران اور سنسان جنگلوں میں بھٹکا دیا ہے۔

(4) جیڑا غماں وچ وڑ گیا ڈکھ اڑ گیا سکھ لڑ گیا
دریا غضب دا چڑھ گیا سو جھول لکھ لکھ چھول وے

حل لغات: جیڑا: جی، دل۔ غماں وچ: غموں میں۔ وڑ گیا: داخل ہو گیا۔ اڑ گیا: الجھ گیا، اٹک گیا۔ جھول: پیچ، خم، موجوں کے اونچ نیچ، موج دریا۔ چھول: تلاطم (گھمر گھیر) لہریں۔ لڑ گیا: عذاب جان بن گیا۔ چڑھ گیا: طغیانی میں آ گیا۔

ترجمہ: دل غم کے انبوہ میں دھنس گیا ہے، دکھ الجھ گیا اور سکھ کی دشمنی ہو گئی۔ یا سکھ علیحدہ ہو گیا گویا غیظ و غضب کا دریا تلاطم میں ہے۔ جہاں سینکڑوں موجیں اور لکھوں گھمر گھیر طوفانی چکر ہیں، طوفانی تھپیڑے ہیں۔

(5) سک ساتھ سانوّل دی سدا دردوں نہ تھیوم دل جدا
شالا پنّل میلم خدا جندڑی گھتاں میں گھول وے

حل لغات: سک: محبت، انتظار شوق۔ سانول: دوست، محبوب۔ دردوں: درد سے۔ تھیوم: میرا ہو، ہوتا۔ شالا: اے کاش، خدا کرے۔ میلم: مجھے ملا ہے۔ جندڑی: جان۔ گھتاں: کروں، ڈالوں۔ گھول: قربان، صدقے، وارے۔

ترجمہ: ہمیشہ دوست کی محبت و انتظار میرے ساتھ ہے۔ دل کبھی درد سے جدا نہیں ہوتا۔ خدا کرے مجھے (پنوں) دوست مل جائے تو میں اس پر جان قربان کر دوں۔ (دوسرا ترجمہ: خدا کرے میرا جذب و شوق ہمیشہ میرے محبوب سے وابستہ رہے اور میرا دل درد محبت سے کبھی فارغ نہ ہو۔ میرا خدا میرے پنل محبوب کو مجھ سے ملا دے تاکہ میں اپنی جان اس پر سے قربان کر ڈالوں۔)

(6) زاہد وٹا ہُن جول وے برہوں چپولا بول وے
پتری پرم دی کھول وے دلڑی اساڈڑی چول وے

حل لغات: وٹا: تبدیل کر۔ ہن: اب۔ جول: طریقہ، راستہ، طرز، عادت، صحبت۔ برہوں: محبت۔ چپولا: لطف، خوش آواز، شیریں گفتار۔ پتری: کتاب۔ پرم: محبت۔ چول: ہلا دے، جنبش دے، متحرک کر۔

ترجمہ: اے زاہد ذرا اب تو اپنا طور طریقہ تبدیل کر اب تو بھی پیار محبت کی میٹھی میٹھی باتیں کر۔ الفت کی کتاب (کتاب عشق) کھول اور ہمارے دل میں وجد اور مستی کی کوئی لہر پیدا کر۔

Scanned with CamScanner

(7) ڈُکھا رِینہہ انوکھا راز وے   کَتا سوز دا ہتھ ساز وے
مُٹھی دَہانہہ فَرید آواز دے   ہُو ہُو ملامت دول وے

حل لغات: ڈکھا: دکھوں سے بھرا ہوا۔ انوکھا: عجیب و غریب۔ تتے: کم بخت۔ مٹھی: کمبخت۔ دہانہہ: فریاد۔ ہو ہو: رسوائی، تہمت کے آوازے، بدنامی۔ دول: ڈھول۔

ترجمہ: عشق بھی ایک انوکھا راز ہے، کیونکہ سوز کے ہاتھ میں ساز ہے۔ فرید کی آواز بھی بدبختی کے سبب فریاد بن کر رہ گئی ہے کہ ہر طرف میری بدنامی اور عیب جوئی کے ڈھول بج رہے ہیں۔

☆ ▬ ☆ ▬ ☆

کافی 204

(1) چُوڑے بیڑے کینویں پَانواں ڑی پانواں   میڈا یار گیا ملہیر تے

حل لغات: چوڑہ: زیور کلائی۔ بیڑے: بند، چوڑے کا تابع مہمل۔ کینویں: کس طرح، کس لئے۔ ملہیر: محبوب کا وطن۔

ترجمہ: میں زیور (چوڑیاں اور بند) کس لئے پہنوں میرا یار تو مجھے چھوڑ کر ملہیر کو چلا گیا ہے۔

(2) ڈے کر کُوڑیاں آس اُمیداں   تھورے چاڑھ ڈکھانواں ڑی ڈکھانواں
ہیں ڈُکھڑے دل دلگیر تے

حل لغات: کوڑیاں: جھوٹی، غلط۔ تھورے: احسان، تھورے چڑھانا محاورہ ہے، احسان جتلانا۔ چاڑھ ڈکھانواں: چڑھا دکھاؤں۔ ڈکھڑے: دکھی۔ دلگیر: آشفتہ حال، پریشان۔

ترجمہ: اپنے دکھی اور پریشان دل کو جھوٹی امیدیں دے دے کر احسان چڑھاتی ہوں۔

(3) گئے برباد لکھو لکھ وعدے   ہن کیوں پھکّی کھانواں ڑی کھانواں
کھوٹے توں وَیری بے پیر تے

حل لغات: لکھو لکھ: لاکھوں۔ ہن: اب۔ پھکی: دھوکا، فریب۔ توں: تجھ۔ کھوٹے: جس کا دل صاف نہ ہو، کدورت والے۔ ویری: دشمن، بیری۔ بے پیر: جس کا پیر نہ ہو، گمراہ، بے لگام، بے مروت، خودسر۔

ترجمہ: لاکھوں وعدے برباد گئے، اب میں تجھ جیسے دشمن اور بے پیر اور بے مروت سے کس طرح دھوکا کھاؤں اور تیرے وعدہ پر بھروسہ کیونکر کروں۔

(4) رات ہجر دی رَڑتوں رووواں   رتڑیاں مرچاں لانواں ڑی لانواں
تتی سومنڑ رہک رہک رچیر تے

حل لغات: رتڑوں: خون، لہو۔ رتڑیاں: سرخ۔ تتی: بدبخت۔ چیر: زخم۔

ترجمہ: جدائی کی رات میں خون روتی ہوں بلکہ سرخ مرچیں ایک ایک زخم پر سو سو من چھڑکتی ہوں۔

(5) صَدقے صَدقے اولے گھولے وارِی وارِی جانواں ڑی جانواں
مِٹھی قاصد دی تقریر تے

حل لغات: اولے گھولے: قربان قربان۔ واری: قربان، صدقے۔ مٹھی: میٹھی، شیریں، لذیذ۔ تقریر: زبانی پیغام، گفتگو۔

ترجمہ: قاصد کی شیریں زبان تقریر پر قربان قربان اور صدقے صدقے جاؤں (جس نے آکر مژدۂ وصل سنایا۔)

(6) یار نہ آوے کجھ نہ بھاوے بھینیں نوں نت تانواں ڑی تانواں
رتھیواں کا وڑ ما پیو ویر تے

حل لغات: بھاوے: پسند آئے، بھائے، اچھا لگے۔ بھینیں: بہنیں، ہمشیرگان، بہن کی جمع۔ نت: ہمیشہ، مدام۔ تانواں: تنگ کروں، تپاؤں۔ کاوڑ: غصہ، جوش غضب۔ ماپیو: ماں، باپ۔ ویر: بھائی۔

ترجمہ: دوست کے نہ آنے کی وجہ سے کچھ نہیں بھاتا۔ بہنوں کو تنگ کرتی ہوں اور ماں باپ اور بھائی سے ہر وقت الجھتی اور جھگڑتی رہتی ہوں۔

(7) کھیڑیں بھیڑیں دے ہتھ آئی جَیں ڈینہہ لدھیاں لانواں ڑی لانواں
ڈوڑی تریوڑی تختی رہیر تے

حل لغات: کھیڑیں: ہیر کے سسرال۔ بھیڑیں: برے، بدخو۔ لانواں: رسم عروسی۔ جیں: جس۔ ڈینہہ: دن۔ لدھیاں: لیں، لانواں لدھیاں، رسم ادا ہوئی۔ لانواں: بیاہ کی رسومات میں ایک رسم ہے جب دولہا کا دلہن کے ساتھ بیاہ ہوتا ہے تو یہ رسم سرملاپ ادا کی جاتی ہے۔ ڈوڑی تریوڑی: دوگنی تگنی۔

ترجمہ: جس دن سے میں بیاہی گئی ہوں اور بدخو کھیڑا قوم کے ہاتھ آگئی ہوں، تب سے دوگنی تگنی سختی ہیر پر کی جا رہی ہے۔

(8) اَوکھیں سَوکھیں مُول نہ پھرساں کیوں نینہہ فرید لجانواں ڑی لجانواں
مُٹھی کُل کم رکھ تقدیر تے

حل لغات: اوکھیں سوکھیں: دکھ سکھ، آسانی مشکل۔ مول: بالکل، ہرگز، محض۔ نینہہ: محبت۔ لجانواں: بدنام کروں، داغ لگاؤں۔ مٹھی: بدقسمت، بدبخت۔

ترجمہ: ایسے دکھ سکھ میں میں عشق سے بالکل باز نہیں رہ سکتی، اے فرید میں منہ موڑ کر کیوں محبت کو داغ لگاؤں (بٹہ لگاؤں) یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اے کمبخت کل کام تقدیر پر چھوڑ دے۔ جو کچھ ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔

☆ —— ☆ —— ☆

Scanned with CamScanner

کافی 205

(1) دَرد پئے وَل پیٹے ڈِتڑے یار رنجھیٹے

حل لغات: ول: پھر۔ پیٹے: حصہ میں آگئے۔ ڈتڑے: دیئے' عطا کئے۔ رنجھیٹے: رانجھا کی تصغیر رنجھیٹا' مراد محبوب۔

ترجمہ: پھر درد ہمارے حصہ میں آگیا اور یہ سب کچھ دوست رانجھا کا دیا ہوا ہے۔

(2) مَیں بیٹھیں گئی عُمر' نہ آئے لاَنْویں لہُن دے نیٹے

حل لغات: میں: میں متکلم کے معنی نہیں بلکہ مائیاں کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ دلہن کو زلف کشائی کے بعد شادی کے سرملاپ کے وقت تک دلہن کو مائیوں میں بٹھلایا جاتا ہے اور اس عرصہ میں وہ نہایت محتاط زندگی بسر کرتی ہے۔ لانوہ لہن: ایک رسم ہے جو شادی بیاہ کے وقت ادا کرتے ہیں۔ نیٹے: (نے۔ ٹا) تاریخ' موقعہ' مواقع۔

ترجمہ: مائیوں میں بیٹھے ہوئے میری عمر گزر گئی اور وہ لانویں یعنی شادی کی آخری رسوم کی ادائیگی کے وقت تک بھی نہ آئے۔ (مواقع ہی نہ آئے۔)

(3) ہتھڑیں پیریں غم دے گانے سر سُولاں دے رتلے

حل لغات: ہتھڑیں: ہاتھوں میں۔ گانے: شادی کے وقت دولہا کے ہاتھ اور پاؤں میں رنگین تاگے باندھتے ہیں اس کو گانا کہتے ہیں۔ سولاندے: جمع سول' درد کے۔ رتلے: کپڑا رنگدار جو شادی کے موقعہ پر دولہا دلہن کندھے پر ڈالتے ہیں۔

ترجمہ: ہاتھ اور پیروں میں غم کے گانے ہیں اور سر پر غم و اندوہ کے ماتی رسمی کپڑے ہیں۔

(4) سینگیں سَرتیں لگڑے جھیڑے سُکڑیں سَوہریں بھیٹے

حل لغات: سینگیں سرتیں: سہیلیاں۔ جھیڑے: جھگڑے۔ سکڑیں: رشتہ دار۔ سوہریں: سسرال۔ بھیٹے: دشمنی' اختلاف۔

ترجمہ: ہمجولیوں اور سہیلیوں میں جھگڑے ہو گئے' رشتہ داروں اور سسرال میں بھی ناچاقی ہو گئی۔

(5) سانوَل آوے آ گَل لاوے سِجُھوں سیجیں لیٹے

حل لغات: سانول: سانولا محبوب' ملیح دوست۔ گل: گلے۔ سجھوں: بآسانی' خوشی سے۔ سیجیں: بستر شب عروس کا پھولوں سے سجایا ہوا بستر۔

ترجمہ: سانولا محبوب آکر مجھے گلے لگائے اور خوشی خوشی سے بستر پر لیٹ جائے۔ (سیج کو زینت عطا کرے۔)

(6) دِلڑے سَو سَو زخم کلُکڑے سِینے سخت چپیٹے

حل لغات: کلکڑے: پیچیدہ' بے ڈھب' خراب۔ چپیٹے: ضرب' چپیٹ' تھپڑے۔

ترجمہ: دل میں سینکڑوں پیچیدہ اور گھناؤنے زخم ہیں اور سینہ پر سخت ضربات ہیں۔

(7) یار فریدؔ سنبھالم رجینِدیں رَب ڈُکھ ڈُکھڑے میٹے

حل لغات: سنبھالم: مجھے سنبھالے' میری خبر لے۔ جیندیں: جیتے جی' زندگی میں۔ ڈکھڑے: دکھ۔ میٹے: مٹا دے۔
ترجمہ: اے فرید دوست مجھے جیتے جی سنبھالے (میری خبرگیری کرے) خدا تعالیٰ میرے دکھ درد مٹائے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 206

(1) دِلڑی دَردوں ٹوٹے ٹوٹے پُرزے پُرزے ذَرّے وو ذَرّے

حل لغات: دلڑی: دل۔ دردوں: درد سے۔ ٹوٹے: ٹکڑے ٹکڑے۔ پرزے: چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ ذرے: ذرہ بھر۔
ترجمہ: دل درد سے ٹکڑے ٹکڑے' پرزے پرزے اور ذرے ذرے ہو گیا ہے۔

(2) عِشوے' غَمزے نَاز نہورَے نَخرے نَخرے زَورے توَرے
خُون کریندے ذَرّے وو ذَرّے

حل لغات: ناز نہورے: ناز نزاکت۔ نخرے نخرے: ادائیں۔ زورے: زبردستی' بہ زور طاقت کے ساتھ۔ تورے: جمع تورا' واحد' حکم' فرمان۔ زورے تورے: فخر و غرور۔ ذرے وو ذرے: یعنی ذرا ذرا دیر کے بعد' مسلسل' متواتر۔
ترجمہ: محبوب کے عشوے اور غمزے ناز نزاکتیں نخرے اور ادائیں زور اور حاکمانہ گھمنڈ ہر ایک ذرا ذرا دیر کے بعد عاشق کو قتل کرتے ہیں۔

(3) آپے اَپنّاں سُونہاں کیتو آپے اَپنی جَاتے رِنیتو
ہُن کیوں تھیندیں پَرے وو پَرے

حل لغات: سونہاں: جان پہچان' واقف۔ کیتو: تو نے کیا۔ جا: جگہ۔ نیتو: تم لے گئے۔ تھیندیں: ہوتے ہو۔ پرے: دور۔
ترجمہ: خود آپ ہی نے اپنا آشنا بنایا اور اپنی جگہ پر لے گئے۔ اب کیوں مجھ سے دور دور رہتے ہو۔ (ہم سے دامن بچاتے ہو۔)

(4) گُوڑھے نَینڑ تے زُلفاں کالَیاں سوہنیاں رَمزاں موہنیاں چالیاں
جَیں بِن مُول نہ سَرّے وو سَرّے

حل لغات: گوڑھے نین: شوخ آنکھیں' موٹی اور مست سرخ آنکھیں۔ سوہنیاں: خوبصورت۔ رمزاں: رمزیں۔ موہنیاں: دلکش' موہنے والی۔ جیں بن: جس کے بغیر۔ چالیاں: چالیں۔ مول: بالکل' محض۔ نہ سرے: نہ گزرے' بسر نہ ہو۔
ترجمہ: تمہاری یہ مست اور سرخ آنکھیں اور زلفیں سیاہ خوبصورت رمزیں اور مارنے والی چالیں۔ سب ایسی بلائیں ہیں جن کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ (زندگی بسر نہیں ہوتی)

(5) پَل پَل تیر نگاہ دے بھلڑے   وَل وَل پیچ زُلف دے وَلڑے
بے وس کینویں کرے وو کرے

حل لغات: پل پل: ہر آن' ہر دم' پلک پلک میں۔ ول ول: بار بار' ایک ایک خم میں۔ ولڑے: خم' پھندے۔ بیوس: بے بس۔ کینویں: کس طرح' کیسے۔

ترجمہ: ہروقت نگاہ کے تیر کے پھل چبھتے ہیں اور زلف کے خم بار بار پھنساتے ہیں۔ (اب جو اس طرح پھنسا ہو) وہ بے بس کیا کرے اور کیونکر کرے۔

(6) مونجھ منجھاری درد اندیشے   ڈیہاں رات فرید دے پیشے
ہجروں جندڑی ڈرے وو ڈرے

حل لغات: مونجھ منجھاری: اداس' ملال' غمگینی۔ ڈیہاں: دن۔ جندڑی: جان۔

ترجمہ: اداسی' ملال' درد اور تفکرات دن رات فرید کو درپیش ہیں اور ستا رہے ہیں' جان ہجر و فراق سے ہر دم خائف رہتی ہے' ڈرتی ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 207

(1) دِلڑی نمانْی روز مُنجھاری   چھِڈ رَگیا ڈھولا یار آزاری

حل لغات: دلڑی: دل۔ نمانی: مایوس' بے چاری۔ منجھاری: اداسی' ملال۔ چھڈ گیا: چھوڑ گیا۔ ڈھولا: دوست۔

ترجمہ: بے چارے دل کو روز اداسی اور غمگینی گھیرے رکھتی ہے۔ دوست مجھے دکھی کرکے چھوڑ گیا ہے۔

(2) عِشق نہیں کُئی بھاہ غضب دی   سَڑ دی جَلدی جَان وِچاری

حل لغات: بھاہ: آگ۔ سڑ دی جلدی: جلتی بلتی' سڑتی جلتی۔ وچاری: بیچاری۔

ترجمہ: یہ عشق نہیں ہے یہ تو کوئی غضب کی آگ ہے جس میں بیچاری جان جل سڑ رہی ہے۔

(1) نار

(3) عاشق پھِردے مَست موالی   سر قُربان کرن لکھ واری

حل لغات: موالی: جمع مولیٰ کی' غلام' مددگار' یہاں بمعنی بے پرواہ۔ کرن: کرتے ہیں۔ لکھ واری: لاکھ دفعہ' لاکھ بار۔

ترجمہ: عاشق مست موالی ہو کر پھرتے ہیں تاکہ جان کو لاکھ مرتبہ قربان کر دیں۔

(4) دَرد اندوہ تے سُول ہزاراں   لا کر یاری یار وِساری

حل لغات: سول: درد، دکھ۔ وساری: بھلا دیا۔

ترجمہ: درد اندوہ اور دکھ ویسے تو ہزاروں ہیں مگر یار نے دوستی لگا کر بھلا دیا ہے۔ (تو نے خود محبت اور دوستی کا پیمان باندھا اور پھر کسی وجہ کے بغیر بھلا بھی دیا۔)

(5) صَید کریندے مُرغ دلیں دے ناز ادا رہن باز شکاری

حل لغات: صید: شکار۔ کریندے: کرتے ہیں۔ دلیں دے: دلوں کے۔ رہن: ہیں۔

ترجمہ: محبوب کے ناز و ادا شکاری باز کی طرح ہمیشہ دل کے مرغ کا شکار کرتے ہیں۔

(6) چشماں شوخ بہادر جنگی پلکاں دھر دیاں دست کٹاری

حل لغات: چشماں: آنکھیں۔ پلکاں: پلکیں۔ دھردیاں: رکھتی ہیں۔

ترجمہ: شوخ آنکھیں جنگجو بہادر ہیں جن کی پلکیں ہاتھ میں کٹاری رکھتی ہیں۔

(7) جند فرید بچے ہُن کیئوں نیناں خدنگ چلائی کاری

حل لغات: جند: جان۔ ہن: اب۔ کیئویں: کس طرح، کیونکر۔ نیناں: آنکھیں۔ خدنگ: تیر۔ کاری: سخت، جو اپنا کام کر جائے۔

ترجمہ: اے فرید اب جان کیسے بچے کیونکہ آنکھوں نے کاری تیر چلائے ہیں۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 208

(1) دِلیاں تے دیداں سوہناں تیڈڑے ڈیرے ہر دم وَسیں پیاتوں ساڈڑے نیڑے

حل لغات: دلیاں: جمع دل کی، دلیں۔ دیداں: نگاہیں۔ تیڈڑے: تیرے۔ ڈیرے: ڈیرے، مقام، قیام گاہیں۔ وسیں پیا: آباد رہے۔ ساڈڑے: ہمارے۔ نیڑے: نزدیک، قریب۔

ترجمہ: اے محبوب ہمارا دل اور آنکھیں تمہارے ڈیرے ہیں۔ خدا کرے تو ہمیشہ ہمارے (قریب) نزدیک ہی آباد رہے۔

(2) سینگیاں سرتیاں حق ہمسائے گلڑے کرن ویکھوئے

ما پیو ویرن بھین بھتیجیاں جُڑ جُڑ لانون جھیڑے

حل لغات: سینگیاں سرتیاں: ہم عمر ہجولیاں، سہیلیاں، ہمراز۔ حق ہمسائے: قریبی ہمسائے۔ گلڑے: گلے، شکوے۔ ویکھوئے: ملامت۔ ماپیو: ماں باپ۔ ویرن: بھائی۔ بھین: بہن۔ بھتیجیاں: بھانجیاں۔ لانون: لگاتی ہیں۔ جھیڑے: جھگڑے تکرار۔

ترجمہ: ہم عمر سہیلیاں اور قریبی ہمسائے تمام گلے اور شکایتیں کرتے ہیں، ماں باپ بھائی بہن بھانجیاں خوب جھگڑتی ہیں۔

(3) جگتاں مارن پیکے پتنے ہاسے کرن سوریجے
اٹھدیں بہندیں ٹردیں پھردیں سس ننان کھیڑے

حل لغات: جگتاں: طعنے۔ پیکے پتنے: میکے والے۔ ہاسے: مخول، ہنسی، ٹھٹھا۔ سوریجے: سسرال۔ اٹھدیں بہندیں: اٹھتے بیٹھتے۔ ٹردیں پھردیں: چلتے پھرتے۔ سس: ساس۔ ننان: نند۔ کھیڑے: چھیڑ چھاڑ کرتی ہیں۔

ترجمہ: میکے والے طعنے مارتے ہیں اور سسرال والے مخول کرتے ہیں اور ساس اور نند اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے چھیڑتی ہیں۔

(4) چوچک چاک تیڈا توں مالک سر سر واہ دا وارث
منجھیاں تیڈیاں جھوکاں تیڈیاں کوڑے چھوڑ بکھیڑے

حل لغات: چوچک: ہیر کے باپ کا نام۔ چاک: چرواہا، نوکر۔ سر سر واہ: سر اور جان۔ سرواہ: جو چیز سر کے متعلق ہو، عزت، ناموس۔ منجھیاں: بھینسیں۔ جھوکاں: مقام۔ کوڑے: جھوٹے۔ بکھیڑے: جھگڑے۔

ترجمہ: میں تو کیا میرا باپ چوچک بھی تیرا چاک (غلام) ہے اور تو مالک ہے بلکہ ہمارے سر اور جان کا تو وارث ہے۔ بھینسیں بھی تمہاری ہیں اور جھوکیں (آبادی) بھی تیری ہیں۔ یہ جھوٹے جھگڑے چھوڑ دے۔ (جھوٹے عذر بنانا چھوڑ دے۔)

(5) کون ہے قاضی رشوت راضی کون سیال تے کھیڑے
باجھ خدا دے جھگڑے جھیڑے ساڈے کون نبیڑے؟

حل لغات: باجھ: بغیر۔ کھیڑے: ہیر کے سسرال۔ نبیڑے: فیصلہ کرے، طے کرے۔

ترجمہ: قاضی جو رشوت سے راضی ہو جاتا ہے وہ کون ہے اور سیال اور کھیڑوں کا کیا واسطہ خدا کے بغیر ہمارے جھگڑے کا کون فیصلہ کر سکتا ہے؟

(6) ڈوں ڈیہاں دے ناحق دعوے اوڑک ناحق تھینڈے
رانجھن تے میں ہس رس وسوں سڑ سڑ مرن کھیڑے

حل لغات: ڈوں ڈیہاں: دو دن کے۔ اوڑک: آخر، انجام کار۔ ہس رس: ہنسی خوشی، خوشی سے مل جل کر۔ وسوں: ہم آباد ہوں گے۔ مرن: مرجائیں گے۔

ترجمہ: یہ دو دن کے جھوٹے دعوے ہیں جو بالآخر ناحق قرار دے دیئے جائیں گے۔ میں اور رانجھا آپس میں ہنسی خوشی مل جل کر آباد رہیں گے اور کھیڑے کمبخت حسد کے مارے مرجائیں گے۔ (جل جل کر مرجائیں گے۔)

(7) جو جو لیکھ متھے دے آہے آخر وہ ملیوسے
جندڑی چھٹن فرید ہے مشکل ویڑھیا عشق اویڑے

حل لغات: لیکھ: نوشتہ تقدیر' تحریر قسمت۔ متھے: جبین' پیشانی۔ آہی: تھی۔ وہہ: چل کر' بہہ کر۔ ملیوسے: مل گئی۔ جندڑی: جان۔ چھٹن: چھوٹنا۔ ویڑھیا: لپیٹنا' گھیرا' چاروں طرف سے احاطہ کیا۔ اوپڑے انوکھا' پیچیدہ۔

ترجمہ: اے فرید جو کچھ پیشانی کا لکھا ہوا تھا قسمت میں لکھا ہوا تھا' آخر مل کر ہی رہا۔ اے فرید محبت کی بلا سے جان کا چھوٹنا مشکل ہے کیونکہ عشق نے بری طرح گھیر لیا ہے۔ (پیچیدہ عشق نے ایسا لپیٹ میں لے لیا ہے کہ اب جان کی رہائی پانا مشکل ہے۔)

☆—☆—☆

کافی 209

(1) دلے دارم بسے آوارہ' طبعے وحشت آرائے
برہوں بارے بروچل دے بیاباں دشت رلوائے

حل لغات: دلے: ایک دل۔ دارم: رکھتا ہوں۔ بسے: بہت۔ طبعے: طبیعت۔ برہوں: عشق۔ بارے: مشکل' بھاری' ناقابل برداشت بوجھ۔ بارے: بوجھل۔ بروچل دے: بلوچ خاں سے مراد محبوب کے۔ رلایا: آوارہ پھرایا۔

ترجمہ: میں ایک آوارہ دل اور وحشت مزاج طبیعت رکھتا ہوں' دوست کے مشکل (وزنی) عشق نے مجھے جنگل اور بیابانوں میں رلایا۔ (آوارہ و سرگرداں پھرایا ہے۔)

(2) کیہاں غم دیاں کیہاں باتیں ڈکھی ہے دل ڈیہاں راتیں
خدارا حالِ زارم بیں' کہ بے دستیم و بے پائے

حل لغات: کیہاں: کیسی۔ ڈساں: بتاؤں۔ ڈکھی: آزردہ۔ ڈیہاں راتیں: رات دن۔ خدارا: خدا کے لئے' للہ۔ حال زارم: میرا حال زار۔ بیں: دیکھ۔

ترجمہ: غم کی کون کون سی باتیں کہوں' دل رات دن دکھی ہے' خدا کے لئے میرے حال زار پر توجہ فرمائیے کہ میں بے دست و پا ہوں۔

(3) بما طالع شدہ پُر کیں نزارم بے دل و غمگیں
نہ پیندا یار ہے جھاتی اَجَن ڈکھڑے نہ پاندائے

حل لغات: بما: ہم پر۔ طالع: ستارہ۔ پرکیں: کینہ سے پر۔ نزارم: میں نزار ہوں۔ نہ پیندا: پاتا۔ جھاتی: جھانک۔ اجن: ابھی تک۔ ڈکھڑے: دکھ۔ پاندائے: ختم ہوئے' انتہا تک پہنچے۔ پاند: آخری سرا۔

ترجمہ: ہماری قسمت کا ستارا دشمن اور خلاف ہو گیا ہے' میں بے دل اور غمگین زار و نزار ہوں' یار جھانک کر بھی نہیں دیکھتا افسوس ابھی تک ہمارے دکھ ختم نہیں ہوئے۔ (دکھ آخری سرے تک نہیں پہنچے۔)

Scanned with CamScanner

(4) سجّن وَس رَس ڈکھایم چس سوریجھیں پیکڑیں بس بس
دل دِیوانہ با ہرکس ندارد ہیچ پروائے

حل لغات: سجّن: دوست۔ وَس: آباد ہو کر۔ ڈکھایم: دکھائی۔ چس: لذت۔ سوریجھیں: سسرال۔ پیکڑیں: میکے۔ با ہرکس: ہر شخص کے ساتھ۔ ندارد: نہیں رکھتا۔ ندارد: نہیں رکھتا۔ ہیچ: کوئی۔ پروائے: پرواہ۔

ترجمہ: دوست نے میرے ساتھ بس کر وہ لذت دکھائی کہ اب سسرال اور میکے سے بس ہے' میرا دیوانہ دل کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ (وصال محبوب نے وہ کیفیت پیدا کر دی ہے کہ میکے اور سسرال سے دل بیزار ہو گیا ہے اور اب کی کوئی پروا نہیں رہی ہے۔)

(5) ہمیشہ مُونجھ وادھی ہے سُنّجی سختی زیادی ہے
سَدا سُولاں دی شادی ہے میں اپنے بخت اُزمائے

حل لغات: مونجھ: اداسی۔ وادھی: بڑھ کر' زیادہ' افزوں۔ سُنجی: کمبخت' سونی۔ سولاندی: دکھوں کی' دردوں کی۔ شادی: خوشی۔

ترجمہ: اداسی زیادہ سے زیادہ ہے اور کمبخت سختی بڑھتی جاتی ہے' دکھ ہمیشہ خوش ہیں کیونکہ وہ زیادہ ہو رہے ہیں' میں نے اپنا بخت آزما کر دیکھ لیا ہے۔

(6) ڈِیہاں ڈوڑی خرابی ہے قلق ہے اضطرابی ہے
نماشاں جی عذابی ہے نہ آپ آئے نہ بُلوائے

حل لغات: ڈیہاں: دن کو۔ ڈوڑی: دوگنی۔ قلق: رنج۔ نماشاں: شام۔ عذابی: مبتلائے عذاب۔ بلوائے: بولے' سلسلہ گفتگو جاری کرے۔

ترجمہ: دن کو دوگنی خرابی ہے' رنج اور اضطراب ہے' شام کو دل عذاب میں ہے' میری شام و سحر اس طرح فراق میں بسر ہو رہی ہے' نہ آپ خود آتے ہیں اور نہ مجھے بلواتے ہیں۔

(7) زعشقِ عارضِ رنگیں چو لالہ داغ ہا دیریں
رکیتیاں رہن دِل اندر جاہیں کڈیں رَب یار مِلوائے

حل لغات: عارض: چہرہ' رخسار۔ دیریں: قدیمی' پرانا۔ کیتیاں: کی ہیں۔ ہن: ہیں۔ جاہیں: جگہ۔ کڈیں: کبھی۔ ملوائے: ملا دے۔

ترجمہ: اس رنگین چہرہ کے عشق سے لالہ کی طرح پرانے داغوں نے دل میں جگہ پیدا کرلی ہے' خدا کرے کبھی دوست تو مل جائے۔ (کبھی تو رب ملاقات کرا دے گا۔)

(8) بغیر از من کرا شاید فریدؔ ایں مرمرا باید
ڈُکھے پَینڈے تے ڈُکھ بے حد ممیس راخس تے رِچھ سائے

حل لغات: بغیر از من: میرے سوا۔ کرا: کس کو۔ مرمرا: خاص طور پر مجھے۔ شاید: لائق ہیں۔ باید: چاہئے۔ پینڈے: سفر۔ ممیس: بوڑھی ڈائن جو انسانوں کو اٹھا لے جاتی ہیں۔ راخس: راکشس۔ رِچھ: ریچھ۔ سائے: مراد جن بھوت سے یعنی بے شمار' کافی۔

ترجمہ: اے فرید! میرے سوا اور کس کے لائق ہیں بلکہ خاص طور پر ضروری ہیں۔ یہ دشوار سفر اور بے حد دکھ درد اور بلائیں' آفات' ریچھ' بھوت' جن وغیرہ۔

☆——☆——☆

کافی 210

(1) دل دَم دَم دردُوں[1] ماندی ہے   سِک ڈِٹھڑیں باجھ نہ لَہندی ہے

حل لغات: دم دم: ہر وقت' ایک ایک سانس کے ساتھ۔ دردوں: درد سے۔ درماندی: عاجز' کوفتہ۔ ماندی: بیمار' تھکی ہوئی' نڈھال۔ سک: چاہت' انتظار۔ ڈِٹھڑیں: دیکھے۔ باجھ: بغیر۔ لَہندی: اترتی۔

ترجمہ: ہر لحظہ دل درد کے مارے نڈھال ہو جاتا ہے اور محبوب کو دیکھے بغیر قرار نہیں آتا۔ (چاہت کی پیاس دیکھے بغیر نہیں اترتی۔)

(1): درماندی

(2) ہجر دیاں گزریاں ڈکھیاں راتیں   ما پیُو خویش نہ پچھدے باتیں
سینگیاں سرتیاں لَہن نہ تاتیں   مُٹھڑی پَئی تڑپھاندی ہے

حل لغات: ڈکھیاں: مشکل' درد بھری۔ ماپیو: ماں باپ۔ خویش: رشتہ دار۔ پچھدے: پوچھتے۔ نہ پچھدے باتیں: بات تک نہیں پوچھتے۔ سینگیاں: سکھیاں' ہم عمر سہیلیاں' ہجولی۔ لہن: پاتی یا لیتی ہیں۔ تاتیں: خبر۔ مٹھڑی: بد قسمت۔ پئی: پڑی۔ پھاندی: تڑپتی۔

ترجمہ: ہجر کی درد بھری راتیں بڑی کٹھن گزرتی ہیں' ماں باپ اور رشتہ دار بات تک نہیں پوچھتے۔ سہیلیاں اور ہجولیاں بھی خبر نہیں لیتیں' یہ بدبخت پڑی تڑپ رہی ہے۔

(3) چاک مہیں دا من نوں بھاناں   بھُل گیا سارا راج ریاناں
گھولاں سیج تے تول وہاناں   بیٹ دی ریت سُہاندی ہے

حل لغات: چاک: چرواہا' نوکر' چرانے والا۔ مہیں دا: بھینسوں کا۔ من نوں: دل کو۔ بھاناں: بھایا۔ راج بہانہ: والدین کی بادشاہی' ماں باپ کی حکومت۔ گھولاں: صدقے کروں۔ سیج: بستر۔ تول: دولائی۔ وہانہ: تکیہ' سرہانہ۔ سوہاندی: بھلی لگتی ہے۔ بیٹ: لب دریائی زمین۔

ترجمہ: بھینسوں کا چرواہا (رانجھا) دل کو ایسا بھایا کہ ساری والدین کی بادشاہی بھول گئی۔ عروسی بستر تول سرہانہ کو میں قربان کر دوں' مجھے تو بیٹ کی ریت ہی بھلی معلوم ہوتی ہے۔

(4) رَانجھڻ جوگی میرا مِیتا دِل نُوں جِس نے جادُو کیتا
عِشق تہِینْدا لُوں لُوں سِیتا رَگ رَگ مُول نہ واندی ہے

حل لغات: میتا: میت' محبوب' دوست' ہمراز۔ کیتا: کیا۔ تھیندا: اسی کا۔ لوں لوں: بال بال' رواں رواں۔ سیتا: سل گیا۔ واندی: خالی' فارغ۔ مول: بالکل' ہرگز۔

ترجمہ: رانجھا جوگی میرا محبوب ہے جس نے دل پر جادو کر دیا ہے اسی کا عشق بال بال میں اس طرح سل گیا ہے کہ کوئی رگ بھی خالی نہیں ہے۔

(5) بھاناں یار دامَن نُوں بھاناں ساڑاں جھنگ تے شہر گھیاناں
یا مِسکینی سُٹساں ماناں جِندڑی جھوک غماں دی ہے

حل لغات: بھاناں: مویشی خانہ۔ بھاناں: پسند آیا۔ من: دل۔ ساڑاں: جلا دوں۔ سٹساں: پھینک دوں گی۔ ماناں: فخر' غرور۔ جھوک: مقام' آبادی' بستی۔ غماں دی: غم و اندوہ کی۔

ترجمہ: رانجھا یار کے مویشی خانے دل کو بھا گئے ہیں۔ جھنگ اور شہر گھیانہ میرے کام کے نہیں ہیں' ان کو جلا ڈالوں گی۔ مسکینی اختیار کر کے فخر اور مان کو چھوڑ دوں گی کیونکہ میری جان غم ہی کا مقام ہے۔

(6) گزریا ویلا ہَسن کھِلَن دا آیا وقت فرید چلَن دا
اَوکھا پَینڈا دوست مِلَن دا جان لَباں تے آندی ہے

حل لغات: گزریا: گزر گیا۔ ویلا: وقت۔ ہسن کھلن دا: ہنسنے کھیلنے کا۔ چلن دا: چلنے کا۔ اوکھا: مشکل۔ پینڈا: سفر' فاصلہ۔ ملن دا: ملنے کا۔ لباں تے: لبوں پر۔ آندی ہے: آتی ہے۔

ترجمہ: کھیلنے ہنسنے کا وقت گزر گیا۔ اے فرید اب تو چلنے کا وقت آگیا ہے۔ دوست کے ملنے کا راستہ بڑا مشکل ہے۔ اس کے خیال سے بھی جان لبوں پر آتی ہے۔ (اس کی ہولناکیوں کے تصور سے جان نکلنے لگتی ہے۔)

(1) یار

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 211

(1) دَم مَست قَلنّدر مست قلندر مَت و مَست اُلستی

حل لغات: دم: نعرہ' آواز بلند۔ مست: مخمور۔ قلندر: آزاد' مجرد' بے نام و ننگ' دین و دنیا سے آزاد' اس سالک کو بھی قلندر کہتے ہیں جو ضرورت کو کم کرلے اور خلق خدا سے قطع تعلق کرکے آزاد ہو جائے۔ اس قسم کے مست لوگ جو روحانی ریاضتوں اور سخت مشقتوں کے مجاہدوں کے ذریعے اس قدر بے خود ہو جاتے ہیں کہ عوام ان کو رسمی تکالیف اور شرعی پابندی سے آزاد سمجھنے لگ جاتے ہیں' ان کو قلندر کہا جاتا ہے۔ قلندر شہباز: جن کا نعرہ "دم مست قلندر مست قلندر" لگایا جاتا ہے' یہ خدا مست بزرگ سیوان (سندھ) میں گزرے ہیں۔ ان کا اصل نام شیخ عثمان مرندی تھا۔ اب اکثر بھیک منگے' بندروں والے اور دوسرے گداگر عموماً دم مست قلندر کا نعرہ لگاتے ہیں۔ اسی طرح "دم بہاؤ الحق زکریا ملتانی" کا نعرہ بھی لگایا جاتا ہے۔ الستی: منسوب ہے الست کی طرف جو روز ازل سے پروردگار عالم نے ارواح سے دریافت فرمایا تھا کہ الست بربکم "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔" سعادت مند روحوں نے بلٰی کا جواب دیا تھا۔

ترجمہ: یہ "مست قلندر دم مست قلندر" کا نعرہ لگانے والے روز الست (ازل) سے رب العالمین کا ارشاد "الست بربکم" سن کر اس وقت سے مست اور بے خود چلے آتے ہیں۔

(2) نَفس مُقدّس اہلِ سَعادت عِلم عمل وِچ رِکھن سیادت
چھُڈ کر ورد تے زُہد عبادت رنت کر دے وَرد پَرَستی ۔

حل لغات: مقدس: پاک' واجب الاحترام۔ سعادت: خوشی' اقبال مندی' نیکی۔ سیادت: سردار' حکومت' پیشوائی' امامت۔ ورد: وہ وظیفہ اسماء الٰہی یا درود نبی ﷺ جس کو مسلمان ہمیشہ پڑھنے اور پورا کرنے کا عزم کرتے ہیں۔ زہد: پرہیزگاری' تقویٰ' پارسائی۔ عبادت: خدا کی یاد میں مصروف رہنا۔ نت: ہمیشہ' ہردم۔ وردپرستی: عشق الٰہی' درد کی پرستش کرنا یعنی درد محبت کو دل سے چاہنا۔

ترجمہ: یہ پاک اور واجب الاحترام سعادت مند ہستیاں جو علم و عمل میں ممتاز ہیں ورد' وظائف اور زہد و عبادت کو چھوڑ کر درد عشق کے ہمیشہ پرستار بن جاتے ہیں۔

(3) صاف مُبّرا غیر خیالوں پاک عیالوں آلوں مالوں
راسخ وجدوں ذوقوں حالوں وَہ وَہ مَستیندی مَستی

حل لغات: مبرا: بری' بیزار' آزاد۔ غیر خیالوں: غیر کے خیال سے۔ آلوں: آل و اولاد سے۔ مالوں: مال سے۔ راسخ: مضبوط' پائیدار' مستحکم' پختہ مزاج۔ ذوق' وجد' حال: وہ کیفیتیں جو ایک سالک کو ذکر محبوب ازل اور وصل میں حاصل ہوتی ہیں۔ ذوق: خوشی' مسرت۔ وجد: بے خودی۔ حال: مستی' محویت' بے خودی۔ مستیندی: مستیں دی' مستوں کی۔

ترجمہ: صاف باطن اور ماسویٰ اللہ کے خیال سے آزاد سالک جو اپنے اہل و عیال آل و مال سے بھی بے پرواہ ہوں اور

Scanned with CamScanner

اپنے وجدان ذوق اور حال میں مستحکم اور مضبوط ہوں' وہ دراصل مست الست ہیں۔ سبحان اللہ ان کی مستی بھی بڑے بلند پایہ کی ہے۔ ان مستوں کی سرشاری کی کیا بات ہے۔

(4) ازل اُبد تک جانن واقف   لعنت رحمت سمجھن عارف
بُجھن مکاشف محض مرادف   کیا بالائی' کیا پستی

حل لغات: ازل: وہ زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو۔ ابد: وہ وقت جس کی انتہا نہ ہو۔ جانن: جانیں' جانتے ہیں۔ سمجھن: سمجھیں' سمجھتے ہیں۔ وقت: صاحب وقوف' جاننے والا مراد عارف باللہ۔ عارف: دانا' پاک باطن' بزرگ' حق رسیدہ صوفی۔ بجھن: پہچانتے ہیں' جانتے اور سمجھتے ہیں۔ مکاشف: وہ مخفی حالات جو صاحب عرفان کو سلسلہ ریاضت میں معلوم ہوتے ہیں۔ مرادف: ہم معنی' یکساں' ایک ہی مطلب والے' ایک جیسا' روزمرہ کا معمول۔ بالائی: بلندی' عروج' آسمانی۔ پستی: دنیاوی۔

ترجمہ: یہ عارف باللہ اور واقف اسرار الٰہی بزرگ ہیں جو روز ازل اور ابد کو (ایک ہی) سمجھتے ہیں (یعنی ان کے لئے زمانہ اور وقت کوئی قابل توجہ نہیں) اور یہی لوگ لعنت کو بھی اس خیال رحمت سمجھتے کہ لعنت مکاشفات علوی (بالائی) ہوں یا سفلی (پستی) ہوں' ان کے نزدیک بالائی اور پستی کا کوئی فرق نہیں ہے۔

(1) تک

(5) جے توں چاہیں قُرب حقیقی   ورثہ علوی ؓ تے صدّیقی ؓ
ریت جُنیدی ؒ رسم شقیقی ؒ   بھٹ ہستی وَٹ ہستی

حل لغات: قرب حقیقی: ذات باری کا تقرب۔ علوی: حضرت علی المرتضیٰ ؓ۔ صدیق: حضرت ابابکر صدیق خلیفہ اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ورثہ یعنی زہد و صدق۔ جنید: حضرت جنید بغدادیؒ۔ شقیقی: حضرت شقیقی بلخی رحمتہ اللہ علیہ ایک بزرگ صوفی گزرے ہیں۔ وٹ: حاصل کر' نفع اٹھا۔

ترجمہ: اے سالک اگر تو باری تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے اور حضرت علی المرتضیٰ اور ابابکر صدیق ؓ کے ورثہ کا خواہاں ہے' حضرت جنید بغدادیؒ اور شقیق بلخی رحمتہ اللہ علیہما کی رسم و عادات کا خواہاں ہے تو اپنی ہستی (انانیت' غرور' پندار) کو بھاڑ میں ڈال کر حقیقی ہستی حاصل کرو۔

(6) سَٹ صُحبت رکھ خلوت عُزلت   موت ارادی توں پا نُزہت
جے سر ڈیسیں ڈیہی بے شُبہت   اِتھ سَودا دَست بَدستی

حل لغات: سٹ: دور پھینک۔ صحبت: ملنا جلنا' رفاقت' دوستی' عام لوگوں کا اختلاط موت ارادی: مرگ خود خواستہ۔ نزہت: پاکیزگی' صفائی۔ شبہت: شبہ' شک۔ ڈیسیں: تو دے گا۔ ڈیہی: تیرے لئے ہے۔ اتھ: یہاں۔

ترجمہ: دنیا کی رفاقت چھوڑ دے' تنہائی اور گوشہ نشینی اختیار کر "اپنی مرضی کی موت سے" پاکیزگی حاصل کر۔ اگر تم سر دے دوگے تو بلاشک و شبہ یہاں سودا دست بدستی ہے۔ اِس ہاتھ لے اُس ہاتھ دے۔

(7) سوز[1] پریتا حال فریدی مذہب ملت ہس توحید
میل کچیلا شکل جری دی خوش وسدا پرم دی وستی

حل لغات: پریتا: اے پریت والے دوست، محبت کا۔ ہس: اس کا ہے۔ توحیدی: موحد جو وحدت الوجود کا زیادہ پرچار کرے۔ میل کچیلا: میلا کچیلا۔ جری: دیوانہ۔ جریدی: تنہا رہنے والا، مجرد، بے تعلق، عاجز۔ پرم دی وستی: محبت کی بستی، پرم نگر۔

ترجمہ: اے دوست فرید کا حال کیا پوچھتا ہے اس کا مذہب و مسلک تو توحیدی ہے مگر اس میلے کچیلے حال میں (دیوانوں کی شکل میں) وہ محبت کی آباد بستی میں خوش و خرم ہے اور خوشیوں کے ساتھ گزر بسر کر رہا ہے۔

[1] سُنو

☆ ▬▬ ☆ ▬▬ ☆

کافی 212

(1) دن رین دل حیران ہے آسائش[1] نہ پایم ہک گھڑی
سر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تن من جلیا لوں لوں سڑی

حل لغات: رین: رات۔ آسائش: آرام، قرار (تقطیع میں یہ لفظ بگڑ جاتا ہے)۔ پایم: میں نے پایا۔ جلیا: جل گیا۔ لوں لوں: رواں رواں، بال بال۔ سڑی: جل گئی، سڑ گئی، جل گیا۔

ترجمہ: دن رات پریشان ہے، ایک لمحہ بھی مجھے آسائش اور آرام نصیب نہیں ہوئے۔ سر تفکرات کی وجہ سے پھٹا جاتا ہے تن من جل گیا ہے اور بدن کا رواں رواں جھلس گیا ہے۔

(1) سکھڑا

(2) دیار برہوں دا تار ہے ہر موج آدم خوار ہے
نہ پار نہ اُروار ہے اَوکھی اَڑاڑیں آ اَڑی

حل لغات: برہوں: ہجر، محبت، عشق۔ تار: چڑھا ہوا، لبریز۔ آدم خوار: آدم خور۔ پار: دریا کا سامنا کنارہ۔ اروار: دریا کے اس طرف کا کنارہ۔ اوکھے: مشکل۔ اڑاہیں: (اڑاڑیں) مصائب، مشکلات، اڑنے اور اٹکنے کے مقامات۔ اڑی: پھنس گئی، اٹک گئی۔

ترجمہ: دریائے محبت چڑھاؤ پر ہے اس کی ہر موج انسان کے لئے پیغام موت ہے اس دریا کا کوئی آرپار یعنی کنارہ ہی نہیں، اس قدر دشوار اور ہولناک گرداب و مصائب میں آ پھنسی ہوں۔

(3) ایہا ہے حقیقت حال دی ساری عمر میں رہی بھالدی

کئی کل نہ پئی مہینوال دی   بے وَس تتی لہریں لُڑھی

حل لغات: ایسا: یہ' یہی۔ بھالدی: تکتی رہی' جستجو کرتی رہی۔ کل: خبر' سدھ' اطلاع۔ پئی: پڑی' ملی۔ مہینوال: سوہنی کا محبوب۔ بے وس: بے بس۔ تتی: سوختہ بخت۔ لہریں: جمع لہر' موج' چھولی۔ لڑھی: بہہ گئی۔

ترجمہ: میری حقیقت حال تو یہ ہے کہ ساری عمر جستجو اور راہ دیکھتے گزر گئی اور پھر بھی مہینوال (محبوب) کی کوئی خبر نہ ملی' یہ سوختہ بخت بے بس ہو کر نذر طوفان بلا ہو گئی۔ (لہروں سے لڑتی رہی۔)

(1) لڑی

(4) ساتھی پُنّل چھوڑ گیو پرے   جیں باجھ ہِک پل نہ سَرے

پھر پھر ڈونگر گھاٹیاں درے   سِک ساتھ ونج بھوئیں وِچ وڑی

حل لغات: ساتھی: ہمراہ' ہمدم' محبوب۔ گیاپرے: دور چلا گیا۔ جیں باجھ: جس کے بغیر۔ نہ سرے: بسر نہ ہو سکے' نہ گزر سکے۔ ڈونگر: پہاڑ' دشوار گزار راستے۔ درے: پہاڑیوں کے درمیان کا راستہ۔ سک ساتھ: چاہت کو لے کر۔ بھوئیں: زمین۔ بھوئیں وچ وڑی: زمین میں دفن ہوئی۔

ترجمہ: پنوں محبوب چھوڑ کر دور چلا گیا ہے (سسی بیچاری کا) اس کے بغیر ایک لحظہ بھی جینا ناممکن ہے۔ پہاڑوں' گھاٹیوں اور دروں میں آوارہ پھر پھر کر اپنی محبت اور انتظار کو ساتھ لے کر آخر زمین میں دفن ہو گئی۔

(5) ہُݨ عِشق آ دِل مُوں پیا   ہوش و ہُنر ضائع تھیا

سب محو مَنسِی ہو گیا   جو کُجھ سکھی جو کُجھ پڑھی

حل لغات: دل موں: دل میں۔ پیا: پڑا۔ محو ہو گیا: مٹ گیا۔ منسی ہو گیا: بھول گیا۔ من سے: دل سے۔

ترجمہ: اے عشق نے دل میں ڈیرے لگا دیئے ہیں' اس کے آتے ہی ہوش و خرد' علم و ہنر سب رائیگاں اور بیکار ہو گئے ہیں اور جو پڑھا سکھا تھا' سب بھول گیا اور مٹ مٹا گیا ہے۔

(1) من سے

(6) تھئی دِل فریدؔ آگاہ ہے   ہر جا جُلوسِ شاہ ہے

بادل موں ظاہر ماہ ہے   جب جھڑ گئی مَن کی جھڑی

حل لغات: آگاہ: باخبر' واقف۔ جلوس: تخت پر جلوہ گری' بادشاہ کا تخت پر بیٹھنا' دربار۔ جھڑگئی: بکھر گئی' درخت سے پتوں کا گر پڑنا۔ من کی جھڑی: دل کی میل' دل پر کے بادل۔

ترجمہ: اے فرید اب ہمارا دل راز ازل سے باخبر ہو گیا ہے۔ اب تو ہر جگہ بادشاہ کون و مکان کا جلوس ہی نظر آتا ہے جس طرح بادل میں چھپا ہوا چاند بادل کے ہٹ جانے اور کثافت دور ہو جانے کے بعد صاف نظر آنے لگتا ہے' اسی طرح اب ہمارے صاف اور منزہ دل میں تجلیات انوار الٰہی ضو فگن ہیں۔

Scanned with CamScanner

☆ ▬ ☆ ▬ ☆

کافی 213

(1) دِل نوں مار مُنجھایم نِت دے درد اندیشے

حل لغات: منجھایم: مجھے گھبرا دیا' اداس کر دیا' بہت زیادہ آزردہ کیا۔ نت: روز روز کے۔

ترجمہ: روز روز کے درد اندیشوں نے مجھے بے حد اداس کر دیا ہے۔

(2) وَس نیڑے چاک مہیندا توں باجھ اے حال مُنجیں دا

زخمیں سینے رِچکدے ریشے

حل لغات: وس: بس' آباد ہو۔ نیڑے: نزدیک' قریب۔ چاک مہیندا: بھینسوں کا چرواہا' مراد محبوب' رانجھا۔ منجی دا: سونی کا' برباد شدہ کا' بدنصیب کا۔ زخمیں سینے: سینے کے زخموں سے۔ چکدے: ٹپکتے ہیں' بہتے ہیں۔ ریشے: تاریں' دھاریں' غلیظ مادۂ زخم۔

ترجمہ: اے محبوب رانجھا تیرے فراق میں اس بدنصیب کا یہ حال ہے کہ سینہ کے زخموں سے اب خون جاری ہے۔

(3) ڈُکھ ڈوہیلیاں ڈوڑ ڈوڑاپے سے ساڑے لکھ سُول سڑاپے

وَین سیاپے ساڈے پیشے

حل لغات: ڈوہیلیاں: دکھ اٹھانے والی۔ سڑاپے: سوز۔ ڈوڑاپے: علامت' طعنے' طنز۔ وین: بین' نوحہ' ماتم' سوگ۔ سیاپے: سینہ کوبی۔ ساڈے پیشے: ہمارے درپیش ہیں۔

ترجمہ: غم زدہ عاشق کو ہر وقت دکھ اور ہمسایوں کے طعنے تیرے سہنے سینکڑوں طرح کے جلاپے اندوہ اور سوز سے پالا پڑتا ہے' اس طرح ہمارا پیشہ اور مشغلہ ہی نوحہ' بین اور سینہ کوبی کے سوا اور کوئی نہیں رہا۔

(4) اے غمزے ناز نہورے اے عشوے زورے تورے

سر سانگاں تن مَن تیشے

حل لغات: نہورے: انداز معشوقانہ' ادائیں' نخرے۔ زورے: زبردستی۔ تورے: حکم' قانون' حکومت۔ زورے تورے: طاقت کا غرور اور گھمنڈ۔ سانگ: نیزہ' بھالا۔

ترجمہ: محبوب کے یہ ناز نخرے عشوے اور غمزے' گھمنڈ اور یہ زبردستی حکم منوانے کے طریقے ایسے ہیں جیسے سر میں بھالا لگ جائے' یا تن بدن میں تیشہ کی کاری ضرب پہنچے۔

(5) بُٹھ برہوں برابر وَیری چا کُتیُس کولے کیری

Scanned with CamScanner

ظُلمیں مذہب کافر کیشے

حل لغات: بٹھ: بھاڑ میں جائے۔ برہوں: عشق و محبت، ہجر و فراق۔ برابر: ہر وقت، مسلسل، لگاتار۔ ویری: دشمن، بیری۔ کولے: جمع کولا، کوئلہ۔ چاکتیں: اس نے کر دیا۔ کیری: خاکستر، راکھ۔ کیش: مسلک، طریق، عادت۔

ترجمہ: بھاڑ میں ڈالئے ایسے عشق کو جو مسلسل ہمارا دشمن چلا آرہا ہے۔ جس نے ہمیں جلا کر کوئلہ اور راکھ کر دیا ہے۔ یہ تو عادتاً ظالم ہے اور اس کی روش ظالمانہ اور طور طریقے کافرانہ ہیں۔

(6) کیا دہانہہ فریدؔ سُناواں کیا رو رو جگت رُواواں

مَتک لِکھڑی آئی پیشے

حل لغات: دہانہہ: فریاد۔ جگت: جہان، دنیا۔ رواواں: رلاؤں۔ متک: پیشانی، ماتھا، جبیں۔

ترجمہ: اے فرید کیا کسی کو فریاد اور داستان غم سناؤں اور کیوں رو رو کر جگ جہاں کو رلاؤں۔ میرے درپیش تو وہی کچھ ہے جو ہماری پیشانی پر لکھا تھا۔ کیا نوشتہ تقدیر ٹل سکتا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 214

(1) ڈِٹّھا عِشق عیاں تا بزار گلی سبھو رَمز خفی ہُنڑ تھیوم جلی

حل لغات: ڈٹھا: دیکھا۔ بزار: بازار۔ سبھو: تمام، سب۔ خفی: پوشیدہ، چھپی ہوئی۔ تھیوم: مجھ پر پڑی۔ جلی: ظاہر، برملا۔

ترجمہ: ہم نے عشق کو ہر بازار اور گلی میں کھلم کھلا دیکھ لیا ہے۔ اب مجھ پر تمام پوشیدہ رمزیں واضح اور روشن ہو گئی ہیں۔

(2) سبھ جلوہ نُور ظہور ڈِسے یا ایمن تے یا طُور ڈِسے

گئی غَیبت عین حضور ڈِسے دِل وَنج دلبر دے ساتھ رَلی

حل لغات: ڈِسے: دکھائی دے، معلوم ہوتا ہے، نظر آتا ہے۔ ایمن: ایک وادی جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جلوہ انوار الٰہی درخت پر دیکھا تھا، یہ درخت کوہ طور کی دائیں جانب واقع ہے اس لئے اس صحرا کو ایمن کہتے ہیں۔ طور: ایک پہاڑ کا نام جو ملک عرب کے شمال مغرب میں واقع ہے، اس پہاڑ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلیمی عطا ہوا اور تورات کے احکام ملے۔ (سریانی زبان میں طور پہاڑ کو کہتے ہیں) اس پہاڑ کو کوہ ارارات اور کوہ سینا بھی کہتے ہیں۔ غیبت: غائب ہونا۔ غیاب: آنکھوں سے دور یا اوجھل ہونا۔ رلی: ملی، مل گئی، وصال نصیب ہوا۔

ترجمہ: ہر چیز میں جلوہ نور الٰہی نظر آتا ہے، ہر جگہ وادی ایمن یا کوہ طور ہے۔ بُعد اور دوری ہٹ گئی اور اب عین حضوری دکھائی دیتی ہے، میرا دل اب دلبر کے ساتھ جا کر مل گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

(3) ہے کشف کمال دی بات عجب ہے وَجد تے حال دی گھات عجب
ہے وصل وصال دی رات عجب مُٹھی غیر دی ذات صفات جَلی

حل لغات: کشف: وہ مقامات جو سالک کو ریاضت روحانی کے سلسلہ میں نظر آتے ہیں۔ گھات: طرز' طریقہ' انداز۔ وجد: بے خودی' جوش۔ حال: وہ کیفیت جو سالک پر کسی بیرونی اثر سے مستی جیسی حالت پیدا کر دیتی ہے۔ جلی: جل گئی۔

ترجمہ: کشف کمال کی بات عجب ہے۔ وجد اور حال کی کیفیت بھی عجب حیرت افزا ہے۔ وصل وصال کی رات بھی عجب ہے۔ غیر حق کی تمام ذاتی و صفات جل کر فنا ہو گئیں۔ ایک عجیب مرحلہ ہے۔

(4) کڈیں طَیر عروج دا حال بنّے کڈیں سَیر نزول دی چال بنّے
جو ہجر ہے عین وصال بنّے سارے سُول سڑے ساری مُونجھ ٹلی

حل لغات: کڈیں: کبھی۔ طیر: اڑنا' طاقت پرواز' بلندی کی طرف پرواز' سالک کو ایک ایسی منزل سے بھی گزرنا پڑتا ہے جس کو طیر کہتے ہیں۔ عروج: ارتقاء بلند' ایک مرحلہ روحانیات۔ طیر عروج: عالم بالا کی سیر۔ سیر: یہ بھی ایک روحانی مرحلہ ہے جو سالک کو عرصہ ریاضت میں پیش آتا ہے۔ نزول: اترنا' نیچے آنا۔ ایک مرحلہ ہے جس میں کسی نقص یا قصور کے باعث سالک کو کئی درجے پیچھے ہٹا دیا جاتا ہے۔ سیر نزول: سیر دنیا' نیچے گرنا اور پھرتے رہنا (طیر عروج اور سیر نزول راہ سلوک کی مختلف منزلیں ہیں۔)

ترجمہ: کبھی طیر عروج کی حالت بن جائے۔ کبھی سیر نزول کی چال بن جائے جسے ہجر کہتے ہیں وہ عین وصال بن جائے۔ تمام دکھ درد اور تمام غمگینیاں جل سڑ گئیں۔

(5) جَل خاک تے کھوٹ کھپوٹ گماں گُم ہو گیا غیر دا نام نشاں
تھیا نُور وجُود شہُود عیاں گھر بار گَلّی بازار گلی

حل لغات: کھوٹ' کھپوٹ' گماں: ملاوٹ' غیر خالص عناصر' وہ خوار کن صفات جو سالک کو تباہ کر دیں۔ کھوٹ: دغا' فریب' کھپوٹ تابع مہمل ہے۔ گماں: شک و شبہ' ظن' سالک کو اپنی محبت اور ذات باری کی عبادت کے سلسلہ میں گمان کا در انداز ہونا اس کی تباہی اور بدنصیبی کا موجب ہوتا ہے' یہاں تو یقین کی ضرورت ہے۔ وجود: ذات واجب الوجود ہستی مطلق۔ شہود: ظاہر و سامنے ہو اور مشاہدہ میں آسکے' ظاہر تصوف کی اصطلاح میں ایک مرحلہ ہے جس میں سالک مراتب کثرت اور موہومات صوری سے گزر کر توحید کے مقام پر پہنچ جاتا ہے اور اس کو تمام موجودات میں جلوہ حقیقت نظر آنے لگتا ہے۔

ترجمہ: کھوٹ فریب اور گمان کی تمام صورتیں جل کر خاک ہو چکی ہیں اور غیر (یعنی ماسویٰ اللہ) کا نام و نشاں بھی مٹ گیا ہے۔ اب ہر مخلوق سے خالق کی ذات کا پتہ چلتا ہے' نور وجود ہستی مطلق اس قدر ظاہر اور درجہ شہود میں پہنچ گیا ہے کہ گھر بار گلی اور بازار اسی نے مل لی ہے۔ (تمام گھر بار اور گلی بازار کو گھیر لیا)۔

Scanned with CamScanner

(6) رجتھاں بھال ڈیکھاں تھے راز ڈِسے — سبھ حسن تے ناز نواز ڈِسے
سبھ سوز فرید نوں ساز ڈِسے — ہمہ اوست سُجھائی ریت بھلی

حل لغات: جتھ: جہاں، جس جگہ۔ بھال ڈیکھاں: غور سے دیکھوں، آنکھیں کھول کر دیکھوں (دل کی آنکھیں)۔ تھے: وہاں اسی جگہ۔ سوز: تپش عشق، عشق۔ ساز: دلربا چیز، دل جس کے ہر تار رگ کو مضراب عشق چھیڑتی ہے۔ ہمہ اوست: ایک نظریۂ تصوف ہے صوفیائے کرام کے ایک فرقہ کا اعتقاد اس عقیدے پر ہے، یہ بزرگ ہر ایک چیز میں جلوہ قدرت نور الٰہی دیکھ کر اس نور الٰہی یقین کرتے ہیں۔ ریت: رسم، طریق، عمل۔ بھلی: عمدہ، بہتر، اچھی، خوب۔

ترجمہ: اے فرید میرا یہ حال ہے کہ جہاں نظر اٹھا کر دیکھتا ہوں، وہیں اسرار الٰہی دکھائی دیتے ہیں۔ دنیا کی تمام اچھی اور بری چیزیں حسن کے زیور سے آراستہ اور ناز و انداز کے صفات سے پیراستہ معلوم ہوتی ہیں اور سوز و گداز کے جذبات ساز دل کو ہر وقت مضراب لگاتے ہیں۔ یہ تمام اصول ہمہ اوست کے عقیدے میں ہیں جس کی وجہ سے یہ حقیقت شناسی مجھے حاصل ہوئی ہے۔ (ہمہ اوست نے ایسی اعلیٰ روش (رسم) واضح کر دی ہے۔)

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 215

(1) ڈکھ سینے تے مونگ ڈالے — سِک تِڈی تِڈی تیل ڈِکھالے

حل لغات: مونگ ڈالے: بہت تکلیف دے، عذاب میں مبتلا رکھے۔ محاورہ ہے کسی کے سینے پر مونگ دلنا یعنی کسی شخص کو دلیری سے رشک دے کر تکلیف دینا۔ سک: چاہت، انتظار، ہجر و فراق میں دوست کے ملنے کی خواہش۔ تڈی تڈی تیل ڈکھالنا: بے فائدہ اذیت دے۔ محاورہ ہے مراد اس سے تکلیف دینا ہے۔ چھوٹے لڑکی ٹڈی کو پکڑ کر ہاتھوں میں مسلتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں "تڈی تڈی تیل ڈکھا" یا "تڈی تڈی تیل ڈے" اس میں نہ تیل ہوتا ہے اور نہ نکلتا ہے، مگر ٹڈی بیچاری کی جان اس سے ضائع ہو جاتی ہے۔ یہ محاورہ ایسے موقعہ پر استعمال کیا جاتا ہے جہاں کچھ نتیجے کی توقع نہ ہو اور جان کا نقصان ہو۔

ترجمہ: دکھ درد بہت تکلیف دے رہے ہیں اور چاہت بھی بے مقصد اذیت پہنچا رہی ہے۔

(2) غم درد اَلم بد نیتے — پئے ساڑن سوز پلیتے
تھئے میں مٹھڑی دے کیتے — سب رانی خاں دے سالے

حل لغات: بدنیتے: بد نیت والے، بدخواہ۔ ساڑن: جلاتے ہیں۔ پلیت: پلید، ناپاک۔ مٹھڑی: بدبخت۔ دے کیتے: کے لئے۔ رانی خاں دے سالے: اس شخص کے لئے استعمال ہوتا ہے جو اپنی ہستی کو پورا نہ سمجھ کر غریبوں پر ظلم و ستم کرے، ظالم، جفاکار۔

ترجمہ: غم درد و الم سب بدنیت ہیں اور ہر وقت مجھے جلائے رکھتے ہیں' بدقسمت عاشق کے لئے تو یہ بے حقیقت چیزیں بھی (رانی خاں دے سالے) حکام ظالم بن گئے ہیں اور تکلیف پہنچا رہے ہیں۔ (ان سے کس طرح نمٹوں)

(3) کئی ڈینہہ ناں رَل گزریونے ساری آس اُمید وَنجیونے
ہے خبر نہیں کیا تھیونے تھئے پیچی کیچ اُباہلے

حل لغات: رل: مل کر۔ گزریونے: انہوں نے گزارے۔ ونجیونے: ونجائی' ضائع کر دی' کھو دی۔ پیچی: پیچ باز' فریبی' مکار۔ اباہلے: جلدباز' تعجیل کار۔

ترجمہ: محبوب نے کچھ دن بھی مل جل کر میرے ساتھ نہ گزارے اور میری تمام امیدیں خاک میں ملا دیں اس کے بعد کی کوئی خبر نہیں کہ ان کے ساتھ کیا کیا گزری' وہ مکار اور فریبی تو کیچ جانے کے لئے سخت بیتاب اور جلدباز تھے۔

(4) ہَن سنگتی سارے کھوٹے ٹِچ باز اُپٹھڑے ڈوٹے
رَل رِمل بے درد کلھوٹے پئے کرن کِھلاں ہاں کالے

حل لغات: ہن سنگتی: یہ لفظ بعض دیوانوں میں "ہم سنگت" بھی موجود ہے' مل بیٹھنے والے اس کا ترجمہ ہو گا۔ سنگتی: مصاحب۔ کھوٹے: سیاہ دل عیار۔ ٹچ باز: ظریف' مخول کرنے والے۔ اپٹھڑے: کج فہم الٹی' سمجھ والے۔ ڈوٹے: بدقماش' آوارہ' سندھی زبان میں موٹے تازے' بے حس انسان۔ بے درد کلھوٹے: ظالم' بے دردی کے مجسمے۔ پے کرن: کرتے تھے۔ کھلاں: ہنسی مذاق۔ ہاں کالے: سیاہ دل' بدباطن۔

ترجمہ: میرے تمام ساتھی اور ہمراہی منافق اور بدطینت ہیں' کج فہم' الٹے اور بدقماش ہیں جو میری حالت زار و نزار کو دیکھ کر رحم نہیں کرتے بلکہ ایسے مجسم بے درد ہیں کہ آپس میں جمع ہو کر یہ سیاہ دل لوگ میری ہنسی مخول اڑاتے ہیں۔

(5) تتی سوز اندوہ وِچالے سے واقعے فاقے گھالے
نِت روہ پتھر پڑتالے ہتھیں پُھاں پیریں چھالے

حل لغات: تتی: سوختہ دل۔ سوز: تپش۔ اندوہ: فکر و غم۔ وچالے: کے درمیان۔ واقعے: حادثات' مصائب۔ فاقے: بھوک۔ گھالے: سے دوچار ہو' بسر کئے۔ پڑتالے: پڑتال کرتی ہے' پتھروں پر سے گزرتی ہے۔ پھاں: سخت چیز' اینٹ' پتھر وغیرہ کے کام میں ہاتھوں میں جو چھالے ہو کر پک جاتے ہیں اور چمڑہ سخت ہو جاتا ہے' سخت گانٹھیں پڑی ہوئی۔

ترجمہ: عاشق سوختہ جگر ہر وقت وقف غم و اندوہ ہے اور اسی حالت میں سینکڑوں حادثے اور فاقے اس پر گزر چکے ہیں' میں ہمیشہ کوہستان میں ماری پھرتی ہوں حتیٰ کہ ہاتھوں اور پیروں میں آبلے (چھالے) پڑ گئے ہیں۔

(6) کر صبر فرید نبھیساں پئی سُولیں سانگ جلیساں
دَم جیندیں تئیں ٹھیکریساں مَتاں قادر سختی ٹالے

حل لغات: نبھیساں: نبھاؤں گی' عمر گزاروں گی' بسر کروں گی۔ پئی جھلیساں: برداشت کرتی رہوں گی۔ دم جیندیں تیں:

جب تک زندگی باقی ہے، تادم حیات۔ سانگ: ہمراہ، ساتھ۔ پکریساں: پکاروں گی، فریاد کروں گی، دعا مانگوں گی۔ متاں: شاید۔ سختی ٹالنا: بدقسمتی دور کرنا، اچھا وقت نصیب کرنا۔

ترجمہ: اے فرید صبر کرکے میں عمر گزاروں گی اور اس طرح درد و غم کے ساتھ مل کر عمر بسر کروں گی اور تادم زندگی فریاد کرتی رہوں گی اور پکارتی رہوں گی۔ شاید خدا تعالیٰ میری یہ سختی دور کرے۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 216

(1) ڈُکھی دِلڑی دَردیں مَاری ہے ہر ویہلے آزاری

حل لغات: ڈکھی: آزردہ۔ دلڑی: دل۔ دردیں: درد کی۔ ہر ویہلے: ہر وقت، ہمیشہ۔

ترجمہ: درد کا مارا آزردہ دل ہر وقت آزار میں مبتلا رہتا ہے۔

(2) سوز اندر وِچ سُول جِگر وِچ آیُم بَر وِچ روہ ڈونگر وِچ
سخت سفر وِچ ظُلم قہر وِچ ہوت نہ کیتُم کَاری

حل لغات: اندر وچ: سینے میں۔ سول: درد۔ آیم: میں آئی۔ بروچ: جنگل بیابان میں۔ روہ ڈونگر وچ: پہاڑ اور ٹیلوں کے درمیان۔ کیتم کاری: نے میرا علاج نہ کیا۔

ترجمہ: (سینے) میں آگ جل رہی ہے اور جگر میں درد ہے۔ جنگل و بیابان میں پھنسی ہوں، کبھی کوہ و دشت پیمائی کرتی ہوں۔ اس سخت سفر میں میرے لئے ظلم و قہر ہے اور محبوب پنل نے کوئی چارہ گری نہیں کی۔

(3) دَار مدَاراں سنجڑیاں باراں پَربت دَھاراں غَم دَیاں مَاراں
پَرم پکاراں جندڑی واراں یار وِساری یاری

حل لغات: دار مداراں: انحصار، تفکرات، ذہنی کشمکش۔ سنجڑیاں باراں: ویران دشت و بیابان۔ پربت دھاراں: پہاڑوں کے دشوار گزار راستے، پہاڑوں کے طویل سلسلے۔ پرم پکاراں: محبوب کو پکارتی ہوں، محبت کی صدائیں۔ وساری: بھلا دی۔

ترجمہ: میری زندگی کا دارومدار ویرانوں اور جنگلوں میں جہاں کوہستانی دشوار گزار راستے غم و اندوہ زیادہ کر دیتے ہیں، ان سنسان بیابانوں میں محبوب کو یاد کرتی ہوں اور اسی کو پکار پکار کر اسی پر جان فدا کرتی ہوں مگر یار نے حق دوستی ادا نہ کیا بلکہ اس نے محبت ہی کو بھلا دیا ہے۔

(4) شان شرم گیا بھیم بھرم گیا دِین جَرم گیا دَیر دھرم گیا
لطف کرم گیا نیک رحم گیا لگڑی شہر خواری

حل لغات: بھیم بھرم: عزت' ناموس' اعتماد' لحاظ۔ جرم: یہ لفظ جنم کا بگڑا ہوا ہے یعنی پیدائشی (استحقاق محبت)۔ دھرم: مذہب' مسلک۔ کرم: عمل' کام۔ شہرخواری: فضیحت' رسوائی' بدنامی۔

نوٹ: ایک قلمی نسخہ میں اس بند کا دوسرا مصرع اس طرح لکھا گیا ہے "دین دھرم گیا دیر حرم گیا"۔

ترجمہ: عشق میں سب شان و شرم جاتی رہی' عزت و وقار ختم ہو گیا' دین و مذہب کی خبر نہیں نہ دین و دھرم کا کچھ خیال ہے۔ لطف و کرم اور نیک عمل کے موقعے جاتے رہے۔ شہر میں بدنامی اور رسوائی نصیب ہوئی ہے۔

(5) اوکھیاں گھاٹیاں لکھ لکھ گھاٹے   کھُڑ بَٹ بھاٹے سہنس گیاٹے
تتڑی والی ڈُکھڑے گھاٹے   کر کر ریت پیاری

حل لغات: اوکھے: مشکل' دشوار گزار۔ گھاٹے: گھاٹ' راستے۔ گھاٹے: نقصان' خسارہ۔ کھڑبن: ناہموار زمین جو جانوروں کی پامالی کی وجہ سے یا ہل چلانے کے باعث بہت اونچی نیچی ہو جاتی ہے۔ بھاٹے: ریگستان کے فرازی حصے' ٹیلے۔ سہنس گیاٹے: سینکڑوں چکر' دلدل۔ تتڑی: تپتی ہوئی۔ والی: ریت۔ ڈکھڑے: تکلیفیں۔ گھاٹے: بہت زیادہ' گنجان۔

ترجمہ: دشوار گزار گھاٹیوں سے گزرنا کچھ کم خسارے کا سودا نہ تھا۔ اس پر راستہ کی ناہمواری اور پیچ و تاب مزید باعث تکلیف ہوئے اور بدقسمت راہ منزل بہت کلیف دہ اور گنجان ہے۔

(6) رِنیَہ نَبھایا روز سَوایا   پُورا پَرایا مُفت اَجایا
رِید مُسایا زُلف اَڑایا   گھَت پیچ دی گاری

حل لغات: نہ بھایا: نہ بھانے والا۔ سوایا: افزوں۔ پور: تفکرات' اندیشہ۔ پرایا: دوسرے لوگوں کا۔ اجایا: بے سود' بے کار' فضول' رائیگاں۔ مسایا: موہ لیا' برباد کر دیا' پھسلا لیا' اداس کیا۔ گاری: پرندوں کے پھنسانے کا چھوٹا سا آلہ' پھندا۔ اڑایا: اڑا دیا' اٹکا دیا' باعث رکاوٹ ہوا' پھنسایا۔ گھت: ڈال کر۔

ترجمہ: بدبخت عشق روز افزوں ہے لوگوں کے فکر اور ہمدردی بے فائدہ اور بے نتیجہ ہے۔ آنکھوں نے دل چھین لیا اور زلف نے اپنے پیچوں کا پھندا ڈال کر پھنسا لیا ہے۔

(7) ساڑن چھاتی' مارن کاتی   سوز ہے ساتھی روگ ہے بھاتی
ہجر دی جھاتی کھَسم حیاتی   پَل پَل موت تیاری

حل لغات: ساڑن: جلاتے ہیں۔ مارن: ماریں۔ کاتی: چھری۔ بھاتی: اکٹھا بھات کھانے والا' ہم نوالہ ہم پیالہ۔ جھاتی: جھلک' جھانک۔ کھسم حیاتی: میری حیاتی چھین لیتی ہے' اچک لیتی ہے۔

نوٹ: ایک نسخہ میں یہ لفظ "کھڑ ہم" بھی لکھا ہوا ہے بمعنی نکالتی ہے۔

ترجمہ: درد و الم میرے ساتھی اور ہم نوالہ ہیں جو سینے کو جلا رہے ہیں اور جگر میں چھری گھونپ رہے ہیں۔ ہجر محبوب ہے کہ اس کا صرف ذرا سا جھانک لینا بھی باعث ہلاکت جان ہے' یہی حالات ہیں جس کی وجہ سے ہر وقت موت کی تیاری کر

Scanned with CamScanner

رہی ہوں۔

(8) درد فریدؔ جدید جدیدے — عید بعیدے بخت عنیدے
شوق شدیدے مونجھ مزیدے — بار برہوں سر باری

حل لغات: جدید جدید: نیا نیا' انوکھا انوکھا۔ عنید: صاحب عناد' دشمن' بیری۔ بعید: دور۔ شدید: سخت تیز۔ مونجھ: اداسی۔ مزیدے: زیادہ۔

ترجمہ: اے فرید محبت میں ہمیشہ نیا نیا دکھ اور درد لاحق ہوتا ہے چونکہ بخت دشمن ہے اس لئے باوجود شوق شدید کے بھی عید (خوشی) بہت دور ہو گئی ہے۔ گھبراہٹ اور اداسی روز افزوں ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ محبت کا بوجھ سر پر بھاری ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 217

(1) ڈینہہ راتیں عشق ستاوے — زر گھر ور روگ ودھاوے

حل لغات: ڈینہہ راتیں: دن رات۔ ستاوے: ستاتا ہے' دکھ اور تکلیف دیتا ہے۔ زر: مال و دولت۔ ور: شوہر' خاوند۔ روگ: مرض' بیماری' درد۔ ودھاوے: بڑھائے۔

ترجمہ: عشق و محبت دن رات (ہمیشہ) ستاتے ہیں اور گرہستی زندگی کے تینوں لوازم گھر روپیہ پیسہ اور خاوند تک عوارض عشق میں اضافہ کر رہے ہیں۔

(2) تھل ریحاں جھر بر ڈیرے — ہر بھٹ بھٹ نال بسیرے
سر سولاں چھکدے سہرے — گل ہجر دا ہار سہاوے

حل لغات: تھل: ریگستان کا کف دست میدان۔ ریحاں: جمع ریح کی وہ زمین جو پانی کے سیلاب کے بعد خشک ہو کر جنگل کی صورت بن گئی ہو' ریگ زار۔ جھر: گنجان' جنگل۔ بر: دشت و بیابان۔ ڈیرے: ڈیرے۔ بھٹ: ٹیلہ ریت کا اونچا ٹبہ۔ چھکدے: زیب دیتے ہیں' خوبصورت نظر آتے ہیں' سجتے۔ گل: گلے میں۔ سہاوے: زیب دے۔

ترجمہ: عشاق کے ڈیرے تھل میں ریحوں میں جھر اور بر میں ہوتے ہیں اور ٹیلہ ٹیلہ کے ساتھ ان کے بسیرے ہوتے ہیں اور ان کے سر پر درد و غم کے سہرے زیب دیتے ہیں اور گلے میں ہجر و فراق کے ہار خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

(3) دل لٹ گیا جوگی راول — ہے پور ڈکھاں دے پل پل
ہر وقت کہاں ہتھ مل مل — متھا نیڑا کوئی نہ لاوے

حل لغات: راول جوگی: محبوب۔ پور: دورے' پیچ و تاب۔ ہتھ مل مل: ہاتھ مل مل کر۔ متھا: کم نصیب۔ نیڑا: نینہہ کی تصغیر

ہے عشق' محبت۔

ترجمہ: جوگی راول (محبوب) جب سے دل لوٹ کر چلا گیا ہے' اس کے فراق میں درد و غم کے ہر آن سو سو دورے پڑتے ہیں۔ اب تو میں افسوس کے ہاتھ مل مل کر یہ کہتی ہوں کہ خدا کرے' بدنصیب عشق کوئی بھی نہ لگائے۔

(4) روہ کوجھے کالیاں دھاراں پوّن چُبھّن بَبُول ہزاراں
رِسر قہر کلور دیاں ماراں ڈُکھ ہر ویہلے تن تاوے

حل لغات: روہ: پہاڑ۔ کوجھے: بدصورت۔ کالیاں دھاراں: سیاہ دھاریاں' پہاڑی راستے جو دور سے سیاہ دھاریوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ پوں چبھن: پاؤں میں چبھتے ہیں۔ ببول: کیکر کے کانٹے۔ کلور: سختی۔ تن تاوے: جسم کو سوختہ کرے۔

ترجمہ: عاشق بدنصیب کی رہائش بدصورت پہاڑوں اور بھیانک سیاہ دھاریوں میں ہے جہاں ببول کے ہزاروں کانٹے چبھتے ہیں اور سر پر سخت مصائب و مشکلات کی مار کے علاوہ دکھ ہر وقت جسم کو جلاتا ہے۔

(5) دِل دُود. غمّاں دے دُکھدے جی ہر ویہلے پیا' جھکھدے
گئے گزر ڈہاڑے سُکھدے موئی جِندڑی سوز رنبھاوے

حل لغات: دود: دھواں۔ دکھدے: دکھتا ہے۔ جکھدے: زار و نزار ہے' گھل رہا ہے' پشیمان۔ نبھاوے: نبھائے۔

ترجمہ: دل میں غم کے دھوئیں اٹھ رہے ہیں اور بدن ہر وقت گھلتا جا رہا ہے۔ سکھ اور آرام کے دن گزر گئے پھر بھی یہ نیم مردہ بدن سوز و عشق کو نبھائے جا رہا ہے۔

(6) ہے درد اُولڑا پُٹھڑا . کیوں پیش پیوم اے کُٹھڑا
کجھ گھٹے نہ گاٹے تُرٹڑا ہتھوں مرہم زخم رپھٹاوے

حل لغات: اولڑا: پیچیدہ' بے طرح۔ پٹھڑا: الٹا۔ کٹھڑا: ذبح کیا ہوا' قتل شدہ۔ گھٹے نہ: نہیں گھٹتا' کم نہیں ہوتا۔ گاٹے ترٹڑا: گردن ٹوٹا ہوا۔ ہتھوں: الٹا۔ پھٹاوے: پھٹا دیتی ہے' زیادہ کرتی ہے' بڑھاتی ہے۔

ترجمہ: درد عشق تمام دردوں سے بے ڈھنگا اور الٹا ہے' یہ مردہ میرے پیش کیوں پڑ گیا' یہ گردن ٹوٹا ہوا ذرا بھی نہیں گھٹتا بلکہ چارہ کاری اور مرہم زخم کو اور زیادہ کر دیتی ہے اور پہلے سے زیادہ بگاڑ دیتی ہے۔

(7) جن راخس سُنجڑیاں جاہیں رِچھ بانّدر بُوز بلائیں
تھئے ساتھی سَنج صَباحیں مُٹھی اَوکھی عُمر وہاوے

حل لغات: راخس: بھوتنے' خونخوار۔ سنجڑیاں: ویران' غیر آباد۔ جاہیں: جگہیں۔ رچھ: ریچھ۔ بوز: لنگور۔ سنج: شام۔ صباحیں: سویرے۔ مٹھی: بدبخت۔ جن: بھوت۔ وہاوے: گزرتی ہے۔

ترجمہ: جن بھوت ریچھ بندر بوزنے اور بلائیں رات دن میرے ساتھی اور ہم راز بنے ہوئے ہیں اور رہنے کو سنسان غیر آباد مقامات ہیں۔ بدبخت عمران مشکلات میں بسر ہو رہی ہے۔

Scanned with CamScanner

(8) آئے پیش فرید گپاٹے اَنگ تُرٹن تے سر پھاٹے
لکھ روڑاں سہنس چکاٹے تَتی بے وَس تھی کرلاوے

حل لغات: گپاٹے: دلدلیں' چکر۔ انگ ترٹن: اعضا شکنی' انگ کی جگہ لنگ بھی ایک نسخہ میں ہے بمعنی بازو' اعضاء۔ سر پھاٹے: سر پھٹتا ہے۔ روڑاں: چیخیں۔ چکاٹے: چیخیں' چیخنے اور چلانے کی آواز۔ بے وس: بے بس۔ کرلاوے: چلائے۔

ترجمہ: فرید کو چکر ہی نصیب ہیں' بہت ہی کٹھن راستے درپیش ہیں۔ اعضا شکنی ہے' عضو عضو ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔ یا سر پھٹتا ہے' بادیہ پیمائی میں لاکھ چیخیں سنائی دیتی ہیں اور سینکڑوں موذی جانوروں کے چلانے کی آوازیں دل دہلائے جاتی ہیں' یہ سوختہ بخت بے بس ہو کر کرلا رہی ہے۔

(1) روون

☆——☆——☆

کافی 218

(1) رانجھنڑ اَنگ لگایا ہے سَب غیر دا وہم بُھلایا ہے

حل لغات: انگ: نشان' ہندسے' حروف۔ انگ لگانا: نشان لگانا' داغ غلامی لگانا' خاص طور پر نشانیاں لگانا۔ بعض اصحاب نے انگ کے دوسرے معنی یعنی عضو کے لے کر انگ لگانا کے معنی اپنے بدن سے لگایا ہے یعنی بغل گیر کیا ہے مگر یہ معنی صحیح نہیں معلوم ہوتے۔

ترجمہ: محبوب رانجھن نے مجھے اپنی غلامی کا داغ لگایا ہے۔ اب غیر کے تمام وہم و گمان بھول گئے ہیں۔

(2) رَانجھنڑ میرا نُور الٰہی مَظہر ذات صفات کماہی
سر لولاک کلنگی پائی طٰہٰ چتر جُھلایا ہے

حل لغات: مظہر: ظاہر کرنے والا۔ صفات کماہی: وہ صفات جو ذات پاک کی عظمت کو جیسا کہ وہ ہے اظہار کرے۔ کماہی: جیسا کہ وہ ہے۔ لولاک کلنگی: **لولاک لما خلقت الافلاک** مشہور حدیث قدسی ہے جس کے معنی ہیں: "اے محمد ﷺ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔" کلنگی: کلغی' شاہی نشان جو سر پر پہنا جاتا ہے۔ چتر: چھتری' یہ بھی شاہانہ عظمت کا نشان ہے جو بادشاہوں کے سر پر جھولا جاتا ہے۔ طٰہٰ: کلام مجید کی ایک صورت کا نام ہے جس میں حضور نبی کریم ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہے۔

ترجمہ: میرا محبوب خدا تعالیٰ کا نور ہے اور وہ ذات پاک کی صفات کماہی کا مظہر ہے جس نے **لولاک لما** کی کلغی پہنی ہوئی ہے (سر پر تاج پہنا ہوا ہے) اور طٰہٰ کا چتر اس کے سر پر جھول رہا ہے۔

(3) رانجھن میڈے وَیڑھے آیا کھیڑیں بھیڑیں شور مچایا

آیا ڈلدا نہیں ولایا بے شک بخت ربھڑایا ہے

حل لغات: ویڑھے: صحن خانہ' گھر۔ کھیڑے بھیڑے: کھیڑا قوم ہے جس قوم میں ہیر کی شادی ہوئی تھی' یہاں رقیب' دشمن کے معنی ہیں۔ ڈلدا: واپس۔ ولایا: لوٹایا۔ بخت بھڑایا ہے: قسمت نے یاوری کی ہے' قسمت اچھی ہے۔

ترجمہ: محبوب نے میرے صحن خانہ میں قدم رکھا' حسد کے مارے کمبخت کھیڑوں (دشمنوں) نے شور مچا دیا ہے۔ اب کیا ہو سکتا ہے' آیا ہوا تو پھر نہیں لوٹایا جا سکتا' خواہ وہ چیخ پکار کرتے ہیں۔ میں تو اس بات پر یقین رکھتی ہوں کہ میرا بخت بیدار ہو گیا اور قسمت نے یاوری کی ہے۔

(4) ماہی مَیں ول پائی جھاتی پا کر جھاتی لائیس چھاتی
ہر دیہلے ہر جا ہے ساتھی لُوں لُوں روچ سمایا ہے

حل لغات: میں ول: میری طرف۔ جھاتی: جھانک کر دیکھنا۔ لائیں: اس نے لگایا۔ چھاتی: سینہ دل۔ چھاتی لاوں: سینے سے لگانا' بغلگیر کرنا۔ لوں لوں: رواں رواں' رگ رگ میں۔ سمایا: سما گیا۔

ترجمہ: محبوب نے میری طرف جھانکا اور پھر سینے سے لگا لیا' اب وہ ہر جگہ اور ہر وقت میرا ہمدم اور ہمراز ہے اور میرے روئیں روئیں میں اسی کا جلوہ ہے' وہ اس میں سما گیا ہے۔

(5) حُسن رانجھن دیاں دُھماں پیاں ڈیکھن آیاں سینگیاں سیّاں
ہیر دا بوچھن دھیاں دھیاں ڈیکھو کیا رنگ لایا ہے

حل لغات: دھماں: دھوم دھام' شور و غوغا' چرچا۔ بوچھن: دوپٹہ' ساڑھی' اوڑھنی۔ دھیاں دھیاں: تار تار۔

ترجمہ: رانجھن محبوب کے حسن کی دھوم مچ گئی اور ہیر سینگیوں سہیلیوں کے ساتھ اس کا جلوہ دیکھنے کے لئے آئی۔ اس ہجوم اور اژدھام میں ہیر تو محبت سے وارفتہ ہو کر اپنا دوپٹہ پھاڑ واپس ہوئی۔ کیا تھا اور کیا ہو گیا' عشق کی جلوہ گری کیا رنگ لاتی ہے۔

(6) فخر" پیا توں بَل بَل جانواں ، جیندے نال میں لدھیاں لانواں
اِس دی ہو کر کیوں غم کھانواں سب کجھ یار بجھایا ہے

حل لغات: فخر پیا: محبوب حضرت فخر جہاں صاحب علیہ الرحمتہ جو حضرت خواجہ کے بزرگ بھائی اور پیرو مرشد تھے۔ بل بل: قربان' صدقے' واری۔ لاوں لدھیاں: رسم عروسی ادا ہوئے یعنی میں نے بیعت کی اس کے ہاتھ میں اپنی قسمت دے دی۔ بجھایا ہے: واضح کیا ہے۔

ترجمہ: میں اپنے پیرو مرشد حضرت فخر جہاں پر صدقے' قربان جاؤں۔ میں نے اس کے دست مبارک پر بیعت کی ہے۔ جب میں اس کی ہوں تو پھر کیا غم ہے' مجھے عشق و محبت کے تمام راز و اسرار اس نے بجھا دیئے ہیں۔

(7) یار فریدؔ نہیں مستورے ہر جا اُس دا عین ظہورے

ظُلمت بھی سَب نُور حضُورے　　　　اسم فقط پیا آیا ہے

حل لغات: مستور: درپردہ، مخفی۔ عین ظہور ہے: بالکل ظاہر، بے حجاب۔ ظلمت: تاریکی۔ اسم: نام۔ بیا: دوسرا، اور۔

ترجمہ: اے فرید! محبوب حقیقی چھپا ہوا نہیں ہے۔ ہر جگہ اسی کا واضح اور صاف صاف جلوہ ہے۔ ظلمت بھی تمام نور اور ظہور ہے۔ صرف نام (اس کے لئے) دوسرا استعمال ہوا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 219

(1) رَانجھن ماہی تخت ہَزاروں　　مَیں کَارن اِتھ آئے

حل لغات: ماہی: محبوب۔ تخت ہزارہ: رانجھا کا مسکن۔ کارن: واسطے، لئے۔ اتھ: یہاں اس جگہ، اصطلاحات تصوف میں رانجھن، تخت ہزارہ اور اتھ کے دوسرے مرادی معنی لئے جاتے ہیں۔

ترجمہ: میرا محبوب رانجھا میری خاطر تخت ہزارہ سے یہاں تشریف لائے۔ (رانجھن ماہی سے مراد رسالت مآب علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات پاک ہے۔ حضور ﷺ اس دنیا میں میری خاطر تشریف لائے ہیں۔)

(2) سُوہی سیج تے سانْول ہیجوں　　سِکدی کُوں گل لائے

حل لغات: سوہی سیج: سرخ رنگ کی سیج، رنگین بستر، عروسی کا سامان عیش۔ ہیجوں: بخوشی، مہربانی سے، ازخود۔ گل لائے: گلے لگائے، بغل گیر ہو۔ سکدی کوں: مشتاق و منتظر کو۔

ترجمہ: عروسی کی رنگین سیج پر محبوب ملیح خوشی خوشی مجھ منتظر وصال عاشق کو گلے سے لگائے۔

(3) ڈُکھڑے کھا کھا یار لدھوسے　　ڈُکھڑے تھیوم سجائے

حل لغات: ڈکھڑے کھا کھا کے: دکھ اٹھا اٹھا کر۔ لدھوسے: ہم نے پایا، حاصل کیا۔ سجائے: اجائے کی ضد، کارآمد، بارور۔

ترجمہ: دکھ اور تکلیفیں اٹھا اٹھا کر بمشکل محبوب کو ملے ہیں۔ شکر ہے کہ ہمارے دکھ اور تکلیفیں بار آور ہو گئیں اور محنت کام آئی۔

(4) ایں جہیں ہِک ہِک ڈُکھ توں سَے سَے　　سُکھڑے گھول گھُمائے

حل لغات: ایں جہیں: اس جیسے۔ سے سے: سو سو، سینکڑوں۔ سکھڑے: سکھ کی تصغیر، سہولتیں، آسانیاں۔ گھول گھمائے: صدقے کئے، قربان کئے۔

ترجمہ: ایسے ایک ایک دکھ پر جس کا نتیجہ وصال محبوب ہو۔ سو سو سکھ چین اور آرام قربان کر دیئے جائیں۔ (قربان کر دوں۔)

(5) بختیں بھاگ سُہاگیں سُکھڑیں　　مَیں دِل مُنہ وَلائے

Scanned with CamScanner

حل لغات: بھاگ: بخت، نصیب، قسمت۔ سہاگ: مسرت، خوشی، عروسی کے عیش و عشرت کا زمانہ۔ سکھریں: متعلقین کے ساتھ، اہل و عیال کے ہمراہ۔ سکھڑیں: ستے۔ سکھڑیں: سکھوں نے۔ میں ول: میری طرف۔ منہ ولائے: منہ ولائے، منہ پھیرے، رخ کرے۔

ترجمہ: بخت، بھاگ اور سہاگ نے اپنے تمام لوازمات کے ساتھ میری طرف توجہ کی ہے۔

(6) راتوں رات نسوکڑ ڈکھڑے کالے روہ سدھائے

حل لغات: راتوں رات: ایک ہی رات میں۔ نسوکڑ: مفرور ہو جانے والے، بھاگنے کے عادی۔ کالے روہ: کالے پہاڑوں کی طرف، مراد بہت دور۔ سدھائے: چلے گئے۔

ترجمہ: ایک ہی رات کے اندر بھاگ جانے والے دکھ کالے پہاڑوں کی طرف بھاگ گئے (چلے گئے)۔

(7) سیندھاں مانگھاں سر چڑھ بولن والیں سو ول پائے

حل لغات: سیندھ: مانگ۔ سرچڑھ بولن: سر پر چڑھ کر بولتی ہیں۔ والیں: جمع وال، بال۔ ول پائے: پیچ کھائے۔

ترجمہ: سیندھ اور مانگ سر پر چڑھ کر بولنے لگیں اور بالوں نے بھی سینکڑوں خم بنائے ہیں۔ (محبوب کی خوشی میں ہر قسم کا سنگار کیا گیا ہے۔)

(8) گانے، ناز نواز دے گاہنے پائے پا ٹھمکائے

حل لغات: گانے: رسم عروسی کے وہ رنگ دار دھاگے (تاگے) جو ہاتھوں میں پہنائے جاتے ہیں۔ گاہنے: گہنے، زیور۔ پائے: پہنے۔ پا ٹھمکائے: پہن کر ان کو خوشنما بنایا، خودنمائی۔

نوٹ: ایک نسخہ میں یہ لفظ "کھڑکن" ہے یعنی زیور کھڑکتے ہیں۔

ترجمہ: گانے اور ناز و نزاکت کے گہنے زیب تن کر کے رونق و خوبصورتی کو دوبالا کیا ہے۔ (خودنمائی کرنے لگے۔)

(9) ہجر فراق نساہا رتھی ہک چائے سہنس لڑھائے

حل لغات: نساہا: ساہ بمعنی دم، سانس، نساہا، بے دم، درماندہ، تھکا ہوا۔ ہک چائے سہنس لڑھائے: محاورہ ہے، ایک اٹھاتا ہے اور سو گراتا ہے، صدمہ رسیدہ اور درد زدہ کے متعلق کہتے ہیں کہ ایک اٹھاتا ہے اور سو سو آنسو گراتا ہے یعنی ایک ایک بات میں زار و قطار روتا ہے۔

ترجمہ: فراق اور ہجر بے دم ہو کر زار و قطار روئے۔ ایک بات کرو تو رو کر سینکڑے آنسو بہا دیتا ہے۔

(10) پا کجلا، لا سرخی رلڑی ڈیکھے تے مسکائے

حل لغات: کجلا: کاجل۔ مسکائے: مسکرائے، ہنسے، تبسم کرے، مسکراتی ہے۔

ترجمہ: دل کاجل لگا کر اور سرخی ہونٹوں پر مل مل کر خوش خوش ہو جاتا ہے۔ (اپنے پرانے ساتھی ہجر و فراق کو اس حالت میں دیکھ کر مسکراتی ہے۔)

Scanned with CamScanner

(11) مُدّتاں پِچھے شام سلونڑے جھوک نوں آن وسائے

حل لغات: شام سلونے: ملیح محبوب' نمکین اداؤں والا معشوق۔ آن: آکر۔ وسائے: آباد کرے۔

ترجمہ: بہت مدت کے بعد محبوب ملیح نے میری قیام گاہ کو آکر آباد کیا ہے۔ (آباد کرے۔)

(1) سہائے

(12) سَو سَو حمد تے لکھ شکرانے مولے ماڑ وسائے

حل لغات: حمد: شکر' نعمت ہائے الٰہی۔ ماڑ: مارواڑ کا ملک' ریگستان' پیاسی ریت والی زمین' مزاد غمکدہ عاشق۔ وسائے: شاداب کرے۔

ترجمہ: خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے ماڑ کے ملک کو آباد کیا۔ (سو سو حمد اور لاکھ لاکھ شکرانے ادا کروں۔ اگر مولا کریم ماڑ کے علاقے کو برساتوں سے شاداب کرے۔)

(13) سانوَل سوہنڑاں ساوَن بدرہ ساڈے آن ملہائے

حل لغات: ساون' بدرہ: برسات کے مہینوں کے ہندی نام۔ ملہائے: اپنی موجودگی سے مشرف اور مسرور کرے' اکٹھے بسر کرے۔

ترجمہ: محبوب ملیح نے ساون اور بدرہ کے دونوں مہینوں میں قیام فرما کر ہمیں سرفراز کیا۔ (میرے پاس آکر بسر کرے۔)

(1) سانگ

(14) ڈیون ودھایاں ' سینگیاں سیّاں رَل وَسدے ہمسائے

حل لغات: ودھایاں: جمع ودھائی کی مبارک باد۔ رل وسدے: مل کر آباد ہونے والے' ساتھ رہنے والے۔

ترجمہ: ہم عمر سہیلیاں اور ہمجولیاں اور اکٹھے مل کر بسنے والے ہمسائے مبارک باد دے رہے ہیں (دیں)۔

(15) گُجھڑے راز فقر دے سارے فخر الدّین سُجھائے

حل لغات: گجھڑے: مخفی' چھپے ہوئے' پوشیدہ۔ سجھائے: سمجھائے' بتلائے' واضح کر دے۔

ترجمہ: فقر و درویشی کے تمام مخفی اسرار (پیر و مرشد حضرت) فخر الدین علیہ الرحمتہ نے مجھے سمجھا دیئے ہیں۔

(16) حال مقام دی رتق فتق ۔ سَب شرحیں کر فرمائے

حل لغات: حال: کیفیت فقر۔ مقام: مدارج فقر۔ رتق: باندھنا۔ فتق: کھولنا' شرح۔ آیت شریف اَوَلَم یرالَّذِینَ کَفَروا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَارَتقًا فَفَتَقنَا هُمَاO وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ کُلَّ شَی حَیِّ اَفَلَا یُؤمِنُونَO (پارہ 17 رکوع 3)۔ رتق فتق: باندھنا' کھولنا' بست کشاد' شرح و بسط۔

ترجمہ: مقام حال کی بست و کشاد کو بھی تشریح کر کے بیان کر دیا ہے اور سمجھا دیا ہے۔

(17) یاریاں باشیاں رلڑے واریاں وَس وَسیب رِوہائے

Scanned with CamScanner

حل لغات: یاریاں: جمع یاری کی دوستی' اتحاد' یگانگت۔ باشیاں: جمع باشی کی یاری کا تابع مہمل۔ یاریاں باشیاں: دوستوں کی صحبتیں۔ رلڑے واریاں: ہم نشینی' سنگت' باہمی میل ملاپ' مجلس آرائیاں۔ وس وسیب: حق ہمسائیگی اکٹھے رہنے کی صورتیں' ہمسایوں کے تعلقات۔ وہائے: گزر گئے۔

ترجمہ: حضرت کی صحبت سے مقام فقر حاصل ہوا اور اس مقام کے حاصل ہونے پر تمام یاریاں باشیاں اور صحبتیں اور ہم نشینی اور ہمسائیگی کی تمام دلچسپیاں ختم ہو گئی ہیں۔ (لطف جاتے رہے۔)

(18) پُوم فریؔد برہوں دے پَندھڑے بَئے دَھندڑے مُکلائے

حل لغات: پندھڑے پوون: محاورہ ہے۔ سنگت کرنا' ہمسفر ہونا' کسی کے بس میں آجانا۔ دھندڑے: دھندے۔ مکلائے: رخصت ہو گئے۔

ترجمہ: اے فریؔد جب سے مسافتیں ہمارے حصے میں آئی ہیں۔ اس وقت سے باقی تمام کاروبار اور دھندے' رخصت ہو گئے ہیں۔ (چھٹ گئے ہیں۔)

☆ — ☆ — ☆

کافی 220

(1) روندیں عمر گزار ڈتوسے یار پنل دی کل ناں پیوسے

حل لغات: روندیں: روتے روتے۔ ڈتوسے: ہم نے دی۔ کل: خبر' اطلاع۔

ترجمہ: ہم نے رو رو کر عمر گزار دی مگر محبوب پنل کی اب تک ہمیں کوئی خبر نہیں ملی۔

(1) سکدیں

(2) لائی دِلڑی رِچوٹ اندر دی وِسری سیج رنگیلی گھر دی
رُلدی ریت تتی تھَل بَر دی اوڑک موت نصیب تھیوسے

حل لغات: چوٹ: ضرب' صدمہ۔ اندر دی: سینے کے اندر' پوشیدہ۔ وسری: بسر گئی' بھول گئی۔ رلدی: بے خانماں ہوں' آوارہ۔ اوڑک: انجام' آخر۔ بر: ویرانوں کی۔

ترجمہ: دل نے (مبتلا ہو کر) اندر ہی اندر ایسی چوٹ لگائی کہ گھر کی (عروسی کی) رنگیلی سیج تک سب کچھ بھلا دی اور گرم ریگزار پر تھل' بر میں صحرانوردی کرتے ہوئے آخر موت نصیب ہوئی۔

(3) پیچ پیاول کیچ شہر دا مشکل پَینڈا روہ ڈونگر دا
آیا پُہرہ سخت پہر دا رُلدے پھر دے مُر بھُر گیوسے

حل لغات: پیچ پیا: چکر پڑ گیا' الجھن پڑ گئی۔ پینڈا: سفر' فاصلہ۔ پہرہ: وقت' پہر' زمانہ۔ سخت پہر: مصیبت بڑھاپے کی

مشکلات۔ مربھر: مر کے ساتھ بھر بطور تابع مہمل کے بھی کیا جاسکتا ہے مگر بھر کے لغوی معنی ریزہ ریزہ ہونے کے بھی ہیں' مر مٹ گئے۔

ترجمہ: کیچ کے شہر کی پھر الجھن پڑ گئی۔ پہاڑی اور دشوار گزار پہاڑی راستوں کا سفر بہت مشکل ہے۔ مصیبت کے زمانے کا لمحہ آگیا ہے۔ ہم آوارہ و سرگرداں پھرتے پھراتے آخر مر کر ریزہ ریزہ ہو گئے۔

(1) رلدیں پھردیں

(4) رُل رِل ڈُکھڑے آئے پکھڑے اُجڑیاں خوشیاں نبھ گئے سُکھڑے
گانے گہنے سہرے سُکڑے سُنجڑے غم دے سانگ رلیوسے

حل لغات: پکھڑے: پوکھا' حصہ' قسمت۔ سکھڑے: سکھ' آرام' قرار۔ سکڑے: خشک ہو گئے۔ سنجڑے: سونے' اجڑے ہوئے' قلاش۔ سانگ: ساتھ۔

ترجمہ: درد اور دکھ جمع ہو کر میری قسمت میں آگئے ہیں' خوشیاں برباد ہو گئیں اور سکھ کے زمانے گزر گئے۔ گانے' زیور اور سہرے سوکھ گئے اور خراب ہو گئے۔ برباد شدہ اور سونے غم کے ساتھ مل کر ہم کو خانماں برباد رہنا پڑا۔

(5) اوکھیاں گھاٹیاں ڈونگر کالے تتڑے[1] ٹبڑیں پیر پچالے
ڈکھ کھا کھا سُنج واہ وچالے تھی بے واہ ڈوہاگ چھکیوسے[2]

حل لغات: اوکھیاں: مشکل' دشوار گزار۔ تتڑے ٹبڑیں: گرم اور جھلسے ہوئے ٹیلوں نے۔ پچالے: جلا ڈالے۔ سنج واہ: ویران' برباد شدہ مقام۔ بے واہ: بے نوا۔ ڈوہاگ: رنڈیپا' ماتم' صدمہ۔ چھکیوسے: ہم نے آراستہ کیا' خوشی سے گزارا۔

ترجمہ: ہم نے دشوار گزار راستوں اور سیاہ ڈراؤنے پہاڑوں سے گزر کیا' جہاں گرم گرم ریت کے ٹیلوں نے ہمارے پاؤں جلا دیئے۔ ایسے ویران و سنسان مقامات میں دکھ اٹھا اٹھا کر اور بے کس و بے نوا بن کر غم کو ہم نے خوب نبھایا ہے۔ (ہم نے بدبختی کا مزہ پایا' ہم نے چکھا۔)

(1) تتے تیڑیں (2) چکھیوسے

(6) رکھساں دم دم نال سنبھالے سہساں روگ کروپ کشالے
بھالے یار فرید نہ بھالے جیں زورے جند جان لٹیوسے

حل لغات: سنبھالے رکھساں: خبر گیری کرنا' دیکھ بھال کرنا۔ دم دم نال: ایک ایک سانس کے ساتھ۔ سہساں: برداشت سہوں گی۔ کروپ: خراب' بداسلوب' ناموزوں۔ کشالے: تکلیف' مصائب۔ بھالے: آنکھ کھولنے کو بھالنا کہتے ہیں' مراد توجہ کرے' التفات کرے۔ زورے: زبردستی۔ لٹیوسے: لوٹی' غصب کی' چھین لی۔

ترجمہ: محبت کو دم کے ساتھ محفوظ اور سنبھالے رکھوں گی جس قدر درد اندوہ اور مصائب اس راہ میں آئیں گی' ان کو برداشت کروں گی۔ اے فرید محبوب جس نے زبردستی میری جان و جگر کو لوٹ لیا ہے' وہ میری طرف توجہ کرے یا نہ کرے

Scanned with CamScanner

اس کی مرضی۔

☆ ــــ ☆ ــــ ☆

کافی 221

(1) روندیں عُمر رنبھائی یار دی خبر نہ کائی

حل لغات: روندیں: رونے دھونے میں (روتے ہوئے)۔ نبھائی: گزاری۔ کائی: کوئی۔

ترجمہ: میں نے روتے روتے عمر بسر کر دی' مگر اب تک یار کی کوئی خبر نہیں ملی۔ (لیکن یار کی کوئی خبر نہ مل سکی۔)

(2) بھاگ' سُہاگ سِنگار وَنجایُم دِلوں وساریا ماہی

حل لغات: ونجایم: میں نے برباد کر دیا' گنوا دیا' کھو بیٹھی۔ دلوں: دل سے۔ وساریا: بھلایا۔

ترجمہ: میں نے تو بخت' تخت' ہار سنگار سب کھو دیا مگر اس محبوب نے تو دل سے بھلا دیا ہے۔

(3) دُور گیا وَل آیا ناہیں مَرساں کھا کر پھائی

حل لغات: ول: پھر' واپس' لوٹ کر۔ مرساں: مرجاؤں گی۔ پھائی: پھانسی' وہ رسہ جو گلے میں ڈال کر خودکشی کی جاتی ہے یا پھانسی پر لگایا جاتا ہے۔

ترجمہ: محبوب دور چلا گیا ہے' پھر واپس نہیں آیا[1]۔ میں (اس کی جدائی میں) زمی گلے میں ڈال کر مرجاؤں گی۔

(4) عِشق نہیں ہے نار غضب دی چِڑنگ چوانتی لائی

حل لغات: نار: آگ' آتش۔ چڑنگ: چنگاری' شرر۔ چوانتی: وہ لکڑی جو جل رہی ہو' جلتی ہوئی لکڑی۔

ترجمہ: یہ عشق نہیں بلکہ یہ تو غضب کی آگ ہے جس نے (میرے دل میں) چنگاری اور سلگتی ہوئی لکڑی لگا دی ہے۔

(1) "کوئی"

(5) جوبن سارا رُوپ گنوایُم دَردیں مار مُسائی

حل لغات: جوبن: جوش جوانی۔ روپ: صورت' شکل' چہرہ' خوبصورتی۔ گنوایم: میں نے گنوا دیا۔ مسائی: فریب خوردہ' فلک زدہ' خوار' بہت زیادہ افسردہ کیا۔

ترجمہ: جوبن برباد اور ساری شکل و صورت گنوا بیٹھی ہوں۔ دکھ درد نے تو میرا کچومر نکال دیا ہے۔ (دردوں کی افسردہ اور ماری ہوئی نے اپنا سارا جوبن اور روپ ضائع کر دیا ہے۔)

(6) فخر الدّین مٹھل دے عشقوں[1] دَم دَم پیڑ سوائی

حل لغات: مٹھل: پیارا' شیریں ادا' میٹھا۔ پیڑ: درد' تکلیف۔ سوائی: زیادہ' افزوں' بڑھتی جاتی۔

ترجمہ: حضرت پیر و مرشد محبوب خواجہ فخرالدین علیہ الرحمتہ کی محبت اور فراق میں لمحہ لمحہ درد بڑھتا جاتا ہے۔ (پیارے فخر

Scanned with CamScanner

الدین کے عشق سے لحظہ لحظہ درد بڑھ رہا ہے۔)

(1) "شوقوں"

(7) یار فریدؔ نہ پایم پھیرا گل گیوم مُفت اجائی

حل لغات: نہ پایم پھیرا: پھیرا نہ پایا' پھر نہ آیا' اس نے ادھر کا پھیرا نہ کیا۔ گل گیوم: میں گل گئی' کھو گئی۔ اجائی: مفت میں۔

ترجمہ: اے فرید محبوب نے پھر پھیرا نہ کیا اور میری طرف نہ آیا' میں اس کے ہجر و انتظار میں مفت اور رائیگاں فنا ہو گئی۔

(یار فرید نے اِدھر کا پھیرا ہی نہ کیا۔ میں مفت میں بیکار تباہ ہو گئی۔)

☆ — ☆ — ☆

کافی 222

(1) روہی وُٹھڑی ٹوبھا تار وے آ مِل تو سینگا یار وے

حل لغات: وٹھڑی: برس گئی' بارش کے برسنے سے روہی آباد ہو گئی۔ تار: لبریز' بھرا ہوا۔ سینگا یار: ہم عمر دوست۔ وے: حرف ندائیہ۔

ترجمہ: اے ہم عمر محبوب اب تو باران رحمت الٰہی سے روہی سرسبز ہو گئی ہے اور تالاب (ٹوبھا) میں پانی بھرا ہوا ہے۔ اب تو آ اور مل' اس سے زیادہ خوبصورت اور سہانا کون سا وقت آئے گا؟

(2) تھئے تھلڑے باغ بہار وے چَو دھار گُل گلزار وے

حل لغات: تھلڑے: تھل کی تصغیر' ریگستان کے کف دست میدان۔ چودھار: چاروں طرف۔

ترجمہ: تھل بھی باغ و بہار کی صورت دکھائی دے رہے ہیں اور ریگستان میں چاروں طرف گل و گلزار کا سامان ہے۔

(ریگزار باغ و بہار ہو گئے ہیں' چاروں طرف پھول اور چمن زار ہیں۔)

(3) کِتھے چِنکیں دے چھِنکار وے کِتھے مُنیاں دے گھُبکار وے

حل لغات: چنکیں: وہ چھوٹی چھوٹی گھنٹیاں جو مویشیوں کے گلے میں ڈال دیتے ہیں (چھوٹے جرس)۔ چھنکار: وہ آواز جو ان گھنگرو یا گھنٹیوں سے نکلتی ہے۔ منیاں: جمع مٹی کی' وہ گلی طرف جس میں چھاچھ بلوئی جاتی ہے۔ گھبکار: وہ آواز جو چھاچھ بلونے کے وقت پیدا ہوتی ہے۔

ترجمہ: کہیں جانوروں کے گلوں سے گھنٹیوں کی آوازیں ہیں اور کہیں چھاچھ بلونے کی کیف آفرین آواز ہے۔ ہر طرف خوشی اور شادمانی کا دور دورہ ہے۔

(4) ڈینہ رات مینگھ ملہار وے پکھیاں دے چوہنکار وے

حل لغات: پکھیاندے: پرندوں کے۔ چوہنکار: چہچہے، نغمے، آواز، ایک نسخہ میں یہ مصرع یوں لکھا ہے: "وچ پینگھاں دے چھکار وے"۔

ترجمہ: دن رات بادل اور برکھا کی بہار ہے اور فضائیں ابر آلود ہیں اور اس کے ساتھ پرندوں کی چہچہاہٹ ہے۔ (پرندوں کے چہچہے ہیں۔)

(5) کتھے گاج دے دُھدکار وے   کِتھے رکھمن دے لسکار وے

حل لغات: گاج: گرج، رعد، گھن گرج۔ دھدکار: کڑک، وہ آواز جو بادلوں کے ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے، گرج۔ کھمن دے: بجلی کے۔ لسکار: لسک، چمک۔

ترجمہ: کہیں بادلوں کی گھن گرج اور کڑک ہے اور کہیں بجلیوں کی چمک ہے۔ (ہر طرف بارش کا دلکش اور دلفریب منظر ہے۔)

(6) سِجے ٹھہندے ہار سنگار وے   سُرخی تے کجلا دھار وے

حل لغات: ٹھہندے: اچھے نظر آتے ہیں، عمدہ سجتے ہیں۔ کجلا دھار: کاجل کی دھار۔

ترجمہ: ہار سنگار نہایت خوشنما معلوم ہوتے ہیں اور اس طرح سرخی کاجل کی دھاریں بھی دلربا ہیں۔

(7) آئے سُکھ سُہاگ دے وار وے   گئے دُکھ وی آر دے پار وے

حل لغات: وار: دن، وقت، زمانہ۔ آرپار: دریا کے دونوں کنارے، نزدیک کا آر کہلاتا ہے اور دور کا پار کہلاتا ہے۔

نوٹ: ایک نسخہ میں "دکھ آئے آر تے پار وے" یعنی دکھ کے آرپار دونوں چلے گئے۔

ترجمہ: سکھ سہاگ کے دن آگئے ہیں اور اس کنارے کے دکھ دور اس کنارے کو چلے گئے ہیں۔

(8) سینگیاں وَسن گھر بار وے   لاگل سومہن دلدار وے

حل لغات: وسن: بستی ہیں، آباد ہیں۔ سومہن: سوتی ہیں، آرام کرتی ہیں، نیند کرتی ہیں۔

ترجمہ: میری ہم عمر سہیلیاں اپنے گھروں میں خوش خوش زندگی بسر کر رہی ہیں اور اپنے اپنے دلدار محبوبوں کو گلے لگا کر سوتی ہیں۔

---

(1) "سمن"

(9) ریک مَیں رُلّی اَوّاسار وے   دُکھ سُول نال وِپار وے

حل لغات: رلی: رل گئی، دربدر، آوارہ۔ اواسار: بیزار، بے ٹھکانے، بے راہ رو، بے خانماں۔ سول: درد۔ نال: ساتھ۔ وپار: بیوپار، معاملہ، خرید و فروخت، کاروبار۔

ترجمہ: ایک میں ہی آشفتہ حال آوارہ پھر رہی ہو۔ دکھ درد کے ساتھ تو گویا ہمارا بیوپار چلا آتا ہے۔

(10) توں ربّن فرید خوار وے   رت ہنجڑوں رووَن کار وے

دل جلد موڑ مہار وے ناں تاں مر ویساں وارو وار وے

حل لغات: ہنجڑوں: ہنجوں' آنسو۔ ول: پھریا واپس آ۔ موڑ مہار: عنان اس طرف پھیر' باگ پھیر۔ وارو وار: ہفتہ کے کسی دن ہفتہ کے اندر۔

ترجمہ: اے محبوب تیرے فراق میں فرید بہت ذلیل و خوار ہے اور خون کے آنسو رونا اس کا کام ہے تو جلدی اس کی طرف عنان توجہ پھیر' ورنہ دیکھ ہفتہ کے اندر اندر اسے مردہ پاؤ گے۔ (نہیں تو ایک نہ ایک دن مرجائے گا۔)

☆ — ☆ — ☆

کافی 223

(1) ساڈی دِل پھیر ڈے رجیویں کھس نیتی کیوں چا قابُو کیتی

حل لغات: پھیرڈے: واپس کردے' لوٹادے۔ کھس نیتی: چھین کرلے گیا ہے۔ قابو کیتی: تونے قبضے میں کرلی ہے۔

ترجمہ: ہمارا دل واپس کردے' تم اسے چھین کرلے گئے ہو۔ پھر کیوں اسے اپنے قبضے میں رکھے ہوئے ہو۔

(2) ڈوہ وَرائیں وَینڑ اَلیندیں ڈیکھن سیتی تریڑھی بیندیں
ڈے دَڑ کے رت پیتی

حل لغات: ڈوہ: الزام' تہمت' قصور۔ ورائیں: ورا' بغیر۔ وین الیندیں: غم انگیز گالیاں دیتے ہو۔ سیتی: ساتھ ہی۔ تریڑھی پیندیں: تیوری چڑھاتا ہے' ماتھے پر شکن ڈال لیتا ہے۔ دڑکے: دھمکی' ڈراوا۔ رت پیتی: لہو پی لیا ہے' خون خشک کردیا ہے۔

ترجمہ: بغیر کسی قصور کے سخت کلامی کرتے ہو اور مجھے دیکھتے ہی تیوڑی چڑھا لیتے ہو اور دھمکیاں دے دے کر میرا لہو خشک کردیا ہے۔

(3) وَیر نہ لہنڑاں ہاوی ماہی کھس کر زورے دل بیواہی
سانگ ڈُکھاندے سیتی

حل لغات: ویر: دشمنی' انتقام۔ ویرلہنا: انتقام لینا' بدلہ لینا' غصہ نکالنا۔ لہناں ہاوی: تونے لینا تھا' قرضہ لینا تھا۔ زورے: زبردستی' جبراً۔ بے واہی: بیکس' بے بس' بے نوا۔ سانگ: ہمراہ' ساتھ۔ سیتی: تونے سی دی ہے' سلائی کردی ہے۔

ترجمہ: اے محبوب تونے جو زبردستی بے بس دل کو چھین کر دکھ درد کے ساتھ اس کو ٹانک دیا ہے' سی دیا ہے۔ یہ کون سا ویر تم نے مجھ سے لینا تھا جو لیا ہے۔ (مجھ سے کوئی انتقام تو نہیں لینا تھا۔)

(4) توُنڑے لگڑی ہُو ہُو پھکڑی دِلڑی تنکڑی دَردیں پکڑی
توڑ پچُا جو رِیتی

حل لغات: تونے: باوجودیکہ ' اگرچہ۔ لگڑی: لگی ہے۔ ہوہو پھکڑی: نضیحت ' رسوائی ' بدنامی۔ تکڑی: مضبوط ' قوی۔ پکڑی: پختہ ' مستحکم۔ توڑپچا: انجام تک پہنچا ' انتہا تک ' نبھا۔ نیتی: تونے نیت کی ہے ' عزم کیا ہے۔

ترجمہ: میرے پیچھے رسوائی اور بدنامی لگی ہوئی ہے۔ پھر بھی میرا گرفتار درد و الم دل بہت مضبوط ہے۔ (اس لئے اے محبوب) اب جو بھی تم نے نیت کی ہے ' اسے آخر تک لے جاؤ۔

(5) ناہیں مُڑن مناسب تھک تھک جے سر ڈیسیں ہے پک بیشک

برہوں دی بازی جیتی

حل لغات: مڑن: مڑنا ' واپس لوٹنا ' پیچھے ہٹنا ' باز آنا۔ سر ڈیسیں: سر دو گے ' سر قربان کرو گے۔ پک: پختہ بات ' سچی بات۔ جیتی: تونے جیت لی۔

ترجمہ: اب تو محبت کا ترک کرنا اور اس سے تھک کر باز آجانا ' ٹھیک نہیں۔ یہ یقین ہے کہ اگر اس راہ میں سر دو گے تو محبت کی بازی جیت لو گے۔

(6) آیا وقت فرید مِلَنڑ دا بھُورل جانی یار سجَنڑ دا

رَین غماں دی بیتی

حل لغات: ملن دا: ملنے کا ' وصال کا ' ملاقات۔ بھورل: بھورے رنگ کا۔ جانی ' یار اور سجن: سب کے معنی محبوب کے ہیں۔ رین: رات۔ بیتی: بیت گئی ہے ' گزر گئی ہے۔

ترجمہ: اے فرید اب غم کی تاریک اور بھیانک رات گزر گئی ہے اور اب بھورل محبوب کے وصال کا وقت آگیا ہے ' تم کو مبارک ہو۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 224

یہ کافی برج بھاشا زبان میں تحریر کی گئی ہے۔

(1) ساوَن بُوندڑیاں جھُر لاوے

حل لغات: بوندڑیاں: بوندیں۔ جھرلاوے: جاری کرے ' بارش زیادہ کرے ' برسائے۔

ترجمہ: ساون چھوٹی چھوٹی بوندیں برسا رہا ہے۔

(2) کُوک کُوک پاپی ڑے پپیہا پھُوک پھُوک تَن آگ جگاوے

حل لغات: کوک کوک: پپیہا کی آواز کی نقل ہے ' فریاد کر کر کے۔ پاپی: گنہ گار ' ظالم۔ اگ جگاوے: آگ پھونک رہا ہے ' آتش کو ہوا دے رہا ہے۔ پھوک پھوک: پھونکیں مار مار کر۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: ظالم پپیہا فریادیں کر کر کے بدن میں آگ لگا رہا ہے اور پھونک پھونک کر اسے بھڑکا (ہوا دے) رہا ہے۔

(3) کوئل، کونج مہروا بولے دل دکھیاری نوں دکھ تاوے

حل لغات: مہروا: مور، پورب کی دیہاتی عورتیں مور کو مہروا کہتی ہیں۔ دکھیاری: دکھی، دردمند۔ تاوے: تپائے، جلائے۔

ترجمہ: کوئل، کونج اور مور بول بول کر دردمند دل کو زیادہ دکھ دے رہے ہیں اور آگ لگا رہے ہیں۔

(1) "آگ لاوے"

(4) نین چین سے جھگرت جھگرت تڑبھت تڑبھت رین بہاوے

حل لغات: نین: آنکھ۔ چین: آرام، قرار۔ جھگرت: برسرپیکار ہیں۔ تڑبھت تڑبھت: تڑپ تڑپ کر۔ رین: رات۔ بہاوے: دہاوے، بسر ہو، گزرتی ہے، گزرے۔

ترجمہ: آنکھیں سکھ چین سے جھگڑ رہی ہیں اور رات تڑپتے تڑپتے گزرتی ہے۔

(5) چھتیاں دھڑکت جیاڑا لرجت تج بن کاری گھٹن ڈراوے

حل لغات: چھتیاں دھڑکت: چھاتی دھڑک رہی ہے، سینہ دھڑک رہا ہے۔ جیاڑا: جیڑا، ننھا سا دل، چھوٹا سا دل۔ لرجت: لرزتا ہے۔ تج بن: تیرے بغیر۔ کاری گھٹن: کالی گھٹا، سیاہ بادل۔

ترجمہ: سینہ دھڑکتا ہے اور دل کانپتا ہے، اے محبوب تیرے بغیر مجھے یہ کالی گھٹا بھی ڈراؤنی معلوم ہوتی ہے۔ (ڈراتی ہے۔)

(6) روم جھوم رت برکھا سوہے انگ ڈھنگ رس راند رچاوے

حل لغات: روم جھوم: جھومتے جھومتے، بادلوں میں۔ رت: موسم، سماں۔ برکھا رت: برسات کا موسم۔ سوہے: سہاتا ہے، دل پسند اور سہانا ہے، اپنا حسن دکھائے۔

ترجمہ: جھومتے ہوئے بادلوں نے موسم برسات کو کس قدر سہانا اور خوشگوار بنا دیا ہے۔ برسات کا موسم جھوم جھوم کر حسن نمائی کر رہا ہے اور مختلف ناز و ادا سے میٹھے میٹھے دلچسپ کھیل رچا رہا ہے۔

(7) بیت گئے دن رین دکھانڈے کھوری پیا کو سیج سہاوے

حل لغات: بیت گئے: گزر گئے۔ کھوری پیا کو: پیا کو جا کر کہو۔ دکھاں دے: دکھ دینے والے۔ ری: اری (سکھی)۔ سہاوے: زینت بخشے۔

ترجمہ: غم و الم کے دن رات زمانہ گزر گئے، پیا کو جا کر کہو کہ اب تو سیج کو سہاوے اور لطف اٹھاوے۔

(8) پیتم پیت فرید نہ پالی انگ انگ برہن مرجھاوے

حل لغات: پیتم: محبوب۔ پیت نہ پالی: وفا نہ کی۔ انگ انگ: جسم کا عضو عضو۔ برہن مہجور: ہجراں زدہ۔ بعض تحریر کرتے ہیں کہ لفظ "برہن" نہیں "برھتن" ہے۔ یہ لفظ کالی داس نے بھی کئی جگہ استعمال کیا ہے اس کے معنی فراق کا مارا ہوا ہے۔ ہجر، فراق۔ مرجھاوے: پژمردہ کر دے۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: اے فرید افسوس ہے کہ محبوب نے محبت کو نہ نبھایا اور پیت نہ پالی' میرا ہر ایک عضو مارے درد فراق کے مرجھا گیا ہے۔

(1) "مڑ جاوے"

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 225

اس کافی میں روحانیات اور معارف کی اصطلاحات اور مدارج عالیہ کے اسرار بھرے ہوئے ہیں۔

(1) سب سِرّ اسرار قدم دا ہے ۔ راتھ دخل نہ محض عدم دا ہے

حل لغات: سِر: بھید' راز۔ اسرار: راز (جمع)۔ قدم: ذات قدیم باری تعالیٰ۔ عدم: ناموجود' مراد فانی اشیاء۔ معقولات کی دو اصطلاحیں اس شعر میں ارشاد کی گئی ہیں: "قدم" اور "عدم" **القدم لا یحدث** قدیم پر حادث کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ **العدم لا وجود له** عدم وہ ہے جس پر موجود ہونے کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

ترجمہ: کائنات عالم کا یہ تمام راز صرف ذات باری تعالیٰ کی صفات قدیمہ کا ہے۔ یہاں عدم کا کوئی دخل نہیں ہے۔ انسان فانی یا دیگر اراضی اشیاء کا وجود محض ظاہری ہے۔ (ہم کسی چیز کو معدوم نہیں کہہ سکتے' موجودات کا معدوم ہی صرف امتیازی ہے۔) یہ فلسفہ کی عمیق بحث ہے' زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ (تکوین کائنات کے) سب رموز و اسرار میں ذات باری تعالیٰ کی صفت قدیمی کارفرما ہے۔ یہاں ناموجود (نیستی) کا قطعاً کوئی دخل نہیں۔

(1) اتھ محض نہ دخل

(2) وِلڑی سُگھڑ سُنجاݨ سیاݨی ۔ آکھے ہر دم سمجھ بلیاݨی
مظہر ذات صمد دا جاݨی ۔ توݨے روپ صنم دا ہے

حل لغات: سُگھڑ: صفائی پسند' ستھرا رہنے والی۔ سنجاݨ: پہچان' غور کر' بیدار مغز' سمجھ دار' عقلمند' ہوشیار۔ بلیاݨی: بلی کی مؤنث' ساتھی' آشنا' سہیلی' رفیقہ۔ مظہر: ظاہر کرنے والا۔ مظہر: جلوہ نما۔ صنم: بت۔ صمد: بے احتیاج' قائم بالذات۔ توݨے: خواہ۔

ترجمہ: مجھے سیانی دلڑی ہمیشہ یہی سمجھایا اور کہا کرتی ہے کہ سمجھ اور پہچان لے کہ اگر کوئی بت کے روپ میں بھی تم کو نظر آئے تو تم اس کے صانع کا خیال ہرگز ترک نہ کرو اور یہی سمجھو کہ اس میں جو بنانے والے کا شاہکار ہے' ذات بے نیاز ربانی کی قدرت کا جلوہ ہے۔ میرا (سرائیکی میں میری) بیدار' سلیقہ مند اور عقلمند دل ہر دم مجھے کہتا ہے کہ اے ہمدم چاہے وہ صنم کا روپ ہی کیوں نہ ہو اسے ذات صمد کا روپ جاننا۔

(1) توڑیں

(3) جو ہے نفس مقدّس طاہر ۔ علوی سفلی دا ہے ماہر

کُل دا مظہر کُل دا ظاہر والی عرب عجم دا ہے

حل لغات: نفس: روح، ذات۔ نفس مقدس: پاک اور قابل تقدیس ذات۔ علوی: مقامات اعلیٰ۔ سفلی: مقامات زیریں، ادنیٰ۔ والی عرب عجم: ذات بابرکات نبوی ﷺ۔

ترجمہ: جو روح (ذات) مقدس اور پاکیزہ ہے۔ علوی اور سفلی کا ماہر ہے۔ "کل" کو ظاہر کرنے والا ہے اور کل کا ظاہر ہے۔ وہی عرب و عجم کا والی ہے۔

(4) جس نُوں ذوق خیال مُہیّا اُس نول قال تے حال مُہیّا
گلشن جشن جمال مُہیّا وارث باغ اِرَم دا ہے

حل لغات: نوں: کون، کو، حرف اضافت۔ ذوق خیال: ذوق تخیل، دلی خیالات کی لذت، روحانیات کے سلسلہ میں تصور اور یکسوئی سے جو قلبی حظ پیدا ہونا، تصور اور یکسوئی کے کیف سرور۔ مہیا: بہم پہنچے ہوئے، حاصل۔ قال اور حال: دو صورتیں ہیں، جو سالک کو قول اور ارشاد مرشد سے اور حالؔ یعنی توجہ باطنی مرشد سے حاصل ہوتے ہیں۔ جشن: عید، جلسہ، تہوار، تقریب۔ باغ ارم: ایک بہشت کا نام۔

ترجمہ: جس کو بھی ذوق خیال حاصل ہو گیا، اس کو حال اور قال میں دسترس حاصل ہو گئی۔ اسے جشن جمال کا بھی گلشن مل گیا اور وہی باغ ارع کا وارث بن گیا۔

(5) بیولا یعنی تے نادانی دِل دلدار تے دل دلجانی
دِل اخلاص تے سبع مثانی مبداء دَم قدم دا ہے

حل لغات: بیو: اور۔ لایعنی: فضول، بیکار، بے مقصد، بیہودہ، ناقابل التفات۔ اخلاص: خلوص، سچی محبت اور قرآن مجید کی ایک صورت قل ھو اللہ احد کا نام بھی ہے، اختتام، منتہا۔ سبع مثانی: سبع: سات، مثانی: دوبارہ۔ سورہ فاتحہ بعض دفعہ تمام قرآن شریف کو بھی مثانی کہتے ہیں۔ قرآن مجید کی وہ سات آیات جو فاتحہ کے نام سے مشہور ہیں اور جو ابتداء کلام اللہ میں الحمد للہ رب العالمین سے شروع ہوتی ہیں۔ مبدا: آغاز، ابتدا، بنیاد۔ قدم: قدیم، ہمیشگی، پرانا پن، خدا تعالیٰ کی ایک صفت۔ دم قدم: کائنات، وجود (سانس اور حرکت، زندگی)۔

ترجمہ: دل میں دلدار اور محبوب جانی ہے، دل ہی کلام مجید کی سورۂ اخلاص ہے۔ سورہ اخلاص کے متعلق روایت ہے کہ وہ قرآن مجید کا دل ہے اور دل ہی سورۂ فاتحہ ہے یعنی دل ہی مبدا خلق اور منتہائے عالم ہے۔ یہی باعث اظہار شان خداوندی ہے۔ سوائے دل کے اور سب لایعنی اور نادانی ہے۔ (باقی سب فضول اور بیکار باتیں ہیں۔) یہی تمام زندگی اور کائنات کی تخلیق کا ماخذ و منبع ہے۔

(6) ڈیکھو شوکت شان پُسارہ محور گردش سبع سیارہ
مرکز دَور محیط دا سارہ نقطہ دِل آدم دا ہے

حل لغات: پسارہ: پھیلاؤ' ٹھاٹھ کے ہیں' وسعت۔ محور: وہ نقطہ مرکزی ہے' جس کے گرد ساتوں ستارے گردش کرتے ہیں۔ یہ علم نجوم کا ایک اصولی نکتہ ہے' دنیا کو ایک دائرہ تصور کرکے اس کا مرکز درمیانی نقطہ دل کو قرار دیا گیا ہے۔ سبع سیارہ: سات ستارے۔ دور: چکر۔

ترجمہ: (اس دل کی) شان شوکت اور اس کا پھیلاؤ دیکھو۔ یہ سات سیاروں کی گردش کا محور ہے بلکہ سارے دور محیط کا مرکز ہے۔ یہی آدمی کے دل کا نقطہ! خالق باری تعالیٰ نے **هو الذی خلقلکم ما فی الارض جمیعاO ثم الستوىٰ الی اسماء فسوهن سبع سمٰوٰت وهو بكل شئ عليمO** کے مطابق ہر چیز انسان کے لئے بنائی اور پھر انسان کا بنائے زندگی اس کا دل ہے گویا کہ تمام عالم کا مرکز اور بناء انسان کا عظیم الشان دل ہے جو کہ پیدائش انسانی میں سب سے پہلے معرض وجود میں آتا ہے اور جس کی شکل ابتدائی ایک قطرہ یا نقطہ کی سی ہوتی ہے۔ ہے تو یہ ایک چھوٹا سا نقطہ مگر اس کا پسارا' دائرہ اثر اور شان و شوکت تو دیکھو کہ سموات کے سبع سیارہ کی گردش کا محور یہی ہے اور زمین کے دور محیط کا مرکز بھی یہی ہے۔

(7) سینہ صاف صفا بے کینہ نُور حَقیقی دا آئینہ
دِلڑی خالص پاک نگینہ نقشہ بَیت حرَم دا ہے

حل لغات: صفا: شفاف' بے کدورت۔ بے کینہ: جس میں بغض عناد اور کینہ نہ ہو۔ آئینہ: شیشہ جو نور کی شعاعوں کو منعکس کرتا ہے۔ نگینہ: انگوٹھی میں جو قیمتی پتھر یا ہیرے وغیرہ کا نگین ہوتا ہے۔ حرم: کعبہ معلیٰ۔

ترجمہ: جو دل تمام دنیاوی الائشوں سے پاک ہو اسے نور حقیقی کا آئینہ کہتے ہیں۔ خالص دل (پُرخلوص دل) اعلیٰ نگینے کی مانند ہے۔ یہی دل بیت حرم (کعبتہ اللہ) کا نقشہ ہے۔

(8) خاص فریدؔ غلام فخرؒ دا باندا بردا اُس دے دَر دا
بُٹھ پیا آسرا علم و ہنَر دا تکیہ دوست دے دَم دا ہے

حل لغات: باندا: نوکر' غلام۔ بردا: زر خرید غلام۔ بٹھ پیا: بھاڑ میں ڈالا۔ تکیہ: بھروسہ۔ دم دا: ذات کا۔

ترجمہ: فرید تو (اپنے بھائی اور مرشد) فخر جہاں صاحب علیہ الرحمتہ کا خاص غلام ہے بلکہ اس کے دروازہ کا خادم و نوکر ہے۔ اس کو اپنے علم و فضل کا کوئی سہارا نہیں ہے۔ علم و ہنر کا سہارا بھاڑ میں جائے۔ اسے تو صرف اپنے دوست کے دم کا بھروسہ ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 226

(1) سب صُورت وِچ ذات سُنجانْی حق باجھوں بیو غیر نہ جانْی

حل لغات: سنجانی: تو پہچان لے۔ باجھوں: سوائے' غیر کے بغیر۔ بیو: اور۔ جانی: جاننا۔

ترجمہ: تمام صورتوں میں ذات کو پہچاننا اور حق کے بغیر اور کسی غیر حق کو نہ جاننا۔

(2) ناں کوئی آدم ناں کوئی شیطاں بَنْ گئی اے کُل کوڑ کہانی ط

حل لغات: آدم: انسانی کائنات کا پہلا شاہکار۔ شیطان: عزازیل' خدا تعالیٰ کا نافرمان آتشی مخلوق' جو کبھی فرشتوں کا بھی استاد تھا۔ کوڑ: جھوٹ۔

ترجمہ: نہ کوئی آدم ہے اور نہ کوئی شیطان ہے۔ یہ سب جھوٹ کہانی بن گئی ہے۔ آدم اور شیطان کا قصہ سجدہ ایک غلط کہانی کی طرح مشہور ہو گیا ہے ورنہ آدم علیہ السلام میں علم کا معدن ذات الٰہی تھی اور شیطان کے انکار سجدہ پر بھی عظمت الٰہی کی حفاظت کا ایک پہلو مضمر تھا۔ اس واقعہ کو کہانی کی صورت دے دی گئی ہے۔

(ابلیسی قوتیں بھی انسان کے اندر موجود ہیں اور رحمانی قوتیں بھی جو آپس میں متصادم رہتی ہیں' اس نکتے کو عام فہم بنانے کے لئے تمثیلی کہانی بنا دی گئی ہے۔)

(3) باجھ خدا دے محض خیالے دِل ناں کر غیریت ہانی ط

حل لغات: باجھ: سوائے۔ غیریت: ماسوا اللہ' خدا کے سوا کسی غیر کو۔ ہانی: آلودہ' ملوث' ساتھی۔

ترجمہ: اے طالب خدا تعالیٰ کے سوا تمام چیزیں موہوم ہیں۔ خدا کے سوا ہر چیز محض خیال ہے۔ دل کو غیریت سے آلودہ نہ کر۔

(4) مطلب وحدت ہے ہر چالوں سِک نہ رکھ بے پاسے تانی ط

حل لغات: ہر چالوں: ہر چال سے' ہر واقعہ سے دنیا کے حالات اور اس کے نتائج سے' انداز سے' طور طریقے سے۔ بے: دوسرے' دوسری طرف۔ سک: چاہت۔ پاسے: طرف۔ تانی: تک' تانے ہوئے۔

ترجمہ: ہر انداز اور طریقے سے مطلب (اور مقصد) وحدت ہے۔ دوسری طرف کو خواہشات کی کھینچا تانی نہ کر۔ دوسری طرف کوئی شوق اور انتظار نہ رکھ۔

(5) جانوَن لا دی دِل دانا نُوں اِثْنینیت مُول نہ بھانی ط

حل لغات: جانون لا دی: روز پیدائش سے' ابتداء سے۔ اثنینیت: دوئی' خلاف توحید۔ مول: محض' بالکل' ہرگز۔ نہ بھانی: نہ بھائی' پسند نہ آئی۔

ترجمہ: روز ازل سے میرے دل دانا کو اثنینیت (دوئی) ہرگز پسند نہ آئی۔

(6) سوہنْاں کوجھا صرف بہانہ ہکڑو ہَئی وَل سمجھ سُنجانی ط

حل لغات: کوجھا: بدصورت۔ ہکڑو: ایک' یکتا' اکیلا۔ ہئی: ہے۔ ول: پھر۔ سنجانی: تم پہچاننا۔

ترجمہ: خوبصورت اور بدصورت کا فرق صرف ایک بہانہ ہے' ورنہ سب میں ایک ہی نور جھلکتا ہے۔ پھر سمجھو اور پہچانو۔

(1) دل

(7) روز ازل دی یار پُنّل دی   پئی گل ساڈے پیت پُرانی

حل لغات: روز ازل: وہ دن جبکہ خالق اکبر نے تمام روحوں کو پیدا کر کے ان سے ربوبیت کا اقرار لیا تھا' مراد ابتداء جہاں۔ گل ساڈے: ہمارے گلے میں۔ پیت: عشق۔

ترجمہ: محبوب پنل کی پرانی محبت روز ازل سے ہمارے گلے کا ہار بنی ہوئی ہے اور ہم ابتدا ہی سے اس کے ہیں۔ (یار پنل کی پیت پریت روز ازل سے ہی ہمارے گلے میں پڑی ہے۔)

(8) یار فرید ملیوسے رجیندیں   سوہنی بھارلی عُمر روہانی

حل لغات: ملیوسے: ہمیں مل گیا۔ جیندیں: جیتے جی' زندگی میں' عین حیات میں۔ وہانی: گزری' بسر ہوئی۔

ترجمہ: اے فرید اچھا ہوا کہ جیتے جی ہم کو یار کا وصال نصیب ہو گیا (مل گیا) چونکہ انجام وصال دوست پر ہوا۔ اس لئے ساری عمر نہایت خوبصورت انداز میں بسر ہوئی ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 227

(1) سب صُورت وِچ وَسدا[1] ڈھولا ماہی   دلڑی اساڈی کھسدا ڈھولا ماہی

حل لغات: وسدا: بستا ہے' آباد ہے' موجود ہے۔ ڈھولا ماہی: محبوب۔ دلڑی: دل۔ کھسدا: چھینتا ہے۔

ترجمہ: سب صورتوں میں محبوب دلنواز ہی موجود ہے۔ ہمارے دل کو بے اختیار اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔

(1) ڈسدا

(2) رنگ برنگی اُس دے دیرے   آپے رانجھا ہیر تے کھیڑے

لُک چھپ بھید نہ ڈسدا ڈھولا ماہی

حل لغات: رنگ برنگی: انواع و اقسام' مختلف رنگوں اور صورتوں میں۔ دیرے: مقام جلوہ گری' قیام گاہیں۔ آپے: آپ ہے' خود ہے' اصل لفظ "آپ ہے" ہے۔ لک چھپ: چھپنا' پوشیدہ ہونا' چھپ کر۔ ڈسدا: بتاتا۔

ترجمہ: ذات پروردگار کی قدرت کے مقامات رنگ رنگ کے ہیں۔ وہ خود ہی رانجھا ہے اور خود ہی ہیر ہے اور خود ہی کھیڑوں میں جلوہ دیتا ہے اور پوشیدہ طور پر اپنا مخفی بھید کسی کو نہیں بتلاتا۔ (چھپ چھپا کر بھید نہیں بتاتا۔)

(3) آپ[1] ہے ہجر تے آپ ہے میلا   آپ[2] ہے قیس تے آپ[3] ہے لیلا

آپ آواز جرس دا ڈھولا ماہی

حل لغات: میلا: ملاقات' ملاپ' ذریعہ وصل۔ قیس: مجنوں' عرب کے قبیلہ عامر کا ایک شخص جو لیلیٰ پر عاشق تھا۔ جرس: اونٹوں کے گلے کی گھنٹی جو ان کے چلنے کے وقت بجتی رہتی ہے۔

ترجمہ: فراق کے درد اور وصال کی لذت بخشنے والا وہی ڈھولا ماہی تو ہے' خود ہی عاشق مجنوں ہے اور خود ہی لیلیٰ کے اندر جلوہ نام ہے اور پھر خود بانگ جرس اس ٹلی کی آواز میں بولتا ہے' جو لیلیٰ کے اونٹ کے گلے میں ہے تاکہ جنگل میں پریشان قیس یہ آواز سن کر لیلیٰ کے آنے کی امید بندھ جائے۔ (وہ خود ہی فراق و وصال ہے۔ خود ہی قیس ہے' خود ہی لیلیٰ ہے اور خود ہی آواز جرس ہے۔)

(1) آپ ہجر تے آپ ہے میلا (2,3,4) آپے

(4) آپ ہے مطرب مجلس کافی آپ مُوحّد صوفی صافی

منکر ہو کر ہسدا ڈھولا ماہی

حل لغات: مطرب: گویا' گانے بجانے والا' قوال۔ کافی: وہ نظم جو مطرب ساز پر گا کر صوفیوں کے درجہ وجد و حال کا باعث ہوتا ہے۔ موحد: خدا تعالیٰ کی توحید کا قائل۔ صوفی: روحانیات کے سلسلہ میں مجاہدہ اور ریاضت کرنے والا۔ صوفی صافی: صاف باطن صوفی۔ منکر: جو خدا کے وجود سے انکار کرے۔

ترجمہ: وہ خود ہی گویا ہے' مجلس ہے اور کافی ہے۔ خود ہی صوفی صاف دل موحد ہے اور پھر منکر ہو کر خود ہی ہنستا ہے۔

(5) راوَل یار بروچل سانوّل آکر ہَر ہَر آن اَساں وَل

دِل کھَس کھَس وَل نَسدا ڈھولا ماہی

حل لغات: راول: علاقہ راوے کا رہنے والا' محبوب دلربا' بلوچ ملیح رنگ۔ یار بروچل: باہر سے آنے والا محبوب' پردیسی' یار مراد پنوں۔ سانول: محبوب ملیح۔ ہر ہر آن: ہر وقت' دم بدم۔ اساں ول: ہماری طرف' ہمارے ہیں۔ دل کھس کھس: دل چھین کر۔ دل نسدا: پھر بھاگ جاتا ہے' مفرور ہو جاتا ہے۔

ترجمہ: محبوب دلنواز رانجھا' سانول ہر ہر لحظہ میں ہمارے حال پر توجہ فرماتا ہے اور دل چھین کر بھاگ جاتا ہے' اس کے یہ انداز نوازش و پہلوتہی بھی عجیب شان رکھتے ہیں۔

(6) بطن بطون توں ظاہر ہویا عربی تھی کر مُلک نوں مُوہیا

رسم رسالت رَسدا ڈھولا ماہی

حل لغات: بطن بطون: باطنوں کا باطن' پردہ ہائے راز' رازدروں' پردگی ہائے خفی سے نکل کر ذات احد نے اپنا نُور صدر فخر موجودات ﷺ میں ڈالا جس کی وجہ سے اس مظہر کمالات نے دنیا کا دل موہ لیا اور اس کو رسول اور عبد کی صورت میں متعارف کیا' لفظ کی ظاہری صورت کو لفظ کہتے ہیں۔ اس کے معنی کو یعنی معنوی حیثیت کو بطن کہہ سکتے ہیں مگر اس معنی کے تحت میں بھی رمز و اشارات' درحقیقت کی طرف دلالت کرنے والے مقصد پنہاں ہوتے ہیں۔ اس حقیقت کو بطن بطون

Scanned with CamScanner

کہتے ہیں۔ موہیا: موہ لیا، گرویدہ کر لیا، والہ و شیدا بنا لیا۔ رسم رسالت: رسالت کے طریقے، طور۔ رسدا: عمدہ بنانا، زیب دینا، خوبصورت بنانا۔

ترجمہ: سدا پردۂ اسرار سے محبوب دلنواز ظاہر ہوا۔ آنحضرت ﷺ کی شکل میں اس نے دنیا جہان کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ حضرت سرور کائنات ﷺ نے منصب رسالت کو عمدہ نبھایا۔ حجابات بطون سے آنحضرت ﷺ کے بلند مقامات پر فائز کرنے کے لئے ان کو ملک عرب میں جلوہ گر کیا۔

(1) بطونوں

(7) دِل نوں تانگھاں لکھ لکھ چاہیں نِکلن آہیں بُجھن نہ وَاہیں
ہنجڑوں رمینہ برسدا ڈھولا ماہی

حل لغات: چاہیں: چاہ، خواہش، تمنا۔ بجھن نہ واہیں: کوئی جائے پناہ نہیں سوجھتی، کوئی ٹھکانا نظر نہیں آتا۔ ہنجڑوں: آنسو، اشک۔ برسدا: برستا ہے۔

ترجمہ: اے محبوب! دل میں سخت انتظار ہے اور بہت شوق ہے جس کے باعث آہیں نکلتی ہیں اور سوائے آہ و نالہ کے اور کوئی صورت نہیں سوجھتی، ہر وقت آنکھوں سے آنسوؤں کا مینہ برس رہا ہے۔

(8) یار فریدؔ نہ وِسرم شالا اوڑک لہسی آپ سنّبھالا
میں بے وَس بے کس دا ڈھولا ماہی

حل لغات: وسرم: مجھے وسرے، نہ فراموش ہو، نہ بھولے۔ اوڑک: آرکار، انجام کار۔ سنبھالا: سنبھالا، خبر، سدھ، ہمدردی، رحم۔ بیوس: بس بس، لاچار۔

ترجمہ: اے فرید خدا کرے محبوب کی یاد دل میں ہمیشہ تازہ رہے اور دل سے نہ اترے۔ وہی مجھ بے بس اور بے کس کا مالک ہے۔ آخر وہی ایک دن میری خبر لے گا اور میرے سب درد اور دکھ مٹ جائیں گے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 228

(1) سجّن سدھائے وے میاں ساتھ وَسن شالا جیون محب مٹھل متوارے

حل لغات: سدھائے: روانہ شدہ، چلے جانے والے۔ ساتھ وسن: مل کر گزاریں، اکٹھے زندگی بسر کریں۔ محب: محبت کرنے والے۔ مٹھل: میٹھے۔ جیون: خدا کرے، زندہ رہیں (دعا)۔ متوارے: اصل متوالا (دیوانہ، سودائی) مست ناز۔

نوٹ: ایک دیوان میں پہلا شعر یوں ہے: "سجن سدا سیاں ساتھ وسن شالا جیون محب مٹھل متوارے" مطلب ہو گا کہ اے سہیلیاں سجن (دوست) ساتھ آباد رہیں اور ہمیشہ محبوب مست ناز جیتے رہیں۔

ترجمہ: آنکھوں سے اوجھل ہونے والے محبوب دلنواز خدا کرے اکٹھے زندگی بسر کریں اور کبھی جدا نہ ہوں' وہ محبوب پیارے شیریں ادا' مست ناز ہمیشہ زندہ و سلامت رہیں۔

(2) سُنجّ بر رُلدی وَل وَل بُھلدی ڈِسم نہ چانگے چارے

حل لغات: سنج: سنسان۔ بر: ویرانے۔ رلدی: آوارہ و سرگرداں پھرتی ہوں۔ ول ول بھلدی: بار بار بھول جاتی ہوں۔ ڈسم: مجھے نظر آتے' دکھائی دیں۔ چانگے: چراند چارے: مویشیوں کی گزرگاہ' راستہ۔

ترجمہ: فراق یار میں میری یہ حالت ہے کہ سنسان جنگلوں میں آوارہ و سرگرداں ہوں اور بار بار راستہ بھول جاتی ہوں' مجھے تو نہ اس دشوار گزار راستہ میں کوئی مال مویشی کی چراگاہ نظر آتی ہے اور نہ کوئی راستہ۔ (نہ تو ریوڑ اور مویشیوں کے گلے دکھائی دیتے ہیں اور نہ ان کی گزرگاہیں نظر آتی ہیں۔)

(3) جَلدی گَلدی ہَتھڑے مَلدی چھِڈ گئے ہوت پیارے

حل لغات: گلدی: گلی جا رہی ہوں' گل سڑ رہی ہوں۔ ہتھڑے ملدی: ہاتھ ملتی ہوں' پشیمان ہوتی ہوں۔ چھڈ گئے: چھوڑ گئے۔

ترجمہ: فراق محبوب میں گل سڑ رہی ہوں اور اپنے کئے پر ہاتھ ملتی ہوں' ہوت پنل محبوب مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے۔

(4) ڈُکھدی مُجکھدی ماری ٗلکھدی تھی کنکراند اَنگارے

حل لغات: ڈکھدی: مبتلائے درد' زار و نزار ہوں۔ جکھدی: مشکلات میں پھنسی ہوئی۔ لکھ: لو' گرم ہوا۔ ککراند: جلے ہوئے کنکر' کنکروں کے ڈھیر۔

نوٹ: ایک نسخہ میں دوسرا مصرعہ یوں ہے: "دل تھیم کانڈ انگارے"

ترجمہ: ایک تو جان کرب و درد میں مبتلا ہے۔ دوسرے گرم تیز لو کے تھپیڑوں نے مار ڈالا ہے جس طرح کنکر روڑے جل کر انگارہ ہو جاتے ہیں' میری حالت وہی ہے۔

(5) منگاں دُعائیں سَنجّ صَبَاحِیں آوِم وصل دے وارے

حل لغات: منگاں: مانگوں۔ سنج صباحیں: صبح شام۔ آوم وارے: میری باری آئے۔

ترجمہ: صبح شام دعائیں مانگتی ہوں' خدا کرے میرے لئے بھی وصل محبوب کی باری آئے۔ (مقصود حاصل ہو۔)

(6) سَٹ بے واہی تھی گیا راہی دِلڑی پارے پارے

حل لغات: بے واہی: بے وسیلہ' لاچار۔ بعض نسخوں میں پواہی بھی نظر آیا ہے جس کے معنی دوست منظور نظر کے ہیں۔

ترجمہ: میرا محبوب مجھے بے آسرا اور بے سہارا چھوڑ کر چلا گیا ہے اور اس کے ہجر و فراق میں دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے۔

(7) چھِھندی[1] جھوکاں سَہندی ٹوکاں[2] کَنّیں پووِم توارے

حل لغات: چھندی جھوکاں: جھوکاں میں چھپتی پھرتی ہوں' دبک کر اور ڈر کر گزرتی ہوں۔ چوکاں: طعنے' الزام' تبرے۔
جھوکاں: آبادیاں۔ سہندی: سہتی ہوں۔ چوکاں: طعنے' الزام' کنیں پووم: میرے کانوں میں آئے۔ توار: صدائے بازگشت'
آواز' اڑتی ہوئی خبر' چرواہوں کی لمبی لے کے گیت۔

نوٹ: ایک نسخہ میں یہ لفظ "جاندی جھوکاں" ہے۔ معنی جھوکوں میں جاتی ہوں۔

ترجمہ: جھوکوں میں چھپ کر اور طعنے برداشت کر کے اس بات کی منتظر ہوں کہ محبوب کی واپسی کی کوئی اڑتی ہوئی خبر مل جائے۔

(1) جاندی (2) چوکاں

(8) یار پُنّل دی سِک پَل پَل دی   روز ازل دی کارے

حل لغات: سک: اشتیاق۔ روز ازل: پیدائش عالم کا پہلا دن' تخلیق کائنات کا روز اولیں۔ کارے: کار ہے' یہی کام ہے۔
کار: مانند۔

ترجمہ: محبوب پنل خان کا انتظار وصل ہر وقت اور ہر لمحہ میں موجود ہے۔ یہ کوئی آج کا روگ نہیں ہے' یہ تو روز ازل سے ہی چلا آتا ہے اور ہمیشہ کا کام ہے۔

(9) برہوں بھنّوالی اُلٹی چالی   سُکھ بوڑے ڈُکھ تارے

حل لغات: بھنوالی: بھنور' چکر' پھیر۔ چالی: چال' طریقہ۔ بوڑے: غرق کرتا ہے' ڈبو دے۔ تارے: تیراتا ہے' کامیاب کرتا ہے۔

ترجمہ: محبت کے چکر بھی عجیب الٹی چال کے ہیں' یہاں تو سکھ اور آرام غرق کرنے والے ہیں۔ تکلیف اور دکھ کامیاب کرتے ہیں۔ سکھ ڈبو دیتا ہے اور دکھوں کو تیرا دیتا ہے۔

(10) سوز فرید نوں روز سَوایا   لوُں لوُں لکھ چنگارے

حل لغات: سوایا: زیادہ۔ سوز: تپش۔ لوں لوں: رواں رواں' بال بال۔ چنگارے: چنگاریاں۔

ترجمہ: فرید کا سوز عشق ہمیشہ روز افزوں (روز بروز ترقی پر ہے) ہے۔ اب تو یہ حالت ہے کہ ایک ایک مسام جان میں (روئیں روئیں میں) لاکھ لاکھ چنگاریاں نکل رہی ہیں۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 229

(1) سَتّی کرہوں قطار   کیچ ڈُہوں ہَنڑ ہَنڑ وے

حل لغات: کرہوں: اونٹ۔ قطار: یہ لفظ بطور فعل امر استعمال ہوا ہے۔ اونٹ پر پالان وغیرہ رکھ اور طویل سفر کے لئے

Scanned with CamScanner

تیار ہو جا۔ ڈہوں: جانب' طرف۔ ہن ہن: ہانک' جلدی چل۔ جلدی کر (سندھی) مار مار (فعل امر) مجازی معنی تیزی سے چل۔ اونٹوں کے ہانکنے کی آواز' قافلے کے روانہ ہونے کی آواز۔

ترجمہ: اے سسی جلدی سے اپنا اونٹ تیار کر اور کیچ کی طرف روانہ ہو جا۔ پہلے مصرع میں سسی کو کیچ جانے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(2) جھاگ جَبَل تھَل بار نال پُنَل بَنْڑ تَنْڑ وے

حل لغات: جھاگ: عبور کرکے' پانی جھاگنا محاورہ ہے' سیلاب۔ بار: بیابان' جنگل۔ بن تن: آراستہ ہو کر' مستعد ہو کر' ایک ہو جانا' واصل ہونا۔

ترجمہ: اگرچہ راستہ میں سیلاب' پہاڑ' دشت و بیاباں ہیں لیکن محبوب کے وصال سے سب تکلیفیں دور ہو جائیں گی۔ اس میں کیچ کی طرف جلدی اونٹ ہانک کر جانے کا فکر ہے۔ اس بند میں کوہ و دشت و بیاباں کی بادیہ پیمائی کے بعد محبوب پنل کی خدمت میں پہنچ کر وصال محبوب سے مسرور ہو کر بن تن جا یعنی آراستہ وصال ہو جا۔ اس مصرع میں جھاگ تھل بار کی دعوت ہے۔

(3) پلڑے ڈوہ گناہ نہ میڈے وے ہےوے بروچل یار مُفت کیتواَنْڑ بَنْڑ وے

حل لغات: پلڑے: پلے میں' دامن۔ ڈوہ: الزام' تہمت۔ ہے: تاسف' ارمان' حسرت۔ مفت: خواہ مخواہ۔ ان بن: اختلاف' دشمنی' عناد' جھگڑا۔

ترجمہ: اے بلوچ محبوب میرے پلے تو کوئی قصور اور گناہ نہیں ہے۔ تاسف اس بات کا ہے کہ تم نے بلاوجہ مجھ سے جھگڑا اور دشمنی پیدا کرلی۔

(4) ہیک کلہڑی بئی پیت کُلڑی وے رووان زارو زار لا گلڑے وَنْڑ وَنْڑ وے

حل لغات: کلہڑی: اکیلی' تنہا۔ بئی: دوسری۔ کلڑی: بے ڈھنگی' بے سلیقہ' پیچیدہ۔ رَوان: میں روتی ہوں۔ لا گلڑے ون ون: ایک ایک درخت کو گلے سے لگا کر۔

ترجمہ: فراق محبوب میں ایک تو میں تن تنہا ہوں' دوسرے پیت بھی عجیب بے ڈھنگی ہے۔ ایک ایک درخت کو گلے لگا کر زار و قطار روتی ہوں۔ (پودوں اور جھاڑیوں کو اپنا ہمراز اور غمخوار سمجھ کر ان سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر روتی ہوں۔)

(5) نَیں بَاری تے ٹانگ اُبھاری وے رَات اَندھار غُبار جَھڑ مینہ دی کَنْڑ کَنْڑ وے

حل لغات: نیں: ندی' نالہ' دریا۔ باری: گہری' بھاری' لبریز۔ ٹانگ: مقام مقصود' کنارہ' گھاٹ۔ ابھاری: بہاؤ کے مخالف' اوپر کی جانب۔ اندھار غبار: تاریک و تار' غبار آلود' سخت اندھیری۔ کن کن: بوندا باندی' گھن گرج۔

ترجمہ: ندی زوروں پر ہے اور گھاٹ اوپر کی طرف ہے اور رات سخت اندھیری ہے۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں اور بوندا باندی ہو رہی ہے۔

Scanned with CamScanner

(6) کیڈے کجل مُساگ گیوسے وے ۔۔۔ کیڈے ہار سنگار، گہنیاں دی گھن گھن وے

حل لغات: کیڈے: کدھر، کہاں گیا۔ مساگ: مسی دنداسہ وغیرہ۔ گیوسے: ہمارے گئے۔ گہنے: گہنے، زیورات۔ گھن گھن: چھنکار، چھناچھن۔

ترجمہ: عشق میں کاجل مساگ سب بھول گئے اور ہار سنگار کچھ یاد نہ رہا۔ نہ آرائش اور زیورات کے چھنکار اب سنائی دیتے ہیں۔

(7) دِلڑی چُست نہ تھیویں بِھلڑی وے ۔۔۔ مطلب ہِی دیدار مُوئیں جیندیں تَن تَن وے

حل لغات: چست: چالاک، مستعد۔ بھلڑی: کمزور، ست، بودی۔ موئیں جیندیں: مر کریا جیتے جی۔ تن تن: کوشش کر، تن جا، ڈٹ جا۔

ترجمہ: اے دل چالاک کمزور نہ ہونا (مقصد تو محبوب کے دیدار سے ہے) جیتے جی اور بعد از مرگ (موت و حیات) جہاں تک ممکن ہو، کوشش کرتی رہ۔

(8) رَہبر شَوق -شَفیق مُنجیس دا وے ۔۔۔ جلدی موڑ مہار پرِیں دوں کھَن کھَن وے

حل لغات: منجیس دا: برباد شدہ کا، تہی دامن کا۔ موڑ مہار: مہار کو موڑ یعنی مہار کو اس قدر کھینچ کہ دوہری ہو جائے۔ پریں: محبوب۔ پریں دو: محبوب کی طرف۔ کھن کھن: تیزگام ہو اور کھن کھن کرتا ہوا چلا جا۔ (سندھی) لغوی معنی اٹھا اٹھا۔ مجازی معنی تیز گام ہو، تیزی سے اٹھا کرلے چل۔

ترجمہ: اس تہی دامن عاشق کا رہبر عشق شفیق اور مہربان ہے۔ اس لئے جلدی مہار کھینچ کر محبوب تک کھینچ جا اور دیر نہ کر۔ (کمر ہمت باندھ لے۔)

(9) رِرہوں فَرید ہے بوجھا کوجھا وے ۔۔۔ بیشک باری بار، رَتی رَتی مَن مَن وے

حل لغات: بوجھا: بوجھل، بوجھ والا، وزنی، بھدا، پیچیدہ۔ کوجھا: بہت برا، بے ڈھنگا۔

ترجمہ: اے فرید! واقعی عشق ایک بے ڈھب اور بدصورت سا بوجھ ہے جس کا آسانی سے اٹھالینا ہر شخص کا کام نہیں ہے کیونکہ اس کی ایک ایک رتی ایک ایک من کے برابر ہے۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 230

(1) سِک ساڑے دل تانگ بچالے ۔۔۔ وطن نہ وِسرِم رانجھن والے

حل لغات: سک: اشتیاق و انتظار، تمنائے وصال۔ ساڑے: جلائے۔ تانگ: انتظار۔ بچالے: جلائے، بھون ڈالے، جھلسا دے۔ وسرم: مجھے نہ بھولے۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: محبوب کے وصال کی تمنا دل کو جلا رہی ہے اور دوست کا انتظار جھلسا رہا ہے اور محبوب کا وطن دل سے نہیں اتر سکتا۔

(2) ہجر فراق دا کوجھا قِصّہ ساہ مُنجھائے تے ہاں ڈالے

حل لغات: کوجھا: بھیانک (بدصورت)۔ ساہ منجھائے: دم گھٹتا ہے' اداس کرے۔ ہاں ڈالے: دل و سینہ میں شگاف ڈال دیتا ہے۔ (پھاڑ دے)۔

ترجمہ: محبوب کی جدائی اور فراق کا قصہ ایسا ڈراؤنا ہے اس سے دم گھٹتا ہے اور سینہ چاک چاک ہوتا ہے۔

(3) راہ اَولڑے لکھ لکھ وَلڑے ڈونگر کالے پیریں چھالے

حل لغات: راہ: راستے۔ اولڑے: اولے کی تصغیر' ٹیڑھے' پُر پیچ و خم۔ ولڑے: پیچ در پیچ' چکر۔ ڈونگر: کوہسار' کوہستان راستے۔ چھالے: آبلے۔

ترجمہ: محبت کا سفر بڑا کٹھن ہے۔ جس میں لاکھوں پیچ و خم ہیں سیاہ ڈراؤنے پہاڑ ہیں' چلتے چلتے پاؤں میں آبلے پڑ جاتے ہیں۔

(4) دلڑی جَذڑی دُکھڑیں لڈڑی کینویں ہوش حواس سنبھالے

حل لغات: جذڑی: اپاہج' بے دست و پا' معذور۔ لڈڑی: لدی ہوئی۔ کینویں: کیسے۔

ترجمہ: عاشق کا دل معذور ہونے کے علاوہ درد دکھ سے لدا ہوا ہے۔ ایسے حالات میں کیونکر وہ ہوش و حواس کو قائم رکھ سکتا ہے۔

(5) جیندیں ڈیکھاں جھوک سجّن دی قادر بار غماں دے ٹالے

حل لغات: جیندیں: جیتے جی۔ ڈیکھاں: دیکھ لوں۔ جھوک: قیام گاہ۔ ٹالے: ٹال دے' جدا کر دے' علیحدہ کر دے۔

ترجمہ: خداوند قادر کریم غم کا بوجھ مجھ سے ٹال دے' تاکہ جیتے جی محبوب کا وطن دیکھ لوں۔

(6) عِشق سوغاتاں مَیں وَل بھیجیاں دَرد اندیشے روگ کشالے

حل لغات: سوغاتاں: سوغاتیں۔ میں ول: میری طرف' میرے پاس۔ کشالے: آلام و مصائب۔

ترجمہ: عشق نے درد افکار غم و الم اور مصائب کی سوغاتیں اور تحفے میرے پاس بھیجے ہیں۔

(7) ہے سوہنیاں دی عادات اُصلوں کُوڑے پیچ فریبی چالے

حل لغات: سوہنیاں دی: حسینوں کی' خوبصورت محبوبوں کی۔ اصلوں: بالکل' محض۔ کوڑے: جھوٹے۔ پیچ: چالاکیاں۔ فریبی چالے: فریب اور عیاری کے طریقے' طور اطوار۔

ترجمہ: پیچ بازیاں' مکاری اور فریبی چالیں ہی حسینوں کی عادات ہیں۔

(8) یار فریدؔ نہ اُترم دِل توں لُطفوں بھالے خواہ نہ بھالے

حل لغات: اترم: اتر نہ جائے۔ بھالے: خبر گیری کرے' نگاہ ڈالے۔

ترجمہ: محبوب کی یاد دل سے ہرگز نہیں جاتی' خواہ وہ مہربانی سے نگاہ لطف کرے یا نہ کرے۔ (محبوب میرے دل سے محو نہ ہو خواہ وہ لطف و کرم کی نگاہ ڈالے یا نہ ڈالے۔)

☆ ▬▬ ☆ ▬▬ ☆

کافی 231

(1) سِک سُولیں ساڑیں ساڑی وہَ عِشق دی اوّا واڑی

حل لغات: سک: چاہت۔ سولیں: دکھ درد کی۔ ساڑیں: سوز کی۔ ساڑی: جلائی ہوئی۔ وہ: کیا خوب۔ اوّاواڑی: کنبہ' خاندان' پیداوار' کیفیت' کائنات۔

ترجمہ: چاہت درد و الم اور سوز کی جلائی ہوئی ہے۔ کیا خوب ہے عشق کی یہ کنبہ داری۔

(2) دِل جَل بَل کیری کولے ڈُکھ رَگ رَگ سوز سمولے
ہِک سِینہ سُو سُو شُعلے ہِن برہُوں تے دوزخ ہاڑی

حل لغات: بل: جل کر۔ کیری: راکھ' خاکستر۔ کولے: کوئلہ۔ سمولے: تمام یکجا' اکٹھے' جمع۔ شعلے: جمع شعلہ۔ ہاڑی: اڈ پڑی (پڑ بمعنی طوفان)۔ ہانی: ساتھی۔ ہاڑی اور ہانی دونوں ہم معنی الفاظ مشترک کے معنوں میں آتے ہیں' آپس میں دوست ہیں۔

ترجمہ: دل جل بھن کر راکھ اور کوئلہ ہو گیا ہے۔ رگ رگ میں دکھ ہے اور سوز تپش جمع ہو گئی ہے' ایک سینہ میں سو سو شعلے بھڑک رہے ہیں' ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ اور عشق دونوں ہم جولی اور ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

(3) جَیں ڈِینہ اَکھیں میں لاتیاں کُل آس اُمیداں لاتھیاں
کیا بھَتکِن جیڑھیاں پھاتیاں بیاھر کوئی مارے تاڑی

حل لغات: جیں ڈینہہ: جس دن۔ اکھیں لاتیاں: آنکھیں لگائیں' محبت پیدا کی' عشق شروع کیا۔ لاتھیاں: اتار دیں' دور کر دیں۔ بھتکن: پھڑکیں' تڑپیں۔ جیڑھیاں: جو۔ پھاتیاں پھاتھیاں: پھنسی ہوئی' گرفتار شدہ۔ تاڑی مارے: تالی بجائے' مخول کرے' مذاق اڑائے۔

ترجمہ: میں نے جس دن سے محبت شروع کی (آنکھیں چار ہوئی ہیں) اسی دن سے دنیا کی طرف سے ناامید ہو گئی ہوں (کل تمنائیں اور آرزوئیں ختم ہو گئی ہیں) اور جو عشق کے پھندے میں پھنس جائیں وہ کیا پھڑک سکتے ہیں اس کی تو رہائی کی کوئی تدبیر نہیں' البتہ دیکھنے والے تالیاں بجاتے ہیں اور مذاق اڑاتے ہیں۔

(4) مَیں کراں تَتی کیا کاری ہِن زخم پُٹھے پھَٹ کاری

گل کاتی پیٹ کٹاری سر برچھی ، تبر کٹاری

حل لغات: تتی: بدبخت۔ کاری: علاج، دوائی، تدارک۔ پٹھے: الٹے، ٹیڑھے، مشکل سے اچھے ہونے والے، پھٹے بالفتح پھٹے ہوئے۔ پھٹ: زخم، گھاؤ۔ کاری: گہرا زخم، جاں گداز زخم۔ گل: گردن، گلے میں۔ کاتی: چھری۔ کٹاری: ایک چھوٹا سا خنجر، دو دھاری تلوار۔

ترجمہ: میں سوختہ جاں کیا علاج کروں محبت کے زخم جاں گداز پھٹے ہوئے ہیں اور گھاؤ گہرے ہیں۔ گلے میں چھری، پیٹ میں کٹاری اور سر میں برچھی، تبر اور کلہاڑی ہے۔

(1) کہاڑی

(5) تھیا وَس ہَس کولے اولے ہُنڑ پھول نہ دِل دے پھولے
رَاتھ پئے جو لہندے بھولے گِٹھ سیواں ڈُوں ہَتھ پاڑی

حل لغات: کولے: نزدیک۔ گٹھ: بالشت۔ ڈوں ہتھ: دو ہاتھ، ایک گز۔ پاڑی: پھاڑی۔ پئے جلن: شروع ہونا۔ بھولے پئے جلن: مغالطے پڑ جانا۔ بھولا بھنن: محاورہ ہے امتحان میں ڈالنا، آزمائش کرنا، کسی پوشیدہ قابل اعتراض چیز کو کریدنا، چھان بین کرنا۔ نہ پھول: نہ کرید۔ پھولے: پھپھولے۔ اتھ: یہاں۔

ترجمہ: محبوب میرے ساتھ ہنسی خوشی رہ کر اب اوجھل ہو گیا ہے، میرے دل کا حال نہ پوچھو۔ (دل کے پھپھولوں کو نہ کریدو) یہاں مری اس طرح آزمائش ہو رہی ہے کہ اگر (زخم کو) ایک بالشت سیتی ہوں تو وہ دو ہاتھ اور پھٹ جاتا ہے۔

(1) رس (2) لیندے

(6) رِل مُونجھیں ڈولیاں وَٹیاں گئی فرحت شادیاں ہٹیاں
غم خوشیاں پاڑوں پٹیاں ڈُکھ سُکھ دی بیخ اُکھاڑی

حل لغات: مونجھیں: گھبراہٹ، پریشانی، درد و اندوہ، اداسیوں نے۔ ڈولیاں وٹیاں: ڈولے وٹن محاورہ ہے، آستینیں چڑھائیں، آمادہ جنگ ہوئے۔ ہٹیاں: ہٹ گئیں۔ پاڑوں پٹیاں: جڑ سے اکھاڑ پھینکنا۔ پاڑاں پٹی: محاورہ ہے۔ اکھاڑی: اکھاڑ دی۔

ترجمہ: اداسیوں اور پریشانیوں نے مل کر میری خوشیوں کے خلاف آستینیں چڑھائی ہوئی ہیں، اس لئے خوشی گزر گئی اور شادیاں ہٹ گئیں۔ غم نے خوشیوں کی جڑ اکھاڑ پھینکی اور دکھ نے سکھ اور چین کی بیخ کنی کر دی۔

(1) گھٹیاں

(7) آئے لوکاں ہَتھ بہانے کئی ڈِیوم مہنیں طعنے
کئی مارن کاٹھیاں کانے ہے بیابیا ظلم رِڈہاڑی

حل لغات: لوکاں: لوگوں کے۔ ہتھ: ہاتھ میں۔ ڈیوم: مجھے دیں۔ مارن کاٹھیاں: کاٹھیاں مارنا محاورہ ہے۔ نوک جھوک کرنا،

طعنے دینا' چوک دینا۔ کانے مارنا بھی اس معنی میں استعمال ہوا ہے۔ کاٹھیاں: لکڑیاں۔ ڈہاڑی: روز بروز' آئے دن' روزمرہ۔ بیا بیا: نت نیا' روز افزوں۔

ترجمہ: لوگوں کے ہاتھ بہانا آگیا ہے۔ بعض تو مجھے طعنے مہنے اور گلے شکوے دیتے ہیں' کئی تہمتیں برپا کرتے ہیں طعنہ زنی کرتے ہیں' غرض ہر روز مجھ پر نئے نئے ظلم ڈھائے جاتے ہیں۔

(8) سُنڑ یار فرید دیاں دھائیں کر نازو شوخ نگاہیں
وَل آکھے سانوَل سائیں ہے راڑا کون پھپھاڑی

حل لغات: دھائیں: دھانہہ' فریاد' آہ و زاری۔ نازو: ناز والا (محبوب)۔ ول آکھے: پھر کہے۔ راڑا: زور سے بولنے والا' شور غل کرنے والا۔ پھپھاڑی: چیخنے والا' طویل باتیں کرنے والا' فضول گو' یاوہ گو۔

ترجمہ: یار فرید کی فریادیں سن کر نازک ادا محبوب نگاہیں قہر آلود کرلیتا ہے۔ پھر وہ سانولا محبوب منہ بنا کر کہتا ہے کہ یہ کون یاوہ گو شور مچا رہا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 232

(1) سکھی کر لیو ہار سنگار سبھی سَیّاں رَل مِل دُھوم مچائی

حل لغات: کرلیو: کرلو۔ سیاں: سہیلیوں نے۔ رل مل: مل جل کر۔

ترجمہ: اے ہم جولیو ہار سنگار کر کے بن سنور جاؤ' سب سہیلیوں نے مل جل کر خوشی کی دھوم مچا رکھی ہے۔ (تم بھی حصہ لو اور شامل ہو جاؤ۔)

(1) سکھیو کرلو

(2) گرجَت بَدرہ لُسکت بجلی رُت ساوَن ٹھیک سُہائی

حل لغات: گرجت: گرجتا ہے۔ بدرہ: بادل۔ لسکت: چمکتی ہے۔ رت: موسم۔ سہائی: سجائی' خوشی کا باعث ہوئی' خوب آراستہ ہوا۔

ترجمہ: بادل گرج رہے ہیں' بجلی کوند رہی ہے' ساون نے موسم کو خوب آراستہ کر دیا ہے۔

(3) اَغن پَپیہے کرن بُلارے رَس کوئل کُوک سُنائی

حل لغات: بلارے: بولیاں قسم و قسم کی' نغمہ طرازیاں۔

ترجمہ: اغن اور پپیہے کیف آور بولیاں بول رہے ہیں اور کوئل نے بھی رسیلی کوک سنا کر طبیعت کو بے بس کر دیا ہے۔

(4) مُلک ہلیر وَسایم مولیٰ سَب گُل پُھل خُنکی چائی

حل لغات: وسایم مولیٰ: میرے مولا نے (میرے ملک کو) آباد کیا ہے۔ گل پھل: پھول پتیاں' سبزہ زار۔ خنکی چائی: تروتازگی پائی ہے۔

ترجمہ: میرے پروردگار بارش کے ذریعے ملک ملیر کو آباد کر دیا ہے تمام پھول پتیاں تروتازہ ہو گئی ہیں۔

(5) رل مل سیّاں ڈیون مُبارک مُد بھاگ سُہاگ دی آئی

حل لغات: ڈیون: دیتی ہیں۔ مد: مدت' موسم۔ بھاگ: خوش بختی۔

ترجمہ: سہیلیاں مل جل کر مبارک باد دے رہی ہیں کیونکہ خوش بختی اور سہاگ کا زمانہ آگیا ہے۔ (گھڑی آ پہنچی ہے۔)

(1) مل مل

(6) مُدتاں پچھّے رانجھڑ رلمیا رَب اُجڑی جھوک وَسائی

حل لغات: مدتاں پچھے: مدتوں کے بعد۔ اجڑی: اجڑی ہوئی۔ وسائی: آباد کی۔

ترجمہ: ایک عرصہ کے بعد رانجھن (محبوب) ملا ہے۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے میری اجڑی ہوئی جھوک کو آباد کیا ہے۔

(1) مدتیں

(7) آکر کان دوارے دِل دے سُدھ بَنسی پَرم بجائی

حل لغات: کان: کرشن جی' مراد محبوب۔ دوارے: دوارا' مندر' عبادت خانہ۔ سدھ: خبر' معلومات' پاکیزہ۔ بنسی: بانسری۔ پرم: محبت۔

ترجمہ: محبوب نے من مندر میں آکر محبت کی پاکیزہ بنسی بجائی۔ (عشق کا ساز چھیڑا۔)

(8) سمجھ فریدؔ نہ کر دل موجھی کل لاج پیئے گَل پائی

حل لغات: موجھی: اداس۔ لاج: عزت' ناموس' ننگ۔ گل پائی: گلے میں ڈالی' محبوب کے گلے میں ہے یعنی اسی کو ہماری لاج و شرم ہے۔

ترجمہ: اے فریدؔ سمجھ مت گھبرا' تیری عزت و ناموس کی تمام لاج محبوب کے گلے میں ہے۔ وہی اس کا ذمہ دار ہے۔

☆ ——— ☆ ——— ☆

کافی 233

(1) سُکھ سُمھَنْڑ رسدہایمُ یار نہ رنیتُم سَنگ وے

حل لغات: سمھن: سونا' نیند کرنا' آرام کرنا۔ سدہایم: چلا گیا۔ نیتم: مجھے لے گیا۔ سنگ: ساتھ۔ وے: حرف ندائیہ۔

نوٹ: ایک نسخہ میں پہلا مصرعہ اس طرح ہے: "سونڑیں ہوت سدہایم" مگر صحیح وہی ہے جو ہم نے متن میں دیا ہے۔

ترجمہ: محبوب دلنواز مجھے اپنے ہمراہ نہیں لے گیا' اس لئے میری سکھ' چین کی نیند بھی رخصت ہو گئی ہے۔

(2) سیج رنگیلی سٹیم پسیلی دھانہہ کرم انگ انگ وے

حل لغات: سٹیم: میں نے پھینک دی۔ پسیلی: ایک طرف' ایک پہلو میں۔ دھانہہ کرم: فریاد کرتا ہے' فغاں کرتا ہے' میرا۔ انگ انگ: عضو عضو۔

ترجمہ: محبوب کے ہجر و فراق میں رنگین سیج کو میں نے علیحدہ علیحدہ پھینک دیا ہے' میرا ہر ہر عضو فریاد کر رہا ہے۔

(3) نکلن آہیں سنجھ صباحیں ڈکھڑیں کیتم تنگ وے

حل لغات: نکلن: نکلیں۔ سنج: (سنجھ) شام' وقت غروب آفتاب۔ صباحیں: صبح کو۔ ڈکھڑیں: دکھوں نے۔ کیتم: مجھے کیا۔

ترجمہ: صبح شام میرے سینے سے آہیں نکل رہی ہیں اور دکھوں نے مجھے سخت تنگ کر رکھا ہے۔

(4) سجن سدھائے ول نہ آئے وہ قادر دا رنگ وے

حل لغات: سدھائے: روانہ ہوئے۔ ول: واپس۔ وہ: سبحان اللہ' عجب ہے۔ رنگ: انداز۔

ترجمہ: محبوب گیا اور پھر واپس نہ آیا۔ واہ قادر! تیرے رنگ۔

(5) کول نہ نیتم ڈھول دلیں دے روہی رلیم کرنگ وے

حل لغات: کول: قریب' پاس' نزدیک۔ نیتم: مجھے لے گیا۔ ڈھول دلیں دے: دلی محبوب۔ رلیم: رل گیا' آوارہ ہو گیا۔ کرنگ: لاش' پنجر' ہڈیوں کا مجسمہ' ڈھانچہ' بدحال' بد رنگ ہو کر۔

ترجمہ: دلوں کا محبوب مجھے اپنی ہمراہ نہ لے گیا اور میرا پنجر بھی روہی میں برباد ہو گیا۔ (میں ریگزاروں میں بدحال ہو کر پھرتی رہی۔)

(6) ٹلیم نہ سختی تے بدبختی گیا ناموس تے ننگ وے

حل لغات: ٹلیم: میرے سر سے نہ ٹلی' نہ رفع ہوئی' نہ ختم ہوئی' نہ دور ہوئی۔

ترجمہ: میری سختی اور بدبختی دور نہ ہوئی' ننگ و ناموس بھی جاتا رہا (رخصت ہو گیا۔)

(7) درد اولڑے سول کلڑے تن من چور چرنگ وے

حل لغات: اولڑے: بے ڈھب۔ سول: تکلیفیں۔ کلڑے: پیچیدہ۔ چور: چھلنی کی طرح چھدے ہوئے۔

نوٹ: ایک نسخہ میں پہلا مصرع اس طرح ہے: "درد اولڑا سول کلڑا"

ترجمہ: درد بے ڈھب سے ہیں اور آزار پیچیدہ ہیں۔ روح اور بدن تیر انداز کے تختہ مشق کی طرح چھلنی ہو گئے ہیں۔ سارا تن بدن چور ہو کر نیلا پیلا ہو گیا۔

(8) رلدی تھل وچ یار نہ ول وچ ولڑی لگڑی جنگ وے

حل لغات: رلدی: آوارہ و سرگرداں پھرتی ہوں۔ تھل: ریگستانوں میں۔ ول وچ: طرف دار' حمایتی۔ ولڑی: اولڑی'

پیچیدہ۔ لگڑی: لگی ہوئی ہے۔

ترجمہ: تھل بر میں ماری ماری پھر رہی ہوں اور محبوب میرا طرفدار نہیں' یہ عجیب جنگ لگی ہوئی ہے۔ (دل کے اندر ایک جنگ سی بپا ہے۔)

(1) دلڑی

(9) عشق فرید چھکا موئیں جیندیں ڈے سر مُول نہ سنگ وے

حل لغات: چھکا: بخوشی نبھا۔ موئیں جیندیں: جیتے جی بھی اور مر کر بھی۔ ڈے سر: سر دے دے۔ مول: ہرگز۔ سنگ: شرم کر' تامل کر۔

ترجمہ: اے فرید عشق کو خوب سج دھج سے نبھاؤ' مر کر بھی اور جیتے جی بھی۔ اپنا سر دے دے اور اس میں ہرگز تامل نہ کر۔ (اگر سر دینا پڑے تو بھی گریز نہ کر۔)

☆ ▬▬ ☆ ▬▬ ☆

کافی 234

(1) سَوَݨ سگون شہاندا ہے متاں سانول اساں ول آندا ہے

حل لغات: سون: رسم' ٹونا۔ سگون: شگون۔ سہاندا: اچھا لگتا۔ متاں: شاید۔ سانول: محبوب۔ اساں ول: ہماری طرف۔ آندا ہے: آتا ہے۔

ترجمہ: آج تو تمام سون اور شگون اچھے دکھائی دے رہے ہیں' معلوم ہوتا ہے (شاید) محبوب ہماری طرف آ رہا ہے۔

(1) سگن

(2) فال وصال دی کرے چبولے لالی رلوٹے تے کانگا بولے
سجوں انگ نہ ماؤم چولے سیج ہسے گھر بھاندا ہے

حل لغات: چبولے: خوش گفتاری۔ لالی لوے: مشہور پرندہ (مینا) اس کے بولنے کو لوے کہتے ہیں۔ کانگا: کوا۔ سجوں: خوشی سے' فرط شوق سے۔ انگ نہ ماوم: بدن پر پورے نہیں آتے' خوشی سے جامے میں پھولے نہیں سماتے۔ محاورہ ہے۔ بھاندا ہے: بھاتا ہے۔

ترجمہ: فال اب وصال کی خوشخبریاں سناتی ہے' لالیاں بھی محبوب کے آنے کے شگون گا رہی ہیں اور کوا بھی آمد یاد کی بولی بول رہا ہے۔ خوشی سے جامے میں ایسے پھولے ہیں کہ بدن پر چولے (کرتے) درست نہیں آتے سیج (بستر عروس) ہنس ہنس کر خوشنما معلوم ہوتا ہے اور گھر جو اب تک ویراں نظر آتا تھا' اب دل کو بھاتا ہے۔ (بھا رہا ہے' بھلا لگ رہا ہے۔)

(3) سوز اندوہ تھٹے آزاری سُول کریندے نالہ زاری

ہجر ڈوہاگ نوں مُونجھ مُنجھاری دَرد اَلم غم کھانْدا ہے

حل لغات: ڈوہاگ: بدقسمتی۔ آزاری: دکھی۔ سول: تکلیفیں۔

ترجمہ: سوز و اندوہ اب خود دکھی ہو گئے ہیں۔ سول (درد) اب اپنی نالہ وزاری میں مصروف ہیں' ہجر و فراق چونکہ ختم ہو رہا ہے اس لئے وہ سخت ملول اور گھبرایا ہوا ہے اور درد و الم بھی اب جانے کی وجہ سے (غم کھا رہے ہیں) غمگین اور مغموم ہیں۔

(4) آس اُمید نوید ہے شادی عید سعید مُبارک بادی

راحت ہر دَم وادھو وادھی سُکھ سُکھڑا ڈُکھ مَانْدا ہے

حل لغات: نوید: خوشخبری۔ سعید: سعادت سے بھری' نیک۔ وادھو وادھی: افزوں' بیش از بیش۔ سکھڑا: مطمئن' شاد' مسرور۔ ماندا: بیمار' کوفتہ' تھکا ہوا۔

ترجمہ: امیدیں اور آس اب ختم ہو کر وصال کی خوشخبری اور شادی کے پیغام بن گئی ہیں اور وصال کی عید سعید مبارک باد کا موقعہ پیدا کر رہی ہے ہر وقت راحت اور خوشی زیادہ ہو رہی ہے اور سکھ مطمئن اور دکھ' درد بیمار پڑ گئے ہیں۔

(5) لائی پھوگ پھولاری وَہ وَہ کنڈڑی کرکڑ سِنگاری وَہ وَہ

چنکی گھنڈ توارے وَہ وَہ جھوکاں مال نہ ماندا ہے

حل لغات: لائی' پھوگ' پھولاری' کنڈی' کرڑ' سنگاری: یہ سب ریگستان کے چھوٹے چھوٹے درخت ہیں۔ چنکی: وہ گھنٹی جو مویشیوں کے چھوٹے بچوں کے گلے میں ڈالی جاتی ہے۔ گھنڈ: جو بھینس یا گائے کے گلے میں ڈال دیتے ہیں۔ توار: وہ آواز جو ان گھنٹیوں سے نکلتی ہے۔

ترجمہ: لائی' پھوگ' پھولاری' کنڈا' کرڑ اور سنگاری کتنے سرسبز و شاداب ہیں۔ ساتھ ہی مویشیوں اور بھیڑ بکریوں کے گلے کی چھوٹی بڑی گھنٹیاں اور گھنڈوں کی تواریں کیا پیاری لگ رہی ہیں۔ سبحان اللہ برسات کے فیض سے جھوکوں میں مال مویشی سما بھی نہیں سکتے۔ (مویشی بکثرت ہیں۔)

---

(1) لانے (2) پھلارے (3) کنڈڑے (4) سنگارے (5) چنکے۔

(6) گیا فرید ڈوہاگ دَا ویہلا صحن سوہیلا گھر اَلبیلا

آپے دِلبر رِیتم مُیلا جَیں بن جی تڑپھانْدا ہے

حل لغات: ڈوہاں: بدبختی۔ ویہلا: وقت۔ سوہیلا: خوشنما' بارونق۔ البیلا: نرالا۔ میلا: ملاپ۔ جیں بن: جس کے بغیر۔ تڑپھاندا: تڑپتا ہے۔

ترجمہ: اے فرید اب بدبختی کا وقت گزر گیا ہے۔ اب تو صحن خانہ بھی خوشنما اور ناز آفریں دکھائی دیتا ہے۔ جس محبوب کے بغیر دل تڑپ رہا تھا' وہ خود بخود آگیا ہے اور مجھے وصال نصیب ہوا ہے۔

Scanned with CamScanner

(1) جنیدیں ڈھولن کیتم میلا (2) جیڑا پیڑتوں واندا ہے

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 235

(1) سوہناں نَحنُ اَقرَبُ ڈَسداڑی ساڈے نال نہ ہَس رَس وَسداڑی

حل لغات: اصل آیت کا حصہ ہے نحن اقرب الیه من حبل الورید یعنی ہم انسان کی شاہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔ ڈسدا: بتاتا۔ ڑی: اڑی' صرف خطاب۔ ہس رس: ہنسی خوشی مل ملا کر۔ وسدا: آباد ہوتا۔

ترجمہ: اری پیاری سہیلی! محبوب تو اپنے آپ کو ہمارے بہت قریب ہونا بتاتا ہے۔ مگر ہمارے ساتھ ہنسی خوشی مل ملا کر آباد نہیں ہوتا۔

(2) کینوں ڈُکھڑی گالھ سُناواں کلہڑی سیج سُتی تڑپھاواں
تارے گِن گِن رات رنہاواں ہے جی اُوکھا بے وَس داڑی

حل لغات: کینوں: کس کو۔ گالھ: بات' کہانی۔ کلہڑی: اکیلی۔ سیج ستی: سیج پر سوئی ہوئی۔ تڑپھاواں: تڑپتی ہوں۔ جی اوکھا: دل تنگ' دل مشکل میں۔

ترجمہ: میں کس کو اپنے درد کی بات سناؤں' کوئی بھی محرم راز نہیں ہے میں اکیلی سیج پر تڑپ رہی ہوں اور تارے گن گن کر رات گزار دیتی ہوں' اب سکھی اس بے بس کی طبیعت بہت بے کل اور دل تنگ ہے' کیا کروں۔

(3) یار پُنّل ڈوں دِلڑی تانگے اوکھے لانگھے راہ اُڑانگے
مشکل پَینڈا[1] مِلن مہانگے کنّیں پووِم آواز جَرَس داڑی

حل لغات: ڈوں: کی طرف۔ تانگے: انتظار میں کھنچتا رہے۔ لانگھے: گزرگاہیں۔ اڑانگے: پیچیدہ۔ پینڈا: سفر۔ ملن مہانگے: اس کا ملنا مہنگا (مشکل) ہے۔ کنیں پووم: مجھے سنائی دیتا ہے' میرے کانوں میں پڑتا ہے۔ جرس دا: اونٹوں کے گلے کی گھنٹی۔

ترجمہ: محبوب پنل کے لئے دل وقف انتظار اور بیتاب ہے اس تک پہنچنے کے دشوار گزر راستے اور پیچ پیچ پگڈنڈیاں ہیں' سفر مشکل ہے اور محبوب کا ملنا ہی محال اور دشوار ہے۔ میرے کانوں میں قافلے کی گھنٹی کی آواز بھی سنائی دے رہی ہے لیکن وہاں پہنچنا دشوار ہے۔

(1) پینڈے

(4) کولے وَسدا بھیت نہ ڈَسدا دِلڑی کھَسدا وَل وَل نَسدا
ڈیکھ کے حال اِنہیں بیکس دا کر ٹھٹھ ہُوروں ہَسداڑی

حل لغات: کولے: نزدیک۔ وسدا: رہتا۔ بھیت: راز۔ ڈسدا: بتاتا۔ دلڑی کھسدا: دل چھینتا۔ ول ول: بار بار۔ نسدا: فرار ہوتا۔ ڈیکھ: دیکھ۔ ایہیں: اسی۔ ٹہ ٹہ: قہقہہ' آواز والی ہنسی۔ دوروں: دور سے۔ ہسدا: ہنستا۔

ترجمہ: یار دلربا پاس (قریب) ہی تو ہے' مگر اپنا بھید کسی کو نہیں بتلاتا' دل چھین کر پھر دور بھاگ جاتا ہے۔ اس بیکس کے حال کو دیکھ دیکھ کر دور دور سے قہقہہ مار کر ہنستا ہے۔

(5) نازک ڈھنگ عجائب وَن دا　　سانول ڈھولے من موہن دا
مانڑ کراں کیا یار سجن دا　　او دلبر ہے ہر کس داڑی

حل لغات: ڈھنگ: ڈھب' انداز۔ ون: طریقہ' طور قسم۔ مان: غرور' فخر۔ ہر کس: ہر شخص۔

ترجمہ: محبوب ملیح من موہن یار کے بڑے نازک انداز اور عجیب طور طریقے (ڈھنگ دلربائی) ہیں۔ اے سکھی میں اس پر اکیلی کیا ناز اور مان کروں' وہ تو ہر شخص کا دلبر ہے اور ہر ایک سے اس کا ایسا معاملہ ہے۔

(1) ڈھب

(6) اے بے کار فرید نہ بھایا　　لوہے وَانگ بہوں بے مایا
فخر پیئے دی صحبت آیا　　تھیا ہمسایہ پارس داڑی

حل لغات: نہ بھایا: کسی کو نہ بھانے والا' آزاد' دنیا سے الگ رہنے والا۔ لوہے وانگ: لوہے کی طرح' لوہے کی مانند۔ بہوں بے مایا: بہت کم قیمت' ارزاں۔ پیئے: محبوب۔ تھیا: ہو گیا۔ پارس: پہاڑوں میں ایک پتھر کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ جب کبھی لوہا اس سے مس کر جائے تو وہ سونا ہو جاتا ہے۔

ترجمہ: یہ نہ بھانے والا اور بیکار فرید جو لوہے کی مانند بے قدر و قیمت تھا' جب سے حضرت فخر جہاں علیہ الرحمتہ کی صحبت میں آ گیا ہے' پارس کا ہمسایہ بن گیا ہے' یعنی کندن اور خالص سونا بن گیا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 236

(1) سوہنے یار باجھوں میڈی نہیں سردی　　تانگھ آوے وَدھدی سِک آوے چڑھدی

حل لغات: باجھوں: کے بغیر' سوائے۔ سردی: گزرتی' بسر ہوتی۔ تانگھ: انتظار۔ ودھدی: بڑھتی' زیادہ ہوتی۔ چڑھدی: چڑھتی۔

ترجمہ: خوبصورت محبوب کے بغیر میری زندگی بسر نہیں ہو سکتی' اسی کا انتظار لحہ بہ لحہ بڑھ رہا ہے اور اسی کی چاہت سر پر سوار ہے۔

(2) رکیتا ہجر تیڈے میکوں زارو زارے　　دل پارے پارے سر دھارو دھارے

مُونجھ وادھو وادھے دُکھ تارو تارے   رَب میلے ماہی بیٹھی دھانہہ کردی

حل لغات: پارے پارے: ٹکڑے ٹکڑے۔ دھارو دھارے: جدا جدا' پریشان۔ مونجھ: اداسی۔ وادھو وادھے: زیادہ سے زیادہ۔ تارو تار: سرسے اوپر تک پہنچ گیا۔ میلے: ملائے۔ دھانہہ: فریاد' فغاں۔

ترجمہ: اے محبوب تیرے فراق نے مجھے زارو نزار کر دیا ہے' دل پارے پارے ہو گیا اور سر علیحدہ اور جدا جدا ہو گیا ہے' رنج و ملال ہر وقت بڑھ رہے ہیں' درد و دکھ کا دریا طغیانی پر ہے (دکھ درد سر سے اونچے ہوتے جا رہے ہیں) بیٹھی فریاد و فغاں کر رہی ہوں اور دعا کر رہی ہوں کہ خدائے کریم میرے محبوب کو مجھ سے ملاوے۔

(3) سوہنٹا یار ماہی کڈیں پاوے پھیرا   شالا پاکے پھیرا پچھے حال او میرا

دِل درداں ماڑی دُکھاں لایا ڈیرا   راتیں آہیں بھردی ڈیہاں سُولاں سَڑدی

حل لغات: کڈیں: کبھی' گاہے۔ پچھے حال میرا: میرا حال پوچھے' ہمدردی کرے۔ بھردی: بھرتی ہوں۔ سڑدی: جلتی۔

ترجمہ: اے حسین کبھی تو ادھر کا پھیرا کرو' وہ یہاں آ کے میرا حال دریافت کرے اور دیکھے کہ دردمند ہیں دکھوں نے ڈیرا لگایا ہوا ہے۔ راتوں کو آہیں بھرتی ہوں۔ دن کو مصائب و آلام میں جلتی رہتی ہوں۔

(4) پُنوں خاں میرے کیتی کیچ تیاری   مَیں منتاں کردی تروڑی ویندا یاری

کئی نہیں چلدی کیا کیجئے کاری   سَٹ باندی بَردی تھیساں باندی بردی

حل لغات: منتاں کردی: میں منت کرتی ہوں' خوشامد کرتی ہوں۔ تروڑی ویندا: توڑ کر جاتا۔ نہیں چلدی: کارگر نہیں ہوتی۔ بردی: نوکرانی۔ بردی: ویرانوں کی۔

نوٹ: ایک نسخہ میں "پاندھی بردی" بھی ہے اس صورت میں بادیہ پیما ہوں گی' جنگل کا سفر اختیار کروں گی۔

ترجمہ: میرا محبوب پنوں کیچ کی طرف تیاری کر کے جا رہا ہے میں ہزار منت کرتی ہوں نہیں مانتا اور عہد وفا توڑ کر جا رہا ہے۔ میرا کوئی زور نہیں' کیا کروں' میں تو اتنے تک بھی آباد ہوں کہ اپنی کنیزوں اور باندیوں کو چھوڑ کر خود اس کی کنیز ہو کر رہوں گی۔ (صحرا کو نکل جاؤں اور صحرا کی کنیز بن جاؤں۔)

(1) پاندھی

(5) رو رو فریدا فریاد کرساں   غم باجھ اُسدے بیا ساہ نہ بھرساں

جا تھیسم میلا جا رُلدی مرساں   کہیں لا ڈکھائی دل چوٹ اندر دی

حل لغات: بیا: اور' دوسرا۔ ساہ نہ بھرساں: کوئی سانس نہ لوں گی' ہمیشہ اسی کے غم میں مبتلا رہوں گی۔

نوٹ: جایا حرف عطف کئی ایک نسخوں میں "جا" کی جگہ "یا" بھی پایا گیا ہے۔

ترجمہ: اے فرید! اب عمر بھر رو رو کر فریاد کرتی رہوں گی اور اسی کے غم کے سوا اور کوئی سانس بھی نہ لے سکوں گی اور اسی حالت میں یا تو وصال نصیب ہوا یا آوارگی میں مرجاؤں گی (اس نے) سینے کے اندر کیسی چوٹ لگا دی ہے۔

2 پاندھی تھے رو رو فریدا فریاداں کرساں تھے تھیسم یا

★——★——★

کافی 237

(1) ریجھ سُہاوم بیلی سِکدی بانْہہ چوڑیلی

حل لغات: سیجھ: سیج۔ سہاوم: زینت بخشے۔ بیلی: مددگار' دوست' محبوب۔ سکدی: مشتاق ہے۔ بانہ چوڑیلی: چوڑے والا بازو' چوڑیوں بھری کلائی۔

ترجمہ: خدا کرے میرا محبوب آکر سیج کو آباد کرے اور میرے چوڑے والے مشتاق بازوؤں پر سر رکھ کر انہیں سرفراز کرے۔

(2) یار نہ رِملدا عالَم کِھلدا حال اولڑا اُوکھڑے دِل رِدا
سُنج بَر صحن حویلی

حل لغات: عالم کھلدا: دنیا ہنسی اڑاتی ہے۔ اولڑا: برا' خراب' پیچیدہ۔ اوکھڑے دل دا: گھبرائے ہوئے (مشکلات میں گھرے ہوئے) دل کا۔ سنج: سونی' غیر آباد' ویران۔ بر: جنگل۔

ترجمہ: یار کے نہ ملنے کی وجہ سے میری بے تابی اور اضطراب پر دنیا ہنستی ہے۔ فراق کے مارے پریشان دل کا حال بہت خراب ہے۔ گھر کا صحن اور حویلی سنسان جنگل نظر آتے ہیں۔

(1) ڈکھڑے

(3) بُلبُل بھَنورے خوشیاں پاوِن رَل مِل دوست بسنت سُہاوِن
آئی رُت اَلبیلی

حل لغات: بھونرا: پھول کا عاشق سیاہ رنگ کا تتلی جیسا جانور۔ پاون: پائیں۔ رل مل: مل کر' اکٹھے ہو کر۔ سہاون: خوشیاں منائیں۔ البیلی: نازک ادا' ناز بھری' ناز و نعم میں پلی ہوئی۔

ترجمہ: بلبل اور بھنورے سب مسرور ہیں۔ آپس میں گھل مل کر بسنت کی بہاروں کی خوشیاں منا رہے ہیں۔ البیلی رت آگئی ہے۔

(4) کِھڑکے رسی سیالے بِیتے سینگیں زیوَر تریوَر کیتے
ہِک مَیں محض ڈوہیلی

حل لغات: کھڑکے: ختم ہو گئے' گزر گئے' نکل رہے ہیں۔ سی: سردیاں' جاڑا۔ سیالے: سرما کے دن۔ بیتے: گزر گئے۔ سینگیں: ہم عمر لڑکیاں۔ تریور: تین کپڑوں کی پوشاک۔ ڈوہیلی: غمزدہ' ناامید' درد بھری۔

ترجمہ: سردیاں ختم ہوئیں، جاڑے کے دن گزر گئے۔ تمام سہیلیوں نے زیور تریور پہن لئے اور ہار سنگار کر لیا۔ صرف ایک میں ہی غمزدہ ہوں۔

(5) پریت پریں دی سِک متراں دی — سینے سَو سَو سانگ ڈکھاں دی
سیندھ دھڑی تھئی میلی

حلِ لغات: پریت: محبت پریں: محبوب، دوست۔ سِک: اشتیاق۔ متر: ساتھی، محض دوست۔ سانگ: نیزے۔ سیندھ: مانگ۔ دھڑی: گت، گوندھے ہوئے بال، سنوارے ہوئے بال سر۔ تھئی: ہوئی۔

ترجمہ: محبوب کی محبت اور دوستوں کے اشتیاق کی وجہ سے سینے میں دکھوں کی سو سو برچھیاں (نیزے) چبھ رہی ہیں۔ میری مانگ اور پریشان بال میلے کچیلے ہوگئے ہیں، ان کو سنوارنے تک کا بھی ہوش نہیں رہا۔

(6) کجلے بادل مینہ برساتیں — گاجاں گھمنیاں کالیاں راتیں
رُلدی روہ اکیلی

حلِ لغات: کجلے بادل: کاجل کے رنگ کے سیاہ بادل۔ گاجاں: گرج، رعد۔ گھمنیاں: بجلی، برق۔ رلدیاں: میں آوارہ پھر رہی ہوں۔ روہ: پہاڑوں میں۔

ترجمہ: سیاہ رنگ کی گھٹائیں، بارش اور باراں، گرج کی آوازیں، بجلی کی چمک اور کالی راتوں میں ایک میں ہی اکیلی ٹیلوں اور پہاڑوں میں خاک چھانتی پھرتی ہوں۔ (بھٹک رہی ہوں۔)

(1) رلدیاں

(7) ناز نواز دے وقت وہانے — پھُل گُل ہار سنگار کمانے
بُٹھ رابیل چنبیلی

حلِ لغات: ناز نواز: ناز نخروں کے۔ وہانے: گزر گئے۔ کمانے: پژمردہ ہو گئے، کملا گئے، مرجھا گئے۔ رابیل: ایک مشہور پھول، رائے بیل، موتیا۔

ترجمہ: میرے عیش و عشرت کے دن گزر گئے پھول اور سنگار کملا گئے اب رائے بیل اور چنبیلی کو کیا کروں گی ان کو بھاڑ میں ڈالوں۔ (بھاڑ میں جائیں موتیا اور چنبیلی۔)

(8) یار فرید نہ آیم ویڑھے — اُجڑے گانے گہنے سہرے
پھر دی میل کچیلی

حلِ لغات: یار نہ آیم: میرا یار نہ آیا۔ ویڑھے: صحن خانہ، حویلی۔ پھردی: پھرتی ہوں۔ میل: میلی۔

ترجمہ: (یار فرید میرے صحن خانہ میں نہ آیا۔) اے فرید یار کے نہ آنے کے سبب گانے، گہنے اور سہرے سب اجڑ گئے اور میں میلی کچیلی آوارہ اور سرگرداں ہوں (حیران پریشان پھر رہی ہوں۔)

Scanned with CamScanner

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 238

(1) شہ رانجھا البیلا جوگی جادوگر وے

حل لغات: البیلا: (بانکا' کج کلاہ) خودبیں' چھیلا' ناز پروردہ۔

ترجمہ: میرا البیلا شہزادہ رانجھا تو جوگی اور جادوگر ہے۔

(2) راول ونسی جوڑ سنائی وِسر گیوم گھرور وے

حل لغات: راول: مراد محبوب۔ جوڑ سنائی: خوب بجا کر سنائی۔ وسرگیوم: مجھے بھول گیا۔ گھرور: گھربار۔

ترجمہ: محبوب اول نے ایسی مسحور کن بنسری بجا کر سنائی ہے کہ مجھے گھربار تک کا ہوش نہیں رہا۔ (گھربار تک مجھے بھول گیا۔)

(3) یار رنجھیٹے مرلی واہی کر کر پیچ ہنر وے

حل لغات: رنجھیٹے: رانجھا' ہیر کا محبوب۔ مرلی: بنسری۔ واہی: بجائی۔

ترجمہ: رانجھے محبوب نے مرلی بجانے میں ایسے ایسے ہنر اور پیچ استعمال کئے ہیں کہ کمال ہی کر دیا ہے۔

(4) انہد بین بجا من موہیس رلدی بوٹے جھر وے

حل لغات: انہد: نغمہ لاہوتی۔ دیکھو کافی نمبر2۔

ترجمہ: انہد کی نے لے کر محبوب نے ایسی بین بجائی کہ میرا من موہ لیا اور میں دیوانہ وار جنگل بیاباں میں بھٹک رہی ہوں۔

(5) کنے کنے بندے گل جھپ مالھاں رہندے حسن نگر وے

حل لغات: بندے: کان میں پہننے کا زیور۔ جھپ یا چھب: خوشنما' دیدہ زیب' دلکش۔ مالا جپنا: ذکر کرنا۔ حسن نگر: لفظی ترجمہ تو اس کا ظاہر ہے' مراد اس سے محبوب کا وطن ہے۔

ترجمہ: اس کے کانوں میں بندے (حلقے) ہیں اور گلے میں جپنے کی مالا' بے انداز خوبصورتی کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حسن نگر کا رہنے والا ہے۔

(6) تخت ہزاروں رانجھن آیا ہیر تتی دے گھر وے

حل لغات: تخت ہزارہ: رانجھے کا مولد و مسکن۔

ترجمہ: رانجھا تخت ہزارے سے چل کر سوختہ جان' ہیر کے گھر میں آیا۔

Scanned with CamScanner

(7) جوگن تھیساں خاک رمیساں رُلساں شہر بحر وے

حل لغات: تھیساں: بنوں گی۔ رمیساں: خاک رمانا، دھونی رمانا، بدن پر خاکستر ملنا۔ رلساں: دشت نوردی کروں گی۔

ترجمہ: محبوب کے شوقِ وصال میں جوگن بن جاؤں گی اور خاک رما کر شہر بہ شہر اور صحرا و دریا چھان ماروں گی اور یار کی تلاش میں آوارہ پھروں گی۔

(8) ما پیو چھوڑ لگی لڑ تیڈے سانوِل کاری کر وے

حل لغات: لڑ لگنا: محاورہ ہے۔ کسی کے سہارے رہنا، وسیلہ، ذریعہ جاننا۔ تیرے دامن سے وابستہ ہوئی۔ کاری کر: چارہ گری کر۔

ترجمہ: اے محبوب! میں نے تو ماں باپ کو چھوڑ تیرا سہارا لیا ہے (تیرا دامن پکڑا ہے) تو ہی کوئی امداد کر۔ (چارہ گری کرو۔)

(9) باجھ پرینڈے باجھ نہ کائی بٹھ زیور بٹھ زر وے

حل لغات: باجھ: پہلے باجھ کے معنی بغیر سوائے کے ہیں اور دوسرے باجھ کے معنی جائے پناہ، تکیہ، سہارا، آسرا، پشت پناہ۔ بٹھ: بھاڑ میں جائے۔

ترجمہ: محبوب کے بغیر میرا کوئی آسرا (سہارا) نہیں ہے۔ زر و زیور کو آگ میں جھونکتی ہوں۔ (بھاڑ میں جائے مال و دولت اور بھاڑ میں جائیں زیور۔)

(10) اتنا ظلم مناسب ناہیں رب کولوں کجھ ڈر وے

حل لغات: کولوں: سے۔

ترجمہ: اے دلبر! اس قدر ظلم مناسب نہیں ہے، خدا سے کچھ تو ڈرو۔

(11) رانجھا جوگی میں جگیانی ڈِتڑی عشق خبر وے

حل لغات: جگیانی: جوگن۔ ڈِتڑی: دی۔

ترجمہ: رانجھا (محبوب) جوگی ہے اور میں جوگن ہوں، عشق نے مجھے (یہی) خبر دی ہے۔

(12) یار فرید نہ وِسرم ہرگز سِکدی وَیساں مَر وے

حل لغات: وسرم: مجھے بھولے۔ سِکدی: اشتیاق رکھتے رکھتے۔

ترجمہ: اے فرید! محبوب کے فراق کے طویل عرصہ میں خواہ مارے شوق کے مر بھی جاؤں لیکن وہ میرے دل سے محو نہیں ہو سکتا۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 239

(1) شَہ رانجھا اَلبیلا ہَیں دِلیں دا ٹھگ وے

حل لغات: البیلا: ناز پرورده۔ دلیں دا: دلوں کے۔ ٹھگ: فریبی، دھوکا دینے والا، عیار، چالاک۔

ترجمہ: اے البیلے شہنشاہ رانجھن! تم دلوں کو ٹھگ لیتے ہو۔

(2) تیڈے طعنے مہنے سِٹھڑیں ڈیوم سَارا جگ وے

حل لغات: مہنے: تہمتیں، گلے، شکوے۔ سٹھڑیں: تابع مہمل، الزام۔

ترجمہ: تمہارے طعنے، مہنے اور ملامتیں مجھے سارا زمانہ دیتا ہے۔

(3) جھوک نہ آنواں کیّں وَل جانواں رہیر تتّی دی تگ وے

حل لغات: کیں: کس۔ تگ: تکیہ، سہارا، آسرا۔ ول: کی طرف۔

ترجمہ: اے سوختہ بخت ہیر کے ملجا و ماوئی میں تیری خاطر جھوک نہ آؤں تو اور کس کی طرف جاؤں۔ (کس کے پاس جاؤں۔)

(4) کیڈے ہار سِنگار گیوسے کیڈے گئے جھگ مگ وے

حل لغات: کیڈے: کدھر۔ گیوسے: ہمارے گئے۔ جھگ مگ: زرق برق، چمکدار لباس، عروسی کپڑے جو کناری گوٹے وغیرہ کی وجہ سے چمکدار اور جگمگ جگمگ کرتے ہیں۔

ترجمہ: (اے محبوب! تیرے عشق میں) ہار سنگار رخصت ہو گئے اور جگمگاتے ہوئے چمک دمک والے لباس بھی برباد ہو گئے۔

(5) نیڑے جیڑا جوڑ نَہیرڈیم دھانہہ کرم رگ رگ وے

حل لغات: نیڑے: نینہہ کی تصغیر نیڑا، عشق، محبت۔ جیڑا: دل۔ جوڑ: پوری قوت سے، اچھی طرح، عمدگی سے۔ نہیرڈیم: نہیریں، بھینچنا، مضبوط، نوچنا، دبوچنا۔

نوٹ: ایک نسخہ میں پہلا مصرعہ اس طرح ہے: "نیڑہا تادم سوز ودھاوم"

ترجمہ: محبت نے میرے جان و دل کو اچھی طرح سے نوچا (جھنجھوڑا) ہے کہ میری رگ رگ سے فریاد نکل رہی ہے۔

(6) سُول اُولڑے مُول مُٹھی دے ڈکھ آون کر وَگ وے

حل لغات: سول: رنج و آلام۔ اولڑے: پیچیدہ۔ مول: سرمایہ، مال۔ مٹھی: فریب خوردہ، عاشق۔ وگ: حملہ کرکے، دوڑ کر، ہلہ بول کر۔

ترجمہ: بے ڈھب اور لاعلاج درد عاشق فریب خوردہ کا ذاتی سرمایہ ہیں۔ یہاں تو دکھ بھی یکے بعد دیگرے مسلسل دوڑے چلے آتے ہیں۔ مجھ سرمایہ برباد کے رانج و آلام بہت پیچیدہ ہیں۔ دکھ درد یکے بعد دیگرے ہلہ بول کر آتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

(7) برہوں لنبی جُڑ کر لائی لوں لوں دُکھدی اُگ وے

حل لغات: لنبی: آگ کی لپٹ، شعلہ، لنبی لادن محاورہ ہے، کسی چیز کو آگ لگانا۔ جڑ کر: ٹھیک طرح۔ لوں لوں: روئیں روئیں میں۔ دکھدی: سلگتی۔

ترجمہ: عشق نے پوری شدت سے تن بدن میں آگ لگا دی ہے کہ بدن کے روئیں روئیں سے دھواں نکل رہا ہے۔ (آگ سلگ رہی ہے۔)

(1) "النبی"

(8) روندیں کھپدیں آتن بہندیں تھئی بیمار الگ وے

حل لغات: روندیں کھپدیں: روتے پیٹتے ہوئے۔ آتن بہندیں: محلّہ کی عورتیں جمع ہو کر چرخہ کاتنے بیٹھتی ہیں۔ مل کر چرخہ کاتنے کی جگہ۔ تھئی: ہوئی۔

ترجمہ: "رونے پیٹنے سے" اور "آتن" میں مسلسل بیٹھے رہنے سے بیمار الگ پڑ گئی ہوں۔ روتے پیٹتے مریض ہو کر علیحدگی اختیار کرنی پڑی۔

نوٹ: "مثنوی معدن عشق" میں ایک یہ شعر بھی ہے:

جے توں وَل نہ اوسیں جھوکاں جیاں کینڈے لگ وے

(9) یار فریدؔ نہ کیتم کاری رجیواں کینڈے لگ وے

حل لغات: کاری نہ کیتم: میرا علاج نہ کیا۔ جیواں: جیوں۔ لگ: لگاؤ، ذریعہ، سہارے۔

ترجمہ: اے فرید! محبوب نے کوئی چارہ گری نہیں کی۔ اب میں کس کے سہارے جیوں۔

(1) "مثنوی معدن عشق" میں یہ شعر اس طرح ہے:

تاہنگ فریدؔ قرار ونجایُم رکیتم ہجر الگ وے

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 240

نواب صادق محمد خاں رابع حضرت خواجہ صاحب کے پیارے مرید تھے۔ یہ کافی نواب صادق محمد خاں صاحب رابع علیہ الرحمتہ نواب بہاولپور کی مسند نشینی سے پہلے 1879ء میں ارشاد ہوئی تھی۔ اس وقت ریاست کا انتظام انگریز ایجنٹ کے سپرد تھا۔ حضور نے دعا کے طور پر یہ چند اشعار فرمائے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد نواب صاحب کی باقاعدہ مسند نشینی عمل میں آئی۔

(1) صُبح صادق خاں صاحبی مانٹے پا سہرے گانے گہنٹے

حل لغات: صاحبی مانے: بادشاہی منا، اختیارات شاہانہ سے مزین ہو، حکمرانی کر۔ پا: پہن کر۔

ترجمہ: اے صبح صادق خاں خدا کرے تو سہرے گانے اور گہنے پہن کر تخت حکومت پر شاہانہ ٹھاٹھ سے حکمرانی کر۔

(2) سِبھوں پھُلوں سیجھ سُہا توں بَخت تے تَخت کوں جوڑ چھکا توں
اَپنڑے مُلک کوں آپ وسا توں پَٹ انگریزی تھانڑے

حل لغات: سبھوں: خوشی سے، ازخود۔ پھلوں: پھولوں کی طرح۔ سہا: زیب دے۔ کوں: کو۔ جوڑ: خوب اچھی طرح سے۔ چھکا: رونق بخش، زینت دے۔ جوڑ چھکاتوں: عمدگی سے آراستہ ہو، مزین کر۔ وسا: آباد کر۔ تھانے: اقتدار، چوکیاں، ایجنسیاں۔ پٹ: اکھاڑ، پھینک کر۔

ترجمہ: اے صادق محمد خاں خوشی خوشی سے اپنی پھولوں کی سیج زیب دو اپنے بخت اور تخت کو اچھی طرح رونق بخشو، اپنے ملک کو خود آباد کرو اور انگریزی اقتدار (چوکیاں اور تھانے) کو یا مداخلت کو ختم کرو۔

(3) سُنڑ اقبال تیڈا پئے ڈَردے راجے دہشت کھا کر مَردے
میر نواب تھئے آبَردے بے زَر مُفت وِکانڑے

حل لغات: پئے ڈردے: ڈر رہے ہیں۔ مردے: مرتے ہیں۔ میر: نواب، بڑے معزز اور رئیس، سندھ کے حکمرانوں کا لقب۔ وکانے: بک گئے، فروخت ہوئے، غلام ہوئے۔ بردے: غلام۔

ترجمہ: تیرے نیر اقبال کا وہ عروج ہے کہ دنیا خود کھاتی ہے اور راجے دہشت کھا کر مر رہے ہیں، میر ہوں یا نواب سب نے تیری غلامی اختیار کر لی ہے اور تیرے ہاتھوں مفت فروخت ہو رہے ہیں۔

(4) پِیر فقِیر تیکوں سَب چَہندے صُوبیدار ملازم رہندے
گِردا گِرد کچہری بَہندے افلاطون سِیانڑے

حل لغات: تیکوں: تجھے۔ چہندے: چاہتے ہیں، محبت کرتے ہیں۔ گردا گرد: اردگرد۔ کچہری: دربار۔ بہندے: بیٹھتے ہیں۔ افلاطون: ملک یونان کا مشہور حکیم یعنی بڑے مدبر، ہوش مند۔ سیانے: دانا۔

ترجمہ: اے صادق محمد خان ملک کے پیر اور فقیر سب تمہیں چاہتے ہیں اور ملک کے صوبیدار تک تیرے ملازم ہیں اور افلاطون جیسے حکیم و فلسفی اور سیانے تیرے دربار کے اردگرد بیٹھتے ہیں۔ (تیری کچہری میں مؤدب ہو کر بیٹھتے ہیں۔)

(5) فیض تیڈے دے جگ وِچ رَجّے زالاں مرد گئے گِھن حِصّے
رِینگَر تکڑے بُڈھڑے لِسّے نَنڈھڑے بال اَیانڑے

حل لغات: فیض: جود وسخا، بخشش۔ تیڈے: تمہارے۔ جگ وچ: دنیا میں۔ زالاں: جمع زال کی عورت، عورتیں۔ گئے گھن حصے: حصے لے گئے۔ رینگر: کم عمر لڑکے، نوجوان۔ تکڑے: زبردست، مضبوط۔ بڈھڑے: بوڑھے، ضعیف۔ لسے: کمزور، ناتواں۔ ننڈھڑے: چھوٹے۔ بال: بچے۔ ایانے: نادان، بھولے بھالے، کم سمجھ۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: زن و مرد بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ نوعمر، طاقتور، جوان، کمزور، بوڑھے اور نادان بچے تمہارے فیض کے تو دنیا جہان میں قصے مشہور ہیں۔ (ہر شخص) عورتیں، مرد، جوان، کمزور، بوڑھے اور نادان، کم سن اور معصوم بچے سب کے سب اپنے اپنے حصے لے گئے ہیں۔

(6) خُوب ہَنڈائیں رِجنّد جَوانی ہر دَم کول وَسیں دِل جانی
یار پیارا یُوسف ثانی ناز تیڈے مَن بھانے

حل لغات: ہنڈائیں، ہنڈاویں: مستفید ہو، لطف سے گزارو، بسر کریں، گزاریں۔ جند: جان، زندگی۔ کول: نزدیک، قریب۔ وسیں: تم آباد ہو۔ بھانے: بھا گئے ہیں، پسندیدہ ہیں۔

ترجمہ: خدا کرے! تو اپنی جوانی کو اچھی طرح سے لطف سے بسر کرے اور اے دل جانی (دل و جان کے محبوب) ہمارے نزدیک رہ (آباد رہ) اے پیارے دوست اور یوسف ثانی تیرے ناز و انداز ہمارے دل کو بھا گئے ہیں۔

(7) کرے فریدؔ ہمیش دُعائیں سَانوّل رجیویں چر مُجگ تائیں
تیڈے ساڈے سوہنٹا سائیں لگڑے رِنیہہ پرُانے

حل لغات: ہمیش: ہمیشہ۔ سانول: اے محبوب۔ جیویں: تم جیتے رہو۔ چر: دیر۔ جگ: زمانہ، ہندوؤں میں زمانہ کے چار جگ مشہور ہیں، ست جگ، کرت جگ، ترتیا جگ، دوا پر جگ، چاروں زمانوں میں۔ چر جگ جیویں: مراد ہمیشہ جیویں، عرصہ دراز تک جیو۔

ترجمہ: فرید ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہے، اے سانولے دوست تو ہمیشہ جیتا رہ، کیونکہ تمہاری ہماری محبت تو قدیم سے ہے۔ (تمہارے اور ہمارے درمیان پیار و محبت کا رشتہ بہت پرانا ہے۔)

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 241

(1) عِشق انوکھڑی پیڑ سَو سَو سُول اندر دے
نَینٹر وہاوِم نِیر اَلڑے زخم جگر دے

حل لغات: انوکھڑی: انوکھی، عجیب۔ پیڑ: تکلیف، درد۔ سول: درد۔ نین: آنکھیں۔ وہاوم نیر: نیر یعنی آنسو بہاتے ہیں۔ اندر دے: دل کے سینے کے۔ الڑے: ہرے، تازہ۔

ترجمہ: عشق انوکھا درد ہے دل کے اندر سو سو درد نہاں ہوتا ہے اور آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور جگر کے زخم ہمیشہ ہرے اور تازہ رہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

(2) برھوں بکھیڑا سخت اَوَیڑا خویش قبیلہ لاوِم جھیڑا
مارِم ما پیو وِیر دُشمن لوک شہر دے

حل لغات: بکھیڑا: جنجال' الجھن۔ اویڑا: پیچیدہ' بے ڈھب۔ لاوم: مجھ سے لگائے۔ جھیڑا: جھگڑا۔ مارم: مجھے ماریں۔ ویر: بھائی۔ لوک: لوگ۔

ترجمہ: عشق کا جنجال سخت بے ڈھب اور پیچیدہ ہے اس کی وجہ سے خویش اور قبیلہ کے لوگ ہر وقت مجھ سے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں ماں باپ بھائی مجھے مارتے ہیں اور شہر کے تمام لوگ بھی دشمن ہو گئے ہیں (بنے ہوئے ہیں۔)

(3) تانگ اَولڑی سانگ کُلڑی جندڑی جَلڑی دِلڑی گلڑی
تَن مَن دے وِچ تیر مارے یار ہُنر دَے

حل لغات: تانگ: انتظار۔ کلڑی: بے طریقہ۔ سانگ: برچھی' نیزہ۔ اولڑی: پیچیدہ۔ جلڑی: جلی' جل گئی۔ گلڑی: گل گئی' تباہ ہو گئی۔ ہنردے: ہنر کے ساتھ' قابلیت کے ساتھ۔

ترجمہ: محبوب کا انتظار بہت پیچیدہ ہے اور دل میں محبت کی پھانس (برچھی) بری چبھی ہوئی ہے' جان جل رہی ہے اور دل تباہ و برباد ہے۔ تن بدن میں یار نے بڑی مہارت کے ساتھ محبت کے تیر مارے ہیں۔

(4) غمزے سحری رمزاں وَیری اَکھیاں جادُو دِید لُٹیری
ظُلمیں زُلف زنجیر پیچی پیچ قہر دے

حل لغات: غمزے: اشارے کنائے۔ سحری: جادو والے۔ رمزاں: اشارے۔ ویری: دشمن۔ دید: نگاہ۔ لٹیری: ڈاکہ زن' ڈاکو۔ ظلمیں: ظالم' ستمگر۔ قہردے: سخت' غضب کے۔ پیچی: پیچدار' فریب دینے والے۔

ترجمہ: محبوب کے غمزے مسحور کن جادوگر اور اس کے اشارے دشمن جاں ہیں' آنکھیں اگر جادوگر ہیں تو نگاہ ناز دل لوٹنے والی ہے اور زلفیں ستمگر زنجیر ہیں جن کے پیچ و خم غضب کے پیچدار ہیں۔

(5) پیت پنّل دی سِک پَل پَل دی مارُو تھل دی ریت پجلدی
دُکھ لاوُن تڑ بھیڑ جو سردے سو کر دے

حل لغات: پیت: دوستی' محبت۔ سک: چاہت۔ مارو تھل: اس کف دست میدان' قاتل صحرا (تھل)۔ پجلدی: سخت گرم' جھلسا دیتی ہے۔ تڑبھیڑ: تواتر' یورش' پے درپے حملہ کرنا' ہجوم۔ سردے: کرسکتے ہیں' توفیق رکھتے ہیں۔ سو: وہی۔

ترجمہ: پنّل محبوب کی محبت میں لحہ لحہ (پل پل) کی انتظار اور شوق بھرے ہوئے ہیں اور اس مارو تھل (قاتل تھل) کی ریت جھلسا دیتی ہے' دکھ درد تو ہلہ بول دیتے ہیں اور وہی کچھ کر گزرتے ہیں جو ان کے بس میں ہوتا ہے۔

(1) اجل دی

Scanned with CamScanner

(6) تُوں نہالی ڈَین ڈِکھالی صبر آرام دی وِسریمِ چالی
لُوں لُوں لکھ لکھ چیر کاری تیغ تبر دے

حل لغات: تول: دولائی، رضائی۔ نہالی: توشک، کھیس، بستر کا ایک حصہ۔ ڈکھالی: دکھائی، جھلک۔ وسریم: مجھے بھول گئی۔ چالی: چال، طریق، طور طریقہ۔ چیر: شگاف، زخم کے شگاف۔ لوں لوں: روئیں روئیں۔ لکھ لکھ: لاکھوں۔ کاری: گہرے۔ تبر: کلہاڑی، خاص قسم کی کلہاڑی۔

ترجمہ: اب تو رضائی اور توشک ڈین اور چڑیل کی طرح نظر آتی ہیں اور بدن کے روئیں روئیں میں عشق کی تیغ و تبر لے لاکھ لاکھ کاری زخم لگا کر شگاف ڈال دیئے ہیں۔

(1) وسرم

(7) یار فرید نہ پایمُ پھیرا لایا دَرداں دِل وِچ ڈیرا
سُڑ گیوم سیس سریر نیساں داغ قہر دے

حل لغات: پایم پھیرا: میرے (مارنے) پھیرا نہ پایا۔ لایا: لگایا۔ درداں: درد و الم نے۔ ڈیرا: ڈیرا، اقامت، مقام۔ سڑگیوم: میرا جل گیا۔ سیس: سر۔ سریر: جسم۔ نیساں: لے جاؤں گی۔

ترجمہ: اے فرید یار نے تو پھیرا ہی نہ کیا (ادھر نہ آیا) اور درد و اندوہ نے دل میں ڈیرے لگا لئے ہیں میرا سر اور تمام بدن جل گیا ہے۔ اس ظلم و قہر کے اب یہ داغ قبر میں ہی اپنے ساتھ لے جاؤں گی۔

(1) "قہر"

☆ — ☆ — ☆

کافی 242

(1) عِشق اَولڑی پیڑ وو لوکاں خبر نہ کائی

حل لغات: اولڑی: بے ڈھنگی، پیچیدہ۔ پیڑ: درد۔ لوکاں: لوگوں کو۔ کائی: کوئی۔

ترجمہ: عشق ایک پیچیدہ اور ڈھنگی سی پیڑ (درد) ہے لوگوں کو اس کا کوئی اندازہ نہیں ہے وہ اس کو آسان سمجھتے ہیں۔

(2) زلف ڈنگیدیں مُول نہ سنگی چشماں سرہوں بہادر جنگی
ناز نگاہ دے تیر وو نت کرن لڑائی

حل لغات: ڈنگیدیں: ڈستے ہوئے۔ مول: ہرگز۔ نہ سنگی: نہ ہچکچائی۔ سرہوں: از سرتاپا، سرے سے، ہمہ تن۔ سنگی: لحاظ کیا، تامل کیا۔ جنگی: جنگجو، خونخوار۔ نت کرن: ہمیشہ کریں۔

ترجمہ: محبوب کی زلف ڈنگ مارتے ہوئے ذرا بھر نہیں ہچکچاتیں' اس کی آنکھیں سرمے سے بہادر' جنگجو واقع ہوئی ہیں اور نگاہ ناز کے تیر تو ہروقت لڑائی کرتے ہیں۔

(3) شالا رنیڑا کوئی نہ لاوے⁽¹⁾ دَرد اندیشے سوز سوائے
دَم دَم دِل دِلگیر وو سِر تے سختی آئی

حل لغات: شالا: خدا کرے۔ نیڑا: محبت۔ سوائے: زیادہ۔ دم دم: لحہ بہ لحہ۔ دلگیر: اداس' پریشان۔ سختی: بدبختی۔

ترجمہ: خدا کرے محبت کوئی شخص نہ کرے اس میں تو درد و الم اور تفکرات روز بروز زیادہ ہوتے رہتے ہیں اور ہروقت دل اداس رہتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا گویا کہ سر پر کوئی سختی آئی ہوئی ہے۔

(1) "لائے"

(4) رہک بے واہی بیا پھٹ جاہی مُونجھ مُنجھاری گَل دی پھاہی
تک تک راہ ہلیر وو روندیں مویم اجائی

حل لغات: بے واہی: بے کس و بے بس۔ پھٹ: زخم۔ جاہی: ٹھیک جگہ پر' کاری۔ پھٹ جاہی: زخم کاری لگا ہوا ہے' نشانے پر زخم لگا ہوا ہے۔ مونجھ: اداسی۔ منجھاری: مایوسی۔ گلدی پھاہی: گلے کی پھانسی۔ مویم: میں مرگئی۔ اجائی: بے کار۔ مویم اجائی: میں مفت مرگئی۔

ترجمہ: ایک تو میں بے بس و بے کس ہوں' دوسرا زخم ایسا کاری ہے' کہ اچھا ہونے کی امید نہیں اس کے علاوہ گھبراہٹ اور پریشانی ہروقت گلے میں پھانسی کی رسی کی طرح پڑتی ہوئی ہے۔ مسلسل ملیر کی راہ تکتے تکتے شاید میں بے کار روتے روتے مرجاؤں گی۔

(5) سُنجّ بَر رچترے رشینہ مَریلے ربشیرَ بَد رگھیار بگھیلے
ڈُکھ ڈُکھڑے تھئے رویر وو غم سکڑے بھائی

حل لغات: سنج: سنسان۔ بر: ویرانے۔ چترے: ایک خونخوار جنگلی جانور' چیتا۔ شینہ مریلے: مار ڈالنے والے شیر۔ بشیربد: سیاہ رنگ کا جنگلی سانپ۔ گھیار: بھیڑیا۔ بگھیلے: شیر کی قسم کا ایک جانور۔ ویر: بھائی۔ سکڑے: حقیقی' سگے بھائی۔

ترجمہ: دشت و بیاباں میں گزارہ ہے اور یہاں چلتے خونخوار شیر' بشیر سانپ' بھیڑیے اور بگھیلے بکثرت ہیں۔ حالت ایسی ہے کہ دکھ ایسے ہمدم ہوگئے ہیں' جیسے بھائی اور غم تو حقیقی بھائی کی طرح ہروقت ساتھ ہیں۔

(6) رسینْیں بھینْیں وَیْن اَلاٰنْوم روِیرَنْ وَیری سَخت سَتانْوم
مارِم بے تقصیر وو اے بے درد کسائی

حل لغات: سینیں: جمع سین کی' رشتہ دار قریبی' بیوی کی طرف سے قریبی عزیز' سسرال والوں کی رشتہ دار عورتیں اور بہنیں۔ وین الاوم: ماتم کی ناخوشگوار گالیاں دیتی ہیں' مجھے برا بھلا کہیں۔ ویرن: بھائی۔ ویری: بیری' دشمن۔ ستانوم: مجھے

ستائیں۔ مارم: مجھے ماریں۔ بے تقصیر: بغیر قصور کے۔ کسائی: اصل لفظ قصائی ہے۔ قصاب چھاپہ والوں نے قاف اور صاد لکھ کر صحت کرلی ہے مگر قلمی نسخوں میں ک اور سین لکھا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خواجہ کو ایسے الفاظ کے لئے جو اس زبان کے ہو چکے ہیں، صاد اور قاف کے تکلف کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ وہ صرف تلفظ کو انہی الفاظ میں لکھنا زیادہ آسان سمجھتے تھے۔

ترجمہ: بہنیں اور قریبی عزیز رنجیدہ گالیاں دیتی ہیں، بھائی دشمن کی طرح سخت تنگ کرتا ہے مجھے بغیر کسی قصور اور خطا کے مارتے ہیں۔ یہ بہت ہی بے درد قصائی ہیں۔

(7) سُولیں مُول نہ ڈِتڑم ساہی قادِر اینویں قلم وہائی
کِیتم اے تقدیر وو سوہنْے نال جُدائی

حل لغات: سولیں: دردوں نے۔ مول: ہرگز۔ ساہی نہ ڈتڑم: دم نہ لینے دیا، کچھ فرصت نہ دی۔ اینویں: اسی طرح۔ قلم وہائی: قلم چلائی، تقدیر کی قلم نے میری قسمت لکھی۔

ترجمہ: مجھے درد و اندوہ نے سانس لینے تک کا وقفہ نہ دیا۔ شاید قادر مطلق نے میری قسمت اسی طرح لکھ دی تھی کہ محبوب سے مجھے جدائی نصیب ہوئی ہے۔

(1) کرڈتم تقدیر وو

(8) جندڑی جُھکدی جیڑا دُکھدا ویہلا وقت نبھایا[1] سُکھ دا
رنج و اَلم دی بھیڑ وو آفت پیوم سمائی

حل لغات: جندڑی: جان۔ جھکدی: مبتلائے الم ہے۔ جیڑا: جی، دل۔ دکھدا: سلگتا ہے۔ نبھایا: نباہ کیا۔ نہ بھایا: نہیں بھایا، راس نہیں آیا۔ بھیڑ: ہجوم، انبوہ، آفت، مصیبت۔ سمائی: آسمانی یعنی آسمانی آفت، آسمانی تکلیف۔

ترجمہ: جان زار و نزار (جوکھوں میں) اور دل سے دھواں نکل رہا ہے، میں نے تو اپنا وقت آرام سے نبھایا تھا، اب تو ایسا معلوم ہوتا ہے رنج و درد کا ہجوم ہے کہ یہ آسمانی آفت مجھ پر ٹوٹ پڑی ہے۔

(1) نہ بھایا

(9) مژگیں نشتر ہاں دی ماری پلکیں لائی کیبر کاری
زخم کُلڑے چیر وو ویندیں چوٹ چلائی

حل لغات: مژگیں: مژگاں، بھنویں۔ ہاندی: ہاں، سینہ، دل کی۔ کیبر: تیر، خنجر۔ کُلڑے: پیچیدہ، بے ڈھب۔ چیر: شگاف۔ ویندیں: جاتے ہوئے۔

ترجمہ: مژگان یار نے سینہ میں نشتر چبھو دیا اور پلکوں نے کاری تیر مارا۔ زخم جو محبوب نے جاتے ہوئے لگائے تھے بے ڈھب سے شگاف بن گئے ہیں۔ یہ ایسی چوٹ چلائی ہے کہ عمر بھر تڑپتے رہیں گے۔

Scanned with CamScanner

(10) لُوں لُوں سَڑدی ہُڈ چم گلدا دِلڑی جَلدی سِینہ بَلدا
رَگ رَگ چُھٹڑی سِیرھ دو تیڈے برہُوں چُھڑائی

حل لغات: لوں لوں: رواں رواں۔ سڑدی: جل رہی ہے۔ ہڈ: ہڈی' استخواں۔ چم: چمڑا۔ گلدا: گلتا ہے۔ جلدی: جلتا ہے۔ بلدا: شعلہ افروز ہوتا ہے' جھلس جاتا ہے' بھڑکتا ہے۔ چھٹڑی: چھوٹی' بہہ نکلی۔ سیرھ: دھار' فوارہ۔ چھڑائی: جاری کرائی ہے' بہادی۔

ترجمہ: بدن کا رواں رواں جل رہا ہے' ہڈیوں اور چمڑے تک گل گئے ہیں' دل جلتا ہے اور سینہ دہکتا ہے' رگ میں سے خون کے فوارے چھوٹ رہے ہیں' جو تمہاری محبت ہی نے جاری کئے ہیں' اے محبوب!

(11) صَبر قَرار آرام گیوسے بارِ ملامت مُفت چَتوسے
کانی بے تدبِیر دو جانیؔ لا ڈِکھلائی

حل لغات: گیوسے: ہمارا گیا۔ چتوسے: ہم نے اٹھایا' برداشت کیا۔ کانی: تیر' بددعا کا حربہ۔ بے تدبیر: وہ صدر جس کی بہتری یا علاج کی کوئی تدبیر نہ ہو سکے۔ جانی: محبوب نے۔ لا ڈکھلائی: لگا کر دکھا دیا ہے۔

ترجمہ: محبوب نے اپنے فراق کا ایسا کاری تیر لگا کر دکھایا ہے' جس کا کوئی علاج ہی نہیں ہو سکتا۔ آہ مفت میں ملامت کا بوجھ اٹھایا اور صبر و آرام بھی گنوا بیٹھے لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔

(12) یار فرِیدؔ نہ کھڑ مکلایا کیچ گیا وَل گھر نہ آیا
ڈِتڑس جُڑ[1] تعزِیر دو کِتیُس خُوب بھلائی

حل لغات: کھڑ: کھڑے ہو کر۔ مکلایا: الوداع کہا۔ ول: پھر۔ ڈتڑس: اس نے دی۔ تعزیر: سزائے جرم۔ جڑ: خوب۔ کتیس: اس نے کیا۔

ترجمہ: اے فرید محبوب نے تو جاتے ہوئے ذرا سا رک کر وداع بھی نہ کہا اور اپنے وطن کیچ جا کر پھر اس نے گھر کا رخ تک نہ کیا۔ اس نے محبت کے جرم کے خوب سزا دی اور اچھی بھلائی کی ہے۔

(1) جوڑ

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 243

(1) عِشق چلائے تیر ڈاڈھے ظُلم قہر دے
یار مِلیا بے پیر لُوں لُوں وِچ سَو دَردے

حل لغات: ڈاڈھے: سخت' زیادہ زور سے۔ ملیا: ملا۔ بے پیرز: جس کا کوئی مرشد نہ ہو' یعنی کسی کا کہنا نہ مانے' خود رو' اکھڑ۔ قہر: غضب۔

ترجمہ: عشق نے سخت ظالمانہ تیر مارے (شومئی قسمت سے) یار بھی بے مرشد ملا ہے۔ جس کی بے مہری کے سبب روئیں روئیں میں سو سو (سینکڑوں) درد ہے۔

(2) عِشق اجاڑی جھوک اَمن دی   نظر نہ آوّم جوہ جَتن دی

سوز ڈِتس جاگیر جیڑا سولاں سَڑدے

حل لغات: اجاڑی: برباد کی۔ جھوک: بستی' آبادی۔ نظر نہ آوم: مجھے نظر نہیں آتی۔ جوہ: ٹھکانا' قرار گاہ' جائے پناہ' منزل۔ جتن: تدبیر' کوشش' شتربان۔ ڈتس: اس نے دی۔ جیڑا: دل' جی۔ سولاں: درد میں' دکھوں میں۔ سڑدے: جلتا ہے۔

ترجمہ: محبت نے میرے امن و امان کی آبادی (جھوک) کو اجاڑ دیا ہے۔ شتربانوں کی کوئی منزل دکھائی نہیں دیتی اور ہمیں سوز کی جاگیر ملی ہے۔ جس کی وجہ سے دل درد و الم سے جل رہا ہے۔

(3) تول ڈکھاں دی سیجھ نہ بھاندی   سول سراندی درد پواندی

رگ رگ وچ ہے پیڑ ڈسدا روگ اندر دے

حل لغات: تول: دولائی' رضائی۔ نہ بھاندی: نہیں بھاتی۔ سراندی: سرہانے۔ پواندی: پاؤں کی طرف' پائنتی۔ پیڑ: درد۔ روگ: بیماری' درد۔ ڈسدا: دکھائی دیتا ہے۔ اندر دے: دل کے' سینے کے۔

ترجمہ: بستر کا یہ حال ہے کہ دکھ درد کی رضائی ہے اور سیج تک نہیں بھاتی' یعنی درد سرہانے اور پائنتی پر مسلط ہے بدن کے رگ رگ میں درد ہے اور تمام اندرون جسم روگ ہی روگ ہے۔ (لفظ درد جس پہلو سے اُلٹو درد ہے۔)

(۱) مول (۲) رگ رگ میں سو پیڑ (مثنوی معدن عشق)

(4) رہن نہ ڈیندی پیڑ پرائی   سک مہینوال دی روز سوائی

کیجو لوڑھیم سیڑھ بوڑم کن کپر دے

حل لغات: پیڑ پرائی: غم محبت۔ سک: چاہت۔ رہن نہ ڈیندی: نہیں رہنے دیتی' صبر و قرار نہیں آتا۔ پیڑ: درد۔ پرائی: دوسرے کی۔ سک: انتظار' شوق۔ مہینوال: سوہنی کا عاشق' بھینسیں چرانے والا (محبوب)۔ کیجو: شاید' مبادا' غالباً کے معنوں میں آتا ہے۔ لوڑھیم: بہادے گا' پانی میں۔ سیڑھ: دریا کی تیز اور درمیانی دھار کو سیڑھ کہتے ہیں۔ بوڑم: غرق کر دے گا۔ کن کپر: طوفان' دریا کی طغیانی کی خوفناک اور عمیق گہرائی۔

ترجمہ: محبوب کی محبت مجھے ایک لحظہ بھی چین سے نہیں رہنے دیتی۔ محبوب مہینوال کی انتظار اور شوق دیدار روز افزوں ہے شاید یہ محبت مجھے اپنے بحر محیط کی تیز دھارے میں بہا کر طوفان تلاطم کی عمیق گہرائیوں میں غرق کر دے گی۔

(1) ڈسدم

(5) سُکھ سُمھن دا وقت وِہایا بار بِرہوں دا سِر تے آیا
گزر گئی تدبیر نبھ گئے وقت ہُنَر دے

حل لغات: سکھ سمھن دا وقت: چین سے سونے کا وقت' آرام سے نیند کرنے کا موقعہ۔ وہایا: گزر گیا' بیت گیا۔ نبھ گئے: گزر گئے۔ ہنر: ہنرمندی' عقلمندی۔

ترجمہ: سکھ چین اور آرام سے نیند (سو جانے) کا وقت گزر گیا' عشق کا بوجھ ایسا سر پر آن پڑا ہے کہ اب نہ کوئی تدبیر سوجھتی ہے اور نہ کوئی ہنر کام دیتا ہے۔ عقل اور دماغ دونوں ختم ہو چکے ہیں۔

نوٹ: "مثنوی معدن عشق" یہ بند بھی درج ہے:

روندے کھپدیں نینہہ نبھانواں دم دم دل دلگیر پیواں گھٹ زہر دے

(6) رِنبھن فرید اے ڈُکھ ڈوہیلے شالہ نال وصال سُہیلے
ہوواں شکر رشیر گزُرن ڈینہہ سفر دے

حل لغات: نبھن: گزر جائیں۔ ڈکھ ڈوہیلے: بدنصیب دکھ۔ شالا: ماشاء اللہ کا مخفف معلوم ہوتا ہے مگر اس کے معنی دعا کے لئے جاتے ہیں۔ سہیلے: سہیل' محبوب کو کہتے ہیں' ایک ستارہ کا نام ہے۔ دوسرا اور تیسرا مصرع ایک منقول قلمی میں اس طرح بھی لکھا ہے: "شالا یار سجن رب میلے۔ تھیون کھنڈ تے کھیر" اس کے معنی ظاہر ہیں اور زیادہ چست معلوم ہوتے ہیں۔

ترجمہ: اے فرید یہ منحوس دکھ اور درد ہجر کے دن گزر جائیں' خدا کرے ان کے اختتام پر میں اپنے محبوب کے وصال سے بہرہ ور ہو کر اس سے شیر و شکر ہو جاؤں اور میرے سفر کی صعوبتوں کے دن بیت جائیں۔

نوٹ: "مثنوی معدن عشق" میں یہ شعر اس طرح ہے:

نال وصال فرید ہمیشہ تھیواں شکر شیر' گزرن ڈینہہ سفر دے

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 244

(1) غمزے کردے جنگ لڑدے مُول نہ اڑدے
نیزے رتیر تفنگ قہری نازُ نظر دے

حل لغات: جنگ: لڑائی' جھگڑا۔ لڑدے: لڑتے ہیں' جنگ کرتے ہیں۔ مول: ہرگز۔ اڑدے: ہچکچاتے۔ قہری: غضب کی' قہر آلود۔

ترجمہ: محبوب کے غمزے جنگ کرتے ہیں اور نازنین نگاہ کے نیزے تیر و تفنگ کی طرح سخت ظالم ہیں' جو بغیر لڑائی کئے

ہرگز نہیں ٹلتے۔

(1) نار

(2) زُلف ہے رِبشیرَ ابرُو بچھوے مارِن ڈَنگ رِنسنگ
رِچکدے زخم جگر دے

حل لغات: بشیر: سیاہ رنگ کا سانپ۔ بچھوے: بچھو۔ مارن: ماریں۔ ڈنگ: ڈنک۔ نسنگ: بے رکاوٹ' بے دھڑک' بے دریغ۔ چکدے: ٹپک رہے ہیں۔

ترجمہ: زلفوں کے سیاہ سانپ اور ابروؤں کے بچھو بے دریغ ڈنک مارتے ہیں' اس لئے جگر کے زخموں سے خون ٹپک رہا ہے۔

(3) سَانْوَل دی ہے طرز انوکھی تَن نازک رِدل سَنگ
ذرہ رِمہر نہ کردے

حل لغات: سانول: ملیح محبوب۔ انوکھی: عجیب' نرالی۔ ذرہ: ذرا بھر بھی۔ مہر: مہربانی' رحم۔

ترجمہ: محبوب کا عجیب طریقہ ہے کہ جسم تو نہایت نازک نرم ہے مگر دل پتھر کی طرح سخت ہے ذرہ بھر بھی مہربانی نہیں کرتا۔

(4) رِبرہوں اَساں وَل خلعت بھیجی ساوا رِپیلا رنگ
سَو سَو سُول اندر دے

حل لغات: اساں ول: ہماری طرف۔ خلعت: انعام۔ ساوا: سبز۔ پیلا: زرد رنگ۔ سول: درد' دکھ۔

ترجمہ: محبت نے ہمارے پاس سینکڑوں اندرونی درد اور خون خشک ہو جانے کی وجہ سے سبز و زرد رنگ کی خلعت بھیجی ہے۔

(5) رِعشق وَنْجایُم شَرم بھَرم کُوں گیا نامُوس تے نَنگ
گزُرے وقت صَبر دے

حل لغات: ونجایم: گم کر دیا' ضائع کر دیا۔ بھرم: عزت' ناموس' وقار۔

ترجمہ: عشق نے ہمارا شرم و بھرم ضائع کر دیا ہے اور اب ہم ننگ و ناموس کھو چکے ہیں اور بے صبر ہو گئے ہیں۔ صبر و قرار کے وقت گزر گئے۔

نوٹ: "مثنوی معدن عشق" میں یہ بند بھی درج ہے:

دَرد کُلہڑا کپڑے پیوسے تَن مَن چور حورنگ

لگڑے روگ قہر دے

(6) حال فرید دا ڈُکھ ڈوہیلا دِلڑی کیتس تنگ

ناں جیندے ناں مردے

حل لغات: ڈوہیلا: اندوہناک، درد سے بھرا۔ کیتس: اس نے کیا۔ جیندے: جیتا ہے۔ مردے: مرتا ہے۔

ترجمہ: فرید کا کیا حال پوچھتے ہو۔ اس کی حالت دردناک اور پُرآشوب ہے۔ دل نے اسے بہت تنگ کر رکھا ہے۔ اب نہ وہ زندوں میں ہے، نہ مردوں میں۔

☆ ━━ ☆ ━━ ☆

کافی 245

(1) کاں کوکو کرکر لوندا ہے کوئی قاصد یار دا اوندا ہے

حل لغات: کاں: کوّا۔ کوکو: کوّے کی آواز۔ لوندا ہے: بولی بولتا ہے، کائیں کائیں کرتا ہے، چلاتا ہے، شور مچاتا ہے۔

قاصد: پیغام لانے والا۔ اوندا ہے: آرہا ہے۔

ترجمہ: آج کوا جو اس طرح کائیں کائیں کر کے شور کر رہا ہے۔ اس کے شگون سے معلوم ہوتا ہے شاید محبوب نے یاد کیا ہے اور اس کا کوئی قاصد آ رہا ہے۔

نوٹ: بعض نسخوں میں "کاں کوکو کرکر" کی بجائے "کاں کوکو کر کے" درج ہے۔ دونوں کا مفہوم ایک ہے۔

(2) رُت ساوَنڑ دی ڈِینہہ ملھاری باد شمالی رِکنڑ مِنڑ جاری

بوئی لانی کھپ خُوب پھلاری کرڑ کنڈا سب بھوندا ہے

حل لغات: ملھاری: ابرآلود۔ کن من جاری: بوندا باندی ہو رہی ہے، بوندیں پڑ رہی ہیں۔ بوئی، لانی، کھپ، خوب (خوب کلاں)، کرڑ اور کنڈا: سب ریگستان کی بوٹیوں کے نام ہیں جو برسات میں خوبصورت دکھائی دیتی ہیں۔ کرڑ: کریر۔ کنڈا: ببول۔

ترجمہ: ساون کا موسم ہے اور آسمان ابر آلود ہے، شمالی ہوائیں چل رہی ہیں اور بوندا باندی ہو رہی ہے، ریگستانی بوٹیاں بوئی، لانی، کھپ شگفتہ ہو گئی ہیں، کریر اور ببول سب اچھے لگتے ہیں۔

(3) آس آئی تے یاس سِدھائی جھُڑ بادل آ جھُرمُر لائی

اُجڑیاں جھوکاں خُنکی چائی غم ڈر ڈر لک پوندا ہے

حل لغات: آس: امید۔ یاس: ناامیدی۔ سدھائی: چلی گئی، واپس ہوئی۔ جھرمر: رم جھم۔ اجڑیاں: اجڑی ہوئی، ویران۔

خنکی چائی: محاورہ ہے، سرسبز ہوئیں، آباد ہوئیں۔ لک پوندا ہے: چھپ جاتا ہے۔

ترجمہ: ناامیدی رخصت ہو گئی ہے اور امیدیں آ گئی ہیں' بوندا باندی ہونے لگی ہے اور ویران مقامات سرسبز ہو گئے ہیں۔ اب تو یہ حالت ہے کہ درد غم چھپنے اور مٹنے کی کوشش کر رہا ہے۔

(4) رمینہ برسات خوشی دے ویہلے چھیڑن چھیڑو چھانگ سویلے
آپے دِلبر رِیتے میلے جَیں بِن جی تڑپھوندا ہے

حل لغات: ویہلے: یائے مجہول' وقت' سماں۔ چھیڑن چھیڑو: چرواہے مال چرانے کے لئے نکالتے ہیں۔ چھیڑو: چرواہے۔ چھانگ: گلے' مویشیوں کے گلے۔ سویلے: سویرے۔ آپے: خود ہی۔ میلے: تدبیر' ملاقات' ملاپ۔ جیں بن: جس کے بغیر۔ تڑپھوندا ہے: تڑپتا ہے' بے تاب اور مضطرب سا ہے۔

ترجمہ: برسات کا موسم ہے' خوشی کے وقت ہیں' چرواہے بھی مارے خوشی کے مال مویشی کو بہت سویرے چرانے کے لئے باہر نکال کر لے جاتے ہیں' دلبر نے جس کے لئے دل ہمیشہ تڑپتا تھا' خود ہی آ کر ملاقات کی ہے۔ دلبر نے خود ملنے کا سبب بنا دیا ہے۔

(5) رِٹبے ریخاں تھل تے ڈَہر کُل گُل ڈِسدے احمر اصفر
ڈُکھ کشالے گزرے یکسر سُکھ رَگ رَگ وِچ دَھوندا ہے

حل لغات: ٹبے: ٹیلے۔ ریخاں: جمع ریخ کی' ریگستان کے نشیبی پیچدار ڈھلوانی راستے۔ احمر: سرخ' لال رنگ کے پھول مثلاً گلاب۔ اصفر: زرد' پیلے رنگ کے پھول گیندا' جعفری۔ کشالے: دکھ درد۔ سکھ: آرام۔ یکسر: تمام' بالکل۔ دھوندا ہے: نہاتا ہے۔

ترجمہ: ریگستان کے تمام ٹیلے ہموار زمینیں' سرخ اور زرد پھولوں سے مزین ہیں بہار آ گئی دکھ اور تکلیفیں بالکل ختم ہو گئی ہیں' اور بدن کی رگ رگ میں راحت و اطمینان سرایت کر گئے ہیں (سکھ چین رگوں میں دوڑ رہا ہے۔)

(6) ڈُکھ ڈوہاگ دا وقت وہایا بھاگ سُہاگ دا ویہلا آیا
یار فرید آنگن پَوں پایا ہار سِنگار سُہوندا ہے

حل لغات: ڈکھ ڈوہاگ: دکھ درد۔ وہایا: گزر گیا' بیت گیا۔ انگن پوں پایا: انگن پاؤں پاون محاورہ ہے' آنگن میں قدم رکھا' گھر میں آنا۔ سہوندا: سہاتا ہے' دل پسند' زیب دیتا ہے۔

ترجمہ: اے فرید محبوب نے میرے آنگن میں قدم رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ ہار اور زینت و سنگار سب سہاؤ کے معلوم ہوتے ہیں' سج رہے ہیں کیونکہ اب دکھ کا وقت گزر گیا اور عیش کا وقت آ گیا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

Scanned with CamScanner

کافی 246

(1) گزر گئی گزران غم دے سانگ رلیوسے ڈٹھڑا جمل جہاں نہ کجھ پلڑے پیوسے

حل لغات: گزران: اوقات کا بسر ہونا' عمر کا گزرنا۔ سانگ: ساتھ' شمولیت۔ رلیوسے: ہم اکٹھے ہوئے تھے' جمع ہوئے تھے۔ رلیوسے: ہم آوارہ پھرتے رہے۔ ڈٹھڑا: دیکھ لیا۔ جمل: جملہ' تمام' کل' سارا۔ پلڑے: پلے میں' دامن میں۔

ترجمہ: وقت بسر ہو گیا ہے' عمر گزر گئی' مگر غم کا ساتھ ہمیشہ رہا' تمام جہاں دیکھ لیا' آزمالیا' ہمارے پلے تو کچھ بھی نہیں پڑا۔

(1) حالا

(2) ویندیں یار نہ کھڑ مکلایا کیچوں کوئی پیغام نہ آیا
جندڑی دا جنجال گل دا گیڑ تھیوسے

حل لغات: ویندیں: جاتے ہوئے۔ کھڑ: توقف کرکے۔ نہ مکلایا: وداع نہ کیا۔ کیچوں: کیچ سے' محبوب کے وطن سے۔ جنجال: پنڈتوں اور برہمنوں کے مریدوں اور حلقہ بگوش کو کہتے ہیں' رضاکار' مرید مگر یہاں مراد بکھیڑا' فضول بوجھ۔ گل دا گیڑ: گلے کا پھندا۔ تھیوسے: ہمارا ہوا۔

ترجمہ: یار نے جاتے وقت ذرا توقف کر کے الوداع بھی نہ کہا اور کیچ پہنچ کر کوئی پیغام بھی نہ بھیجا۔ (اس طرح) جی کا جنجال ہمارے گلے کا پھندا ہو گیا۔

(3) ناں ماہی ناں رنگ مہیں دی جھوک اُجاڑ ڈسم تہیں ڈینہ دی
بیلا تھیا ویران تھی بے آس رلیوسے

حل لغات: ماہی: محبوب' دوست۔ رنگ مہیں دی: بھینسوں کی آواز۔ تہیں ڈینہ دی: اسی دن سے' اس وقت سے۔ بیلا: جنگل' چراگاہ۔ رلیوسے: ہم آوارہ ہوئے۔

ترجمہ: جس دن سے محبوب چلا گیا ہے اسی دن سے جھوک ایسی ویران اور برباد ہو گئی ہے کہ اب بھینسوں کی آواز سننے کو بھی جی ترس گیا ہے اور چراگاہ تک ویران ہو گئے ہیں' ہم بے آس ہو کر آوارہ و سرگردان ہو گئے ہیں۔

(4) لانویں لہندیں پیوم وِچھوڑا کھارے چڑھدیں آیم دھوڑا
مہندی سرخی بان نیلا رنگ وٹیوسے

حل لغات: لانویں لہن اور کھارے چڑھن: یہ دونوں شادی کی رسمیں۔ وچھوڑا: جدائی۔ دھوڑا: دھکا' ٹھوکر' صدمہ۔ وٹیوسے: وٹایا' بدل گیا' رنگ بدل گیا۔ بان: خوشبو' لوبان۔ پیوم: مجھے پڑا۔

ترجمہ: مجھے شادی کی دو اہم رسموں' لانواں اور کھارے چڑھنے کے ادا کرنے کے دوران ہی جدائی ملی اور دھکا لگا تھا اور مہندی سرخی اور بان جیسی خوش رنگ اشیاء سے سرخ رنگ کی بجائے نیلے (اداسی اور فراق) بدل کر آنے لگا۔

Scanned with CamScanner

(1) یان

(5) وَیڻ سیاپے ماتم گاہنٖڑے ڈُکھ ڈوہاگ دے تُول رِہانے
سُولاں دا سامان ازلُوں ڈاج ڈھیوسے

حل لغات: وین: ماتمی نوحہ' بین۔ سیاپے: غم ماتم کی سینہ کوبی۔ گاہنے: گہنے' زیور۔ ڈوہاگ: مصیبت' بدبختی۔ وہانے: سرہانے' تکئے۔ سولاں دا: رنج و الم کا۔ ازلوں: روز ازل سے' آغاز سے۔ ڈاج: جہیز۔ ڈھیوسے: ہم کو ملا۔

ترجمہ: میرے زیور بین نوحے اور ماتم ہیں اور میرے رضائی اور تکئے درد غم ہیں یہی درد و الم کا سامان مجھے ازل سے بطور جہیز کے ملا ہے۔

(6) چھوٹی عمر رنڈیپا آیُم کھوٹی قسمت کھوٹ کمایُم
ڈُوجھا اے ارمان وَیندیں نا مُکلیوسے

حل لغات: رنڈیپا: بیوگی۔ آیم: مجھے آئی۔ کھوٹ کمایم: آخر کھوٹی ثابت ہوئی' کھوٹی بات کی۔ ڈوجھا: دوسرا۔ مکلیوسے: ہم نے آخری الوداع بھی نہ کیا۔

ترجمہ: چھوٹی عمر میں مجھے رانڈ ہونا پڑا۔ کھوٹی قسمت نے میرے ساتھ دھوکا کیا۔ دوسرا یہ بھی ارمان ہے کہ محبوب نے جاتے وقت وداع بھی نہ کیا۔

(7) جِیندیں تیئں اے درد نبھیساں مَردیں دَاغ قَبر وِچ نیساں
رِپٹ رِپٹ تھیا خفقان رو رو خلق رُویوسے

حل لغات: جیندیں تیئں: زندگی تک۔ نبھیساں: گزاروں گی' بھگتوں گی۔ مردیں: مرتے ہوئے۔ قبر وچ نیساں: قبر میں لے جاؤں گی۔ خفقان: دل کی دھڑکن' دیوانگی کا عارضہ۔ رویوسے: ہم نے رلایا۔

ترجمہ: اس درد کو جیتے جی نبھاؤں گی اور مر کر بھی اس کو قبر میں ساتھ لے جاؤں گی' اسی درد میں روتے روتے خفقان ہو گیا ہے اور اس قدر روئی کہ خلق خدا کو رلا دیا۔

(8) جَیں بِن ہِک پَل مُول نہ وِسّے باقی کرنے آئے قِصّے
وَہ تقدیر دا شان کیا ہا کیا تھی گیوسے

حل لغات: جیں بن: جس کے بغیر۔ مول: بالکل۔ وسے: دل بہلنا۔ ہا: تھا۔ کیا تھی گیوسے: ہمارا کیا ہو گا۔

ترجمہ: جس محبوب کے بغیر ایک پل بھی نہ بہلتا تھا' اب اس کے قصے کرنے ہی باقی رہ گئے ہیں۔ سبحان اللہ تقدیر کی عجیب شان ہے کہ کیا تھا اور اب ہمارے لئے کیا سے کیا ہو گیا ہے۔

(9) کر کر یاد فرید سَجَنْ کُوں لاگل رووّاں رِہک رِہک وَٹن کُوں

جان   جگر   وِچ   کان   جانی   جور   مریوسے۔

حل لغات: کوں: کو۔ لاگل: گلے سے لگا کر۔ ہک ہک ون: ایک ایک درخت۔ کان: تیر' برچھی۔ جانی: محبوب نے۔ جوڑ مریوسے: خوب مارا۔

ترجمہ: اے فرید محبوب کو یاد کر کے میں جنگل کے ہر ایک درخت کو گلے لگا لگا کر روتی پھرتی ہوں میرے دل و جان کے اندر محبوب نے خوب تاک کر کے تیر مارا ہے۔ (کیا خوب تیر لگایا ہے۔)

(1) لانواں

☆ ——— ☆ ——— ☆

کافی 247

خواجہ صاحب نے اس کافی میں اپنا مسلک "ہمہ اوست" (وحدت وجودی) کی وضاحت فرمائی ہے۔

(1) کرن نظارے تیز نظر شالا جیویں   نور   وجود   عیانے

حل لغات: کرن: کریں۔ نظارے: دیدار۔ تیز نظر: تیز نگاہ والے' دوربین' حقیقت شناس۔ شالا جیویں: اے مخاطب' خدا کرے جیتے رہو' یہ کلمہ دعائیہ ہے۔ موسیقی کی لے کو بڑھانے کے لئے ہر اول مصرعے کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ شعر اور بحرِ عروضی سے یہ لفظ باہر ہے۔

ترجمہ: صرف تیز نظر لوگ (ہی) نظارے کر سکتے ہیں (حالانکہ) "وجود" کا نور بالکل عیاں ہے تاہم اسے صرف وہی لوگ دیکھ سکتے ہیں جن کی نظر تیز ہوتی ہے۔

(2) سرّ سُبحانی رازِ انا الحق   رندی   وِرد   لسانے

حل لغات: سر سبحانی: حضرت بایزید بسطامیؒ کا ارشاد **سبحانی ما اعظم شانی** (کیا ہی عظیم ہے میری شان) کا راز۔ **انا الحق:** وہ کلمہ جو منصور کی زبان سے نکلا تھا اور جس کی پاداش میں علمائے شریعت ظاہری نے اس کو سزائے سولی (دار) دلائی تھی۔ ورد: زیرِ استعمال وظیفہ۔ لسان: زبان۔

ترجمہ: **سبحانی ما اعظم شانی** اور **انا الحق** کے رازہائے دروں صرف حضرت بایزید بسطامیؒ اور حضرت منصور کے لئے وقف نہیں تھے بلکہ اس رند کی زبان پر بھی ایسے کلمات جاری ہیں۔

(3) وِرد   مبانی   کشف   معانی   اہل   پر دلیندا   شانے

حل لغات: ورد مبانی: ظاہری سلوک' وظیفہ جات۔ کشف معانی: چھپی ہوئی باتوں کا انکشاف' معنی کا ظاہر ہونا۔

ترجمہ: ظاہری سلوک اور اس سے مکاشفہ جات صرف اہل دل اصحاب کا شان ہے' ہر شخص نہ اس اہم درد کا اہل ہو سکتا ہے اور نہ ہر دل کشف اسرار کے دروازے کھول سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

(4) سمجھ سُنجانڑ غیر نہ جانڑ سَب صُورت سُبحانے

حل لغات: سنجان: پہچان۔

ترجمہ: اے مخاطب سالک یہ اچھی طرح سمجھ لے کہ تمام صورتوں میں قدرت الٰہی کا راز موجود ہے۔ کسی صورت کو بھی غیر نہ جاننا یعنی ہر ایک صورت میں سبحان کا جلوہ ہے۔

(5) اوّل آخر ظاہر باطِن یار عَیان بیانے

حل لغات: اول: سب سے اولا' ذات ابدی۔ آخر: سب سے آخر' باقی ذات ازلی مراد باری تعالیٰ۔ عیان بیان: صاف ظاہر' بین طور پر ظاہر ہے۔

ترجمہ: محبوب حقیقی جس کی شان اول و آخر ظاہر و باں ہے اس کی قدرت تو ہر جگہ ظاہر اور کھلی ہوئی ہے۔

(6) کِتھ منصُوری تے طیفوری کِتھ سَرمد صنعانے

حل لغات: کتھ: کہیں' کسی جگہ۔ منصوری: حضرت منصور حلاج" کی جانب نسبت۔ طیفوری: حضرت بایزید بسطامی" کی نسبت سرمد" اور پیر صنعان" بھی ممتاز بزرگان صوفیائے کرام کے نام ہیں۔

ترجمہ: اس پاک لایزال کی قدرت کہیں حضرت منصور میں اور کہیں حضرت بایزید بسطامی" کی صورت میں کہیں حضرت سرمد اور پیر صنعان کی شکل میں ظاہر ہوئیں۔

(7) حُسن پرستی شاہد مستی سَاڈا دین ایمانے

ترجمہ: ہمارا دین و ایمان حسن پرستی اور محبوب مجاز پرستی ہے یعنی ہمارے لئے مجاز حقیقت کا رہنما ہے۔

(8) رہ توحیدی رِیت فریدؔی اَپنْڑے آپ دا دھیانے

ترجمہ: توحید کا راستہ یا فرید کا مسلک اپنے دل میں دھیان کرنا ہے' اپنی حالت روحانی پر توجہ کرنا ہے **من عرف نفسہ فقد عرف ربہ** توحید کا اصل راز بھی یہی ہے اور خواجہ فرید کا طریق بھی یہی ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 248

(1) کِس دَھرتی سے آئے ہو تم کِس نگری کے بَاسی رے
پرَم نگر ہے دیس تمہارا پھرتے کہاں اُداسی رے

حل لغات: دھرتی: زمین' ملک اراضی۔ نگری: قصبہ' شہر' آبادی۔ باسی: رہنے والے' باشندے۔ اداسی: سیاحت' ایک جگہ نہ بیٹھنا۔

ترجمہ: اے سالک تم اپنی حقیقت پر غور کرو' کہاں سے آئے ہو اور کہاں کے رہنے والے ہو (ظاہر ہے کہ انسان آدم اول حق تعالیٰ کے قرب خاص یعنی جنت سے دنیا میں آیا) تم تو پرم نگری (محبت کے ملک) سے آئے تھے' وہی تمہارا وطن تھا اب اس مقام نورانی کو کیوں بھول کر اداسی اور حیرت زدہ پھر رہے ہو۔

(2) کیوں ہوتے ہو جوگی بھوگی روگی طرح براگی رے
انگ بھبُھوت رما کے کیونکر رکھتے بدن سَنیاسی رے

حل لغات: جوگی: یوگی' تارک الدنیا' فقیر۔ بھوگی: دنیا دار' مانگنے والے' گداگر۔ روگی: بیمار' صاحب درد۔ براگی: ویراگی' تیاگی' سادھو۔ انگ بھبھوت رمانا: بدن پر خاکستر ملنا۔ سَنیاسی: منو نے زندگی کے چار حصے کئے ہیں اس کے دو آخری حصے ویراگ نفسی کشی کرنے والے اور سنیاسی ہیں یعنی ویراگی بن کر انسان جنگلوں میں جاکر تپیہ کرے اور پھر چوتھے حصے میں ریاضت مکمل کرکے آبادی میں وعظ نصیحت کرنے کے لئے سنیاسی بنے۔

ترجمہ: تم نے جب اپنی حقیقت اور وطن معلوم کر ہی لیا تو پھر تمہارا جوگی' بھوگی' روگی' براگی اور سنیاسی کے روپ میں رہنما اور راکھ بدن کو ملنا کیا معنی رکھتا ہے۔

(1) سناسی

(3) اَپنْا آپ سنبھال کے دیکھو کر کے نظر حقیقت کی
فِکر نہ کیجو یارو ہرگز آسی یا نہ آسی رے

حل لغات: آسی: آئے گا۔

ترجمہ: اپنے آپ کو غور سے دیکھو اور حقیقت کی نگاہ سے دیکھو یارو اس بات کی ہرگز فکر نہ کرو کہ وہ (نظر) آئے گا یا نہیں۔ خدا کو اپنے اندر تلاش کرو' اس توہم کو دل میں جگہ نہ دینا کہ وہ تمہیں نظر آئے گا یا نہیں بلکہ نگاہ حق الیقین سے تم دیکھو اور پھر دیکھو' اس سے تمہیں نور خود بخود دکھائی دینے لگے گا۔

(4) تم ہو ساگی تم ہو ساگی. واگی ذرہ نہ واگی رے
اپنی ذات صفات کو سمجھو اپنی کرو شناسی رے

حل لغات: ساگی: ہوبہو۔ واگی: نقل' نقلی (ضد اصلی)۔

ترجمہ: (اے انسان! حقیقت کی نظر سے دیکھو کہ تو مظہر صفات خداوندی ہے تو خلیفۃ اللہ ہے' تیرے اطن میں نور الٰہی کی جھلک موجود ہے' اس کی اچھی طرح چھان بین کرو' وہ نُور کہاں سے آیا' کیوں آیا اور تم میں کس طرح آیا' اس طرح اپنی ذات صفات کے سمجھنے سے تمہیں اس نور خداوندی کا پتہ لگے گا **من عرف نفسه فقد عرف ربه** O تم ہی اصل حقیقت ہو' تم ہی ہو بہو ہو تم ذرہ بھر بھی نقلی یا غیر حقیقی نہیں ہو' اپنی ذات اور اپنی صفات کو سمجھ اور اپنی پہچان کرو۔

(5) بات فریدی سوچ کے ٹیٹو لاکر دِل کے کانوں کو

دونوں جگ کے مالک تم ہو بھولے اللہ راسی رے

حل لغات: اللہ راسی: جس کا خدا کے بغیر کوئی وسیلہ نہ ہو' محتاج۔

ترجمہ: اے سالک فرید کی اس بات کو دل کے کانوں سے سن کر اچھی طرح سمجھ لیں کہ اگرچہ ظاہری صورت میں تم بالکل عاجز و محتاج نظر آتے ہیں لیکن اصلیت میں یہ دنیا اور آخرت تمہارے ہی لئے ہیں' ان دونوں جہانوں میں جو کھیل تماشا ہے وہ تمہارے ہی لئے سجایا گیا ہے تم ہی دونوں جہانوں کے مالک ہو۔

(مسلک ہمہ اوست جو حضرت خواجہ کا مسلک ہے اس کے رو سے مطلب یہ ہے کہ تم ہی دونوں جگ کے مالک یعنی مظہر تم ہو۔)

☆—☆—☆

کافی 249

(1) کُل غیر کنوں جی واندے مُٹھی ریت انوکھی راندے

حل لغات: واندے: فارغ ہے' خالی ہے' بیزار ہے۔ ریت: رسم' طریقہ۔ راندے: راند بمعنی کھیل' مشغلہ۔

ترجمہ: تمام ماسوی اللہ سے دل خالی ہو گیا ہے صرف اسی ایک محبوب کا ہو گیا ہے' عشق کا یہ عجیب طریقہ اور انوکھی کھیل ہے۔

(2) سَٹ کر خویش قبیلہ تھیوسے بَردے تیڈڑے ناں دے

حل لغات: سٹ کر: چھوڑ کر' قطع تعلق کر کے۔ تھیوسے: ہم ہو گئے۔ بردے: غلام۔ تیڈڑے ناں دے: تیرے نام کے۔

ترجمہ: ہم خویش قبیلہ چھوڑ کر تیرے نام تک کے غلام ہو چکے ہیں۔

(3) سَب صُورت وِچ ڈھول سُنجّانو رِتھیوو ناں درماندے

حل لغات: ڈھول: محبوب' دوست۔ سنجانو: پہچانو۔ تھیوو: ہو جاؤ۔ درماندے: مبتلائے آزار۔

ترجمہ: ہر ایک صورت میں خالق کی صنعت کا جلوہ دیکھو اور پہچانو اس عمل میں درماندے' عاجز اور کلفت زدہ نہ ہو۔ (ہر شکل اور صورت میں محبوب کو پہچانو اور تھکے ہارے نہ بنو۔)

(4) رِسینے جھوکاں دِیدیں دیرے سوہنْے وست دِلاں دے

حل لغات: جھوکاں: قیام گاہیں۔ دیرے: ڈیرے۔

ترجمہ: دل کے حسین دوست کی قیام گاہیں سینوں میں اور ڈیرے آنکھوں میں لگے ہوئے ہیں۔

(5) ہر پَلپَل وِچ کول بغل وِچ یار رِمٹھے مَن بھاندے

حل لغات: پلپل: لمحے لمحے میں۔ کول: نزدیک' قریب (ایک نسخہ میں "ڈھول" ہے)۔ من بھاندے: دل پسند' خاطر خواہ۔

ترجمہ: محبوب شیریں ادا اور دل میں سما جانے والا ہر وقت بغل کے نزدیک دل کے اندر موجود ہے۔

(1) ماندے

(6) اکھیاں دے وِچ قطر نہ ماوَے سارے سجّنؔ سماندے

حل لغات: قطر: تنکا' خس۔ سماندے: سما جاتے ہیں۔

ترجمہ: آنکھوں میں جہاں ایک تنکا تک بھی نہیں سما سکتا وہاں سجن (محبوب) سارے کا سارا سمایا ہوا ہے۔

(7) شالا وَنج کر حضرت روہی ڈیکھوں گھر مِتراں دے

حل لغات: شالا: خدا کرے۔ ونج کر: جاکر۔ حضرت: محبت اور ادب کے لئے۔ روہی: ریگستان کو "حضرت روہی" فرمایا ہے۔ ڈیکھوں: ہم دیکھیں۔ متراں دے: دوستوں کے۔

ترجمہ: خدا کرے ہم جلدی ریگستان (روہی) جاکر دوستوں کے گھر چل کر دیکھیں۔

(8) سَٹ کر وِرد فریدؔ ہمیشہ رِگیت پَرم دے گانڈے

حل لغات: سٹ کر: پھینک کر' چھوڑ کر۔ پرم: محبت' عشق۔ گاندے: گاتا ہے' الاپتا ہے۔

ترجمہ: فرید تو ہمیشہ اپنے ورد و وظائف کو بھی چھوڑ کر عشق و محبت کے گیت گایا کرتا ہے۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 250

(1) کہیں ڈُکھڑی لائیم یاری روندیں عُمر گُزاریم ساری

حل لغات: کہیں: کیسی۔ ڈکھڑی: دکھ بھری۔ لائیم: میں نے لگائی۔ روندیں: روتے ہوئے۔ گزاریم: میں نے گزاری۔

ترجمہ: میں نے کیسی مصیبت بھری یاری دوستی لگائی کہ ساری عمر روتے میں بیت گئی (بسر ہوئی۔)

(2) سوہنڑے ہوت بلوچ اَویڑے ڈاڈھے کِیتے سخت نکھیڑے

ناں سُدھ سَلام سَنہیڑے کیڈے ویساں سُولاں ماری

حل لغات: نکھیڑے: جدائی' مفارقت۔ سدھ: اطلاع' خبر۔ سنہیڑے: پیغام۔ کیڈے ویساں: میں کہاں جاؤں گی۔ اویڑے: انوکھے' عجیب۔ سولاں ماری: درد کی ماری' کشتۂ الم' درد رسیدہ۔

ترجمہ: ہوت بلوچ محبوب شوخ نے جدائی کے بہت کچھ سامان بہم پہنچا دیئے ہیں اور اس پر مزید ستم یہ کیا ہے کہ نہ کوئی خبر بھیجتا ہے۔ نہ سلام نہ پیام ہے' میں درد کی ماری کہاں جاؤں؟

(3) رایھو راوَل رَانجھنڑ ماہی کھس دِلڑی رِتھیندا راہی

وَل کردا بے پرَواہی وہ ظُلم تے بے رِنرواری

حل لغات: ایہو: یہی۔ راول، رانجھن، اور ماہی: تینوں محبوب کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ کھس کر: چھین کر۔ تھیندا: ہوتا۔ راہی گیر: راہ گیر، روانہ۔ ول: پھر، بعدازاں۔ بے نرواری: نروار بمعنی عدالت بے نرواری، بے انصافی، ظلم و ستم۔

ترجمہ: اس رانجھن جوگی محبوب کا ظلم اور بے انصافی دیکھئے کہ خود محبّت کر کے دل چھین لیتا ہے اور پھر بے پرواہی کر کے خبر تک نہیں لیتا۔

(1) تھی گیوں راہی

(4) مہینوال نہال نہ کیتم چھڈ کلہڑی نال نہ نیتم
بھر جام ڈُکھاں دا پیتم پیش آئی شہر خواری

حل لغات: مہینوال: سوہنی کے محبوب کا نام، معشوق، محبوب، دوست، پیتم۔ نہال نہ کیتم: مجھے خوش نہ کیا۔ نال نہ نیتم: مجھے ہمراہ نہ لے گیا۔ پیتم: میں نے پیا۔ شہر خواری: شہر بھر کی رسوائی۔

ترجمہ: افسوس کہ محبوب نے مجھے خوشی کا موقعہ نہ دیا مجھے اکیلا چھوڑ کر چلا گیا مجھے اپنے ساتھ نہ لے گیا۔ اور اس کے فراق میں مجھے درد و غم کا جام پینا پڑا اور رسوائی کوچہ و بازار کو قبول کیا۔ (مجھے رسوائی اور بدنامی پیش آئی۔)

(5) سر آیا برہوں بکھیڑا ڈِینہہ رات ہمیشہ جھیڑا
ربیا کھاوَنڑ آنوِم ویڑھا ڈھولے اُصلوں محض وِساری

حل لغات: سر آیا: میرے سر پر آ دھمکا۔ برہوں بکھیڑا: محبت کا دھندا (جنجال)۔ جھیڑا: لڑائی، فساد۔ کھانون آوم: مجھے کھانے کو آتا ہے، میری زندگی لیتا ہے۔ ویڑھا: صحن خانہ۔ اصلوں: بالکل، محض۔ وساری: بھلا دی، فراموش کر دی۔

ترجمہ: محبت کا جنجال گلے میں آپڑا ہے اور دن رات یہی جھگڑا رہتا ہے محبوب دلنواز نے تو بالکل بھلا دیا ہے۔ اس کے فراق میں مجھے گھر کا صحن کھانے کو دوڑتا ہے ایسا ویران گھر معلوم ہوتا ہے کہ اس میں زندگی بھی دوبھر ہو گئی ہے۔

(6) جی جانی کارنڑ لوہندا غم دَرد اَلَم رَت کوہندا
گَل ہار غماں دا سوہندا سر سہرے مونجھ مُنجھاری

حل لغات: جی: دل، طبع۔ جانی کارن: محبوب کے واسطے، دوست کے لئے۔ لوہندا: مشتاق و مضطرب۔ کوہندا: ذبح کرتا ہے، مارے ڈالتا ہے، قتل کرتا ہے۔ سہندا: باعث زینت ہے، زیب دیتا ہے۔ سر سہرے: سر پر مونجھ کے سہرے ہیں۔

ترجمہ: طبیعت محبوب کے لئے ترس رہی ہے (غم و اندوہ اس بچارے دل کو آئے دن ذبح کرتے رہتے ہیں) اور درد و اندوہ سے ہمیشہ جان گھلی جا رہی ہے، غم کے ہار گلے میں اور گھبراہٹ و پریشانی کے سہرے سر پر سجے ہوئے ہیں۔

(7) ماہی آن وَساوے جھوکاں کیوں کرن سیالیں ٹوکاں

میڈیاں سبز تھیون وِل سوکاں ونجاں واری لکھ لکھ واری

حل لغات: وساوے: آباد کرے۔ جھوکاں: جھونپڑیاں۔ ٹوکاں: مذاق' طعنہ زنی' انگشت نمائی۔ سبز تھیون: سرسبز ہوں' شاداب ہوں۔ سوکاں: جمع ہے سوک کی' خشک درخت' سڑے سوکھے ہوئے بوٹے۔ واری: دو دفعہ اس مصرع میں آیا ہے' پہلے کے معنی قربان' صدقے' نچھاور۔ دوسرے واری کے معنی باری' دفعہ۔ لکھ واری: لاکھوں مرتبہ۔

ترجمہ: اگر محبوب ہماری جھونپڑیوں کو آکر آباد کرے' تو پھر سیال قوم کی عورتیں حاسد اور رقیب رشتہ دار کیوں طعنہ زنی کریں' وہ آئے اور میری امید کے خشک شدہ درخت پھر سرسبز ہوں اور میں لاکھوں دفعہ محبوب پر فدا اور قربان ہو جاؤں۔

(8) سے روگ ہزار کشالے تیڈے کارن جندڑی جالے
تھل مارو پربت کالے لاچار تتی ہٹ ہاری

حل لغات: سے: سینکڑوں۔ روگ: درد' مرض' بیمار۔ کشالے: تکلیف۔ تیڈے کارن: تیری خاطر۔ تھل مارو: قاتل ریگستان۔ جندڑی جالے: جان عاشق جھیل رہی ہے۔ پربت کالے: سیاہ پہاڑ' پربت۔

ترجمہ: اے محبوب تیرے لئے میری جاں پر سو روگ اور ہزار مصائب نازل ہوئے اور تھل مارو اور کالے پہاڑوں میں پریشانی سے عمر گزری۔ اب ناچار ہو کر میں سوختہ بخت اپنی ہار سلیم کرتی ہوں' میں ہار گئی اور تم جیت گئے۔

(1) گھالے

(9) جیں دلبر دی دل بردی تھیں باجھ فرید نہ سردی
جڑ لائیس چوٹ اندر دی وہ زخم کلڑا کاری

حل لغات: جیں: جس۔ دل بر دی: دل سے کنیز ہوں۔ تھیں: اس کے۔ بردی: کنیز' پرستار' خادمہ۔ نہ سردی: بسر نہیں ہوتی' نہیں گزر سکتی' قرار نہیں آتا۔ جڑ: ٹھیک تاک کر۔ لائیس: اس نے لگائی۔ کلڑا: انوکھا' بے ڈھب۔ کاری: جان لیوا۔

ترجمہ: اے فرید جس محبوب جس دلبر کا یہ دل غلام ہے۔ اس کے بغیر اب (زندگی) گزرتی نہیں مگر اس نے خوب چوٹ چلائی اور کاری زخم دل پر لگایا ہے' جو بہت بے ڈھب ہے اور جان لیوا بن گیا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 251

(1) کیا تھیا جو تیڈی ناں بنی تھیسی اوہا جو رب رگنی

حل لغات: کیا تھیا: کیا ہوا۔ جو تیڈی ناں بنی: تیری مراد نہ بر آئی' تیری بن نہ آئی۔ جو رب گنی: جو اللہ نے مقدر کیا ہے (گن لی ہے)۔

ترجمہ: اے سالک کیا ہوا اگر تیری مراد پوری نہ ہوئی' یہ یقین سمجھ لے کہ وہی ہو گا۔ جو مشیت ایزدی میں ہے مقدر میں

جو لکھا ہے وہی ہوگا' وہی ہوگا جو رب العالمین نے طے کیا ہوا ہے۔ (اس شعر میں توکل علی اللہ کا درس دیا گیا ہے۔)

(2) دَولت کوں چُوچی لا اڑّا ٹھگ باز دا ڈُھکو نہ کھا
آزاد تھی "صَفا" صَفَا چُنڑ گھن سُنجائی دی اَنی

حل لغات: چوچی: جلتی ہوئی لکڑی' انگارے۔ اڑا: چولہے میں آگ بھڑکانے کے لئے لکڑیوں کو آگے کرتے ہیں تو اس کو اڑانا کہتے ہیں۔ ڈھکو: ڈٹ' فریب' دھوکہ۔ ٹھگ باز: ٹھگی کرنے والا' فریب دینے والا۔ صفا" صفا: صاف صاف' بالکل۔ سنجائی: بے سروسامانی۔ سنجائی دی انی: بدقسمتی کا پہلو' انی کے لغوی معنی خلل انداز چیز' خلق' نوک' کنارا۔

ترجمہ: مال و دولت کو آگ لگا دے' یہ دنیا محض فریب نظر ہے اس کے فریب سے بچ کر رہ تمام تعلقات دنیاوی سے اچھی طرح آزاد ہو جا اور بدبختی کی تمام چیزوں کو اپنے مستقبل سے ہٹا لے۔ (اس بند میں **الدنیا جیفة و طالبھا کلاب** دنیا مردار ہے اور طالب دولت کتے ہیں۔ دنیا اور اس کی ہوس میں آغشتہ رہنا روحانیت کے لئے زہر قاتل ہے۔)

(3) دُنیا دا ناں تھی آشنا ہے اے مکارہ بے وفا
کھانویں نہ مُوذِنڑ دا دغا ہے پنج کَنڑی تیکوں گھَنڑی

حل لغات: ناں تھی: نہ بن' نہ ہو۔ آشنا: واقف' دوست۔ مکارہ: صحیح لفظ مکارہ بہ تشدید کاف ہے۔ استعمال میں اسی طرح بھی آتا ہے۔ مکروفریب کرنی والی۔ موذن: موذی کی تانیث' ایذا دینے والی' آزار رساں۔ دغا: فریب۔ پنج کنی: خیرات و صدقہ کا وہ حصہ جو صاحب خیر لوگ اپنی خوشی سے تقسیم کرتے ہیں' بسا اوقات اس میں جنس غلہ کی پانچوں قسمیں گندم' جوار' باجرہ' جو اور مکئی شامل ہوتی ہیں۔ گھنی: بہت' کافی۔

ترجمہ: تو دنیا کی محبت سے دور رہ اس سے دوستی نہ رکھ یہ تو مکارہ اور بے وفا ہے۔ کسی کے ساتھ آج تک اس نے وفا نہیں کی۔ ہمیشہ فریب میں مبتلا رکھتی ہے۔ اس موذی کے حسن صورت پر ہرگز مائل نہ ہونا' تیرے لئے اپنی مختصر سی کائنات پنج کنی' تمہاری زندگی برقرار رکھنے کے لئے کافی ہے' زیادہ حرص نہ کر اور دنیا طلبی سے بچ۔

(4) دَھج وَج دی جھک مگ تروڑ وے ڈورے تے مَلمَل چھوڑ وے
ہے ڈِلھ پتھر دی بھور وے تیں کان ہیرے دی کَنڑی

حل لغات: دھج وج: طمطراق' ظاہری شان و شوکت' امارت' غرور' دنیاداری۔ وج: شہرت۔ جھک مگ: جگ مگ۔ تروڑ: توڑ۔ ڈورے اور ململ: نفیس کپڑوں کے قسم ہیں۔ ڈلھ: ڈھیلا۔ بھور: ذرہ ذرہ کیا ہوا' ریزہ۔ ہیرے دی کنی: الماس کا ٹکڑا' قیمتی پتھر کا ٹکڑا۔

ترجمہ: دنیاداری اور ظاہری امارت کی شان و شوکت کو توڑ ڈال' باریک اور نفیس ڈورے اور ململ کے کپڑے پہننے چھوڑ دے' ہیرے کی کنی کو باوجود قیمتی اور بیش بہا ہونے کے بھی تو ڈھیلے اور پتھر کی بھور سمجھ وہ سنگریزہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

Scanned with CamScanner

(1) چھوڑ دے

(5) مُلّاں نہیں کہیں کار دے	شیوے نہ جانَڑ یار دے
سمجھن نہ بھیت اسرار دے	وَنج کنڈ دے بھرنے تھئے ڈَنی

حل لغات: مُلّاں: مُلّا' کم عمر اور بے عمل مولوی۔ کار: کام۔ شیوے: انداز' طریقے۔ بھیت: بھید' اسرار۔ اسرار: جمع سِرّ' راز' مخفی بات۔ کنڈ: پشت' پیٹھ۔ بھرنے: بل۔ ڈنی: گرنے کی آواز۔ تھئے ڈنی: دھم سے گرے۔

ترجمہ: کج فہم کج بحث اور کم علم ملا کسی کام کے نہیں ہیں۔ محض بیکار لوگ ہے وہ تو محبوب ازل کے انداز و ناز سے ناواقف ہیں اور اسرار الٰہی کے مخفی رموز کو سمجھ بھی نہیں سکتے' یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی کج فہمی کی وجہ سے پشت کے بل جا گرتے ہیں۔ (چاروں شانے چت ہو جاتے ہیں۔)

(6) ایں راہ ڈو آنویں نہ ہا	جے آئیں قدم ڈینہو ڈینہہ وَدھا
پچھوں تے نہ ڈیکھیں مونہہ وَلا	حیلہ کریں سر تیئں تنیں

حل لغات: ڈو: طرف' جانب۔ آنویں نہ ہا: تم نہ آتے۔ قدم ڈینہو ڈینہہ ودھا: ہر روز' دن بدن قدم آگے بڑھانا۔ پچھوں: پس پشت۔ مونہہ ولا: منہ پھیر کر۔ سر تیئں تنی: سر دھڑ کی بازی لگانا' ڈٹ جانا۔ حیلہ کریں: کوشش کرنا۔

ترجمہ: اے سالک تجھے اس راہ پر پہلے تو آنا ہی نہ چاہئے تھا یہ راستہ نہایت نازک ہے' جب اس راہ پر چل پڑے ہو اور آگے ہو تو پھر پیچھے مڑنا مردانگی نہیں' روز بروز قدم آگے بڑھاؤ اور جب تک جان میں جان ہے۔ پوری کوشش کر کے آگے بڑھنے کا حیلہ کرو۔

(7) نوہی ترس بارو چل رتی	روہیں پہاڑیں وچ تتی
شودی ستی رلدی وتی	نینہیں اکلھڑی ہِک جنی

حل لغات: نوہی: تجھ کو نہیں ہے' تمہارے پاس نہیں ہے۔ بارو چل: اے پردیسی محبوب۔ رتی: بالکل قلیل مقدار میں' ذرہ بھر' رتی تول۔ روہیں پہاڑیں: پہاڑ اور کہسار۔ شودی: قابل رحم' غریب' بیچاری۔ نینہیں: عشق کی وجہ سے۔ ہک جنی: تنہا' یک تن' ایک۔

نوٹ: ایک نسخہ میں لفظ "دری" بھی مرقوم ہے۔

ترجمہ: اے پنوں بلوچ تجھ کو رتی بھر رحم نہیں آتا دیکھ تو غریب بیچاری سسی روہ اور پہاڑوں میں ماری ماری پھرتی ہے اور وہ عشق کی ماری ہوئی اکیلی تن تنہا آوارہ سرگرداں ہے۔

(1) سسی

(8) ہے دل قہر دی مُبتلا	ہے او غضب دا بے وفا
مَن چھڈاتے مَن ڈے وی آ	آپت دے وچ کھڑ بڑ بنی

حل لغات: قہردی: غضب کی، سخت، بہت زیادہ۔ مبتلا: عاشق، فریفتہ، محبت میں غرق۔ من چھڑ: نہ چھوڑنے والا۔ من ڈے: نہ دینے والا، تنگ گیر قرض خواہ کی نسبت من چھڑ اور نادہندہ مقروض کی نسبت من ڈے کا لفظ بولتے ہیں۔ آپت دے وچ: آپس میں باہمی ایک دوسرے کے ساتھ۔ کھڑپڑ: اختلاف، جھگڑا، بحث، کھینچا تانی۔

ترجمہ: ایک طرف سسی ہے، جو عشق پنوں میں سخت مبتلا ہے اور دوسری طرف پنوں ہے جو غضب کا بے وفا ہے ان دونوں کی مثال تنگ گیر قرض خواہ اور نادہندہ مقروض کی ہے جن کی آپس میں کھینچا تانی چھڑی ہوئی ہے۔ ایک سراپا طلب اور آرزو ہے اور دوسرا سنگدل بے وفا ہے

(9) سُݨ بے وَفا دی گالھ وے   پچھُدے نہ ہرگز حال وے
اصلوں نہ لِہم سنّبھال دے   ڈے وے نہ چولی دی تَنّیٹ

حل لغات: گالھ: بات، حال، کیفیت۔ اصلوں: بالکل، محض، قطعاً۔ لہم نہ سنبھال: میری خبرگیری نہیں کرتا۔ چولی دی تنی: گلا بند کرنے کا تاگا، ایک تاگے کا ٹکڑا، محض بے قیمت شے، معمولی چیز۔

ترجمہ: محبوب بے وفا کی ذرا بات تو سنو اس نے کبھی حال تک بھی نہیں پوچھا اور عشق تباہ حال کی خبر تک نہیں لی اور کچھ التفات چھوڑ چولی تنی دینے تک کا بھی روادار نہیں ہوا۔

(10) تھی خوش فرید تے شاد وَل   ڈُکھڑیں کُوں نہ کر یاد وَل
راجھو تھیوم جھوک آباد وَل   ایہا نَیں نہ وَہسی ہک مَنّیٹ

حل لغات: تھی: ہو جا۔ ول: پھر۔ ڈکھڑیں کوں: دکھوں کو۔ اجھو: ابھی۔ تھیوم جھوک: میری بستی ہو گی۔ ایہا: یہی۔ نیں: نہر، ندی۔ نہ وہسی: نہ بہے گی۔ ہک منی: ایک ہی کنارے کی طرف۔

ترجمہ: اے فرید وصال یار کی توقع رکھ اور شاد و خرم ہو جا جو تکلیفیں پہنچیں ہیں ان کو یاد بھی نہ کر، خدا نے چاہا تو عنقریب ملے گا، اور جھوک آباد ہو گی، قدرت کا قانون ہے کہ دریا ایک ہی کنارے نہیں بہا کرتے کبھی اس کنارے بہتے ہیں کبھی اس کنارے۔ زمانہ سدا ایک جیسا نہیں رہتا۔

(1) تھیسم

☆ — ☆ — ☆

کافی 252

(1) کیا ڈُکھڑا نِینہہ لیوسے   ڈُکھ باجھ پَلّے نہ رپیوسے

حل لغات: لیوسے: ہم نے لگایا۔ ڈکھ باجھ: سوائے دکھ اور غم و درد کے۔ پلے نہ پیوسے: کچھ پلے نہ پڑا، حاصل نہ ہوا۔

ترجمہ: کیا تکلیف دہ عشق ہم نے لگایا کہ اس میں دکھ درد کے سوا کچھ بھی نہ ملا۔

(2) عِشق نہیں ہے ناز غضب دی تَن مَن کیتُس کولے
سُولاں سڑدیں آہیں بھَردیں ساری عُمر رنبھیوسے

حل لغات: نار: آگ' آتش۔ کولے کیتیں: جلا کر کوئلہ کر دیا۔ سولاں سڑدیں: درد سے جلتے ہوئے۔ نبھیوسے: ہم نے نبھائی' گزار دی۔

ترجمہ: عشق نہیں یہ تو کوئی غضب کی آگ ہے' جس نے تن بدن کو جلا کر کوئلہ کر دیا ہے' ہم نے تو ساری عمر دردوں کی آگ میں آہیں کر کر کے گزار دی ہے۔ (تکلیفوں میں جلتے جلتے اور آہیں بھرتے بھرے ہم نے ساری عمر گزار دی۔)
(1) سُولیں

(3) ناں غم خوار ناں کوئی ساتھی ناں کوئی حال وَنڈاوے
عِشق جیہاں دُکھ ہور نہ کوئی مَا پیُؤ وَیری تھیوسے

حل لغات: غمخوار: ہمدرد' محرم راز۔ ساتھی: رفیق۔ حال ونڈاوے: حال اور کیفیت دریافت کرے۔ جیھاں: جیسا۔ ہور: اور' دوسرا۔ ویری: دشمن' بیری۔

ترجمہ: عشق جیسا تو جہاں میں اور کوئی دکھ بھی نہیں' عاشق کا نہ کوئی ہمدرد ہے نہ یار و مددگار اور نہ کوئی پرسان حال ہے حتیٰ کہ ماں باپ جیسے دلی محبت کرنے والے بزرگ بھی دشمن بن گئے ہیں۔

(4) خویش قبیلہ ہر کوئی جانے منزل یار دیاں جھوکاں
سینگیاں سرتیاں کردیاں ٹوکاں سارا بھَرم لڑھیوسے

حل لغات: یار دیاں جھوکاں: محبوب کا مسکن۔ ٹوکاں: مذاق۔ بھرم: وقار' عزت۔ بھرم لڑھیوسے: ہم نے تمام ننگ و ناموس ضائع کر دیا' بہا دیا' تباہ کر دیا۔

ترجمہ: میرے رشتے دار اور قبیلے والے سب جانتے ہیں کہ میری منزل محبوب کی قیام گاہ ہے۔ ہم عمر سہیلیاں مذاق اڑاتی ہیں (اس طرح) ہم نے اپنا سارا وقار کھو دیا۔ (سارا ننگ ناموس گنوا دیا۔)

(5) گلیاں کُوچے شہر بزاراں لوگ مریندا کانے
ننڈھڑے وڈڑے ڈیون طعنے شَرم شعُور وَنجیوسے

حل لغات: کانے: طعنے۔ ننڈھڑے: ننڈھا' چھوٹی عمر والے۔ وڈڑے: بڑی عمر والے۔ ونجیوسے: ہم نے گنوایا' ضائع کر دیا۔

ترجمہ: کوچہ و بازار میں گزرتے ہوئے لوگ طعنے دیتے ہیں اور مزاح کرتے ہیں' چھوٹے بڑے طعنے دیتے ہیں' ہم نے اپنا سب شرم و شعور بھی گنوا دیا ہے۔ (ضائع کر دیا ہے۔)

Scanned with CamScanner

(6) گالھ نہیں اَجکل دی سَنجڑی روز ازل دی مُٹھڑی
بے نشان سَجَنْ دے کیتے نام نشان گنوّیوسے

حل لغات: گالھ: بات' واقعہ' کیفیت۔ سنجڑی: سونی' بے نوا۔ مٹھڑی: برباد شدہ' لٹی ہوئی۔ گنویوسے: ہم نے گنوا دیا۔

ترجمہ: میرے عشق کا واقعہ کوئی آجکل کا واقعہ نہیں ہے میں تو روز ازل سے لٹی ہوئی ہوں ہم نے ایک بے نشان محبوب کے لئے اپنا نام و نشان بھی گنوا دیا ہے۔

(7) ہار ہنجوں دا گل وِچ پانواں بَیٹھی رو رو حال وَنجانواں
پیت سوائی ریت نہ کائی ڈے سر مُفت گدھیوسے

حل لغات: ہار ہنجوں دا: آنسوؤں کے ہار۔ حال ونجانواں: حال سے بدحال ہونا۔ مفت گھدوسے: ہم نے مفت لے لیا۔

ترجمہ: عشق کی خاطر میں رو رو کر حال سے بدحال ہو رہی ہوں اور آنسوؤں کے ہار گلے میں پہن رہی ہوں' اور جانتی ہوں کہ سوائے عشق و محبت کے اور کوئی کام ہی نہیں ہے اسی محبت کو تو ہم نے سر دے کر مفت لیا ہے۔

(8) مونجھ منجھاری درد وِچھوڑا لِکھیا باب تتی دے ڈوڑا
یار فرید خرید نہ کیتا رو رو خلق رُوِیوسے

حل لغات: مونجھ منجھاری: اداسی اور دلگیری' پریشانی' گھبراہٹ۔ وچھوڑا: جدائی' فراق' ہجر۔ تتی دے باب: سوختہ جاں کی قسمت میں۔ ڈوڑا: دگنا۔ رویوسے: ہم نے رلایا۔

ترجمہ: اداسی اور دلگیری' درد اور جدائی اس بدبخت کی قسمت میں دگنی لکھی گئی۔ یار بے مثل نے خرید نہ کیا' ہم نے رو رو کر تمام دنیا کو رلا دیا۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 253

(1) گیا رول راول وِچ روہ راوے ناں یار مل دا ناں موت آوے

حل لغات: گیا رول: آوارہ و سرگردان کر گیا۔ روہ: پہاڑ۔ راوے: خشک اور پختہ زمین۔ راول: راوے کا رہنے والا' مجازاً سخت دل محبوب۔ راوا: اس حصہ زمین کو کہتے ہیں جہاں زمین سخت ہو اور نہری پانی نہ پہنچتا ہو' جہاں کا پانی تلخ ہو۔

ترجمہ: میرا سخت دل محبوب مجھے پہاڑوں اور جنگلوں میں آوارہ کر گیا ہے۔ اس مصیبت میں نہ محبوب ملتا ہے اور نہ ہی موت آتی ہے۔

(2) آتن کتیندیں سینگیاں سَتانوں جُگتاں مرندیاں بولیاں سُنانوں

Scanned with CamScanner

کئی کیس کردیاں کئی نوک لانّون   رجیڑا ہمیشہ صَدمے اُٹھاوے

حل لغات: آتن: بستی کا وسیع چبوترہ جہاں عورتیں جمع ہو کر چرخہ کاتتی ہیں' اس مناسبت سے بعض نے آتن کے معنی چرخہ ظاہر کیا ہے۔ ستانون: ستائیں۔ جگت: مغلق اور ذو معنی باتیں' لطیفہ گوئی۔ بولیاں سنانون: طعنے سناتی ہیں۔ کیس کردیاں: شرمندہ کرتی ہیں' طعنے زنی کرتی ہیں۔ نوک لانون: چبھتی ہوئی باتیں کرتی ہیں۔ جیڑا: جی' دل۔ صدمے اٹھاوے: صدمات برداشت کرتا ہے۔

ترجمہ: (محبوب راول کے فراق میں گھر باہر کے لوگ ستانے لگ گئے ہیں) ہم عمر سہیلیاں چرخہ کاتنے کے وقت طعنہ زنی کرتی ہین' جگت بازی کے علاوہ طرح طرح کی بولیاں سناتی ہیں اور قسم قسم کے مزاق کرتی ہیں اور بعض نوک جھونک کرتیں ہیں۔ عاشق کی زندگی اسی قسم کے صدمے (اٹھا رہی ہے) برداشت کرتی چلی آ رہی ہے۔

(3) بھینٹیں نہ بھاواں اَمڑی اَلاوے   پیکے سورہیے ہر کوئی ڈُکھاوے(1)

جانی اَویڑا پھیرا نہ پاوے   رہک سیجھ ساڑنے بیا توُل تاوے

حل لغات: الاوے: برا بھلا کہے۔ ڈکھاوے: آزردہ کرے۔ جانی: محبوب۔ اویڑا: پیچیدہ۔ پھیرا نہ پاوے: ادھر کا چکر نہ لگائے' پھیرا نہ کرے۔ پیکے: میکے' والدین کی طرف کے لوگ۔ سورہیے: سسرال۔ تول: دولائی۔ تاوے: تپائے' جلائے۔

ترجمہ: میں اپنی بہنوں تک کہ نہیں بھاتی' ناں گالیاں دیتی ہے' میکے اور سسرال کا ہر ایک آدمی دکھ دیتا ہے محبوب ایسا پیچیدہ مزاج ہے کہ وہ ادھر کا چکر تک نہیں لگاتا اور یہاں یہ حالت ہے کہ سیج انگاروں کی طرح جلاتی اور توشک عروسی آرام دینے کی بجائے جلا رہی ہے۔

---

(1) . پیکیوں سور بیھوں ہر کوئی لاوے

(4) ڈکھڑے سَسّی نوں ڈینہو ڈینہ سَوائے   جئیں ڈینہ بَروچل گھر ڈوسدھائے

مُونجھیں مُونجھائے سُولیں ستائے   قادر کڈاہیں وچھڑے مِلاوے

حل لغات: ڈکھڑے: دکھ درد۔ ڈینہو ڈینہہ: روز بروز۔ جیں ڈینہہ: جس دن۔ ڈو: طرف' سمت' جانب۔ کڈاہیں: کبھی کسی دن۔ مونجھیں: اداسیوں نے۔ منجھائے: غمگین کیا ہے۔ وچھڑے ملاوے: فراق زدہ مہجوروں کو ملادے۔

ترجمہ: جس دن سے پنوں بلوچ گھر کی طرف روانہ ہوا ہے اسی دن سے سسی کے لئے درد فراق روز افزوں ہے ہجر کی تکلیف اور دردوں کا ہجوم ہے' قادر کریم کبھی تو بچھڑے ہوئے دوستوں کو ملادے گا۔

(5) مُٹھڑی اکیلی سانوَل نہ بیلی   اَلبَھل نہ کر دی سر تے سَہیلی

نظرے حویلی سُنجڑی ڈوہیلی   مارُو تھلاں دی وَالی سُہاوے

حل لغات: مٹھڑی: برباد۔ بیلی: مددگار' رفیق۔ البھل: مدارات' خاطر' نگہداشت' آؤ بھگت۔ نظرے: نظر آتی ہے۔ سنجڑی:

سنسان۔ ڈوہیلی: بد قسمت محروم دکھوں کی ماری' دکھ بھری۔ والی: ریت' ریگ۔ سہاوے: زینت دے۔

ترجمہ: بیچاری سسی قسمت باختہ اکیلی ہے نہ محبوب ساتھ ہے اور نہ کوئی رفیق ہے۔ سہیلیاں تسلی نہیں دیتی ہیں' اب تو گھر کی حویلی سنسان اور دکھ بھری معلوم ہوتی ہے اور مارو تھل کی ریت ہی سہانی لگ رہی ہے۔

(6) قِسمت فرِیدا ڈِتڑی نہ واری　　اَصلوں پُنّل وَل رکیتُم نہ کاری

کیڈے ونجے دِل درداندی ماری　　رو رو نبھائی جگ نوں رُواوے

حل لغات: قسمت واری نہ ڈتڑی: قسمت نے ساتھ نہیں دیا' یاوری نہ کی۔ اصلوں: بالکل' محض۔ نبھائی: نہ بھانے والی۔ ول: پھر۔ کیتم نہ کاری: میری چارہ گری نہ کی۔ کیڈے: کدھر۔ ونجے: جائے۔ درداں دی ماری: کشتۂ الم۔ رواوے: رلائے۔

ترجمہ: اے فرید قسمت نے یاوری نہ کی محبوب پنل نے مری کوئی چارہ گری نہ کی نہ خبرلی اور نہ ہمدردی کی' یہ غیر پسندیدہ نہ بھانے والی درد زدہ دل کہاں جائے۔ یہ بدبخت خود رو رو کر تمام زمانہ کو رلائے اور کیا کرے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 254

(1) کیا ریت پریت سکھائی ہے　　سَب ڈِسدا حُسن خُدائی ہے

حل لغات: ڈسدا: نظر آتا۔

ترجمہ: عشق نے کیا سبق پڑھایا ہے کہ ہر جگہ حسن خدائی نظر آتا ہے۔ (ہر چیز میں حسن ازل کی جھلک دکھائی دینے لگی ہے۔)

(2) ڈِسدی یار رِمُٹھل دِی صُورت　　کُل تصوِیر اَتے کُل مُورت

ہر ویہلے ہے شگن مُہورت　　غیر دی خبر نہ کائی ہے

حل لغات: ڈسدی: دکھائی دیتی۔ مٹھل: محبوب شیریں ادا۔ تصویر: کاغذ یا کسی دوسری جگہ بنی ہوئی صورت۔ مورت: مجسمہ' بت۔ شگن: شگون' تفاول۔ مہورت: شگون۔ کائی: کوئی۔

ترجمہ: دنیا کی ہر ایک تصویر اور مجسمہ میں محبوب شیریں ادا کی قدرت نظر آتی ہے اور ہر وقت نیک شگون ملتے رہتے ہیں اور محبوب کی جلوہ نمائی کی خبر دیتے ہیں ہر وقت جو شگون اور تفاول لیا جاتا ہے اور اس میں سوائے ذات جل و علیٰ کی قدرت کے غیر کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

(3) ناز نہورے یار سجّن دے　　رعشوے غمزے مَن موہن دے

ہَر ہَر آن انوکھڑے وَن دے وَہ رِزینت زیبائی ہے

حل لغات: نہورے: طرز و ادا' انداز معشوقانہ' ناز۔ عشوے غمزے: اشارے 'کنایئے۔ آن: لمحے۔ انوکھڑے: انوکھے' نئے اور عجیب۔ ون: قسم' انداز۔ زیبائی: یہ لفظ زیبائش کی جگہ بطور حاصل مصدر استعمال کیا گیا ہے۔ وہ: کیا خوب۔ من موہن: دل موہنے والا (محبوب)۔

ترجمہ: محبوب جاں نواز کے ناز نہورے عشوے اور غمزے ہر ہر لحہ علیحدہ علیحدہ نمونے کے ہوتے ہیں' سبحان اللہ کیا زیب و زینت ہے تمام کائنات کی حسن و خوبی سے خالق کے حسن تخلیق کا پتہ چلتا ہے۔

(4) نخرے نُخرے نوکاں ٹوکاں دِلڑی جوڑ چُبھیندیا چوکاں
سوکاں سبز تھیاں وَل جھوکاں خُوبی خُنکی چائی ہے

حل لغات: نخرے: آنکھ کے معشوقانہ اشارے۔ نُخرے: اگرچہ اس کا تابع مہمل سمجھا جاتا ہے' مگر آنکھ سے سوا دوسرے اعضا کے اشارات دلکش کو نُخرے کہا جاتا ہے۔ عشوے' غمزے۔ نوکاں ٹوکاں: نوک جھونک۔ چبھیندیاں: چبھاتی ہیں۔ چوکاں: خلش' کچوکے۔ سوکاں: خشک شدہ' سوکھی۔ خنکی چائی۔: شگفتگی حاصل کی۔

ترجمہ: محبوب کے ناز آفرین عشوے غمزے' نوکاں اور چوکاں دل عاشق میں پوری طاقت کے ساتھ خلش کرتی ہیں اور نشتر چبھوتی ہیں' انداز محبوب نے وہ رونق پکڑی ہے کہ سوکاں خشک زدہ پودے بھی پھر ہرے اور سبز ہو گئے ہیں۔

(5) نازک چالیں نُور نَوَل دی رَمزاں بانکی طرز جَدَل دی
دَھار کجَل دی دَھاڑ اَجل دی سُرخی بھا بھڑ کائی ہے

حل لغات: چالیں: چال ایں۔ نور نول دی: نور کمیاب کی۔ طرز: طریقہ' انداز۔ جدل: لڑائی' جھگڑا۔ دھاڑ: ڈاکہ۔ بھا: آگ۔ دھار: لکیر۔

ترجمہ: محبوب خوش ادا کی نازک چالیں اور بانکی رمزیں جھگڑے کا پیش خیمہ معلوم ہوتی ہیں' اس کی آنکھوں میں کاجل کی دھار موت کے گھاٹ اتارنے والی نظر آتی ہے اور اس کے ہونٹوں کی سرخی نے تو آگ بھڑکا دی ہے۔

(6) ڈُکھ ڈوہاگ تے درد جُدائی رَل مِل وَیندے ساتھ لَدائی
عِشق فرید تھیوسے بھائی عِشرت روز سَوائی ہے

حل لغات: ڈکھ: دکھ۔ ڈوہاگ: بدبختی۔ رل مل: اکٹھے ہو کر۔ ساتھ لڈائی ویندے: تمام قافلہ کوچ کر کے (ساز و سامان لاد کر) جا رہا ہے۔ تھیوسے: ہمیں ہوا' ہمارا ہوا۔ سوائی: زیادہ۔

ترجمہ: اے فرید عشق ہمارا ساتھی اور بھائی بن گیا ہے۔ اس لئے جوش محبت کی خوشی ہر دم روز افزوں ہے دکھ مصائب اور درد جدائی سب قافلہ لاد کر کوچ کر گئے ہیں۔

☆ — ☆ — ☆

Scanned with CamScanner

کافی 255

(1) کیا عِشق اَڑاہ مچایا ہے ہر روز ایہ سوز سَوایا ہے

حل لغات: اڑاہ: الاو۔ مچایا ہے: بھڑکا رکھا ہے۔ اڑاہ مچایا: دھوم دھام مچا دی' آگ بھڑکا دی' طوفان بپا کر دیا ہے۔ سوایا: افزوں۔

ترجمہ: عشق نے کیا قیامت برپا کردی ہے کہ سوز دردوں ہر روز بڑھتا جاتا ہے۔

(2) سر تَن مَن پُھوک جلایا ہے مُٹھا جوبن مُفت گنوّایا ہے
بھَیڑی دِلڑی مار مُنجھایا ہے دَم دَم دے وِچ دَرد سَوایا ہے

حل لغات: پھوک: پھونک دیا ہے۔ مٹھا: بدنصیب۔ دلڑی: دل کی تصغیر۔ بھیڑی: خراب۔ منجھایا: آزردہ کیا۔

ترجمہ: عشق نے سر تن بدن میں آگ لگا کر پھونک دیا ہے' بدنصیب جوانی کا جوبن مفت رائیگاں گیا خراب دل نے مار کر بہت آزردہ کر دیا ہے اور درد دم بدم روز افزوں ہے ایک ایک سانس مین درد بڑھتا جا رہا ہے۔

(1) یار

(3) سِٹ سیج اکیلی ہوت نَسے غم پا کر جھولی عیش کھسے
گل ہار پُھلاندا نانگ ڈِسے دُکھی قسمت سب دُکھ لایا ہے

حل لغات: سٹ: پھینک کر' چھوڑ کر۔ نسے: نس گئے' بھاگ گئے۔ کھسے: چھین لئے ہیں۔ نانگ: سانپ۔ ڈسے: دکھائی دے۔ لایا: لگایا۔

ترجمہ: محبوب ہوت پنل مجھے سیج پر اکیلا سوتا ہوا چھوڑ کر بھاگ گیا عیش و آرام چھین کر میری جھولی میں غم ڈال گیا میرے گلے میں پھولوں کا ہار سانپ دکھائی دیتا ہے۔ یہ سب کچھ بد قسمتی کا لگایا ہوا ہے۔

(4) سوہناں سانگ ہجر دی مار گیا یکباری یار وِسار گیا
کرزار نزار خوار گیا تَتی بے وَس بار سُہایا ہے

حل لغات: سانگ: برچھا' نیزہ۔ یکبارگی: دفعتاً' اچانک۔ وسار: بھول۔ بے وس: بے بس۔ سہایا: برداشت کیا۔

ترجمہ: حسین محبوب ہجر کی برچھی مار کر چلا گیا اور جا کر یکدم مجھے بھلا دیا اور میں اسی فراق کے مارے خوار زار و نزار ہو گئی ہوں یہ سوختہ جان بے بس کی حالت میں یہ ناقابل برداشت بوجھ سہہ رہی ہے۔

(5) اِیہا دِلڑی عشق دی کُٹھڑی ہے غماں مُٹھڑی تے دُکھاں کُٹھڑی ہے
ماڈ تڑی شوق دی کُٹھڑی ہے جیں صَبر آرام ونجایا ہے

حل لغات: کٹھڑی: ذبح کی ہوئی۔ مٹھڑی: برباد کی ہوئی۔ گھٹڑی: کسی کے پنجہ میں مضبوط اور قابو ہو جانا۔ گھڑتی: گھٹی، بچوں کے پینے کی دوائی۔ ونجایا ہے: کھو دیا ہے، برباد کر دیا ہے۔ ڈتڑی: دی۔

ترجمہ: یہی دل نادان محبت کا ذبح کیا ہوا ہے غم نے اس کو تباہ اور دکھوں نے اس کو قابو کر لیا ہے، ماں نے پیدا ہوتے ہی مجھے شوق و محبت کی گھٹی دی تھی جس نے میرا صبر و آرام برباد کر دیا ہے۔

(1) گھتڑی : لڑی

(6) دِل لانوَنْ حَال وَنجانوَنْ ہے ۔ سُکھ ڈیوَنْ تے ڈُکھ پانوَنْ ہے
غم کھانوَنْ دَرد نبھانوَنْ ہے ۔ نیہڑا بے شک کُوڑ اَجایا ہے

حل لغات: نیہڑا: عشق، محبت۔

ترجمہ: دل لگانا (محبت کرنا) اپنا حال تباہ کرنا ہے، سکھ دے کر دکھ خرید کرنا ہے۔ عمر بھر غم کھاتے رہنا اور درد و غم بھاتے رہنا ہے۔ سرے سے محبت کرنا ہی غلط ہے۔ (بلاشبہ عشق فضول "چیز" اور جھوٹ ہے۔)

(1) مہنا (2) کوڑا چایا

(7) سوہنے باجھ فرید قرار گیا ۔ کم کار سبھو گھر بار گیا
سب ناز نواز سنگار گیا ۔ سر بار ڈوہاگ سہایا ہے

حل لغات: سوہنے باجھ: محبوب کے بغیر۔ کم کار: کاروبار، مشاغل زندگی۔ ڈوہاگ: بدبختی، رنڈیپا۔ سہایا: زیب دیا ہے۔

ترجمہ: اے فرید محبوب کے بغیر سکون اور آرام ختم ہو گیا، کاروبار بند اور گھربار برباد ہو گئے، ناز و نیاز کی مجلسیں اور ہار سنگار کے ساتھ سب جاتے رہے۔ اب تو بدبختی اور مصیبت کا بوجھ سر کو زیب دے رہا ہے۔

(1) گیا

☆ — ☆ — ☆

کافی 256

(1) گیوں لوڑھ کلہڑی وچ کُن کپر دے ۔ رودھے ڈِتونی پچھلی عُمر دے

حل لغات: لوڑھ گیوں: خوفناک طوفان میں بہایا۔ کلہڑی: تن تنہا۔ کن: طوفان۔ کپر: گرداب۔ کن کپر: خوفناک طوفان جس میں سخت گرداب ہوں۔ رودھے: مصیبتیں، ناپسندیدہ مصروفیت۔ عمر: متحرک الاوسط استعمال کیا گیا ہے۔ پچھلی عمر: آخری حصہ عمر۔ ڈتونی: تم نے دیں۔

ترجمہ: اے محبوب مجھے آخری عمر میں تو نے مبتلائے مصیبت کیا اور طوفان بلا میں اکیلا دھکیل کر خود چلے گئے۔

(1) رول

(2) تَیں بِاجھ رِجیویں اَصلوں نہ رِجیواں — تیڈے اَکھیں دے سامھنے پورِیواں
مارُو' مَریلہ' توں بن نہ رِتھیواں — بُٹھ ڈِینہ ہجر دے اَوکھے گُزر دے

حل لغات: باجھ: سوا' بغیر۔ جیویں: دعائے درازئ عمر۔ اصلوں نہ جیواں: میں بالکل نہ زندہ رہوں۔ سامھنے: سامنے' روبرو۔ پوریواں: دفن ہوں' پوری جاؤں۔ مارو: مارنے والا' ظالم۔ مریلہ: خونخوار۔ اوکھے: مشکل۔

ترجمہ: اے محبوب! خدا تمہیں زندہ رکھے میں تم بن زندہ نہیں رہ سکتی خدا کرے تمہارے سامنے میں دفن ہو جاؤں۔ اے ظالم تیرے بغیر میری زندگی ہی نہیں' یہ فراق کے دن بھاڑ میں جائیں نہایت مشکل سے گزرتے ہیں۔

(3) ماراں مروڑاں دِھکڑے تے دھوڑے — بھیجیاں سوغاتاں تیڈے وِچھوڑے
ڈُکھڑے ڈینہوڈینہ ڈیڈھے تے ڈوڑے — ہے ہے نہ جیندے رجیڑا نہ مَردے

حل لغات: مار: زد' ضرب' تکلیف۔ مروڑاں: جمع مروڑ کی پیچ و اضطراب۔ وچھوڑے: ہجر و فراق۔ ڈیڈھے: ڈیوڑھے۔ ڈوڑے: دوگنے۔ نہ جیندے: نہ جی رہا ہے۔ نہ مردے: نہ مرتا ہے۔ جیڑا: جی' دل۔

ترجمہ: صدمات' اضطراب' بیتابی' کش مکش کی ٹھوکریں' تیرے ہجر نے میرے لئے یہ تحائف بھیجے ہیں' دکھ روز بروز ڈیوڑھے اور دگنے ہوتے جا رہے ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ نہ جی سکتی ہوں' نہ موت آتی ہے۔ (میرا دل نہ جیتا ہے نہ مرتا ہے۔)

(4) گئے وقت ویلے یارو بھلیرے — ڈُکھرے ڈُکھی تے کیتے وُہیرے
شالا ڈہاڑے رتھیوم تھلیرے — پاڑے گزاروں بُجنّیں دے گھر دے

حل لغات: ویلے: وقت' لمحات۔ بھلیرے: بھلے' اچھے' خوشگوار۔ ڈکھی: دکھیا' دکھیاری' ستم زدہ۔ وہیرے: ہجوم' حملہ۔ شالا: خدا کرے۔ تھلیرے: تھوڑے' کم۔ پاڑے: ایک محلہ میں' پاس' ہمسائیگی۔

ترجمہ: اے دوستو! اچھے اور خوشگوار وقت گزر گئے اب تو اس دکھیاری پر مصائب کا چاروں طرف سے حملہ ہو رہا ہے۔ خدا کرے میری تکلیفیں قدرے کم ہو جائیں تاکہ محبوب کی ہمسائیگی میں باقی دن گزار سکوں۔

(5) گھولی تُسیڈی گولی تُسیڈی — ڈے کَن تے سُنّیں ڈُکھ رِیڑ میڈی
پاݨی اَساڈی رَت اسیڈی — روٹی ہے ٹکڑے ہاں دے جگر دے

حل لغات: گھولی: قربان' فدا' واری۔ تسیڈی: تمہاری۔ گولی: کنیز' خادمہ۔ ڈے کن: کان لگا کر سنو۔ رت: خون' لہو۔ اسیڈی: ہماری۔ ہاں: سینہ' دل۔

ترجمہ: میں تم پر فدا ہوں اور تمہارے کنیز ہوں میری تکلیفوں کی داستان ذرا کان لگا کر غور سے سنو' تمہارے فراق میں ہمارے پینے کے لئے خون اور کھانے کے لئے دل و جگر کے ٹکڑے ہیں۔

Scanned with CamScanner

(6) مُنڈھ لادی جندڑی دُکھڑیندی ڈوہڑی — دَردیں دی بَدھڑی سوزیں دی رِوہڑی
رِہک توں تَتی دی وَل کَل نہ لَدھڑی — بے سُول صَدمے چَوتھے پَہر دے

حل لغات: منڈھ: آغاز' بنیاد' ابتدا۔ ڈوھڑی: مبتلا' کچلی ہوئی۔ بدھڑی: بستہ' وابستہ' بندھی ہوئی' جکڑی ہوئی۔ ردھڑی: پکی ہوئی' ریندھی ہوئی۔ بیا: دوسرے۔ کل نہ لدھڑی: خبر نہ لی۔ سول صدمے: تکلیفیں اور صدمے۔ چوتھے پہر دے: عمر کے آخری حصہ کے۔

ترجمہ: ابتداء ہی سے میری جان دکھوں کی کچلی ہوئی ہے۔ دردوں میں جکڑی ہوئی اور سوز دروں میں پکی ہوئی بھولی ہوئی ہوں۔ اے محبوب! ایک تو تم نے سوختہ جان کی پھر خبر نہ لی' دوسرا عمر کی آخری حصہ میں صدموں اور دردوں نے مار ڈالا ہے۔

(7) رہ گیوم خوشیاں وِسرے نَنڈھیپے — دَھانْہہ دَھانْہہ کریندے آئے بُڈھیپے
بے بینوائی ڈِتڑے رَنڈیپے — آئے بار سِرتے باری قَہر دے

حل لغات: رہ گیوم: میری رہ گئیں۔ وسرے: بھول گئے۔ نندیپے: کم عمر' کم عمری کے حالات (بعض نسخوں میں "ہنڈیپے" بھی لکھا ہے جس سے لباس مراد ہے)۔ دھانہہ دھانہہ کریندے: نعرے مارتے ہوئے' بے پناہ طور پر طوفان کی طرح محاورہ ہے۔ بڈھیپے: بڑھاپے' کبرسنی' ضعیفی۔ رنڈیپے: رانڈ ہونا' بے خصم ہونا۔

ترجمہ: خوشیاں جاتی رہیں اور کم عمری کے وقت بھول بھلا گئے' بڑھاپا نعرے مار کر زبردستی سر پر آپہنچا' علاوہ ازاں بینوائی اور غریبی نے رنڈیپے میں مبتلا کر دیا ہے اور سر پر ناقابل برداشت بھاری بوجھ آپڑا ہے۔

(8) جوگی براگی تھیکر ڈھونڈیساں[1] — کفنی دُکھاں دی پاگل سُہیساں
رائیویں فریدا عُمراں رَنبھیساں — جے تئیں نہ تھیساں داخل قَبر دے

حل لغات: جوگی: جادوگر' شعبدہ باز' سیانا' عام طور پر گیروے کپڑے پہن کر فقیر بھکاری کو کہتے ہیں' جو کبھی سانپ بھی لئے پھرتے ہیں۔ بیراگی: تپسیہ کرنے والا' سخت ریاضت کرنے والے فقیر۔ کفنی: کفن جو مردہ کو پہنا کر دفن کیا جاتا ہے اور جو زندگی سے بیزار ہو کر جیتے جی کفنی پہن لیتے ہیں۔ سہیساں: زیب دوں گی۔ نبھیساں: گزاروں گی۔ جے تئیں۔: جب تک۔ تھیساں: ہو جاؤں گی۔

ترجمہ: (اب تو میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے) کہ جوگی بیراگی (جوگن بیراگن) بن کر محبوب کی تلاش کروں گی اور دردوں کی کفنی گلے میں پہن کر اسی کو زیب دوں گی۔ اے فرید اسی حالت میں ساری عمر گزار دوں گی' جب تک قبر میں داخل نہ ہو جاؤں گی۔

(1) گلیساں (ڈھونڈوں گی)

☆—☆—☆

کافی 257

(1) مُٹھڑی دِلڑی ڈُکھڑیں کُٹھڑی ہے ناز اَدا دی لُٹڑی

حل لغات: ڈکھڑیں: دکھوں کی۔ کٹھڑی: مقتول، ذبح کی گئی۔ لٹڑی: لٹی ہوئی، غصب شدہ، برباد۔

ترجمہ: بدقسمت دل کشتہ رنج والم ہے اور محبوب کے ناز و ادا کا لٹا ہوا ہے۔

(2) رہن زخم جگر دے آلے دِل پُرزے اَکھیاں نالے
سے سینے پُوون اُبالے جندہار ہُٹی مَیں مُٹھڑی

حل لغات: آلے: تازہ۔ پرزے: ٹکڑے ٹکڑے۔ نالے: ندیاں۔ پوون: پڑیں۔ ابالے: ابلنا، پانی کا آگ پر ابلنا، ابال، جوش۔ ہٹی: تھک گئی۔ مٹھڑی: بدبخت، تباہ حال۔

ترجمہ: جگر کے زخم پھر تازہ ہو گئے ہیں، دل پارہ پارہ اور آنکھیں آنسوؤں کی ندیاں بن گئی ہیں، مارے گرمی عشق کے سینے کے اندر سو سو ابال اٹھتے ہیں، حتیٰ کہ میں بدقسمت ہار گئی اور تھک کر چور ہو گئی ہوں۔

(3) تتے دَرد اندوہ اَوَیڑے لائے دِلڑی جھوکاں ڈیرے
رہن حضرت عشق نویڑے ڈِتی رِیڑ پُرانی پُٹھڑی

حل لغات: تتے: لفظی معنی گرم، مجازاً بدبخت۔ نویرے: نوآموز، نویلے، نوخیز، جدید نوین کی تصغیر ہے۔ اویڑے: پیچیدہ، بے ڈھب۔ پرانی: اندوہ، تفکرات۔ پٹھڑی: پٹھی، الٹی۔

ترجمہ: بدبخت دکھ درد، اور بے ڈھب اندوہ و رنج نے دل میں جھوکیں اور ڈیرے لگا دیئے ہیں۔ حضرت عشق بھی عجیب نوخیز ہیں کہ اس نے عاشق کے گلے میں پرانی خلش لگا دی ہے اور دیرینہ درد عطا کر دیا ہے۔ (رنج والم نے انہیں خوب پٹخنی دی ہے۔)

(4) سِر چھتڑے رِنیہہ لیوسے سَب شرم شعوُر گنّویوسے
دِل ڈھولے یار رِلیوسے سَس مارِم اَمڑی رُٹھڑی

حل لغات: چھتڑے: چھتے کی تصغیر، چھوٹے چھوٹے بال جو بچپن کی عمر میں سر پر ہوتے ہیں، بچپنے کے بال۔ لیوسے: ہم نے لگایا۔ شعور: عقل۔ گنویوسے: ہم نے ضائع کیا۔ ڈھولے یار: محبوب۔ سس: ساس۔ رٹھڑی: روٹھ گئی ہے، ناراض ہو گئی۔

ترجمہ: ابھی سر پر چھتے (بچپن والے بال) تھے (نوعمری کے وقت میں) کہ ہم نے محبت کرنی شروع کی اور عقل و شعور اسی مشغلہ میں کھو بیٹھے پیارے محبوب نے دل لوٹ لیا اور اب تو ساس مار پیٹ کرتی ہے اور ماں بھی روٹھ گئی ہے۔

Scanned with CamScanner

(1) لیٹوے

(5) رِل ماہی عارو یاروں تھی فارغ کُل کم کاروں
رَل راوَل ڈاکاں چاروں ہے اَج کَل روہی وُٹھڑی

حل لغات: ماہی: محبوب۔ عارو یاروں: محبت اور دلی خواہش سے نہ سہی لوگوں کی عار و یار کے اندیشے سے (طعن و تشنیع سے ڈر کر) مل تو سہی۔ کم کاروں: کاروبار سے۔ رل سے: مل کر۔ راول: محبوب کے ساتھ۔ ڈاکاں: مویشی کے گلے۔ چاروں: ہم چرائیں۔ وٹھڑی: بارش برسنے کی وجہ سے شاداب ہے۔

ترجمہ: اے دوست کسی نہ کسی طرح مل تو لے' اگر محبت میں کچھ کمی ہو تو لوگوں کے طعنے اور گلے کے اندیشے (ڈر) سے ہی سہی کل کاروبار سے فارغ ہو کر آ اور مل تاکہ باہم مل کر ہم مویشی چرائیں کیونکہ آجکل روہی بارش ہو جانے کی وجہ سے شاداب ہے۔

(6) تھی کھیرو کھیرِ چَرِیساں اَکھیں نال اوگاڑ بَٹیساں
پاہ پلکاں نال بوڑھیساں گھر باروں سنگت ترٹڑی

حل لغات: کھیرو: مویشی چرانے والا' چرالا' گڈریا۔ کھیر: مویشی کا گلہ۔ اوگاڑ: گوبر' مویشی کا گوبر۔ پاہ: مویشیوں کے گوبر کی خشک شدہ مٹی۔ بوڑھیساں: بوہاری (جھاڑو) دوں گی' صاف کروں گی۔ گھرباروں: گھربار سے۔ سنگت: ساتھ' رشتہ۔ ترٹڑی: ٹوٹنا' سنگت ٹوٹنے کا مفہوم زیادہ صحیح اور درست ہے۔ پٹھڑی اور بھٹڑی بھی ہو سکتا ہے۔

ترجمہ: اے دوست! میں تو تیرے ساتھ چرواہوں کی طرح ہمراہ ہو کر تیرے مویشی چراؤں گی۔ اپنی آنکھوں سے مویشیوں کے گوبر تیار کروں گی' پلکوں سے مویشیوں کی پاہ انباہ کو صاف کروں گی' اب تو گھربار کی سنگت بھی ختم ہوئی (گھربار سے رشتہ ختم ہو گیا ہے) اب تو تمہارے ہی رہوں گی۔

(1) چھیڑو کھیر (2) بھوریساں (3) روٹھڑی' چھٹڑی

(7) رتھیاں سُنج بَرصحن حویلیاں گیاں سینگیاں وِسر سہیلیاں
البیلیاں بانہہ چوڑیلیاں ما بھینڑ کنوں دل چھٹڑی

حل لغات: سنج: ویران۔ بر: برباد۔ بانہہ چوڑیلیاں: پورے بازو میں چوڑا پہننے والی۔ سینگیاں: ہم عمر۔ وسر: بھول۔ دل چھٹڑی: دل ٹوٹ گیا' محبت جاتی رہی' دل چھوٹ گیا۔

ترجمہ: مکانات کی حویلیاں سونی اور ویران ہو گئی ہیں۔ سینگیاں' سہیلیاں' البیلیاں اور چوڑے بھری بانہوں والی مل کر بیٹھنے والی دل سے اتر گئیں (بھول بھلا گئی ہوں) بلکہ ماں بہن سے بھی دل چھوٹ گیا ہے۔

(8) گیا چیتر فرید اَجایا گھر سانوَل یار نہ آیا
سر سُولیں سخت ستایا تھئی دُشمن رقسمت کھٹڑی

حل لغات: چیتر: ہندی مہینہ سنگراند کا' موسم بہار۔ چیت: بہار کے آغاز کا موسم۔ اجایا: مفت' رائیگاں' ضائع۔ کھٹڑی: کھٹی ہوئی' ختم شدہ۔

ترجمہ: اے فرید موسم بہار کا پہلا مہینہ چیت بھی یونہی گزر گیا اب کے بہار کے دن یوں ہی گزر گئے۔ اس میں بھی ہمارا سانولا محبوب نہ آیا' درد و الم نے سر کو سخت ستا (تنگ کر) رکھا ہے' فی الحقیقت ہمارا دشمن تو ہماری اپنی الٹی قسمت ہی ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 258

(1) رنیڑا لاَنوّن حال وَنّجانوّن مُفتے پُور پَرائے

حل لغات: نیڑا: عشق۔ لانون: لگانا۔ ونجانون: تباہ کرنا۔ مفتے: مفت کے' بے فائدہ۔ پور: خیال' لحاظ' تفکرات۔ پرائے: دوسرے لوگوں کے' فکر' اندیشے۔

ترجمہ: محبت کرنا' اپنے حال کو تباہ کرنے کے مترادف ہے' مفت میں (بلاوجہ) دوسروں کا درد اپنے سر مول لینا ہے۔

(2) مہنیں کھاندی سُٹھڑیں سَہندی دِلڑی چا برمائے

حل لغات: مہنیں: مہنے' طعنے' شکوے' گلے۔ سٹھڑیں: ہجویں' بدگوئیاں' طعنے۔ برمائے: ورغلایا' بھڑکا دیا' برما دیا۔

ترجمہ: دل ناداں نے مجھے ورغلا کر پھنسا دیا اور میں یہاں تک عشق کے ہاتھوں تباہ و برباد ہوئی کہ لوگوں کے طعنے اور گلے شکایات سہہ رہی ہوں اور برداشت کر رہی ہوں۔

(1) بھَر

(3) کَرن شکایت سینگیاں سَیاں گلڑے حق ہمسائے

حل لغات: سینگیاں سیاں: ہم عمر سہیلیاں۔ گلڑے: شکایات۔ حق ہمسائے: قریبی ہمسائے۔

ترجمہ: ساتھی سہیلیاں اور ہم عمر ہمجولیاں شکایتیں کرتی ہیں اور قریبی ہمسائے بھی گلے کرتے ہیں۔

(4) عارو یار پچار کریندے سَکڑے ما پیُو جائے

حل لغات: عار: نفرت' پرہیز۔ ویار: نکتہ چینی' برائی بیان کرنا' اعتراض۔ پچار: عیب جوئی' گلہ گوئی۔ سکڑے: رشتہ دار حقیقی۔ ما پیو جائے: ماں باپ کی اولاد یعنی بھائی' بہنیں۔

ترجمہ: رشتے دار اور ایک ہی ماں باپ کی اولاد بھائی بہن بھی عار و یار اور پچاریں کرتے ہیں میری عیب جوئی اور نکتہ چینی کرتے ہیں۔

(5) ویر نہیرڑے اَمڑی جھیڑے بابل رَت ڈرکائے

حل لغات: ویر: بھائی۔ نہیڑے: تنگ کرتا ہے' نہیرنا اصل میں کسی کو قابو کر کے زور سے اپنی گرفت میں لینے کو کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

جھنجھوڑنا۔ جھیڑے: جھگڑا و فساد کرتا ہے۔ دڑکائے: دھمکیاں دیتا ہے۔

ترجمہ: بھائی تنگ کرتا ہے اور ماں جھگڑا کرتی رہتی ہے اور باپ ہمیشہ دھمکیاں دیتا رہتا ہے۔

(6) سَس ننَاناں کرِم بکھیڑے روز برَوز سَوائے

حل لغات: سس: ساس۔ ناناں: جمع نناں کی، نند، شوہر کی بہن۔ کرم بکھیڑے: میرے ساتھ جھگڑے۔ سوائے: زیادہ سے زیادہ۔

ترجمہ: ساس اور نندیں ہمیشہ بکھیڑے کرتی رہتی ہیں اور روز بروز پہلے سے بھی زیادہ لڑتی جھگڑتی ہیں۔

(7) باندیاں بَردیاں محض نہ ڈَردیاں دائی وَینْ اَلائے

حل لغات: باندیاں: لونڈیاں، کنیزیں، خادمائیں۔ بردیاں: کنیزیں۔ دائی: دایہ، دودھ پلانے والی۔ وین: نوحہ، ماتم، بدگوئی، نازیبا باتیں۔

ترجمہ: خادماؤں اور کنیزوں تک کے دل سے میرا خوف اور ڈر جاتا رہا ہے۔ دایہ دودھ پلانے والی بھی بجائے دعا کے تلخ کلامی سے پیش آتی ہے، نازیبا باتیں کہتی ہے۔

(8) اَصلوں سِدھڑا مُونہہ نہ ڈیندے مامے چاچے تائے

حل لغات: اصلوں: بالکل۔ سدھڑے مونہہ نہ ڈیندے: سیدھے منہ سے بات بھی نہیں کرتے، ذرا التفات بھی نہیں کرتے۔ مامے: ماموں، ماں کے بھائی۔ چاچے: چچے، باپ کے بھائی۔ تائے: والد کے بڑے بھائی۔

ترجمہ: ماموں چچے اور تائے تو سیدھے مونہہ سے بات تک نہیں کرتے مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔

(9) کانگاں قاصد پٹھ پٹھ ہُٹری ، یار نہ واگ وَلائے

حل لغات: کانگاں: خط، (کانگ) نامہ بر۔ قاصد: پیغام لے جانے والا۔ پٹھ پٹھ: بھیج بھیج کر۔ نہ واگ ولائے: باگ نہیں پھیرتا، عنان توجہ نہیں پھیرتا، واپس نہیں آتا۔

ترجمہ: سینکڑوں نامے اور قاصد بھیج بھیج کر تھک گئی ہوں، ابھی تک محبوب نے واپس آنے کا قصد نہیں کیا، باگ نہیں پھیری۔

نوٹ: بعض مترجمین نے "کانگاں" سے "کاگا" یعنی کوّا مراد لیا ہے۔ اس اعتبار سے ترجمہ یوں ہو گا: "میں کوئے کو قاصد کے طور پر بھیج بھیج کر تھک چکی ہوں لیکن محبوب تو اس طرف اپنے اونٹ کی مہار ہی نہیں موڑتا۔"

(10) ناز نواز نِمانڑے ؛ شودے ہار سِنگار اَجائے

حل لغات: ناز نواز: ناز و ادا۔ شودے: بے حقیقت، بے معنی، عاجز، لاچار، بیچارے۔ نمانے: بے آس، مایوس، عاجز۔ اجائے: بے فائدہ، ضائع۔

ترجمہ: میرے ناز نواز کسی کام نہ آئے اور ہار سنگار رائیگاں گئے، اکارت گئے۔ (میرے ناز و ادا اور ہار سنگار سب بیچارے

Scanned with CamScanner

بے بس ہو کر رہ گئے اور برباد ہو گئے ہیں۔)

(11) مارُو وچھوڑ ملیر ملہاراں آپے آ بُلوائے

حل لغات: مارو: ظالم محبوب۔ ملیر ملہاراں: ملیر کی برساتیں۔ آپے: خود ہی۔ بلوائے: بلائے۔

ترجمہ: اے کاش! میرا ظالم محبوب ملیر کی برساتیں چھوڑ کر خود بخود آئے اور مجھے بلوائے۔

(12) رَل مِل ٹوبھے تے رتڑ تاڑے ساڑے نال وَسائے

حل لغات: ٹوبھے: ریگستانی جوہڑ۔ رَتڑ: گھاٹ۔ تاڑا: جائے قیام، سہارے کی جگہ۔ وسائے: آباد کرے۔

ترجمہ: محبوب دلنواز آکر میرے ساتھ مل کر ریگزاروں کے جوہڑ تالاب اور قیام گاہیں آباد کرے۔

(13) قِسمت جاگے بخت بِھڑائے قادر دوست ملائے

حل لغات: بخت بھڑائے: بخت یاور ہو۔

ترجمہ: میری قسمت جاگ اٹھے اور بخت یاوری کرے تو قادر کریم میرا دوست ضرور مجھے ملا دے گا۔

(14) ہجوں لیٹے تُول نہالیں سوہی سیجھ سُہائے

حل لغات: نہالیں: توشکوں پر۔ سوہی: سجی ہوئی، عروسی کے رنگ سے رنگی ہوئی۔ سہائے: زینت دے، لطف اندوز ہو۔

ترجمہ: وہ ان دولائیوں اور توشکوں پر لیٹے اور سرخ سیج کو زینت بخشے۔

(15) بھاگم سختی تے بدبختی بھاگ سہاگ ملہائے

حل لغات: بھاگم سختی: میری سختی بھاگ جائے۔ بھاگ: خوش بختی۔ ملہائے: (حاصل کرے، میسر آئے) زیب و زینت دے، مل جائیں، خوشی دوبالا ہو جائے۔

ترجمہ: سختی اور بدبختی بھاگ جائے اور بخت و خوش قسمتی آراستہ ہو کر سہاؤں۔ (بھاگ سہاگ نصیب ہوں۔)

(16) سانوّل بانہہ سراندی ڈیکر ساری رات نبھائے

حل لغات: سراندی: سرہانے۔ نبھائے: بسر کرے۔

ترجمہ: خدا کرے ہمارا ملیح محبوب میرا بازو سرہانے دے کر (یا میرے سر کے نیچے اپنا بازو رکھ کر) ساری رات یہاں بسر کرے۔

(17) چھوڑ وَنّجن دی دُور رہن دی نہ رکھ رانجھن رائے

حل لغات: ونجن دی: جانے کی۔ رہن دی: رہنے کی۔

ترجمہ: اے رانجھن محبوب! چھوڑ کر چلے جانے کا، یا مجھ سے دور رہنے کا تو خیال ہی نہ رکھو۔

(18) توں بِن راوَل جوگی دِل دے ڈُکھڑے کون مِٹائے

حل لغات: راول: محبوب۔ توں بن: تیرے بغیر۔ ڈکھڑے: دکھ درد۔

ترجمہ: اے راول جوگی! میرے دل کے درد و دکھ تیرے سوا کون مٹائے گا۔

(19) نہ کوئی سنگتی نہ کوئی ساتھی نہ کوئی حال وَنڈائے

حل لغات: سنگتی: ہمراہ، ساتھی۔ ونڈائے: لفظی معنی بانٹے، دل کا حال سنے، ہمدردی کرے۔

ترجمہ: (تیرے سوا) میرا نہ کوئی ساتھی ہے، نہ کوئی حال دریافت کرنے والا ہمدرد و غم خوار ہے۔

(20) سچ ہے کون پرائے دُکھڑے اپنے گلڑے پائے

حل لغات: گلڑے: گلے میں۔ پائے: ڈالے۔

ترجمہ: سچ ہے کہ پرائے دکھ درد کون اپنے گلے میں ڈالتا ہے۔

(21) جس تن لگڑی سوئی تن جانے ہوراں کیا پرواے

حل لغات: لگڑی: لگی۔ سوئی: وہی۔ ہوراں: اوروں کو، دوسروں کو۔

ترجمہ: جس تن کو لگی ہے، وہی جانتا ہے، اوروں کو کیا پرواہ ہے۔

(22) اپنے بارے آپ اُٹھیساں دلڑی نت فرمائے

حل لغات: اپنے بارے: اپنے بوجھ۔ آپ: خود ہی۔ اٹھیساں: اٹھاؤں گی۔ نت: ہر وقت۔ فرمائے: کہتا ہے۔

ترجمہ: دل ہمیشہ یہی کہتا ہے کہ میں اپنی مصیبت اور بوجھ کو خود ہی برداشت کروں گا۔

(23) کر بے واہی، سٹ ننداائی پیچی کیچ سدھائے

حل لغات: بے واہی: بے سہارا، بے یار و مددگار۔ سٹ: چھوڑ کر (لفظی معنی پھینک کر)۔ نندرائی: نیند میں بے خبر۔ پیچی: مکار۔ سدھائے: روانہ ہوئے۔

ترجمہ: مجھے بے آسرا اور محو خواب چھوڑ کر پیچ باز، فریب دینے والا محبوب کیچ چلا گیا ہے۔

(24) سنجڑیں. دے . سنجڑے پے کیا کیا پیش تتی دے آئے

حل لغات: سنجڑی: بدبخت۔ سنجریے: بدبختی۔ تتی: سوختہ بخت۔

ترجمہ: اس بدبخت اور سوتی کے کیا کیا سامان بربادی پیش آئے ہیں۔

(25) سُرخیں مینڈھیں تلک تکولیں پھکڑے رنگ ڈِکھائے

حل لغات: پھکڑے: پھیکے۔ ڈکھلائے: دکھائے۔

ترجمہ: سرخیوں، مہندیوں تلک تکولوں کے رنگ بھی پھیکے پڑ گئے ہیں۔

(26) ہک ڈکھ سے سے سانگ خوشی دے سارے صاف ونجائے

حل لغات: سے: سینکڑوں۔ سانگ: تعلقات، مواقع۔ ونجائے: ضائع کئے۔

ترجمہ: محبت کے ایک دکھ نے سینکڑوں خوشی کے موقعے صاف گنوا دیئے۔ (برباد کر دیئے۔)

Scanned with CamScanner

(27) چولی چُنڑی سُوزوں بھُنڑی آس نہ پُنڑی ہائے

حل لغات: سوزوں: سوز سے۔ بھنڑی: سوختہ ہو گئی۔ پنڑی: پوری نہ ہوئی۔

ترجمہ: سوزِ عشق کے باعث چولی اور چنی (اوڑھنی) جل بھن گئی مگر افسوس کہ پھر بھی امید پوری نہ ہوئی۔

(28) رعشقوں مُول فرید نہ پھرساں توڑیں مُنہ نہ لائے

حل لغات: پھرساں: روگردانی کروں گا۔ توڑیں: خواہ۔ منہ نہ لائے: منہ نہ لگائے، توجہ نہ کرے۔

ترجمہ: اے فرید اگرچہ محبوب التفات نہ کرے پھر بھی میں اس کے عشق و محبت سے ہرگز باز نہ آوں گا۔

(1) محض

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 259

(1) نیناں نہیں رہندے ہٹکے

حل لغات: نیناں: جمع نین کی، آنکھ۔ نہیں رہندے: نہیں رکتے، نہیں باز آتے۔ ہٹکے: منع کرنے سے، روکنے سے۔

ترجمہ: آنکھیں منع کرنے کے باوجود باز نہیں آتیں۔ (نہیں رکتیں۔)

(1) نین

(2) نَین نَیناں ساں اُڑ دے لڑ دے لا کر ناز دے لٹکے

حل لغات: ساں: ساتھ، مقابل ہو کر۔ اڑ دے لڑ دے: باہمی اڑتے اور لڑتے ہیں۔ لٹکے: انداز معشوقانہ، رونق لگانا، تماشا کرتے ہیں۔

ترجمہ: عاشق کی آنکھیں محبوب کی آنکھوں سے محبوبانہ انداز کے ساتھ لڑتی بھڑتی رہتی ہیں۔

(3) گلڑیں کوچیں شہر بزاراں لگڑے نینہہ دے چٹکے

حل لغات: نینہہ دے چٹکے: محبت کے تعلقات، چرچا، تماشا۔ گلڑیں: گلیوں میں۔ کوچیں: کوچوں میں۔ بزاراں: بازاروں میں۔

ترجمہ: شہر بازار اور گلی کوچوں میں ہر جگہ عشق کے چرچے ہیں۔ (تماشے ہیں۔)

(1) برہوں (2) کٹکے

(4) ناز نہورے نوکاں نخرے لانون برہُوں دے کٹکے

حل لغات: ناز نہورے: ادائیں۔ نوکاں: نوک جھونک۔ برہوں دے کٹکے: عشق کی چوٹیں۔

ترجمہ: محبوبان سرگرم ناز و انداز کے نخرے اور اشارات نے عشق کی دھوم بول دی ہے۔

(5) مہنْیں سَٹھڑیں طعنے تبرے گھتڑے لوکاں کَٹکے

حل لغات: تبرے: یائے ساکن لائی گئی ہے حالانکہ لفظ تبرے ہے' دشنام دہی' گالیاں۔ بٹکے یا بٹیکے: طرفین کے زبانی جھگڑے' زبانی بدتمیزی کا طوفان' لڑائیاں۔

ترجمہ: طعنہ زنی' گلے اور شکووں کے سلسلہ میں لوگوں نے طوفان بدتمیزی مچا رکھی ہے۔ (لوگوں میں لڑائی پیدا کر دی ہے۔)

(6) سَہساں ٹوکاں وَیساں جھوکاں خویش قبیلے سَٹکے

حل لغات: ٹوکاں: طعن و تشنیع۔ سہساں: برداشت کروں گی۔ ویساں: جاؤں گی۔ سٹ کر: چھوڑ کر' ترک کر کے (لفظی معنی پھینک کر)۔

ترجمہ: یہ شکوے شکائتیں برداشت کروں گی مگر پھر بھی خویش قبیلے چھوڑ چھاڑ کر محبوب کی قیام گاہ پر ضرور جاؤں گی۔

(7) یار بِناں پُھوک اَگ اَڑیساں ہار حمیلاں پَٹکے

حل لغات: بناں: کے بغیر۔ پٹکے: (پٹ کر) توڑ کر۔ پھوک: پھونک کر۔ اگ اڑیساں: آگ بھڑکاؤں گی۔

ترجمہ: محبوب دلنواز کے بغیر ہار حمیلاں گلے سے نوچ کر آگ میں پھونک کر جلا ڈالوں گی۔

(8) ڈُکھڑے سَہندے نَین نہ رہندے بے وَس تھی کر اَٹکے

حل لغات: سہندے: برداشت کرتے ہیں۔ بے وس تھی کر: بے بس ہو کر۔ اٹکے: اڑے ہیں' دوچار ہوئی ہیں' رکے ہیں۔

ترجمہ: نگاہیں ایسی بے بس ہو کر پھنسی ہیں کہ طرح طرح کے دکھ سہتی ہیں مگر پھر بھی محبوب کے نظارہ سے باز نہیں آتیں۔

(9) رنیڑے باجھ فریدؔ نہ بھاوے بُٹھ گھت کُوڑے کھٹکے

حل لغات: نیڑے: محبت' عشق۔ نہ بھاوے: کوئی قیمت نہ پائے۔ بٹھ گھت: بھاڑ میں ڈال دے۔ کوڑے: جھوٹے' غلط کھٹکے: وہم و خیال' اندیشے' خدشات۔

ترجمہ: محبت کے سوا اے فرید کچھ نہیں بھاتا' دوسرے تمام وہم اور کھٹکے بھاڑ میں ڈال اور محبت ہی کو اختیار کر۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 260

(1) نَیڻ رنْرالے رنیر رنگھڑے نُور نَظر دے

Scanned with CamScanner

ساڑن سُول سِرِیر ساگی سوز سَقر دے

حل لغات: نرالے: عجیب، نئی قسم کے۔ نکھڑے: جدا ہوئے، علیحدہ شدہ۔ ساڑن: جلاتے ہیں۔ سریر: جسم۔ ساگی: اصلی، بعینہٖ ہوبہو۔ سقر: جہنم، دوزخ۔

ترجمہ: آنکھ سے عجیب قسم کے آنسو بہہ رہے ہیں کیونکہ میرا نور نظر (محبوب) مجھ سے جدا ہو گیا ہے۔ میرے جسم کو عشق کے وہ شعلے بھسم کر رہے ہیں جو اصلی دوزخ کے شعلوں کی طرح ہیں۔

(2) کُھتڑے برہوں کٹاری کُٹھڑے ناز نہورے نخرے مُٹھڑے

چُوچک چکمک رِیر وَیری وَل وَل گھر دے

حل لغات: کھتڑے: خستہ حال۔ کٹھڑے: مذبوح، قتل شدہ۔ مٹھڑے: بدنصیب، قسمت زدہ۔ چوچک: ہیر کے والد کا نام۔ چوچک: چغلی، کسی کے خلاف بھڑکانے کی بات، چوچکی لانون محاورہ ہے۔ چکمک: اصل لفظ چقمق ترکی لغت ہے، سنگ چقماق جس کے باہم رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ یعنی غضب ناک، آگ بگولا ہو جانے والا، ہاتھاپائی۔ ویر: بھائی۔ ویری: دشمن۔ ول ول بار بار۔

ترجمہ: عاشق خستہ حال محبت کی کٹاری کا مجروح محبوب کے ناز و نخروں کا گھائل ہے۔ باپ غضب ناک آگ بگولا ہے اور بھائی دشمن ہے اور یہ سب اپنے ہی گھر کے لوگ میرے دشمن بن گئے ہیں۔

(3) سیج سُہاگ دی سَڑ گئی ساری ڈوڑے ڈُکھ ڈوہاگ ڈِہاری

تک تک مارن تیر زہری زور زَبَر دے

حل لغات: سہاگ دی: عروس کی، خوش بختی کی۔ ڈوڑے: اذیتیں۔ ڈہاری: روزبروز، روزمرہ۔ تک تک: تاک تاک کر شت لگا لگا کر۔ زہری: زہر آلود، زہر میں بجھے ہوئے۔ زور زبر: زبردستی کے، ظلم کے، بے رحمی کے قہری۔

ترجمہ: سہاگ کی سیج غم و فراق کے مارے تمام جل گئی ہے۔ دکھ، درد اور مصیبت روزبروز زیادہ ہوتے جا رہے ہیں اور یہ ایسے زہر آلود تیر تاک تاک کر زبردستی مارتے ہیں کہ جگر چھید دیتے ہیں۔

(1) تاڑن

(4) پُور پُنل ڈیدے پَل پَل دے جندڑی بُکھدی جیڑا جَلدے

پیت پُرانی پیڑ وَیری درد اندر دے

حل لغات: پور: دورے، خیالی، وہم، فکر۔ پل پل: لحہ لحہ۔ جندڑی: جان۔ بکھدی: تکلیفیں اٹھاتی۔ جلدے: جلتا ہے۔ پیت: محبت۔ پیڑ: درد۔ اندر دے: دل کے۔

ترجمہ: محبوب پنل کے خیال اور محبت کے پور (دورے) دم بدم پڑتے ہیں۔ جان ہر وقت گھلتی رہتی ہے اور دل جلتا رہتا ہے۔ یہ محبت دیرینہ درد اور ناسور ہے جو اندر کام کر رہا ہے، یہ اندرونی دشمن ہے۔

(5) سَٹ کر سجن سِدھایوں سوہنا ۔ مُلک ملیر مَلیو مَن موہنا

چُڑھ چُڑھ پھلکدے رچیر جاری جَرح جگر دے

حل لغات: سٹ کر: چھوڑ کر۔ سدھایوں: تم روانہ ہو گئے۔ ملیو: تمہیں مل گیا۔ چڑھ چڑھ: بغیر علاج کے درد میں اہل اہل کر۔ پھلکدے: بہتے ہیں' ٹپکتے ہیں۔ چیر: زخم' شگاف۔ جرح: زخم۔

ترجمہ: اے محبوب سجن تو نے مجھے چھوڑ کر ملک ملیر جا کر بسایا۔ یہاں غم فراق میں جو زخم جگر رستے رہتے ہیں' وہ زیادہ رس رس کر زیادہ بہہ رہے ہیں جن کے باعث درد اور بڑھ گیا ہے۔

(6) سانگ نَجّی نوں رِسک سانول دی مُونجھ مُٹھی نوں موہنہ مِٹھل دی

ہار ہُٹی ہِٹّن ہیر ہُس گئے ہوش ہُنَر دے

حل لغات: سانگ: نیزہ۔ نجی: بدبخت۔ سک: چاہت۔ مونجھ: اداسی۔ مٹھی: برباد شدہ۔ مٹھل: دوست۔ ہٹی: تھک گئی۔ ہس گئے: ہو گئے' بے حس ہو گئے' بے دم ہو گئے۔ ہنر: عقل و خرد۔

ترجمہ: خستہ و برباد عاشق کو محبوب سانول کی انتظار کی برچھی لگی ہوئی ہے اور اسی شیریں ادا محبوب کی مونجھ اور ہجر کی گھبراہٹ ہے۔ مختصر یہ کہ اب بیچاری ہیر وصال کی کوششوں سے تھک کر ہار گئی اور ہار کر بیدم ہو گئی۔ ہوش و حواس تک بے دم ہو گئے۔ (اب ہوش و خرد بھی کام نہیں کر سکتے۔)

(7) نینہہ نواں نت نالہ زاری فکر فراق فرید دی یاری

رگ رگ روگ دی ریر روندیں رُوح اُبھر دے

حل لغات: نینہہ: عشق۔ نواں نت: نت نیا' نت نئی۔ ریر: متواتر اعضاء شکن درد' بے قراری درد' مسلسل عارضہ' آزار۔ ابردے: ابھارے کھاتا ہے (دل ڈوبنے یا بیٹھ جانے کی وجہ سے)۔

ترجمہ: محبت میں ہمیشہ نئے نئے درد پیدا ہوتے ہیں' اب تو فرید کی یاری فکر فراق کے ساتھ لگ گئی ہے کیونکہ وہ ہر وقت دم کے ساتھ لگا ہوا ہے اسی کی وجہ سے رگ رگ میں درد کی کسک ہے اور روتے روتے اب تو روح پریشان ہو جاتی ہے اور دل ڈوبنے لگتا ہے۔

☆ — ☆ — ☆

کافی 261

(1) وسو وی اَکھیاں گھن گھوراں لا کے

حل لغات: وسو: برسو' آنسو بہاؤ۔ گھنگھوراں: گھنگھور گھٹا کی صفت آتی ہے۔ لا کے: لگا کر۔

ترجمہ: اے (غمناک) آنکھو! گھنگھور گھٹا جیسی صورت بنا کر برسو (آنسو کے مینہ برساؤ) اور خوب برسو۔

(2) سانوَن آیا یار نہ آیا تھئے بادَل طوفان بلا کے

حل لغات: تھئے: ہوئے، گھر آئے۔

ترجمہ: افسوس کہ موسم برسات آگیا لیکن محبوب نہ آیا۔ بلا کے طوفانی بادل گھر آئے ہیں۔

(3) آنوَنڑ کہہ گئے وَل نہ آئے دِل نوں مُفتی چوٹ چَلا کے

حل لغات: آنون: آنا' آنے کا وعدہ کر گئے۔

ترجمہ: آنے کا وعدہ کر کے پھر نہ آئے' مفت میں دل پر محبت کی چوٹ چلا کے بے پرواہ ہو گئے۔

(4) دِل برمائے راوَل جوگی دُھن سُن بَنسی پُھوک بَجا کے

حل لغات: دھن سن: بنسری کی آواز۔ برمائے: بھڑکائے' جذبہ دل کو تیز کرے۔ پھوک بجاکے: پھونک سے بجا کر۔

ترجمہ: راول جوگی محبوب نے دھن سن کر آواز حقیقت آفرین میں بنسری پھوک کر ایسی بجائی کہ عاشق کا دل چھین لیا' بہلا لیا۔

(5) اِتنا ظلم مُناسب ناہیں پہلوں اپنا یار بَنا کے

ترجمہ: پہلے اپنا دوست بنا کر پھر اتنا ظلم کرنا مناسب نہیں ہے۔

(6) روہ جَبل وِچ مارُو تھَل وِچ مارُو گیا پردیس رُلا کے

حل لغات: روہ: پہاڑ۔ مارو تھل: قاتل ریگزار۔ مارو: مارنے والا' محبوب قاتل۔ رلا کے: آوارہ و سرگردان کر کے۔

ترجمہ: محبوب ظالم اپنا عاشق بنا کر عاشق کو روہ جبل اور مارو تھل میں' پردیس میں آوارہ رلا کر چلا گیا ہے۔

(7) مارُو مَلک مَلِیر دا مالک لَدّ نہ جاویں جھوک وَسا کے

حل لغات: مارو: مارنے والے' دوسروں کی جان سے کھیلنے والے۔ لد کے: خیمے لاد کر' نقل مکانی کر کے۔ جھوک: بستی' گھر۔ وسا کے: آباد کر کے۔

ترجمہ: اے مارو محبوب' اے ملک ملیر کے مالک میری جھوک آباد کر کے پھر کوچ نہ کر جانا۔ (چلے نہ جانا' خیمے لاد کر نہ چلے جانا۔)

(8) جوگَنڑ تھیساں مُلک ڈھونڈیساں وَیساں انگ رِبھُوت رَما کے

حل لغات: تھیساں: ہو جاوں گی' بنوں گی۔ ڈھونڈھیساں: ڈھونڈھوں گی۔ ویساں: جاؤں گی۔ انگ: اعضاء' عضو' بازو' جسم۔ بھبھوت رما کے: راکھ لگا کر' خاکستر مل کر۔

ترجمہ: میں جوگن بن کر اعضا پر راکھ مل کر تمام ملک میں اس کو تلاش کروں گی۔

(9) اَلڑے زخم نہ چول پَپیہا ساڑ نہ کوئل کُوک سُنا کے

حل لغات: اڑے: تازہ' آلے۔ نہ چول: نہ چھیڑ۔ پپیہا اور کوئل: مشہور پرندے ہیں جن کی آواز میں درد فراق کی لے ہوتی ہے۔ ساڑ: جلا۔ کوک: فریاد۔

ترجمہ: اے پپیہا تو پی پی (محبوب کو یاد) کر کے میرے تازہ زخموں کو نہ چھیڑ اور اے کوئل تو کوکو کر کے مجھے نہ جلا' میں پہلے ہی درد رسیدہ ہوں۔

(10) کَروٹیاں لے ہُٹ ہُٹ جاندی بے وَس دُکھڑے سُول سُہاکے

حل لغات: کروٹیاں: پہلو' کروٹ۔ ہٹ ہٹ: تھک کر چور ہونا۔ بے وس: بے بس۔ ڈکھڑے: دکھ درد۔ سول: درد و غم۔ سہاکے: سہہ سہہ کر۔

ترجمہ: کیا کروں بے بس ہوں' درد و غم فراق سہتی ہوں' برداشت کرتی ہوں۔ ہجر کی آگ میں کروٹیں بدل بدل کر تھک کر چور ہو جاتی ہوں۔

(1) ہٹ (بمعنی بھٹک)

(11) تم بِچھڑت موہے چین نہ آوے پاپ مٹاؤ انگنْ سُہا کے

حل لغات: بچھڑت: بچھڑے ہو۔ موہے: مجھے۔ آوے: آئے۔ پاپ: گناہ یہاں مراد درد ہے۔ سہاکے: زینت بخش کر۔

ترجمہ: تم جب سے بچھڑے ہو (جدا ہوئے ہو) اس وقت سے مجھے چین نہیں آ رہا ہے۔ کبھی میرا انگن سہا کے میرے درد دور کرو۔ (بد بختی کو دور کرو۔)

(12) گرجَت بَدرہ لسکت بجلی رِم رِجھم بارش زور گھٹا کے

حل لغات: گرجت: گرجتا ہے۔ بدرہ: بادل۔ لسکت: چمکتی ہے۔

ترجمہ: گھٹا کا زور ہے' بادل گرج رہے ہیں' بجلیاں چمک رہی ہیں' بارش رم جھم رم رجھم پڑ رہی ہے۔

(13) ساجن باجھ فریدؔ ہے جینا مُشکل ایسے بار اُٹھا کے

حل لغات: باجھ: بغیر۔

ترجمہ: اے فرید محبوب (ساجن) کے بغیر ایسے مشکل بار اٹھاتے ہوئے جینا بہت مشکل ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 262

(1) وصل ہجر یکساں
وَسدا دوست قریب دلیندے

حل لغات: یکساں: برابر۔ وسدا: بستا ہے' موجود ہے' آباد ہے۔ دلیں دے: دلوں کے۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: ہجراور وصال (میں کوئی فرق نہیں) برابر ہیں کیونکہ دوست تو ہر حال میں دل کے قریب رہتا ہے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید کی طرف اشارہ ہے۔ وصل اور فراق ایک اصلاحی افتراق ہے۔

(2) علوی سفلی یار دیاں جھوکاں خبر نہیں انہاں کملیاں لوکاں
اے دل جانڑ پچھانڑ ہر جا ڈیرے چاک ہیندے

حل لغات: علوی: عالم جبروت و ملکوت، بلند، آسمانی۔ سفلی: عالم ناسوت، پست، دنیوی۔ کملیاں: جمع کملی، انجان، بھولی بھالی۔ ہرجا: ہر جگہ پر۔ ڈیرے: ڈیرے۔

ترجمہ: آسمانی اور دنیوی (پستی اور بلندی) میں ہر جگہ محبوب کی قیام گاہیں ہیں، ان دیوانے لوگوں کو اس راز کی خبر نہیں۔ اے دل! تو یہ اچھی طرح جان لے اور یقین رکھ کہ ہر جگہ (بھینسیں چرانے والا رانجھن) محبوب کی جلوہ گاہ ہے۔ (کے ڈیرے ہیں۔)

(3) ڈکھ ڈوہاگ تے بیت حزن میں سکھ سہاگ تے ملک امن میں
عاشق سمجھ سنجانڑ سبھ مظہر میں یار چھیندے

حل لغات: ڈکھ: دکھ۔ ڈوہاگ: بدبختی۔ بیت حزن: مقام درد، غم خانہ، دکھوں کا گھر۔ امن کو متحرک الاوسط استعمال فرمایا ہے، امن و اماں کا ملک۔ مظہر: ظاہر ہونے کی جگہ، جلوہ گاہ۔ سمجھ: سمجھ لے۔ سنجان: پہچان۔ چھیندے: مطلوب ہے، چاہا جاتا ہے، چہیتے۔

ترجمہ: دکھ، بدبختی، تکلیف ہو یا غم خانہ ہو۔ سکھ ہو عیش ہو یا امن و امان کا گھر ہو، اے عاشق یہ سمجھ اور یقین کر لے کہ تمام مظاہر میں محبوب ہی کی تلاش ہے۔

(4) چاک بباناں من نوں بھاناں تن من اس دے راہ وکاناں
کیا وت دین ایمان شرم بھرم سب ملک تھیندے

حل لغات: چاک بباناں: باپ کا ملازم (رانجھا) محبوب دوست۔ من نوں: دل کو۔ بھاناں: بھا گیا۔ وکاناں: بک گیا، فروخت ہو چکا ہے۔ وت: پھر۔ بھرم: عزت، ساکھ۔ ملک: ملکیت۔ ملک تھیندے: اس کی ملکیت ہیں۔

ترجمہ: محبوب (والد کے بھینسوں کا چرواہا ہمارے دل کو بھا گیا ہے) ہمارا تن بدن سب کچھ اسی کی راہ میں بک چکا ہے حتیٰ کہ دین و ایمان کی بھی وہی حالت ہے اور شرم بھرم بھی اسی کے ملک ہو چکے ہیں۔

(5) عشق فرید تصرف کیتا لائیس جڑ کر پرم پلیتا
سب صورت سبحان ظاہر اکھیاں نال ڈسیندے

حل لغات: لائیس: اس نے لگایا۔ جڑ کر: خوب، اچھی طرح۔ تصرف: قبضہ، احاطہ۔ پرم پلیتا: محبت کا فتیلہ۔ ڈسیندے: دکھائی دیتا ہے، معلوم ہوتا ہے، نظر آتا ہے۔

ترجمہ: اے فرید عشق نے اپنا پورا قبضہ مجھ پر کر لیا ہے اور مضبوطی سے پرم پلیتہ لگا کر جلا ڈالا ہے۔ اب یہ صورت ہے (مرحلہ ریاضت) کہ ہر صورت میں محبوب کا جلوہ صاف صاف آنکھوں سے دکھائی دیتا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 263

(1) وَل وَس وَسا اُوہے ٹول وے   کر لاڈ مٹھڑا بول وے

حل لغات: ول: پھر۔ وس وسا: رونق افروز ہو' خود بھی آباد ہو اور روہی ٹول بھی آباد کر۔ اوہے: وہی۔ ٹول: صحبتیں۔ لاڈ: ناز کرنا' محبت کے انداز کرنا۔ مٹھڑا: میٹھا۔

ترجمہ: اے محبوب حقیقی آ اور پھر وہی پہلے سے محفلیں رچا۔ لاڈ پیار کے پھر میٹھے میٹھے بول سنا۔

(2) ہر وقت سانوں ڈھول وے   پیا ہو اساڈڑے کول وے

اَن سونہہ دی گھنڈڑی کھول وے   اَن سنگ میں سنگ بول وے

حل لغات: ڈھول: محبوب۔ ان سوہندے: ناواقفیت کی' اجنبیت۔ گھنڈڑی کھول: گھنڈ کھول' پردہ ہٹا' حجاب دور۔ ان سنگ: بغیر جھجک' نہ شرماتے ہوئے' بے تامل' تخت دل۔ میں سنگ: میرے ساتھ' مجھ سے۔

ترجمہ: اے محبوب ملیح تو ہر وقت ہمارے پہلو میں موجود ہے اور اجنبیت (ناواقفیت) کا جو پردہ حائل ہے اس کو دور کر دے اور بے حجابانہ میرے ساتھ بول۔ ہمارے ساتھ گھل مل جاؤ۔

(3) اُتھوں ناز دے ٹنگ ٹول وے   لکھ لکھ اَلول مخول وے

راتھاں مٹھڑی جان سڑول وے   تھئی ڈکھڑیں دی کچکول وے

حل لغات: ٹنگ ٹول: اسباب' چہل پہل' رونقیں' اکٹھ۔ الول: ناز نخرے' ناز پروری۔ مخول: مستیاں۔ سڑول: جلی ہوئی (تنگ آئی ہوئی)۔ کچکول: اصول لفظ کشکول ہے' فقیر و گداگروں کا تھیلہ جس میں گداگری کی تمام کائنات جمع کی جاتی ہے' مختلف قسم کے ٹکڑے رکھنے کا لکڑی وغیرہ کا پیالہ۔ ڈکھڑیں دی: دکھوں کی۔

ترجمہ: وہاں تو ناز و انداز کے اسباب جمع ہیں' لاکھ لاکھ ناز و مستیوں کا دور ہے مگر یہاں سوختہ جاں اندر ہی اندر جلتی سڑتی رہتی ہے۔ اندر ہی اندر دکھ جمع ہو رہے ہیں گویا عاشق کا دل درد و غم کا کشکول بنا ہوا ہے۔

(4) کیا ڈکھڑیں لدھڑم گول وے   تھئے چُور زرہ تے خول وے

ماریا ہے کیا جُڑ تول وے   ابرو غلیل غلول وے

حل لغات: لدھڑم گول: تلاش کر کے پایا ہے۔ گول: ڈھونڈھ لیا۔ چور: ٹکڑے ٹکڑے' ذرہ ذرہ۔ زرہ: زرہ بکتر۔ وہ

حفاظت جاں کا آہنی لباس جو دشمن کے تیروں سے محفوظ رہنے کے لئے جنگ کے موقعہ پر پہنا جاتا ہے۔ خول: اسی قسم کا آہنی ٹوپ جو جنگ میں سر پر پہنا جاتا ہے۔ جڑتول: خوب نشانہ لے کر۔

ترجمہ: دکھوں نے مجھے کیا ہی ڈھونڈ نکالا ہے کہ صبر شکیب کی حفاظت کرنے والے خود اور زرہ بھی چکنا چور ہو گئے ہیں۔ کیا ہی تاک اور تول کر ابرو کی کمان سے غلیلہ مارا ہے۔

(5) پے ہوش دے وچ بھول وے زیرے اندر سو پول وے

تھیا جسم چیچی ٹھول وے رِل ڈِتڑے کئی گھر رول وے

حل لغات: پے: پڑے۔ بھول: اختلاف' شبہات' فرق۔ زیرے: کلیجے۔ پول: سوراخ' کھوکھلا پن۔ چیچی ٹھول: ہاتھ کی چھوٹی انگلی۔ ٹھول: موٹاپا' فربہی۔ چیچی ٹھول: بالکل لاغری' چیچی کی مقدار میں جسم کی فربہی۔ ڈتڑے: دیئے۔ رول: رلا کے آوارہ کر دے' تباہ' پریشان۔

ترجمہ: اچھے بھلے ہوش و حواس میں خلل پڑ گیا ہے اور کلیجے میں سو سوراخ اور کھوکھلا پن کے علامات ہو گئے ہیں۔ لاغری کا یہ خیال ہے کہ جسم سوکھ سوکھ کر چھوٹی انگلی کے برابر رہ گیا ہے۔ یہ دل محبت زدہ کا حال ہے۔ اس نے کئی خاندان تباہ کر دیئے اور کئی گھرانے رلا دیئے ہیں۔

(6) جے اے فریدؔ دا ڈول وے ایہا ٹور تے ایہا جول وے

کئی ڈینھ نہ پھولا پھول وے اجھو شہریں وَجسن دول وے

حل لغات: جے: اگر۔ ڈول: طرز' طریق۔ ٹور: عادات' اطوار' رویہ۔ جول: حالات' چال۔ پھولا پھول: دریافت کر' حقیقت معلوم کر' تجسس حال کر۔ اجھو: ابھی' عنقریب' جلدی۔ وجسن دول: ڈھول بجیں گے' شہرت ہو گی' فضیحت ہو گی۔

ترجمہ: اگر فرید کا یہی حال رہا اور اس کے اطوار و عادات یہی رہے (یہی حال اور یہی رفتار رہی) کچھ عرصہ اس کے درپے نہ ہو اور اس کے نتائج کی طرف سے بے التفات ہو کر دیکھنا کہ عنقریب شہر میں جگہ جگہ اس کی رسوائی کے ڈنکے بجنے لگیں گے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 264

اس کافی میں عشق مجازی میں حقیقت کے سراغ بتلائے گئے ہیں۔

(1) وَہ حضرت عشقِ مجازی سَب راز رموز دی بازی

حل لغات: واہ: سبحان اللہ' کیا خوب ہے۔ بازی: کھیل۔

ترجمہ: سبحان اللہ یہ عشق مجازی بھی کیا عجیب چیز ہے جس میں تمام تر راز رموز کا کھیل ہے۔

Scanned with CamScanner

(2) سبھو شاہد اصلی جانی ہے واحد پرم کہانی
ہے وحدت سمجھ سُنجانی وچ پردے کثرت سازی

حل لغات: سبھو: سب۔ شاہد: شہادت دینے والا' مراد محبوب۔ پرم کہانی: داستان محبت۔ سنجانی: پہچان لینا۔ وحدت: تنہائی' اکیلا پن۔ کثرت سازی: کثرت' زیادہ' وحدت کی ضد۔

ترجمہ: اس دنیا میں جو کچھ نظر آتا ہے وہ ایک ہی واحد لاشریک کی داستان محبت ہے۔ ہر چیز کے پردہ میں اسی محبوب کی معرفت تلاش کرو' کثرت سازی کا پردہ ہے ورنہ ہر کثرت میں بھی اسی کی وحدت کا پتہ ملتا ہے۔

(3) کر رفع ملال کدُورت ٹک سمجھ بجَنْ بے صُورت
تھیا ظاہر وچ ہر مُورت چھپ اوہلے نُورِ حجازی

حل لغات: ملال' کدورت: دونوں ہم معنی ہیں' آئینہ دل پر زنگ آجانا۔ ٹک: پورے یقین کے ساتھ۔ بے صورت: صورت اور شکل سے پاک اور بالاتر' خدا۔ تھیا: ہوا۔ مورت: بت' تصویر۔ اوہلے: اوٹ میں' پردہ میں۔ نور حجازی: مراد ذات پاک حضور نبی الکریم ﷺ۔

ترجمہ: دل کے آئینہ سے کدورت اور رنج و ملال کی میل اور زنگ کو دور کرکے یہ صحیح سمجھ لے کہ ذات کردگار بے چون و بے چگون ہے۔ صورت سے منزہ ہے' بے صورت ہے مگر اس کی خلاقی قدرت کا رنگ ہر بت اور ہر صورت میں موجود ہے' دیکھو حضرت سرور عالم نور حجازی کے پردہ میں بھی اسی کی قدرت کا جلوہ ہے۔

(4) سُن حُسن ازل دی چالی سَب ناز نہورے والی
کِتھ خالِق خَلق دا والی کِتھ عابد رِیت نیازی

حل لغات: سن: سن۔ حسن ازلی: محبوب حقیقی۔ چالی: طرز طریقے' انداز۔ والی: مالک' صاحب۔ کتھ: کہاں۔ ناز نہورے: ناز و انداز۔ ریت: رسم' طریقہ۔

ترجمہ: یہ بات غور سے سن کہ حسن ازل کی بے شمار چالیں سب ناز و نزاکت والی ہیں۔ ہر ایک صورت میں اس کا رنگ اور ناز جداگانہ ہے۔ کہاں وہ مالک خالق خلق اور پروردگار عالم ہے اور تمام مخلوق کا والی ہے۔ یہ بھی دیکھو کہ عابد زاہد نیاز کیش خاکسار میں بھی اسی کی قدرت کی چمک اور جھلک موجود ہے۔

(5) کِتھ عاشق دَرد کُشالے کِتھ حُسن مُلاحت چالے
تھی ہار سِنگار ڈُکھالے خوش رِسیرت ناز نوازی

حل لغات: کشالے: تکلیف۔ چالے: طریقہ' چال۔ ڈکھالے: دکھائے۔ حسن ملیح: نمکین خوبی۔ حضرت سرور عالم ﷺ کے حسن پاک کو حسن ملیح کہتے ہیں کیونکہ اس حسن میں نمکینی اور ملاحت کا رنگ تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام کی خوبصورت کو حسن صبیح کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: حسن حقیقی کا جلوہ کہیں عاشق مبتلائے درد و مصائب کے رنگ میں جلوہ گر ہے، کہیں ایسے حسین پیکر میں ہے جو ملاحت نمکینی کی چال رکھتا ہے اور کہیں یہ جلوہ ہار سنگار میں نظر آتا ہے۔ خوبصورتی کے علاوہ خوش خلقی اور ناز و انداز کے رنگ میں بستا ہے۔

(6) کِتھ رندی رسم یگانے کِتھ مطرب تے میخانے
کِتھ صُوم صلوٰت اَذانے کِتھ زاہد نیک نمازی

حل لغات: مطرب: گانے والا۔ رندی: رند کا لفظ عابد کے مقابل ہے، شراب خوار، مست۔ صوم: روزہ۔ صلوٰت: نماز۔ اذان: بانگ نماز۔

ترجمہ: مطرب، میخانے اور رندانہ مستیوں میں بھی اس کی حکمت کا رنگ ہے۔ نماز روزہ اذان میں بھی نیک طالع زاہد اور نمازی میں بھی اس کی قدرت کا جلوہ موجود ہے۔

(7) ہے غیرّیت زندیقی یا ورثہ رکھ صِدّیقی
کر جُہد جہاد حقیقی بَنْ مَرد مُعلّٰی غازی

حل لغات: غیریت: کسی شے کو ایسا سمجھنا کہ اس میں قدرت الٰہی کا جلوہ نہیں ہے۔ زندیق: بدمذہب، کافر۔ صدیقی: حضرت سرور عالم ﷺ کے خلیفہ اکبر حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی شان کی طرف اشارہ ہے۔ آپ نے نبی کریم ﷺ کے اظہار نبوت پر بلا کسی حجت و سوال کے فوراً تصدیق نبوت فرمائی تھی اور ایمان لائے تھے۔ جہد: کوشش۔ جہاد: فی سبیل اللہ جنگ کرنا۔

ترجمہ: کسی چیز کو غیر اللہ کی طرف منسوب کرنا کفر اور زندیقی ہے۔ اے سالک طریق معرفت تو صدیقی صفت پیدا کر اور اسی کو ورثہ سمجھ، حقیقت کا علم حاصل کرنے کے لئے اپنی تمام کوشش اور جہاد مصروف رکھ تاکہ تو بلند قدر اور غازی بن جائے۔

(8) ٹھَپ فِقہ اصُول مسائِل سَٹ نحوی فِعل تے فَاعِل
بَٹھ عِلمی بحث دلائِل ہے فقر فقط جانبازی

حل لغات: ٹھپ: بند کر، تہ کر۔ فقہ: اس علم کو کہتے ہیں جس سے دینیات کے عام قاعدے معلوم ہوں۔ اصول: بنیادی قواعد اور ان قوانین شرعی کو کہتے ہیں جن پر احکام شریعت کی بنیاد قائم ہے۔ بٹھ: بھاڑ میں ڈال۔ نحو: اس علم کو کہتے ہیں جس سے الفاظ کی صحیح طور پر ترکیب دینے کا طریق معلوم ہو، فعل اور فاعل سے نحوی ترکیب یا علم صرف مراد ہے۔ جس میں لفظوں کے ہیر پھیر سے بحث کی جاتی ہے۔ جانبازی: جان کا سودا کرنا، سردھڑ کی بازی لگانا۔

ترجمہ: اے سالک زیادہ علمی صرفی نحوی اصولی فقہی دلائل اور بحثوں میں نہ الجھ فقر و معرفت جن کا تو طالب ہے، وہ علم منطق میں نہیں بلکہ جاں بازی میں حاصل ہوتا ہے۔ محبت کا سلسلہ اختیار کر۔ سر دے اور عاشق صادق بن کر اس راہ پر

Scanned with CamScanner

گامزن ہو جا۔

(9) اے سِلک سُلوک فریدیؔ ہے رِیت عجب تُوحیدی

پُر ذوق لذید جدیدی چھوڑ لمبڑ دُور درازی

حل لغات: سلک: لڑی' لغت میں پروئے جانے والی کو کہتے ہیں۔ اصطلاح تصوف میں سالک معرفت کو جو حصول مقصود کی راہ بتلائی جاتی ہے اس کو سلوک کہتے ہیں۔ سلوک: طریقہ۔ ریت: روش۔ لمبڑ: لمبا کرنا' طول دینا۔

ترجمہ: سلوک فریدی کی یہ رسی (لڑی) حبل اللہ عجیب رسم توحید ہے۔ پرذوق ہونے کے علاوہ کل جدید لذیذ کے اصول کے مطابق لذت آفرین بھی ہے۔ اس لئے بحکم **واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا** یہ مشورہ دیا ہے کہ یہ آسان طریقہ موصل الی المقصود ہے۔ اسی کو اختیار کیا جائے اور اے سالک طوالت اور دور دراز راستوں کو چھوڑ کر یہی سلوک فریدی اختیار کرلو۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 265

اس کافی میں حضرت نے محبوب کی عادات پر تبصرہ کیا ہے اور اپنے عشق کا لب لباب بتایا ہے۔

(1) وَہ وَہ دِلبر دِی یاری لا یاری کرم نہ کاری

حل لغات: وہ: کلمہ تعجب' عجیب' کیا خوب۔ کرم نہ کاری: میرا علاج (چارہ گری) نہیں کرتا۔ وہ کا لفظ پہلے مصرعہ میں دو دفعہ ہر ایک قلمی اور مطبوعہ دیوان میں ہے۔ اس لئے یہاں بھی ایسا ہی کیا گیا ہے' وزن اور بحر کے لحاظ سے قابل توجہ ہے۔

ترجمہ: محبوب دلربا کی یاری اور محبت کا یہ عجیب اصول ہے کہ دام محبت میں پھنسا کر پھر مداوا اور علاج تک نہیں کرتا۔

(2) تھی رُکھڑا رَکھ بَرَیت ناں پچھدا حالِ حقیقت

ناں سُنڑدا وَیدِنڑ ساری

حل لغات: رکھڑا: روکھا' خشک' مزاج۔ بریت: بیزاری' علیحدگی' بریت۔ پچھدا: پوچھتا' دریافت کرتا۔ ویدن: داستان' تفصیل حالات' سرگزشت' ماجرا۔

ترجمہ: محبوب کی یہ حالت ہے کہ روکھا اور خشک مزاج بن کر عاشق سے دوری اختیار کرتا ہے اور حقیقت حال تک بھی نہیں پوچھتا اور نہ ہی یہ سنتا ہے کہ مجھ پر کیا گزری۔

(3) مَیں مُٹھڑی ڈُکھڑیں کُٹھڑی سے تیریں غم دیں چُٹڑی

دل کڑی سُولاں ماری

حل لغات: مٹھڑی: برباد ہو گئی۔ ڈکھڑیں کٹھڑی: دکھوں کی قتل کی ہوئی۔ تیریں غم دی چوٹڑی: غم کے تیروں کا نشانہ (ہدف)۔ دل لٹڑی: دل لٹی ہوئی۔ سولاں ماری: کشتہ رنج و الم۔

ترجمہ: میں عاشق بدنصیب دکھوں سے بسمل، غم کے صدہا تیروں کا نشانہ، دل باختہ اور درد و اندوہ زدہ ہوں۔

(1) لٹڑی

(4) ناں ڈِٹھڑم رمٹھڑا مکھناں گیا ساوݨ صاف سلکھناں

گئی موسم چیتر بہاری

حل لغات: ناں ڈٹھڑم: میں نے نہیں دیکھا۔ مٹھڑا: محبوب شیریں ادا۔ مکھنا: مکھن کی طرح نرم و نازک۔ سلکھنا: خالی، بے لطف، بے کیف۔

ترجمہ: ساون کا مہینہ صاف، بے کیف اور خالی گزر گیا اور چیت بہار کی موسم بھی بیت گئی۔ میں نے اپنے شیریں ادا، نازک مزاج محبوب کو دیکھا تک نہیں۔ اس کے فراق میں یہ پُرلطف دن گزار دیئے ہیں۔

(5) ناں کھوج نہ کھوب اٹھاں دے سَب پَربھت پندھ تھلاں دے

دِل رُل رُل رو رو ہاری

حل لغات: کھوج: سراغ، نشان پا۔ کھوب: نمدار زمین میں جو اونٹوں کے پاؤں دب کر نشان پیدا کر دیتے ہیں۔ پندھ: طویل سفر۔ تھلاں دے: ریت زاروں کے۔ رل رل: آوارہ پھر پھرا کر۔ ہاری: ہار گئی ہے، ناکام ہو گئی ہے، عاجز آگئی ہے۔

ترجمہ: محبوب ایسے دشوار گزار اور سخت سفر میں رول گیا ہے جہاں نہ راستہ ہے، نہ اونٹوں کے سراغ پا ملتے ہیں، نہ زمین میں اونٹوں کے دبے ہوئے پرانے نشان نظر آتے ہیں۔ میں تو ان کوہستانی اور ریگستانی سفر سے تنگ آگئی ہوں اور دل ناکام رل رل کر اور رو رو کر اب ہار گئی ہے۔

(1) نہ ہوت نہ کھوج

(6) مَیں رسندھڑی رکیویں جالاں پردیس بیٹھی تن گالاں

تھئے روہی ڈِینہہ ملہاری

حل لغات: رسندھڑی: سندھ کے ملک میں۔ جالاں: بسر کروں، وقت گزاروں۔ تن گالاں: بدن کو گلا رہی ہوں، مضمحل کر رہی ہوں۔ ملہاری: ابر آلود، بارش زدہ، پُرلطف۔

ترجمہ: روہی میں تو بارشیں ہو رہی ہیں اور پُرلطف موسم ہے۔ ایسے وقت میں کیونکر سندھ میں زار و نزار رہ سکتی ہوں اور پردیس میں بیٹھ کر کیوں اپنے تن بدن کو زار و نزار کرتی رہوں۔

(7) دِل کھَندا بھیت نہ ڈَسدا تھی اوپرا دُوروں ہَسدا

لا، ہو ہو شہر خواری

حل لغات: کھسدا: چھین لیتا ہے۔ بھیت: بھید' راز دل' حقیقت مخفی۔ اویرا: واوٗ مجہول' اجنبی' ناواقف۔ ہسدا: ہنستا ہے' خوش ہوتا ہے۔ ہو ہو: واوٗ مجہول' فضیحت' رسوائی۔ شہر خواری: فضیحت' بدنامی۔

ترجمہ: محبوب دلنواز اپنی محبت کے پیچ میں پھنسا کر دل تو چھین لیتا ہے مگر حقیقت کا راز نہیں بتلاتا اور ناواقف ہو کر دور دور سے ہنس دیتا ہے۔ عاشق کے لئے بدنامی اور فضیحت کا سامان کر کے پھر التفات تک نہیں کرتا۔

(8) ہِک یار فرید اویڑا بیا سس ننان دا جھیڑا
پَئی پلڑے۔ مونجھ منجھاری

حل لغات: اویڑا: بے ڈھب' پیچیدہ۔ بیا: دوسرا۔ پَئی پلڑے: پلے میں آپڑی' حصہ میں آئی' قسمت میں ملی۔ مونجھ منجھاری: اداسی' غمگینی۔

ترجمہ: اے فرید میں کئی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ ایک تو محبوب بے ڈھب اور سخت مزاج واقع ہوا ہے' دوسرا گھر میں ساس اور نند ہر وقت لڑتی جھگڑتی رہتی ہیں۔ اس محبت اور عشق سے بے چینی اور اضطراب (حزن و ملال) کے سوا ہمارے پلے کچھ نہیں پڑا۔

☆——☆——☆

کافی 266

(1) ہِک دَم ہجر نہ سَہندی ہے دِل . دِلبر کارݨ ماندی ہے

حل لغات: نہ سہندی ہے: نہیں سہتی' برداشت نہیں کر سکتی۔ کارن: واسطے' اس کے لئے۔ ماندی: کوفتہ' تھکی ہوئی' بیمار' نڈھال۔

ترجمہ: دل مضطر محبوب دلربا کے لئے سخت اداس ہے۔ ایک دم کی فرقت بھی نہیں سہہ سکتی۔

(2) سوز گداز دی تُول وِچھانواں دُکھ ڈوہاگ دی سیجھ سُہانواں
ہار غماں دا گل وچ پانواں دَرد دی بانہہ سِراندی ہے

حل لغات: تول وچھاواں: توشک بچھاؤں' بستر کروں۔ سہاواں: سجاؤں۔ بانہہ سراندی: بازو سرہانے' بازو سر کے نیچے۔

ترجمہ: سوز و گداز کا بستر ہے' دکھ اور مایوسی کی سیج بچھی ہوئی ہے' غم و الم کے ہار گلے میں پہنے ہیں اور درد بازو کی طرح سرہانے کے نیچے ہے یعنی سوز و گداز' دکھ دوہاگ' غم و درد نے ہر طرف سے مجھے گھیر لیا ہے۔

(3) ماہی بے پرواہ ملیوسے پلڑے سوز فراق پیوسے
حال کنوں بے حال تھیوسے جندڑی جھوک غماں دی ہے

حل لغات: ملیوسے: ہم کو ملا۔ پلڑے پیوسے: ہمارے پلے میں پڑا۔ خال کنوں بے حال تھیوسے: ہم تباہ حال ہو گئے۔
ترجمہ: ہمیں محبوب بے پروا اور ستمگر ملا ہے۔ سوز فراق ہی ہم کو اس محبت میں ملا۔ حال سے بدحال ہو گئے' اب تو جان ہی غم والم کی بستی بن گئی ہے۔

(4) ڈینہہ رنبھاواں سڑ دیں بلدیں[1] رات ونجاواں جلدیں[2] گلدیں
ساری عمر گئی ہتھ ملدیں ہے ہے موت نہ آندی ہے

حل لغات: نبھاواں: گزاروں۔ سڑدیں بلدیں: جلتے بھنتے۔ ونجاواں: گنواؤں۔ جلدیں گلدیں: جلتے ہوئے اور گلتے ہوئے۔ ہتھ ملدیں: ہاتھ ملتے' کف افسوس ملتے' افسوس کرتے۔
ترجمہ: میرا دن جلتے جلتے گزرتا ہے اور رات جلتے اور گلتے بسر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح تمام عمر ہاتھ ملتے ملتے گزر گئی۔ ہائے افسوس کہ موت بھی نہیں آتی۔

(5) سوہنڑے کیتی کیچ تیاری آیا بار برہوں سر باری
سینگیاں سرتیاں' کرن نہ کاری بے وس پئی کرلاندی ہے

ترجمہ: حسین محبوب کیچ جانے لگا ہے' میرے سر پر ہجر و فراق کا بھاری بوجھ آپڑا ہے۔ سہیلیاں اور ہم عمر ملنے والیاں بھی میری کوئی امداد نہیں کرتیں۔ بے بس ہو کر رو رہی ہوں۔

(6) یاد کریساں یار دیاں گالہیں سوہنیاں رمزاں موہنیاں چالیں
توڑیں ہنیس ڈیوم سیالیں تانگ فرید نہ جاندی ہے

حل لغات: توڑیں: خواہ' اگرچہ۔ یاد کریساں: یاد کروں گی۔ گالہیں: باتیں۔ رمزاں: رمزیں' اشارے' کنایے۔ موہنیاں: موہ لینے والی۔ چالیں: چالیں۔ ڈیوم: مجھے دیں۔ سیالیں: سیال عورتیں۔ تانگ: انتظار۔
ترجمہ: سیال قوم کی عورتیں خواہ مجھے طعنے مہنے کیوں نہ دیں مگر میں محبوب کی باتیں یاد کیا کرتی ہوں اور اس کے خوبصورت چال وضع قطع پر فدا ہوتی ہوں۔ اس کا انتظار و اشتیاق اے فرید دل سے دور نہیں ہو سکتا۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 267

(1) ہکو الف مینوں برمانوِم ڑی تَتی "بے تے" مُول نہ بھانوِم ڑی

حل لغات: ہکو: ایک ہی۔ الف: حروف تہجی اور حروف مقطعات کا پہلا حرف' الف سے مراد اللہ ہے۔ برمانوم: مجھے تڑپائے' گرویدہ و فریفتہ کرے۔ مول: ہرگز' بالکل۔ نہ بھانوم: مجھے نہیں بھاتی۔ تتی: سوختہ۔ ڑی: یہ حرف ندا ہے۔

ترجمہ: اے سہیلی! میرے دل کو تو ایک الف ہی نے برما لیا ہے' پھسلا کر قابو کر لیا ہے۔ بے اور تے (دنیا و مافیہا) تو مجھے ہرگز نہیں بھاتے صرف الف (اللہ) ہی کافی ہے۔ (دوسری جگہ فرمایا ہے: الف ہکو ہم بس وے میاں جی)

(2) سوہنٹی وحدت پرم پریتاں نیں ذوقی گھاتاں عشقی گیتاں نیں
کوجھی کثرت کوجھاں ریتاں نیں دل غیروں غیرت کھانوِم ڑی

حل لغات: وحدت: مسئلہ وحدت الوجود کی طرف اشارہ ہے۔ پریتاں: محبتیں۔ گھاتاں: سرس' تانیں' نغمے۔ گیتاں: گیت (جمع)۔ ریتاں: رسمیں۔ ذوقی گھاتاں: اصحاب ذوق کی باتیں۔ عشقی گیتاں: محبت کی داستانیں۔ کوجھی: بدصورت' غیرپسندیدہ۔ غیروں: غیر سے۔ دل کھانوم: میرا دل کھائے۔

ترجمہ: حسین وحدت میں عشق ہے' محبتیں ہیں' ذوق کے نغمے اور عشق کے گیت ہیں۔ بدصورت کثرت کی اس میں بھی بدصورت ہیں۔ میرا دل غیر سے غیرت کھاتا ہے (برداشت نہیں کرتا)۔ وحدت الوجود کی بحث محبت اور اعتماد کے قابل ہے' اسی میں اہل ذوق کے لئے لطف اور اہل عشق کے لئے مزہ ہے۔ کثرت غیرپسندیدہ ہے بلکہ اس کے طریق اور رسمیں بھی بدنما ہیں۔ غیر یعنی ماسوی اللہ سے میرا دل بہت غیرت کھاتا ہے۔ غیریت سے قطعی غیرت و نفرت ہے۔

(3) ہر چالوں ناز نواز ڈِسے سب حُسن اَزل دا راز ڈِسے
کُل عالَم عالَم ساز ڈِسے ہکو نُور نظر وچ آنوِم ڑی

حل لغات: ہر چالوں: ہر چال سے' ہر پہلو سے' ہر انداز سے۔ ڈِسے: دکھائی دے۔ ہکو: ایک ہی۔ نظر وچ آوم: میری نظر میں آئے۔

ترجمہ: ہر حال میں اسی کا ناز نواز نظر آتا ہے اور سب حسن ازل کا راز دکھائی دیتا ہے بلکہ تمام جہان عالم ساز معلوم ہوتا ہے جس پر وہ نور حقیقی کھیلتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ (اری مجھے تو ایک ہی نور دکھائی دیتا ہے۔)

(4) غیرّیت محض محال ڈِسے چو طرفوں حُسن جمال ڈِسے
ہر ویہلے وصل وِصال ڈِسے ڈِینہہ رات پُنّل گل لانوِم ڑی

حل لغات: غیریت: غیر کا ہونا' شرکت' ماسوی اللہ۔ محال: ناممکن۔ ڈِسے: دکھائی دے۔ چو طرفوں: چاروں طرف سے۔ ہر ویلے: ہر وقت۔ گل لانوم: مجھے گلے سے لگائے۔

ترجمہ: ماسوی اللہ تو بالکل محال ہے۔ کوئی ایسی جگہ یا چیز نہیں جہاں قادر مطلق کی قدرت کا جلوہ نہ ہو' چاروں طرف اسی ذات موجود کا حسن و جمال نظر آتا ہے۔ ہر وقت ساعت وصل و وصال معلوم ہوتے ہیں اور ایسا نظر آتا ہے کہ دن رات عاشق کو محبوب پنل گلے سے لگا رہا ہے۔

(5) کیوں کر دی ہار سِنگار مُٹھی کیوں سُرخی کجلہ دھار مُٹھی
جے جاناں سانول یار مُٹھی وَل مُلک ملیر سِدھانوِم ڑی

حل لغات: کردی: کرتی۔ مٹھی: بدبخت۔ جے: اگر۔ جاناں: میں جانوں۔ ول: پھر' واپس۔ سدھانوم: چلا جائے' روانہ ہو جائے۔

ترجمہ: اری سہیلی! اگر میں یہ جانتی کہ میرا محبوب سانول محبوب پھر ملک پھر ملیر چلا جائے گا تو میں بد قسمت کیوں ہار سنگار کرتی اور (کاہے کو) کیوں سرخی کجلہ کی دھار لگاتی۔

(6) تَتّا دَرد جَدید شَدید تھیا ہر روز اے سوز مزید تھیا
ہِکے دید فرید خرید تھیا بن ڈھولن گھر وَر تانوم ڑی

حل لغات: تتا: سوختہ' تپا ہوا۔ تھیا: ہوا۔ ہکے: ایک ہی۔ دید: نگاہ' نظر' جلوہ محبوب۔ ڈھولن: محبوب۔ گھر ور: گھر اور خاوند مراد تمام گھر والے۔ تانوم: مجھے تپاتے ہیں' جلاتے ہیں۔

ترجمہ: فرید تو محبوب کی ایک ہی نگاہ کا غلام ہو گیا (بک گیا۔) اس کا سوز اور درد روز بروز ترقی پر ہے۔ مجھے اب محبوب کے بغیر گھربار بھی اچھا نہیں لگتا اور جلاتا (جلا رہا) ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 268

نوٹ: "الف ھکو ہم بس وے میاں جی" "ھکو الف میتوں برہانوم ڑی" اور اب درج ذیل کافی "ہک ہے ہک ہے ہک ہے" ایک ہی مضمون کی کافیاں ہیں۔ ان میں مسئلہ وحدت الوجود پر بحث کی گئی ہے۔

(1) ہِک ہے ہِک ہے ہِک ہے ہِک دی دَم دَم سِک ہے

حل لغات: ہک: ایک' ذات واحد' تنہا' واحد۔ دم دم: پل پل' ہر لحہ' ہر سانس کے ساتھ۔ سک: شوق انتظار۔

ترجمہ: محبوب حقیقی صرف وہی ایک ہی تنہا ذات باری ہے اسی ایک کے لئے ہر لحظہ انتظار اور شوق ہے۔ (ایک ہی کی ہر وقت چاہت ہے۔)

(2) ہِک دے ہَر ہَر جا وِچ ڈیرے کیا اُچ ہے کیا جِھک ہے

حل لغات: جا: جگہ۔ ڈیرے: ڈیرے۔ اچ: بلندی' مقام فراز۔ جھک: اوچ کی ضد' پستی' نیچی جگہ' نشیب' عالم سفلی۔ اچ جھک: اونچ نیچ۔

ترجمہ: اسی ایک (ذات واحد) کا جلوہ ہر جگہ موجود ہے' خواہ نشیب ہو یا فراز اس کی قدرت کے احاطہ سے کچھ باہر نہیں ہے۔

(3) ہِک ہے ظاہر ہِک ہے باطن بیا سب کُجھ ہالِک ہے

حل لغات: ظاہر: برملا' علانیہ' نمایاں۔ باطن: اندر' مخفی' چھپا ہوا۔ بیا: اور۔ ہالک: ہلاک ہونے والا' فانی۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: اسی ایک ذات کا جلوہ ہر ظاہر اور باطن میں موجود ہے۔ اس کے سوا اور سب کچھ فانی ہے۔

(4) مقناطیس تے لوہے وانگن ہُون ڈو دِل دی چھک ہے

حل لغات: مقناطیس: سنگ آہن ربا۔ وانگن: طرح، مثال، مانند۔ ہوں ڈو: اسی کی طرف۔ چھک: کشش۔

ترجمہ: اسی ایک ذات لاشریک کی جانب ہر وقت دل کو کشش ہو رہی ہے جس طرح مقناطیس کی طرف لوہا کھچا چلا جاتا ہے۔

(5) جیرھا ہِک کوں ڈُوں کر جانڑے او کافر مُشرک ہے

حل لغات: جیرھا: جو شخص، جو کوئی۔ ڈوں کر جانے: دو جانے اس کی وحدانیت میں کسی غیر کو شریک سمجھے، یا اس جیسا کسی اور کو جانے۔ کافر: خدا کو نہ ماننے والا۔ مشرک: شرک کرنے والا (شریک کرنے والا)۔

ترجمہ: جو شخص ایک ذات کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو داخل سمجھ کر ایک کو دو سمجھے، وہ کافر اور مشرک ہے۔

نوٹ: "ڈو جانے" کے معنی میں دو سمجھے لیکن "ڈو کر جانے" کے معنی میں ایک سے زائد سمجھے۔ ایک کی صفت وحدانیت میں دوسروں کو شریک کرے۔

(6) مطلب ڈاڈھا سخت نزیکی پَر، رَہ تے چِل چِک ہے

حل لغات: ڈاڈھا: بہت زیادہ۔ نزیک: نزدیک، قریب۔ پر: لیکن۔ راہ: رستہ۔ چل چک: کیچڑ (جس پر سے پاؤں پھسلتے ہیں)۔

ترجمہ: توحید کا مطلب تو بہت نزدیک اور آسان ہے مگر اس راستہ میں چل چک اور کیچڑ، پھسلن ہے۔ اگر سالک پھسل جائے تو پھر کہیں کا نہیں رہتا۔

(7) سَاڈے سِر سِر واہ دا سارا فخر" پیا مالک ہے

حل لغات: ساڈے: ہمارے۔ سِر: سر، جان۔ سرواہ: سارا بدن، عزت و ناموس۔

ترجمہ: ہمارے سر اور ناموس یعنی تمام ذمہ داریوں کا مالک حضرت فخر جہاں صاحب علیہ الرحمتہ ہیں۔ (جو حضرت کے بھائی اور پیر تھے) یعنی میرا مرشد "فخر پیا" میری جان جاں ہے۔

(8) دَرد دَا بار اُٹھا نہ سگدی دِل شودی نِک ترِک ہے

حل لغات: نہ سگدی: نہیں سکتی، طاقت نہیں رکھتی۔ شودی: بیچاری۔ نک ترک: چھوٹی اور نازک کمر۔ ترک: کمر اور کولہے کی ہڈی۔

ترجمہ: دل بیچارا بہت کمزور ہے، اس لئے درد محبت کا بار اٹھانے کے قابل نہیں ہے۔ (دل کو مؤنث استعمال کیا گیا ہے اور زبان کے لحاظ سے یہی درست ہے۔)

(9) روزِ ازل دی دِلڑی میڈی راہِ حق دی سَالک ہے

حل لغات: سالک: چلنے والا (راہ حق پر)۔

ترجمہ: روز ازل سے (ابتداء سے) میرا دل راہ حق کا سالک ہے۔

(10) جند دے نال خیال خُدائی کیا پُورا گیا ہِک ہے

حل لغات: ہک گیا: مطابق ہو گیا' جڑ گیا۔

ترجمہ: خدائے واحد کا خیال اور اس کا عشق میری دل و جان کے ساتھ بالکل مطابق ہو گیا ہے۔ (جان کے ساتھ خدا کا خیال کس طرح ٹھیک ٹھیک منطبق ہو گیا ہے۔)

(11) یار فرید سُنجانڑ کیتے اے نُسخہ ہِک ٹِک ہے

حل لغات: سنجان: پہچاننے۔ کیتے: کے لئے۔ اے: یہ۔ ہک ٹک: اکیلا مکمل' تیر بہدف' یقینی' قطعی' عین ٹھیک۔

ترجمہ: اے فرید محبوب واحد کے پہچاننے کے لئے یہ محبت اور عشق حقیقی کا نسخہ تیر بہدف ہے' مجرب ہے۔ (یار بے مثل کے پہچاننے کے لئے یہ نسخہ قطعی اور یقینی ہے۔)

☆ ━━ ☆ ━━ ☆

کافی 269

نوٹ: اس کافی میں فنا کی تینوں اقسام "فنافی الشیخ' فنافی الرسول اور فنافی اللہ) کی عکاسی کی گئی ہے۔

(1) ہُنڑ مَیں رانجھن ہوئی ریہا فَرق نہ کوئی

حل لغات: ہن: اب۔ ہوئی: ہو گئی ہوں۔ ریہا: رہا۔

ترجمہ: اب میں اپنے محبوب (رانجھن) میں کچھ اس طرح فنا اور مدغم ہو گئی ہوں کہ میں میں نہیں رہی بلکہ میں اب رانجھن ہوں۔ اس میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں رہا۔ رانجھا میرے تن بدن اور میری روح و جان میں اس طرح سما گیا ہے کہ من تو شدم تو من شدی کا مقام حاصل ہو گیا ہے۔ عشق حقیقت نے اس طرح فنافی اللہ کر دیا ہے کہ اب میں خود معشوق کا پیکر معلوم ہوتی ہوں' کوئی فرق نہیں رہا۔ (یہ مقام فنافی اللہ ہے جو فنا کی تینوں قسموں فنافی الشیخ' فنافی الرسول اور فنافی اللہ کی آخری حد اور انتہائی منزل ہے۔)

(2) جَیں سَنگ دِلڑی رِیت لگائی آخِری بَنڑ گئی سوئی

حل لغات: جیں سنگ: جس کے ساتھ۔ دلڑی: دل نے۔ سوئی: وہی' وہی کی وہی۔

ترجمہ: دل نے جس ذات سے محبت کی' اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر عاشق بھی وہی معشوق کے پیکر میں معلوم ہونے لگا۔

(3) ہیر سلیٹی بیٹی چوچک وَنج کِس جا کھڑوئی

حل لغات: ہیر سلیٹی: ہیر سیال۔ ونج: جا۔ کس جا: کس جگہ پر۔ کھڑوئی: کھڑی ہوئی' پہنچی۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: ہیر سیال چوچک جیسے سردار کی لڑکی محبت کی وجہ سے دیکھو کس مقام پر جا ٹھہری یعنی عشق مجازی نے اسے کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔

(4) ہیروں ہیرا تھیسی جیکر سر ہیں راہ ڈیتوئی

حل لغات: ہیروں: ہیر سے۔ ہیرا: الماس۔ تھیسی: بن جائے گی۔ جیکر: اگر۔ ڈتوئی: تو نے دے دیا۔

ترجمہ: اگر تو نے اس راہ فنائی الوحدت میں سر دیا تو ہیر (عاشق عشق مجازی) سے ہیرا (الماس) بن جائے گی۔

(5) پہلے کھا کر درد کشالے اوڑک تھئی دِل جوئی

حل لغات: کشالے: تکلیفیں۔ اوڑک: آخرکار۔ تھئی: ہوئی۔

ترجمہ: اس منزل میں پہلے ضرور درد اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں اور مشکلات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ لیکن آخرکار محبوب کی طرف سے دلجوئی ہوتی ہے اور نتیجہ وصال ہوتا ہے۔

(6) شابس اصلوں محض نہ ہاریوں جِتنا بار چتوئی

حل لغات: شابش: شاباش۔ اصلوں: بالکل۔ ہاریوں: تم نے ہاری۔ چتوئی: تم نے اٹھایا۔

ترجمہ: اے عاشق سالک شاباش آخرمیں صد آفریں اے نحیف جان عاشق جس قدر بار تجھ پر ڈالا' اس کو تو نے خوبی سے نبھایا' اٹھایا اور پسپا نہ ہوا۔

(7) جو کوئی سِلک محبّت دے وِچ مَرن توں اگّے موئی

حل لغات: مرن توں اگے موئی: مرنے سے پہلے مرجانا' مرمٹنا۔

ترجمہ: جو کوئی محبت کی راہ پر چلتے ہوئے مرنے سے پہلے مرجائے یعنی موتوا قبل ان تو توا پر عمل کرے۔

(8) سیجھ سُہاگ سُہایس تھی خوش شام سُندر سَنگ سوئی

حل لغات: سہاگ: خوش بختی۔ سہایس: زینت دی۔ شام: محبوب۔ سندر: خوبصورت۔ سنگ سوئی: ساتھ سوئی' ہمبستر سوئی' وصال حاصل کیا۔

ترجمہ: محبوب خوش لقا کے ساتھ اسی نے سہاگ (عروسی) کی سیج سہائی۔

(9) نال خیال "انا" دے جیں نے میل دُوئی دی دھوئی

حل لغات: انا: انانیت' خودی۔ میل: کدورت۔ دوئی: ماسوی اللہ غیریت۔ دھوئی: دھو دی' پاک کر دی' صاف کر دی۔

ترجمہ: انا (خودی) کے خیال سے جس شخص نے دوئی کی میل کو دھو کر صاف پاک کر لیا۔

(10) سارے جگ وِچ ہِک مَیں رہ گئی ناں توئی ناں اوئی

حل لغات: ہِک: ایک۔ توئی: تو کا تصور۔ اوئی: او کا تصور۔

ترجمہ: آخر یہی ہوا نہ تو رہا اور نہ وہ رہا' دنیا میں صرف میں ہی میں رہ گئی۔

(11) تھیا مَنصُور فریدؔ ہمیشہ جَیں اے راز لدھوئی

حل لغات: تھیا: ہو گیا۔ منصور: منصور حلاجؒ کے صوفیائے کرام کے ایک صاحب رشد و طریقت بزرگ، کامیاب و کامران۔ جیں: جس نے۔ اے: یہ۔ لدھوئی: پالیا۔

ترجمہ: اے فرید جس نے یہ فنافی اللہ ہونے (خودی) کا راز پالیا، وہی آخرکار منصور (کامیاب و کامران) ہو گیا۔

☆ ━━ ☆ ━━ ☆

کافی 270

(1) ہے عرب شریف سِدھائی بُو سِندھ پنجاب دی آئی

حل لغات: ہے: افسوس، کلمہ تاسف۔ سدھائی: روانہ ہوئی، چلی گئی۔ بو: باس، خوشبو، ہوا۔

ترجمہ: ہائے افسوس! عرب شریف ہم سے رخصت ہوا۔ اب سندھ اور پنجاب کی ہوائیں آنے لگی ہیں۔

(1) مٹھی

(2) بِن عرب اے اکھیّاں رُووِن روہار ہنجوں دے پووِن
کر نیرے مُکھڑا دھووِن دِل دَردیں چوٹ چکھائی

حل لغات: بن: بغیر۔ پودن: پروئیں۔ نیرے: آنسو۔ مکھڑا دھوون: منہ دھوتی ہیں۔

ترجمہ: فراق عرب میں یہ آنکھیں رو رو کر آنسوؤں کے ہار پرو رہی ہیں اور آنسو بہا کر اسی سے منہ دھو رہی ہیں، دل پر اس جدائی نے درد کی چوٹ چلائی ہے۔

(3) اے پہلی منزل جَدّے بِیٔ شہر مُبارک جَدّے
کلھ بحر دی شَدّے مَدّے اَج عَدن ویندی مُکلائی

حل لغات: بیٔ: دوسری۔ کلھے: کل۔ شدمد: مدوجزر (سمندری موجوں کا اتار چڑھاؤ)۔ ویندی مکلائی: جدا ہو رہی ہے۔

ترجمہ: مکۃ اللہ سے پہلی منزل جدہ کی ہے اور دوسری منزل جدہ شریف کی ہو گی۔ کل سمندر کی موجوں کا اتار چڑھاؤ ہو گا۔ آج تو عدن بھی جدا ہوتا جا رہا ہے، رخصت ہو رہا ہے۔

(1) آئی

(4) کر سعی طواف زیارت لہہ لطفوں عفو اِشارت
گِھن عِشقوں ذوق بِشارت وَل وطنے واگ وَلائی

حل لغات: سعی: دوڑنا (مناسک حج میں سے ایک مرحلہ)۔ لہہ: پا، حاصل کر۔ طواف زیارت: خانہ کعبہ کے گرد پھرنا طواف

کہلاتا ہے اور واپسی کے وقت جو طواف کیا جائے اسے طواف زیارت کہتے ہیں۔ اشارت: اشارہ' ایماء۔ بشارت: خوشخبری و خوش قسمتی۔ ول: پھر' بعدازیں۔ واگ ولائی: باگ موڑ دی۔

ترجمہ: بیت اللہ شریف میں سعی اور طواف کرکے زیارت کا شرف حاصل ہوا' مغفرت کے اشارات اور محبت کے بے شمار بشارات لے کر پھر وطن کی واپسی ہوئی' وطن کی طرف باگیں موڑ لی ہیں۔

(5) کیوں گانے گہنے پانواں کیوں سُرخیاں میندیاں لانواں

کیوں کجلہ دھار بنانواں ہے تھیوم نصیب جُدائی

ترجمہ: ابھی تو عرب شریف سے جدائی نصیب ہوئی ہے' ایسے مغموم حالات میں میں کیوں گانے باندھوں' گہنے پہنوں' سرخی مہندی لگاؤں اور کجلہ کی دھار بناؤں' یہ تو خوشی کا موقعہ نہیں بلکہ جدائی کے غم کی ابتدا ہے۔

(1) آئی (2) بنئے' بینسر

(6) کُل سہرے ہار کمائے کُل ناز نواز وہانے

گئے جوش جوانی مانے گیا دھج وج فخر وڈائی

حل لغات: وہانے: گزر گئے۔ کمانے: کملا گئے۔ مانے: مان۔ دھج وج: سج دھج' شہرت۔ وڈائی: بڑائی۔

ترجمہ: سہرے اور ہار کملا گئے' فخر اور غرور اور سج دھج سب چلے گئے' ناز اور نواز کے وقت گزر گئے اور جوش جوانی کے مان (غرور) چلے گئے۔

---

(1) گل (2) جوبن جوش دے مانے (3) گئی

(7) توں باجھوں سانول گھر وچ ہاں بیشک سخت سفر وچ

تھل مارو سنجڑے بر وچ رہم سختی روز سوائی

حل لغات: سانول: محبوب۔ بر: جنگل' بیابان۔ سوائی: زیادہ۔ مارو: قاتل۔ تھل: ریگزار۔ سنجڑے: سنسان۔

ترجمہ: اے سانولے محبوب بیت اللہ شریف! تیرے سوا میں گھر میں ہی مصروف سفر ہوں اور اس میں کوئی شک نہیں۔ گھر سفر معلوم ہوتا ہے' گویا تھل مارو اور سنسان ویران جنگل میں ہوں جہاں سختی روز افزوں ہے۔

(8) کئی آس فرید نہ پنڑی جی جلیا دلڑی بھنڑی

سر سوز فراق دی چُنڑی گل دردوں چولی پائی

حل لغات: آس نہ پنڑی: امید نہ بر آئی' آرزو پوری نہ ہوئی۔ چنڑی: اوڑھنی۔ چولی: کرتی۔

ترجمہ: اے فرید میری کوئی دلی آرزو پوری نہ ہوئی' جی جل گیا ہے اور دل کباب کی طرح بھن رہا ہے۔ سوز و فراق کی اوڑھنی سر پر اور دردوں کی چولی گلے میں ہے۔

(1) کئی

☆ ━━ ☆ ━━ ☆

کافی 271

(1) یاد آنْون یار دے رَلڑے رَت پُوْن کروپ کُلڑے

حل لغات: رلڑے: ملاپ، صحبتیں۔ رت: روز روز۔ کروپ: بدصورتی، درد۔ پوون: پڑیں۔ کلڑے: بے ڈھب، پیچیدہ۔

ترجمہ: محبوب کی محبت آمیز صحبتیں یاد آتی ہیں اور ہمیشہ یہ بے ڈھب درد کے دورے پڑتے ہیں۔

(2) کیوں چڑھدی چَنّدری کھارے کیوں کر دی زیور بارے
جے جانْ[1] ہجر دے وارے اے[2] نیڑے سخت سَولڑے

حل لغات: چندری: بدنصیب۔ کھارے چڑھن: یہ رسم شادی ہے، نوشہ عروسی جوڑہ زیب تن کرنے سے پہلے کھارے پر چڑھ کر نہاتا ہے اور پھر لباس پہنتا ہے۔ سخت سولڑے: بہت ہی نزدیک۔

ترجمہ: اگر میں یہ جانتی کہ اس عیش کے بعد ہجر و فراق کی باری بھی نزدیک اور بہت ہی قریب ہے تو میں بدنصیب عاشق کی رسوم ہی ادا نہ کرتی نہ کھارے چڑھتی اور نہ بھاری بھرکم زیور پہنتی۔

(1) جاندی (2) ہن

(3) ڈُکھ یار، سُکھاں دے وَیرِن لئے سُولاں سِینے ڈھیرن
مُنّہ کالا نِیلے پیرِن وَہ ہوت پُنّل دے بھلڑے

حل لغات: ویرن: بر میں۔ ڈھیرن: ڈھیر لگ گئے۔ منہ کالا نیلے پر: رسوائی اور بے عزتی ہو رہی ہے۔ بھلڑے: بھلائیاں۔

ترجمہ: دکھ تو ہمارا یار بن گیا ہے اور سکھ آرام ہمارا دشمن ہو گیا ہے اور غم و اندوہ نے سینے میں ڈیرے لگا رکھے ہیں یا ڈھیر لگ گئے ہیں بالآخر منہ کالے اور نیلے پیر ہو گئے یعنی دنیا میں بدنامی اور رسوائی ہو رہی ہے۔

(4) کیوں ڈُکھڑی عمر نبھانْواں ہُنْ موت دا مُلک وَسانْواں
وَنْج گورستان سُہانْواں بُٹھ جیوَنْ کُوڑ تَسَلڑے

حل لغات: ڈکھڑی: دکھوں سے بھرپور۔ نبھانواں: گزاروں۔ وسانواں: آباد کروں۔ موت دا ملک وساواں: عزرائیلؑ کی بستی آباد کروں، یعنی مر جاؤں۔ جیون: جینا۔ کوڑ تسلڑے: جھوٹی تسلیاں۔

ترجمہ: ایسے دکھوں اور مشکلات میں کیوں عمر برباد کروں، کیوں نہ مر کر موت کا ملک ہی آباد کر دوں اور گورستان کو سجاؤں ایسی زندگی بھاڑ میں جائے، یہ تو جھوٹی تسلیاں ہیں۔

(5) گل پیچ ہجر دے وَلڑے دل زخم اَولڑے اَلڑے

اَیہ رِنیہہ لانوَنڑ دے بھلڑے   پَیئے مَیں مُٹھڑی دے پَلڑے

حل لغات: ولڑے: بل، خم، پیچ۔ الڑے: تازہ۔ لانون دے: لگانے کے۔ بھلڑے: بھلائیں۔ مٹھڑی: بدبخت کے۔ پلڑے: پلے۔

ترجمہ: محبت کرنے کا یہ صلہ ہے کہ گلے میں ہجر و فراق کے پیچ اور پھندے پڑے ہیں اور دل میں بے ڈھنگے اور رستے ہوئے زخم ہیں، یہ سامان میرے پلے میں پڑا ہے۔

(6) سَب زور ہَوس وَس لایُم   پَر یار فریدؔ نہ آیم

غم درد اندر[1] سرِایم   کر آپے رِگڑے گلڑے

حل لغات: زور ہوس: سعی و کوشش۔ وس لایم: بس لگائے، پورا زور صرف کیا، محنت کی۔ (نوٹ: ایک نسخہ میں یوں ہے "اندوہ سرچایم")۔ سرچایم: میں نے سر پر اٹھالیا۔ آپے: مجبوراً بے بس ہو کر۔ گلڑے گلڑے: شکوے شکائتیں۔

ترجمہ: اے فرید! میں نے تمام زور صرف کر دیا اور جو کچھ بس میں تھا، اس سے دریغ نہ کیا مگر یار نے نہ آنا تھا اور نہ آیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ غم و درد نے شکوے شکائتیں کر کے باہم خود بخود گلے لگ لگ کر دل میں جگہ کر لی ہے۔

(1) اندوہ

☆ —— ☆ —— ☆

کافی 272

(1) یار کراڑا حال[2] دے   سانوں مار نہ طعنے

حل لغات: کراڑا: سخت، سنگدل۔ ہال دے: ہائے ہائے۔ سانوں: اساکوں، اسانوں، ہم کو۔

ترجمہ: ہائے وہ محبوب سخت مزاج اور سنگدل ہے، ہم کو طعنے نہ مارو۔

(1) ہال

(2) سانگ سنجوک رَلائے قسمت   سانگے دوست یگانے

حل لغات: سانگ: ذریعہ۔ سنجوک: ساتھ، ملاپ۔ سانگے: کے ساتھ، واسطے۔ یگانے: بے مثال۔

ترجمہ: قسمت نے یہ خوب اتفاق بنایا ہے کہ میری زندگی کی وابستگی ایک ایسے دوست کے ساتھ کر دی جو کہ ذات و صفات میں لاشریک و بے مثال ہے۔ (بے مثال محبوب کے ساتھ ملاقات کے اتفاقات محض قسمت پر منحصر ہیں۔ یعنی تقدیر اچھی ہوئی تو محبوب کا وصل نصیب ہو جاتا ورنہ نہیں ہو سکتا۔)

(3) جَاں جَاں سُونہہ بُنانواں   تاں تاں ڈِسدے دُور ٹکانے

حل لغات: جاں جاں: جہاں تک، جس قدر۔ سونہہ: واقفیت، شناسائی۔ تاں تاں: اسی قدر، اتنا ہی۔ ڈسدے: دکھائی دیتے

ہیں۔ ٹکانے: مقام، منزلیں۔

ترجمہ: میں جس قدر شناسائی پیدا کرنے کی غرض سے اس کے قریب ہونے کی کوشش کرتا ہوں اتنا ہی میری آرزوؤں کی منزل دور دکھائی دیتی ہے۔

(4) آونڑ کانڑ نہ منگنیں دِلڑی ، کچڑے کرن بہانے

حل لغات: آون کان: آنے کے لئے۔ نہ منگنیں دلڑی: ان کا دل نہیں چاہتا، وہ دل سے میرے پاس آنا نہیں چاہتے۔ کچڑے: کچے، غیر پختہ، ناقابل اعتماد۔

ترجمہ: یہاں آنے کے لئے تو ان کا اپنا دل ہی نہیں چاہتا، یونہی کچے اور ناقابل اعتبار بہانے کر دیا کرتے ہیں اور ٹال دیتے ہیں۔

(5) بے درداں دی پریت نہ بھلی مَولیٰ موت کوں آنے

حل لغات: بے درداں: بیدردوں کی۔ بھلی: اچھی۔ مولیٰ موت کوں آنے: خدا تعالیٰ موت کو میرے لئے لائے، یعنی اب تو موت آئے۔

ترجمہ: بے درد محبوب کی محبت اچھی نہیں، نتیجہ تکلیف کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ اب تو دعا یہ ہے خدا موت دے دے۔

(6) رُوواں رو رو لوک سُنڑاواں جی نہ آنوم خانے

حل لغات: لوک سناواں: لوگوں کو سناؤں۔ جی نہ آنوم خانے: خانے میں جی کا نہ آنا، ایسے موقعہ پر استعمال کیا جاتا ہے جہاں بے اطمینانی کا اظہار موجود ہو۔

ترجمہ: میں تو بہت رو رو کر لوگوں کو سناتی ہوں مگر اس سے تسلی نہیں اور دل بہت مضطرب رہتا ہے، کسی طرح نہیں بہلتا۔

(7) کوئی آکھے مَن مچل کوُڑی کوئی آکھے دیوانے

حل لغات: من مچل: فریبی، دھوکہ باز۔ کوڑی: جھوٹی۔ دیوانے: دیوانی ہے۔

ترجمہ: میری حالت زار کو دیکھ کر کوئی تو فریبی کہتا ہے، کوئی جھوٹا اور کوئی دیوانہ کہتا ہے۔

(8) سُولیں نال سَنجیں دے جالے سَنجھ صَباح گزُرانے

حل لغات: جالے: گزر اوقات۔ سولیں نال: رنج و غم کے ساتھ۔ سنجیں: برباد شدہ۔ جال: گزارا۔ سنج صباح: صبح و شام۔

ترجمہ: مجھ بدبخت کی درد و اندوہ کے ساتھ صبح شام بسر اوقات ہوتی ہے۔

(9) آنوّیں دیر نہ لانویں ماہی رجند ڈول ڈینہ دی مہمانے

حل لغات: ماہی: اگرچہ یہ لفظ کسی دیوان مطبوعہ یا قلمی میں نہیں ہے مگر کیونکہ سکتہ پڑتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے یہاں یہ لفظ

چھوٹ گیا ہے' بغیر ایسے یا اس کے ہم وزن لفظ کے مصرع درست نہیں ہوتا اس لئے یہ لفظ بڑھا دیا گیا ہے۔ یا پھر شعر کو اس طرح پڑھا جاوے ؎

آویں دیر نہ لاویں جندڑی ‍ ‍ ‍ ‍ ڈُوں ڈینہہ دی مہمانے

ترجمہ: اے محبوب اب تو آجا اور دیر نہ کر۔ عاشق کی زندگی صرف دو دن کی مہمان ہے' قریب المرگ ہے۔

(10) عشوے غمزے ناز نہورے ‍ ‍ ‍ ‍ کیا کیا حُسن دا شانے

ترجمہ: محبوب کے عشوے' غمزے' ناز و انداز سب اس کی شان کا نمونہ ہیں۔

(11) جوہے شان فرید دی ساری ‍ ‍ ‍ ‍ مارنڑ دا سامانے

حل لغات: جوہے: جو کچھ بھی ہے۔ مارن دا: مارنے کا۔ سامانے: سامان ہے۔

ترجمہ: یہ جس قدر حسن کے شان بیان کئے گئے ہیں' یہ تمام فرید کے مارنے کا سامان ہیں۔

☆ —— ☆ —— ☆

خواجہ فریدؒ دے ڈوہڑے

ڈوہرہ جات فریدی:

ڈوہرہ جات کا ایک مجموعہ بھی خواجہ فریدؒ سے منسوب کیا جاتا ہے۔ محققین کا فیصلہ ہے کہ آپ نے دوہڑے نہیں کہے چونکہ یہ معانی اور سوز و گداز کے لحاظ سے آپ کی شاعری کے پائے کا ہے' اس لئے اکثر اس کو خواجہ فریدؒ سے منسوب کیا جاتا ہے۔ بعض نقاد یہ بھی کہتے ہیں کہ انہوں نے دوہے (ڈوہڑے) بھی کہے ہیں لیکن وہ کسی کتاب میں محفوظ نہیں اور وہ مرور ایام کے ہاتھوں ضائع ہو گئے ہیں۔ یا کافیوں کے دلدادگان نے ان کی طرف التفات نہیں کیا۔ نبی بخش خان نے "تاریخ سندھ" کی ترتیب کے سلسلے میں سندھ کے مختلف علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے خواجہ صاحب کے چند دوہے جمع کئے تھے اور یہ تحریر کیا تھا کہ یہ دوہے اگرچہ زبان زد عوام ہو کر اغلاط سے پُر ہو گئے ہیں' تاہم ان میں خواجہ صاحب کے عاشقانہ جذبات و عارفانہ نکات کے جھلک صاف نظر آتی ہے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کے بعض معتقدین نے خود دوہے کہہ کر ان کے نام سے منسوب کر دیئے ہوں۔ اس سلسلہ میں ایسے ہی ایک دوہے کا ذکر کیا جاتا ہے:

لڈ گئے محرم راز دلیں دے نال جنہاں دے رَلاّ
آپ وَسے وچ رنگ محلاّں ساکوں چھوڑتے کلہا
نہ کوئی حال سُنے نہ ڈیوے آس اُمید تسلی
رلسوں پر فریدؔ تڈاں جڈاں سانگ نبڑیسی اللہ

اس کی زبان اور خیال دونوں خواجہ صاحب کی معیاری زبان اور بلند خیالی سے ہم آہنگ نہیں۔ نیز "پیر فرید" کی ترکیب سے بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ ان کے کسی معتقد کی کارگزاری ہے ورنہ خواجہ صاحب اپنے لئے پیر کا لفظ استعمال نہ کرتے۔

چند دوہے چھوڑ کر عام دوہوں کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا خالق کوئی عامی یا معمولی درجے کا شاعر نہیں۔ ان میں الفاظ کی نشست و برخاست، مصرعوں کی روانی، معرفت کے رموز اور واردات قلب کی وہی کیفیت نظر آتی ہے جو خواجہ صاحب کی کافیوں کا طرۂ امتیاز ہے۔

ان کا ایک "دوہا" ہے:

ہر ویلے ہے تانگھ سجن دی رو رو کانگ اڈاراں
فالاں پاواں تے قاصد بھیجاں تھی گیا حال بیماراں
یار باجھوں ہُن جیون کُوڑا دل وچ درد ہزاراں
غلام فریدؔ میں رُوواں ایویں جیویں وچھڑی کُونج قطاراں

اس کا مرکزی خیال وہی ہے جو ان کی کافی کے مندرجہ ذیل بند میں ملتا ہے۔ یہاں تک کہ تشبیہ بھی ایک ہی ہے۔

عشق فریدؔ رلایم بر وچ ۔۔۔ ہُڈ ہُڈ تے انگ انگ یارا
نکھڑیم کُونج ولھر دی

شائقین کے لئے ہم یہاں خواجہ غلام فریدؒ کے ڈوہڑے درج کر رہے ہیں۔

(1)

ہکو الف ہے کافی میکوں، ہور غرض نہ کائی
اوّل، آخر، ظاہر، باطن، نال الف دل لائی
نہ ٹیبے وڑ کے، الف کوں، پھڑ کے، رمز الف سمجھائی
غلام فریدؔ دل الف لُٹی، واہ میم کیتی روشنائی

(2)

لکھ لکھ واری تھیواں صدقے، دلبر یُوسف ثانی
دل دا محرم راز اساڈا، جند کراں قربانی
ڈے دیدار لاچار پھراں میں، لایو ہجر دی کانی
یار فریدؔ کوں رَل ہک واری یا پھیرا دل جانی

3 عرب شریف دا ملک عجائب' ڈھول جتھاں ہے وسدا
ڈاڈی عربی یار پکارے جیویں آواز جرس دا
رہندا دلبر میم دے اوہلے لک چھپ بھید نہ ڈسدا
عرض تھیوے منظور فریدؔ ہُنڑ عاجز تے بیکس دا

4 کوٹ مٹھنڑ ہے قبلہ کعبہ' ظاہر نور عرفان آیا
قطبی' غوثی' خاص مدارج' معرفت دا سامان آیا
چشت بہشت ہے نور محمدی ﷺ ' مظہر عجب ذیشان آیا
غلام فریدؔ دل لُٹن کیتے' بنڑ تے فخرِ جہان آیا

5 کوٹ شریف ہے نور خدائی روشن تھیا ضمیرے' کامل پیرے
قسم خدا دی مرشد ہادی' دید جیندی اکسیرے' کامل پیرے
واقف رمز رموز ربانی' صاحب فیض منیرے' کامل پیرے
یار فریدؔ نہ لہم سنبھالے' صدقوں دل دلگیر ہے' کامل پیرے

6 عشق مجازی' دل دی بازی روون ہر ہر دمے' بیا کیا کے
سوز جگر وچ بھابھڑ کاوے کھاواں سو سو غمے' بیا کیا کے
دھنواں لاونڑ یار دے در تے گالنڑ ہڈ تے چمے' بیا کیا کے
آکھ فریدؔ میں جوگن بن تے پھرساں ابھے لمے' بیا کیا کے

7 لکھ شکرانہ پڑھاں دوگانہ عربی میں گھر آیا' بخت سوایا
ڈوہیں جہان کراں قربان ہے تاج لولاکی پایا' بخت سوایا
صدقے ویندی' قدم چمیندی رب دیدار ڈکھایا' بخت سوایا
بیشک یار فریدؔ ہے سوہنا' خالی رنسو ولایا' بخت سوایا

8
مُفت خرید کرے کوئی سا کوں، حال ڈیوے سجّاندا
جیں ڈینہہ دا ہے سجّڑ سدھایا ضُعف اندر کوں کھاندا
کَسّے ململاں پٹیاں بَنھ مُٹھیاں پر زخم کھڑے رِپچلاندا
باجھوں پیر فرید اساڈی ویدن کوئی نہیں لَہندا

9
جمدیں درداں ماری کوں آ دردیں منہ ڈکھلایا
دردیں پال جوان کیتُم وچ دردیں ماء پرنایا
دردوں درد دا ڈاج ڈھیہُم تے دردیں ڈولی پایا
عقل فرید ڈھیہا ہم دردوں، دردیں عقل بُھلایا

10
خُدا خُدا وی سُنڈے ہاسے، ڈیکھݨ دے وچ آیا
اِنّي تے مَنْ رَأنِيْ نبی ﷺ سوہݨے فرمایا
گجھڑ راز انوکھا ساکوں ماہی ہے سمجھایا
نازک دلڑی لُٹݨ کیتے بن پیر فرید ہے آیا

11
وقت تہجد کئی سُہاگݨی مُنیاں بہہ گھُبکاون
اِلا اللہ دے گھو میں ڈے تے مَکھݨ میل تے چاون
پکڑ دامن پیر مُغاں دا رکھیرء چ جاگ جگاون
باجھوں پیر فرید دے غفلت کرتے رکھیر پھٹاون

12
وَڈے ویلے ساز وضو تے سَیّاں بیٹھیاں مَٹ گھُبکاون
میل مکھݨ یا پینڈیاں ڈولے ڈینہہ سوغات چلاون
ازلوں بھاگ انہاں دے جھڑیاں، سیج تے یار رِحھاون

میں جیہاں یار فریدؔ نکمیاں دَر دَر لوٹ بھنْواوِن

13 سُنجڑی قِسمت جو نہ آیاں یار دیاں خبراں ولدیاں
اکھیں نیر برسات ساونڑ دی جیویں نہراں چلدیاں
درد فراق دے سک دیوچ میں پئی کٹھالی گلدیاں
یار فریدؔ آ خوشیاں ڈیوے موںجھاں نہیں پیاں ٹلدیاں

14 ہر ویلے ہے تانگھ سجنڑ دی رو رو کانگ اُڈاراں!
فالاں پاواں قاصد بھیجاں تھی گیا حال بیماراں
یار باجھوں ہنڑ جیونڑ کُوڑا دل وچ درد ہزاراں
غلام فریدؔ میں رُوواں ایویں جیویں وچھڑی کُونج قطاراں

15 اُڈ ونج کانگا کالیا توں چھوڑ ڈے ساڈی بیرے
کریں توں بیٹھا گالھیں کیجھیاں الڑے زخم گھنیرے
تیکوں کٹ کٹ چوریاں گھتاں، منگ دعائیں ڈھیرے
یار فریدؔ او ڈینہہ رب کرے، لاواں مدینے ڈیرے

16 رات ڈینہاں فریاد ہمیشہ دلڑی دَرد پکارے
درد فراق کنوں پے لگدن ہر دم سوز دے نعرے
سیجھ سولاں دی نندر نہ آندی ڈے رب سُکھ دے وارے
یار فریدؔ باجھوں جگ ڈسدا دُھنواں دھار اندھارے

17 عشق لیلیٰ وِچ مجنُوں پاگل، لیلیٰ یاد کریندے
بارہاں سال جنگل وچ رہ تے چمڑی کھڑا سو کیندے
سَنگ لیلیٰ دا آندے باہر مجنوں پیر چُمیندے

عشق فریدؔ ہے جیندا سچا' رجیندئیں توڑ نبھیندے

(18) مر ویساں کرلاندی' اے جو اکھیں دی برساتے
سیج سُولاں دی لگدن کنڈڑے سوز ہجر ڈینہہ راتے
جھیڑے طعنے شہر خواری ڈترڑی عِشق براتے
آکھ فریدؔ مراں ہا جمدی' رجندڑی سُولاں واتے

(19) اکھیں ساڈیاں قدم تساڈے بدھی ہاں وفا دی قسم خدا دی
سینہ ساڈا سیجھ تساڈی سوہنٹا کر آبادی قسم خدا دی
رجندڑی جان حوالے کیتم جانی' جمدیں لادی قسم خدا دی
آکھ فریدؔ ہنڑ سانگے تھیون حاصل فرح زیادی قسم خدا دی

(20) حسن پرستی رمز عجائب حاصل عشق مجازی
اصل حقیقت در پردہ ہے ساری کثرت سازی
عاشق صادق با اللہ کھیڈن رمز رموز دی بازی
ظاہر نور وصال تھیا ہے یار فریدؔ وی راضی

(21) عشق مجازی' تے تلکن بازی کم نہیں اتھ بخیلاں
سر تے بھڑکن ڈھانڈ ہجر دے سمجھن بھڈیاں ہیلاں
یار رجھاوٹن سکھ دے مُلّاں بیاسٹ گھٹ سب دلیلاں
یار فریدؔ رجھ اکھیاں گیئاں نیں حاجت اُتھ وکیلاں

22 عِشق مجازی راز انوکھا جانڑن کیا مُلوانے؟
رمز حقیقی کیا سمجھاں، ہم ناز سجنڑ دے بھانے
ہاں میں کتڑی یار دے دردی جانے یار نہ جانے
آکھ فرید ہے لوں لوں دے وچ کیتن عشق ٹکانے

23 عشق مجازی، راز دی بازی عشق تاں اعلیٰ نُور اے
بٹھ پئی دنیا، دولت، شوکت عشق رکھو منظور اے
حُسن پرستی، محض عبادت، دل بے وس مجبور اے
غلام فریدؔ عارف دا سمجھنڑ، اصل حقیقت دُور اے

24 جمدے لادی عشق دی مُٹھڑی شوق پیالے رپیتے
جیندیں موئیں ہک دے ہیں اے ساڈی بیت پریتے
در دلبر دا چھوڑ نہ ویسوں عشق سکھائی ریتے
آکھ فریدؔ لٹی دل عربی، چاچڑ صدقے کیتے!

25 سسیؔ دے اے دل وچ آیا میں تاں کیچ دی ملکہ تھیساں جد پرنیساں
خَان پُنّل میڈا خاوند ہوسی تے میں پھلاں نال تُلیساں جد پرنیساں
کیچی ہار سنگار کریسن میں تاں گہنیاں نال لڈیساں جد پرنیساں
سسیؔ کوں کیا خبر فریدا جو تھل مارُو دفنیساں جد پرنیساں

26 توڑے پڑھیں کروڑ نمازاں دے تاں ایویں یار ملنڑ دستور نہیں
جے تائیں دل نہ ساجد تھیوے او سجدہ کوئی منظور نہیں
چا غیر کنوں دل دُور کریں تاں یار ملنڑ کجھ دُور نہیں!

غلام فریدا کہڑی دل وچ عربی ڈھولے دا نُور نہیں!

27 سوہنا بیلہ' ساوے تھلڑے رانجھے دی جاگیرے
منجھیں کٹیاں کوں مسکاوے' نظر تیڈی اکسیرے
مٹیاں کھیر ولوڑے کیویں تیں بن رہیر ظہیرے
دل یار فریدؔ ہجر نہیں سہندی' ہیر دی کیا تقصیرے؟

28 سُنجڑی روہی دل کوں موہے پھراں میں کملیاں وانگے
یار مُٹھی دا نظر نہ آوے بھالاں مال دے لانگے
نظر مہر دی دلبر بھالے' روہی پندھ اڑانگے
یار فریدؔ ملے ہُنڑ شالا رب جوڑے چاسانگے

29 گھر گھر دے وچ دُھماں پیاں حُسن رنجھیٹے یار دیاں
کئی ہیراں وچ جھنگ کرلاوِن' تن من جھڑیاں وار دیاں
کئی سسّیاں وِچ تھلاں رُلیاں طالب ہن دیدار دیاں
یار فریدؔ جو راہوں مُڑیاں' اُروار دیاں نہ پار دیاں!

30 دین دھرم دی لوڑ نہ کائی ہِک درشن یار دا لوڑاں
بھانویں مارے' بھانویں' جِھڑکے' دامن مُول نہ چھوڑاں
کافر کافر ہر کوئی آکھے' میں ہرگز منہ نہ موڑاں
یار فریدا ترے ہر پاسوں' ہِک یار کنوں نہ تروڑاں

31 کجلے سُرخی مار مسایا، دلبر دلڑی لُٹی!!
نیَن اویڑے جادوگر دے نازاں دی میں کُٹھی
چھوڑ آرام تمام گیا، وِدی ہاں درداں ہُٹی
یار فرید ہݨ آن سنبھالے کرے رسنگاروں چھُٹی!

32 سُرخی کجلہ ہار سنگار تے بٹھ پئی سیج پھُلاں دی!
لگدن کنڈڑے ڈھیہہ ڈھیہہ پونواں دردِن جا سراندی
بحر غماں وچ لڑھدی بڈ دی کیئے تیئے غوطے کھاندی
غلام فرید کڈاہیں دردوں، مول رحیم نہ واندی

33 لڈ گئے محرم راز اوہے ہا نال جنہاں دے رلّا!
آپ وسے روچ رنگ محلّاں ساکوں چھوڑتے کلھا
نہ کوئی حال سُݨے نہ ڈیوے آس امید تسلّی
ملسوں پیر فرید جڈاں چا سانگ بݨیسی اللہ

34 بٹھ پئی سرخی، بٹھ پیا کجلہ، بٹھ پیا ہار رسنگارے
کیا میں دھاواں کیا پھُل پاوں دلڑی درد پکارے
ہے ہے جتن تے حیلے کیتم ملیا نہ سانول یارے
یار فرید گولیندی، مرساں جگ ڈسدا دھوں اندھارے

35 اُچیاں لمیاں لال کھجوراں، پتر جنہاندے ساوے
جس دے نال پریت اساڈی، او یار نظر نہ آوے
گلیاں ساکوں منج ڈسیون ویہڑا کھاوݨ آوے

غلام فرید اُٹھ کیا وسنا، رجھے یار نظر نہ آوے

36 مُونجھ مزید شدید ہمیشہ، دلبر ڈُڑے روے
بھُل گئے سُرخی کجلہ ساکوں ہجر کنوں تن کولے
کپڑے میلے، ریلر کتیراں، بھُل گئے یار چبولے
یار فریدؔ چا گل آ لاوے، بھنے نہ ہُنڑ بھولے

37 جے کوئی آتش عشق ءِ وچ پوندے جمدا مُول نہ جاوے
بے پرواہی دلبر دی ہے، گھُنڈ وچ منہ لکاوے
نہ دیدار ڈکھاوے جانی، اُلٹا جی ترساوے
یار فریدؔ او گل چالاوے، محض غلامی دعوے

38 روز ازل توں رہیں دلبر دے کیتا عشق غلامے
تانگھ تنگھیندی، کانگ اُڈیندی، روواں صبح شامے
نہ کوئی خط دلدار دا آندے، قاصد نہ پیغامے
آکھ فریدؔ ھے دردوں دلڑی ماندی بے آرامے

39 ساونڑ ماہ سوہیلا آیا، ڈتے ونجارے ہوکے
اوہے مُساگ خرید کرن، جنہاں کپّلے رقم روکے
او مُساگ مُلن کیا جھڑیاں سُتیاں سیج تے روکے
یار فریدؔ وطن ڈو چل، کیوں لئی پردیس ءِ وچ جھوکے؟

(40) سناوݨ مُد سہاگ دی سوہݨی عارف عبرت کھاندے
کِھمّݨ رِکھے، بدل رِگجن، کئی آندے کئی جاندے
یار جنہاں دے کول پے وسدے، ہار سنگار پیا ٹھہندے
یار فریدؔ آ سینے لاوے، باقی دل کیا پھندے؟

(41) سُرخی کجلہ رول ڈتم تھئے کپڑے میل کچیلے
کیا دھانواں کیا زیور پانواں، لانواں تیل پھلیلے
باجھوں یار دے جیوݨ کُوڑے موت مارِم چا پہلے
آب حیات ہے رخ دلبر دا فریدؔ کڈاں رب میلے

(42) سُرخی کجلہ ناز نہورے ساکوں وَل وَل خون کریندے
کیتا قید محبت ساکوں چا دلبر منہ لوکیندے
اندروں سوز تے درد پکارن نہ دلبر گل لیندے
یار فریدؔ میں مُٹھڑی کوں کیوں دیس پردیس رولیندے

(43) عِشق رتیڈے دی نہر وگے کئی تریاں کرماں والڑیاں
کئی کوجھیاں لنگھ پار گیاں کھڑیاں رووِن شکلاں والڑیاں
شکلاں ڈیکھ بُھلیں نہ ہرگز باہروں لال تے اندروں کالڑیاں
یار فریدؔ چا بھال بھالے عیباں والیاں دے متھے لالڑیاں

(44) پِیت لگی تے بھل گئی ساری ذات صفات دی سُو ہُنیں
عشق دے راہ تے خار ہزاراں جا جا ڈکھ دے ڈُھو ہُنیں!
رَل رِل سَیّوں ڈیوو مبارک سر ڈے تھیوں اگو ہُنیں

لازم کفر فریدؔ انہاں تے مڑدِن جیڑھے پچھو ہُنیں

45 اڈ وَنج کانگا در سجناں دے دل ہے موجھی ماندی
فالاں پاواں نیر وہاواں ولدی خبر نہ آندی
مِلے یار وچھوڑا مُکے دل نہیں جدائی سہندی
یار فریدؔ دے باجھوں وَدیاں کونج وانگوں کُرلاندی

46 روہی وٹھڑی تتڑی مُٹھڑی ٹرساں پیر پیادی
اُجڑے ٹبڑے روہ دے ڈیون دل کوں فرح زیادی
وَنج دلبر دے تِرمیں ڈھہساں رَبھسی پریت وفا دی
گھڑڑی عجز نیاز فریدا پیتم جمدیں لادی!

47 لکھ لکھ واری دلبر اُتوں جندڑی صدقے گھولے
درد ہِن زیادے نام خدا دے ڈھیر نہ ڈے ہُن رولے
چھنّے ڈیہاں پیراں دے جے یار وَسِم آ کولے
آکھ فریدؔ ہے جند نذرانہ جے ہِک وار چا بولے

48 بُتھ پیا سُرمہ سرخی کجلہ بُتھ پیا ہار سِنگارے
سینگیاں سیّاں روز ستاوِن ما پیو ویرن مارے
ہَے ہَے بِنتاں زاریاں کیتم رہندا یار بیزارے
آکھ فریدؔ اوں ابھارولیے رووَن نال وپارے

49 واسطے رب دے ونج وے قاصد، آڈے حقیقت ولدی
درد فراق رء چ ڈینہاں راتیں، پٹی ہاں کٹھالی گلدی
ہَر ہرَ ساعت رو رو ہُنڑی مونجھ نہ اصلوں ٹلدی
یار فریدؔ وداع ہُنڑ کرگھن، نبض محض نئیں چلدی

50 مینگھ ملہاراں بارش باراں روہی رب وسائی
بُوٹے بُوٹے گھنڈ سہاوِن، سبزے خُنکی چائی
پھوگ، بوئیں تے لانڑے کھپوں ناز کریندی لائی
یار فریدؔ خدا خوش رکھس، جیں آ جھوک وسائی!

51 ہِک ہِک ناز تے دلبر سا کوں کیتا آپ خریدے
رخ دلبر دا ساڈے کیتے چاند مبارک عیدے
دلبر کول اکھیں دے وسدا فرصت محض نہ ڈِیدے
اصلوں برداتیں، دِلبر دا، ہر دم یار فریدےؔ

52 درداں ماری رو رو ہاری نہیں آندے دوست دِلیندے
جو دِلبر کیتے نال میڈے اے دشمن نال کریندے
سُنج بر تھل جبل نہیں وَل وَل ایویں رودھ ڈیوِیندے
غلام فریدؔ دُعائیں منگوں، نہ نکھڑِن یار کہیں دے

53 دلبر آوے چا گل لاوے ہَر دم منگاں دعائیں
قسمت بھیڑی ڈتڑے رودھے نکلن درددں آہیں!
ہِک پل وی آرام نہ آوے، رووان سَنجھ صباہیں

آکھ فریدؔ نہ ہِکیں دے شالا رِنکھڑن یار کڈاہیں

54 تھیواں ہار میں گلے تیڈڑے دا اصلوں دُور نہ تھیواں
رپیر تیڈڑے دی تھیواں جُتّی قدماں ہیٹھ ۔ مَندھیواں!
عجز نیازی مُڈی ساڈی' باندی یار سڈیواں
آکھ فریدؔ جو رخ تَیں سیئں دا ڈیکھ تے ہر دم جیواں

55 ازلوں ڈاج ڈِھیہا ڈکھ اَمڑی' میڈی اکھیاں رنیراں نیراں
زیرہ پاڑ لویراں کیتا کوٹ رُمٹھن دیاں تیراں
لوک آکھن ہے ہیر رانجھے دی میں تاں پیر فریدؔ دی ہیراں
باجھوں یار فریدؔ اساکوں کون ڈیوے دل دھیراں

56 قسم خدا دی دَر دلبر دا ہرگز چھوڑ نہ ویسوں
انشاء اللہ جیندیں تائیں پُوری توڑ نبھیسّوں
دِلوں بہ جانوں جندڑی صدقے' اصلوں فرق نہ پیسوں
آکھ فریدؔ انہاں قدماں دیوچ تھی غلام جلیسوں!

57 سوچ ہزاراں چین نہ آندا دل ڈاڈھا بے وسے
توںنے دلبر بے پرواہ تھیسی مول نہ کِسّے
جیہڑے طعنے نوکاں ٹوکاں لوک بیگانہ ہسّے
قلم فریدؔ انگل دی گھڑچا گھول ہنجُوں دی مسّے

(58) ناز نہورے نخرے غمزے کین استاد سکھائی
تازہ خون جگر دا پیوے' نیناں فوج چڑھائی
بے پرواہی تریڈھ متھے دی کیں اے سبق پڑھائی؟
سمجھ فریدؔ کوں خاک پیراں دی دلڑی محض فدائی

(59) سندھڑی چھوڑ روانہ تھئے ہیں روہی دے ڈُنّج بُرکوں
دلبر ناں اکھیں دے ڈیکھاں نہیں قرار صبر کوں
چاچڑ محض نی بھاندے دل کوں رہندے سُوز جگر کوں
یار فریدؔ ٹروں ہُنڑ پیراں سٹ سبھ ناز فخر کوں

(60) واہ قسمت نہ دلبر آیا' دردوں رَت کُرلانواں
درد فراق لاچار کیتا میں روندیں وقت تھاواں
مونجھ کنوں رنگ پیلا میڈا سُنجڑی سیج وچھاواں
یار فریدؔ آوے ہک واری میں تاں سارے درد سُناواں!

(61) موسم ساونڑ' روہی وٹھڑی' ٹوبھے تار متاراں
مال' مویشی' بکریاں' گائیں چھڑ دیاں جوڑ قطاراں
گھنڈ سہاون' دل کوں بھاون' نکلن سوز تواراں
یار فریدؔ جے نال ہووے کیوں رووّاں درد پکاراں

(62) ٹوبھے تاڈے دل کوں بھاوِن کھپ جُوبھڑ خوش جائیں
کرڑ کنڈا' تے پھوگ تے لانے کترنڑ عطر ہوائیں
روہی گل گلزار ڈیکھ' دل کوں لکھ لکھ چاہیں

آکھ فریدؔ نہ دلبر تُوں میں رَتھیساں دُور کڈاہیں

63 دل تیرا جے نال نہیں تھیرے کاہنوں پڑھیں نمازاں
پڑھیا علم تے عمل نہ کیتا کس کم تیریاں وعظاں
نہ گھر نہ گھروالا ڈِٹھا' کدھیاں دئیں نیازاں
غلام فرید پتہ نہ لگی جدوں چڑی آئی ہتھ بازاں

64 کُل بلائیں جنگل دیاں یارو بھج لاش سَسّی تے پیاں
تڑپھدا ڈیکھ کے لاش سسّی دی تے حیران کھلوتیاں رہیاں
سسّی آکھیا کھاو تے نہ شرماو میں تاں دعوت دیندی پیاں
فریدؔا اکھیں میڈیاں محفوظ رکھا ہے راہ کیچ دا ڈیہدی پیاں

65 آوے ماہی کہیاں دیراں لائیں نی ساںوں مہنے آن دوائے نی
ککھ دا بھار نہ سہندے ہاسے ساکوں مناں تے مُنہ چوائے نی
متھے تے ہتھ نہ رکھنا جاندے ساں ساںوں در در سلام کرائے نی
یار فریدؔا شالا وسّی جھوکاں ساڈے روندے نَین وسائے نی

حمید اللہ شاہ ہاشمی

تعلیمی قابلیت

ایم اے (اردو) ، ایم اے (تاریخ)
، ایم اے (علوم اسلامیہ) ، ایم اے (پنجابی) ، بی ایڈ

پیشہ تدریس

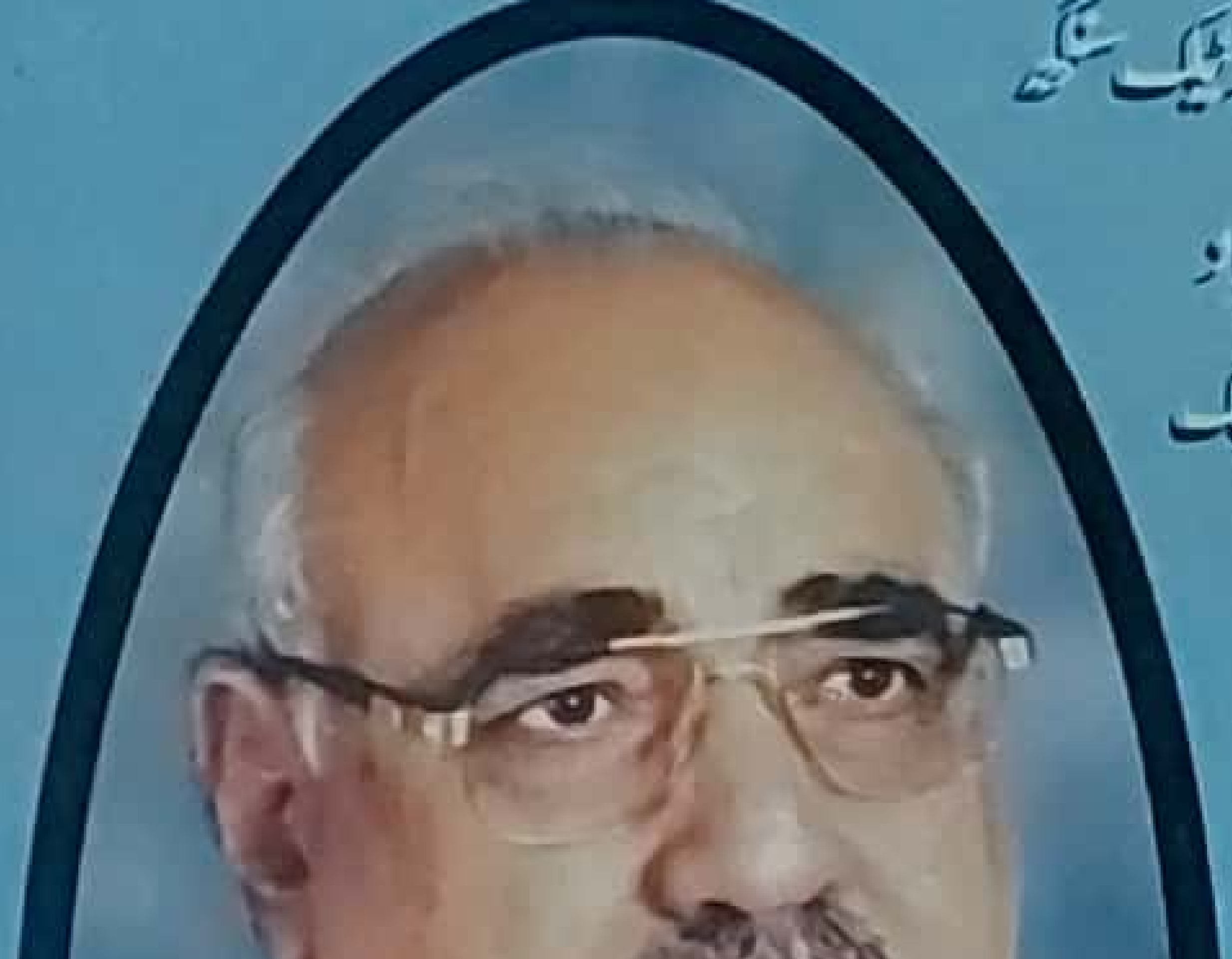

۱ سینئر ٹیچر ، ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ
۲ لیکچرار ، گورنمنٹ کالج فیصل آباد
۳ وائس پرنسپل پرنسپل، پاکستان ایمبیسی کالج بیجنگ (عوامی جمہوریہ چین)
۴ اسسٹنٹ پروفیسر ، گورنمنٹ کالج ساہیوال
۵ اسسٹنٹ پروفیسر ، پاکستان ایمبیسی سکول کالج جدہ (سعودی عرب)
۶ اسسٹنٹ پروفیسر ، گورنمنٹ کالج اٹک
۷ پرنسپل، ، عزیز بھٹی شہید آرمی کالج مردان
۸ پرنسپل ، ڈی، ای، سی انٹرنیشنل سکول بروٹھہ (اٹک)
۹ پرنسپل ، اقبال اکیڈمی (ASC سنٹر) نوشہرہ
۱۰ پرنسپل ، سرسید کالج واہ کینٹ

Scanned with CamScanner